Tulsi Ramayan

KRi-225

جن کی چتون سندر ہے۔ اور کامدیو کے من کو بھی ہر لینے والی ہے۔ وہ ہرونے میں ہی بھاتی ہے۔ کہتے نہیں بنتی ہے۔ اتی سُندر گالی ہے۔ کانوں میں چنچل کنڈل شوبھا پا رہے ہیں۔ ٹھوڑی اور ہونٹ سُندر ہیں۔ اور بچن میٹھے کومل ہیں۔

گمُد بندھو کر نندک ہانسا۔ بھرکٹی بکٹ منوہر ناسا
بھال بسال تلاک جھلکا ہیں۔ کچ بلوکی الی اولی لبجا ہیں

منوہر ہنسی چندرماں کی کرنوں کو لجا رہی ہے۔ ٹیڑھی بھویں اور منوہر ناک ہے۔ چوڑے مستک پر تلک جگمگا رہے ہیں۔ سُندر کالے چمکتے بالوں کو دیکھ کر بھونرے شرم کے مارے پانی پانی ہو رہے ہیں۔

پیت چوتنی سہرنہی سُہائیں۔ کُسُم کلیاں بیچ بیچ بنائیں
رکھیں رُچر کمبو کل گیواں۔ جنو تری بھون سُشما کی سیواں

سروں پر پیلی چوکونی ٹوپیاں سوہتی ہیں جن کے بیچ بیچ میں پھولوں کی کلیاں کاڑھی ہوئی ہیں۔ شنکھ کے سمان سندر کنٹھ ہے۔ جس میں منوہر تین ریکھائیں ہیں۔ ان کی ایسی شوبھا ہے۔ مانو تین لوک کی سندرتا کی حد یہی ہیں۔ (ارتھات تینوں لوکوں کی شوبھا یہاں آکر ختم ہو گئی ہے)

دوہا

گنجر منی کنٹھا کلت اُرنہی تُلسی کا مال
برشبھ کندھ کیہری ٹھونی بل ندھی باہو بشال

چھاتی پر ہاتھی منی کے سُندر کنٹھے اور تلسی کی مالائیں براجتی ہیں۔ بیلوں کے سمان اونچے کندھے۔ شیر کی سی چال۔ اور بھجائیں لمبی ہیں۔ جو بل کی بھنڈار ہیں۔

چوپائی

کٹی تونیر پیت پٹ باندھیں۔ کر سر دھنش بام بر کاندھیں
پیت یگیہ اپبیت سہائے۔ نکھ سکھ منجو مہا چھبی چھائے

کمر میں ترکش اور پیتامبر (پیلے لباس) باندھے ہیں ہاتھوں میں بان اور بائیں سندر کندھوں پر دھنش ہیں۔ پیلے جنیو کیا ہی شوبھا دے رہے ہیں۔ انگوٹھی سے لے کر چوٹی تک سب انگ اُجّول ہیں۔ اور ان پر مہان شوبھا چھائی ہوئی ہے۔

دیکھی لوگ سب بھئے سُکھارے۔ ایک ٹک لوچن چلت نہ تارے
ہرشے جنک دیکھی دوؤ بھائی۔ منی پد کمل گئے تب جائی

انہیں دیکھ کر سب ہی لوگ سُکھی ہو گئے نینتر ایک ٹک انہیں دیکھ رہے ہیں۔ اور پتلیاں حرکت کرنے سے رک گئی ہیں۔ جنک جی دونوں بھائیوں کو دیکھ کر بہت پرسن ہوئے اور پھر جا کر مُنی وشوامتر جی کے چرن کمل پکڑ لئے۔

کری بنتی نج کتھا سُنائی۔ رنگ اونی سب منی ہی دکھائی
جہاں جہاں جاہی کنور بر دوؤ۔ تہاں تہاں چکت چتو سبو کوؤ

بنیتی کر کے اپنے پرن کی کتھا مُنی کو کہہ سُنائی۔ اور رنگ بھومی کی رچنا دکھلائی۔ جہاں جہاں شریشٹھ راجکمار جاتے ہیں۔ وہاں وہاں سب لوگ اشچریہ چکت ہو کر ان کی اور دیکھنے لگتے ہیں۔

نج نج رکھ رامہی سبو دیکھا۔ کوؤ نہ جان کچھو مرمو بسیکھا
بھلی رچنا مُنی نرپ سن کہیو۔ راجہ مُدت مہا سُکھ لہیو

اپنی اپنی طرف ہی سب نے رام جی کو تکتے ہوئے دیکھا۔ اس گوڑھ بھید کو کوئی نہ جان سکا۔ مُنی وشوامتر جی نے راجہ جنک سے کہا کہ رنگ بھومی کی رچنا بڑی سُندر ہے۔ مُنی کے مُکھ سے یہ بچن سُن کر راجہ بڑا پرسن ہوا اور اسے مہان سُکھ کی پراپتی ہوئی۔

بال کانڈ

حصّہ چہارم

سب منچنہہ تیں منچو ایک سُندر بسید بسال
مُنی سمیت دُو بندھو تہاں بٹھیائے مہی پال

سب مچانوں میں سے جو بہت سندر بل اور وشال منچ تھا اُس پر راجہ جنک نے مُنی وشوامتر سمیت دونوں راجکماروں کو بٹھایا۔

چوپائی

پربھوہی دیکھی سب نرپ ہیں ہارے۔ جنو راکیس اُدے بھئے تارے

جیسے پُورن چندرما کے نکلتے ہی تاروں کا پرکاش پھیکا پڑ جاتا ہے۔ ویسے ہی پربھو شری رام چندر جی کو دیکھکر سو عُمبریا پدھارے ہوئے سب راجہ من میں حوصلہ چھوڑ بیٹھے اور پربھو کے سامنے اپنی ہار مان بیٹھے۔ انہیں اپنے بل پر وشواس نہ رہا۔

اسی پرتیتی سب کے من ماہیں۔ رام چاپ توڑب سک ناہیں

اُن سب کے من میں یہ نشچے ہو گیا کہ نسندیہہ (بلا شک) رام ہی اس دھنش کو توڑیں گے۔

بنو بھنجیُوں کیو دھنش بشالا۔ میلیہی سیا رام اُر مالا
اس بجاری گون ہو گھر کھائی۔ جسو پرتاپ بلو تیج گنوائی

اگر رام سے دھنش نہ بھی ٹوٹا تو بھی سیتا رام کے گلے میں جے مالا ڈال کر انہیں ہی ورے گی یعنی جے مال پہنائے گی۔ ہے بھائی! ایسا وچار کر اپنے یش۔ پرتاپ بل اور تیج کو کھو کر چپکے سے کان دبائے اپنے اپنے گھر سدھارو۔

بہسے اپر بھوپ سُنی بانی۔ جے اببیک اندھ ابھیمانی
توریہُوں دھنش بیاہُو اوگاہا۔ بنو توریں کو کنوری بیاہا

راج منڈلی میں سے جو اگیانی اور ابھیمانی راجہ تھے وہ یہ سن کر ہنسے۔ اور کہنے لگے دھنش توڑ کر بھی بیاہ ہونا کٹھن ہے! پھر بنا دھنش توڑے تو کون راجکماری کو بیاہ سکتا ہے۔

ایک بار کالیُو کن ہوؤ۔ سیا ہت سمر جیتب ہم سوؤ
یہ سُن اپر بھوپ مُسکانے۔ دھرم شیل ہری بھگت سیانے

کال ہی کیوں نہ ہو۔ ایک بار تو سیتا کے لئے اُس کو ہم یدھ میں پچھاڑ دیں گے۔ یہ سُن کر جو راج منڈلی میں دھرم پرائن وشیل سبھاؤ اور ہری بھگت چتر راجہ گن تھے وہ مسکرائے۔

سورٹھا

سیا بیاہی رام گرب دوری کری نرپنہہ کے
جیتی کو سک سنگرام دشرتھ کے رن بانکرے

اور کہنے لگے کہ ارے مورکھو! تمہارے ابھیمان کو چُور چُور کر کے سیتا جی کو تو رام چندر ہی بیاہیں گے۔ لڑنے کا ابھیمان چھوڑ دو کیونکہ راجہ دشرتھ کے رن دھیر بانکے پتروں کا یدھ میں کون مقابلہ کر سکتا ہے۔

چوپائی

بیرتھ مرہو جنی گال بجائی۔ من مود کنہہ کی کھوکھ بتائی

سکھ ہماری سُنی پرم پُنیتا ۔ جگہ مبا جیا نہو جیہاں سیتا

کیوں ڈیرھ گال بجا کر موت کو دعوت دیتے ہو بھلا کہیں من کے لڈوؤں سے کبھی بھوک کی ترپتی ہوتی ہے ۔؟ ہماری پرم پوتر شکشا کو سُن کر اپنے ہردے میں سیتاجی کو جگت کی ماتا سمجھو ۔

جگت پتا رگھوپتی ہی بچاری ۔ بھر بھری لوچن چھبی لے نہاری
سُندر سکھد سکل گُن راسی ۔ اے دوؤ بندھو شمبھو اُر باسی

اور شری رگھوناتھ جی کو جگت پتا جان کر نیترو‌ں سے جی بھر کر ان کی شوبھا کو دیکھ لو۔ یہ سماں پھر نہیں ہاتھ آنے کا ۔ سُندر سُکھ داتک ۔ سارے گنوں کے بھنڈار یہ دونوں بھائی شوجی کے ہردے میں نواس کرتے ہیں ۔

سُدھا سمُندر سمیپ بہائی ۔ مرگ جلو نرکھی مرہو کت دھائی
کرہو جائی جا کہوں جوئی بھائی ۔ ہم تو آج جنم پھلو پاوا

پاس آئے ہوئے امرت کے سمندر کو چھوڑ کر تم جھوٹے مرگ جل (سراب) کو دیکھ کر کیوں دوڑے مرتے ہو ۔ جس کی جیسی اِچھیا ہے ۔ ویسا کرو ۔ ہم نے تو آج اپنے جنم کو سپھل کر لیا ۔

اسی کہی بھلے بھوپ انُو راگے ۔ رُوپ انوپ بلوکن لاگے
دیکھیں سُر نبھ چڑھے بمانا ۔ برشہیں سُمن کرہیں کل گانا

ایسا کہہ کر سادھو سبھاؤ راجہ پریم سے بھر پور ہو کر بھگوان کے انُوپم رُوپ کو دیکھنے لگے دیوتا لوگ آکاش پر سے ۔ بمانوں پر بیٹھے ہوئے پربھو کے درشن کر رہے ہیں ۔ اور سُندر گان کرتے ہوئے پھول برسا رہے ہیں ۔

دوھا

جانی سُواوسر سیا تب پٹھئی جنک بولائی
چتر سکھیں سُندر سکل سادر چلیں لوائی

شبھ سماں جان کر راجہ جنک نے سیتاجی کو بُلا بھیجا ۔ سب چتر اور سُندر سکھیاں سیتاجی کو بڑے آدر سے ساتھ لے کر یگیہ شالا کی اور چل پڑیں ۔

چوپائی

سیا سوبھا نہیں جائی بکھانی ۔ جگد مبکا رُوپ گُن کھانی
اُپما سکل موہی لگھو لاگیں ۔ پراکرت ناری انگ انُو راگیں

سیتاجی کی شوبھا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔ وہ اننت کوٹی برہمانڈوں کی ماتا ہے ۔ اور سب رُوپ اور گُن اس میں سے پرگٹ ہوتے ہیں ۔ اُن کی شوبھا کو کس سنسارک وستو کی اُپما دی جائے کیوں کہ سب رُوپ اور گُن تو اُن سے پیدا ہوتے ہیں ۔ اُن کی اُپما تو پراکرت استری کے انگوں کو دی جا سکتی ہے ۔ (انہیں سے پرگٹ ہوئے نام روپی سنسارک وستوؤں کی اُپما دے کر کون اپنی ہنسی کروائے اور ان تچھ وستوؤں کی اُپما سے اُن کا اپمان کر کے کون پاپ کا بھاگی بنتا پھرے ۔

سیا برنئے تیئی اُپما دیئی ۔ کُکبی کہائی اجسو کو لیئی
جوں پٹتریئے تیا سم سیا ۔ جگ اسی جُبتی کہاں کمنیا

ان سنسارک وستوؤں کی سیتاجی کے ورنن میں اُپما دے کر کون اپنے آپ کو بُرا شاعر کہائے ارتھات کون اپنی شاعری کو دھبہ لگائے اور بے عزتی اور بدنامی کون مول لے ۔ کوئی بھی اچھا شاعر جگ جننی سیتاجی کو تُچھ سنسارک وستوؤں کی اُپما دینے کا انوچت (نامناسب) کاریہ نہیں کرے گا ۔ اگر کبھی استری کیسا ہی سیتاجی کی اُپما دی جائے ۔ تو تینوں لوکوں میں ایسی سندر کون یوتی (جوان استری) ہے ۔ جس سے کہ اُن کی تُلنا کی جائے ۔

گرا مُکھر تن اردھ بھوانی ۔ رتی اتی دُکھت اتنو پتی جانی
بِش بارُنی بندھو پریہ جیہی ۔ کہیئے رما سم کِمی بیدیہی

سرسوتی جی سُندر تو ہیں لیکن انہیں بہت زیادہ بولنے اور کہنے کی عادت ہے ۔ شری پاربتی جی آدھ ناری ہیں ۔ ارتھات اُن کے آدھے انگ استری کے ہیں ۔ اور باقی آدھے انگ پُرش شوجی کے ہیں ۔ جب سے کام دیو کے شریر کو شوجی نے بھسم کیا تب سے اُسے بنا شریر جان کر اُن کی استری رتی جو پرم سُندر ہے ۔ دُکھی ہوئی پھرتی ہے ۔ لکشمی جی جڑ سمندر سے پیدا ہوئیں اور وِش اور شراب بھی دونو سمندر

سے پیدا ہوئے۔ اس لئے جس لچھمی کے وِش تمراب جیسے اپوتر بندھو ہوں ۔ وہ بھلے ہی سُندر ہو۔ سیتاجی کی تلنا نہیں کر سکتی۔ جب یہ دیو استریاں بھی کسی نہ کسی دوش یا ترٹی کے کارن سیتاجی کی تلنا نہیں کر سکتیں تو پھر سنسارک استریوں کی تو بات ہی کیا۔

جوں چھبی سُکھا پیوندھی ہوئی ۔ پرم روپ مے کچھو سوئی
سوبھا رجو مندر و سنگارو ۔ متھے پانی پنکج رنج مارو

دسہری لچھمی جی کے پرگٹ ہونے کی کتھا پرانوں میں اس طرح لکھی ہے۔ کہ ان کا جنم کھشیر ساگر (کھارے سمندر) سے ہوا تھا۔ اس کھشیر ساگر کو متھن کرنے کے لئے بھگوان وشنو نے کچھوے کا روپ دھارن کیا تھا۔ مندراچل پربت سے متھانی کا کام لیا گیا اور اس متھانی کو گھمانے والی رسی کی جگہ باسکی ناگ سے رسی کا کام لیا گیا۔ رسی کے ایک سرے کو دیوتا اور دوسرے کو دَیت پکڑ کر سمندر کو متھن کرنے لگے۔ تو اس سمندر سے جو رتن نکلے ان میں سے ایک رتن تو یہ لچھمی جی تھیں۔ اور شراب وِش انہیں رتنوں میں سے تھے۔ شری لچھمی جی کی پیدائش کے یہ سارے کارن کچھو۔ باسکی ناگ۔ دَیت سب سبھاؤ سے ہی اپوتر اَسُندر ہیں۔ اور ان کو پرگٹ کرنے میں کتنا کٹھور پریشرم کرنا پڑا۔ ایسے اسُندر کارنوں سے پیدا ہوئی لچھمی جی کی سیتاجی کیساتھ کیسے ایمادی جا سکتی ہے۔) کوی شرومنی کہتے ہیں۔ کہ اگر ان سبھاؤک اسُندر کارنوں کی بجائے ارتھات کھارے سمندر کے ستھان پر شوبھا روپی امرت کا سمندر ہو۔ اور وہ اکرال کچھو کی بجائے پرم روپ مے کچھو ہو۔ باسکی ناگ جیسی بھیانک رسی کے ستھان پر شوبھا روپی رسی ہو۔ اور مندراچل جیسے کٹھور پہاڑ کے ستھان پر سنگار روپی پربت کی متھانی ہو۔ اور متھن کرنے والے دیوتا اور دَیتوں (جن کے ہاتھ ایک دوسرے کے خون سے رنگے ہوئے ہیں) کے ستھان پر خود کامدیو اپنے کر کملوں سے متھے۔

دوھا

ابھی بدھی اُپجے لچھمی جب سُندرتا سُکھ مول
تدپی سکوچ سمیت کبی کہیں سیا سم تول

اس پرکار کا میل ملنے سے جب سُندرتا اور سُکھ کا مول لکشمی پیدا ہو تو بھی کوی لوگ سنکوچ سے ہی (تامل سے) اُسے سیتاجی کی برابری کا درجہ دیں گے (کیوں؟ کوی ایسے سُندر کارنوں سے پیدا ہوئی لکشمی کو کیوں سیتاجی کے سمان نہ کہیں گے۔ کوی نے بڑا گوڑھ دارشنک پرشن اُٹھایا ہے۔ سیتاجی بھگوان کی آدی شکتی ہیں۔ شکتی شکتیمان سے سمبندھ ابھن ہوتی ہے۔ بھگوان سواسکیہ اپرمیہ رتن شیل اور ایک رس ہیں۔ اس لئے اُن کی شکتی میں بھی یہی گن ہونے چاہئیں۔ اور یہ سُندر کارن جو لکشمی کی پیدائش میں کلپت کئے گئے ہیں سب تری گن آتمک ہیں۔ جس سے سب انتیہ پریورتن شیل بھنگر ہیں۔ اس لئے دُکھ کے مول ہیں اور سیتاجی نتیہ ستیہ اور سچدانند سروپ ہے۔ اس لئے اِن کارنوں سے پیدا ہوئی لکشمی کی سیتاجی کو اُپما دیتے ہیں کوی سنکوچ ہی کریں گے۔)

چوپائی

چلیں سنگ لے سکھیں سیانی ۔ گاوت گیت منوہر بانی
سوہ نول تنو سُندر ساری ۔ جگت جننی اتولت چھبی بھاری

چتر سکھیاں سیتاجی کو ساتھ لے کر چلیں۔ کومل بانی سے سُندر گیت گائی جاتی ہیں۔ سیتاجی کے نازک شریر پر سُندر ساڑھی بہت شوبھا دے رہی ہے۔ جگت ماتا کی بھاری شوبھا کی تلنا کون کر سکتا ہے۔

بھوشن سکل سُدیش سہائے ۔ انگ انگ رچی سکھنہہ بنائے
رنگ بھومی جب سیا پگ دھاری ۔ دیکھی روپ موہے نرناری

سب بھوشن (زیورات) اپنی اپنی جگہ شوبھا پا رہے ہیں۔ انگ انگ میں سُندر ڈھنگ سے سجا کر سکھیوں نے انہیں پہنایا ہے۔ جب سیتاجی نے رنگ بھومی میں چرن رکھے تو اُن کے دویہ سروپ کو دیکھ کر سب نرناری موہت ہو گئے۔

ہرشی سُرنہہ دُندبھیں بجائیں ۔ ہرشی پرسون اپچھرا گائیں
پانی سروج سوہ جے مالا ۔ اوچٹ چتئے سکل بھوآلا
دیوتاؤں نے پرسن ہو کر نقارے بجائے پھول برسا کر

ایسرائیں گانے لگیں۔ سیتاجی کے کمل سے کومل ہاتھوں میں جے مالا شوبھا پا رہی ہے۔ سب راجاؤں نے اچانک چکت ہوکر اُن کی طرف دیکھا۔

بھیا چکت چت رام ہی چاہا۔ بھئے موہ لبس سب نرناہا
مُنی سمیپ دیکھے دوؤ بھائی۔ لگے للکی لوچن ندھی پائی

سیتاجی چکت چت سے شری رام چندرجی کو دیکھنے لگیں۔ سب راجہ لوگ موہ کے وش ہو گئے۔ سیتاجی نے مُنی کے پاس بیٹھے ہوئے دونوں بھائیوں کو دیکھا۔ ان کے نیترا پنے خزانے (شری رام چندرجی کو) پاکر للچا کر وہیں ستھر ہو گئے۔

دوہا

گُرجن لاج سماج بڑ دیکھی سیا سکچانی
لاگی بلوکن سکھنہ تن رگھوبیری اُر آنی

پر تو گروجنوں کی لاج سے اور بہت بڑے سماج کو دیکھ کر سیتاجی کو لجا آئی۔ وہ شری رام چندرجی کی منوہر مورتی کو اپنے ہردے میں دھار کر سکھیوں کی طرف دیکھنے لگیں۔

چوپائی

رام روپ اور سیا چھبی دیکھیں۔ نرنارنہ پری ہری نمیشیں
سوچہیں سکل کہت سکچاہیں۔ بدھی سن بنے کرہیں من ماہیں

شری رام چندرجی کے سندر روپ اور سیتاجی کی مہان شوبھا کو دیکھ کر سب نرناریوں کی آنکھیں ٹکٹکی کی ٹکٹکی رہ گئیں۔ سب نرناری اپنے اپنے من میں سوچتے ہیں پر کہتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ من ہی من میں وہ سب بدھاتا سے نمر پرارتھنا کرتے ہیں۔

ہرو بدھی بیگی جنک جڑتائی۔ متی ہماری اسی دیہی شہائی
بنو بچار پنو تجی نرناہو۔ سیا رام کر کرے بواہو

ہے بدھاتا جنک کی مورکھتا کو ہر لیجئے اور ہماری سی سندر سوچ سمجھ اُسے دیجئے۔ کہ وہ بنا وچار کئے ہی اپنے کٹھن پرن کو چھوڑ کر سیتاجی اور شری رام چندرجی کا بواہ کر دیں۔

جگو بھل کہی ہی بھا سب کا ہو۔ ہٹھ کینہے انت ہوں اُر داہو
ایہی لالساں مگن سب لوگو۔ برو سانورو جانکی جوگو

سندرتا اس کی سراہنا ہی کرے گا۔ کیوں کہ یہی بات سب کے من کو بھاتی ہے۔ ہٹھ کرنے سے تو انت میں چھاتی ہی جلے گی۔ سب لوگ اسی لالسا میں مگن ہیں، کہ سانولے رنگ کا ور تو سیتاجی کے ہی یوگیہ ہے۔

تب بندی جن جنک بولائے۔ برداولی کہت چلی آئے
کہہ نرپ جانی کہہو پن مورا۔ چلے بھاٹ ہیال ہرش نہ تھورا

اتنے میں راجہ جنک نے بھاٹوں کو بلایا۔ جو اُن کے ونش کی کیرتی (خاندانی عظمت) گاتے ہوئے چلے آئے۔ راجہ نے کہا کہ میرا پرن (سویمبر کی شرط) سب راجاؤں کو پکار کر سنا دو۔ بھاٹ ہردے میں اتی پرسن ہوکر رنگ بھومی میں گئے۔

دوھا

بولے بندی بچن بر سُنہو سکل مہی پال
پن بدیہہ کر کہہیں ہم بھجا اُٹھائی بسال

بھاٹ شریشٹھ بچن بولے۔ ہے پرتھوی کی پالنا کرنے والے راجہ مہاراجاؤ۔ ہمارے بچن کان دے کر سنو۔ ہم اپنی وشال بھجا اُٹھا کر اپنے مہاراجہ جنک کا پرن کہتے ہیں۔

چوپائی

نرپ بھج بل بدھ سو دھنو راہو۔ گروئے کٹھور بدت سب کاہو
راون بان مہا بھٹ بھارے۔ دیکھی سراسن گونہیں سیدھارے

راجاؤں کا بھجا بل (قوت بازو) چندرما ہے۔ اور یہ شِو جی کا دھنش راہو ہے۔ یہ بڑا بھاری کٹھور ہے۔ اسے سب جانتے ہیں۔ راون اور باناسُر جیسے مہا بھاری یودھا بھی اس دھنش کو دیکھ کر چپکے سے ہی چلے گئے۔ چھونے تک کی ہمت نہ ہوئی۔

سوئی پراری کو ڈنڈ کٹھورا۔ راج سماج آج جوئی تورا
تری بھون جے سمیت بدیہی۔ بِن ہی بچار بری ہٹھی تیہی

اسی شوجی کے کٹھور دھنش کو آج اس راج سماج میں جو کوئی بھی توڑے گا۔ تینوں لوکوں کی وجے (فتح) کے ساتھ ہی جانکی جی اُس کے گلے میں جے مالا ڈال کر اُسے اپنا ور بغیر سوچے سمجھے پورو کس (نہ چاہتے ہوئے بھی) سویکار کریں گی

سُنی پن سکل بھوپ ابھیلاشے۔ بھٹ مانی اتسیہ من ماکھے
پری کر باندھی اُٹھے اکلائی۔ چلے اِشٹ دیو نہہ سر نائی

جن کے من میں سوئمبر جیتنے کی ابھیلاشا تھی۔ جو اپنی دیرتا کے گھمنڈ میں تھے۔ ایسا راجہ لوگ پرن سُن کر من میں بہت ہی تلملائے کمر کس کر اکلا کر (تڑپ کر کلیش کھا کر) اُٹھے اور اپنے اِشٹ دیوؤں کو پرنام کر کے چلے۔

تکی تاکی تکی سو دھنو دھر ہیں۔ اُٹھئی نہ کوٹی بھانتی بلو کر ہیں
جنہہ کے کچھو بچار و من ماہیں۔ چاپ سمیپ مہیپ نہ جاہیں

وہ تمک تمک کر شوجی کے دھنش کی اور تاکتے ہیں۔ اُس کی او دٹنک ٹکی لگا کر اُسے پکڑتے ہیں۔ کروڑوں پرکار سے بل کا پریوگ کرتے ہیں۔ (طاقت آزمائی کرتے ہیں) پر وہ دھنش اُٹھتا ہی نہیں۔ جن راجاؤں کے من میں کچھ وچار ہے وہ تو دھنش کے نزدیک ہی نہیں جاتے۔

دوہا

تمکی دھرہیں دھنو موڑھ نرپ اُٹھئی نہ چلہیں لجائی
من ہوں پائی بھٹ باہو بل ادھکو ادھکو گروائی

وہ موڑھ راجہ تمک کر دھنش کو پکڑتے ہیں۔ پرنتو جب نہیں اُٹھتا تو شرم کے مارے سر نیچا کر کے چل دیتے ہیں۔ مانو یودھاؤں کے بھجا بل کو پا کر دھنش ادھک سے ادھک بھاری ہوتا جاتا ہے۔

چوپائی

بھوپ سہس دس ایک ہی بارا۔ لگے اٹھاون ٹرئی نہ ٹارا
ڈگئی نہ سمبھو سراسن کیسیں۔ کامی بچن ستی منو جیسیں

تب دس ہزار راجہ ایک ہی ساتھ دھنش کو اُٹھانے لگے پرنتو دھنش نہیں ہلتا۔ شوجی کا وُہ دھنش اپنی ستھتی سے کیسے نہیں ڈگمگاتا ہے۔ جیسے کامی پرش کے بچنوں سے ستی استری کا من کبھی نہیں ڈگمگاتا ہے۔

سب نرپ بھئے جوگو اپہاسی۔ جیسیں بنو براگ سنیاسی
کیرتی بجے بیرتا بھاری۔ چلے چاپ کر برسں ہاری

سب راجہ اپہاس کے یوگ ہو گئے (یعنی مذاق کا موضوع بن گئے) جیسے بیراگ کے بنا سنیاسی کیول ہنسنے کے ہی یوگیہ ہوتا ہے۔ جنم بھر کی کیرتی۔ وجے اور بڑی ویرتا ان سب کو وہ دھنش کے ہاتھوں مجبوراً گنوا کر چلے۔

شری ہت بھئے ہاری ہیاں ہارا۔ بیٹھے نج نج جائی سماجا
نرپنہ بلوکی جنک اکلانے۔ بولے بچن روش جنو سانے

راجہ لوگ من میں ہار مان کر شوبھا ہین ہو کر اپنی اپنی سماج میں جا بیٹھے۔ راجاؤں کی یہ دشا دیکھ کر راجہ جنک طیش کھا گئے اور ایسے بچن بولے جو کرودھ میں ڈوبے ہوئے تھے۔

دیپ دیپ کے بھوپتی نانا۔ آئے سُنی ہم جو پنو ٹھانا
دیو دنج دھری منج سریرا۔ بپل بیر آئے رن دھیرا

دیش دیش کے انیکوں۔ راجا بیرے کئے ہوئے پرن کو سُن کر آئے۔ دیوتا اور راکشش بھی منش کا بھیس دھارن کر کے آئے: ان کے علاوہ اور بھی بہت سے رن دھیر یودھا آئے۔

دوہا

کنوری منوہر بجے بڑی کیرتی اتی کمنیہ
پاونی ہار برنچی جنو رچیو نہ دھنو دمنیہ

پرنتو کسی سے دھنش نہ ہلا۔ ایسا جان پڑتا ہے کہ منوہر کنیا۔ بڑی وجے اور اتی انت سندر کیرتی کو دھنش توڑ کر پراپت کرنے والا برہما جی نے کوئی منش پیدا ہی نہیں کیا۔

چوپائی

کہو کاہی یہ لابھو نہ بھاوا۔ کاہوں نہ سنکر چاپ چڑھاوا
رہنو چڑھاوب تورب بھائی۔ تلو بھری بھومی نہ سکے چھڑائی



No. 1110 **Ram Vivah** S. S. BRIJBASI & SONS

کہو۔ یہ لابہ کسی کو اچھا نہیں لگتا! پرنتو کسی نے بھی شنو جی کے
دھنش کا چلّہ نہ چڑھایا۔ توڑنا تو نا رکا رکوئی تِل بھر بھی کبھی سے اسے
نہ کھسکا سکا۔

اب جنی کوؤ ماکھے بھٹ مانی ۔ پیرہین جھی یئں جانی
تجھو آس تج تج گرہ جاہو۔ بکھا نہ بدھی بیدیہی بیاہو

اب کوئی ویرتا کی ڈینگ مارنے والا تلملائے۔ میں نے جان
لیا کہ پرتھوی ویروں سے خالی ہو گئی ہے۔ آشا چھوڑو اور اپنے
اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔ ودھاتا نے سیتا جی کے بھاگیہ میں ویواہ
لکھا ہی نہیں۔

شکرتی جائی جوگی پری ہرؤں۔ کنوری کیاری رہیو کا کروں
جوں جنیتوں نہو بھٹ بھوی بھائی۔ توں پن کری ہوتیوں نہ ہنسائی

اگر پرن توڑتا ہوں۔ تو پنیہ کرموں کا ناش ہو جاتا ہے اس
لئے میرا کچھ بس نہیں ہے۔ کنیا کنواری ہی رہے۔ اگر میں جانتا ہوتا
کہ پرتھوی ویروں سے خالی ہو چکی ہے تو میں کبھی بھی پرن کر کے
اپنی ہنسی نہ کرواتا۔

جنک بچن سُنی سب نر ناری۔ دیکھی جانکی ہی بھئے دُکھاری
ماکھے لکھنو کٹل بھئیں بھوہیں۔ رد پٹ پھرکت نین رسو ہیں

جنک کے بچن سن کر سب استری پرش جانکی جی کی اور دیکھ کر
بڑے دُکھی ہوئے۔ پرنتو لکشمن جی تلملا اٹھے۔ اُن کی بھویں تن گئیں
ہونٹ پھڑکنے لگے اور نیتر کرودھ سے انگارہ ہو گئے۔

دوہا

کہی نہ سکت رگھو بیر ڈر لگے بچن جنو بان
نائی رام پد کمل سِر بولے گرا پرمان

رام چندر جی کے ڈر کے مارے کچھ کہہ تو سکتے نہیں۔ پرنتو
راجہ جنک کے بچن تو بان کے سمان لگے۔ جو سہے نہیں جاتے ہیں
تب لکشمن جی شری رام چندر جی کے چرن کملوں میں سیس جھکا کر
یتھارتھ بچن بولے۔

چوپائی

رگھو بنسنہ مہوں جہاں کوؤ ہوئی۔ تیہیں سماج اس کہئی نہ کوئی
کہی جنک جسی انوچت بانی۔ ودیمان رگھو کُل منی جانی

جس سماج میں رگھو ونشیوں میں سے کوئی بھی موجود ہوتا ہے۔
اس سماج میں کوئی ایسی انوچت (نامناسب) بات نہیں کہتا۔
جیسی کہ راجہ جنک نے رگھو کل بھوشن شری رام چندر جی کی موجودگی
جانتے ہوئے بھی آج کہی ہے۔

سُنہو بھانو کُل پنکج بھانو۔ کہیوں سُبھاؤ نہ کچھ ابھیمانو
جوں تمہاری انوساسن پاؤں۔ کندک اِو برہمانڈ اُٹھاؤں

ہے سورج ونشی روپی کمل کے سوریہ! سنئے۔ میں سہج
سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں کچھ ابھیمان نہیں کرتا ہوں۔ اگر آپ کی
آگیا پاؤں تو اس برہمانڈ کو گیند کی طرح اٹھا لوں۔

کانچ گھٹ جمی ڈاروں پھوری۔ سکیوں میرو مولک جمی توری
تو پرتاپ مہما بھگوانا۔ کو باپرو پناک پرانا

اور اسے کچے گھڑے کے سمان پھوڑ ڈالوں۔ میں میرو
پربت کو مولی کی طرح توڑ سکتا ہوں۔ ہے بھگوان! آپ کے پرتاپ
کی مہما سے یہ بیچارا دھنش تو چیز ہی کیا ہے۔

ناتھ جانی اس آیسو ہوؤ۔ کوتک کروں بلوکیئے سوؤ
کمل نال جمی چاپ چڑھاؤں۔ جوجن ست پرمان لے دھاؤں

ایسا جان کر ہے سوامی! اگر آگیا ہو تو کچھ تماشہ کروں اسے
بھی دیکھئے کمل کی ڈنڈی کے سمان اس دھنش کو اٹھا کر سو یوجن
دور چلا جاؤں۔

دوہا

توروں چھترک دنڈ جمی تو پرتاپ بل ناتھ
جوں نہ کروں پربھو پد سپتھ کر نہ دھروں دھنو بھاتھ

ہے ناتھ! آپ کے پرتاپ کے بل سے برساتی چھتے کے سمان

اس دھنش کو توڑ ڈالوں ۔ اگر ایسا نہ کرسکوں تو پربھو آپ کے چرنوں کی سوگندھ کھا کر کہتا ہوں کہ پھر میں دھنش اور ترکش کو کبھی ہاتھ میں بھی نہ لوں گا ۔

چوپائی

لکھن سکوپ بچن جے بولے ۔ ڈگمگانی مہی دگ گج ڈولے

سکل لوگ سب بھوپ ڈرانے ۔ سیا ہیاں ہرش جنک سکچانے

جب ایسے کرودھ سے بھرے بچن لکشمن جی بولے ۔ تب دھرتی ڈگمگانے لگی ۔ اور دشاؤں کے ہاتھی کانپنے لگے ۔ سارے لوگ اور راجے بھیت ہو گئے ۔ سیتا جی من میں پرسن ہوئیں اور راجہ جنک ڈر گئے

گرو رگھوپتی سب منی من ماہیں ۔ مدت بھئے پنی پنی پلکاہیں

سینہیں لکھن نکٹ بیٹھا رے ۔ پریم سمیت نکٹ بیٹھا رے

گرو وشوامتر جی شری رگھوناتھ جی اور سب منی من میں پرسن ہو گئے اور بار بار پلکت ہونے لگے ۔ شری رام چندر جی نے لکشمن جی کو اشارے سے چپ کرایا ۔ اور پریم سے اپنے پاس بٹھا لیا ۔

وشوامتر سمے سبھ جانی ۔ بولے اتی سنیہہ مئے بانی

اٹھو رام بھنجو بھو چاپا ۔ میٹو تات جنک پری تاپا

تب وشوامتر جی نے شبھ سماں جان کر پریم سے کومل بانی سے کہا ہے رام اٹھو شوجی کے دھنش کو توڑو اور ہے تات ! راجہ جنک کے سنتاپ (دکھ) کو دور کرو ۔

سنی گرو بچن چرن سر ناوا ۔ ہرش وشاد نہ کچھ ار آوا

ٹھاڑھے بھئے اٹھی سہج سبھائیں ۔ ٹھونی جوبا مرگ راجو لجائیں

گورو کے بچن سن کر شری رام چندر جی نے ان کے چرنوں کو پرنام کیا ۔ ان کے من میں نہ ہرش تھا ۔ نہ شوک (دکھ) ۔ سہج سبھاؤ ہی اٹھ کھڑے ہوئے ۔ اور اپنی چال سے جوان شیر کو بھی لجایا ۔

دوہا

ادتی ادے گری منچ پر رگھوبر بال پتنگ

بکسے سنت سروج سب ہرشے لوچن بھرنگ

منچ روپی ادے چل پر بہت رگھوبر روپی بال سورج کے نکلتے ہی بھگت روپی کمل کھل اٹھے اور نیترا سیوک روپی بھنورے آنند ہو گئے ۔

چوپائی

نرپنہہ کیری آسا نسی ناسی ۔ بچن نکھت اولی نہ پرکاسی

مانی مہیپ کمد سکچانے ۔ کپٹی بھوپ الوک لکانے

راجاؤں کی آشا روپی رات نشٹ ہو گئی ۔ ان کے بچن روپی تارا منڈلی چمکنے سے بند ہو گئی ۔ ابھیمانی راجہ کمد کی بھانت مرجھا گئے ۔ اور کپٹی راجہ الو کی طرح کونوں میں جا دبکے ۔

بھئے بسوک کوک منی دیوا ۔ برسہیں سمن جنا دہیں سیوا

گرو پد بندی سہت انوراگا ۔ رام منیہہ سن آیسو ماگا

منی اور دیوتا روپی چکوے شوک رہت ہو گئے ۔ پھول برسا کر وہ اپنی سیوا پرگٹ کرنے لگے ۔ بڑے پریم سے گرو کو نمسکار کر کے شری رام چندر جی نے منیوں سے آگیا مانگی ۔

سہج ہیں چلے سکل جگ سوامی ۔ مت منجو بر کنجر گامی

چلت رام سب پر نر ناری ۔ پلکت پوری تن بھئے سکھاری

جگت کے سوامی شری رام چندر جی سندر متوالے شریشٹھ ہاتھی کی سی سبھاوک چال سے چلے ۔ شری رام چندر جی کو چلتے دیکھ کر نگری کی نر ناریوں کے خوشی اور سکھ کے کارن شریروں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ۔

بندی پتر سر سکرت سنبھارے ۔ جوں کچھو پنیہہ پربھاو ہمارے

توں شو دھنو مرنال کی ناہیں ۔ توریہوں رام گنیس گوسائیں

ان نگرواسیوں نے پتر اور دیوتاؤں کی بندنا کر کے اپنے اپنے پن کرموں کو یاد کر کے کہا کہ یدی ہمارے پنیہ کرموں کا کچھ بھی پربھاو ہو تو ہے گنیش گوسائیں ! اس شوجی کے دھنش کو شری رام کمل کی ڈنڈی کے سمان توڑ ڈالیں ۔

دوہا

رام ہی پریم سمیت لکھی سکھنہہ سمیپ بولائی

سینتا ماتو سنہہ بس بچن کہہ ای بکھانی

شری رام چندر جی کو پریم کے ساتھ دیکھکر اور سب سکھیوں کو اپنے پاس بلاکر سیتا جی کی ماتا پریم وش ہوکر یہ رس بھرے بچن بولی۔

چوپائی

سکھی سب کوتکو دیکھنہارے۔ جیو کہاوت ہتو ہمارے
کوو نہ بجھائی کہہ ای گرٹہ پاہیں۔ اے بالک اسی ہٹھ بھلی ناہیں

ہے سکھی! جو ہمارے بڑے ہتو (ہمدردی کرنے والے) کہلاتے ہیں وہ بھی سب تماشہ دیکھنے والے ہیں۔ کوئی بھی گرو وشوامتر کے پاس جاکر انہیں نہیں سمجھاتا کہ رام چندر جی بالک ہیں ان کے لئے ایسا ہٹھ اچھا نہیں۔

راون بان چھوا نہیں چاپا۔ ہارے سکل بھوپ کری داپا
سو دھنو راج کنور کر دیہیں۔ بال مرال کی مندر لیہیں۔

راون اور بانا سر نے جس دھنش کو ہاتھ نہیں لگایا اور جس دھنش نے بڑے بڑے ابھیمانی راجاؤں کا ابھیمان چور چور کر دیا۔ اس دھنش کو نازک بدن راجکمار کے ہاتھ میں دے رہے ہیں۔ بال ہنس بھی کہیں مندرا چل اٹھا لیتے ہیں۔

بھوپ سیانپ سکل سرانی۔ سکھی بدھ گتی کچھ جاتی نہ جانی
بولی چتر سکھی مردو بانی۔ تیج ونت لگھو گنیئے نہ رانی

گیانی و دان راجہ بھی اب سبھی اپنی ساری بدھی کھو بیٹھے۔ ہے سکھی! بدھاتا کی گتی کچھ جانی نہیں جاتی ہے۔ چتر سکھی کومل بچن بولی۔ ہے رانی۔ ان کو چھوٹے نہ جانئے۔ بڑے تیجسوی راجکمار ہیں

کہاں کمبھج کہاں سندھو اپارہ۔ سوشیو سجس سکل سنسارا
روی منڈل دیکھت لگھو لاگا۔ ادے تاسو تری بھون تم بھاگا

کہاں تو گھٹ پتر اگست اور کہاں اپار سمندر۔ اس کو انہوں نے سکھا ڈالا جن کی سارے سنسار میں کیرتی پھیل ہوئی ہے۔ سورج منڈل دیکھنے میں تو چھوٹا لگتا ہے۔ لیکن اس کے اُدے ہوتے ہی تینوں لوکوں کا مہا اندھکار کافور ہو جاتا ہے۔

دوہا

منتر پرم لگھو جاسو بس بدھی ہری ہر سُر سرب
مہامت گج راج کہوں بس کر انکس کھرب

منتر بہت ہی چھوٹا ہوتا ہے لیکن اُسکے وش میں برہما وشنو شو اور سبھی دیوتا ہیں۔ مہامست ہاتھی کو چھوٹا سا آنکس وش میں کر لیتا ہے

چوپائی

کام کسم دھنو سایک لینہے۔ سکل بھون اپنے بس کینہے
دیبی تجئے سنسو اس جانی۔ بھنجب دھنش رام سنو رانی

کام دیو نے نازک پھولوں کے دھنش بان کو لیکر سارے لوکوں کو اپنے وش میں کر رکھا ہے۔ ہے دیوی! ایسا جان کر سارے شنکا دور کرو۔ ہے رانی سنو! رام جی دھنش کو ضرور توڑ دینگے۔

سکھی بچن سنی بھئے پرتیتی۔ مٹا بشاد بڑھی اتی پریتی
تب رام ہی بلوکی بیدیہی۔ سبھے ہردے بنوتی جیہی تیہی

سکھی کے بچن سنکر رانی کو وشواش ہوگیا۔ سب سنتاپ مٹ گیا۔ اور رام جی کے پرتی اُن کا پریم بہت بڑھ گیا۔ سیتا جی رام چندر جی کو دیکھ کر ڈرتے ہوئے من سے جس تس دیوتا کی آرادھنا کرنے لگیں۔

من ہی من منا و اکلانی۔ ہو ہو پرسن مہیس بھوانی
کرہو سپھل آپنی سیوکائی۔ کری ہتو ہرہو چاپ گروائی

وہ تڑپتی ہوئی من ہی من میں دیوتاؤں کو منانے لگی۔ ہے شو پاربتی! مجھ پر پرسن ہو جائیے۔ میں نے جو آج تک آپ کی سیوا کی ہے اُسے سپھل کریئے۔ مجھ پر کرپا کر کے دھنش کے بھاری پن کو دور کیجئے۔

گن نایک بر دایک دیوا۔ آج لگیں کینہوں تو سیوا

بار بار بنتی سُنی موری۔ کرہو جاپ گروتا اتی تھوری

ہے گنوں کے سوامی اور ور دان دینے والے دیوتا شری گنیش جی! میں نے اس ہی کے لیئے ہی تمہاری سیوا کی ہے۔ میری بار بار اس پرارتھنا کو سُن کر دھنش کے بھاری پن کو ہلکا کر دیجئے۔

دوہا

دیکھی دیکھی رگھوبیر تن سُر مناو دھری دھیر

بھرے بلوچن پریم جل پُلکاولی سریر

شری رگھوناتھ جی کے مکھ کو دیکھکر سیتا جی دھیرج دھر کر دیوتاؤں کی آرادھنا کر رہی ہیں۔ اُن کے نیتروں میں پریم جل بھرا ہے اور شریر پُلکت ہو رہا ہے۔

چوپائی

نیکیہ نرکھی نین بھری شوبھا۔ پتُو پنُو سُمری بہوری منو چھوبھا

اہ ہے تات داروُنی ہٹھ ٹھانی۔ سمجھت نہیں کچھُ لابھ نہ ہانی

بھلی پرکار نیتر بھر کر شری رام جی کی شوبھا دیکھی پھر پتا کے پرن کو یاد کر کے من میں بڑی بیاکل ہوئی۔ ادہو! پتا جی نے کیسا کٹھن پرن ٹھانا ہے۔ ایسا ہٹھ کرتے ہوئے لابھ اور ہانی کی کچھ وچار ہی نہیں۔

سچو سبھے سکھ دیئی نہ کوئی۔ بُدھ سماج بڑا انو چت ہوئی

کہاں دھنو کُلس سُو دیا ہی ٹھورا۔ کہاں سیا ملی مردو گات کسورا

منتری بھی ڈر کے مارے اُنہیں کچھ نہیں سمجھاتے۔ بُدھی مانوں کی سماج میں یہ بڑا انوچت ہو رہا ہے۔ کہاں تو بجر سے بھی بڑھکر کٹھور دھنش اور کہاں یہ کومل شریر سندر سانولا راج کمار۔

بدھی کیہی بھانتی دھرُوں اُر دھیرا۔ سرس سُمن کن بیدھیئے ہیرا

سکل سبھا کے متی بھئے بھوری۔ اب موہی سمبھو چاپ گتی توری

ہے بدھاتا! میں کس پرکار من میں دھیرج دھروں۔ سرس کے پھولوں کے کن سے کہیں ہیرے میں سوراخ ہو سکتا ہے؟ ساری سبھا کی بدھی باؤلی ہو گئی ہے۔ ہے شو جی کے دھنش! اب تو مجھے ایک ماتر

تیرا ہی آسرا ہے۔

نج جڑتا لوگنہ پر ڈاری۔ ہوہی ہرُو رگھوپتی ہی نہاری

اتی پری تاپ سیامن ماہیں۔ لو نمیش جُگ سے سم جاہیں

تم اپنی جڑتا (بھاری پن) لوگوں پر ڈال رگھوناتھ جی کے کومل شریر کو دیکھکر ہلکے ہو جاؤ۔ سیتا جی کے من میں بہت ہی سنتاپ ہے۔ اور انہیں آنکھ نک کے جھپکنے کا سماں بھی سو یگوں کے سمان بیت رہا ہے۔

دوہا

پربھوہی چتئی پنی چتوہی راجت لوچن لول

کھیلت منن سیج مین جُگ جنو بدھو منڈل ڈول

پربھو شری رام چندر جی کو دیکھکر اور پھر پرتھوی کو دیکھتی ہوئی سیتا جی کے چنچل نیتر اس پرکار شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو کامدیو دو مچھلیوں کا روپ بنا کر چندر منڈل ہنڈولے میں جھولتا ہو۔

چوپائی

رگرا آلنی مکھ پنکج روکی۔ پرگٹ نہ لاج نسا ابلوکی

لوچن جلو رہ لوچن کونا۔ جیسیں پرم کرپن کر سوتا

اس کی بانی رُوپی بھونری کو مکھ رُوپی کمل نے روک رکھا ہے۔ بڑے پُرشوں کی لاج روپی رات کو دیکھکر نہ کمل کھلتا ہے اور نہ بھونری اڑتی ہے۔ نیتروں کا جل نیتروں کے کونے میں ہی رہ جاتا ہے۔ جیسے کسی مہا کنجوس کا سونا کونے ہی میں گڑا رہ جاتا ہے۔

سکچی بیاکلتا بڑی جانی۔ دھری دھیر پرتیتی اُر آنی

تن من بچن مور پنو ساچا۔ رگھوپتی پد سرُوج چتو راچا

توں بھگوا تو سکل اُر باسی۔ کری ہی موہی رگھوبیر کے داسی

جیہی کیہی جیہی پر ستیہ سنیہو۔ سو تیہی ملئی نہ کچھو سندیہو

من میں ٹھیس ہوئی ویاکلتا کو دیکھکر سیتا جی سکچا گئیں پھر دھیرج

دھر کر من میں یہ وشواس لائیں کہ اگر تن من بچن سے میرا پرن سچا ہے۔ اور پربھو شری رگھوناتھ جی کے چرن کملوں میں میرا سچا پریم ہے تو ہے گھٹ گھٹ واسی بھگوان! مجھے شری رگھوناتھ جی کی داسی بنالیئے جس کا جس پر سچا پریم ہوتا ہے۔ وہ اسے مل ہی جاتا ہے۔ اس میں کچھ بھی سندیہہ نہیں۔

پربھو تن چتئی پریم تن ٹھانا۔ کرپا ندھان رام سبو جانا
سیاہی بلوکی تکیؤ دھنو کیسیں۔ چتو گرڑ لگھو بیالہی جیسیں

پربھو شری رام چندر جی کی اور دیکھ کر سیتا جی نے شریر کے دوارا پریم ٹھان لیا۔ الفاظ اور سب بھروسے چھوڑ کر پربھو کے پورتی سچے پریم پر ہی ایک ماتر بھروسہ کرلیا۔ کرپا ندھان شری رام چندر جی نے یہ سب کچھ جان لیا۔ سیتا جی کو دیکھ کر انہوں نے دھنش کو ایسے تاکا جیسے پکشی راج گرڑ بہت ہی چھوٹے سے سانپ کو گھرنا کی درشٹی (نظرِ حقارت) سے دیکھتا ہے۔

دوھا

لکھن لکھیؤ رگھو بنس منی تاکیؤ ہر کو دنڈو !
پلکی گات بولے بچن چرن چاپی برہمانڈو !!

لکشمن جی نے جب دیکھا کہ رگھو کل منی شری رام چندر جی نے شوجی کے دھنش کیطرف تاکا ہے تو وہ شریر سے پلکت ہو کر برہمانڈ کو چرنوں سے دبا کر یہ بچن بولے۔

چوپائی

دسی کنجر ہو کمٹھ اہی کولا۔ دھرہو دھرنی دھر دھیر نہ ڈولا
رامو چہہیں سنکر دھنو تورا۔ ہوہو سجگ سنی آیسو مورا

ہے دشاؤں کے ہاتھیو! ہے کچھپ! ہے شیش!
ہے باراہ! دھیرج دھر کر دھرتی کو دھارن کر رکھو جس سے وہ نہ ڈولنے پائے۔ شری رام چندر جی شنکر کے دھنش کو توڑ رہے ہیں۔ میری آگیا سن کر تم سب سچیت ہو جاؤ۔

چاپ سمیپ رام جب آئے۔ نرناری نہ سکرت منائے
سب کر سنشو اگیان و۔ مند مہی پنہ کر ابھیمانو

بھرگو پتی کیری گرب گروائی۔ سر منی برنہ کیری کدرائی
سیا کر سوچ جنک پچھتاوا۔ رانہہ کر دارون دکھ داوا
سمبھو چاپ بڑ بوہتو پائی۔ چڑھے جائی سب سنگو بنائی
رام باہو بل سندھو اپارو۔ چہت پار نہیں کوؤ کڑہارو

جب دھنش کے پاس شری رام جی آئے تو سب نرناریوں نے دیوتاؤں اور اپنے پن کرموں کو منایا۔ سب کا سندیہہ اور اگیان۔ ادھم راجاؤں کا ابھیمان۔ پرشو رام جی کا بھاری گھمنڈ۔ دیوتا اور شریشٹھ منیوں کا ڈر۔ سیتا جی کی چنتا۔ جنک کا پچھتاوا اور رانیوں کے دارون دکھ کی بھیانک اگنی۔ یہ سب شوجی کے دھنش کو بڑا بھاری جہاز جان کر ایک ساتھ سب اس پر چڑھ بیٹھے یہ سب شری رام جی کے بھجا بل روپی اپار سمندر کے پار جانا چاہتے ہیں۔ پرنتو کوئی ملاح نہیں ہے۔

دوھا

رام بلوکے لوگ سب چتر لکھے سی دیکھی
چتئی سیا کرپا ئتن جانی بکل بسیکھی

شری رام چندر جی نے سب لوگوں کو دیکھا۔ تو وہ سب چتر لکھے سے ہی دکھائی دیئے (تصویر کی سی بے حس و حرکت کی حالت میں) پھر کرپا ندھان پربھو نے سیتا جی کی طرف دیکھا تو ان کو بھی بہت ہی بیاکل جانا۔

چوپائی

دیکھی بپل بکل بیدیہی۔ نمش بہات کلپ سم تیہی
ترشت باری بنو جو تنو تیاگا۔ موئیں کرای کا سدھا تڑاگا

رام چندر جی نے جانکی جی کو بہت ہی بے چین دیکھا۔ انہیں ایک ایک پل کلپ کے سمان بیت رہا تھا۔ اگر کوئی پیاس سے بیاکل پانی کو نہ پا کر شریر تیاگ دے تو اس کے مر جانے پر امرت کے تالاب سے بھی کیا لابھ ہوگا۔

کا برشا سب کرشی سکھانیں۔ سمے چوکیں پنی کا پچھتانیں
اس جیاں جانی جانکی دیکھی۔ پربھو پلکے لکھی پریتی بسیکھی

کھیتی کے بالکل سوکھ جانے پر بارش کس کام کی بسماں گئو کر
پھر پچھتانے سے کیا لابھ۔ من میں ایسا وچار کر پربھو شری رام چندر
جی نے جانکی جی کی طرف دیکھا اور اُن کی بہت بڑی پریتی کو دیکھ کر
پربھو پرسنّ ہو گئے۔

گُرہی پرنامُو منہیں من کینہا۔ اتی لاگھو اُٹھائی دھنو لینہا
دمکیئو دامنی جِمی جب لیئو۔ پُنی نبھ دھنو منڈل سم بھیئو

انہوں نے من ہی من میں گرو کو پرنام کیا اور اُسے بہت ہلکی
سی دستو کی طرح بڑی پھرتی سے اُٹھا لیا۔ جب ہاتھ میں لیا
تو وہ دھنش بجلی کی طرح چمکا اور پھر آکاش منڈل جیسا ہو گیا۔
اور نظارت آکاش میں ملکر آکاش روپ ہو گیا۔

لیت چڑھاوت کھینچت گاڑھیں۔ کاہوں نہ لکھا دیکھ سبُو ٹھاڑھیں
تیہی چھن رام مدھیہ دھنو تورا۔ بھرے بھُون دھُنی گھور کٹھورا

کب اُٹھایا کب چڑھایا کب زور سے کھینچا اسے کسی نے
نہیں دیکھا۔ سب نے شری رام جی کو دھنش اُٹھائے کھڑے دیکھا۔
اسی چھن شری رام جی نے دھنش کو درمیان سے توڑ دیا جس کے
ٹوٹنے کی بھینکر کٹھور آواز سے سب لوک گونج اُٹھے۔

چھند

بھرے بھُون گھور کٹھور رو ربی باجی تجی مارگو چلے
چکرہیں دِگ گج ڈول ہی اہی کول کورم کلملے
سُر اسُر مُنی کر کان دینہے سکل بِکل بچارہیں
کودنڈ کھنڈیو رام تُلسی جینتی بچن اُچارہیں

بھینکر کٹھور آواز سے تینوں لوک بھر گئے۔ سورج کے گھوڑے
راستہ چھوڑ کر چلنے لگے۔ دشاؤں کے ہاتھی چنگھاڑنے لگے۔ دھرتی
کانپنے لگی۔ شیش ناگ باراہ اور کچھپ سب کلملا اُٹھے۔ دیوتا
راکشس منی سب کانوں پر ہاتھ دھر کر سب بیاکل ہو کر وچارنے
لگے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ جب انہوں نے یہ جان لیا کہ دھنش
کو شری رام چندر جی نے توڑ ڈالا تو سب شری رام چندر جی کی

جے جے کہنے لگے۔

سورٹھا

سنکر چاپو جہاجو ساگر رگھوبر باہو بلو
بوڑ سو سکل سماجُو چڑھا جو پرتھم ہیں موہ بس

شو جی کا دھنش جہاز ہے۔ شری رگھوناتھ جی کی بھجاؤں کا
بل سمندر ہے۔ وہ سارا سماج جو موہ وش جہاز پر پہلے چڑھا تھا ڈوب گیا۔

چوپائی

پربھو دوؤ چاپ کھنڈ مہی ڈارے۔ دیکھی لوگ سب بھئے سُکھارے
کوسِک روپ پیونِدھی پاون۔ پریم باری اگادھ سُہاون
رام رُوپ راکیسُو نہاری۔ بڑھت بیچی پُلکاولی بھاری
باجے نبھ گہہ گہے نسانا۔ دیو بدھو ناچہیں کری گانا

پربھو نے دھنش کے اُن دونوں ٹکڑوں کو زمین پر ڈال دیا۔
یہ دیکھ کر سب لوگ سُکھی ہو گئے۔ وشوامتر روپی پرم پوتر سمندر ہے۔
جس میں پریم روپی سہاونا اتھاہ جل بھرا ہے۔ رام روپی پورن چندرما
کو دیکھ کر پُلکاولی روپی (جوار بھاٹا کا مد وجزر) بھاری لہریں بڑھنے
لگیں آکاش میں بڑے زور زور سے نقارے بجنے لگے۔ اور دیوتاؤں
کی استریاں گا گا کر ناچنے لگیں۔

برہمادِک سُر سِدھ مُنیسا۔ پربھو ہی پرسنسہیں دیہیں اسیسا
برسہیں سُمن رنگ بہو مالا۔ گاوہیں کنّر گیت رسالا

برہما آدی دیوتا سِدھ اور منیشور پربھو شری رام چندر جی کو
آشیرواد دے دے کر اُن کی استتی کرتے ہیں۔ اور رنگ برنگے پھولوں
کی مالائیں برسا رہے ہیں۔ کنّر لوگ سُریلے گیت گا رہے ہیں۔

رہی بھُون بھری جے جے بانی۔ دھنش بھنگ دھُنی جات نہ جانی
مُدِت کہہیں جہاں تہاں نر ناری۔ بھنجیو رام سمبھو دھنو بھاری

تینوں لوک جے جے کار کی آواز سے بھرپور ہو گئے۔ اتنی جے
جے کار کی اونچی آواز کی گونج میں دھنش ٹوٹنے کی آواز سنائی ہی نہیں دی

جہاں تہاں سب نرناری پرشن من ہو کر کہہ رہے ہیں کہ شری رام چندر جی نے خوبی کے دھنش کو توڑ دیا ہے۔

دوہا

بندھی ماگدھ سوت گن برود بدیں متی دھیر
کرہیں نچھاوری لوگ سب ہے گج دھن منی چیر

بندھی جن ماگدھ اور سوت لوگ شری رگھونا تھ جی کے یش کی کیرتی کا ورنن کر رہے ہیں۔ اور سب لوگ گھوڑے۔ ہاتھی۔ دھن جواہرات اور لباس نچھاور کر رہے ہیں۔

چوپائی

جھانجھی مردنگ سنکھ سہنائی۔ بھیری ڈھول دندبھی سہائی
باجیں بہو باجنے سہائے۔ جہاں تہاں جبتیہہ منگل گائے

جھانجھ مردنگ سنکھ سہنائی بھیری۔ ڈھول اور سندر نقارے آدی اور انیک پرکار کے سندر باجے بجنے لگے۔ اور جوان استریوں نے جہاں تہاں منگل گیت گائے۔

سکھنہہ سہت ہرشی اتی رانی۔ سوکھت دھان پرا جنو پانی
جنک لہیو سکھو سوچ بہائی۔ پیرت تھکیں تھاہ جنو پائی

سکھیوں سمیت رانی خوشی کے مارے پھولا نہیں سماتی مانو دھان کی سوکھی کھیتی پر جل برسا ہو۔ جنک جی نے چنتا چھوڑ کر سکھ پراپت کیا مانو تیرتے تیرتے تھکے ماندے پرش کو آرام کرنے کے لئے کوئی تھاہ مل گئی ہو۔

شری ہت بھئے بھوپ دھنو ٹوٹے۔ جیسے دوس دیپ چھبی چھوٹے
سیا سکھی ہی پرتیہ کیہی بھانتی۔ جنو چاتکی پائی جلو سواتی

دھنش کے ٹوٹنے پر راجہ لوگ شوبھا ہین ہو گئے۔ جیسے دن میں دیپک شوبھا ہین ہو جاتے ہیں سیتا جی کے سکھ کا ورنن کس پرکار کریں۔ مانو چاتکی (مادہ پپیہا) نے سواتی کا جل پالیا ہو۔

رام ہی لکھنو بلوکت کیسیں۔ سسہی چکور کسور کر جیسیں
ستانند تب آئیسو دینہا۔ سیتا گمن رام پہیں کینہا

لکشمن جی شری رام چندر جی کو ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے کہ چندرما کو چکور کا بچہ دیکھ رہا ہو۔ راج پروہت نے آگیا دی اور سیتا جی رام چندر جی کے پاس چلیں۔

دوہا

سنگ سکھیں سندر چتر گاویں منگل چار
گونی بال مرال گتی سشما انگ اپار

سندر چتر سکھیاں اُن کے ساتھ منگل گیت گا رہی ہیں۔ سیتا جی بال ہنس کی چال سے چلیں۔ انگ انگ پر اپار شوبھا چھائی ہوئی ہے۔

چوپائی

سکھنہہ مدھیہ سیا سوہتی کیسیں۔ چھبی گن مدھیہ مہا چھبی جیسیں
کر سروج جے مال سہائی۔ بسو بجے سوبھا جیہیں چھائی

سکھیوں کے بیچ میں سیتا جی کیسے شوبھا پا رہی ہیں جیسے بہت سی شوبھاؤں میں مہا شوبھا شوبھا پا رہی ہو ہاتھ کملوں میں سندر جے مالا ہے جس پر وشو وجے کی شوبھا چھائی ہوئی ہے۔

تن سکوچ من پرم اچھاہو۔ گوڑھ پریم لکھی پرے نہ کا ہو
جائی سمیپ رام چھبی دیکھی۔ رہی جنو کنوری چتر اور یکھی

سیتا جی کے تن میں سنکوچ ہے پر من میں پریم اُتساہ ہے۔ اُنکا گیت پریم کسی کو جان نہیں پڑتا ہے۔ جب پاس جاکر شری رام چندر جی کی شوبھا دیکھی تب تو سیتا جی چتر میں کھچی سی رہ گئیں۔ اور تھا ایسے کھڑی رہ گئیں جیسے بے جان تصویر کی صورت ہو۔

چتر سکھیں لکھی کہا بجھائی۔ پہراوہو جے مال سہائی
سنت جگل کر مال اُٹھائی۔ پریم بیبس پہرائی نہ جائی

سیتا جی کی ایسی ہکتے کی سی حالت دیکھ کر چتر سکھیوں نے انہیں سمجھا کر کہا۔ کہ سندر جے مالا شری رام کو پہنا دو۔ یہ سن کر سیتا جی نے دونوں ہاتھوں سے جے مالا اُٹھائی پر تو پریم کے وش ہونے سے وہ پہنائی نہیں جاتی۔

سوہت جنونجگ جیلج سنانا ۔ رسی ہی بھیت دیت جے مالا
گادیہیا چھبی اولوکی سہیلی ۔ سیاں جے مال رام اُرنیلی

جے مالا اُٹھائے ہوئے سیتاجی کے دونوہاتھ ایسے شوبھا پارہے ہیں مانو ڈالیوں سمیت دو کھلے ہوئے کمل ڈرتے ڈرتے چندرما کو جے مالا دے رہے ہوں ۔ یہ شوبھا دیکھکر سکھیاں گیت گانے لگیں تب سیتاجی نے شری رام جی کے گلے میں جے مالا ڈال دی ۔

دوھا

رگھوبر اُر جے مال دیکھی دیو برسہیں سُمن
سکچے سکل بھوال جنو بلوکی ربی کمدو گن !!

شری رگھوناتھ جی کے گلے میں جے مالا دیکھ کر دیوتا پھول برسانے لگے سارے راجہ لوگ ایسے مُرجھا گئے جیسے سوریہ کو دیکھکر کُمدوں کا سموہ مُرجھا گیا ہو ۔

چوپائی

پُر اُرو بیوم باجنے باجے ۔ کھل بھئے ملن سادھو سب راجے
سُر کنر نر ناگ منیسا ۔ جے جے جے کہی دیہیں اسیسا

نگر اور آکاش میں باجے بجنے لگے ۔ دُشٹ لوگ مُرجھا گئے اور سادھو سبھاو سجن پرسن ہو گئے ۔ دیوتا ۔ کنر ۔ منش ۔ ناگ اور منیشور جے جے کہہ کر آشیرواد دینے لگے ۔

ناچہیں گاویں بدھ بدھوٹیں ۔ بار بار کسما نجلی چھوٹیں
جہاں تہاں بپر بید دُھنی کرہیں ۔ بندی برداولی اُچرہیں

دیو انگنائیں آنند بھری ناچنے اور گانے لگیں اور بار بار ہاتھوں سے پھول برسانے لگیں ۔ برہمن لوگ جہاں تہاں وید دُھن گانے لگے اور بھاٹ لوگ رگھو ونش کے یش گان گانے لگے ۔

مہی پاتال ناگ جسو بیاپا ۔ رام بری سیا بھنجیو چاپا
کرہیں آرتی پُر نر ناری ۔ دیہیں نچھاوری بت بساری

رام چندر جی نے دھنش کو توڑ کر سیتاجی کو بیاہ لیا ۔ یہ یش

پرتھوی پاتال اور سورگ آدی تینوں لوکوں میں چھا گیا ۔ جنک پور کے واسی سب استری پُرش رام چندر جی کی آرتی اُتار رہے ہیں ۔ اور اپنی دھن شکتی سے زیادہ دان دے رہے ہیں ۔

سوہت سیا رام کے جوری ۔ چھبی سنگار منہوں ایک ٹھوری
سکھیں کہہیں پربھو پد گہو سیتا ۔ کرتی نہ چرن پرس اتی بھیتا

اُس سمے سیتا اور شری رام کی جوڑی ایسی شوبھایمان ہو رہی ہے ۔ مانو شوبھا اور شرنگار اکٹھے ہو گئے ہوں ۔ سکھیوں نے سیتاجی کو کہا کہ ہے سیتا ۔ پربھو کے چرن چھوؤ ۔ سیتاجی اتی انت بھے بھیت ہوئی ۔ ان کے چرن نہیں چھوتیں ۔ (بھے اس بات کا ہے کہ پربھو چرن چھو کر اہلیہ سکھشٹھ کو چلی گئی تھی ۔ سیتاجی ڈرتی ہیں کہ کہیں پربھو کے چرن چھونے سے میں بھی بیکنٹھ کو نہ چلی جاؤں ۔ انہیں بھگوان کا وِیوگ اسہہ ہے)

دوھا

گوتم تیہ گتی سُرتی کری نہیں پرستی پگ پانی
من بہسے رگھوبنس منی پریتی الوکک جانی

گوتم رشی کی پتنی اہلیہ کی گتی کو یاد کر کے سیتاجی بھگوان کے چرنوں کو ہاتھ نہیں لگاتی ہیں ۔ سیتاجی کی اس الوکک پریتی کو دیکھ کر شری رام چندر جی من میں ہنسے ۔

چوپائی

تب سیا دیکھی بھوپ ابھلاشے ۔ کور کپوت موڑھ من ماکھے
اُٹھی اُٹھی پہری سناہ ابھاگے ۔ جہاں تہاں گال بجاون لاگے

تب کچھ دُشٹ ۔ کپوت ۔ موڑھ راجہ لوگ من میں طیش کھا کر سیتاجی کو پراپت کرنے کے لئے اُٹھے ۔ وہ ابھاگے اپنے اپنے آسنوں سے اُٹھ اُٹھ کر کوچ (زرہ بکتر) پہن کر گال بجا بجا کر لڑنے کے لئے للکارنے لگے ۔

لیہو چھڑائی سیا کہہ کوؤ ۔ دھری باندھہو سب بالک دوؤ
توریں دھنش چاڑ نہیں سرئی ۔ جیوت ہم ہی کنوری کو برئی

کوئی کہتا ہے کہ سیتا کو جبراً چھین لو۔ اور دونوں راجکماروں کو پکڑ کر باندھ لو۔ کیول دھنش توڑنے سے ہی کام نہیں چلے گا۔ ہمارے جیتے جی سیتا کو کون وِرن کر سکتا ہے۔

جوں بدیہو کچھو کرے سہائی۔ جیت ہو سمر سہت دوؤ بھائی
سادھو بھوپ بولے سُنی بانی۔ راج سماج ہی لاج لجانی

اگر راجہ جنک ان کی کچھ سہائتا کریں تو یدھ میں ان دونوں راجاؤں سمیت اس کو بھی جیت لو۔ یہ بچن سن کر سادھو سبھاؤ راجہ بولے۔ کہ ہے مُوڑھو! تم نے اس راج سبھا کی شان کو ہی بٹہ لگا دیا۔

بلو پرتاپو بیرتا بڑائی۔ ناک پناکہی سنگ سدھائی
سوئی سُورتا کہ اب کہوں پائی۔ اس بُدھی تو بدھی مُہوں مسی لائی

ارے نرلجو! تمہارا بل۔ پرتاپ۔ ویرتا۔ بڑائی اور مان سمان تو دھنش کے ساتھ ہی جاتا رہا۔ اب وہی ویرتا ہے یا اور کہیں سے نئی پرایت کی ہے۔ تمہاری ایسی دشٹ بدھی ہے۔ بھی تو برہما نے تمہارے مکھوں پر ہی کالکھ لگا دی ہے۔

دوہا

دیکھو رام ہی نین بھری تجی ہر لیشا مدو کو ہو
لکھن روشو یا دکو پربل جانی سلبھ جنی ہو ہو

ایرشا (حسد) گھمنڈ اور کرودھ کو تیاگ کر جی بھر کر نیتروں سے شری رام کے درشن کر لو۔ اور لکشمن جی کے کرودھ کو پرچنڈ جوالا جان کر اس میں بھسم ہونے والے پروانے نہ بنو۔

چوپائی

بینتیہ بلی جمے چہہ کاگو۔ جمے سسو چہے ناگ اری بھاگو
جمے چہہ کسل اکارن کوہی۔ سب سمپدا چہے سیو دروہی
لوبھی لولپ کل کیرتی چہہ ای۔ اکلنکتا کی کامی لہہ ای
ہری پد بمکھ پرم گتی چہا ہا۔ تس تمہار لالچو نرناہا

جیسے گرڑ کی بلی کو کوا چاہے دشیر کے شکار کو خرگوش چاہے

بھتا کا دن ہی کرودھ کرنے والا اپنی بھلائی چاہے۔ شیوجی دھنگی سنسار میں سکھ اور سمپدا چاہے۔ لوبھی لالچی سندر یش و کیرتی چاہے کامی پُرش نشکلنک (بے داغ پن) چاہا جا ہے۔ اور بھگوان کے چرنوں سے مگھ ہو کر نشکلنکی کی آشا رکھے تو جیسے یہ سب ہے ویسے ہی سیتا کے لئے تمہارا یہ منورتھ نشپھل ہے

کولاہلو سُنی سیا سکانی۔ سکھیں وانی گئیں جہاں رانی
رامو سبھائن چلے گرو پاہیں۔ سیا سنیہو برنت من ماہیں

شور و غل سُن کر سیتا جی ڈر گئیں تب سکھیاں انہیں ان کی ماتا کے پاس لے گئیں۔ شری رام چندر جی سیتا جی کے پریم کی سراہنا من ہی من میں کرتے ہوئے سہج سبھاؤ گرو وشوامتر جی کے پاس چلے

رانہہ سہت سوچ لیس بیا۔ اب دھوں بدھی ہی کاہ کرنی آ
بھوپ بچن سُنی ات اُت تکہیں۔ لکھو رام ڈر بول نہ سکہیں

رانیوں کے سہت سیتا جی چنتا مگن ہوئی کہ نہ جانے بدھاتا اب کیا قہر کرنے والے ہیں۔ راجاؤں کے بچن سن کر لکشمن ادھر ادھر تاکتے ہیں۔ پرنتو رام کے ڈر کے مارے بول نہیں سکتے۔

دوہا

اُرن نین بھرکٹی کٹل چتوت نرپنہہ سکوپ
من ہوں مت گج گن نرکھی سنگھ کشور ہی چوپ

لال آنکھیں اور ٹیڑھی بھوئیں کر کے کرودھ سے بھرے ہوئے لکشمن جی راجاؤں کی طرف اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے مست ہاتھیوں کے جھنڈ کو دیکھ کر جوان شیر کو جوش آ گیا ہو۔

چوپائی

کھر بھر و دیکھی بکل پُر ناریں۔ سب ملی دیہیں مہیپنہ گاریں
تیہیں اوسر سُنی سو دھنو بھنگا۔ آئیو بھرگو کل کمل پتنگا

کھلبلی دیکھ کر نگر کی استریاں بیاکل ہو گئیں۔ اور سب مل کر راجاؤں کو گالیاں دینے لگیں اتنے میں ہی شو جی کے دھنش کے ٹوٹنے کی آواز سُن کر بھرگو کل روپی کمل کے سورج پرشورام جی وہاں آ دھمکے۔

دیکھی ہیپ سکل سکچاتے۔ باج جھپٹ جنو لوا اُکانے
گوری سرپر بھوری کمل بھرا جا۔ بھال بسال تری ٹنڈ برا جا

اُن کو آیا دیکھکر سب راجہ لوگ اُٹھ گئے۔ مانو باز کی ہیبت سے بٹیر چھپ گئے ہوں۔ گورا شریر ہے۔ اور اس پر بھسم بھلی سج رہی ہے چوڑے ماتھے پر بھسم کا تلک۔ بہت ہی شوبھا دے رہا ہے۔

سیس جٹا سسی بدنو سہاوا۔ روس بس کچھک ارن ہوئی آوا
بھرکٹی کٹیل نین رس راتے۔ سہجوں چتوت منہوں رسا تے

سر پر جٹائیں ہیں۔ سُندر چندرما کا سا مکھ ہے جس کی رنگت کرودھ کے مارے کچھ لال سی ہو گئی ہے ترچھی بھوئیں ہیں اور آنکھیں کرودھ سے انگارہ ہو گئیں ہیں۔ جب وہ سہج سبھاو سے بھی ان پر درشٹی ڈالتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کرودھ سے دیکھ رہے ہیں۔

برشبھ کندھ اُر باہو بسالا۔ چارو جنیو مال مرگ چھالا
کٹی منی بس تنو دوئی باندھے۔ دھنو سر کر کٹھار و کل کاندھے

بیل کے سمان اونچے کندھے ہیں چھاتی اور بھجائیں وشال ہیں سُندر جنیو پہنا ہوا ہے۔ گلے میں مالا ہے اور مرگ شالا لپٹے ہوئے ہیں۔ کمر میں منیوں کا بستر اور دو ترکش باندھے ہوئے ہیں۔ ہاتھ میں دھنش بان اور کندھے پر پھرسا (کلہاڑا) رکھے ہوئے ہیں۔

دوھا

سانت بیشو کرنی کٹھن برنی نہ جائی سروپ
دھری منی تنو جنو بیر رس آئیو جہاں سب بھوپ

بھیس تو شانت ہے پرنتو کرنی (عمل) بہت کٹھن ہے ایسے سروپ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ مانو بیر رس ہی منی کا شریر دھارن کر کے راجاؤں کی سماج میں آ گیا ہو۔

چوپائی

دیکھت بھرگو پتی بیش کرالا۔ اٹھے سکل بھئے بکل بھوآلا
پتو سمیت کہی کہی نج نا ما۔ لگے کرن سب دنڈ پرناما

پرشورام جی کے بھیانک لباس کو دیکھکر سب راجہ ڈر سے بیاکل ہو گئے۔ اور پتہ سمیت اپنے اپنے نام لے لے ڈنڈوت پرنام کرنے لگے۔

جیہی سبھائین چہنو ہیں ہتو جانی۔ سوجانی جنو آئی کھٹانی
جنک بہوری آنی سہر ونا دا۔ سیا بولائی پرنام کراوا

بہت سمجھ کر بھی سہج سبھاؤ سے پرشورام جی جس کی اور دیکھتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرے جیون کے دن پورن ہو گئے (یعنی میری موت آ گئی) پھر جنک جی نے آکر سر نوایا اور سیتا جی کو بلا کر پرشرام جی کو پرنام کروایا۔

آسیش دینہہ سکھیں ہرشانیں۔ نج سماج لے گئیں سیانیں
پسوامتر ملے پنی آئی۔ پد سروج میلے دوؤ بھائی

پرشورام جی نے سیتا کو آشیرواد دیا۔ سکھیاں آشیرواد سن کر پرسن ہو کر سیتا جی کو اپنے سماج میں لے گئیں۔ پھر وشوامتر جی انہیں آکر ملے۔ اور انہوں نے رام اور لکشمن دونوں راجکماروں کو ان کے چرنوں پر گرا دیا۔ اور کہا۔

رام لکھنو دسرتھ کے ڈھوٹا۔ دینہہ اسیس دیکھی بھل جوٹا
رامہی چتئی رہے تھکی لوچن۔ روپ اپار مار مد موچن

یہ دونوں راجکمار رام اور لکشمن راجہ دسرتھ کے پتر ہیں۔ پرشو رام جی نے سُندر جوڑی دیکھ کر انہیں آشیرواد دیا۔ کام دیو کے مد کو چور کرنے والے شری رام چندر جی کے اپار سروپ کو دیکھ کر پرشو رام جی نینتر سُتمبھت ہو گئے۔

دوھا

بہوری بلوکی بدیہہ سن کہہ ہو کاہ اتی بھیر
پوچھت جانی اجان جمی بیاپئو کو پو سریر

پھر سب طرف دیکھکر جان بوجھ کر انجان کی طرح راجہ جنک سے پوچھتے ہیں۔ کہ کہو۔ یہ بڑی بھاری بھیڑ کیسی ہے شریر غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا۔

چوپائی

سماچار کہی جنک سنائے۔ جیہی کارن مہیپ سب آئے
سُنت بچن پھر انت نہارے۔ دیکھے چاپ کھنڈ مہی ڈارے

راجہ جنک نے وہ سب سماچار کہہ سُنائے جس کارن سب راجہ وہاں آئے تھے۔ بچن سُن کر پرشورام جی نے پھر کر دوسری طرف دیکھا۔ تو دھنش کے ٹکڑے پرتھوی پر پڑے ہوئے دیکھے۔

اتی رس بولے بچن کٹھورا۔ کہو جڑ جنک دھنش کے توڑا
بیگی دکھاؤ موڑھ نہ تو آجو۔ اُلٹوں مہی جہاں لہی تو راجو

اتی انت غصے میں بھر کر وہ کٹھور بچن بولے۔ ارے جڑ جنک! کہو اس دھنش کو کس نے توڑا ہے۔ اُسے جلدی دکھاؤ۔ نہیں تو اے موڑھ جہاں تک تیرا راج ہے وہاں تک کی پرتھوی اُلٹ دوں گا۔

اتی ڈر اُتر دیت نرپ ناہیں۔ کُٹل بھوپ ہرشے من ماہیں
سُر مُنی ناگ نگر نر ناری۔ سوچہیں سکل تراس اُر بھاری

ڈر کے مارے راجہ جنک کو کچھ جواب نہ بن پڑا۔ پر ذلیل کرد منٹ راجے من میں بہت ہی پرسن ہوئے۔ دیوتا، مُنی، ناگ اور نگر واسی نر ناری من میں سہمے ہوئے بڑی چنتا کرنے لگے۔

من پچھتاتی سیا مہتاری۔ بدھی اب سنوری بات بگاری
بھرگوپتی کر سبھاؤ سُنی سیتا۔ اردھ نمیش کلپ سم بیتا

سیتا جی کی ماتا من میں پچھتاتی رہی۔ کہ بدھاتا نے سب کام بنا کر بگاڑ دیا ہے۔ پرشورام جی کے سبھاؤ کو سُن کر سیتا جی کو آدھا چھن بھی کلپ کے سمان بیتنے لگا (گننے لگا)

دوہا

سبھے بلوکے لوگ سب جانی جانکی بھیرو
ہردے نہ ہرش وشاد کچھ بولے شری رگھوبیرو

تب سب لوگوں کو ڈرے ہوئے اور سیتا جی کو سہمی ہوئی دیکھ کر شری رگھوناتھ جی بولے۔ اُن کے من میں ہرش تھا نہ وشاد اطمینان سے سہج سبھاو ہی بولے۔

~~~~~~~~

ماس پارائن نواں وشرام

چوپائی

ناتھ شمبھو دھنو بھنجن ہارا۔ ہوئی ہی کوئی ایک داس تمہارا
آیسو کاہ کہیئے کن موہی۔ سُنی رسائی بولے مُنی کوہی

ہے سوامی! شوجی کے دھنش کو توڑنے والا آپ ہی کا کوئی ایک سیوک ہو گا۔ کیا آگیا ہے۔ مجھ سے کیوں نہیں کہتے؟ یہ سُن کر وہ مُنی غصے سے جل بُھن کر بولے

سیوک سو جو کرے سیوکائی۔ ارِی کرنی کری کریئے لرائی
سُنہو رام جیہیں شو دھنو تورا۔ سہس باہو سم سو رپو مورا

سیوک تو وہ ہوتا ہے۔ جو سیوا کا کام کرے شترو کا کام کر کے تو لڑائی ہی کرنی چاہیئے ہے رام سنو! جس کسی نے شو جی کے دھنش کو توڑا ہے وہ سہس باہو کے سمان میرا شترو ہے۔

سو بلگاؤ بہائی سماجا۔ نہ ت مارے جیہیں سب راجا
سُنی مُنی بچن لکھن مسکانے۔ بولے پرشو دھری اپمانے

سو بھی اس سماج کو چھوڑ کر الگ ہو جائے نہیں تو اس کے ساتھ سب راجہ مارے جائیں گے مُنی کے بچن سُن کر لچھمن جی مسکرائے۔ اور پرشورام جی کا اپمان کرتے ہوئے!
~~~~~~~~

ہوونہ توہیں توری بڑی کا ئیں ۔ کبھوں اسی اس کی نیہہ گوسائیں
ایہی دھنو پر ممتا کبہی ہیتو ۔ سُنی رسائی کہہ پھر گوکُل کیتو

ہے گوسائیں! بال پن میں ہم نے بہت سی دھنوہیاں (دھنش کا چھوٹا نام) توڑ ڈالیں ۔ پرنتو ایسا کرودھ آپ نے کبھی نہ کیا تھا ۔ نہ جانیں اس دھنش پر آپ کی ممتا کس ہیتو سے ہے ۔ لچھمن کے ان بچنوں کو سُن کر پھر گوکُل کیتو پرشرام جی غصّے میں لال پیلے ہو کر بولے ۔

دوہا

رے نرپ بالک کال بس بولت توہی نہ سنبھار
دھنوہی سم تر پرار دھنو بدت سکل سنسار

ارے راج پتر! کال کے وش ہونے سے تجھے بولنے کی بھی تمیز نہیں ہے ۔ کیا شوجی کا دھنش ان سادھارن دھنوہی کے سمان ہے ۔ ! یہ تو سارے سنسار میں مشہور ہے ۔

چوپائی

لچھمن کہا ہنسی ہمریں جبانا ۔ سنہو دیو سب دھنش سمانا
کا چھتی لابھ جون دھنو توریں ۔ دیکھا رام نین کے بھوریں

لکشمن جی نے ہنس کر کہا ۔ ہے دیو! سُنیئے ۔ ہماری سمجھ میں تو سبھی دھنش ایک سے ہی ہیں ۔ پُرانے دھنش کو توڑنے میں کیا لابھ اور ہانی ہے؟ شری رام چندر جی نے تو اس کے نئے ہونے کا دھوکا اُٹھا کر دیکھا تھا ۔

چھُوبت ٹوٹ رگھوپتی ہو نہ دوشو ۔ مُنی بنُو کاج کریے کت روشو
بولے چتی پرسو کی اورا ۔ رے سٹھ سُنے ہی سبھاؤ نہ مورا

پھر یہ تو ہاتھ لگاتے ہی ٹوٹ گیا ۔ اس میں شری رگھوناتھ جی کا کوئی دوش نہیں ہے ۔ ہے مُنی! آپ بنا کارن کے ہی کیوں کرودھ کرتے ہو ۔ پرشورام جی نے اپنے پھرسے کی اور دیکھ کر کہا ۔ ارے دشٹ تو نے میرا سبھاؤ نہیں سنا ۔

بالک بودھ نہیں توہی ۔ کیول مُنی جڑ جانہی موہی
بال برہمچاری اتی کوہی ۔ بسو بدت چھتری کُل دروہی

بالک جان کر میں تجھے نہیں مارتا ہوں ۔ ارے مورکھ! کیا تو نے مجھے نرا مُنی ہی سمجھ رکھا ہے ۔ میں بال برہمچاری ہوں ۔ اور اتی انت کرودھی ہوں ۔ کھشتری ونش کا سارے سنسار میں پرسدھ شترو ہوں ۔

بھج بل بھومی بھوپ بنو کینہی ۔ بپُل بار مہی دیون دینہی
سہسباہو بھج چھید نہارا ۔ پرسو بلو کو ہیں کمارا

اپنے بھجا بل سے (قوتِ بازو سے) میں نے پرتھوی کو راجاؤں سے خالی کر دیا ۔ اور بہت بار براہمنوں کو اُسے دے ڈالا ۔ سہسرباہو کی بھجاؤں کو کاٹنے والے میرے اس پھرسے کو ہے راجکمار! تو دیکھ ۔

دوہا

ماتو پتا جنی سوچ بس کرسی مہیس کسور
گربھن کے اربھک دلن پرسو مور اتی گھور

ہے راجکمار! تو اپنے ماتا پتا کو سوچ میں مت ڈال ۔ میرا پھرسا اتی انت بھیانک ہے ۔ جو گربھ کے بچوں کا بھی ناش کرنے والا ہے ۔

چوپائی

بہسی لکھن بولے مردو بانی ۔ اہو مُنیسو مہا بھٹ مانی
پُنی پُنی موہی دیکھاو کُٹھارو ۔ چہت اڑاون پھونکی پہارو

لکشمن جی ہنس کر کومل بچن بولے ۔ اہو مُنیشور کو تو اپنے بڑا بھاری یودھا ہونے کا ابھیمان ہے ۔ مجھے بار بار کُٹھار دکھا رہے ہیں ۔ مانو پھونک سے پہاڑ اُڑانا چاہتے ہیں ۔

اِہاں کُمہڑ بتیاں کوؤ ناہیں ۔ جے ترجنی دیکھی مری جاہیں
دیکھی کُٹھار و سراسن بانا ۔ میں کچھ کہا سہت ابھیمانا

یہاں کوئی کمہڑے کی بتیاں (چھوٹا کچا پھل) نہیں ہیں جو انگلی کو دیکھتے ہی مرجھا جائیں ۔ کُٹھار اور دھنش بان کو دیکھ کر ہی میں نے کچھ

اکبیان بہت کہا تھا۔

بھرگوشٹ سمجھی جنبیو بلیوگی ۔ جوکچھ بو کہہو سہیوں رس روگی
شمر بہی سمر ہرکرین اروگائی ۔ ہمریں گل ان یرنہ سہرائی

بھرگو دنشی سمجھ کر اوسگے تیا جنیو دیکھکر جو کچھ آپ نے کہا وہ میں نے غصے کو ضبط کرکے سب سہن کر لیا۔ وپوتا برہمن بھگوان کے بھگت اور گائے۔ ان پر رگھو کل میں بہادری نہیں دکھائی جاتی۔

مدھیں پاپو اپکیرتی ہاریں ۔ مارت ہو لپا پاپریئے تمہاریں
کوٹی کلپس ہم بجنبو تمہارا ۔ بیرتھ دہرہو دھنو بان کٹھارا

ان کو مارنے سے پاپ لگتا ہے۔ اور ان سے ہار جانے پر اپ یش (بدنامی ۔ رسوائی) ہوتا ہے۔ آپ کا تو ایک ایک بچن ہی کروڑوں بجروں کے سمان ہے۔ پھر یہ دھنش بان اور کٹھور کلہاڑے کا ویرتھ بوجھ کیوں اٹھائے پھرتے ہو۔

دوھا

جوبلوکی انوچت کہیوں چھمہو مہامنی دھیر
سُنی سروش بھرگو بنس منی بولے گرا گمبھیر

آپ کے اس طرح کے شستر دھاری بھیس کو دیکھکر میں نے اگر کچھ نامناسب بات کہہ دی ہو تو اسے ہے دھیر منی! کشما کیجیئے یہ سن کر بھرگو ونش منی پرشو رام جی کرودھ بھری گمبھیر بانی بولے۔

چوپائی

کوسِک سنہو مند یہو بالکو ۔ کُٹل کال بس نج کل گھالکو
بھانو بنس راکیس کلنکو ۔ نپٹ نرنکس ابدھ اسنکو

ہے وشوامتر! سنو۔ یہ بالک بڑا موڑھ متی ہے۔ کٹل ہے کال کے وش ہو کر یہ اپنے کل کا ناش کرنے والا ہے۔ سورج ونشی چندرما میں کلنک ہے۔ یہ انڈ (ذرا کی پرواہ نہ کرنے والا) مدھی رتن اور نڈر ہے۔

کال کوَلو ہوئیہی چھن ماہیں ۔ کہیوں پکاری کھوری موہی ناہیں
تمہہ ہٹکیو جوں چہہو اُبارا ۔ کہی پرتاپو بلو روشو ہمارا

گھشن بھر میں یہ موت کا نوالہ ہو جائے گا۔ میں پکار کر کہتا ہوں۔ پھر مجھے دوش نہ دینا۔ تم اگر اس کو بچانا چاہتے ہو تو ہمارے پرتاپ بل اور کرودھ کو جتلا کر اسے منع کر دو۔

لکھن کہیو منی سجسو تمہارا ۔ تمہی اچھت کو برنے پارا
اپنے منہ تمہہ آپنی کرنی ۔ بار انیک بھانتی بہو برنی

لکشمن جی نے کہا۔ ہے منی آپ کے ہوتے ہوئے آپ کے سُیش کا ورنن اور دوسرا کون کر سکتا ہے۔؟ آپ نے اپنے مکھ سے ہی اپنی کرنی کا انیک بار بہت بھانت سے ورنن کیا ہے۔

نہیں سنتوشو تال پنی کچھو کہہو ۔ جنی رس روکی دسہہ دکھ سہو
بیر برتی تمہہ دھیر اچھوبھا ۔ گاری دیت نا پاوہو شوبھا

اگر پھر بھی دل کو سنتوش (صبر) نہیں تو پھر کچھ کہہ ڈالئے من میں کرودھ کو دبا کر اسہہ پیڑا کو مت سہن کیجئے آپ ویر برت دھاری سنتھر بدھی اور دھیرج وان ہیں۔ گالیاں دینے میں آپکی شوبھا نہیں ہے۔

دوھا

سُور سمر کرنی کرہیں کہی نہ جناوہیں آپو
ودیہ مان رن پائی رپو کا یر کتھہیں پرتاپو

شور ویر تو یدھ میں اڑا کرتے ہیں کیول بانی کا بکواد کرکے ہی اپنے آپ کو ویر نہیں بتلاتے۔ یدھ بھومی میں شترو کو حاضر پاکر کائر ہی اپنی ویرتا کی ڈینگیں مارا کرتے ہیں۔

چوپائی

تمہہ تو کال ہانک جنو لاوا ۔ بار بار موہی لاگی بولاوا
سُنت لکھن کے بچن کٹھورا ۔ پرشو سُدھاری دھریو کر گھورا

آپ بار بار مرتیو کو بلاتے ہیں۔ مانو مرتیو دیو آپ کی ہانک پہ لگا ہوا ہے (یعنی آپ مجھے بار بار مارنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ اور مجھے کال وش ہوا بتلاتے ہیں۔ کیا کال دیو آپ کے اشارے پر ناچتا ہے۔ جیسے میرے لیے جب بھی چاہو ہانک لگا کر بلا لو) لکشمن جی کے ان کٹھور

بچنوں کو سن کر پرشورام جی نے بھیانک پھرسے کو سنبھال کر اپنے ہاتھ میں لے لیا اور بول اٹھے

اب جنی ہوئی دوسو موہی لوگو۔ کٹو بادی بالکو بدھو جو گو
بال بلو کی بہت ہیں بانچھا۔ اب یہہ مرنی بار کھا سانچا

ہے لوگو! مجھے اب کوئی دوش نہ دینا یہ کڑوے بچن بولنے والا بالک مار ڈالنے کے ہی یوگیہ ہے۔ بالک جان کر میں نے اسے بہت بچایا۔ پر اب تو نشچے ہی یہ موت کے منہ میں آ گیا ہے۔

کوسک کہا چھمئے ایرادھو۔ بال دوش گن گنہیں نہ سادھو
کھر کٹھار میں اکرن کو ہی۔ آگیں ایرادھی گرو دروہی
اتر دیت چھوڑوں بنو مارے۔ کیول کوسک سیل تمہارے
نہ تالی اہی کاٹی کٹھار کٹھورے۔ گرہی ادن ہو تبوں شرم تھورے

وشوامتر جی نے کہا! اپرادھ کشما کیجئے۔ سادھو لوگ بالک کے گن اور دوش نہیں گنتے ہیں۔ پرشورام جی بولے تیز دھار کا کلہاڑا میں دیالو رہت اور کرودھی۔ اور یہ میرے گرو کا دروہی (مخالف۔ دشمن۔ برائی کرنے والا) اور اپرادھی میرے سامنے کھڑا ہے۔ اور اتر پر اتر دیئے جا رہا ہے۔ پھر بھی میں اسے بنا مارے چھوڑتا ہوں سو ہے وشوامتر! کیول یہ آپ کا ہی لحاظ ہے۔ نہیں تو اس تیز دھار کٹھور کٹھار سے کاٹ کر سہج ہی میں گرو کے رن سے مکت ہو جاتا۔ (یعنی گرو سمبندھی اپنے کرتویہ کا پالن کر کے ان کا قرضہ چکا دیتا۔

دوہا

گادھی سُو نو کہہ ہردے ہنسی منی ہی ہری ادی سوجھ
اجیہ کھانڈ نہ اوکھ میہ اجھوں نہ بوجھ ابوجھ!

وشوامتر جی من ہی من میں ہنس کر کہنے لگے کہ منی کو ہر طرف ہرا ہی ہرا نظر آ رہا ہے۔ (یعنی پرشورام لکشمن کو بھی سادھارن کھشتریوں کی طرح آسانی سے جیتنے والے سمجھ رہے ہیں۔) کنتو یہ تو فولاد کا کھانڈا ہے۔ رس کی کھانڈ نہیں ہے کہ منہ میں گھل جائے۔ افسوس ہے کہ اپنے سامنے شو جی کے کٹھور

دشمن کو ان کے دوارہ کو تا ہوا جان کر بھی۔ بے سمجھ منی نے ان کے پربھاؤ کو نہیں سمجھا۔

چوپائی

کہیو لکھن منی سیل تمہارا۔ کو نہیں جان بدت سنسارا
ماتا پتہی ادرنی بھئے نیکیں۔ گرو رن رہا سوچ بڑ جی کیں

لکشمن جی نے کہا ہے منی۔ آپ کے شیل کو کون نہیں جانتا۔ آپ ماتا پتا کے رن سے تو بھلی پرکار مکت ہو چکے (پرشورام جی نے اپنے باپ کی آگیا سے اپنی ماتا کو مار دیا تھا۔ لکشمن جی اس گھٹنا کو سنکیت کر کے منی کو چڑا رہے ہیں۔ کہ آپ نے ماتا پتا کے رن کو بھلی بھانت چکایا ہے) اب کیول گرو کا رن چکانا باقی ہے۔ سو اس کے من میں بڑی چنتا لگی ہوئی ہے۔

سو جنو ہمرے ہی ماتھے کاڑھا۔ دن چل گئے بیاج بڑ باڑھا
اب آنئے بیوہار یا بولی۔ ترت دیوں میں تھیلی کھولی

سو وہ گرو کا قرضہ آپ نے ہمارے ذمہ لگا دیا ہے بہت دن بیت گئے اس لیے بیاج بھی بہت بڑھ گیا ہوگا۔ اب کسی حساب کرنے والے کو بلا لیجئے تو میں ترنت ہی تھیلی کھول کر ادا کر دوں گا۔

سُنی کٹو بچن کٹھار سدھارا۔ ہائے ہائے سب سبھا پکارا
بھرگو بر پر سو دیکھاو ہو موہی۔ بپر بچارہی بچوں نرپ دروہی

لکشمن جی کے ان کڑوے بچنوں کو سن کر پرشورام جی نے کٹھار سنبھالا۔ سب سبھا ہائے ہائے پکار اٹھی۔ لکشمن جی نے کہا ہے بھرگو شریشٹھ! کیا آپ مجھے پھرسا دکھا رہے ہیں؟ ہے کھشتری راجاؤں کے دشمن میں تو برہمن سمجھ کر طرح دے رہا ہوں۔

ملے نہ کبہوں سبھٹ رن گاڑھے۔ دُوِج دیوتا گھرہی کے باڑھے
انوچیت کہی سب لوگ پکارے۔ رگھوپتی سین ہی لکھن نوارے

آپ کو کبھی شور بیر یودھاؤں سے واسطہ نہیں پڑا ہے۔ برہمن دیوتا! آپ اپنے گھر ہی میں بڑے یودھا بنے پھرتے ہیں۔ یہ سنکر سب لوگ پکار اٹھے کہ یہ انوچیت کہا (یعنی ایسا کہنا نامناسب ہے)

تب شری رام چندر جی نے اشارے سے لکشمن جی کو بولنے سے منع کر دیا۔

دوہا

لکھن اُتر آہوتی سرس بھرگو بر کوپ کرسانو
بڑھت دیکھی جل سم بچن بولے رگھوکل بھانو

لکشمن جی کے اُتر آگنی میں ڈالی جانی والی آہوتی کے سمان ہیں جس سے بھرگو کل پتی شری پرشورام جی کی کرودھ روپی اگنی کو پرچنڈ ہوتے دیکھ کر سورج ونش کے سورج شری رام چندر جی جل کے سمان شانت کرنے والے بچن بولے۔

چوپائی

ناتھ کرہو بالک پر چھوہو۔ سُودھ دودھ مکھ کریئے نہ کوہو
جوں پے پربھو پربھاو کچھو جانا۔ توں کی برابری کرت ایانا

ہے سوامی! بالک پر دیا کیجئے بھولے بھالے دودھ مکھ بچے پر کرودھ نہ کیجئے۔ یدی یہ آپ کے پربھاو کو کچھ بھی جانتا تو یہ نادان کیا کبھی آپکی برابری کرنے کا حوصلہ کرتا!

جوں لرکی کاچھو اچگری کرہیں۔ گر پتو ماتو مود من بھرہیں
کریئے کرپا سسو سیوک جانی۔ تمہہ سم سیل دھیر مُنی گیانی

یدی بالک کچھ ڈھٹائی بھی کرے تو بھی گرو پتا ماتا من میں آنند سے بھر جاتے ہیں۔ آپ بچے کو اپنا سیوک جان کر کرپا کیجئے۔ آپ تو سم درشی سوشیل ستھیر بدھی اور گیانی مُنی ہیں۔

رام بچن سُنی کچھک جُڑانے۔ کہی کچھ لکھن بہوری مُسکانے
ہنست دیکھی نکھ سکھ رس بیاپی۔ رام تور بھراتا بڑ پاپی

رام چندر جی کے بچن سن کر پرشو رام جی کچھ ٹھنڈے ہوئے اتنے میں لکشمن جی پھر کچھ کہہ کر مسکرائے۔ اُن کو ہنستے ہوئے دیکھ کر پرشو رام جی کے سارے شریر میں ایڑی سے لے کر چوٹی تک کرودھ اگنی بھڑک اٹھی۔ انہوں نے کہا۔ ہے رام! تمہارا بھائی مہاپاپی ہے۔

گور سریر سیام من ماہیں۔ کال کوٹ مکھ پے مکھ ناہیں
یہ شریر کا گورا ہے۔ پرمن کا کالا ہے۔ زہر مکھ ہے دودھ مکھ نہیں سبھاو سے ہی ٹیڑھا ہے۔ تمہارا انویائی نہیں یعنی تمہارے جیسے شیل سبھاو کا نہیں۔ یہ نیچ مجھے موت کے روپ میں نہیں دیکھتا۔

سہج ٹیڑھ انوہرئی نہ توہی۔ نیچ میچو سم دیکھ نہ موہی

دوہا

لکھن کہیو ہنسی سنہو مُنی کرودھ پاپ کر مول
جیہی بس جن انوچت کرہیں چرہیں بسو پرتی کول

لکشمن جی نے کہا ہے مُنی! سنیئے۔ کرودھ پاپ کا مول ہے جس کے وش میں ہو کر منش انوچت کرم کر بیٹھتے ہیں۔ اور وشو دروہی بن کر وچرتے ہیں۔

چوپائی

میں تمہار انوچر مُنی رایا۔ پریہری کوپ کریئے اب دایا
ٹوٹ چاپ نہیں جُری ہی ریسانے۔ بیٹھیے ہوئی ہیں پائے پرانے

ہے منیشور! میں تو آپ کا سیوک ہوں۔ اب کرودھ چھوڑ کر دیا کیجئے۔ کرودھ کرنے سے ٹوٹا ہوا دھنش نہیں جڑے گا۔ بیٹھ جائیے۔ کھڑے کھڑے پاؤں دکھنے لگ گئے ہوں گے۔

جوں اتی پریہ تو کریئے اپائی۔ جوریئے کوؤ بڑ گُنی بولائی
بولت لکھنہیں جنک ڈراہیں۔ مشٹ کرہو انوچت بھل ناہیں

یدی دھنش بہت ہی پیارا ہے۔ تو اس کے جوڑنے کا اپائے کیجئے کسی کاریگر کو بلوا کر جڑوا لیجئے۔ لکشمن جی کے بولنے سے جنک جی ڈر گئے اور کہنے لگے بس۔ چپ۔ رہو۔ انوچت بچن بولنا اچھا نہیں۔

تھر تھر کانپہیں پُر نر ناری۔ چھوٹ کمار کھوٹ بڑ بھاری
بھرگو پتی سُنی سُنی نربھے بانی۔ رِس تن جرئی ہوئی بل ہانی

نگر واسی سب استری پُرش تھر تھر کانپ رہے ہیں۔ اور من ہی من میں کچھ کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ چھوٹا راجکمار بڑا کھوٹا ہے۔ پرشو رام جی لکشمن جی کے نڈر بچنوں کو سن سن کر کرودھ کے مارے آگ بگولا ہو رہے ہیں۔

اور اُن کے بل کی ہانی ہو رہی ہے۔

بولے راہی دینہی نہورا۔ بچُوں بچاری بندھو گھو تورا
مُنو ملین تنُو سُندر کیسیس۔ پھر رس بھر اگناگ گھٹو جیسیس

پھر رامچندر جی کو اُلاہنا دے کر پرشو رام جی بولے تیرا چھوٹا بھائی جان کر میں اسے چھوڑ رہا ہوں۔ یہ من کا میلا اور تن کا اُجلا کیسا ہے جیسا کہ سونے کا گھڑا وِش سے بھرپور ہو۔

شُنی لچھمن بہسے بہوری نین تریرے رام
دوہا گُر سمیپ گونے سُکچی پر کی ہری بانی بام

تب لکشمن جی پھر ہنسے تب شری رامچندر جی نے اُنکی طرف ٹیڑھی نظر سے دیکھا۔ تب وہ ڈر کر گرو جی کے پاس چلے گئے۔ اور جو کچھ ہنس کر اُلٹی سیدھی بات کہنے لگے تھے اُسے اندر ہی روک لیا۔

چوپائی

اتی بنیت مرِدُو سیتل بانی۔ بولے رامُو جوری جُگ پانی
سُنہُو ناتھ تمہہ سہج سُجانا۔ بالک بچنُو کریئے نہیں کانا

شری رام چندر جی دونوں ہاتھ جوڑ کر بڑی نمرتا سے کومل شیتل بچن بولے۔ ہے ناتھ! سُنئے۔ آپ تو سبھاؤ سے ہی سب کچھ جاننے والے ہیں۔ بالک بچنوں پر کان نہ دیجئے۔

برُرے بالکو ایکو سبھاو۔ اِنہی نہ سنت بدُوشہیں کاوُ
تیہیں ناہیں کچھو کاج بگارا۔ اپرادھی میں ناتھ تمہارا

کیڑے مکوڑے اور بالک کا ایک ہی سبھاؤ ہے۔ سنت لوگ انہیں کبھی بھی دوشی نہیں ٹھہراتے۔ لکشمن نے تو کچھ کام بھی نہیں بگاڑا ہے۔ آپکے گرو کے دھنش توڑنے کا اپرادھی تو میں ہوں۔

کرِپا کوپُو بدھو بندھب گوسائیں۔ موپر کریئے داس کی نائیں
کہیئے بیگی جیہی بدھی رِس جائی۔ مُنی نائک سوئی کروں اُپائی

اسلئے ہے سوامی! کرِپا، کرودھ، بدھ (مارنا) اور بندھن جو کچھ کرنا چاہو۔ وہ مجھ سیوک پر کیجئے۔ جلدی کہئے جس اُپائے سے آپکا کرودھ شانت ہو جائے۔ وہ اُپائے میں کروں گا۔

کہہ مُنی رام جائی رِس کیسیس۔ اجہُو انُج تو چتوا نیسیس
ایہی کے کنٹھ کُٹھارُ دینہا۔ تو میں کاہ کوپُو کری کینہا

مُنی نے کہا۔ ہے رام! میرا کرودھ کیسے شانت ہو۔ اب بھی تیرا چھوٹا بھائی مجھے گھمنڈ کر دیکھ رہا ہے۔ اس کی گردن پر میں نے اگر کُٹھار نہ چلائی تو ویرتھ کرودھ کر کے کیا لابھ اُٹھایا۔؟

گربھ سروہیں اونپ رونی سُنی کُٹھار گتی گھور
دوہا پرشو چھپت دیکھیوں جیئیت بیری بھوپ کِسور

میرے جس بھیانک کُٹھار کی کوتُن کر کے گر جاتے ہیں۔ اُس پھرسے کے ہوتے ہوئے میں اس شتر راجکمار کو جیتا دیکھ رہا ہوں۔

چوپائی

بہئی نہ ہاتھو دَہ ای رِس چھاتی۔ بھا کُٹھارُ کُنٹھت نرپ گھاتی
بھیو بام بدھی پھر یہُو سبھاؤ۔ مورے ہردے کرِپا کسی کاوُ

چھاتی کرودھ سے جل رہی ہے پر اس بالک پر ہاتھ نہیں اُٹھا۔ راجاؤں کا گھاتک یہ کُٹھار بھی کُند ہو گیا بدھاتا میرے ویریت ہو گئے۔ اس سے میرا سبھاؤ بدل گیا۔ نہیں تو میرے من میں کسی سمے بھی کرِپا کیسی۔

آجُو دَیا دُکھُو دُسہہ سہاوا۔ سُنی سومتری بہسی سِر ناوا
باؤ کرِپا مورتی انُو کوُلا۔ بولت بچن جھرت جنُو پھوُلا

آج دیا نے مجھے یہ دُسہہ دُکھ سہن کرنے پر ودش کر دیا ہے۔ یہ سُنکر سومترا نندن شری لکشمن جی ہنس کر سر نیچے کر کے کہا۔ واہ ری کرِپا۔ واہ ری کرِپا کے انکُول مورتی بچن بولتے ہیں۔ مانو پھول جھڑتے ہیں۔

جوں پے کرِپاں جریہیں مُنی گاتا۔ کرودھ بھئیں تنُو راکھ بدھاتا
دیکھو جنک ہٹھی بالکو ایہوُ۔ کینہہ چہت جڑ جیم پُر گیہوُ

ہے مُنی! یدی کرِپا کرنے سے بھی آپ کا شریر جلا جاتا ہے۔ تو کرودھ کرنے سے تو شریر کی رکھشا بدھاتا ہی کریں گے۔ پرشو رام جی بولے۔ ہے جنک! دیکھو یہ ہٹھیلا بالک اپنی مور کھتا وش یم پُری گیا اپنا ڈیرہ ڈالا چاہتا ہے۔

بیگی گرہو گن آنکھنہ اوٹا ۔ جیمت چھوٹ کھوٹ نرپ ڈھوٹا
بہسے لکھنو کہا من ماہیں ۔ موندیں آنکھی کتہوں کوؤ ناہیں

اس کو جلدی ہی میری آنکھوں سے دور کر دو ۔ یہ راجکمار دیکھنے میں تو چھوٹا ہے پرنتو ہے بڑا کھوٹا ۔ لکشمن جی نے ہنس کر من ہی من میں کہا ۔ اپنی آنکھیں بند کر لیجئے ۔ پھر آپ کی درشٹی میں کوئی کہیں بھی نہیں ہے ۔

دوہا

پرشورامو تب رام پرتی بولے اُرآتی کرودھو
سمبھو سراسنو توری سٹھ کرسی ہمار پربودھو

پرشورام جی من میں اتی انت کرودھ کرکے شری رام جی سے بولے ارے شٹھ ! (دُشٹ) تو شوجی کا دھنش توڑ کر الٹا ہمیں ہی گیان سکھاتا ہے ۔

چوپائی

بندھو کہی کٹو سمت تیرین ۔ تو چھل بنے کرسی کر جورین
کرو پری توشو مورسنگراما ۔ ناہیں تاچھاڑ کہاوپ راما

تیرا چھوٹا بھائی تیری شہہ سے ہی کٹھور وچن بولتا ہے اور تو دونوں ہاتھ جوڑ کر نمرتا سے پرارتھنا کرتا ہے ۔ یا تو یدھ میں مجھے سنتشٹ کر نہیں تو رام کہلانا چھوڑ دے ۔

چھلو تجی کرہی سمر وسبو دروہی ۔ بن دھو سہت تاں مارئیوں توہی
بھر گوپتی بکہیں کٹھار اُٹھائیں ۔ من مسکاہیں رامو سہر ناہیں

ہے شو دروہی چھل چھوڑ کر میرے ساتھ یدھ کر ۔ نہیں تو سمیت تمہارے چھوٹے بھائی کے تجھے مار ڈالوں گا پرشورام جی کٹھار اُٹھائے بکواد کر رہے ہیں ۔ اور شری رام چندر جی سر جھکائے من ہی من میں مسکرا رہے ہیں ۔

گنہہ لکھن کر ہم پر روشو ۔ کتہوں سدھائیہو تے بڑ دوشو
ٹیڑھ جانی سب بندئی کاہو ۔ بکر چندر ہی گرہسئی نہ راہو

شری رام چندر جی من ہی من میں کہتے ہیں کہ دوش تو لکھمن کا ہے ۔ اور کرودھ مجھ پر کر رہے ہیں ۔ کہیں کہیں سدھائی (سیدھا پن سرلتا ۔ بھولا پن) میں بھی بڑا دوش ہوتا ہے ۔ ٹیڑھا جان کر سب لوگ کسی کی بندنا کرتے ہیں ۔ ٹیڑھے چندرما کو تو راہو بھی نہیں ستاتا

رام کہیو رِس تجئے منیشا ۔ کر کٹھار آگیں یہ سیسا
جیہیں رِس جائی کریئے سوئی سوامی ۔ موہی جانئے آپن انوگامی

شری رام چندر جی نے کہا ۔ ہے منیشور ! کرودھ چھوڑیئے ۔ آپ کے ہاتھ میں کٹھار ہے ۔ اور اس کے آگے میرا یہ سر ہے ۔ ہے سوامی جس پرکار آپ کا کرودھ شانت ہو وہی کیجئے اور مجھے اپنا سیوک جانئے

دوہا

پربھو سیوک ہی سمر کس تجہو بپر بر روسو
بیشو بلوکیں کہیسی کچھو بالکہو نہیں دوسو

سوامی اور سیوک میں یدھ کیسا ! ہے منی شریشٹھ غصے کو تیاگ دیجئے ۔ آپ کے بھیس کو دیکھ کر بالک نے کچھ برا بھلا کہہ ڈالا ہے ۔ واستو میں تو اس کا بھی کوئی دوش نہیں ہے ۔

چوپائی

دیکھی کٹھار بان دھنو دھاری ۔ بھئی لرکہی رِس بیرو بچاری
نامو جان پے تمہہ ہی نہ چینہا ۔ بنس سبھاے اُترو تیہیں دینہا

کٹھار دھنش بان دھارن کئے دیکھ کر اس لڑکے نے آپ کو ویر سمجھ کر کرودھ کیا ۔ وہ آپ کا نام تو جانتا تھا ۔ پرنتو اس نے آپ کو پہچانا نہیں ۔ اپنے کل کے سبھاو انوسار اس نے اُتر دیا ۔

جو تمہہ اتیہو منی کی نائیں ۔ پد رج سر سسو دھرت گوسائیں
چھمہو چوک انجانت کیری ۔ چہئے بپر اُر کرپا گھنیری

ہے گوسائیں ! یدی آپ منی بھیس میں آتے تو بالک آپ کے چرنوں کی رج کو اپنے مستک پر دھرتا ۔ انجان پن میں جو بھول ہوئی ۔ اسے کشما کیجئے ۔ برہمنوں کے ہردے میں تو بہت دیا ہونی چاہیئے

ہم ہی تمہہ ہی سری بری کسی ناتھا ۔ کہہو نہ کہاں چرن کہاں ماتھا

رام ماتر لگھو نام ہمارا۔ پرسو سہت بڑ نام تو ہارا

ہے ناتھ! ہماری اور آپ کی برابری کیسے ہو سکتی ہے۔ کہو تو بھلا کہاں چرن اور کہاں مستک کہاں میرا چھوٹا سا نام کیول رام اور کہاں آپ کا بڑا نام پرشو سہت رام (یعنی پرشو رام)

دیوا یکو گنو دھنش ہمارے۔ نوگن پرم پنیت تمہارے
سب پرکار ہم تم سن ہارے۔ چھمہو بپر اپرادھ ہمارے

ہے دیو۔ ہم میں تو کیول ایک دھنش ہی گن ہے اور آپ میں پرم پوتر (شم۔ دم۔ تپ۔ شوچ۔ کشما۔ سرلتا۔ گیان اور وگیان اور آستکتا) نو گن ہیں۔ ہم تو سب پرکار ہی آپ سے ہار چکے ہے برہمن! ہمارے اپرادھ کشما کیجیئے۔

دوہا

بار بار منی بپر بر کہا رام سن رام
بولے بھرگو پتی سرش ہسی تہوں بندھو سم بام

شری رام چندر جی نے پرشو رام جی کو بار بار منی اور برہمن شریشٹھ کہہ کر سمبودھت (مخاطب) کیا تب پرشو رام جی کرودھ کی ہنسی ہنس کر بولے۔ تو بھی اپنے بھائی کے سمان کھوٹا ہے۔

چوپائی

نپٹہیں دوج کری جانہی موہی۔ میں جس بپر سناؤں توہی
چاپ سرُوا سر آہوتی جانو۔ کوپُو موراتی گھور کرسانو

تو مجھے صرف برہمن ہی سمجھتا ہے میں جیسا برہمن ہوں سو تمہیں سناتا ہوں۔ میرے دھنش کو سروا جانو۔ بان آہوتی ہے۔ اور میرا کرودھ یگیہ کی پرچنڈ جوالا ہے۔

سمدھ سین چترنگ سہائی۔ مہا مہیپ بھئے پشو آئی
میں ایہی پرسو کاٹ بلی دینہے۔ سمر جگیہ جپ کوٹنہ کینہے

چترنگی سینا یگیہ کی سامگری ہے۔ اس یگیہ میں بلی کے پشو بڑے بڑے راجہ لوگ آئے ہیں۔ جن کو اس پھرسے کاٹ کر میں نے بلی دی ہے۔

ایسے کروڑوں یدھ یگیہ میں نے پکار پکار کر راجاؤں کی بلی دیکر کئے ہیں

موہ بپر بھاو بدت نہیں توریں۔ بولسی ندری بپر کے بھوریں
بھنجیو چاپو داپو بڑ باڑھا۔ اہم اتی منہوں جیتی جگو ٹھاڈھا

تو میرے پربھاو کو نہیں جانتا۔ اس لئے برہمن شبد سے سمبودھن کر گئے تو دھوکا کھا کر میرا اپمان کر رہا ہے۔ دھنش کو توڑ کر تیرا گھمنڈ بڑا بڑھ گیا ہے۔ ایسا اہنکار ہے مانو سنسار کو ہی جیت کر دم لیا ہے۔

رام کہا منی کہہو بچاری۔ رس اتی بڑی لگھو چوک ہماری
چھوئت ہیں ٹوٹ پناک پرانا۔ میں کیہی ہیتو کروں ابھیمانا

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے منی! وچار کر لو ہمارے بھول تو چھوٹی سی ہے۔ پرنتو اس پر آپ اتنا کرودھ کیوں کر رہے ہو۔ وہ بیچارہ پرانا دھنش تو ہاتھ لگاتے ہی ٹوٹ گیا۔ تو پھر بھلا میرے ابھیمان کرنے کا کیا کارن رہا ہے۔

دوہا

جوں ہم ندرہیں بپر بدی ستیہ سنہو بھرگو ناتھ
تو اس کو جگ سبھٹو جیہی بھئے بس ناوہیں ماتھ

ہے بھرگو ناتھ! یدی ہم آپ کو برہمن کہہ کر بھی نرادر کرتے رہیں۔ تو میں سچ سچ کہتا ہوں سنیئے! ایسا سنسار بھر میں کوئی بھی یودھا نہیں ہے۔ ڈر کر جس کے آگے ہم مستک جھکائیں۔

چوپائی

دیو دنج بھوپتی بھٹ نانا۔ سم بل ادھک ہوؤ بلوانا
جوں رن ہمہی پچارے کوؤ۔ لرہیں سکھیں کالو کن ہوؤ

دیوتا۔ دیتیہ۔ راجہ یا اور بہت سے یودھا بھلے ہی وہ ہمارے برابر کا بل رکھتے ہوں یا ہمارے سے زیادہ شکتی شالی ہوں۔ جو بھی یدھ بھومی میں ہمیں لڑنے کے لیئے للکارے بھلے ہی وہ سوئم کال دیو ہو۔ ہم سکھ پوروک اس کے ساتھ لڑیں گے۔

چھتری تنو دھری سمر سکانا۔ کل کلنکو تیہیں پاور آنا
کہوں سبھاؤ نہ کل ہی پرسنسی۔ کالہو ڈرہیں نہ رن رگھو بنسی

کھشتری ہوکر جو برہمن سے ڈرتا ہے وہ نیچ اپنے کُل کو کلنکت کرتا ہے۔ میں سچ سبھاو ہی یہ بات کہتا ہوں۔ اپنے کُل کی بڑائی نہیں کرتا کہ رگھو ونشی یدھ بھوُمی میں کال سے بھی نہیں ڈرتے۔

بپرنس کے اسی پربھتائی۔ ابھئے ہوئی جو تمہہ ہی ڈیرائی
سُنی مرِدو گوڑھ بچن رگھوپتی کے۔ اُگھرے پٹل پرسُو دھر متی کے

برہمن ونش کی ایسی ہی بڑائی ہے۔ کہ جو آپ سے ڈرتا ہے۔ وہ نربھئے ہو جاتا ہے۔ (یا اس کا یہ بھی ارتھ ہوسکتا ہے۔ کہ کوئی کتنا بھی نربھئے کیوں نہ ہو وہ بھی برہمن کے ناطے آپ سے ڈرتا ہے) شری رگھوناتھ جی کے کومل گوڑھ بچنوں کو سُن کر پرشورام جی کے عقل کے پردے کھل گئے۔ (ہوش ٹھکانے آگئے)

رام رماپتی کر دھنُو لیہو۔ کھینچہو مٹے مور سندیہو
دیت چاپُو آپہیں چلی گیئو۔ پرسورام من بسمیہ بھیئو

پرشورام جی نے کہا ہے رام آپ لکشمی پتی وشنو کے دھنش کو لیجئے اور اس کا چلّہ چڑھائیے۔ تب میرا سندیہہ مٹ جائیگا۔ پرشورام جی دھنش دینے لگے۔ پرنتو وہ آپ ہی چلا گیا۔ تب پرشورام جی کے من میں بڑا اشچریہ ہُوا۔

دوھا

جانا رام پربھاو تب پُلک پربھلت گات
جوری پانی بولے بچن ہردیاں نہ پریمو سمات

تب شری رام جی کے پربھاو کو جان کر پرشورام جی کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہوئے اور من میں آنند بھر آیا۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر یہ بچن بولے اُن کے ہردے میں اتھاہ پریم تھا۔

چوپائی

جے رگھونس بنج بن بھانو۔ گہن دنُج کُل دہن کرسانو
جے سُر بپر دھینو ہتکاری۔ جے مدموہ کوہ بھرم ہاری

ہے رگھو ونش کمل بن کے سورج! ہے راکشسوں کے کُل روپی بن کو بھسم کرنے والے اگنی دیوتا! ہے دیوتا برہمن اور گائے کے رکھشک

ہے موہ کرودھ اور اگیان کو ہرنے والے! آپکی جے ہو جے ہو۔

بنے بسیل کرودیا گُن ساگر۔ جیتی بچن رچنا اتی ناگر
سیوک سکھد سبھگ سب انگا۔ جے سریر چھبی کوٹی اننگا

ہے نمرتا! شیل اور دیا آدی گُنوں کے سمندر! ہے بچن رچنا کرنے میں اتی کشل ہے سکھدائیک! ہے سب انگوں سے سُندر اور شریر میں کروڑوں ہی کامدیوں کی شوبھا دھارن کرنے والے پربھو! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔

کروں کاہ مکھ ایک پرسنسا۔ جے مہیس من مانس ہنسا
انُوچِت بہت کہیوں اگیاتا۔ چھمہو چھما مندر دوؤ بھراتا

میں اپنے ایک مُنہ سے آپکی کیا استتی کروں۔ ہے شوجی کے من روپی سمندر کے ہنس! آپ کی جے ہو۔ میں نے آپ کو اگیان وش بہت بُرا بھلا کہا۔ آپ دونو بھائی کشما کے مندر ہیں مجھے کشما کیجئے

کہی جے جے جے رگھو کُل کیتو۔ بھرگوپتی گئے بنہی تپ ہیتو
اپ بھئین کُٹل مہیپ ڈیرانے۔ جہاں تہاں کائر گونہیں پرانے

ہے رگھو کل کیتو شری رام چندر جی! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔ ایسا جیکار کرتے ہوئے پرشورام جی بن میں تپ کرنے چلے گئے۔ دُشٹ راجے اپنے من کے ہی ڈر سے بھے بھیت ہو گئے۔ اور کائرتا دکھا کر چپکے سے جہاں تہاں بھاگ گئے۔

دوھا

دیونہہ دینہیں دُندُبھیں پربھو پر برسہیں پھول
ہرشے پُر نر ناری سب مٹی موہ مئے سُول

دیوتاؤں نے نقارے بجائے اور پربھو پر پھول برسا کرنے لگے۔ نگر کے سب نر ناری پرسن ہو گئے۔ اور انکا سارا موہ تاپ مٹ گیا

چوپائی

اتی گہہ گہے باجنے باجے۔ سبہیں منوہر منگل ساجے
جوتھ جوتھ ملی سُمکھی سُنینیں۔ کریں گان کل کوکل بینیں

جنک پور میں خوب دھوم دھام سے باجے بجنے لگے۔ سب نے
منگل ساج سجائے۔ سندر نیتروں والی اور کوئل کے سمان سُریلے سُر
والی استریوں کے سموہ کے سموہ مل کر سندر گیت گانے لگیں۔

سُکھو بدیہہ کر برنی نہ جائی۔ جنم دردری منہوں ندھی پائی
بگت تراس بھئی سیا سُکھاری۔ جنو بدھُو اُدئیں چکور کماری

جنک جی کے سُکھ کا ورنن نہیں کیا جاسکتا۔ مانو کسی جنم کے
غریب نِنش کو دھن کا خزانہ ہاتھ آگیا ہو۔ سیتاجی کا ڈر دُور ہو گیا۔
اور وہ بہت پرسن ہو گئیں۔ جیسے چندرما کے چڑھنے سے چکور کی
کنیا پرسن ہو جاتی ہے۔

جنک کینہہ کوسِک ہی پرناما۔ پربھو پرساد دھنو بھنجیو راما
موہی کرت کرت کینہہ دوؤ بھائیں۔ اب جو اُچت سو کہئے گوسائیں

جنک جی نے وشوامتر جی کو پرنام کر کے کہا کہ ہے پربھو!
آپ کی کرپا سے ہی رام نے دھنش کو توڑا ہے۔ دونوں بھائیوں نے
مجھے کرتارتھ (نہال) کر دیا۔ اب جو کرنے یوگیہ کرتویہ ہے سو مجھے کہیئے۔

کہہ مُنی سُنو نرناتھ پربینا۔ رہا بیاہو چاپ آدھینا
ٹوٹت ہی دھنو بھیو بیاہو۔ سُر نر ناگ بدت سب کاہو

مُنی وشوامتر جی بولے! ہے گیان وان نریش سُنو۔ بیاہ
تو دھنش کے ادھین تھا۔ دھنش کے ٹوٹتے ہی بیاہ ہو گیا۔ دیوتا۔
منش ناگ سب کوئی اسے جان گئے۔

دوہا

تدپی جائی تم کرہو اب جتھا بنس بیوہارو
بوجھی بپر کُل برِدھ گُر بید بدت آچارو

تو بھی تم جاکر اپنے کل کا جیسا بیوہار ہو کرو۔ اپنے بیاہ کے
پنڈت کل کے بڑے گورو سے اور گرو سے پوچھ کر جیسا کہ وید میں
کہا گیا آچار ہو۔ وہ کرو۔

چوپائی

دُوت اودھ پُر پٹھو جائی۔ آنہیں نرپ دسرتھ ہی بولائی
مُدت ناؤ کہی بھلیہیں کر پایا۔ پٹھئے دُوت بولی تیہی کالا

پہلے تو جاکر اودھیا کو دُوت بھیجو۔ جو راجہ دسرتھ کو بُلا لاوے
راجہ نے پرسن ہو کر کہا ہے کرپالو! بہت اچھا اور اسی سمے دوتوں کو
بلا کر بھیجدیا۔

بہوری مہاجن سکل بولائے۔ آئی سبنہی سادر سر نائے
ہاٹ باٹ مندر سُر باسا۔ نگر سنوارہو چارہوں پاسا

پھر راجہ نے جنک پور کے سارے بڑے بڑے آدمیوں کو بُلایا۔
سب نے آ کر راجہ کو آدر پورک سر نوایا۔ راجہ نے انہیں کہا کہ بازار راستے
مندر اور دیو بھون اور سارے نگر کو چاروں طرف سے سجاؤ۔

ہرشی چلے نج نج گرہ آئے۔ پُنی پریچارک بولی پٹھائے
رچہو بچتر بتان بنائی۔ سر دھری بچن چلے سچو پائی

وہ سب بڑے آنند پرسن ہو کر اپنے اپنے گھر آئے پھر راجہ
نے سیوکوں کو بُلا بھیجا۔ اور انہیں آگیا دی کہ وچتر منڈپ کی رچنا
رچو۔ راجہ کے بچنوں کو سر دھر وہ سیوک سُکھ پا کر چلے۔

پٹھئے بولی گُنی تنہہ نانا۔ جے بتان بدھی کُسل سُجانا
بدھی ہی بندی تنہہ کینہہ آرمبھا۔ بِرچے کنک کدلی کے کھمبھا

انہوں نے بہت سے کاریگروں کو بلایا جو کہ منڈپ بنانے
میں بہت تجربہ کار اور چتر تھے۔ انہوں نے برہما جی کو نمسکار کر کے
منڈپ کو بنانا شروع کیا۔ اور پہلے سونے کے کیلوں کے ستون بنائے۔

دوہا

ہرت منی کے پتر پھل پدم راگ کے پھول
رچنا دیکھی بچتر اتی منو برنچی کر بھول

ہری ہری منیوں کے پتے اور پھل بنائے اور لال منیوں کے
پھول بنائے۔ منڈپ کی اتی وچتر رچنا کو دیکھ کر برہما جی بھی موہت
ہو گئے۔

چوپائی

بیتو ہرت منی مئے سب کینہے ۔ سُل سُرپ پر ہیں ہیں چینہے
کنک کلیتا ہی بیلی بنائی لکھی ہیں بیدی سپرن سُہائی

بانس ہری منیوں کے بنائے جو سیدھے اور ایسے گانٹھوں
سمیت بھی تھے ۔ کہ پہچان ہی نہیں پڑتے تھے ۔ کہ یہ سادھارن بانس
ہیں یا منیوں کے ۔ سونے کی ایسی ناگ بیل بنائی جو پتوں سمیت
ایسی معلوم ہوتی تھی کہ پہچانی نہیں جاتی تھی ۔

تیہی کے رچی پچی بندھ بنائے ۔ بیچ بیچ مُکتا دام سُہائے
مانک مرکت کلس پرو جا ۔ ہیری کوری پچی رچے سروجا

اسی ناگ بیل کے ریچ کر اور پچکاری کرکے بندھن بنائے بیچ
بیچ موتیوں کی سُندر جھالریں لگائیں ۔ مانک ۔ پنے ۔ ہیرے اور فیروزے
ان چار رتنوں کو چیر کر کھود کر اور پچکاری کر کے انہیں کے رنگ والے
چار رنگوں کے کمل بنائے ۔

کئے بھرنگ بہو رنگ بہنگا ۔ گو گُنجہیں کو جہیں پون پرسنگا
سُر پرتیما کھمبھن گڑھی کاڑھیں ۔ منگل دربیہ لیئیں سب ٹھاڑھیں

بھونرے اور رنگ برنگے پنچھی بنائے ۔ جو ہوا لگنے سے
گونجتے اور بولتے تھے کھمبوں پر دیوتاؤں کی پرتمائیں (مورتیاں)
گڑھ گڑھ کر نکالیں ۔ جو شگون والی وستوئیں اُٹھائی کھڑی تھیں ۔

چوکیں بھانتی انیک پُرائیں ۔ سِندھر منی مئے سہج سُہائیں

بہت پرکار کے چوک پُرائے گئے جو گج مکتاؤں کے تھے
اور سبھاؤ سے ہی سُندر تھے ۔

دوہا

سَور پنگ پنہ سُبھگ سُٹھی کئے نیل منی کوری
ہیم اور مرکت گھوری لسنت پاٹ مئے ڈوری

بہت ہی سُندر آم کے پتے نیل منی کو کھود کر بنائے ۔
سونے کے بور اور ریشم کی ڈوری سے بندھے ہوئے پتے کے
بنے ہوئے پھولوں کے گچھے شوبھائمان تھے ۔

چوپائی

رچے رُچر بر بندنوارے ۔ منہوں منو بھو پھند سنوارے
منگل کلس انیک بنائے ۔ دھوج پتاک پٹ چمر سُہائے

سُندر بندنوار ایسے سہاؤنے اور اُتم بنائے مانو کامدیو نے پھندے
لگائے ہوں ۔ بہت سے منگل کلش (گھڑے) اور سُندر دھوجا پتاکا
(جھنڈے) پردے اور چنور بنائے ۔

دیپ منوہر منی مئے نانا ۔ جائی نہ برنی بچتر بتانا
جیہیں منڈپ دُلہنی بیدیہی ۔ سو برنے اسی متی کبی کیہی

سُندر منوہر منیوں کے دیپک پرکاشمان ہیں ایسے وچتر
منڈپ کی رچنا کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا ۔ جس منڈپ میں شری
سیتا جی دُلہن ہوں گی ۔ ایسی بڑی بدھی سے مکت کون کوی ہے
جو اس کا ورنن کر سکے ۔

دُولہو رام رُوپ گُن ساگر ۔ سو بتانو تہوں لوک اُجاگر
جنک بھون کے سوبھا جیسی ۔ گرہ گرہ پرتی پُر دیکھیے تیسی

جس منڈپ میں دولہا سب رُوپ اور گنوں کے سمندر
شری رام چندر جی ہوں گے ۔ وہ منڈپ تو تینوں لوکوں میں اُجاگر
ہوگا ہی جیسی شوبھا جنک جی کے راج مندر کی ہے ۔ ویسی ہی
شوبھا جنک پور کے ہر ایک گھر گھر کی دکھائی دیتی ہے ۔

جیہیں تیرہُتی تیہی سمے نہاری ۔ تیہی لگھو لگہیں بھون دس چاری
جو سمپدا نیچ گرہ سوہا ۔ سو بلوکی سُر نائک موہا

اُس سمے جس کسی نے ترہُت نگر کو دیکھا ۔ اُسے چودہ لوک
تُچھ جان پڑے ۔ جو شوبھا نگر کے چھوٹے سے چھوٹے گھرانے میں تھی ۔
اُسے ہی دیکھ کر دیوا اندر موہت ہو جاتے تھے بڑے گھرانوں کی
شوبھا کا تو کہنا ہی کیا ۔

دوہا

بسئی نگر جیہیں لچھمی کری کپٹ ناری ، بر بیشو
تیہی پُر کے شوبھا کہت سکچہیں سارد سیشو

شری لکشمی جی کپٹ سے استری کا سندر بھیس بنا کر جس نگر میں براجتی ہیں۔ اس نگر کی شوبھا کا ورنن کرتے ہوئے شری سرسوتی جی اور شیش ناگ جی بھی لجاتے ہیں۔

چوپائی

پہنچے دوت رام پر پاون۔ ہرشے نگر بلوکی سہاون
بھوپ دوار تنہہ خبر جنائی۔ دسرتھ نرپ سُنی لئے بولائی

جنک جی کے بھیجے ہوئے دوت پرم پوتر پُری شری ایودھیا جی میں پہنچے۔ اور نگر کی سُندرتا کو دیکھکر بڑے پرسن ہوئے۔ انہوں نے راج دوار میں جا کر اپنے آنے کی خبر دی۔ سُنکر راجہ دسرتھ جی نے انہیں اپنے پاس بُلا لیا۔

کری پرنام تنہہ پاتی دینہی۔ مُدت مہیپ آپ اُٹھی لینہی
بارِی بلوچن باچت پاتی۔ پُلک گات آئی بھری چھاتی

دوتوں نے راجہ کو نمسکار کر کے پتر دیا۔ راجہ دسرتھ نے پرسن ہو کر سنبھرم اُٹھ کر پتر پکڑا۔ پتر کو پڑھتے ہی اُن کی آنکھوں میں آنند جل بھر آیا۔ اور شریر پُلکت ہو گیا۔ ہردے میں اُن کے آنند سماتا نہ تھا

رام لکھن اُر کر بر چیٹھی۔ رہی گئے کہت نہ کھاٹی میٹھی
پُنی دھری دھیر پترکا باچی۔ ہرشی سبھا بات سُنی ساچی

رام اور لکشمن ہردے میں ہیں۔ اور سُندر چٹھی ہاتھ میں ہے۔ پریم میں مگن وہ جیسے کے تیسے رہ گئے۔ اور چٹھی کی کھٹی میٹھی بات کچھ نہ کہہ سکے۔ پھر دھیرج پکڑ کر چٹھی پڑھی۔ سچے منگل سماچار سُنکر ساری سبھا بڑی پرسن ہوئی۔

کھیلت رہے تہاں سُدھی پائی۔ آئے بھرت سہت ہت بھائی
پوچھت اتی سنیہہ سکچائی۔ تات کہاں تیں پاتی آئی

بھرت جی جہاں کھیلتے تھے وہاں یہ خبر سُن کر اپنے مترون اور چھوٹے بھائی شترگھن سمیت راج دربار میں آگئے۔ اور بڑے پریم سے لجاتے ہوئے راجہ دسرتھ سے پوچھا۔ ہے تات! یہ پتر کہاں سے آیا ہے۔

دوہا

کُسل پران پریہ بندھو دوؤ ہیں کہو کہیں دیس
سُنی سنیہہ سانے بچن باچی بہوری نریس

ہمارے پران پیارے دونوں بھائی کُشل تو ہیں کہیئے وہ کس دیش میں ہیں۔ پریم سے بھری ہوئی بھرت جی کے بچنوں کو سُنکر راجہ دسرتھ نے انہیں پھر چٹھی پڑھ کر سُنائی۔

چوپائی

سُنی پاتی پُلکے دوؤ بھراتا۔ ادھک سنیہہ سمات نہ گاتا
پریتی پنیت بھرت کے دیکھی۔ سکل سبھاں سُکھ لہیو بسیکھی

چٹھی کو سُن کر آنند کے مارے دونوں بھائیوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ پریم کی باڑھ شریر میں سماتی ہی نہ تھی۔ بھرت جی کی پوتر پریتی کو دیکھکر ساری سبھا نے بہت ہی سُکھ مانا۔

تب نرپ دوت نکٹ بیٹھائے۔ مدھر منوہر بچن اُچارے
بھیا کہہو کُسل دوؤ بارے۔ تمہہ نیکیں نج نین نہارے

تب راجہ نے دوتوں کو اپنے پاس بٹھایا۔ اور اُن کو میٹھی منوہر بانی سے کہا۔ بھیا! کہو دونوں راجکمار کُشل تو ہیں؟ کیا تم نے انہیں اپنی آنکھوں سے اچھی طرح دیکھا بھی ہے۔؟

سیامل گور دھرے دھنو بھاتھا۔ بیئے کسور کوسک مُنی ساتھا
پہچانہو تمہہ کہہو سبھاؤ۔ پریم بسی پُنی پُنی کہہ راؤ

سانولے اور گورے رنگ کے ہیں۔ دھنش اور ترکش دھارن کئے رہتے ہیں۔ کسور (چڑھتی جوانی) اوستھا کے ہیں۔ اور وشوامتر جی مُنی کے ساتھ ہیں۔ یدی تم انکو پہچانتے ہو تو اُن کے سبھاؤ کو تو کہو۔ پریم کے وش ہوئے راجہ دسرتھ بار بار اِسی پرکار پوچھتے ہیں۔

جا دن تیں مُنی گئے لوائی۔ تب تیں آجو سانچی سُدھی پائی
کہہو بدیہہ کون بدھی جانے۔ سُنی پریہ بچن دوت مسکانے

جس دن سے مُنی انہیں اپنے ساتھ لے گئے اُس دن سے

آج ہی ہم کو سچی سچی خبر ملی ہے۔ اور یہ بھی بتا دیجئے کہ راجہ جنک نے انہیں کس طرح جانا۔ راجہ کے پریم بھرے بچن سُن کر دُوت مُسکرائے

دوہا

سُنہو مہی پتی مُکٹ منی تمہہ سم دھنیہ نہ کوؤ
رام لکھن جنہہ کے تنیہہ بسو بھوشن دوؤ

ہے راجاؤں کے مُکٹ منی! سُنئے۔ آپ کے سمان سنسار میں کس کا ایسا سوبھاگیہ ہے جن کے گھر رام اور لکشمن جیسے وِشو کے بھوشن پتر ہیں۔

چوپائی

پوچھن جوگو نہ تنیہ تمہارے۔ پُرش سنگھ تہو پُر اُجیارے
جنہہ کے جس پرتاپ کیں آگے۔ سسی ملین رَبی سیتل لاگے

آپ کے پُتر پوچھنے یوگیہ نہیں ہیں۔ وہ پُرشوں میں سنگھ تینوں لوکوں کو پرکاش مان کرنے والے ہیں۔ جن کے یش اور پرتاپ کے سامنے چندرما کا روپ اور سورج کا تیج پھیکا پڑ جاتا ہے۔

تنہہ کہن کہیئے ناتھ کیسے چینہے۔ دیکھئے رَبی کہ دیپ کر لینہے
سیا سوئمبر بھوپ انیکا۔ سمٹے سُبھٹ ایک تیں ایکا
سمبھو سرا سنو کاہوں نہ ٹارا۔ ہارے سکل بیر بری آرا
تین لوک جہہ جے بھٹ مانی۔ سبھ کے سکتی سمبھو دھنُ بھانی

اُن کے سمبندھ میں آپ کہہ رہے ہیں کہ راجہ جنک نے اُن کو کیسے پہچانا۔ کیا کہیں سُوریہ دیو کو دیکھنے کے لئے بھی دیپک کی ضرورت پڑتی ہے؟ سیتا جی کے سوئمبر میں انیکوں راجہ جو بل میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ اکٹھے ہوئے۔ پرنتو شوجی کا دھنش کسی سے نہ ہلایا جا سکا۔ سارے بڑے بڑے ویر ہار گئے۔ تینوں لوکوں میں جن ویروں کو اپنی ویرتا کا گھمنڈ تھا۔ ان سب کی شکتی کو شوجی کے دھنش نے چُور چُور کر دیا۔

سکئی اُٹھائی سُراسُر میرو۔ سوؤ ہیاں ہاری گیئو کری پھیرو
جیہیں کوتک سوسیلو اُٹھاوا۔ سوؤ تیہی سبھاں پراجیو پاوا

بانا سُر جیسے بلوان جو اپنی شکتی سے سُمیر پربت کو بھی اُٹھا سکتے تھے۔ وہ بھی ہردے میں ہار مان کر چُپکے سے ہی چلے گئے۔ جس راون نے کھیل تماشے میں ہی کیلاش کو اُٹھا لیا تھا۔ اس کی بھی اُس سبھا میں ہار ہوئی۔

دوہا

تہاں رام رگھو بنس منی سنیئے مہا مہی پال
بھنجیو چاپ پرپاس بِنو جمی گج پنکج نال

ہے مہاراج! سُنئے۔ اس سبھا میں رگھو بنس منی شری رام چندر جی نے بنا ہی زور لگائے شوجی کے دھنش کو ایسے ہی توڑ ڈالا جیسے ہاتھی کسل کی ڈنڈی کو توڑ ڈالتا ہے۔

چوپائی

سُنی سروش بھرگو نائک آئے۔ بہت بھانتی تنہہ آنکھی دکھائے
دیکھی رام بل نج دھنو دینہا۔ کری بہو بِنتی گونو بن کینہا

شوجی کے دھنش کے ٹوٹنے کا سماچار سُن کر پرشو رام جی کرودھ سے لال پیلے ہو کر آئے اور انہوں نے بہت پرکار سے دھمکیاں دیں۔ انہوں نے شری رام چندر جی کے بل کو دیکھ کر اپنا دھنش انہیں دیدیا۔ اور بہت طرح سے اُن کی بنتی کر کے بن کو چلے گئے۔

راجن رامو اُتل بل جیسیں۔ تیج ندھان لکھنو پُنی تیسیں
کمپہیں بھوپ بلوکت جاکیں۔ جمیں گج ہری کسور کے تاکیں

ہے راجن! شری رام چندر جی جیسے اتلنیہ (لاثانی) بلوان ہیں۔ ویسے ہی لکشمن جی بھی تیج کے ندھان (خزانہ) ہیں جن کو دیکھ کر راجہ لوگ ایسے کانپتے ہیں۔ جیسے کہ ہاتھی جوان شیر کو دیکھ کر کانپ اُٹھتے ہیں۔

دیو دیکھی تو بالک دوؤ۔ اب نہ آنکھی ترا وت کوؤ
دُوت بچن رچنا پریہ لاگی۔ پریم پرتاپ بیر رس پاگی

ہے دیو! آپ کے راجکماروں کو دیکھ کر اب ہماری آنکھوں کو کوئی بھی پُرش نہیں جچتا (ارتھات ہماری نظر میں

کوئی پرش چڑھتا ہی نہیں) دُوتوں کی پریم پرتاپ اور ویر دس سے
بھرپور بچنوں کی رچنا سب کو بہت پیاری لگی۔

سبھا سمیت راؤ انورلگے ۔ دُوتنہہ دین نچھاوری لاگے
کہی انیت تے مُود ہیں کانا ۔ دھرم بچاری سبہیں سکھ مانا

سبھا سمیت راجہ پریم مگن ہو گئے اور دُوتوں کو نچھاور دینے لگے۔ یہ نیتی کے وِرودھ ہے۔ کہہ کر دُوتوں نے کانوں پر ہاتھ رکھے۔ مریادا کو وچار کر سبھی نے سُکھ مانا۔

دوہا

تب اُٹھی بھوپ بسشٹ کہوں دینہہ پتر کا جائی
کتھا سُنائی گرہی سب سادر دُوت بولائی

تب راجہ اُٹھ کر وسشٹ جی کے پاس گئے۔ اور اُنہیں چِٹھی دکھائی اور آدر سے دُوتوں کو بُلا کر گرو جی کی ساری کتھا سُنا دی

چوپائی

سُنی بولے گر اتی سُکھ پائی ۔ پنیہ پُرش کہوں مہی سُکھ چھائی
جمی سرتا ساگر مہوں جاہیں ۔ جدپی تاہی کامنا ناہیں
تِمیں سُکھ سمپتی بن ہیں بولائیں ۔ دھرم سیل پہیں جائیں سُبھائیں
تمہہ گر بپر دھینو سر سیوی ۔ تسی پنیت کوسلیا دیوی

یہ سماچار سُن کر گورو وسشٹ جی اتی پرسن ہو کر بولے کہ پُنیہ آتما پرشوں کے لئے سدا ہی پرتھوی سکھوں سے چھائی رہتی ہے۔ جیسے یدی پی سمندر کو کوئی کامنا نہیں ہے۔ تو بھی ندیاں سمندر میں ہی پرویش کرتی ہیں۔ ایسے ہی دھرم پرائن پرشوں کے پاس سُکھ سمپتی بن بلائے سہج سبھاو سے ہی چلی آتی ہے۔ تم گورو برہمن گائے اور دیوتاؤں کی سیوا کرنے والے ہو۔ اور ایسی ہی پوتر کوشلیا دیوی جی ہیں۔

سُکرتی تمہہ سمان جگ ماہیں ۔ بھیؤ نہ ہے کوؤ ہونیو ناہیں
تمہہ تے ادھک پُنیہ بڑ کاکیں ۔ راجن رام سرس سُت جاکیں

سنسار میں تمہارے سمان نہ کوئی پُنیہ آتما ہے نہ ہوا ہے۔ اور نہ بھوشیہ میں ہوگا۔ ہے راجن! تم سے ادھک پُنیہ اور کس کا ہوگا۔ جس کے رام چندر جیسے پتر ہیں۔

بیر بنیت دھرم برت دھاری ۔ گن ساگر بر بالک چاری
تمہہ کہوں سرب کال کلیانا ۔ سجہو برات بجائی نسانا

جس کے چاروں بالک ویر۔ نمرتا شیل ودھرم کا برت دھارن کرنے والے اور شریشٹھ گنوں کے سمندر ہیں تمہارے لئے سبھی کال منگل مئے ہیں۔ (سدا ہی تمہارا کلیان ہے) اب تُم باجے بجا کر برات سجاؤ۔

دوہا

چلہو بیگی سُنی گر بچن بھلیہیں ناتھ سرو نائی
بھوپتی گونے بھون تب دُوتنہہ باسو دیوائی

اور جلدی چلنے کی تیاری کرو۔ گرو جی کی آگیا پاکر۔ ہے ناتھ! بہت اچھا کہہ کر راجہ دشرتھ ڈنڈوت کر کے اور دُوتوں کو رہنے کی جگہ دے کر رنواس میں گئے۔

چوپائی

راجہ سبھی رنواس بولائی ۔ جنک پتر کا بانچ سنائی
سُنی سندیسو سکل ہرشانی ۔ اپر کتھا سب بھوپ بکھانی

راجہ نے سارے رنواس (رانیوں) کو بُلا کر راجہ جنک کی چٹھی پڑھ کر سُنائی۔ سماچار سُن کر سب رانیاں پرسن ہو گئیں۔ اور پھر راجہ نے ساری باتیں جو کہ دُوتوں سے سُنی تھیں۔ رانیوں کو سُنائیں۔

پریم پرپھلت راجہیں رانی ۔ منہو سکھیتی سُنی بارد بانی
مُدت اسیس دیہیں گر ناریں ۔ اتی آنند مگن مہتاریں

پریم میں آنند مگن رانیاں ایسی براجتی ہیں جیسے مورنی بادلوں کی گرج کو سُن کر آنند مگن ہو جاتی ہے۔ گرو جنوں کی استریاں پرسن ہو کر آشیرواد دے رہی ہیں۔ اور ماتائیں اتی انت

آنند میں مگن ہیں۔

بیٹھیں پریمپرا تی پریہہ پاتی ۔ ہرپاں لگائی جڑاؤ ہیں چھاتی
رام لکھن کے کیرتی کرنی ۔ بار ہیں بار بھوپ بر برنی

اس پیاری چٹھی کو آیسیں لے کر سب رانیاں ہردے سے لگاکر کلیجہ ٹھنڈا کرتی ہیں۔ شری ثیشٹھ مہاراج دشرتھ نے بار بار شری رام لکشمن کی کیرتی اور کرنی کا ورنن کیا۔

مُنی پرساد وکہہ دوار سدھائے ۔ رانہہ تب مہی دیو بولائے
دیئے دان آنند سمیتا ۔ چلے بپر پر آسشش دیتا

"یہ سب مُنی وشوامتر جی کی کرپا ہے"۔ ایسا کہکر راجہ راج دربار کو چلے آئے۔ تب رانیوں نے برہمنوں کو بُلایا۔ اور پرسن من سے انہیں دان دیا۔ بسر ثیشٹھ برہمن آشیرواد دیتے ہوئے چلے۔

سورٹھا

جاچک لیے ہنکاری دنیہہ نچھاور کوٹی بدھی
چر جیو ہوں سُت چاری چکر ورتی دسرتھ کے

پھر جاچکوں (مانگنے والے بھکاری) کو بلوا کر اُنہیں کروڑوں پرکار کی نچھاوریں دیں۔ "چکرورتی راجہ دشرتھ کے چاروں پتر چرنجیو ہوں"۔

چوپائی

کہت چلے پہریں پٹ نانا ۔ ہرشی ہنے گہہ گہے نسانا
سماچار سب لوگنہہ پائے ۔ لاگے گھر گھر ہوں بدھائے

یوں کہتے ہوئے وہ بھانت بھانت کے بستر پہنے ہوئے چلے۔ پرسن ہوکر نقارے والوں نے بڑی دھوم دھام سے نقارے بجائے۔ لوگوں نے جب یہ سماچار سُنا تو گھر گھر بدھاوے ہونے لگے۔

بھون چاری دس بھرا اُچھاہو ۔ جنک سُتا رگھوبیر بیاہو
سُنی سُبھ کتھا لوگ انوراگے ۔ مگ گرہ گلیں سنوارن لاگے

چودہ لوکوں میں اتساہ بھر گیا کہ شری جنک کماری سیتا جی کا شری رگھوناتھ جی کا ویواہ ہوگا۔ اس شُبھ کتھا کو سُنکر لوگ پریم میں مگن ہو کر راستے۔ گھر اور گلی کوچے سجانے لگے۔

جدپی اودھ سدیو سُہاونی ۔ رام پُری منگل مئے پاونی
تدپی پریتی کے پریتی سُہائی ۔ منگل رچنا رچی بنائی

یدپی اودھ پُری سدا ہی سُندر ہے۔ کیونکہ وہ رام جی کی کلیان مئی پوتر نگری ہے۔ تو بھی پریتی پر پریتی ہونے سے وہ سُندر منگل رچنا سے سجائی گئی۔

دھوج پتاک پٹ چامر چارو ۔ چھاوا پرم بچتر بجارو
کنک کلس توَرن مَنی جالا ۔ ہرد دُوب ودھی اچھت مالا

دھوجا۔ پتاکا۔ پردے اور سُندر چنواروں سے سارا بازار بہت ہی وچتر چھایا ہوا ہے۔ سونے کے کلش توَرن منیوں کی جھالریں۔ ہلدی۔ دُوب۔ دہی اور نہ مرجھانے والے پھولوں کی مالاؤں سے۔

دوہا

منگل مئے نج نج بھون لوگنہہ رچے بنائی
بیتھیں سینچی چتر سم چوکیں چارو پُرائی

لوگوں نے اپنے اپنے گھروں کو سُندر رچنا سے منگل مئے بنا لیا۔ نگری کی گلیاں (سگندھ) سے سینچی گئیں اور سُندر چوک پُرائے گئے۔ (چندن۔ کیسر۔ کستوری۔ کپُور سے بنی ہوئی سگندھت وستو کو چتر سم کہتے ہیں)

چوپائی

جہاں تہاں جوتھ جوتھ ملی بھامنی ۔ سجی نوسپت سکل دُوتی دامنی
بدھو بدنیں مرگ ساوک لوچنی ۔ نج سروپ رتی مانو بموچنی
گاوہیں منگل منجُل بانی ۔ سُنی کل رو کلکنٹھی لجانی
بھوپ بھون کمیں جائی بکھانا ۔ بسو موہن رچیو بتانا

بجلی کی سی چمکیلی ۔ اور چندرما کے سمان سُندر مکھ والی بال مرگ نینی اور اپنے سُندر رُوپ سے کام دیو کی استری رتی کے گھمنڈ کو بھی چُور کرنے والی سہاگن استریوں کے سموہ سولہ سنگار سجا کر جہاں تہاں مل کر منوہر بانی سے منگل گیت گا رہی ہیں ۔ جن کی مُدھر تان کو سُن کر کوئلیں بھی لجا رہی ہیں ۔ راج محل کی شوبھا کا ورنن کیسے کیا جائے ۔ جہاں سارے سنسار کو موہت کرنے والا سندر روپ سجایا گیا ہے ۔

منگل درب منوہر نانا ۔ راجت باجت بِپل نسانا
کتہوں برد وندی اُچرہیں ۔ کتہوں بید دھُنی بھوسُر کرہیں

انیک پرکار کے منوہر شگون میں بیار کھے براج رہے ہیں اور بہُت سے نقارے بج رہے ہیں ۔ کہیں بھاٹ لوگ رگھو کل کی کیرتی کا گان کر رہے ہیں ۔ اور کہیں پنڈت لوگ وید دھُن گا رہے ہیں ۔

گاوہیں سُندری منگل گیتا ۔ لئے لئے نامُ رامُو اُرو سیتا
بہُت اُچھاہُ بھونُ اتی تھورا ۔ مانہوں اُمگی چلا چہوں اورا

سُندر استریاں رام اور سیتا کا نام لے لے کر منگل گا رہی ہیں ۔ اُتساہ بہت ہے اور محل بہت چھوٹا ہے ۔ اس لئے وہ محل نہ سماتا ہُوا مانو چاروں طرف اُمڈ پڑا ہے اور باہر بہہ نکلا ہے

دوھا

سوبھا دسرتھ بھون کہہ کو کبی برنئے پار
جہاں سکل سُر سیس مُنی رام لینہہ اوتار

جہاں سارے دیوتاؤں کے شرومنی شری رام چندر جی نے اوتار لیا ہے ۔ دسرتھ کے اس محل کی شوبھا کا ورنن کرے گا کون کوی ساہس (حوصلہ) کر سکتا ہے

چوپائی

بھوپ بھرت پُنی لئے بولائی ۔ ہئے گئے سیندن ساجہو جائی
چلہو بیگی رگھوبیر براتا ۔ سُنت پُلک پُورے دوؤ بھراتا

پھر راجہ نے بھرت کو بُلایا اور کہا ۔ کہ جا کر گھوڑے ہاتھی اور رتھ سجاؤ ۔ اور جلدی شری رگھوناتھ جی کی برات میں چلو ۔ یہ سُن کر دونوں بھائی بھرت اور شترو گھن آنند کی اُمنگوں سے بھرپور ہو گئے ۔

بھرت سکل ساہنی بولائے ۔ آیسو دینہہ مُدت اُٹھی دھائے
رُچی رُچی جین تُرگ تنہہ ساجے ۔ برن برن برباجی براجے

بھرت نے سارے ساہنی (اصطبل کے کار مختار) بُلائے اُن کو گھوڑے سجانے کا حکم دیا ۔ وہ بڑے پرسن ہو کر دوڑے انہوں نے بڑھیا بڑھیا زین کس کر گھوڑے سجائے رنگ رنگ کے اُتّم گھوڑے شوبھا دینے لگے ۔

سُبھگ سکل سُٹھی چنچل کرنی ۔ ایسے اِو جرت دھرت پگ دھرنی
نانا جاتی نہ جاہیں بکھانے ۔ نِدری پون جنو چہت اُڑانے

سارے گھوڑے بڑے ہی سُندر ہیں ۔ چنچل چال کے ہیں ۔ پرتھوی پر پاؤں دھرتے ہیں ۔ مانو تپے ہوئے لوہے پر پاؤں دھرتے ہوں ۔ (ارتھات پرتھوی پر اُن کا پاؤں لگتا ہی نہیں) بہت سی جاتیوں کے ہیں ۔ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔ دوڑتے ہیں تو ایسا جان پڑتا ہے ۔ کہ اپنی تیز اُڑان سے وایو کو بھی نیچا دکھاتے ہیں ۔

تنہہ سب چھیل بھئے اسوارا ۔ بھرت سرس بئے راجکمارا
سب سُندر سب بھوشن دھاری ۔ کر سر چاپ تُون کٹی بھاری

بھرت جی کی اوستھا کے سُندر چھیل چھبیلے راجکمار اُن گھوڑوں پر سوار ہوئے ۔ سبھی سُندر ہیں ۔ اور سبھی گہنے پہنے ہوئے ہیں ۔ اُن کے ہاتھوں میں بان اور دھنش ہے ۔ اور کمر میں بھاری ترکش باندھے ہوئے ہیں ۔

دوہا

چھرے چھبیلے چھیل سب سُور سُجان نبین
جگ پد چلا سوار تُرتی جے رہی کلا پربین

سبھی چھرے چھبیلے چھبیلے۔ ستور بیر چتر اور نوجوان ہیں ہر ایک اسوار کے ساتھ دو دو پیادہ ہیں۔ جو کہ تلوار چلانے کے فن کے بڑے ماہر تھے۔

چوپائی

باندھیں برد بیرن گاڈھے۔ نکسی بچے پر باہر ٹھاڈھے
پھیریں چتر ترنگ گتی نانا۔ ہرشہیں سنی سنی پنو لسانا

وہ ویدان بانکے نوجوان دیوتا کا بانا دھارن کئے نگر سے باہر نکل کر کھڑے ہوئے۔ وہ چتر گھوڑوں کو بہت سی چالوں سے چلا رہے ہیں اور بھیری اور نقارے کی آواز سن سن کر پرسن ہو رہے ہیں۔

رتھ سارتھنہ چتر بنائے۔ دھوج پتاکا منی بھوشن لائے
چنور چارو کنکنی دھنی کر ہیں۔ بھانو جان سوبھا اپہر ہیں

رتھوانوں نے دھوج پتاکا منی بھوشنوں سے رتھوں کو سجا کر وچتر بنا دیا ہے ان میں سندر چنور لگے ہیں اور گھنٹیاں بج رہی ہیں۔ یہ رتھ ایسی شوبھا میں سورج دیو کے رتھ کی شوبھا کو بھی لجا رہے ہیں۔

سانور کرن اگنت ہے جوتے۔ تے تنہہ رتھنہہ سارتھنہہ جوتے
سندر سکل النکرت سوہے۔ جنہہی بلوکت منی من موہے

جو اگنت سیام کرن گھوڑے تھے۔ ان کو رتھوانوں نے رتھوں میں جوت دیا ہے۔ رتھ سارے ہی سندر ہیں اور گہنوں سے سجے ہوئے ہیں۔ ان کی شوبھا کو دیکھ کر منی جنوں کے من بھی موہت ہو جاتے ہیں۔

جے جل چلہیں تھل کی ناہیں۔ ٹاپ نہ بوڑ بیگ ادھکا ہیں
استر شستر سبھو ساجو بنائی۔ رتھی سارتھنہہ لئے بولائی

جو پانی پر بھی خشکی کی طرح ہی چلتے تھے۔ ان کی تیز چال سے ان کی ٹاپ بھی پانی میں نہیں ڈوبتی۔ استر شستر ادک سب ساج سجا کر رتھوانوں نے رتھیوں (رتھ پر چڑھنے والے) کو بلا لیا۔

دوہا

چڑھی چڑھی رتھ باہر نگر لاگی جُرن بارات
ہوت سگن سندر سبھی جو جو کارج جات

رتھوں پر چڑھ چڑھ کر برات نگر کے باہر اکٹھی ہونے لگی۔ جو جس کام کو جاتا ہے سبھی کو سندر شگن ہوتے ہیں۔

چوپائی

کلت کری برنہہ بیر انبارین۔ کہی نہ جاہیں جیہی بھانتی سنوارین
چلے مت گج گھنٹ براجی۔ منہوں سبھگ ساون گھن راجی

سندر ہاتھیوں پر سندر عماریاں سجی ہوئی ہیں۔ جیسی کہ سجاوٹ کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ مست ہاتھی گھنٹیوں سے سشوبھت ہو کر چلے۔ مانو ساون کی سندر گھٹا گرجتی جا رہی ہو۔

باہن اپر انیک بدھانا۔ سبیکا سکھپال سکھاسن جانا
تنہہ چڑھی چلے بپر بر برندا۔ جنو تنو دھرے سکل شرتی چھندا

سندر پالکیاں جن میں آرام سے بیٹھنے کیلئے سندر کرسی کی شکل کے آسن ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی انیک پرکار کی سواریاں ہیں۔ ان پر شریشٹھ برہمنوں کے سمودائے چڑھ کر چلے۔ مانو ویدوں کے چھند ہی مورت مان ہوئے جا رہے ہوں۔

ماگدھ سوت بندی گن نائک۔ چلے جان چڑھی جو جیہی لائک
بیسر اونٹ برکھ بہو جاتی۔ چلے بستو بھری اگنت بھانتی

گدھ، سوت اور بھاٹ سب اپنے اپنے لائق سواریوں پر چڑھ کر چلے۔ خچر اونٹ، بیل اور بہت سی جاتیوں کے انیک اوپر بھانت بھانت کی وستوئیں لادے ہوئے چلے۔

کوٹنہ کانوری چلے کہارا۔ بربدھ بستو کو برنے پارا
چلے سکل سیوک سمودائی۔ نج نج ساج سماج بنائی

کروڑوں کانوڑ لے کر کہار چلے جن میں انیک پرکار کی اگنت وستوئیں کہ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ سیوکوں کی ٹولیاں کی ٹولیاں اپنا

اپنا سماج سجا کر چلیں۔

دوہا

سب کے اُر نِربھر ہرش پُورِت پُلک سریر

کب ہیں دیکھی بے نین بھری رام لکھن دوؤ بیر

من میں پھولے نہیں سماتے۔ اور آنند سے پری پورن شریر ہیں۔ کہ کب پہنچ کر جی بھر کر نینوں سے رام لکشمن جی دونوں بھائیوں کے درشن کریں۔

چوپائی

گرجہیں گج گھنٹا دھنی گھورا۔ رتھ رَو باجی ہنس چہوں اورا

نِدری گھنہی گھومہ رہیا سماتا۔ نج پرائی کچھو سُنئے نہ کانا

ہاتھی گرج رہے ہیں۔ اُن کے گھنٹے گھور شبد کر رہے ہیں رتھوں کی گھرگھراہٹ اور گھوڑوں کی ہنہناہٹ چاروں طرف ہو رہی ہے۔ نقارے اپنے گھور شبدوں سے میگھوں کو دبا رہے ہیں۔ اپنی پرائی کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔

مہا بھیر بھوپتی کے دوارے۔ رج ہوئی جائی پشان پچارے

چڑھی اٹارنہہ دیکھہیں ناریں۔ لئیں آرتی منگل تھاریں

راج دوار پر ایسی بڑی بھیڑ جمع ہے کہ اگر پتھر بھی پھینکیں تو وہ بھی پِس کر دھول ہو جائے۔ نگر کی استریاں اٹاریوں پر چڑھی برات دیکھ رہی ہیں۔ اور منگل تھالوں میں آرتی سجائی ہوئی ہے۔

گاویں گیت منوہر نانا۔ اتی آنند و نہ جائی بکھانا

تب سُمنتر دوئی سیندن ساجی۔ جوتے روی ہے نندک باجی

نانا پرکار کے وہ سندر منوہر گیت گا رہی ہیں۔ اُن کے آنند کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ تب سومنتر جی نے دو رتھ سجائے۔ جن میں سورج کے گھوڑوں کو بھی مات کرنے والے سندر گھوڑے جوتے۔

دوؤ رتھ رُچِر بھوپ پہیں آنے۔ نہیں سارد پہیں جاہیں بکھانے

راج سماج ایک رتھ ساجا۔ دوسر تیج پنج اتی بھراجا

دونوں سندر رتھ وہ راجہ دشرتھ جی کے پاس لے آئے۔ اُن کی شوبھا کا ورنن تو سرسوتی جی بھی نہیں کر سکتیں۔ اُن میں سے ایک رتھ پر راج سماج سجا ہوا ہے۔ اور دوسرا جو تیج کا پنج اور اتی انت سندر تھا۔

دوھا

تیہیں رتھ رُچِر بسشٹ کہوں ہرشی چڑھائی نریس

آپو چڑھیو سیندن سُمری ہر گُر گوری گنیش

اس سندر رتھ پر راجہ نے اپنے کل گرو وسشٹ جی کو پرسن چت ہو کر چڑھایا۔ اور آپ شو۔ گرو۔ پاربتی اور گنیش جی کا سمرن کر کے دوسرے رتھ پر چڑھے۔

چوپائی

سہت وسشٹ سوہ نرپ کیسیں۔ سُر گُر سنگ پُرندر جیسیں

کری کُل ریتی بید بِدھی راؤ۔ دیکھی سبہی سب بھانتی بناؤ

سُمری رام گُر آئیسو پائی۔ چلے مہی پتی سنکھ بجائی

ہرشے بِبُدھ بلوکی براتا۔ برشہیں سُمن سُمنگل داتا

راجہ دشرتھ وسشٹ جی کے ساتھ ایسے شوبھا پا رہے تھے۔ جیسے دیوراج اندر اپنے گرو برہسپتی کے ساتھ شوبھا پا رہے ہیں۔ وید بِدھی انوسار اور اپنے کل کی مریادا انوسار سب کاریہ کر کے اور سب کو سب پرکار سے سجے دیکھ کر شری رام چندر جی کا سمرن کر کے گرو کی آگیا پا کر راجہ دشرتھ شنکھ بجا کر چلے۔ برات دیکھ کر دیوتا بڑے پرسن ہوئے اور منگل سندر پھولوں کی برشا کرنے لگے۔

بھیو کولاہل ہے گے گاجے۔ بیوم برات باجنے باجے

سُر نر ناری سُمنگل گائیں۔ سرس راگ باجہیں ہنہنائیں

جب برات چلی۔ تو بڑا شور ہوا۔ ہاتھی گرجے گھوڑے ہنہنائے۔ آکاش و برات میں باجے بجنے لگے دیوانگنائیں اور استریاں سندر منگل گیت گانے لگیں اور سُریلے راگ سے شہنائی بجنے لگی۔

گھنٹ گھنٹی دھنی برنی نہ جاہیں۔ سرو کرہیں پائک پھہراہیں

کرتب بار دو شنک کو تک نا نا۔ ہاس کشل کل گان تجا نا
گھنٹے گھنٹیوں کی گھور آواز کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ پیدل
چلنے والے سیوک گن کسرت کے کھیل کر رہے ہیں اور جھنڈے لہرا
رہے ہیں۔ مسخرے نانا پرکار کے تماشے کرتے جا رہے ہیں۔ وہ ہنسی
کھیل کرنے میں بڑے کشل (ماہر) اور گانے بجانے میں بڑے چتر ہیں۔

دوہا

تُرگ نچاوہیں کنور بر اکھی مِردنگ نسان
ناگر نٹ چتو ہیں چکت ڈگہی نہ تال بندھان

مِردنگ۔ اور نقارے کے شبد سُن کر شریشٹھ راجکمار اپنے
گھوڑوں کو اُنہیں شبدوں کے انوسار اس پرکار نچا رہے ہیں
کہ وہ گھوڑے تال کے بندھن سے ذرا بھی نہیں چوکتے۔ ناگر نٹ
(چتر نٹ) بھی اُن کی چال کو دیکھ کر آشچریہ چکت ہو رہے ہیں۔

چوپائی

بنئی نہ برنت بنی براتا۔ ہوہیں سگن سُندر سُبھ داتا
چارا چاشو بام دِسی لیئی۔ منہوں سکل منگل کہی دیئی

برات ایسی سجی ہے کہ جس کا ورنن کرتے نہیں بنتا۔ راستے
میں سُندر اور منگل مئے شگن ہو رہے ہیں۔ نیل کنٹھ پنچھی بائیں طرف
چارہ چُگتا ہے۔ مانو یہ کہہ رہا ہو۔ کہ سب منگل ہی منگل ہے۔

داہن کاگ سُکھیت سُہاوا۔ نکل درسُو سب کاہوں پاوا
سانو کول بہ تری بادھ بیاری۔ سگھٹ سبال آؤ بر ناری

داہنے طرف کو اسندر کھیت میں شوبھا پا رہا ہے۔ نیولے کا
درشن بھی سب کسی نے کیا۔ تین پرکار کی شیتل، مند اور سوگندھ ہت
وایو انوکول دِشا میں چل رہی ہے۔ شریشٹھ استریاں سر پر سُندر
گگر اٹھائے اور گودی میں بچے لئے آ رہی ہیں۔

لووا پھری پھری درسو دکھاوا۔ سُرہی سُنمکھ سسُو ہی پیاوا
مِرگ مالا پھری داہنی آئی۔ منگل گن جنو دینہہ دکھائی

لومڑی بار بار پھر پھر کر دکھائی دے رہی ہے۔ سُندر گائیں سامنے

کھڑی بچھڑوں کو دودھ پلا رہی ہیں۔ ہرنیوں کی ڈار گھوم کر داہنی
طرف کو آئی۔ مانو منگل اور آنند کی سماج ہی دکھائی پڑتا ہو۔

چھیم کری کہہ چھیم بسیشی۔ سیاما بام ستر و پر دیکھی
سنمکھ آئیو ددھی اُرو مینا۔ کر پُستک دوئی بپر پربینا

سفید سروالی چیل مانو وِشیش کلیان کی سوچنا دے
رہی ہے۔ بائیں طرف سُندر درخت پر شیاما دکھائی دی۔ سامنے
سے دہی اور مچھلی آتے دیکھی، ہاتھوں میں پُستک اُٹھائے ہوئے
دو وِدوان برہمنوں کا درشن ہوا۔

دوہا

منگل مئے کلیان مئے ابھیمت پھل داتار
جنو سب سانچے ہون ہت بھئے سگن ایک بار

منگل مئے و کلیان مئے اور من چاہے پھل دینے والے شگن
مانو سچے ہونے کے نِمت ایک ہی بار ہو گئے ہیں۔

چوپائی

منگل سگن سُگم سب تاکیں۔ سگن برہم سُندر سُت جاکیں
رام سریس بر دُولہنی سیتا۔ سمدھی دسرتھ جنکو پُنیتا
سُنی اس بیاہو سگن سب ناچے۔ اب کینہے برنچی ہم سانچے
ایہی بدھی کینہہ برات پیانا۔ ہئے گئے گاجہیں ہنے نسانا

سگن برہم شری رام چندر جی جن کے پُتر ہیں اُن کے لئے
تو سب منگل شگن سُگم (سہج ہی) ہیں۔ رام جیسا ور اور سیتا جیسی
دُولہن و پرم پوتر۔ دسرتھ و جنک جیسے سمبندھی جہاں ہوں ایسا وواہ
سُن کر شگن سب ناچ اُٹھے مانو کھا دبند سے کہہ رہے ہوں کہ ہے
برہما! آپ نے ہمیں سچا کر دکھایا۔ اس طرح برات نے کوچ کیا۔
گھوڑے۔ ہاتھی گرج رہے ہیں۔ اور نقارے پر چوٹ پر چوٹ پڑ رہی ہے۔

آوت جانی بھانو کل کیتو۔ سرتنہہ جنک بندھائے سیتو
بیچ بیچ بر باس بنائے۔ سُرپُر سرس سنمپدا چھائے

سُوریہ کل کے پتا کا سوروپ دشرتھ جی کو آتے ہوئے جان کر راجہ جنک نے ندیوں پر پل بنا دیئے۔ بیچ بیچ میں سُندر ٹھراو بنائے گئے جن میں دیولوک کے سمان سمپدا (خوشحالی) چھائی ہوئی ہے۔

اسن سئین برسس شُبھائے۔ پائیں سب نج نج من بھائے
نت نوتن سُکھ لکھی اپوکولے۔ سکل براتنہہ مندر بھولے

جن میں سب براتی اپنی اپنی پسند کے اُتم بھوجن۔ سُندر بستر اور بستر پاتے ہیں۔ ایسے نت نئے سُکھ پاکر اپنی پسند کے مطابق پاکر سب براتی اپنے اپنے گھروں کے سُکھ کو بھول گئے۔

دوھا

آوت جانی برات برسُنی گہہ گہے نسان
سجی گج رتھ پد چر ترگ لین چلے اگوان

زور سے بجتے ہوئے نقاروں کی آواز سُنکر سندر برات آئی جان کر اپنے اپنے ہاتھی گھوڑے رتھ سجا کر اور پیدل بھی اگوائی (پیشوائی) کرنے والے لوگ برات کی اگوائی (پیشوائی) کرنے کیلئے کو چلے۔

ماس پارائن دسواں وشرام

کنک کلس بھری کوپر تھارا۔ بھاجن للت انیک پرکارا
بھرے سُدھا سم سب پکوانے۔ نانا بھانتی نہ جائی بکھانے
پھل انیک بر بستو سُہائیں۔ ہرشی بھینٹ ہت بھوپ پٹھائیں
بھوشن بسن مہامنی نانا۔ کھگ مرگ ہئے گئے بہو بیدھی جانا
منگل سگن سُگندھ سُہائے۔ بہت بھانتی مہی پال پٹھائے
دوھی چیورا اُپہار اپارا۔ بھری بھری کانوری چلے کہارا

سونے کے گھڑے۔ پرات۔ تھال آدی انیک پرکار کے سُندر برتن امرت کے سمان پکوانوں سے بھرے ہوئے جن کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ وانیک پھل اور دوسری سُندر وستوئیں برتن ہو کر راجہ جنک نے بھینٹ کے لئے بھیجیں گہنے۔ کپڑے اور نانا پرکار کے رتن وکیمتی بستو۔ گھوڑے۔ ہاتھی اور بہت طرح کی سواریاں اور منگل دروّیہ اور سُہاونے سگندھ و بہت پرکار کے راجہ جنک نے بھیجیں دہی۔ چیوڑا اور اگنت ناشتے کی چیزیں بہنگیوں میں بھر بھر کر کہار چلے۔

اگوانہہ جب دیکھی براتا۔ اُمانند وپلک بھر گاتا

دیکھی بناؤ سہت اگوانا۔ مُدت براتنہہ ہنے نسانا

اگوانیوں نے (پیشوائی کرنے والوں نے) جب برات دیکھی۔ تو مارے آنند کے وہ پھولے نہیں سماتے۔ اگوانیوں کو ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ آتے دیکھ کر پرسن ہو کر براتیوں نے نقارے بجائے۔

دوھا

ہرشی پرسپر ملن ہت کچھک چلے بگ میل
جنو آنند سمُدر دوئی ملت بہائی سُبیل

کچھ لوگ آپس میں ملنے کے لئے اس پرکار بے لگام ہو کر دوڑ سے مانو آنند کے دو سمندر اپنی مریادا کو چھوڑ کر ملنے کو اُمڈ پڑے ہوں۔

چوپائی

برشی سمن سُر سُندری گاویں۔ مُدت دیو دُندبھی بجاویں
بستو سکل راکھیں نرپ آگیں۔ بنے کینہہ تنہہ اتی انوراگیں

دیوانگنائیں پھولوں کی برشا کر کے گیت گانے لگیں دیوتاؤں نے پرسن ہو کر نقارے بجائے۔ اگوانیوں نے سب وستوئیں

راجہ دشرتھ کے آگے رکھ دیں۔ اور اتی انت پریم سے بنیتی کی

پریم سمیت راؤ سب لینہا ۔ بھئے بکھسیس جاچکنہہ دینہا
کری پوجا مانیتا بڑائی ۔ جن باسے کہوں چلے لوائی

راجہ دشرتھ نے بڑے پریم سے سب پدارتھ سویکار کئے اور جاچکوں (بھکاریوں) کو بخششیں دیں۔ پوجا مان سمان کر کے اگوانی لوگ برات کو جنواسے کی اور ساتھ لے چلے۔

بسن بچتر پانوڑے پرہیں ۔ دیکھی دھند دھن مد پرہرہیں
اتی سندر دینہو جنواسا ۔ جہاں سب کہوں سب بھانتی سپاسا

وہاں کیسے رنگ برنگ کے بچتر کپڑوں کے پانوڑے پڑتے جاتے ہیں۔ کہ جن کو دیکھ کر کبیر بھی اپنے دھن کے اہنکار کو چھوڑ دیتے ہیں۔ بہت ہی سندر جنواسا دیا گیا۔ جہاں سب کو سب پرکار کی سوودھا (سہولیات) تھیں۔

جانی سیاں برات پر آئی ۔ کچھو نج مہما پرگٹی جنائی
ہردیاں سمری سب سدھی بولائیں ۔ بھوپ پہونی کرن پٹھائیں

برات کو آئی جان کر سیتاجی نے بھی اپنی کچھ مہما پرگٹ کر کے دکھلائی۔ ہردے میں سمرن کر کے سب سدھیاں بلائیں اور راجہ دشرتھ جی کی مہمانی کرنے کو جنواسے پر بھیجیں۔

دوہا

سدھی سب سیا آئیسو اکنی گئیں جہاں جنواس
لئیں سمپدا سکل سکھ سر پر بھوگ بلاس

سیتاجی کی آگیا پا کر سب سدھیاں سمپدا۔ اور دیولوک کے سارے سکھ و بھوگ ولاس کو ساتھ لے کر جنواسے کو گئیں۔

چوپائی

نج نج باس کی براتی ۔ سر سکھ سکل سلبھ سب بھانتی
بھید کچھو کوؤ نہ جانا ۔ سکل جنک کر کریں بکھانا

سب براتی اپنے ٹھہرنے کے ستھان میں سارے دیویہ

سکھوں کو سب پرکار سلبھ پاکر سب راجہ جنک کی بڑائی کرنے لگے۔ اور اس الیشوریہ کے بھید کو کسی نے بھی نہ جانا۔

سیا مہما رگھونائک جانی ۔ ہرشے ہردیاں ہیتو پہچانی
پتو آگمنو سنت دوؤ بھائی ۔ ہردیاں نہ اتی آنند اماتی

رگھوناتھ جی نے سیتاجی کی اس مہماں کو جان لیا۔ اور انکا پریم پہچان کر من میں بڑے پرسن ہوئے۔ پتاجی کے آنے کی خبر سن کر دونوں بھائیوں کے ہردے میں مہان آنند سماتا نہ تھا۔

سکچنہہ کہی نہ سکت گرو پاہیں ۔ پتو درسن لالچو من ماہیں
بسوامتر بنے بڑی دیکھی ۔ اپجا ار سنتو شو بسیشی

ان کا من پتاجی کے درشن کرنے کو بہت ہی للچاتا ہے۔ پرنتو سنکوچ وش گورو وشوامتر جی سے نہیں کہتے وشوامتر جی نے جب ان کی ایسی بڑی آدھینتا (عاجزی) دیکھی تو وہ من میں بہت ہی پرسن ہوئے۔

ہرشی بندھو دوؤ ہردیاں لگائے ۔ پلک انگ انبک جل چھائے
چلے جہاں دشرتھ جنواسے ۔ منہوں سر وور تکیؤ پیاسے

پرسن ہو کر انہوں نے دونوں راجکماروں کو ہردے سے لگا لیا۔ پریم وش شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور نیتروں میں پریم کے آنسو بھر آئے۔ وہ دشرتھ جی کے جنواسے کی اور چلے۔ مانو سرو ور کی اور تاک کر کوئی بڑا پیاسا بڑھا چلا جا رہا ہو۔

دوہا

بھوپ بلو کے جبہیں منی آوت ستنہہ سمیت
اٹھے ہرشی سکھ سندھو مہوں چلے تھاہ سی لیت

راجہ نے جب وشوامتر جی کو دونوں پتروں سمیت آتے دیکھا تب وہ پرسن ہو کر اٹھے۔ اور سکھ کے سمندر میں تھاہ سی لیتے ہوئے چلے۔

چوپائی

منی ہی ڈنڈوت کینہہ مہیسا ۔ بار بار پد رج دھری سیسا

کوسک راؤ لئے اُر لائی ۔ کہی اسیس پوچھی کُسلائی

راجہ نے مستک ٹیک کر مُنی کو پرنام کیا ۔ اور بار بار اُن کے چرنوں کی دھول کو سر پر دھرا ۔ وشوامتر جی نے راجہ کو چھاتی سے لگا لیا ۔ اور آشیرواد دی ۔ اور پھر اُنکی کُشل پوچھی ۔

پُنی ڈنڈوت کرت دوؤ بھائی ۔ دیکھی نرپتی اُر سکھو نہ سمائی
سُت ہیاں لائی دسہہ دُکھ میٹے ۔ مرتک سریر پران جنو بھینٹے

پھر دونوں بھائیوں نے راجہ کو ڈنڈوت پرنام کیا ۔ انہیں دیکھکر راجہ دشرتھ پھولے نہ سمائے ۔ پتروں کو کلیجہ سے لگا کر وییوگ کے اسہہ دُکھ کو شانت کیا ۔ مانو مُردہ شریر میں جان آ گئی ہو ۔

پُنی بسشٹ پد سِر تنہہ نائے ۔ پریم مُدت مُنی بر اُر لائے
وِپر برند بندے دوہوں بھائی ۔ من بھاوتی اسیسیں پائیں

پھر انہوں نے وسشٹ جی کے چرنوں میں سر نوایا ۔ پریم مگن ہو مُنی شریشٹھ نے اُن کو اپنی چھاتی سے لگا لیا ۔ پھر دونوں بھائیوں نے برہمن منڈلی کی بندنا کی ۔ اور من بھاتے آشیرواد پائے ۔

بھرت سہانُج کینہہ پرناما ۔ لئے اُٹھائی لائی اُر راما
ہرشے لکھن دیکھی دوؤ بھراتا ۔ ملے پریم پریپورت گاتا

بھرت اور شترگھن نے شری رام چندر جی کو پرنام کیا شری رام چندر جی نے اُن کو اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا ۔ لکشمن جی بھی دونوں بھائیوں کو دیکھ کر پرسن ہوئے ۔ اور پریم سے بھرپور شریر سے اُن سے ملے ۔

دوھا

پرجن پرجن جانی جن جاچک منتری میت
ملے جتھا بدھی سب ہی پربھو پرم کرپال بنیت

پرم کرپالو اور کومل سبھاؤ پربھو رام چندر جی جنک پورواسیوں کٹمبھیوں ۔ جانی کے لوگوں ۔ جاچکوں ۔ منتریوں اور متروں سے یتھا یوگیہ ملے ۔

چوپائی

رام ہی دیکھی برات جُڑانی ۔ پریتی کی ریتی نہ جاتی بکھانی
نرپ سمیپ سوہہیں سُت چاری ۔ جنو دھن دھرم آدِک تنو دھاری

شری رام چندر جی کو دیکھکر برات کے من شیتل ہو گئے ۔ پریم کی تو ریت ہی الگ ہے ۔ اس کا ورنن نہیں ہو سکتا ۔ راجہ سمیت چاروں راجکمار ایسے شوبھا پا رہے ہیں جیسے دھرم ارتھ کام اور موکش مورتی مان ہوئے بیٹھے ہوں ۔

سُتنہ سمیت دسرتھہی دیکھی ۔ مُدت نگر نر ناری بسیکھی
سُمن برسی سُر ہنہی نسانا ۔ ناک نٹیں ناچہیں کری گانا

پتروں سمیت راجہ دشرتھ کو دیکھکر نگر کے استری پُرش بہت ہی پرسن ہوئے ۔ دیوتا پھولوں کی برشا کرنے لگے ۔ اور اپسرائیں گا گا کر ناچنے لگیں ۔

ستانند اُو بپر سچو گن ۔ ماگدھ سُوت بدش بندی جن
سہت برات راؤ سنمانا ۔ آئسُو مانگی پھرے اگوانا

جنک جی کے پروہت ستانند جی ۔ دوسرے برہمن اور منتری لوگ ۔ ماگدھ سُوت ۔ ودوان اور بھاٹوں نے برات سمیت راجہ کا سنمان کیا ۔ اور پھر آگیا مانگ کر یہ سب اگوانی لینے والے لوگ واپس لوٹے ۔

پرتھم برات لگن تیں آئی ۔ تاتیں پُر پرمودو ادھیکائی
برہمانندو لوگ سب لہہیں ۔ بڑھہوں دوس نسی بدھی سن کہہیں

یہ بات سن کر کہ برات لگن کے ٹائم سے پہلے آ گئی ہے نگر میں بڑا ہی آنند چھا گیا ۔ سب لوگ برہم آنند پراپت کر رہے ہیں ۔ اور برہما جی سے پرارتھنا کر رہے ہیں کہ ہے بدھاتا ! دن اور رات بڑے ہو جائیں ۔

دوھا

رامُو سیا سوبھا اودھی سکرت اودھی دوؤ راج
جہاں جہاں پُرجن کہہیں اس ملی نر ناری سماج

شُبھ لگن رام سُجان پُوجے مانہنگ آسن دیئے
ابلوکی سیلو سُبھاؤ پربھو کو بیدھ مَن تن مُدت بھئے

سب کو اپنی ہی سُندھ بُدھ بھُولی ہوئی ہے کون کس کو جانے پہچانے؟ آنند کند دولہا کو دیکھکر دونو اور آنند چھا گیا ہے انتریامی بھگوان نے سب دیوتاؤں کو دیکھ لیا۔ اور ان کی من ہی من میں پُوجا کر کے اُنہیں اپنے من میں ہی آسن دیا بھگوان کے اس تیل سبھاؤ کو دیکھکر دیوتا من میں بہت ہی پرسن ہوئے۔

دوہا

رام چندر مُکھ چندر چھبی لوچن چارو چکور
کرت پان سادر سکل پریم پرمود نہ تھور

شری رام چندر جی کے چندر مُکھ کی شوبھا کا سب سے سُندر نیتر رُوپی چکور آدر پُوروک پان کر رہے ہیں۔ پریم اور آنند تھوڑا نہیں تھا۔ (یعنی اتھاہ تھا)

چوپائی

سمو بلوکی بسشٹ بلائے۔ سادر ستانند سُنی آئے
بیگی کنوری اب آنہو جائی۔ چلے مُدت مُنی آئیسو پائی

شبھ اوسر جان کر بسشٹ جی نے جنک جی کے راج پروہت ستانند جی کو بلوایا۔ وہ سُن کر آدر پُوروک آئے۔ بسشٹ جی نے اُن سے کہا۔ کہ اب جا کر راجکماری کو جلدی لے آئیے۔ مُنی کی آگیا پا کر پرسن چت ہو کر ستانند جی چلے۔

رانی سُنی اپروہت بانی۔ پرمُدت سکھن سمیت سیانی
بپر بدھو کُل برِدھ بولائیں۔ کری کُل ریتی سُمنگل گائیں

چتر رانی سمیت سکھیوں کے پروہت کے بچن سُن کر بڑی ہی پرسن ہوئیں۔ برہمنوں کی استریوں اور کُل کی بوڑھی استریوں کو بُلا کر اپنی کُل کی ریتی کر کے سُندر منگل گیت گائے۔

ناری بھیش جے سُر بر باما۔ سکل سُبھائے سُندری سیاما
تنہہ ہی دیکھی سُکھ پاوہی ناریں۔ بِنُو پہچانی پران ہو تے پیاریں

شری لکشمی دیوی۔ گنگا ہیں۔ جو سب سہج سبھاؤ سے ہی سُندر اور سولہ برس کی اوستھا والی سُندریاں ناری کا بھیس دھارن کئے ہوئے ہیں۔ اُن کو دیکھکر سب استریاں سُکھ مان رہی ہیں اور بنا پہچانے ہی وہ سب کو پرانوں سے ادھک پیاری لگتی ہیں۔

بار بار سنمان ہیں رانی۔ اُما رما ساردا سم جانی
سیا سنواری سماج بنائی۔ مُدت منڈپ ہیں چلیں لوائی

پاربتی۔ لکشمی جی اور سرسوتی جی کے سمان اُن کو جان کر رانی بار بار اُن کا آدر ستکار کرتی ہے۔ وہ اور رنواس کی استریاں اور سکھیاں سیتا جی کا شرنگار کر کے منڈلی بنا کر بڑے پرسن چت ہو کر سیتا جی کو منڈپ کی طرف لے چلیں۔

چھند

چلیں لیوائی سیتہی سکھیں سادر سجی سُمنگل بھامنی
نو سپت سا جیں سُندری سب مت کُنجر گامنی
کل گان سُنی مُنی دھیان تیاگہی کام کوکل لاجہیں
منجیر نوپور کلت کنکن تال گتی بر باجہیں

سبھی سُندریاں سولہ شرنگار ---------- کئے مست ہاتھی کی چال سے جھوم جھوم کر چلی آتی ہیں۔ اُن کے سُندر سُریلے گیت کو سُن کر مُنی جنوں کے دھیان چھوٹ گئے اور کامدیو کی کوئل شرمندہ ہو گئی۔ بچھوا۔ گھنگھرو اور کنگن تال ہی کی گتی کے انوسار بڑے سُندر بجتے چلے آتے ہیں۔

دوہا

سوہتی بنتا برند مہوں سہج سُہاونی سیا
چھبی للناگن مدھیہ جنو سُشما تیا کمنیا

اپنے سہج سبھاؤ سے ہی سُندر سیتا جی استری سماج میں ایسے شوبھا پا رہی ہیں۔ مانو شوبھا رُوپی للناؤں (بیچوں بیچ چھوٹی کنیاؤں) کی منڈلی میں جہاں شوبھا رُوپی استری شوبھا پا رہی ہو۔

چوپائی

سیا سندرتا برنی نہ جائی ۔ لگھو متی بہت منوہر تائی
آدت دیکھی براتنہہ سیتا ۔ رُوپ راسی سب بھانتی پُنیتا
سب ہی من ہی من کئے پرناما ۔ دیکھی رام بھئے پورن کاما
ہرشے دسرتھ سُتنہہ سمیتا ۔ کہی نہ جائی اُر آنند جیتا

سیتا جی کی سُندرتا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔ کیونکہ بدھی بہت چھوٹی ہے ۔ اور منوہرتائی بہت بڑی ہے ۔ براتیوں نے جب رُوپ کی راشی اور سب پرکار پوتر اُجول سیتا جی کو آتے دیکھا تو سب نے من ہی من میں اُنہیں پرنام کیا ۔ اور شری رام چندر جی تو سیتا جی کو دیکھکر پوراہ منورتھ (کرت کرتیہ) ہو گئے ۔ دسرتھ جی اپنے پتروں سمیت بہت ہی پرسن ہوئے ۔ اُن کے من میں جتنا آنند تھا وہ کہنے میں نہیں آ سکتا ۔

سُر پرنام کری برسہیں پھولا ۔ مُنی اسیس دھُنی منگل مُولا
گان نسان کولاہل بھاری ۔ پریم پرمود مگن نر ناری

دیوتا پرنام کرکے پھول برسانے لگے ۔ اور مُنیوں کی منگلو کی مُول آشیرواد کی آواز آنے لگی گانوں اور نقاروں کا بڑا دھوم دھام مچ گئی سب استریاں اور پُرش پریم اور آنند مگن ہو گئے

ایہی بدھی سیا منڈپ ہیں آئی ۔ پرمت سانتی پڑھہیں مُنی رائی
تیہی اوسر کر بدھی بیوہارُو ۔ دوہوں کُل گُر سب کینہہ اچارُو

اس پرکار سیتا جی منڈپ میں پدھاریں ۔ مُنیشور پرسن ہو کر شانتی پاٹھ کرنے لگے ۔ اس سمے کی ساری ریتی بیوہار اور کُل اچار دونوں کُل گُروؤں نے کئے ۔

چھند

اُچار کری گُر گوری گن پتی مُدت بپر پجاوہیں
سُر پرگٹی پُوجا لیہیں دیہیں اسیس اتی سُکھ پاوہیں

مادھوپرک منگل دربیہ جو جیہی سمے مُنی من مہوں چہیں
بھرے کنک کوپر کلس سو تب لئے ہیں پرچارک رہیں

کُل اچار کر کے گُرو جی پرسن ہو کر برہمنوں سے پاربتی جی گنیش جی کی پُوجا کروا رہے ہیں ۔ دیوتا پرگٹ ہو کر پُوجا لیتے ہیں ۔ آشیرواد دیتے ہیں ۔ اور سُکھ پاتے ہیں ۔ مادھوپرک (کانسی کے برتن میں دہی شہد گھی ملی ہوئی منگل میئے پدارتھ) آدی جس کسی بھی منگل پدارتھ کی مُنی جی من میں چاہ ماتر کرتے ہیں سُونے کی پراتوں اور کلسوں میں بھر کر اُن پدارتھوں کو لئے سیوک گن اُسی سمے تیار کھڑے رہتے ہیں ۔

کُل ریتی پریتی سمیت روی کہی دیت سب سادر کیو
ایہی بھانتی دیو پُجائی سیتہی سُبھگ سنگھاسن دیو
سیا رام اولوکنی پرسپر پریم کا ہو نہ لکھی پرے
من بدھی بر بانی اگوچر پرگٹ کبی کیسیں کرے

پریم پُوروک سُوریہ دیو اپنے کُل کی سب ریتیاں (رواج) بتا دیتے ہیں ۔ اور وہی آدر سمیت کی جا رہی ہیں ۔ اس پرکار دیوتاؤں کی پُوجا کر کے سیتا جی کو سُندر سنگھاسن دیا گیا ۔ شری سیتا جی اور شری رام چندر کا آپس میں پریم سے ایک دوسرے کو دیکھنا کسی کو دکھائی نہیں پڑتا ہے ۔ جو پریم شریشٹھ من بدھی اور بانی کی پہنچ سے پرے ہے اُسے کوئی کیسے پرگٹ کریں ۔

دوھا

ہوم سمے تن دھری انل اتی سُکھ آہوتی لیہیں
بپر بیش دھری بید سب کہی بیاہ بدھی دیہیں

ہون کے سمے شریر دھارن کر کے سوئم اگنی دیو پرسن ہو کر آہوتی لینے لگے ۔ چاروں وید برہمنوں کا بھیس دھارن کر کے وواہ کی پدھیاں بتا رہے ہیں ۔

چوپائی

جنک پاٹ مہیشی جگ جانی ۔ سیا ماتو کمیں جائی بکھانی

سُجھُوسُکرت سُکھ سُندرتا ئی سب سمیٹی بِدھی رچی بنائی

جنک جی کی جگت پرسِدھ پٹ رانی سینا جی کی ماتا سُنینا کے سُندر روپ کا ورنن کس طرح ہو سکتا ہے۔ مانو برہما جی نے سُندریشں مُنیہ سُکھ اور سُندرتا سب کو اکٹھا کر کے انہیں سنوار کر رچا ہے،

سمُوچیانی مُنی برنہہ بولائیں۔ سُنت سُاسنی سادر لیائیں

جنک بام دِسی سوہ سُنینا۔ ہم گری سنگ بنی جنو مینا

سمال جان کر منیشوروں نے اُن کو بلوایا۔ سہاگن استریاں انہیں آدر سمیت لے آئیں سُنینا۔ جنک کی بائیں طرف ایسے سُنو بھا پا رہی ہے۔ مانو ہماچل کے ساتھ مینا براج رہی ہو۔

کنک کلس منی کوپر رُورے۔ سُچی سُگندھ منگل جل پُورے

نج کر بِدت راؤ اور رانی۔ دھرے رام کے آگیں آنی

سونے کے گھڑے منیوں کی سُندر پرائتی پوتر سُگندھ اور منگل جل سے بھرے ہوئے اپنے ہاتھوں سے لا کر پرن من سے راجا اور رانی نے رام جی کے آگے رکھے۔

پڑھہیں بید مُنی منگل بانی۔ گگن سُمن جھری اوسرُو جانی

بروبلوکی دمپتی انورا گے۔ پائے پُنیت پکھارن لاگے

مُنی جن منگل بانی سے وید پڑھ رہے ہیں شبھ اوسر جان کر آکاش میں پھولوں کی جھڑی لگ رہی ہے۔ دولہا کو دیکھ کر راجہ اور رانی پریم میں مگدھ ہو گئے اور اُنکے پوتر چرنوں کو دھونے لگے۔

چھند

لاگے پکھارن پائے پنکج پریم تن پُلکا ولی

نبھ نگر گان نسان جے دھنی اُمگی جنو چہوں دِسی چلی

جے پد سروج منوج اری اُرسر سدیو براجہیں

جے سکرت سُمرت بملتا من سکل کلی مل بھاجہیں

وہ شری رام جی کے چرن کملوں کو دھونے لگے اور پریم اُمنگ وش اُنکے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے آکاش اور جنک پُر میں گانے نقارے بجنے اور جے جے کار کی آواز مانو چاروں دِشاؤں میں اُمڈ پڑی۔ جو چرن کمل کام دیو کے دُشمن شری شنکر جی کے من رُوپی سروور میں سدا ہی براجتے ہیں جن کا ایک بار سمرن کرنے سے من شدھ ہو جاتا ہے اور کلجگ کے سارے پاپ بھاگ جاتے ہیں۔

جے پرسی مُنی بنیتا لہی گتی رہی جو پاتک مہی

مکرند جنہہ کو سمبھو سر سُچتا اودھی سُربر نی

کر مدھپ من مُنی جوگی جن جے سیئی ابھمیت گتی لہیں

تے پد پکھارت بھاگیہ بھاجنو جنک جے جے سب کہیں

جن چرن کملوں کا سپرش پاکر مہا پاپی گوتم مُنی کی اہلیا نے بھی پرم گتی پائی جن کے مکرند رس (پاؤں کی دھوون) یعنی شری گنگا جی شو جی کے مستک پر براجتی ہے جیسے دیوتا لوگ پوترتا کی سیما بتلاتے ہیں جن چرن کملوں پر مُنی اور یوگی جن اپنے منوں کو بھونرا بنا کر سیون کر کے من مانی گتی کو پراپت ہوتے ہیں۔ ان چرنوں کو بڑبھاگی جنک جی دھو رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر سب نے جے جے ہو جے ہو کہہ رہے ہیں

بر کُنوری کرتل جوری ساکھوچار دوؤ کُل گرُو کریں

بھیئو پانی گہن بلوکی بدھی سُر منج مُنی آنند بھریں

سُکھ مُول دُولہ دیکھی دمپتی پُلک تن ہلسیو ہیو

کری لوک بید بدھان کنیا دان نرپ بھوشن کیو

دولہا اور دلہن دونوں کے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملا کر دونوں کُل کے گرو اپنے اپنے راجہ کے کُل کا شاکھوچار (پشت نامہ) کرنے لگے۔ دولہا کے ہاتھ میں دلہن کا ہاتھ لئے ہوئے دیکھ کر برہما آدی دیوتا منش اور مُنی آنند سے بھرپور ہو گئے سُکھ کے مُول دولہا کو دیکھ کر راجہ جنک اور اُن کی پٹ رانی سُنینا کے شریر پُلکت ہو گئے۔ اور ہردے میں آنند ٹھاٹھیں مارنے لگا۔ راجہ شرومنی شری جنک جی نے لوک اور وید ریتی سے کنیا دان کیا۔

ہم دنت جمیں گر پچا جیسیں ہی گئی ہی شری ساگر دئی
تھیں جنک رام ہی سیا سم رپی لیسو کل کیرتی مئی
کیوں کرے بنئے بدہو کیو بدہو ورتی سالوریا
کری ہوم بدھی ت گانٹھی جوڑی ہون لاگیں کھانوری

جیسے ہمانچل نے شوجی کو پاربتی اور کھشیر ساگر نے شری وشنو جی کو لکشمی جی دی تھیں۔ ویسے ہی راجہ جنک جی نے شری رام جی کو سیتا ارپن کر دی۔ جس کی سنسار میں نت سندر کیرتی ہو رہی ہے۔ بدیہہ (جنک جی) بنتی کریں تو کیسے کر سکتے ہیں۔ کیونکہ بھگوان شری رام چندر جی کی سانوری مورتی نے تو اُن کی دیہہ میں سُدھ بُدھ ہی بھلا دی تھی۔ اس لئے وہ بنتی تو نہ کر سکے پرنتو ودھی پُوروک ہوم کر کے گانٹھ جوڑ دی۔ اور ویدی کی پرد چھنا کھانوریں ہونے لگیں۔

دوھا

جے دھنی بندی بید دھنی منگل گان لنسان
سُنی ہرشہیں برسہیں بیدھ سُر تروسُمن سُجان

"جے ہو جے ہو" کی دھن۔ بھاٹوں کا کل کی کیرتی ولیتیں کا گان کرنے کی دھن۔ وید منتروں کی دھن۔ منگل گیت گانے کی دھن اور نقاروں کے بجنے کی دھن سُن کر بدھی مان دیوتا گن پرسن ہو کر کلپ برکش کے پھول برسانے لگے۔

چھند

کنور کنوری کل بھانوری دیہی۔ نین لابھو سب سادر لیہیں
جائی نہ برنی منوہر جوری۔ جو اُپما کچھ کہوں سو تھوری

ور اور کنیا دونوں کی سندر بھانوریں دے رہے ہیں سب آدر پُوروک نیتروں کا لابھ اُٹھا رہے ہیں۔ شری رام اور شری سیتا جی کی اس منوہر جوڑی کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ اُنکے سمان سنسار میں کونسی وستو ہے جس کی کہ اُن کو اُپما دی جا سکے۔ ارتھات جو کچھ اُپما کہوں۔ وہ کافی نہ ہو گی۔

رام سیا سندر پرتی چھاہیں۔ جگمگات منی کھمبھن ماہیں

منہوں مدن رتی دھر بہو رُوپا۔ دیکھت رام بیاہو انوپا

شری رام چندر جی اور شری سیتا جی کی سُندر پرچھائیں۔ (عکس) منیوں کے کھمبھوں میں جگمگاتی ہوئی ایسی شوبھا دے رہی ہیں۔ مانو کام دیو اور اُن کی استری رتی بہت سے شریر دھارن کئے شری رام جی کے وواہ کے انوپم (بے مثال) اُتسو کو دیکھتے ہوں۔

درس لالسا سکچ نہ تھوری۔ پرگٹت دُرت بہوری بہوری
بھئے مگن سب دیکھنہارے۔ جنک سمان اپان بسارے

اُن کام دیو اور رتی کو درشنوں کی لالسا بھی بہت ہے اور اپنی سُندرتا کا گھمنڈ چُور ہوا دیکھ کر لجا نے بھی بہت ہیں۔ اس لئے بار بار پرگٹ بھی ہوتے ہیں۔ اور چھپ بھی جاتے ہیں۔ دیکھنے والے سب لوگ۔ ایسی سُندر انوپم شوبھا کو دیکھ کر آنندت ہو گئے اور راجہ جنک کی طرح اپنے آپ کی سُدھ کھو بیٹھے۔

پرمدت مُنہہ بھانوریں پھیریں۔ نیگ سہت سب ریتی نبیریں
رام سیا سر سیندور دیہیں۔ سوبھا کہی نہ جاتی بدھی کیہیں

اس پرکار آنند پُوروک منیشوروں نے بھانوریں کروائیں اور نیگ سمیت سب ریتیوں کو پورا کیا۔ شری رام جی سیتا جی کے سر میں سندور دے رہے ہیں۔ اس شوبھا کا کسی پرکار ورنن بھی نہیں ہو سکتا۔

ارُن پراگ جلج بھری نیکیں۔ سسی ہی بھوش اہی لوبھا می کیں
بہوری بسشٹ دینہہ انوساسن۔ بر دولہنی بیٹھے ایک آسن

(شری) رام جی کا سندر ہاتھ تو کمل ہے لال سندور اس کمل کا پراگ ہے۔ اُن کی سانولی بھجا مانو سانپ ہے اور سیتا جی کا مکھ چندرما ہے۔ جب شری رام چندر جی اپنی سانولی بھجا کو اُٹھا کر اپنے ہاتھ کمل سے چندر مکھی سیتا جی کے سر میں سندور دے رہے ہیں تو وہ ایسی شوبھا دے رہا ہے۔ مانو کمل کو لال پراگ سے بھلی پرکار بھر کر امرت کے لوبھ سے سانپ چندرما کو بھوشت (شرنگار)

کر رہا ہے پھر وسِشٹ جی نے آگیا دی۔ تب دولھا اور دلھن ایک آسن پر بیٹھے۔

چھند

بیٹھے بر آسن رامُو جانکی مُدِت من دسرتھُو بھئے
تنُو پلک پُنی پُنی دیکھی اپنیں سُکرت سُر ترو پھل نیئے
بھری بھُون رہا اُچھاہُو رام بیاہُو بھا سبہیں کہا
کیہی بھانتی برنی سِرات رسنا ایک ایہو منگلو مہا

شری رام اور جانکی جی سُندر آسن پر بیٹھے۔ اُن کو دیکھ کر مہاراج دسرتھ پرسن ہوئے۔ اپنے پُن کرم رُوپی کلپ برکش میں نئے پھل آئے دیکھ کر اُن کا شریر پلکت ہو رہا ہے۔ سب لوگ اُتساہ سے بھر گئے۔ سب نے کہا کہ شری رام چندر جی کا وواہ ہو گیا۔ یہ منگل کتنا مہان ہے۔ پرنتو مکھ میں جیبھ ایک ہے اِس لئے اس کا ورنن بھلی پرکار کیسے کیا جا سکتا ہے۔

تب جنک پائی وسِشٹ آئسُو بیاہ ساج سنواری کے
مانڈوی شرت کیرتی اُرملا کنوری لئیں ہنکاری کے
کُسکیتُو کنیا پرتھم جو گُن سیل سُکھ سوبھا مئی
سب ریتی پریتی سمیت کری سو بیاہی نرپ بھرتہی دئی

وسِشٹ جی کی آگیا پاکر اور وواہ کا سارا ساج سجا کر راجہ جنک نے مانڈوی، شرت کیرتی اور اُرملا ان تینوں راج کماریوں کو بلا لیا اور کشدھوج نامی اپنے بھائی کی بڑی بیٹی مانڈوی جی جو کہ گُن شیل سُکھ اور شوبھا کی کھان تھی۔ پریم پُوروک راجہ جنک نے ودھی انوسار سب ریتی کر کے بھرت جی کو بیاہ دی۔

جانکی لگھو بھگنی سکل سُندری سرومنی جانی کے
سو تنیہہ دینہہ بیاہی لکھن ہی سکل بدھی سنمانی کے
جیہی نامُو شرت کیرتی سلوچنی سُمکھی سب گُن آگری
سو دئی رپُوسُودن ہی بھُوپتی رُوپ سیل اُجاگری

سیتا جی کی چھوٹی بہن اُرملا جی جو کہ سب سندریوں میں شری منی تھی۔ راجہ جنک نے سب ودھی انوسار سنمان کر کے لکشمن جی کو بیاہ دی۔ اور شرت کیرتی نام والی۔ سندر نیتروں والی سب گنوں کی کھان۔ رُوپ اور شیل میں اُجاگر (مشہور) چندر مکھی کو راجہ جنک نے شترُگھن جی سے بیاہ دیا۔

انُورُوپ بر دلہنی پرسپر لکھی سکچ ہیاں ہرشہیں
سب مُدت سُندرتا سراہہیں سُمن سُر گن برشہیں
سُندری سُندر برنہ سہ سب ایک منڈپ راجہیں
جنُو جیو اُر چاریو اوستھا بِبھُن سہت براجہیں

چاروں دولھا اور چاروں دلہنیں اپنے انُورُوپ (مطابق) جوڑی کو دیکھ کر لجاتے ہوئے من میں بڑے ہی پرسن ہو رہے ہیں۔ سب لوگ پرسن ہو کر اُن کے سُندر سرُوپ کی پرشنسا (تعریف) کر رہے ہیں۔ دیوتا لوگ آکاش سے پھول برسا رہے ہیں۔ سُندر دلہنیں اپنے سُندر وروں سمیت سب ایک ہی منڈپ میں ایسے شوبھا پا رہی ہیں۔ مانو جیو کے انتہ کرن میں چاروں اوستھائیں (جاگرت۔ سوپن یعنی عالم خواب۔ سُشُپتی یعنی گہری نیند۔ تُریا یعنی برہم آنند مئی اوستھا) اپنے اپنے چاروں سوامیوں (وشو۔ تیجس۔ پراگیہ اور برہم) سمیت براج رہی ہیں۔ (جاگرت ابھیمانی جیو کو وشو کہتے ہیں۔ اور اُسے ہی سوپن میں کریڑا کرنے کے کارن اتھوا اگنی کے ہی تیج سے سوپن کا سنسار پرگٹ ہونے کے کارن اُسے تیجس کہتے ہیں۔ اور جب وہ جاگرت اور سوپن سے رہت گہری نیند میں سو جاتا ہے۔ اور جاگ کر نیند کے سُکھ کا ورنن کرتا ہے کہ میں بڑے سُکھ سے سویا ارتھات اُسے سُشُپتی اوستھا کے سُکھ کا گیان ہوتا ہے۔ اس لئے سُشُپتی اوستھا کے سمبندھ سے اُس جیو کو پراگیہ کہتے ہیں۔ اور جب وہ ان تینوں اوستھاؤں کا ابھیمان چھوڑ کر اپنے شدھ سرُوپ کے بھرم کو تیاگ کر برہم میں لین ہو جاتا ہے تو اس کی اس اوستھا کو تُریا کہتے ہیں۔

دوہا

مُدت اودھ پتی سکل سُت بدھُنہ سمیت نہاری
جنُو پائے مہی پال منی کرینہہ سہت پھل چاری

اور دھ نریش راجہ دسرتھ اپنے چاروں پتروں کو بہوؤں
سمیت دیکھکر ایسے پرسن ہیں۔ مانو وہ راجاؤں کے شرومنی کریاؤں سمیت
دھرم ارتھ کام موکھش چاروں پھل پا گئے ہوں۔

چوپائی

جسی رگھوبیر بیاہ بدھی برنی۔ سکل کنور بیاہے تیہی کرنی
کہی نہ جائی کچھو داج بھوری۔ رہا کنک منی منڈپ پوری

شری رام جی کے وواہ کی جیسی ودھی ورنن کی گئی ہے ویسی
ہی ریتی سے سارے راجکماروں کے وواہ کئے گئے جہیز کی بڑائی
تو کچھ کہی نہیں جا سکتی۔ سارا منڈپ سونے اور منیوں سے بھر گیا۔

کمبل بسن بچتر پٹورے۔ بھانتی بھانتی بہو مول نہ تھورے
گج رتھ تُرگ داس اور داسی۔ دھینو النکرت کام دُہا سی
بستو انیک کریئے کمی لیکھا۔ کہی نہ جائی جانہیں جنہہ دیکھا
لوکپال اولوکی سہانے۔ لینہہ اودھ پتی سب سکھ مانے

بہت سے کمبل ابستر۔ بھانت بھانت کے ریشمی کپڑے جو کہ
بہت ہی انمول یہ وان (قیمتی) تھے۔ ہاتھی۔ گھوڑے داس۔ داسیاں
(نوکر اور لونڈیاں) اور گہنوں سے سجی ہوئیں۔ کام دھینو کی سی گائیں
آدی انیک پدارتھ ہیں۔ جن کی گنتی کرتے نہیں بنتی۔ جنہوں نے دیکھا
ہے وہی جانتے ہیں۔ اُن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا جنہیں کو دیکھ کر
لوک پال بھی سہا گئے (للچا گئے یا شرم سے رُک گئے) راجہ دسرتھ جی
نے سب کچھ سکھ اور بڑی پرسنتا پوروک گرہن کیا۔

دینہہ جاچکنہی جو جیہی بھاوا۔ اُبرا سو جنوا سے ہیں آوا
تب کر جوری جنکو مردو بانی۔ بولے سب برات سنمانی

جہیز کی وستوؤں پر جس یاچک کی جس وستو پر رچی دیکھی
وہ اُسے دے دی۔ جو کچھ بچ رہا وہ جنواسے میں بھجوا دیا گیا تب جنک
جی ہاتھ جوڑ کر بڑی کومل بانی سے ساری برات کا سمان کرتے ہوئے
بولے۔

چھند

سنمانی سکل برات آدر دان بنے بڑائی کے
پرمدت مہامنی برند بندے پوجی پریم لڑائی کے
سر ونائی دیو منائی سب سن کہت کر سمپت کئیں
سر سادھو چاہت بھاو سندھو کی توش جل انجلی دئیں

آدر۔ دان۔ نمرتا اور بڑائی سے ساری برات کا سمان کر راجہ
جنک جی نے پرسنتا کے ساتھ پریم پوروک منی سماج کی پوجا اور
بندنا کی۔ پھر سر نوا کر سب دیوتاؤں کو پرسن کر کے راجہ جنک ہاتھ جوڑ
کر بولے کہ دیوتا اور سادھو تو آدر بھاؤ کے ہی بھوکے ہیں۔ ان کو کچھ
دیکر پرسن نہیں کیا جا سکتا۔ کیا چلو بھر پانی دینے سے کہیں سمندر
سنتشٹ ہو سکتا ہے۔

کر جوری جنکو بہوری بندھو سمیت کوسل رائی سوں
بولے منوہر بین بانی سنیہہ سیل سُبھائے سوں
سمبندھ راجن راورے ہم بڑے اب سب بدھی بھئے
ایہی راج ساج سمیت سیوک جانبے بنو گنہ لیئے

پھر راجہ جنک اپنے بھائیوں سمیت ہاتھ جوڑ کر منوہر شیل
اور سندر پریم سے بھری پورن بانی سے راجہ دسرتھ کو کہنے لگے۔ کہ ہے
راجن! آپکے ساتھ سمبندھ ہونے سے ہم اب سب پرکار بڑے
ہو گئے ہیں۔ ہم کو اس راج پاٹ سمیت اپنا بے دام سیوک
جانئے۔

اے دار کا پرچارکا کری پالبیں کرونا نئی
اپرادھ چھمی بولی پٹھئے بہت ہوں ڈھیٹھیو کئی
پنی بھانو کل بھوشن سکل سنمان ندھی سمدھی کئے
کہی جاتی نہیں بنتی پرسپر پریم پرپورن ہئے

یہ ہماری کنیائیں ہیں۔ ان کو اپنی داسی جان کر نت نئی دیا
درشٹی سے ان کا پالن کرنا جو ہم نے آپکو یہاں بلانے کی ڈھٹائی
کرنے کا اپرادھ کیا ہے۔ اُسے کشما کرنا پھر سوریہ کل شرومنی

دشرتھ جی نے راجہ جنک کا اتنا سنمان کیا۔ کہ اُن کو سنمان کا ندھی (خزانہ) ہی کر دیا۔ دونوں کے ہردے پریم سے بھری پورن ہیں اُن کی آپس میں ایک دوسرے کی نمرتا بھاؤ کو کہا نہیں جا سکتا۔

برندارکا گن سمن برسہیں راؤ جنواسے ہی چلے
دُندبھی جے دھنی بید دھنی نبھ نگر کوتوہل بھلے
تب سکھیں منگل گان کرت مُنیس آئیسو پائی کے
دُولہا دُلہنہ سہت سُندری چلیں کوہبر لیائی کے

دیوتا گن پھول برسا رہے ہیں۔ راجہ جنواسے کو چلے نقارے کی دھن۔ جے جے کی دھن اور دید دھن ہو رہی ہے۔ آکاش اور نگر میں دھوم دھام مچی ہوئی ہے۔ تب مُنیشوروں کی آگیا پا کر سندر سکھیاں دو لہاؤں سمیت دُلہنوں کو لے کر منگل گیت گاتی ہوئیں کوہبر کو چلیں۔

دوہا

پُنی پنی راہی چتو سیا سکُچتی منو سکچیں نہ
ہرت منوہر مین چھبی پریم پیاسے نین

سیتا جی بار بار رام جی کی اور دیکھتی ہیں اور لجا جاتی ہیں۔ پر اُن کا من دیکھنے سے نہیں تجاتا (اگھاتا) اُن کا من بھگوان کے درشن میں لولین ہے۔ پریم کے پیاسے اُن کے نیتر چنچل مچھلی کی شوبھا کو بھی ہرتے ہیں۔

ماس پارائن گیارہواں وشرام (بال کانڈ)

چوپائی

سیام سریر سُبھائی سُہاون۔ سوبھا کوٹی منوج لجاون
جاوک جُت پد کمل سُہائے۔ مُنی من مدھپ رہت جنہ چھائے

شری رام چندر جی کا شیام (ساؤنلا) شریر سبھاؤ سے ہی سُندر ہے۔ جس کی شوبھا کو دیکھ کر کروڑوں کام دیو لجاتے ہیں۔ مہاور سے یُکت اُن کے چرن کمل بہت ہی شوبھا دے رہے ہیں۔ جن پر مُنی جنوں کے من رُوپی بھونرے سدا ہی چھائے رہتے ہیں۔

پیت پُنیت منوہر دھوتی۔ ہرتی بال رَبی دامنی جوتی
کل کنکن کٹی سوتر منوہر۔ باہو بسال بھوشن سُندر

پیلی دپوتر اور منوہر دھوتی پراتہ کال کے سورج اور بجلی کی چمک کو ہرے لیتی ہے۔ کمر میں سُندر کنکنی اور کٹی سُوتر ہیں اور اُن کی لمبی بھجائیں ہیں جن پر سندر گہنے پہنے ہوئے ہیں۔

پیت جنیو مہا چھبی دیئی۔ کر مُدریکا چوری چتو لیئی
سوہت بیاہ ساج سب ساجے۔ اُر آیت اُر بھوشن راجے

پیلا جنیو مہا شوبھا دے رہا ہے۔ ہاتھ کی انگوٹھی چت کو چُرا لیتی ہے۔ بیاہ کے سب ساج سجے ہوئے وہ بہت شوبھا پا رہے ہیں چوڑی چھاتی پر سندر گہنے شوبھا پا رہے ہیں۔

پیئر اپرنا کا کھا سوتی۔ دُہوں آنچر نہی لگے منی موتی
نین کمل کل کنڈل کانا۔ بدن سکل سوندرج ندھانا

پیلا دوپٹہ پیلے جنیو کی طرح ہی سہاونا لگتا ہے۔ جس کے دونوں آنچلوں پر منی اور موتی لگے ہوئے ہیں۔ کمل کے سمان نیتر ہیں۔ کانوں میں سندر کنڈل ہیں۔ اُن کا مکھ تو ساری سُندرتا کا خزانہ ہی ہے۔

چوپائی

سندر بھرگئی منوہر ناسا ۔ بھال تلک گور جی رتنا نو اسا
سوہت موڑ و منوہر ماتھے ۔ منگل مئے مکتا منی گا تھے

اتی انت سندر ماتھی بھری ہیں ۔ منوہر ناک ہے مستک پر لگا ہوا تلک تو سندر رتنا کا گھر ہی ہے ۔ منگل مئے منی اور موتی جڑت سندر منوہر موڑ مکٹ ماتھے پر شوبھا پا رہا ہے ۔

گا تھے مہا منی موڑ منجل انگ سب چیت چور ہیں
پُرناری سُر سُندریں سبھی بلو کی سب تن تور ہیں
منی لبسن بھوشن واری آرتی کر ہیں منگل گاویں
سُر سُمن بر ہیں سوت ماگدھ بندی سُجس سناویں

سندر موڑ بہت ہی مولیہ وان (قیمتی) منیوں سے جڑا ہوا ہے سندر انگ چیت کو چرائے لیتے ہیں ۔ جنک پُر کی استریاں اور دیو سندریاں دولہے کو دیکھکر تنکا توڑ رہی ہیں ۔ تاکہ ان کو کسی کی بُری نظر نہ لگ جائے ۔) اور منی لبستر گہنے نچھاور کرکے ان کی آرتی اتار رہی ہیں ۔ اور منگل گا رہی ہیں ۔ دیوتا پھول برسا رہے ہیں ۔ سوت ، ماگدھ ، بھاٹ سیش (کل کی بڑائی) سناتے ہیں ۔

کو ہبر ہیں آنے کنور کنوری سُماسنہہ سُکھ پائی کے
اتی پریتی لوکک ریتی لاگیں کرن منگل گائی کے
لہکوری گوری سکھا رام ہی سیا سن سار و کہیں
رنیواس ہاس بلاس رس بس جنم کو پھل سب لہیں

سہاگن استریاں سکھ مان کر دولہا اور دولہن کو کوہبر (کل دیوتا کے ستھان) میں لائیں ۔ منگل گان کرکے اتی انت پریم سے وہ لوکک ریتی کرنے لگیں ۔ شری رام چندر جی کو شری گوری جی بہکور (دولہا دولہن کا آپس میں ایک دوسرے کو گراس دینا) سکھا رہی ہیں ۔ اور سیوتی جی سیتا جی کو سکھاتی ہیں سب رنواس اکہا ہاس ولاس کے آنند میں مگن ہے ۔ سبھی اپنے اپنے جنم کا پھل پراپت کر رہے ہیں ۔

نج پانی منی مہوں دیکھی اتی روتی سروپ ندھان کی
چالتی نہ بھج بلی بلو کی برہ بھے بس جانکی
کوتک بنود پرمود پریم نہ جائی کہی جانہیں الیں
بر کنوری سندر سکل سکھیں لوائی جنواسے ہی چلیں

سندر روپ ندھان شری رام چندر جی کی پرچھائیں جانکی جی اپنے ہاتھ کی منیوں میں دیکھ رہی ہیں ۔ اس بھئے کے کارن کہ کہیں رام جی کے درشن میں ؛ یوگ نہ ہو جائے سیتا جی اپنی بھج بلی کو ہلاتی نہیں اور اپنی درشٹی (نظر) کو بھی اُس پرچھائیں پر برابر جمائے رکھا ہے ۔ اس سمے کے ہنسی تماشے اور منگل کا آنند اور اتھاہ پریم ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔ اُسے سکھیاں ہی جانتی ہیں ۔ ور اور کنیاؤں کو سب سندر سکھیاں پھر جنواسے کو ساتھ لے چلیں ۔

تیہی سمے سنئے اسیس جہاں تہاں نگر نبھ آنند و مہا
چِر جیئیں جوڑیں چارو چاریو مودت من سبہیں کہا
جوگیندر سدھ منیس دیو بلو کی پربھو دندبھی ہنی
چلے ہرشی برشی پرسون نج نج لوک جے جے بھنی

اس سمے جہاں تہاں نگر اور آکاش میں آشیرواد کی دھونی ہی دھونی سنائی دے رہی ہے ۔ اور مہا آنند چھایا ہوا ہے سبھی پرسن ہو کر کہا کہ سندر چاروں جوڑیاں چر جیوی ہیں ۔ یوگی ، راج سدھ اور منیشور دیو شری رام چندر جی کو دیکھکر دندبھی بجاتے اور پرسن ہو کر پھول برساتے جے ہو ، جے ہو ، کہتے ہوئے اپنے اپنے لوک کو چلے ۔

دوہا

سہت بدھوٹہنہ کنور سب تب آئے پتو پاس
سوبھا منگل مود بھری اُمگیو جنو جنواس

چاروں راجکمار اپنی اپنی دلہنوں سمیت پتا جی کے پاس آئے تب تو شوبھا منگل اور آنند سے بھر کر مانو سب جنواسا اُمڈ ہی پڑا ۔

چوپائی

پُنی جیونار بھئی بہو بھانتی ۔ پٹھئے جنک بلائی براتی
پرت پانوڑے بسن انوپا ۔ سُتنہہ سمیت گون کیو بھوپا

پھر بھانت بھانت کی رسوئی بنائی گئی جنک جی نے
برات کو بلا بھیجا۔ انو پم بستروں کے پانوڑے پڑتے جاتے ہیں جب کہ
دسرتھ جی پتروں سہت چلے۔

سادر سب کے پائے پکھارے۔ جتھا جوگ پیڑھنہ بیٹھارے
دھوئے جنک اودھپتی چرنا۔ سیل سنیہو جائی نہیں برنا

آدر کے ساتھ سب کے پاؤں دھوئے گئے اور بھالو گیہ
پیڑھوں پر سب براتی بٹھائے گئے تب جنک جی نے اودھ نریش
دسرتھ جی کے چرن دھوئے۔ اُن کا شیل اور ان کے پریم بھاؤ کا
ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

بہوری رام پد پنکج دھوئے۔ جے ہر ہردے کمل مہں گوئے
تینیو بھائی رام سم جانی۔ دھوئے چرن جنک نج پانی

پھر شری رام چندر جی کے جو چرن کمل شری شو جی کے ہردے
کمل میں چھپے رہتے ہیں۔ ان کو پھر راجہ جنک نے دھویا۔ اور پھر تینوں
بھائیوں کو رام جی کے سمان جان کر ان کے چرن راجہ جنک نے اپنے
ہاتھوں سے دھوئے۔

آسن اُچت سب ہی نرپ دینہہ۔ بولی سوپ کاری سب لینہہ
سادر لگے پرن پنواڑے۔ کنک کیل منی پان سنوارے

راجہ جنک جی نے سب کو اُچت آسن دیئے۔ پھر رسوئی پروسنے
والوں کو بلایا۔ آدر کے ساتھ پتلیں پڑنے لگیں۔ جو سندر سہانے ہیروں
کے پتوں سے سونے کی کیل لگا کر بنائی گئی تھیں۔

دوہا

سوپودن سُرَبھی سرپی سُندر سواد پنیت
چھن مہوں سب کیں پروسی گے چتر سُوآ بنیت

چتر اور مہربانی سے بولنے والے رسوئیے سُندھ سواد شٹ
(ذائقہ دار) اور پوتر دال بھات اور گائے کا گھی کشن بھر میں سب
کے سامنے پروس گئے۔

چوپائی

پنچ کول کری جیونن لاگے۔ گاری گان سُنی اتی انوراگے
بھانتی انیک پرے پکوانے۔ سُدھا سرس نہیں جاہیں بکھانے

سب لوگ پانچ گراس کر کے (پرانا ئے سواہا، اپانائے
سواہا، ویانائے سواہا، اُدانائے سواہا اور سمانائے سواہا۔
ان منتروں کا اُچارن کرتے ہوئے پہلے پانچ پرانوں کو گراس دینا
یہ پانچ گراسی کرم کہلاتے ہیں۔) اکٹھے بھوجن کرنے لگے۔ گالی میں
گیت (پنجابی سٹھنیاں) سن کر سب اتی انت پرسن ہو گئے
انیک پرکار کے امرت میٹھے پکوان پروسے گئے۔ ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

پروسن لگے سُیار سُجانا۔ بنجن بہوبدھ نام کو جانا
چاری بھانتی بھوجن بدھی گائی۔ ایک ایک بدھی برنی نہ جائی

چتر رسوئیے بھانت بھانت کے ویجن دکھلانے والے پدارتھ
مٹھائیاں، آدی پروسنے لگے۔ ان کا نام کون جانتا ہے چار کر بھانے
والے۔ چوس کر کھانے والے اور پی کر کھانے یوگیہ بھوجن اس پرکار چار
پرکار کے بھوجنوں کی بدھی کہی گئی ہے۔ ان میں سے ایک ایک
پرکار کے اتنے پدارتھ بنے تھے کہ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

چھرس رُچر بنجن بہو جاتی۔ ایک ایک رس اگنت بھانتی
جیونت دیہیں مدھر دھنی گاری۔ لے لے نام پرش اور ناری

چھ رس (میٹھا، کھٹا، کڑوا، نمکین، کسیلا، چرپرا) والے
بہت طرح کے سواد شٹ ویجن ہیں۔ ایک ایک رس کے اگنت پرکار
کے بنے ہوئے ہیں۔ برات کے بھوجن کرتے سمے استریاں میٹھی سریلی دھن سے
پرش اور استریوں کے نام لے لے کر گالی و بچر گیت گا رہی ہیں۔

سمے سہاونی گاری بِراجا۔ ہنست راؤ سنی سہت سماجا
ایہی بدھی سب ہی بھوجن کینہا۔ آدر سہت آچمنو دینہا

سمے کی سہاونی گالی بھی خوب بھا پائی ہے اُسے سن کر سماج
سہت راجہ دسرتھ جی ہنس رہے ہیں۔ اس پرکار سب نے بھوجن کیا
اور تب سب کو آدر سمیت ہاتھ منہ دھونے کے لیے جل دیا گیا۔

دیئی پان پُوجے جنک دسرتھو سہت سماج
جنواسے ہی گونے مُدِت سکل بھوپ سِرتاج

پھر پان دے کر جنک جی نے دسرتھ جی کے سہت اُن کی ساری سماج کا پُوجن کیا۔ سب راجاؤں کے سرتاج دسرتھ جی پرسن ہو کر جنواسے کو چلے۔

چوپائی

نت نُوتن منگل پُر ماہیں۔ نمش سرِس دن جامنی جاہیں
بڑے بھور بھوپتی سنی جاگے۔ جاچک گُن گن گاون لاگے

جنک پُور میں نت نئے منگل ہو رہے ہیں۔ آنکھ کی جھلک کے سمان دن رات بیتے جا رہے ہیں۔ پراتہ کال راجاؤں کے کمت مَنی دسرتھ جی جاگے۔ یاچک (بھکاری) لوگ اُن کے گُنوں کا گان کرنے لگے۔

دیکھی کنور بر بدھنہ سمیتا۔ کمی کہی جات موُد من جیتا
پرت کرِپا کری کے گرُو پاہیں۔ جہا پرموُد پریمو من ماہیں

چاروں راجکماروں کو ان بہوؤں سہت دیکھ کر ان کے من میں جو آنند ہے۔ وہ کہا نہیں جا سکتا۔ پراتہ کال کی ساری کریا کر کے وہ اپنے گُرو وششٹ جی کے پاس گئے۔ ان کے من میں مہا آنند اور پریم بھرا ہے۔

کری پرنام پُوجا کر جوری۔ بولے گرا امیس جنو بوری
تمہری کرپا سن ہو مُنی راجا۔ بھئیوں آج میں پُورن کاجا

پرنام کر کے اور اُن کی پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر امرت سے بھری ہوئی بانی سے راجہ دسرتھ جی نے کہا۔ ہے مُنی راج! آپ کی کرپا سے میں آج پُورن کام ہو گیا ہوں۔

اب سب بپر بولائی گوسائیں۔ دیہو دھینو سب بھانتی بنائیں
مُنی گر کری مہی پال بڑائی۔ پُنی پٹھئے مُنی بِرند بولائی

ہے گوسائیں! اب سب برہمنوں کو بلا کر سب بھانت سے سجا کر گائیں دیجئے۔ یہ سُن کر وششٹ جی نے راجہ کی بڑی بڑائی کی۔ اور پھر مُنی منڈلی کو بلوا بھیجا۔

دوہا

بام دیو اور دیو رِشی بالمیک جابالی
آئے مُنی بر نکر تپ کوسک آدی تپ سالی

تب بام دیو، دیو رِشی نارد، والمیک، جابالی اور وشوامتر آدی تپسوی شریشٹھ مُنیوں کی منڈلیاں وہاں آئیں۔

چوپائی

دنڈ پرنام سبھی نرپ کینہے۔ پُوجی سپریم براسن دینہے
چاری لچھ بر دھینو منگائیں۔ کام سُربھی سم سِیل سُہائیں

راجہ نے سب کو ڈنڈوت کر کے پرنام کیا۔ پریم سے اُن کی پوجا کر کے اُنہیں اُتم آسن دیئے۔ چار لاکھ اُتم گائیں منگوائیں جو شیل اور سُندرتا میں کام دھینو کے سمان تھیں۔

سب بدھی سکل النکرت کینہی۔ مُدِت مہیپ مہی دیو نہ دینہی
کرت بِنتی بہو بدھی نرنا ہو۔ لہیوں آجو جگ جیون لاہو

اُن کو سب کار کے گہنے کپڑوں سے سجا کر پرسن ہو کر برہمنوں کو راجہ دسرتھ جی نے دیا۔ راجہ بہت طرح سے پرارتھنا کر رہے ہیں کہ آج ہی جگت میں جینے کا لابھ میں نے اُٹھایا ہے۔

پائی اسیس مہیسو آنندا۔ لئے بولی پنی جاچک برندا
کنک بسن منی ہے گئے سب دینہا۔ دیئے بُوجھی رُچی رِبی کل نندن

برہمنوں کا آشیرواد پا کر راجہ کو بڑا آنند ہوا پھر یاچکوں کی منڈلیوں کو بُلا لیا۔ رگھوکل کو آنندت کرنے والے دسرتھ جی نے اُن کو اُن کی پسند پوچھ کر سونا، بستر، منی، گھوڑے، ہاتھی اور رتھ دیئے۔

چلے پڑھت گاوت گُن گاتھا۔ جے جے جے دِن کر کُل ناتھا
ایہی بدھی رام بیاہ اُچھاہو۔ سکئی نہ برنی سہس مُکھ جاہو

وہ سب گیت پڑھتے اور یش گاتے اور مہاراجہ دسرتھ کی جے ہو۔

جے ہو مہیجے ہو ۔ کہتے ہوئے چلے ۔ اس پرکار شری رام چندر جی کے دودھ کا استو ہوا جن کا ہزار مکھ والے شیش جی بھی نہیں ورنن کر سکتے ۔

دوھا

بار بار کوسک چرن سیس نائی کہہ راؤ
یہ سب سکھ منی راج تو کرپا کٹاچھ پساؤ

تب بار بار وشوامتر جی کے چرنوں میں ڈنڈوت کر کے مہاراجہ دشرتھ نے کہا کہ ہے منی راج ! یہ سب سکھ آپ کی کرپا درشٹی کی ہی کرپا ہے ۔

چوپائی

جنک سنیہہ سیل کرتوتی ۔ نرپ سب بھانتی سراہ بھوتی
دن اٹھی بدا اودھ پتی مانگا ۔ راکھیں جنک سہیت انوراگا

راجہ دشرتھ جی نے جنک کے پریم شیل ۔ کرنی اور ایشوریہ کی سب پرکار پرشنسا کی ہر روز سویرے اٹھتے ہی اودھ نریش دشرتھ جی جنک سے وداع ہونے کی آگیا مانگتے ہیں ۔ پرنتو راجہ جنک پریم سے انہیں رکھ لیتے ہیں ۔

نت نوتن آدر ادھکائی ۔ دن پرتی سہس بھانتی پہونائی
نت نو نگر آنند اچھاہو ۔ دسرتھ گونو سوہائی نہ کاہو

نت نیا آدر بڑھتا ہی جاتا ہے ۔ ہر روز ہزاروں پرکار سے مہمانی ہوتی ہے ۔ نگر میں نت نیا آنند اور اتساہ رہتا ہے ۔ دشرتھ جی کا وداع ہونا کسی کو نہیں سہاتا ۔

بہت دوس بیتے ایہی بھانتی ۔ جنو سنیہہ رجو بندھے براتی
کوسک ستانند تب جائی ۔ کہا بدیہہ نرپ ہی سمجھائی

اس پرکار بہت سے دن بیت گئے ۔ مانو پریم کی رسی سے براتی لوگ بندھے ہوئے ہیں ۔ تب وشوامتر جی اور ستانند جی نے راجہ جنک کو سمجھا کر کہا ۔

اب دسرتھ کہوں آئیسو دیہو ۔ جدپی چھاڑی نہ سکہو سنیہو
بھلے ہیں ناتھ کہی سچو بولائے ۔ کہی جے جیو سیس تنہہ نائے

کہ اب آپ دشرتھ جی کو وداع ہونے کی آگیا دیجئے ۔ یدپی پریم کے مارے آپ انہیں چھوڑنا نہیں چاہتے بہت اچھا سوامی! ایسا کہہ کر جنک جی نے منتریوں کو بلا لیا ۔ اور جے جیو کہہ کر انہوں نے (منتریوں نے) راجہ جنک جی کو مستک نوایا ۔

دوھا

اودھ ناتھ چاہت چلن بھیتر کرہو جناؤ
بھئے پریم بس سچو سنی بپر سبھا سد راؤ

جنک جی نے ان منتریوں سے کہا ۔ کہ اودھ نریش دشرتھ جی وداع ہونا چاہتے ہیں ۔ اس لئے آپ رنواس میں جا کر خبر کر دو ۔ یہ سن کر منتری و برہمن درباری سبھا اور سوئم راجہ جنک جی پریم کے وش ہو گئے ۔

چوپائی

پرباسی سنی چلی ہی براتا ۔ پوچھت بکل پرسپر باتا
ستیہ گوں سنی سب بلکھانے ۔ منہوں سانجھ سرسج سکچانے

جنک پر کے لوگوں نے جب برات کے جانے کی خبر کانوں کان سنی تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھنے لگے ۔ یہ نشچے ہو جانے پر کہ برات سچ مچ ہی جانے والی ہے ۔ وہ بہت ہی اداس ہو گئے ۔ مانو شام کے وقت کمل کا پھول کملا گیا ہو ۔

جہاں جہاں آوت بسے براتی ۔ تہاں تہاں سدھ چلا بہو بھانتی
بیدھ بھانتی میوا پکوانا ۔ بھوجن ساجو نہ جائی بکھانا
بھری بھری بسہن اپار کہارا ۔ پٹھیئں جنک انیک سسارا
ترگ لاکھ رتھ سہس پچیسا ۔ سکل سنوارے نکھ ار سیسا
مت سہس دس سندھر ساجے ۔ جنہی دیکھی دسی کنجر لاجے
کنک بسن منی بھری بھری جانا ۔ مہکیں دھینو بستو بدھی نانا

اودھیا سے جنک پر آتے سمے جہاں جہاں برات نے پڑاؤ کیا تھا

وہاں وہاں بہت پرکار کار سوئی کا سامان بھیجا گیا۔ انیکوں پرکار کے میوے۔ پکوان اور بھوجن کی سامگری جن کا کہ ورنن نہیں ہو سکتا۔ اگینت بیلوں اور کہاروں کے دوارہ بھر بھر کر بھیجے گئے ساتھ ہی جنک جی نے سندر پلنگ بھی بھیجے ایک لاکھ گھوڑے اور پچاس ہزار رتھ اوپر سے نیچے تک سجائے ہوئے۔ دس ہزار سجے ہوئے متوالے ہاتھی جنہیں دیکھکر دشاؤں کے ہاتھی بھی شرمندہ ہوتے ہیں۔ گاڑیوں میں بھر بھر کر سورن۔ بستر اور جواہرات اور گائیں۔ اس کے علاوہ اور بھی انیک پرکار کی وستوئیں دیں۔

دوہا

داج اُمت نہ سکئیے کہی دینہہ بدیہہ بہوری
جو اولوکت لوکپتی لوک سمپدا تھوری

جنک جی نے دہیز سے بے حد جہیز دیا۔ جو کہا نہیں جا سکتا۔ ہیں کہ آگے لوک پالوں کے لوک کی دولت بھی تھوڑی جان پڑتی تھی۔

چوپائی

سب سماجو یہی بھانتی بنائی۔ جنک اودھ پر دینہہ پٹھائی
چلی ہی برات سُنت سب رانیں۔ بکل مین گن جنو لگھو پانیں

اس پرکار سب سامان سجا کر راجہ جنک نے اودھیا جی کو بھیج دیا۔ برات کے جانے کی خبر سن کر رانیاں ایسے بیاکل ہو گئیں۔ مانو تھوڑے پانی میں مچھلیاں بیاکل ہو گئیں ہوں۔

پنی پنی سیا گود کری لیہیں۔ دیئی اسیس سکھاونو دیہیں
ہوتیہو سنتت پیاہی پیاری۔ چرواہی بات اسیس ہماری

وہ سب بار بار سیتا جی کو گود میں لے لیتی ہیں انہیں آشیرواد دے کر شکشا دیتی ہیں۔ کہ تم سدا اپنے پتی کی پیاری ہو۔ تمہارا سہاگ اٹل ہو یہی ہمارا آشیرواد ہے۔

ساس سسر گرو سیوا کریہو۔ پتی رکھ لکھی آئیسو انوسریہو
اتی سنیہہ بس سکھیں سیانی۔ ناری دھرم سکھویں مردو بانی

ساس سسر اور گرو کی سیوا کرنا۔ پتی کی رچی دیکھکر ان کی آگیا

انو سار چلنا۔ چتر سکھیاں اتی پریم وش ہو کر سیتا جی کو کومل بانی سے استری دھرم کی شکشا دیتی ہیں۔

سادر سکل کنوری سمجھائیں۔ رانیہہ بار بار اُر لائیں
بہوری بہوری بھیٹیں مہتاریں۔ کہہیں برنچی رچیں کت ناریں

اس پرکار رانیوں نے سب کماریوں کو استری دھرم کی شکشا دیکر بار بار انہیں چھاتی سے لگایا۔ ماتائیں بار بار ان سے ملتی ہیں اور کہتی ہیں کہ برہما جی نے استریوں کو کیوں بنایا۔

دوہا

تیہی اوسر بھائیہہ سہت رام بھانو کل کیتو
چلے جنک مندر مدت بدا کرا ون ہیتو

اسی سمے سوریہ ونش کے بھانو شری رام چندر جی بھائیوں سمیت پرسن ہو کر وداع کرانے کے لئے راج محل کو چلے۔

چوپائی

چاریو بھائی سبھائیں سہائے۔ نگر ناری نر دیکھن دھائے
کوؤ کہہ چلن چہت ہیں آجو۔ کینہہ بدیہہ بدا کر ساجو

سبھاؤ سے ہی سندر چاروں راجکماروں کو دیکھنے کے لئے جنک پر کے استری پُرش دوڑے۔ کوئی کہتا ہے کہ آج جانا چاہتے ہیں۔ راجہ جنک نے وداع کرنے کا سارا پربندھ کر لیا۔

لیہو نین بھری روپ نہاری۔ پریہ پاہنے بھوپ سُت چاری
کو جانے کیہہ سکرت سیانی۔ نین اتتھی کینہے بدھی آنی

ان پیارے مہمانوں چاروں راجکماروں کے روپ کو نیتر بھر کر دیکھ لو یہ پھر پتہ نہیں۔ بدھاتا نے ہمارے کون سے پنیہ کرموں کے پھل سروپ ان راجکماروں کو یہاں لا کر ہماری آنکھوں کا مہمان کیا ہے۔

مرن سیلو جمی پاو پیوکھا۔ سُرترو لہے جنم کر بھوکھا
پاؤ ناری ہری پد جیسیں۔ انہہ کر درسنو ہم کہں تیسیں

جیسے کسی مرنے والے کو امرت مل جائے اور جنم کے غریب کو کلپ برکش کی پراپتی ہو جائے۔ نرک ادھیکاری کو جیسے موکش کی پراپتی ہو جائے ایسے ہی ہمارے لئے ان کا درشن درلبھ ہے۔

نرکھی رام سوبھا اُر دھر ہو۔ نج من پھنی مُورتی منی کر ہو
ایہی بدھی سبہی نین پھلو دیتا۔ گئے کنور سب راج نکیتا

شری رام چندر جی کی شوبھا کو دیکھ کر ہردے میں دھار لو۔ اپنے من کو سانپ اور اُن کی منوہر مورتی کو منی بنا لو۔ اس پرکار سب کو نیتروں کا پھل دیتے ہوئے سب راجکمار راج محل میں گئے۔

دوہا

روپ سندھو سب بندھو لکھی ہرشی اُٹھا رنواس
کریں نچھاور آرتی مہا مُدت من ساس

روپ کے سمندر سب راجکماروں کو دیکھ کر رنواس ہرش سے اُٹھا۔ ساسویں پرسن من ہو کر نچھاور اور آرتی کرتی ہیں۔

چوپائی

دیکھی رام چھبی اتی انوراگیں۔ پریم بِبس پُنی پُنی پد لاگیں
رہی نہ لاج پریتی اُر چھائی۔ سہج سنیہو برنی کمی جائی

شری رام جی کی سندر شوبھا کو دیکھ کر وہ پریم میں مگن ہو گئیں۔ اور پریم کے وش میں ہو کر بار بار اُن کے چرنوں میں لگیں۔ ہردے میں بہت ہی پریتی چھا گئی جس سے لجا بھی چھوٹ گئی۔ اُنکے سہج سبھاوک پریم کا ورنن کس طرح سے کیا جا سکتا ہے۔

بھانتی بہت اُبٹی انہوائے۔ چھرس اتی بھوجن جیوائے
بولے رام سو اوسرو جانی۔ سیل سنیہہ سکچے بانی

انہوں نے بھائیوں سمیت شری رام جی کو اُبٹن لگا کر اسنان کرایا اور بڑے پریم سے چھ رس والا بھوجن کھلایا۔ سندر سمان دیکھ کر شری رام جی نے شیل، پریم اور لجا بھری بانی سے کہا۔

رائو اودھ پور چہت سدھائے۔ بدا ہون ہم اِہاں پٹھائے
ماتو مُدت من آیسو دیہو۔ بالک جانی کرب نت نیہو

مہاراج ایودھیا پوری کو جانا چاہتے ہیں۔ ہمیں وداع لینے کے لئے انہوں نے یہاں بھیجا ہے۔ ہے ماتا! پرسن من سے ہمیں آگیا دیجئے۔ اور اپنے بالک سمجھ کر سدا پریم درشٹی رکھئے۔

سنت بچن بلکھیو رنواسو۔ بولی نہ سکہیں پریم بس ساسو
ہردیاں لگائی کنوری سب لینہی۔ پتنہہ سونپ بنتی اتی کینہی

ان بچنوں کو سنتے ہی سارا رنواس اُداس ہو گیا۔ ساسوئیں پریم وش بول نہیں سکتیں۔ سب کماریوں کو چھاتی سے لگا لیا۔ اور انکے پتیوں کو سونپ کر بہت پرارتھنا کی۔

چھند

کری بنے سیا رامہی سمرپی جوری کر پُنی پُنی کہے
بلی جاؤں تات سُجان تمہ کہوں بدت گتی سب کی اہے
پریوار پُرجن موہی راجہی پران پریہ سیا جانی بی
تلسیس سیل سنیہہ لکھی نج کنکری کری مانی بی

نمسکار کر کے انہوں نے سیتا جی کو شری رام جی کو سونپ دیا اور ہاتھ جوڑ کر بار بار کہا۔ ہے تات! ہے چتر! میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ تم سب کے دلوں کا بھید جانتے ہو پریوار، پرواسیوں اور راجہ کو سیتا پرانوں کے سمان پیاری ہے۔ ایسا جان کر ہے تلسی کے سوامی! اس کے شیل اور پریم کو دیکھ کر اسے اپنی داسی سویکار کرنا۔

سورٹھا

تمہ پرپورن کام جان سرومنی بھاو پریہ
جن گن گاہک رام دوش دلن کرونا ائتن

تم پورن کام ہو چتر شرومنی ہو۔ تمہیں پریم بھاو سے پریم ہے بھگتوں کے گنوں کو گرہن کرنے والے اور اُن کے دوشوں کا ناش کرنے والے آپ دیا کے دھام ہو۔

چوپائی

اس کہی رہی چرن گہی رانی۔ پریم پنک جنو گرا سمانی
سُنی سنیہہ سانی بر بانی۔ بہو بدھی رام ساسو سنمانی

ایسا کہہ کر رانی چرنوں کو پکڑ کر رہ گئی اُنکی بانی تو مانو
پریم کے کیچڑ میں ہی سما گئی ہو۔ پریم سے بری پورن سندر بچنوں
کو سن کر شری رام چندر جی نے ساس کا بہت پرکار سے سنمان
کیا۔

رام بدا مانگت کر جوری۔ کینہہ پرنام بہوری بہوری
پائی اسیس بہوری سر نائی۔ بھائینہہ سہت چلے رگھورائی

شری رام جی نے ہاتھ جوڑ کر وداع مانگی اور بار بار پرنام
کیا۔ آشیرواد لے کر اور پھر ڈنڈوت کر کے بھائیوں کے سمیت شری
رگھوناتھ جی چلے۔

منجو مدھر مورتی اُر آنی۔ بھئیں سنیہہ سِتھل سب رانی
پُنی دھیرج دھر کنور ہنکاریں۔ بار بار بھیٹ ہی مہتاریں

سُندر میٹھی مورتی کو من میں دھارن کر کے رانیاں پریم
وش سکتے کی سی حالت میں ہو گئیں پھر دھیرج پکڑ کر کماریوں
کو بلا کر مائیں بار بار اُنہیں چھاتی سے لگاتی ہیں۔

پہنچاوہیں پھری ملہیں بہوری۔ بڑھی پرسپر پریتی نہ تھوری
پُنی پُنی ملت سکھنہہ بلگائی۔ بال بچھ جمی دھینو لوائی

کماریوں کو پہنچاتی ہیں۔ اور پلٹ کر پھر ملنے لگتی ہیں۔ اس سے
آپس میں پریتی بہت بڑھتی جاتی ہے۔ بار بار ملتی ہوئی ماتاؤں کو
سکھیوں نے الگ کر دیا۔ جیسے تازی بیائی (سونی) ہوئی گائے
کو اس کے بچھڑے سے الگ کر دیں۔

دوہا

پریم بیبس نر ناری سب سکھنہہ سہت نیواسُو
مانہوں کینہہ بدیہہ پُر کرونا برہا نواسُو

اس سمے نگر کے نر ناری اور سکھیوں سمیت سارا رنواس پریم
کے وش تھا ایسا بیاکل سے مانو جنک پُر میں کرونا اور برہ (غم جدائی)
نے ڈیرہ ڈال رکھا ہو۔

چوپائی

سُک سارکا جانکی جیائے۔ کنک پنجر نہی راکھی پڑھائے
بیاکل کہہیں کہاں بیدیہی۔ سنی دھیرج پریہری نہ کیہی

جن طوطا اور مینا کو سیتا جی نے پالا تھا۔ اور سونے کے پنجرے
میں رکھ کر پڑھایا تھا۔ وہ بیاکل ہو کر کہہ رہے ہیں۔ جانکی جی کہاں
ہیں۔ اُن کے ایسے آرت ناد سن کر سب کا دھیرج جاتا رہا۔

بھئے بکل کھگ مرگ ایہی بھانتی۔ منج دسا کیسیں کہی جاتی
بندھو سمیت جنک تب آئے۔ پریم اُمگی لوچن جل چھائے

جہاں پکشی اور پشو ایسے بیاکل ہیں۔ وہاں کے منشوں
کی دشا کا تو پھر کہنا ہی کیا۔ تب راجہ جنک اپنے بھائی سمیت
وہاں آئے پریم سے اُمڈ کر اُن کے نیتروں میں پریم جل بھر آیا۔

سیا بلوکی دھیرتا بھاگی۔ رہے کہاوت پرم براگی
لینہی راؤ اُر لائی جانکی۔ مٹی مہا مرجاد گیان کی

یہ بیدیہی وہ پرم ویرکت پرش کہلاتے تھے۔ تو بھی سیتا جی
کو دیکھ کر اُن کا دھیرج جاتا رہا۔ انہوں نے جانکی جی کو چھاتی سے لگایا۔
اس سمے اُن کے سب گیان کا بندھ ٹوٹ گیا (یہاں کوی نے کیا
ہی رہسیہ بھاؤ پرگٹ کیا ہے۔ سیتا جی بھگوان کی آداری شکتی ہیں
اگیان نشٹ ہیں، نہ تو اس انادی شکتی کے یتھارتھ سروپ کو سمجھنے کی
شکتی رہنے دیتا ہے! دھنہ اُس کے سوامی شری رام چندر جی ساکشات
برہم کی پراپتی ہونے دیتا ہے جب ہم اشُدھ مٹی سے لتھڑے ہاتھوں کو
شُدھ مٹی سے دھو ڈالنے کے سمان گیان سے اگیان کی نورتی کر دیتے
ہیں اور شُدھ مٹی کی طرح ہاتھ صاف کر کے وہ گیان اگیان دور کر کے
سوئم بھی نورت ہو جاتا ہے۔ تب ہم بھگوان کی انادی شکتی کے یتھارتھ
سروپ کو سمجھ کر اس کا پار پا کر بھگوان کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ یہاں
کوی نے یہی بھاؤ دکھلایا ہے۔ کہ سیتا جی کو چھاتی سے لگاتے ہی
جنک جی کے گیان کا بندھ ٹوٹ گیا)

سمجھاوت سب سچو سیانے۔ کینہہ بچار نہ اوسر جانے
بارہیں بار سُتا اُر لائیں۔ سجی سُندر پالکیں منگائیں

سب سیانی استری انہیں سمجھاتی ہیں۔ تب راجہ نے بڑھانے کا سامان تیار کیا جا کر وچار کیا۔ بارہ کماریوں کو چھاتی سے لگا کر سندر سجی ہوئی پالکیاں منگوائیں۔

دوہا

پریم بیبس پریوار سبُو جانی سُلگن نریس
کنوری چڑھائیں پالکی سُمرے سدھی گنیس

سارا پریوار پریم کے وش ہے۔ شُبھ مہورت جان کر راجہ نے سدھی بہت شری گنیش جی کا سمرن کر کے کماریوں کو پالکیوں پر چڑھایا۔

چوپائی

بہو بدھی بھوپ سُتا سمجھائیں۔ ناری دھرم کُل ریتی سکھائیں
داسیں داس دیئے بہو تیرے۔ شُچی سیوک جے پریہ سیا کیرے

راجہ نے کنیاؤں کو بہت پیار سے سمجھایا۔ استری دھرم اور کل ریتی کی شکشا دی۔ جو داس داسیاں سیتا جی کے پریہ اور سچے سیوک تھے۔ ایسے بہت سے داس داسیاں راجہ جنک نے دیئے۔

سیا چلت بیاکل پُرباسی۔ ہوہیں سگن شُبھ منگل راسی
بھوسُر سچو سمیت سماجا۔ سنگ چلے پہچاون راجا

سیتا جی کے چلتے سمے جنک پور واسی بہت بیاکل ہوئے منگل کی راشی شُبھ شگن ہونے لگے۔ برہمنوں اور منتریوں سمیت راجہ جنک پہنچانے کو ساتھ ہو لئے۔

سمے بلوکی باجنے باجے۔ رتھ گج باجی برات نہہ ساجے
دسرتھ بپر بولی سب لینہے۔ دان مان پری پورن کینہے

سماں دیکھ کر باجے بجنے لگے۔ رتھ ہاتھی اور گھوڑے براتیوں نے سجائے۔ پھر دسرتھ جی نے برہمنوں کو بلا لیا اور انہیں دان اور مان سے بھرپور کر دیا۔

چرن سروج دھوری دھری سیسا۔ مدت مہی پتی پائی اسیسا
سمری گجانن کینہہ پیانا۔ منگل مول شگن بھئے نانا

ان کے چرن کملوں کی دھول کو مستک پر دھر کر آشیرواد پا کر راجہ دسرتھ بہت ہی پرسن ہوئے اور شری گنیش جی کا سمرن کر کے وہاں سے کوچ کیا۔ منگل مول نانا پرکار کے شگن ہونے لگے۔

دوہا

سُر پرسون برسہیں ہرشی کرہیں اپچھرا گان
چلے اودھ پتی اودھ پُر مُدت بجائی نسان

دیوتا پرسن ہو کر پھول برسا رہے ہیں۔ اور اپسرائیں گیت گا رہی ہیں۔ پرسن ہو کر نقارے بجا کر اودھ پتی مہاراجہ دسرتھ اجودھیا جی کو چلے۔

چوپائی

نرپ کری بنے مہاجن پھیرے۔ سادر سکل مانگنے ٹیرے
بھوشن بسن باجی گج دینہے۔ پریم پوشی ٹھاڈھیں سب کینہے

راجہ دسرتھ نے بنتی کر کے بڑے بڑے آدمیوں کو واپس لوٹایا۔ اور آدر کے ساتھ سب بھکاریوں کو بلایا اور انہیں گہنے کپڑے گھوڑے ہاتھی دیئے۔ اور پریم سے سب کو سنتشٹ کر کے سب بل بخشا۔

بار بار برداولی بھاشی۔ پھرے سکل رامہی اُر راکھی
بہوری بہوری کوسل پتی کہہیں۔ جنک پریم بس پھرے نہ چہہیں

وہ بار بار رگھو کل کے یش گان گاتے اور شری رام جی کی مورتی کو ہردے میں دھارن کر کے لوٹے۔ کوسل پتی دسرتھ جی راجہ جنک جی کو بار بار واپس لوٹ جانے کو کہتے ہیں۔ پرنتو وہ پریم وش لوٹنے کا نام نہیں لیتے۔

پنی کہہ بھوپتی بچن سہائے۔ پھریئے مہیس دوری بڑی آئے
راؤ بہوری اُتری بھئے ٹھاڈھے۔ پریم پرباہ بلوچن باڈھے

تب پھر راجہ دسرتھ جی نے سہانے بچن کہے ہے راجن! اب لوٹ جائیے۔ بہت دور آ گئے۔ جب وہ پھر بھی نہ لوٹے تو راجہ دسرتھ جی رتھ سے اُتر کر کھڑے ہو گئے اور آنکھوں سے پریم آنسوؤں کی

تب بدیہہ اُو بولے کر جوری ۔ بچن سنیہہ سُمبھال جنُو بوری
کروں کون بدھی یہئے بنائی ۔ مہاراج موہی دینہہ بڑائی

تب جنک جی نے ہاتھ جوڑ کر اور تیا سے پیری پُورن بچن کہے ۔ ہیں کس طرح سے بنتی کروں ۔ ہے مہاراج ! آپ نے تو مجھکو سب طرح سے بڑا کر دیا ہے ۔

دوھا

کوسل پتی سمدھی سجن سنمانے سب بھانتی
ملنی پریپر نہ کہے اتی پریتی نہ ہردیاں سماتی

کوسل پتی شری دسرتھ جی نے اپنے سجن سمدھی کا سب پرکار سے سنمان کیا ۔ پھر دونو راجاؤں کے ملاپ کرنے میں ایک دوسرے سے ایسا بنیتی بھاؤ اور اتی پریتی تھی ۔ کہ ہردے میں نہ سماتی تھی ۔

چوپائی

مُنی منڈلی ہی جنک سِر نادا ۔ آسیرواد سب ہی سن پاوا
سادر پُنی بھینٹے جب ماتا ۔ رُوپ سیل گُن ندھی سب بھراتا

پھر جنک جی مُنی منڈلی کو ڈنڈوت کیا ۔ اور سبھی سے آشیرواد پایا ۔ پھر وہ رُوپ شیل اور گُنوں کے بھنڈار چاروں داھکمار اپنے داماددوں کو ملے ۔

جوری پنکرو پانی سُہائے ۔ بولے بچن پریم جنُو جائے
رام کروں کیہی بھانتی پرسنسا ۔ مُنی مہیس من مانس ہنسا

اور سُندر ہاتھ کملوں کو جوڑ کر پریم سے پریپُورن بچن بولے ! ہے رام ! میں کس پرکار آپ کی استتی کروں ! آپ مُنیوں اور شیو جی کے من رُوپی مانسرودر کے ہنس ہیں ۔

کرہیں جوگ جوگی جیہی لاگی ۔ کوہو موہو ممتا مدو تیاگی
بیاپکو برہمو الکھُو ابناسی ۔ چدانند نرگن گُن راسی
من سمیت جیہی جان نہ بانی ۔ ترکی نہ سکہیں سکل اُنومانی
مہما نگمو نیتی کہی کہی ۔ جو تینہوں کال ایک رس رہی

جن کے لیئے یوگی لوگ کرودھ ۔ موہ ۔ ممتا اور مد کو تیاگ کر یوگ ابھیاس کرتے ہیں ۔ جو سرو ویاپک ۔ برہم ۔ اویکت ۔ اوناشی ۔ چدانند ۔ نرگن ۔ اور گُنوں کی راشی ہیں ۔ جنہیں من سمیت بانی نہیں جانتی ۔ اور سب کچھ انومان کرنے والے (سمجھنے والے) بھی ترک (دلیل) سے جس کا انت نہیں پا سکتے ۔ جن کی مہما کو وید نیتی نیتی (یہ نہیں یہ نہیں) کہہ کر ورنن کرتے ہیں ۔ جو تینوں کال میں ایک رس یعنی نروکار ہے ۔

دوھا

نین بشئے موکہوں بھیئو سو سمست سُکھ مُول
سبھئی لابھو جگ جیو کہں بھئیں ایسو انُوکُول

سو وہ ہی آپ سب سُکھوں کے مُول میری آنکھوں کے بشئے ہوئے آپ جیسے سوامی کے انوکول ہونے پر جگت میں سب جیو کو سبھ ہی لابھ مل جاتے ہیں ۔

چوپائی

سب ہی بھانتی موہی دینہی بڑائی ۔ نج جن جانی لینہہ اپنائی
ہوہیں سہس دس سارد سیکھا ۔ کرہیں کلپ کوٹک بھری لیکھا

آپ نے مجھے سبھی پرکار بڑائی دی ہے ! اور اپنا سیوک جان کر مجھے اپنا لیا ہے ۔ یدی دس ہزار سرسوتی اور سیش ہوں ۔ اور کروڑوں کلپوں تک بھی لیکھا (حساب) کرتے رہیں ۔

مور بھاگیہ راؤر گُن گاتھا ۔ کہی نہ سرا ہیں سنہو رگھونا تھا
میں کچھو کہوں ایک بل موریں ۔ تمہ ریجھہو سنیہہ سُٹھی تھوریں

تو بھی ہے رگھوناتھ جی ۔ میرے سوبھاگیہ اور آپکے گُنوں کی کتھا کو کہہ کر پُورا نہیں کر سکتے ۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں ۔ وہ صرف اس ایک ہی بھروسے پر کہہ رہا ہوں ۔ کہ آپ بہت ہی تھوڑے پریم سے پرسن ہو جاتے ہیں ۔

بار بار مانگوں کر جوری ۔ منو پریہرے چرن جنی بھوری
سُنی بر بچن پریم جنُو پوشے ۔ پُورن کام رام پریتوشے

تب بار بار ہاتھ جوڑ کر یہ مانگتا ہوں کہ میرا من آپکے چرنوں کو کبھی بھول کر بھی نہ چھوڑے۔ جنک جی کے پریم سے بھری پورن شبد سن کر پورن کام بھگوان شری رام چندر جی بہت پرسن ہوئے۔

کری بر بنتے سسر سنمانے۔ پتو کوسک بسشٹ سم جانے
بنتی بہوری بھرت سنا ئی۔ ملی سپریم پنی آسش دینہی

بھگوان شری رام چندر جی نے سندر بنتی کر کے اپنے پتا وشوامتر اور وسشٹ کے سمان پوجنیہ جان کر سسر جنک جی کا سنمان کیا۔ پھر جنک جی نے بھرت جی کی بہت بنتی کری اور پریم کے ساتھ مل کر پھر انہیں آشیرواد دیا۔

دوہا

ملے لکھن رپوسودن ہی دینہہ اسیس مہیس
بھئے پرسپر پریم بس پھر پھری ناوہیں سیس

پھر راجہ نے شترگھن اور لکشمن جی کو مل کر آشیرواد دیا۔ وہ ایک دوسرے کے پریم کے وش ہو کر بار بار جنک جی کو ڈنڈوت کرنے لگے۔

(چوپائی)

بار بار کری بنئے بڑائی۔ رگھوپتی چلے سنگ سب بھائی
جنک گہے کوسک پد جائی۔ چرن رینو سر نینہہ لائی

بار بار راجہ جنک کی بنتی اور بڑائی کر کے شری رگھوناتھ جی بھائیوں سمیت چلے۔ تب جنک جی نے وشوامتر جی کے چرن جا پکڑے اور ان کے چرنوں کی رج کو سر اور نیتروں پر لگایا۔

سنو منیس بر درسن تورین۔ اگمو نہ کچھ پرتیت من موریں
جو سکھو سجسو لوک پتی چہہیں۔ کرت منورتھ سکچت اہہیں

انہوں نے کہا۔ ہے منیشور! مجھے یہ پورن وشواش ہے۔ کہ آپ کے درشن مانتر سے سب کچھ سلبھ ہے۔ لوکپال جو سکھ اور بڑائی چاہتے ہیں۔ اور اپنے کو ادھیکاری نہ سمجھ کر جس کا منورتھ کرتے ہوئے من میں ڈرتے ہیں۔

سو سکھ سجسو سلبھ موہی سوامی۔ سب سدھی تو درسن انوگامی
کینہہ بنئے پنی پنی سر ناتی۔ پھرے مہیس آسشا پائی

ہے سوامی! وہی سکھ اور بڑائی مجھے آپ کی کرپا سے پراپت ہو گئی۔ ساری سدھیاں (کامیابیاں) آپ کے درشن کے پیچھے چلتی ہیں۔ اس پرکار بار بار بنتی کر کے اور ڈنڈوت کر کے آشیرواد پا کر راجہ جنک واپس لوٹے۔

چلی برات نسان بجائی۔ مدت چھوٹ بڑ سب سمودائی
رام ہی نرکھی گرام نر ناری۔ پائی نین پھل ہوہیں سکھاری

نقارہ بجا کر برات چلی۔ چھوٹے بڑے سب سموداے (گروہ منڈلیاں) پرسن ہیں۔ راستے میں گراموں کی استریاں اور پرش رام جی کو دیکھ کر اپنے نیتروں کا پھل پا کر سکھی ہو رہے ہیں۔

دوہا

بیچ بیچ بر باس کری مگ لوگنہ سکھ دیت
اودھ سمیپ پنیت دن پہنچی آئی جنیت

راستے کے بیچ پڑاؤ کرتی ہوئی۔ اور راستے کے گراموں کے لوگوں کو سکھ دیتی ہوئی وہ برات شبھ دن شبھ مہورت میں اجودھیا پوری کے نزدیک آ پہنچی۔

چوپائی

ہنے نسان پنو بر باجے۔ بھیری سنکھ دھنی ہئے گئے گاجے
جھانجھی برہ ڈنڈیں سہائی۔ سرس راگ باجہیں سہنائی

نقارے اور ڈھول بجنے لگے۔ بھیری اور سنکھ کی دھن ہونے لگی۔ ہاتھی اور گھوڑے گرج رہے ہیں۔ جھانجھیں وسہادی ڈفلیاں اور سریلے سر سے شہنائی بج رہی ہے۔

پر جن آوت اکنی براتا۔ مدت سکل پلکاولی گاتا
نج نج سندر سدن سنوارے۔ ہاٹ باٹ چوہٹ پر دوارے

نگر واسی برات کو آتی ہوئی سن کر پرسن ہو گئے اور ...

خوشی کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے اپنے اپنے سندر گھر وں۔ ہاٹ (بازاروں) گلی کوچوں اور چوراہوں اور نگر کے دروازوں کو سجایا۔

گلین سکل ارگجاں سنچائی ۔ جہاں تہاں چونکے چارو پُرائی
بنا بجارو نہ جائی بکھانا ۔ تورن کیتُو پتاگ پتانا

ساری گلیاں چندن سے چھڑک دی گئیں۔ جہاں تہاں خوبصورت چوک پُرائے گئے۔ بازار کی سجاوٹ کا تو کہنا ہی کیا۔ تورنوں دھوجا پتاکاؤں (جھنڈے آدک) اور منڈپوں سے بہت ہی سندر سجایا گیا۔

سپھل پوگ پھل کدلی رسالا ۔ روپے بکل کدمب تمالا
لگے سُبھگ تروپر دھرنی ۔ منی مئے آلبال کل کرنی

پھل پھیت سُپاری۔ کیلا۔ آم۔ مولسری۔ کدمب اور تمال کے برکش لگائے گئے۔ وہ لگے ہوئے سندر برکش دھرتی کو چھوتے ہیں۔ ان کی ڈالیوں پتوں اور پھلوں کے بوجھ سے زمین پر جھک گئے ہیں۔ انکے تھانوں کے تھالے کیا ہی سُندر کارگیری سے بنائے گئے ہیں۔

دوھا

بِبدھ بھانتی منگل کلس گرہ گرہ رچے سنواری
سُر برہمادی سہاہیں سب رگھوبر پُری نہاری

گھر گھر بھانت بھانت کے منگل کلش سجا کر بنائے گئے ہیں۔ برہما آدی دیوتا بھی شری رگھوناتھ جی کی شریشٹھ ایودھیا پُری کو دیکھکر سہاتے ہیں۔ (اس کے مقابلے میں اپنی کارگیری سے رچی ہوئی اپنی پُری انہیں تچھ جان پڑتی ہے)۔

چوپائی

بھوپ بھون تیہی اوسر سوہا ۔ رچنا دیکھی مدن منو موہا
منگل سگن منوہر تائی ۔ ردھی سدھی سکھ سمپدا سُہائی

اس سمے راج محل تو ایسا سُہاونا اور سندر سوہنا ہے کہ جس کی رچنا کو دیکھکر کامدیو کا من بھی موہت ہو جاتا ہے۔ منگل۔ شگن۔ منوہرتا (دلکشی) ردھی سدھی (جاہ و حشمت) سکھ و سہانی سمپتی

جنو اُچھاہ سب سہج سُہائے ۔ تنو دھری دھری دسرتھ گریہہ چھائے
دیکھن ہیتو رام بیدیہی ۔ کہہو لالسہ ہوہی نہ کیہی

اور سب اُتساہ مانو سہج سبھاؤ سے ہی سندر شریر دھارن کر کے دسرتھ جی کے گھر میں چھا گئے ہیں۔ شری رام اور شری سیتا جی کے درشن کرنے کے لئے کہو تو بھلا کیسے لالسا نہ ہوگی۔

جوتھ جوتھ ملی چلیں سُواسنی ۔ نج چھبی نندرہیں مدن بلاسنی
سکل سُمنگل سجیں آرتی ۔ گاوہیں جنو بہو بیش بھارتی

سُہاگن استریوں کی ٹولیاں کی ٹولیاں مل کر راج محل کو چلیں۔ وہ اپنے سوندریہ (خوبصورتی) سے کامدیو کی استری رتی کا بھی تِرسکار کر رہی ہیں۔ سبھی سُندر منگل آرتی سجائے ہوئے ہیں۔ وہ بیٹھے گیت گا رہی ہیں۔ مانو سب سرسوتی جی کا ہی اوتار ہوں۔

بھوپتی بھون کولاہلو ہوئی ۔ جائی نہ برنی سمیتو سکھو سوئی
کوسلیا آدی رام مہتاریں ۔ پریم بیبس تن دسا بساریں

راج محل میں خوب دھوم دھام ہے۔ اس سمے کے سکھ اور مہما کا کیا ٹھکانہ۔ وہ ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ کوشلیا آدی رام چندر جی کی مائیں پریم کے وش ہو کر تن بدن کی سُدھ بدھ کھو بیٹھیں۔

دوھا

دیئے دان بپرنہ بپُل پوجی گنیس پُراری
پرم مدت من مرد ہی پائی پدارتھ چار

گنیش جی اور شری مہادیو کی پوجا کر کے انہوں نے برہمنوں کو انیک پرکار کا دان دیا۔ وہ ایسی پرسن ہیں مانو کسی کنگال کو دھرم ارتھ کام موکش چاروں پدارتھوں کی پراپتی ہو گئی۔

چوپائی

مود پرمود بیبس سب ماتا ۔ چلہیں نہ چرن سِتھل بھئے گاتا
رام درس ہت اتی انورا گیں ۔ پریچھن ساجو ساجن سب لاگیں

پریم اور آنند کے مارے سب ماتائیں سکتے کی سی حالت میں ہیں۔ جس کے کارن پاؤں چلتے نہیں۔ شری رام جی کو دیکھنے کے لئے وہ سب اتی انت پریم مگن ہو کر پرچھن کا سب سماج سجانے لگیں۔

بِبِدھ بِدھان باجنے باجے۔ منگل مُدت سُمترا ساجے
ہردُوب ددھی پلو پھولا۔ پان پوگ پھل منگل مولا

بھانت بھانت کے باجے بج رہے ہیں۔ شری سمترا جی نے پرسن ہو کر منگل ساج سجائے۔ ہلدی۔ دُوب۔ دہی۔ پتے پھول۔ پان اور سپاری آدک منگل کی مول وستو ہیں وہ

اچھت انکر لوچن لاجا۔ منجل منجری تلسی براجا
چھُہے پُرٹ گھٹ سہج سہائے۔ مدن سکن جنو نیڑ بنائے

چاول۔ انکر۔ گو لوچن۔ لاوا اور تلسی کی سندر منجریاں (پھول) براجتی ہیں۔ سہج سندر سونے کے گھڑے بھانت بھانت رنگ کے ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو کامدیو پکھی نے اپنے رہنے کے لئے گھونسلے بنائے ہیں۔

سگن سُگندھ نہ جائی بکھانی۔ منگل سکل سجہیں سب رانی
رچیں آرتیں بہت بِدھانا۔ مُدت کریں کل منگل گانا

سگن کی سوگندھ والی وستوؤں کا تو کہنا ہی کیا سب رانیاں سندر منگل ساج سج رہی ہیں۔ بہت پرکار کی آرتیوں کی رچنا کر کے وہ پرسن ہو کر سندر منگل گیت گا رہی ہیں۔

دوہا۔

کنک تھار بھری منگلنہہ کمل کرن لیئے مات
چلیں مُدت پرچھن کرن پُلک پلو بت گات

ماتائیں اسے کمل کے سمان سندر ہاتھوں میں سونے کے تھال منگل مئے وستوؤں سے بھر کر پرسن ہو کر پرچھن کرنے چلیں۔ خوشی کے مارے اُن کے شریروں کے رُوئیں کھڑے ہیں۔

دھوپ دھوم نبھ میچک بھیو۔ ساون گھن گھمنڈ جنو ٹھیئو
سُر ترو سمن مال سُر برشہیں۔ منہوں بلاک اولی منو کرشہیں

دھوپ کے دھوئیں سے آکاش ایسا کالا ہو گیا مانو ساون کی گھنگھور گھٹا چھا گئی ہو۔ دیوتا آکاش سے کلپ برکش کی پھول مالائیں برسا رہے ہیں۔ مانو بگلوں کی قطاریں کالی گھٹائیں شوبھا پا کر من کو لبھا رہی ہیں۔

منجل منی مئے بندنوارے۔ منہوں پاک رِپو چاپ سنوارے
پرگٹ ہِیں پھِرہیں اٹارِنہ بھامِنی۔ چارو چپل جنو دمکہیں دامِنی

سندر منیوں سے بنے ہوئے بندنوار ایسے پرتیت ہوتے ہیں مانو اندر دھنش سجائے ہوں۔ اٹاریوں پر استریاں پرگٹ ہوتی ہیں۔ اور جھانکی لگا کر چھپ جاتی ہیں۔ مانو چنچل وہ سندر بجلی چمک رہی ہو۔

دُندبھی دُھنی گھن گرجنی گھورا۔ جاچک چاتک دادُر مورا
سُر سُگندھ سُچی برشہیں باری۔ سکھی سکل سسی پُر نر ناری

نقاروں کی دھن مانو بادلوں کی گھور گرج ہے اُس گرج کو سن کر بولنے والے پپیہے مینڈک اور مور مانو یاچک گن (بھکاری) ہیں۔ دیوتا لوگ سوگندھ والی پانی برسا رہے ہیں جس سے کھیتی کے سمان نگر کے سب استری پُرش سُکھی ہو رہے ہیں۔

سمیو جانی گُر آئیسو دینہا۔ پُر پربیسو رگھو کل مَنی کینہا
سُمِری ہو گر گیا گن راجا۔ مُدت مہی پتی سہت سماجا

سمے جان کر گرو وششٹھ جی نے آگیا دی۔ اور رگھو کل منی شری رام چندر جی نے ایودھیا پوری میں پرویش کیا۔ شیو جی۔ پاروتی اور گنیش جی کا سمرن کیا۔ سماج سہت راجا پرسن من سے ایودھیا پوری میں پرویشٹ (داخل) ہوئے۔

ہوہیں سگن برشہیں سُمن سُر دُندبھیں بجائی
بِبُدھ بدھو ناچہیں مُدت منجل منگل گائی

منگل ہو رہے ہیں نقارے بجا بجا کر دیوتا لوگ پھول برسا رہے ہیں دیوانگنائیں پرسن ہو کر سندر منگل گا گا کے ناچ رہی ہیں۔

ماگدھ سوت بندی نٹ ناگر۔ گاوہیں جسُو تہو لوک اُجاگر
جے دھنی ہمیل بمید بر بانی۔ دس مں سی سُنئے سمت کل ساتی

ماگدھ سوت۔ بندی گن یعنی بھاٹ اور جیر نٹ تینوں لوگوں کے سُوریہ شری رام چندر جی کا یش گا رہے ہیں جے جیکار اور آشیرباد دیدبانی سندر منگل سے پری پورن دسوں ساؤں میں سمائی دے رہی ہے۔

بیُل باجنے بارن لاگے۔ نیہ سُرنگر لوگ انُوراگے
سبے براتی برنی نہ جاہیں مہامدت من سُکھ نہ سماہیں

بہانت بہانت کے باجے بجنے لگے آکاش میں دیوتا اور ایودھیا پوری میں استری پرش سب پریم میں مگن ہو گئے۔ براتیوں کا بناؤ سنگار کہا نہیں جا سکتا۔ وہ سب مہا پرسن ہیں اور آنند سے پھولے نہیں سماتے ہیں۔

پُرباسنہہ تب رائے جوہارے۔ دیکھت راہیں بھئے سُکھارے
کریں نچھاوری منی گن چیرا۔ باری بلوچن پُلک سریرا

تب ایودھیا نواسیوں نے راجہ کو بندنا کی۔ اور رام چندر جی کو دیکھکر بہت سُکھی ہوئے۔ وہ ان پر منی اور بستر نچھاور کر رہے ہیں شریر آنند کے مارے پُلکت ہے اور نیتروں میں پریم جل بھرا ہے۔

آرتی کرہیں مدت پُرناری۔ ہرکھہیں نرکھی کنور برچاری
سبیکا بھگ اودار اُگھاری۔ دیکھی لہینہہ ہوہیں سُکھاری

نگر کی استریاں پرسن ہو کر آرتی اتار رہی ہیں۔ اور چاروں سندر راجکماروں کو دیکھکر پرسن ہو رہی ہیں پالکیوں کے سندر جھومر اور پردے اٹھا اٹھا کر وہ دلہنوں کو دیکھکر سُکھی ہو رہی ہیں۔

ایہی بدھی سب ہی دیت سُکھو آئے راج دُوار
مدت ماتو پرچھن کرہیں بدھینہہ سمیت کمار

اس پرکار سب کو سُکھ دیتے ہوئے راج دوار پر آئے ماتائیں پرسن ہو کر بہوؤں سمیت راجکماروں کی آرتی کر رہی ہیں۔

کرہیں آرتی بارہیں بارا۔ پریم پرمودہ کہے کو پارا
بھوشن منی پٹ نانا جاتی۔ کرہیں نچھاوری اگنت بھانتی

وہ بار بار آرتی کر رہی ہیں۔ اُن کے پریم اور مہا آنند کا پار کون پا سکتا ہے۔ انیکوں پرکار کے گہنے۔ کپڑے اور جواہرات نچھاور کر رہی ہیں۔

بدھنہہ سمیت دیکھی سُت چاری۔ پرمانند مگن مہتاری
پُنی پُنی سیا رام چھبی دیکھی۔ مُدت سپھل جگ جیون لیکھی

بہوؤں سمیت چاروں پُتروں کو دیکھکر ماتائیں پریم آنند میں مگن ہو رہی ہیں۔ بار بار شری رام چندر جی اور سیتا جی کی سُندر شوبھا کو دیکھکر وہ پرسن ہو رہی ہیں۔ اور جگت میں اپنے جیون کو سپھل مان رہی ہیں۔

سکھیں سیا مکھ پُنی پُنی چاہی۔ گان کرہیں نج سُکرت سراہی
برشہیں سُمن چھنہیں چھن دیوا۔ ناچہیں گاوہیں لاوہیں سیوا

سکھیاں سیتا جی کے مکھ کو بار بار دیکھکر اپنے شُبھ کرموں کی سراہنا کر رہی ہیں۔ اور گیت گا رہی ہیں۔ دیوتا لوگ چھن چھن میں پھول برسا رہے ہیں۔ وہ ناچتے ہیں گاتے ہیں۔ اور اپنی اپنی سیوا جتاتے ہیں۔

دیکھی منوہر چاریو جوریں۔ سارد اُپما سکل ڈھنڈھوریں
دیت نہ بنہیں نپٹ لگھو لاگیں۔ ایک ٹک رہیں روپ انُوراگیں

سندر منوہر چاروں جوڑیوں کو دیکھکر سرسوتی جی نے سنسار بھر کی سب اُپماؤں کو کھوج ڈالا۔ پر کوئی اُپما دیتے نہیں بنتی سب کی سب اُن کے مقابلے میں تُچھ جان پڑتی ہیں۔ تب تو شری رام جی کے روپ میں مگن ہو کر ایک ٹک ہو کر دیکھتی رہ گئیں۔

نگم نیتی کُل ریتی کری ارگھ پانوڑے دیت
بدھینہہ سہت سُت پرچھی سب چلیں لوائی نکیت

وید نیتی اور کل ریتی کر کے ارگھ پانوڑے دیتی ہوئی ماتائیں بہوؤں سمیت پُتروں کا پرچھن کر کے محل کے اندر ساتھ لے چلیں۔

چاری سنگھاسن سہج سُہائے۔ جنُو منوج رُچ ہاتھ بنائے
ننہہ پر گنوری کنوٹھ بیٹھائے۔ سادر پاٹے پتمبیت پکھارے

سہج سبھاؤ سے ہی سُندر چار سنگھاسن تھے۔ جو مانو کامدیو نے ہی اپنے ہاتھ سے بنائے تھے۔ اُن پر راجکماروں کو سمیت راجکماریوں کے بٹھایا۔ اور ماتاؤں نے آدر کے ساتھ اُن کے پوتر چرن دھوئے۔

دھوپ دیپ نیبد بید بدھی۔ پُوجے بر دُلہنی منگل ندھی
بار ہیں بار آرتی کرہیں۔ بیجن چارُو چامر سر ڈھرہیں

پھر منگل ندھان ور اور دلہنوں کی ماتاؤں نے دھوپ دیپ اور نیویدیہ آدی کے دوارا پُوجا کی۔ وہ بار بار آرتی کرتی ہیں اور سُندر پنکھے و چنور اور بدھوؤں کے سر پر جھل رہے ہیں۔

بستُو انیک نچھاوری ہوہیں۔ بھری پرمُود ماتو سب سوہیں
پاوا پرم تتو جنُو جوگیں۔ امرت لہیو جنُو سنتت روگیں

انیک وستوئیں نچھاور ہو رہی ہیں۔ ماتائیں آنند سے بھرپور ایسے شوبھا پا رہی ہیں مانو یوگی نے پرم تتو کی پراپتی کرلی یا سدا کے بیمار نے امرت کی پراپتی کرلی۔

جنم رنک جنُو پارس پاوا۔ اندھہی لوچن لابھ سُہاوا
مُوک بدن جنُو سارد چھائی۔ مانہُوں سمر سُور جے پائی

جنم کے کنگال کے ہاتھ مانو پارس منی آگئی ہو۔ اندھے کو سُندر نیتروں کا لابھ ہُوا ہو۔ گونگے کے مُکھ میں مانو سرسوتی جی نے نواس کیا ہو۔ اور شُور ویر نے مانو یدھ میں وجے پائی ہو۔

ایہی سُکھ تے ست کوٹی گُن پاوہیں ماتو آنند و
بھائن سہت بیاہی گھر آئے رگھو کُل چند و

ان سب سُکھوں سے بھی سو کروڑ گنا سُکھ سب ماتاؤں کو ہوا۔ کیونکہ رگھو کُل کے چندر ما شری رام جی بھائیوں سہت دواہ کر کے گھر آئے ہیں۔

لوک ریتی جننی کرہیں بر دُلہنی سکُچا ہیں

موود بنود و بلوکی بڑ رامُو منہیں مُسکاہیں

مائیں لوک ریتی کر رہی ہیں۔ دولہا دولہنیں سکچا رہے ہیں۔ اس مہان آنند اور بنود کو (موج بہار کو) دیکھ کر شری رام چندر جی من ہی من مسکرا رہے ہیں۔

دیو پتر پُوجے بدھی نیکی۔ پُوجیں سکل باسنا جی کی
سبھی بندی مانگہیں بر دانا۔ بھائیہہ سہت رام کلیانا

من کے سارے منورتھ پورے ہوئے جان کر ماتاؤں نے دیو اور پتروں کی بھلی پرکار پُوجا کی۔ سب کی بندنا کر کے ماتائیں وردان مانگ رہی ہیں۔ کہ بھائیوں سہت شری رام جی کا کلیان ہو۔

انتر ہت سُر آسِش دیہیں۔ مُدت ماتو انچل بھری لیہیں
بھُوپتی بولی براتی لینہے۔ جان بسن مُنی بھوشن دینہے

آکاش میں چھپے ہُوئے دیوتا آشیرواد دے رہے ہیں۔ ماتائیں پرسن ہو کر آنچل بھر کر لے رہی ہیں۔ پھر تو راجہ نے سب براتیوں کو بُلا لیا اور انہیں سواریاں۔ بستر جواہرات اور گہنے دیئے۔

آئیسو پائی راکھی اُر رامہی۔ مُدت گئے سب نج نج دھامہی
پُر نر ناری سکل پہرائے۔ گھر گھر باجن لگے بدھائے

آگیا پا کر شری رام چندر جی کی مورتی کو ہردے میں دھارن کر کے سب براتی پرسن ہو کر اپنے اپنے گھروں کو گئے۔ اس کے بعد نگر کے استری پُرشوں کو راجہ نے کپڑے اور گہنے پہنائے۔ گھر گھر بدھائی باجے بجنے لگے۔

جاچک جن جاچہیں جوئی جوئی۔ پرمُدت اُو دیہیں سوئی سوئی
سیوک سکل بجنیا نانا۔ پُورن کئے دان سنماتا

یاچک لوگوں نے جو کچھ مانگا راجہ نے پرسن ہو کر دے دیا۔ سارے سیوکوں اور باجہ والوں کو راجہ نے نانا پرکار کے دان اور سمان سے پورن کام کیا۔

دیہیں اسیس جوہاری سب گاویں گُن گن گاتھ

تب گر بھوسُر سہت گریہہ گونو کینھہ نرناتھ

سب بندنا کر کے آشیش دیتے ہیں۔ اور گُن سموہوں کا گان کرتے ہیں۔ تب گرو اور برہمنوں سمیت راجہ دسرتھ جی نے محل میں پرویش کیا۔

جو بسشٹ انوساسن دینہی۔ لوک بید بدھی سادر کینھہی
بھوسر بھیر دیکھی سب رانی۔ سادر اُٹھیں بھاگیہ بڑ جانی
پائے پکھاری سکل انہوائے۔ پوجی بھلی بدھی بھوپ جِنوائے
آدر دان پریم پری پوشے۔ دیت اسیس چلے من توشے

جو کچھ وسشٹ جی نے آگیا دی۔ اُسے راجہ نے لوک اور وید ودھی انوسار آدر پوروک کیا۔ برہمنوں کی بھیڑ دیکھ کر رانیاں آدر سے اُٹھیں اور انہوں نے اسے اپنا بڑا سوبھاگیہ سمجھا۔ چرن دھو کر ان سب کو اشنان کرایا۔ اور راجہ نے بھلی پرکار اُن کی پوجا کر کے انہیں بھوجن کرایا آدر۔ دان اور پریم سے راجہ نے انہیں سنتُشٹ کیا۔ تو وہ سنتوش پا کر آشیرواد دیتے ہوئے چلے ـــ

بہو بدھی کینھی گادھی سُت پوجا۔ ناتھ موہی سم دھنیہ نہ دوجا
کینھی پرسنسا بھوپتی بھوری۔ رانِنہ سہت لینھی پگ دھوری

راجہ نے وشوامتر جی کی بہت پرکار سے پوجا کی۔ اور کہا ہے سوامی! میرے سمان سوبھاگیہ شالی اور کون ہے۔ راجہ نے بہت بھانت سے اُن کی استتی کی اور رانیوں سمیت اُن کے چرنوں کی رج کو گرہن کیا۔

بھیتر بھون دینہہ بر باسو۔ من جوگوت رہ نرپ رنیواسو
پوجے گرپد کمل بہوری۔ کینھی بنے اُر پریتی نہ تھوری

انہیں محل کے اندر ٹھہرنے کو اُتم ستھان دیا جہاں کہ راجہ اور رانیاں اُنکے من کو جوہتے رہیں۔ ایقان دیا اور رانیاں سوئیم اُنکے آرام کا خیال رکھ سکیں۔ پھر راجہ نے گرو وسشٹ جی کے چرن کملوں کی پوجا کی اور بنتی کی۔ ایسا کرتے سمے اُنکے من میں گرو جی کے پرتی اتی انت پریتی تھی۔

بدھو سمیت کمار سب رانِنہ سہت مہیسو!
پنی پنی بندت گرچرن دیت اسیس مُنیسو!!

بہوئوں سمیت سب راجکمار اور رانیوں سمیت راجہ بار بار گرو جی کے چرنوں کی بندنا کرتے ہیں۔ اور گرو جی انہیں آشیرواد دیتے ہیں۔

بنے کینھی اُر اتی انوراگیں۔ ست سمپدا راکھی سب آگیں
نیگ مانگی مُنی نایک لینھا۔ آسرباد بہت بدھی دینھا

پُتر اور ساری سمپتی کو گرو جی کے سامنے رکھ کر پریم بھرے ہردے سے راجہ نے اُن کی بنتی کی۔ بسشٹ جی نے اپنا نیگ (حق) مانگ لیا۔ اور بہت طرح سے راجہ کو آشیرواد دی۔

اُر دھری رامہی سیئ سمیتا۔ ہرشی کینھہ گر گونو نکیتا
بپر بدھو سب بھوپ بولائیں۔ چیل چارو بھوشن پہرائیں

شری رام چندر جی کو سیتا سمیت اپنے ہردے میں رکھ کر پرسن ہو کر وشسٹ جی نے اپنے گھر کو گمن کیا۔ پھر راجہ نے سب برہمنوں کی استریوں کو بُلایا۔ اور انہیں سندر بستر اور گہنے پہننے کو دیئے ـــ

بہوری بولائی سُباسنی لینہی۔ رُچی بچاری پہراونی دینہی
نیگی نیگ جوگ سب لیہیں۔ رُچی انوروپ بھوپ منی دیہیں

پھر راجہ نے نگر کی سوبھاگیہ وتی استریوں کو بُلا لیا۔ اور اُنکی پسند کے مطابق انہیں پہننے کو بستر دیئے۔ نیگی (لاگی) لوگ سب اپنا اپنا نیگ (لاگ) لیتے اور راج شرومنی شری دسرتھ جی اُن کی اچھا انوسار انہیں دیتے ہیں۔

پریہ پاہنے پوجیہ جے جانے۔ بھوپتی بھلی بھانتی سنمانے
دیو دیکھی رگھوبیر بباہو۔ برشی پرسُون پرسنسی اُچھاہو

جن مہانوں کو راجہ نے پریہ اور پوجنیہ جانا اُن کا بھلی بھانت آدر ستکار کیا۔ دیوتا لوگ شری رام جی کے وواہ کو دیکھ کر پھول برساتے ہوئے اور اس وواہ اُتسو کی استتی کرنے ہوئے۔

چلے نشان بجائی سُر بچ بچ پُر سُکھ پائی
کہت پرسپر رام جسو پریم نہ ہردیاں سمائی

نقارے بجاتے ہوئے اور پریم سُکھ کو پراپت کرکے اپنے اپنے لوک کو گئے۔ وہ آپس میں شری رام جی کے یش کا ورنن کرتے جاتے ہیں۔ اور پریم کے مارے من میں پھولے نہیں سماتے۔

سب بدھی سب ہی سمدی نرناہو۔ رہا ہردیاں بھری پُوری اُچھاہو
جہاں رنیواس تہاں پگو دھارے۔ سہت بہو شہت کنتر نہارے

سب پرکار سے سب کا بھلی بھانت آدر ستکار کر لینے پر راجہ دشرتھ جی کا ہردہ اتساہ سے پری پورن ہو گیا۔ پھر وہ انواس میں گئے اور اپنے پُتروں کو بہوئیں سہت دیکھا۔

لئے گود کری مود سمیتا۔ کو کہی سکئی بھیو سکھو جیتا
بدھو سپریم گود بیٹھاریں۔ بار بار ہیاں ہرشی دُلاریں

پھر راجہ نے بڑے آنند کے ساتھ راجکماروں کو گود میں لے لیا۔ اس سمے راجہ کو جو سکھ ہوا اُس کا پار کون پا سکتا ہے۔ پھر بہوؤں کو پریم سے اپنی گودی میں بٹھایا۔ اور بار بار من میں پرسن ہو کر اُن کا لاڈ چاؤ کیا۔

دیکھی سماجو مدت رنیواسو۔ سب کیں اُر آنند کیو باسو
کہیو بھوپ جمی بھیو بیاہو۔ سُنی سُنی ہرش ہوت سب کاہو

یہ سماج دیکھ کر (یعنی راجہ کو اپنے پتروں اور بہوؤں سمیت لاڈ چاؤ کرتے دیکھکر) رانیاں بڑی پرسن ہوئیں۔ سب کے ہردے میں آنند نے گھر کر لیا۔ پھر راجہ نے وواہ کا سارا سماچار کہہ سُنایا۔ جسے سُن کر سبھی پرسن ہوئے۔

جنک راج گن سیلو بڑائی۔ پریتی ریتی سمپدا سُہائی
بہو بدھی بھوپ بھاٹ جمی برنی۔ رانی سب پرمدت سُنی کرنی

بھاٹ کی طرح راجہ دشرتھ نے راجہ جنک کے گُن شیل بھاو بش دیگر تی و پریم اور اُن کی سُندر سُہاونی سمپدا کا ورنن بہت پرکار سے کیا جس کو سُن کر سبھی رانیاں پرسن ہوئیں۔

سُتنہ سمیت نہائی نرپ بولی بپر گُر گیاتی
بھوجن کینہ انیک بدھی گھری پنچ گئی راتی

پُتروں سہت اشنان کر کے راجہ نے برہمنوں گُروؤں اور کُٹمبیوں کو بُلا کر انیک بھانت کے بھوجن کئے۔ یہ سب کرتے کرتے پانچ گھڑی رات بیت گئی

منگل گان کریں برباہنی۔ بھے سُکھ مُول منوہر جامنی
انچی پان سب کاہوں پائے۔ سرگ سگندھ بھوشت چھبی چھائے

سُندر استریاں منگل گیت گا رہی ہیں۔ اس سے وہ منوہر رات سُکھ کی مُول ہو رہی ہے۔ ہاتھ مُنہ دھو کر پھر سب نے پان کھائے اور پھولوں کی مالا و سگندھ وت وستو آدی سے سج دھج کر سب شوبھا سے چھا گئے۔

رامہی دیکھی رجا لیسو پائی۔ نج نج بھون چلے سِر نائی
پربھو پرمود و بنود و بڑائی۔ سمیو سماجو منوہر تائی

کہی نہ سکہیں ست سارد سیشو۔ بید برنچی مہیس گنیسو
سو میں کہوں کون بدھی برنی۔ بھومی ناگو سر دھرئی کہ دھرنی

شری رام چندر جی کو دیکھکر اور راجہ کی آگیا پا کر سب سر نوا کر اپنے اپنے گھر چلے۔ وہاں کے پریم و آنند اور موج بہار اور بڑائی سماں۔ سماج۔ اور منوہرتا کو سینکڑوں سرسوتی اور شیش۔ برہما۔ مہادیو اور گنیش جی بھی نہیں کہہ سکتے۔ پھر بھلا میں اُسے کس پرکار سے ورنن کروں کہیں پرتھوی پر رہنے والے سانپ بھی پرتھوی کو اُٹھا سکتے ہیں۔

نرپ سب بھانتی سب ہی سنمانی۔ کہی مردو بچن بولائیں رانی
بدھو لرکنیں پر گھر آئیں۔ راکھیہو نین پلک کی نائیں

سب کا سب پرکار سے آدر کر کے راجہ نے کومل بچن کہہ کر رانیوں کو بُلا لیا۔ اور کہا بہوئیں ابھی چھوٹی عمر کی کنیائیں ہیں پرائے

گھر آتی ہیں جیسے پلکیں نیتروں کی رکشا کرتی ہے۔ اور انہیں سُکھ پہنچاتی ہیں۔ ویسے ہی تم بھی انہیں سُکھ پہنچانا۔

شرمِکا تم سب انید بس سیس کرا وہو جائی
اس کہی گے بشرام گرہ ہن رام چرن چت لائی

لڑکے بھی تھکے ہوئے اونگھ رہے ہیں۔ انہیں لے جاکر سُلاؤ۔ ایسا کہہ کر شری رام چندر جی کے چرنوں میں من لگاکر اپنے وشرام بھون میں چلے گئے۔

بھوپ بچن سُنی سہج سُہائے۔ جرت کنک منی پلنگ ڈسائے
سُبھگ سُرَبھی پے پھین سمانا۔ کومل کلت سُپیتیں نانا

راجہ کے سہج سہاونے بچن سُن کر رانیوں نے منی جڑت سورن کے پلنگ بچھائے۔ اُن پر گائے کے دودھ کے پھین کے سمان سُندر، کومل انیکوں سفید چادریں بچھائیں۔

اُپبرہن بر برنی نہ جاہیں۔ سرگ سگندھ منی مندر ماہیں
رتن دیپ سُٹھی چارو چندووا۔ کہت نہ بنی جان جہیں جووا

سندر تکیوں کا تو ورنن ہی نہیں کیا جا سکتا۔ منی جڑت محل میں پھولوں کی مالائیں اور سُگندھ دروّیہ سجے ہوئے ہیں۔ سندر رتنوں کے دیپوں کا پرکاش اور سندر چندووے کی شوبھا کہی نہیں جا سکتی۔ وہی جانتے ہیں، جس نے کہ انہیں دیکھا ہے۔

سیج رُچیر رچی رامو اٹھائے۔ پریم سمیت پلنگ پوڈھائے
آگیا پُنی پُنی بھائیہہ دینہی۔ نج نج سیج سین تنہہ کینہی

اس پرکار سندر سیج سجا کر ماتاؤں نے شری رام چندر جی کو اُٹھا کر بڑے پریم سے پلنگ پر بٹھایا۔ اور شری رام جی نے بار بار بھائیوں کو آگیا دی۔ تب وہ بھی اپنی اپنی سیج پر سو گئے۔

دیکھی سیام مردو منجل گاتا۔ کہہیں سپریم بچن سب ماتا
مارگ جات بھیاونی بھاری۔ کیہی بدھی تات تاڑکا ماری

شری رام چندر جی کے سانولے کومل اور سندر انگوں کو دیکھ کر سب ماتائیں پریم سہت بچن کہہ رہی ہیں ہے تات! مارگ میں جاتے ہوئے تم نے بڑے وکرال بھینکر شریر والی تاڑکا راکشسی کو کس طرح مارا۔

گھور نساچر بکٹ بھٹ سمر گنہی نہیں کاہو
مارے سہت سہائے کمی کھل ماریچ سُباہو

بڑے گھور راکشس بڑے وکٹ یودھا جو اپنی ویرتا کے گھمنڈ میں کسی کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ اُن دُشٹ ماریچ اور سباہو کو اُنکی سینا سمیت تم نے کیسے مارا!

مُنی پرساد بلی تات تمہاری۔ ایس انیک کرور ٹاری
مکھ رکھواری کری دُہوں بھائیں۔ گرو پرساد سب بدیا پائیں

ہے تات! میں تم پر بلہاری جاتی ہوں۔ مُنی وشوامتر جی کی کرپا سے ایشور نے تمہاری بہت سی آفتیں ٹال دی ہیں۔ یگیہ کی رکشا کر کے تم دونوں بھائیوں نے گرو کی کرپا سے سب ودیائیں پراپت کیں۔

مُنی تیا تری لگت پگ دھوری۔ کیرتی رہی بھون بھری پوری
کمٹھ پیٹھی پبی کوٹ کٹھورا۔ نرپ سماج مہں سو ٹھو تورا

تمہارے چرنوں کی دُھول کا سپرش کرتے ہی مُنی پتنی اہلیہ تر گئی تمہاری کیرتی سارے سنسار بھر میں چھا گئی ہے۔ کچھپ کی پیٹھ، بجر اور پربت کے سمان کٹھور شیو جی کے دھنش کو راجاؤں کی سماج میں تم نے توڑ ڈالا۔

بسو بجے جسُو جانکی پائی۔ آئے بھون بیاہی سب بھائی
سکل امانش کرم تمہارے۔ کیول کوسک کرپاں سُدھارے

سنسار کو جیتنے کا یش اور جانکی جی کی پراپتی کی۔ اور سب بھائیوں کو بیاہ کر گھر آئے تمہارے سب ہی کرم منش کی شکتی سے باہر ہیں جنہیں کیول وشوامتر جی کی کرپا سے سُدھارا ہے۔

آجو سپھل جگ جنمُو ہمارا۔ دیکھی تات بدھو بدن تمہارا
جے دن گئے تمہہی بنو دیکھیں۔ تے برنچی جنی پارہی لیکھیں

ہے تات! تمہارا چندر مکھ دیکھکر آج ہمارا منُسار میں جنم لینا سپھل ہوا جتنے دن ہم نے تمہارے درشنوں بغیر گذارے ہیں بدھاتا اُنہیں ہماری عمر کے حساب میں نہ گنے۔

رام پرتو تیں ماتُو سب کہی بنیت بر بین
سُمری سمبھُو گرپد پد کئے نید لس نین

اتی کومل سُندر بچن کہکر رام چندر جی نے ماتاؤں کو پرسن کیا پھر شوجی۔ گرُو اور برہمنوں کے چرنوں کا سمرن کر کے سو گئے۔

نیندؤں بدن سوہ سُنٹھی لونا۔ منہُوں سانجھ سرسیرو وہ سونا
گھر گھر کرہیں جاگرن ناریں۔ دیہیں پرسپر منگل گاریں

نیند میں بھی شری رام چندر جی کا سُندر۔ نازک مکھڑا ایسا شوبھایا رہا تھا۔ مانو شام کے وقت کا لال کمل شوبھایا رہا ہو۔ ایودھیا پوری میں گھر گھر استریاں جاگ رہی ہیں۔ اور آپس میں خوشی کے مارے ایک دوسری کو منگل مئی گالیاں دے رہی ہیں۔

پُری براجتی راجتی رجنی۔ رانیں کہہیں بلوکہو سجنی
سُندر بدھو سہت سوئے سوئیں بھیتی منہہ جنو سر منی اُر گوئیں

رانیاں کہتی ہیں ہے سجنی! دیکھو کیسی سُہاونی رات ہے جس سے ایودھیا پُری کتنی وشیش (بہت زیادہ) شوبھایا رہی ہے سُندر بہوؤں کو ساتھ لیکر سو گئیں مانو سرپوں نے اپنے مستک کی منیوں کو اپنے ہردے میں چھپا لیا ہو۔

پرات پنیت کال پربھو جاگے۔ ارُن چوڑ بر بولن لاگے
بندی ماگدھنہی گُن گن گائے۔ پُرجن دوار جوہارن آئے

پراتہ کال پوتر سمے جبکہ سُندر مُرغے بولنے لگے۔ پربھو شری رام چندر جی جاگ پڑے۔ ماگدھوں اور بھاٹوں نے گنوں کے سمُوہ کا گان کیا۔ اور نگر کے لوگ پربھو کے درشن کرنے کے لئے راج دوار پر آ گئے۔

بندی بپر سُر گُر پتو ماتا۔ پائی اسیس مدت سب بھراتا
جننی سادر بدن نہارے۔ بھُوپتی سنگ دوار پگو دھارے

برہمنوں۔ دیوتاؤں۔ گرُو اور ماتا پتا کی بندنا کر کے آشیرواد پا کر سب بھائی پرسن ہوئے۔ ماتاؤں نے آدر کے ساتھ انکے مکھوں کو دیکھا۔ پھر وہ راجہ کے ساتھ دروازے پر آ گئے۔

کینہی سوچ سب سہج سچی سرت پنیت نہائی
پرات کریا کری تات پہیں آئے چار یو بھائی

سبھاؤ سے ہی پوتر بھائیوں نے شوچ آدی سے فارغ ہو کر پوتر سرجو ندی میں اشنان کیا۔ اور پراتہ کال کی سب کریا یعنی سندھیا آدی کر کے وہ پِتا کے پاس آ گئے۔

*

نواہن پارائن تیسرا وشرام

بھوپ بلوکی لئے اُر لائی۔ بیٹھے ہرشی رجایسو پائی
دیکھی رامو سب سبھا جُڑانی۔ لوچن لابھ اودھی انو مانی

راجہ نے دیکھکر انہیں چھاتی سے لگا لیا۔ تب وہ پِتا کی آگیا پا کر پرسن ہو کر بیٹھ گئے شری رام چندر جی کو دیکھکر ساری سبھا کے ہردے شیتل ہو گئے۔ کیونکہ انہوں نے یہ جان لیا۔ کہ پربھو شری رام چندر جی کے درشن کرنا نیتروں کے لابھ کی انتم سیما ہے (یعنی نیتروں سے دیکھ کر جو لابھ ہو سکتا ہے بھگوان کے درشن اس لابھ کی حد ہے۔)

پُنی بسشٹ مُنی کوسک آئے۔ سبھگ آسنہہ مُنی بیٹھائے
سُتنہ سمیت پوجی پد لاگے۔ نرکھی رامو دو گُر انوراگے

پھر وسشٹ جی اور مُنی وشوامتر جی آ گئے۔ راجہ نے انہیں سُندر آسنوں

پر بٹھایا۔ پتروں سمیت راجہ نے اُن کی پوجا کر کے چرن بندنا کی۔ شری رام چندر جی کو دیکھکر دونو گرو پریم میں مگن ہو گئے۔

کہہں بسشٹ دہرم اتہاسا۔ سُنہیں مہیسُو سہت رنیواسا
مُنی من اگم گادھی سُت کرنی۔ مُدت بسشٹ بپُل بدھی برنی

وسشٹ جی نے دہرم کے اتہاس کہہ رہے ہیں۔ اور راجہ رانواس سہت سُن رہے ہیں۔ وسشٹ جی نے مُنی وشوامتر جی کی کرنی کا جو کہ مُنیوں کا بھی اگم (جس کا پار مُنی بھی نہیں پا سکتے۔) ہے۔ پرسن ہو کر انیک پرکار سے ورنن کیا۔

بولے بامدیو سب سانچی۔ کیرتی کلت لوک تہوں ماچی
سُنی آنند بھیؤ سب کاہو۔ رام لکھن اُر ادھک اُچھاہو

بامدیو جی بولے۔ کہ یہ سب سچّی باتیں ہیں۔ وشوامتر جی کی سُندر کیرتی تینوں لوک میں چھائی ہوئی ہے۔ سب کو ہی سُن کر آنند ہُوا۔ اور شری رام اور لکشمن کے من میں تو بڑا ہی اُتساہ تھا۔

دوہا۔ منگل مُود اُچھاہ نت جاہیں دوس ایہی بھانتی
اُمگی اودھ انند بھری ادھک ادھک ادھکاتی

منگل آنند اور اُتسو نت ہو رہے ہیں۔ اس طرح آنند میں سال گذرتا جا رہا ہے۔ آنند سے بھرپور ہو کر اجودھیا امنڈ پڑی ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ آنند بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

سُدن سودھی کل کنکن چھورے۔ منگل مُود بنود نہ تھورے
نت نو سکھ سُر دیکھی سہاہیں۔ اودھ جنم جاچہیں بدھی پاہیں

شبھ دن شودھ کر سُندر کنگن کھیلے گئے۔ بہت ہی منگل آنند اور بہار ہوئی اس پرکار نت نئے سکھ کو دیکھ کر دیوتا سہلاتے ہیں اور اجودھیا میں جنم لینے کے لئے بار بار برہما جی سے پرارتھنا کرتے ہیں۔

بسوامتر چلن نت چہہیں۔ رام سپریم بنے بس رہہیں
دن دن سیگن بپتی بھاؤ۔ دیکھی سراہ مہا مُنی راؤ

ہر روز وشوامتر جی واپس آشرم لوٹنا چاہتے ہیں۔ پرنتو شری رام جی کے سُندر پریم اور نمرتا بھاو کے وش ہو کر رُک جاتے ہیں۔ دن پرتی دن راجہ کا سوگنا پریم دیکھکر مہامُنی وشوامتر جی اُن کی بڑی ہی پرشنسا کرتے ہیں۔

مانگت بدا راؤ انوراگے۔ سُتنہہ سمیت ٹھاڈھ بھے آگے
ناتھ سکل سمپدا تُمہاری۔ میں سیوک سمیت سُت ناری

ندان (آخر کار) جب وشوامتر جی نے ودائع مانگی جب راجہ پریم سے بیاکل ہو گئے۔ اور پتروں سمیت اُن کے آگے کھڑے ہو کر بولے ہے ناتھ! یہ ساری سمپدا آپ کی ہے۔ میں اپنے پتروں اور رانیوں سمیت آپکا سیوک ہوں۔

کرب سدا لرکن پر چھوہو۔ درسُو دیت رہت مُنی موہو
اس کہی راؤ سہت سُت رانی۔ پریو چرن مُکھ آو نہ بانی

ہے مُنی! میرے ان پتروں پر سدا پریم کرتے رہنا اور مجھے بھی درشن دیتے رہنا۔ ایسا کہہ کر پتروں اور رانیوں سمیت راجہ وشوامتر جی کے چرنوں پر گر پڑے۔ اور پریم وش مکھ سے کچھ بچن نہ نکلتا تھا۔

دینہی اسیس بپر بہو بھانتی۔ چلے نہ پریتی ریتی کہی جاتی
رامُو سپریم سنگ سب بھائی۔ آئیسُو پائی پھرے پہنچائی

وشوامتر جی نے بہت پرکار سے آشیرواد دیئے۔ اور پھر وہ چل پڑے۔ پریم کی ریت کہی نہیں جاتی ہے۔ پریم کے ساتھ شری رامچندر جی سمیت باقی بھائیوں کے انہیں کچھ دور تک پہنچا کر اُنکی آگیا پا کر واپس لوٹے۔

دوہا۔ رام رُوپ بھوپتی بھگتی بیاہُو اُچھاہو آنندو
جات سراہت من ہی من مُدت گادھی کُل چندو

شری رام چندر جی کے سُندر رُوپ۔ راجہ دشرتھ کا بھگتی بھاو بیاہ اُتسو اور ان کا آنند ان سب کی من ہی من سراہنا کرتے ہوئے پرسن من ہو کر گادھی کُل کے چندرما شری وشوامتر جی جا رہے ہیں۔

بالدیو رگھوکل گرو گیانی ۔ بہوری گادھی سُت کتھا بکھانی
سُنی مُنی سُجس من ہی من راؤ ۔ برنت آپن پُنیہ پربھاؤ

بالدیو اور رگھوکل کے گرو گیانی وسشٹ جی نے پھر وشوامتر جی کی کتھا کا ورنن کیا۔ منی جی کے لیش کی مہاتُن کر راجہ دشرتھ من ہی من میں اپنے پُن کرموں کے پربھاؤ کا ورنن کرتے ہیں۔

بہُورے لوگ رجا یسُو بھییُو ۔ سُتنہ سمیت نرپتی گرہ گییُو
جہاں تہاں رام بیاہُو سبُو گاوا ۔ سُجسُو پُنیت لوک تہوُں چھاوا

پھر راجہ کی آگیا پاکر سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو گئے۔ راجہ دشرتھ بھی پُتروں سمیت محل میں گئے۔ جہاں تہاں شری رام جی کے بیاہ کا یش گایا جا رہا ہے۔ اور یہ پرم پوتر یش تینوں لوکوں میں پھیل گیا۔

آئے بیاہی رامُو گھر جب تیں ۔ بسئی آنند اودھ سب تب تیں
پربھُو بیاہ جس بھییُو اُچھاہُو ۔ سکہیں نہ برنی گرا اہی ناہُو

جب سے شری رام جی بیاہ کر گھر آئے۔ تب سے ایودھیا میں سب آنند آکر بسنے لگے۔ پربھو شری رام چندر جی کے وواہ میں جیسا آنند اور اُتساہ ہوا ہے۔ اُسے شری سرسوتی جی اور ناگ راج شیش جی بھی نہیں کہہ سکتے۔

کبی کُل جیون پاون جانی ۔ رام سیا جسُو منگل کھانی
تیہی تے میں کچھُ کہا بکھانی ۔ کرن پُنیت ہیتُو نج بانی

کوی کُل (شاعر کے خاندان) کے جیون کو پوتر کرنے والا اور منگلوں کی کھان شری رام چندر جی کے لیش کو جان کر ہی میں نے اپنی بانی کو پوتر کرنے کے لئے اس کا کچھ تھوڑا سا ورنن کیا ہے۔

نج گرا پاوَنی کرن کارن رام جسُو تلسیں کہیوُ
رگھوبیر چرت اپار بارِدھی پار کبی کونیں لہیوُ
اُپبیت بیاہ اُچھاہ منگل سُنی جے سادر گاوہیں
بیدیہی رام پرساد تے جن سرِبدا سکھو پاوہیں

تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ اپنی بانی کو پوتر کرنے کے لئے ہی میں نے شری رام جی کے لیش کا ورنن کیا نہیں تو شری رگھوناتھ جی کا چرتر تو اتھاہ سمندر ہے اس کا پار کس کوی نے پایا ہے جو لوگ اُنکے یگیوپویت (جنیئو دھارن کرنے کی رسم) اور وواہ کے منگل مئے اُتسو کا آدر کے ساتھ شُنکرگان کرینگے۔ وہ لوگ شری سیتا جی اور رام جی کی کرپا سے سدا سُکھ پاویں گے۔

سیا رگھوبیر بیاہُو جے سپریم گاوہیں سُنہیں
تنہہ کو سدا اُچھاہُو منگلایتن رام جسُو

شری سیتا جی اور رام جی کے وواہ کو جو لوگ پریم کے ساتھ گاویں سُنیں گے اُن کے لئے سدا ہی آنند اور منگل ہے۔ کیونکہ شری رگھوناتھ جی کا یش تو منگل کا ہی گھر ہے۔
(کلیجگ کے پاپوں کا ناش کرنے والا شری رام چرت مانس کا یہ پہلا سوپان سماپت ہوا۔)

(بال کانڈ سماپت)



دُوسرا سوپان ۔ اَیُودھیا کانڈ

شلوک :۔

یسیہ آنکے چا وِبھاتی بھودھرسُتا دیوا پگا مستکے
بھالے بال ودھو گلے چا گرلم یسیورسی ویال راٹ
سوایم بھوتی بھوشنہ سُروره سروادھی پا سروَدا
شروہ سرو گتہ شوہ ششی نبھہ شری شنکرہ پاتُو مام

جن کی گود میں پربت راج کماری شری پاربتی جی و مستک پر شری گنگا جی و ماتھے پر بال چندرما و گلے میں ہلاہل وِش اور ہردے پر بھجنگ راج شیش ناگ جی براجتے ہیں ۔ وہ بھبُوتی سے سجے ہوئے دیوتاؤں میں شریشٹھ سب کے سوامی ۔ پرلے سروپ سرو ویاپک سُکھ سروُپ چندر ورن شری شنکر جی سدا میری رکشا کریں ۔

پرسنتام یا نہ گتا ابھشیکتس تتھا نہ ممّلے بنباس دُکھ تہ
مُکھامبج شری رگھوُنندنسیہ مے سدا استو سا منجُل منگل پردا

جو راج تلک کی بات سُن کر نہ پرسنتا (خوشی) کو پراپت ہوا اور نہ بن باس کے دُکھ سے مُرجھایا ۔ رگھونندن شری رام چندر جی کے ایسی مُکھ کمل کی شوبھا سدا میرے لئے سُندر منگلوں کی دینے والی ہو ۔

نیلامبج شیامل کومل انگم سیتا سمارو پت بام بھاگم
پانو مہاسایک چاپ چاپم نمامی رام رگھوونش ناتھم

نیل کمل جیسے شیام کومل جن کے انگ ہیں ۔ اور شری سیتا جی جن کے بائیں طرف براجتی ہیں ہاتھوں میں جن کے امودھ بان اور سُندر دھنش ہے ۔ ان رگھوکل کے سوامی شری رام چندر جی کو میں نمسکار کرتا ہوں ۔

- - - - ۞ - - - -

شری گرو چرن سروج رج نج منو مکرو سدھاری
برنؤں رگھوبر بمل جسُو جو دایک پھل چاری

شری گرو کے چرن کملوں کی دھول سے اپنے من رُوپی شیشے کو اُجّل کر کے میں شری رگھوناتھ جی کے نرمل یش کا ورنن کرتا ہوں جو دھرم ارتھ کام موکش چاروں پدارتھوں کو دینے والا ہے ۔

جب تیں رامو بیاہی گھر آئے ۔ نت نو منگل مود بدھائے
بھون چاری دس بھودھر بھاری ۔ سُکرت میگھ برشہیں سُکھ باری

جب سے رامچندر جی بیاہ کر کے گھر آئے ۔ تب سے ایودھیا جی میں نت نئے منگل آنند کے بدھاوے ہو رہے ہیں ۔ چودہ لوک روپی بھاری پہاڑوں پر پُن روپی میگھ سُکھ روپی جل کی بارش کر رہے ہیں ۔

ردھی سدھی سمپتی ندیں سُہائی ۔ اُمگی اودھ امبودھی کہوں آئی
منی گن پر نر ناری سُجاتی ۔ شچی امول سُندر سب بھانتی

ردھی سدھی سمپتی روپی ندی اُن پہاڑوں سے اُمڈ اُمڈ کر ایودھیا روپی سمندر میں آ ملی ۔ ایودھیا کے استری پرش اس سمندر میں اُتم رتن ہیں ۔ جو سب پرکار سے سُندر اور اُتم جاتی کے ہیں ۔

کہی نہ جائی کچھو نگر بھوتی ۔ جنو ایتنئے برنچی کرتوتی
سب بدھی سب پُر لوک سُکھاری ۔ رام چند مُکھ چند نہاری

نگر کی سمپدا (خوشحالی ۔ دھن ایشوریہ) تو کچھ کہی ہی نہیں جاتی ہے ۔ مانو برہما جی کی کاریگری بس یہاں پر ہی سب سماپت ہو گئی ہے نگر کے لوگ سب پرکار سُکھی ہیں ۔ اور شری رامچندر جی کے چندر مُکھ کو دیکھ کر سدا آنند مگن رہتے ہیں ۔

مُدِت ماتُو سب سکھیں سہیلی ۔ پھلت بلوکی منورتھ بیلی
رام روپُو گن سیلو سبھاؤ ۔ پرمدت ہوئی دیکھی سُنی راؤ

کوشلیا آدی سب ماتائیں سکھی سہیلیوں سمیت اپنے منورتھوں کی بیل کو پھلی پھولی دیکھکر سدا پرسن رہتی ہیں۔ اور شری رام چندر جی کے سندر روپ۔ گن۔ شیل اور سبھاو کو دیکھکر اور دوسروں سے سن کر راجہ دشرتھ بڑے پرسن رہتے ہیں۔

دوہا

سب کیں اُر ابھیلاشُ اس کہہیں مناٸی مہیسُو
آپ اچھت یُوراج پد رامہی دیُو نریسُو

سب کے من میں یہ بڑی ابھیلاشا ہے۔ اور سب شیو جی مہاراج کی پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ راجہ اپنے جیتے جی شری رام چندر جی کو یوراج پد (ولیعہد پد) دیدیں۔

چوپائی

ایک سمے سب سہت سماجا۔ راج سبھاں رگھوراجُ براجا
سکل سُکرت مُورتی نرناہُو۔ رام سُجسُ سُنی اتی ہی اچھاہُو

ایک سمے راج سبھا میں اپنی ساری سماج (منتری سینا پتی۔ آدک) سہت رگھوکل کے راجہ دشرتھ جی براج رہے تھے۔ مہاراج سمست پنیوں کی مورتی ہیں۔ انہیں شری رامچندر جی کا یش سنکر بڑا ہی آنند ہو رہا ہے۔

نرپ سب رہہیں کرپا ابھیلاشیں۔ لوکپ کرہیں پریتی رُکھ راکھیں
تِربھُون تین کال جگ ماہیں۔ بھُوری بھاگ دسرتھ سم ناہیں

سب راجہ انکی کرپا کی ابھیلاشا رکھتے ہیں۔ لوکپال گن (اندر۔ ورن۔ کبیر۔ یمراج آدک) اُن کے انوکول ہوکر اُن سے پریتی کرتے ہیں۔ تینوں لوکوں (سورگ۔ پرتھوی۔ پاتال) اور تینوں کالوں (بھوت بھوشیہ اور ورتمان) میں دشرتھ کے سمان سوبھاگیہ شالی دوسرا کوئی نہیں ہے۔

منگل مول رامُ سُت جاسُو۔ جو کچھ کہیے تھور سبُ تاسُو
راؤ سُبھائیں مُکرُ کر لینہا۔ بدنُ بلوکی مکُٹ سم کینہا

جن کے پتر شری رامچندر جی منگلوں کے مُول ہیں۔ انکے لئے جو کچھ کہئے سب تھوڑا ہی ہے (الفاظ اُن کے آنند اور سکھ کا کیا ٹھکانہ) سبھا میں مہاراج دشرتھ جی نے سہج سبھاو ہی شیشہ ہاتھ میں لے لیا۔ اور اُس میں اپنا منہ دیکھکر مکٹ کو سیدھا کیا۔

شروَن سمیپ بھئے سِت کیسا۔ منہُوں جرٹھ پنُ اس اُپدیسا
نرپ یُوراجُ رام کہُوں دیہُو۔ جیون جنم لاہُو کِن لیہُو !!

مکٹ سیدھا کرتے ہوئے۔ کانوں کے پاس سفید بال دیکھے مانو بڑھاپا راجہ کو یہ اپدیش دے رہا ہو۔ کہ ہے راجن! شری رام جی کو یوراج بنا کر اپنے جنم اور جیون کا لابھ کیوں نہیں لیتے۔

دوھا۔ یہ بچارُ اُر آنی نرپ سُدِن سُاوسرُ پائی
پریم پُلکی تن مُدت من گُرہی سُنایُو جائی

من میں رام جی کو یوراج پد دینے کا درڑھ نشچہ کر کے راجہ دشرتھ جی نے شبھ دن اور شبھ سماں پاکر پریم سے پلکت شریر اور پرسن من ہوکر گرو وسشٹ جی کو ساری بات کہہ سنائی۔

کہئی بھوآلُ سُنئے مُنی نایک۔ بھئے رام سب بدھی سب لائک
سیوک سچو سکل پُر باسی۔ جے ہمارے اری متر اُداسی

سبھی رامُ پریہ جیہی بدھی موہی۔ پرکھو اسیس جنو تنو دھری سوہی
بپر سہت پریوار گوسائیں۔ کرہیں چھوہُ سب رورَی ناہیں

راجہ نے کہا اے مینشور سنئے! شری رام چندر جی سب طرح سے یوگیہ ہو گئے ہیں۔ سیوک۔ منتری۔ سب نگر واسی۔ ہمارے متر اور دشمن یا اُداسین (نرپکش) جو ہیں سبھی کو شری رام چندر جی ویسے ہی پریہ لگتے ہیں۔ جیسے کہ مجھے لگتے ہیں۔ مانو آپ کا مجھکو دیا ہوا آشیرواد ہی رام کا روپ دھارن کرکے براج رہا ہو۔ ہے سوامی! سارے برہمن پریوار سہت آپ کے سمان ہی ان سے پریتی رکھتے ہیں۔

جے گُر چرن رینُو سر دھرہیں۔ تے جنو سکل بھَو بس کرہیں
موہی سم یہُو انُبھیُو نہ دُوجیں۔ سبُ پائیُو رج پاونی پُوجیں

جو کوئی گرو کی چرن رج کو اپنے مستک پر رکھتا ہے۔ وہ مانو

سب جن والیشور یہ کو اپنے وش میں کرلیتا ہے میرے سمان ایسا انو بھو (تجربہ) کسی دوسرے کو نہیں ہے۔ آپ کے چرنن کی پوتر رج کو پا کر میں نے سب کچھ پراپت کرلیا ہے۔

اَب ابھیلاشو ایک من موریں۔ پو جہیں ناتھ انو گرہ توریں
مُنی پرسن لکھی سہج سنیہو۔ کہیو نریس رجائیسو دیہو

اب میرے من میں ایک ابھیلاشا ہے۔ سو وہ بھی آپکی کرپا سے پوری ہوگی۔ راجہ کا سہج پریم دیکھکر وسشٹ جی بڑے پرسن ہوئے اور کہا۔ ہے نریش! کہیئے کیا ابھیلاشا ہے۔

دوہا: راجن راؤر نامو جسو سب ابھیمت داتار
پھل انو گامی مہیپ مُنی من ابھیلاشو تمہار

ہے راجن! آپ کا نام اور یش ہی سب منو کامناؤں کے دینے والا ہے۔ ہے راجاؤں کے مکٹ منی آپ کے من کی ابھیلاشا پھل کا انوسرن کرتی ہے۔ (یعنی پھل پہلے پیدا ہوتا ہے۔ اور ابھیلاشا پھل کے پیچھے پیچھے چلتی ہے۔)

سب بدھی گرو پرسن جیاں جانی۔ بولیو راؤ رہسی مردو بانی
ناتھ رامو کریئے ہی جب راجو۔ کہیئے کرپا کری کریئے سماجو

سب پرکار سے گرو کو پرسن چت جان کر راجہ پرسن ہو کر کومل بچن بولے ہے سوامی! شری رام جی کو یوراج کیجئے۔ کرپا کرکے آگیا دیجئے۔ تو تیاری کیجائے۔

موہی اچھت یہو ہوئی اُچھاہو۔ لہہیں لوگ سب لوچن لاہو
پربھو پرساد سو سبھی نباہیں۔ یہ لالسا ایک من ماہیں

میرے جیتے جی یہ اُتسو بھی سمپورن ہو جائے۔ تو سب لوگ اپنے نیتروں کا لابھ اُٹھالیں۔ ہے پربھو آپ کی کرپا سے شو جی نے بھلی پرکار میرا سب کچھ نباہ کردیا ہے۔ لیکن یہی ایک لالسا من میں رہ گئی ہے۔

پُنی نہ سوچ تنو رہیو کی جاؤ۔ جہیں نہ ہوئی پاچھیں پچھتاؤ
سُنی منی دسرتھ بچن سُہائے۔ منگل مود مُول من بھائے

ایسا ہو جانے پر پھر مجھے کوئی چنتا نہ رہے گی۔ یہ شریر رہے یا نہ رہے جس سے مجھے پیچھے سے پچھتاوا نہ ہو۔ راجہ دشرتھ کے سہاونے منگل اور آنند کے بچنوں کو سُن کر وسشٹ جی من میں بڑے پرسن ہوئے۔

سُنو نرپ جاسو بمکھ پچھتاہیں۔ جاسو بھجن بنو جرنی نہ جاہی
بھیو تمہار تنیہ سوئی سوامی۔ رامو پنیت پریم انو گامی

وسشٹ جی نے کہا کہ ہے راجن سُنئے۔ جن کے بمکھ ہو کر لوگ پچھتاتے ہیں۔ اور جن کا بھجن کیئے بنا ہردے کا سنتاپ نہیں مٹتا۔ وہی ایشور شری رام چندر جی آپ کے پُتر ہوئے ہیں۔ وہ پرم پوتر ہیں اور اپنے پریمیوں کے سیوک ہیں۔

دوہا: بیگی بلمبو نہ کریئے نرپ ساجیئے سبوئی سماجو
سُدن سُمنگلو تب ہی جب رام ہوہیں جب راجو

ہے راجن! جلدی ہی سارا سامان تیار کرو۔ دیر نہ کرو۔ جب شری رام چندر جی یوراج ہو جائیں۔ وہ دن شُبھ اور سمان منگل مئے ہی ہے۔

مُدت مہی پتی مندر آئے۔ سیوک سچو سُمنتر و بولائے
کہی جے جیو سیس تنہہ نائے۔ بھوپ سُمنگل بچن سُنائے

مہاراجہ دشرتھ پرسن ہو کر راج محل میں آئے۔ اور اپنے مکھیہ سیوکوں اور سومنتر وزیر کو بُلایا وہ سب آئے۔ اور مہاراج کو جے جیو کہکر سر نوایا۔ پھر راجہ نے اُن کو سب منگل سماچار سُنائے۔

پرمُدت موہی کہیو گُرو آجو۔ رامہی راج دیو جب راجو
جوں پانچہی مت لاگے نیکا۔ کرہو ہرشی ہیاں رام ہی ٹیکا

آج مجھ سے پرسن ہو کر گرو دیو نے کہا ہے۔ کہ ہے راجن! اب تم رام چندر جی کو راج دے دو۔ یدی یہ مت (صلاح) تم سب پنچوں کو اچھا لگے تو پرسن چت سے شری رام کو راج تلک کیجئے۔

منتری مُدت سُنت پریہ بانی۔ ابھیمت برو پریو جنو پانی
بنتی سچو کرہیں کر جوری۔ جیئے ہو جگت پتی برسی کروری

راجہ کے یہ پریہ بچن سُن کر منتری بڑے پرسن ہوئے۔ مانو اُن کے منو کامنا

دُوپی بودے بر جل پڑ گیا ہو وہ منتری ہاتھ جوڑ کر راجہ سے بنتی کرتے ہیں۔ کہ ہے جگت کے سوامی! آپ کروڑوں برس جیتے رہیں۔

جگ منگل بھل کاجُو بچارا۔ بیگیے ناتھ نہ لایئے بارا
رپ ہی مودو سُنی سچو سبھا شا۔ بڑھت کو نتر جنو لہی سُساکھا

آپ نے سنسار بھر کی بھلائی کرنے والا بڑا اچھا کام سوچا ہے۔ ہے ناتھ۔ جلدی کیجئے۔ دیر نہ کیجئے۔ منتریوں کے سُندر بچنوں کو سُن کر راجہ ایسا پرسن اور آنند مگن ہوا۔ مانو بڑھتی ہوئی بیل کو برکش کی سندر شاخ کا آسترہ مل گیا ہو۔

دوھا:- کہیو بھوپ مُنی راج کر جوئی جوئی آیسو ہوئی
رام راج ابھیشیک ہت بیگی کرہو سوئی سوئی

راجہ نے کہا! کہ رام کو راج تلک دینے کے نمت اُدھ منی راج وسشٹ جی جو جو آگیا دیں۔ آپ لوگ ترنت اُن کی آگیا کا پالن کریں۔

ہرشی مُنیس کہیو مردو بانی۔ آنہو سکل سُتیرتھ پانی
اوشدھ مُول پھول پھل پانا۔ کہے نام گنی منگل نانا

وسشٹ جی نے پرسن ہو کر کومل بانی سے کہا۔ کہ سب اُتم تیرتھوں کا جل منگواؤ۔ پھر انہوں نے انیک پرکار کی اوشدھی مول۔ پھول۔ پھل۔ اور پتر آدی انیک منگل مئے پدارتھوں کے نام گن کر بتائے۔

چامر چرم بسن بہو بھانتی۔ روم پاٹ پٹ اگنت جاتی
مُنی گن منگل بستو انیکا۔ جو جگ جو گو بھوپ ابھیشیکا

چنور۔ مرگ چرم۔ بہت پرکار کے بستر۔ بے شمار قسموں کے اونی اور ریشمی کپڑے۔ بہت سے رتن۔ آدک بہت سی منگل بستوئیں منگوانے کے لئے انہوں نے آگیا دی۔ جو راج تلک کے یوگیہ ہوتی ہیں۔

بید بدت کہی سکل بدھانا۔ کہیو رچہو پُر بیبدھ بتانا
سپھل رسال پوگ پھل کیرا۔ روپہو بیتھنہ پُر چہو پھیرا

وسشٹ جی نے ساری وید ودھی کہی۔ اور کہا کہ نگر میں بہت سے منڈپ رچاؤ۔ پھلوں سہت آم۔ سپاری اور کیلے کے برکش چاروں طرف شہر کے گلیوں میں لگا دو۔

رچہو منجو مُنی چوکیں چارُو۔ کہہو بناون بیگی بجارُو
پُوجہو گن پتی گُر کُل دیوا۔ سب بدھی کرہو بھومی سُر سیوا

سُندر مُنی جڑت چوکیں بنوائے جائیں۔ اور بازار شہر کے ترنت سجائے جائیں شری گنیش جی گرو۔ اور کُل دیوتا کی پوجا کرو۔ اور سب پرکار برہمنوں کی سیوا کرو۔

دوھا:- دھوج پتاک تورن کلس سجہو ترگ رتھ ناگ
سر دھری مُنی بر بچن سبو نج نج کاجہیں لاگ

دھوجا۔ پتاکا۔ تورن۔ کلش۔ گھوڑے۔ رتھ۔ ہاتھی سب کو سجاؤ۔ سریشٹھ مُنی وشسٹ جی کے بچنوں کو سر ماتھے پر رکھ کر سب اپنے اپنے کام میں لگے۔

جو مُنیس جیہی آیسو دینہا۔ سو تیہیں کاجو پرتھم جنو کینہا
بیپر سادھو سُر پُوجت راجا۔ کرت رام ہت منگل کاجا

مُنیشور وسشٹ جی نے جس کسی کو جو آگیا دی۔ اس کا اُس نے اتنی جلدی پالن کیا۔ مانو کہ وہ کام اُن کی آگیا دینے سے پہلے ہی کر رکھا تھا۔ راجہ برہمنوں۔ سادھوؤں۔ دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔ اور شری رام چندر جی کے ہت ارتھ سب منگل کارج کرتے ہیں۔

سُنت رام ابھیشیک سُہاوا۔ باج گہاگہہ اودھ بدھاوا
رام سیا تن سگن جنائے۔ پھرکہیں منگل انگ سُہائے

شری رام چندر جی کے راج تلک کی سُہاونی خبر سُنتے ہی اودھ پوری میں بڑی دھوم دھام سے بدھاوے بجنے لگے سیتا جی اور شری رام چندر جی کے شریر میں بھی شُبھ شگن پرتیت ہونے لگے اور اُن کے سندر منگل انگ پھڑکنے لگے۔

پلکی سپریم پرسپر کہہیں۔ بھرت آگمن سُوچک اہہیں

بھٹے بہت دن اتی اپیری ۔ سگن پر نتنی بھنیٹ پر یہ کیری

پریم سے پلکت ہو کر وہ دونو آپس میں کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ سب شبھ شگن۔ سندر منگل انگوں کا پھڑکنا بھرت جی کے آنے کی خبر کی سوچنا دے رہے ہیں۔ اُن کو ننہال گئے بہت دن بیت گئے ہیں۔ ان کے ملنے کے لئے من میں بڑی ہی چاہ ہے۔ ان شگونوں سے یہ پرتیت ہوتا ہے کہ اُن سے ملاپ ہونیوالا ہے۔

بھرت سرس پریہ کو جگ ماہیں ۔ اِہی سگن پھلو دُوسر ناہیں
راہمی بندھو سوچ دِن راتی ۔ انڈ ہی کمٹھ ہر دُو جیہی بھانتی

بھرت کے سمان سنسار میں اور کون پیارا ہے۔ شگن کا یہی پھل ہے۔ دوسرا نہیں۔ شری رام چندر جی کو اپنے بھائی بھرت کی دن رات سوچ رہتی ہے۔ جیسے کچھوے کا من انڈوں میں رہتا ہے۔

ایہی اُوسر منگلو پرم سُنی رہنسو رنیواس
دوھا:- سوبھت لکھی بدھو بڑھت جنو بارِدھی بیچی بلاس

اس سمے پریم منگل سماچار سُن کر سارا رنواس آنندت ہوا تھا جیسے چندرما کو دیکھ کر سمندر کی لہروں کی موج شوبھا پاتی ہے۔

پرتھم جائی جنہہ بچن سُنائے ۔ بھوشن بسن بھری تنہہ پائے
پریم پلکی تن من انورا گیں ۔ منگل کلس سجن سب لاگیں

سب سے پہلے جنہوں نے یہ سندر منگل سماچار جا کر رانیوں کو سُنایا۔ انہوں نے بہت سے گہنے اور کپڑے پائے۔ رانیوں کا شریر پریم سے پلکت ہوا تھا۔ اور پریتی اور سنیہہ بہت بڑھ گیا سب منگل کلش سجانے لگیں۔

چوکیں چارُو سُمترا پُوری ۔ منی مئے بیدھ بھانتی اتی رُوری
آنند مگن رام مہتاری ۔ دیئے دان بہو بپر ہنکاری

سُمترا جی نے رتنوں کے بہت پرکار کے سُندر اور منوہر چوک پُورے۔ شری رام جی کی ماتا کوشلیا جی نے برہمنوں کو بُلا کر بہت سا دان دیا۔

پُوجیں گرام دیوی سُر ناگا ۔ کہیو بہُوری دین بلی بھاگا
جیہی بدھی ہوئی رام کلیانو ۔ دیہو دیا کری سو بر دانو

انہوں نے گرام دیوں۔ دیوتاؤں اور ناگوں کی پُوجا کی اور اُنکو بلی بھینٹ دینے کی منوتی مانی اور بنتی کی کہ دیا کر کے وہ وردان دیجئے کہ جس سے شری رام جی کا کلیان ہو۔

بار بار گنپتی ہی بہورا ۔ کیجیے سپھل منورتھ مورا
گاویں منگل کوکل بینی ۔ بدھو بدنیں مرگ ساوک نینیں

بار بار گنیش جی کی بینتی کی۔ کہ میرے منورتھ کو سپھل کیجئے کوئل کے سے میٹھے سُروالی چندر مکھی۔ مرگ بال نینی (مرگ کے بچے کے سے نیتروں والی) استریاں منگل گان کرنے لگیں۔

رام راج ابھیشیکو سُنی ہیاں ہرشے نر ناری
دوھا:- لگے سُمنگل سجن سب بدھی انوکول بچاری

شری رام چندر جی کے راج تلک کی خبر سُن کر نگر نواسی استری پُرش من میں از حد پرسن ہوئے۔ بدھاتا کو اپنے انکول پا کر سب سندر منگل ساج سجانے لگے۔

تب نرناہ بسشٹ بولائے ۔ رام دھام سکھ دین پٹھائے
گرُ آگمنو سُنت رگھونا تھا ۔ دوار آئی پد نائیو ماتھا

تب راجہ نے وسشٹ جی کو بُلایا اور اُنہیں شری رام چندر جی کے محل میں اُپدیش دینے کے لئے بھیجا۔ گرو کا آنا سُن کر شری رام چندر جی دروازے پر آگئے۔ اور اُن کے چرنوں میں مستک جھکایا۔

سادر ارگھ دیئی گھر آنے ۔ سورہ بھانتی پوجی سنمانے
گہے چرن سیا سہت بہوری ۔ بولے رامو کمل کر جوری

آدر کے ساتھ ارگھ دے کر شری رام جی انہیں محل کے بھیتر لے گئے اور سولہ پرکار سے اُن کی پوجا کر کے اُن کا بڑا آدر ستکار کیا۔ پھر سیتا جی سمیت اُن کے چرن پکڑے اور ہاتھ کملوں کو جوڑ کر شری رام جی بولے۔

سیوک سدا، سوامی آگمنو ۔ منگل مول امنگل دمنو
تدپی اچنت جنوبولی سپریتی ۔ بھیٹے کاج ناتھ اسی نیتی

سوامی کا سیوک کے گھر بیٹھا رہنا اگرچہ منگلوں کا مول اور امنگلوں کے ناش کرنے والا ہوتا ہے۔ تو بھی اے سوامی! یہی مناسب تھا۔ کہ آپ پریم پوروک سیوک کو ہی اگر کوئی کام تھا۔ بلا بھیجتے ایسی ہی نیتی ہے

پربھاتجی پربھو کینہہ سنیہو ۔ بھیو پنیت آ جو یہو گیہو
الیسو ہوئی سوکروں گوسائیں ۔ سیوکو لہی سوامی سیوکائیں

پربھو! آپ نے پربھتا (سوامی پن) کو چھوڑ کر جو پریم کیا۔ اس سے یہ گھر آج پوتر ہو گیا۔ جو آپ آگیا کریں۔ وہ میں کرونگا سوامی کی سیوا کرنے میں ہی سیوک کی بھلائی ہے۔

سنی سینہہ سانے بچن منی رگھوبیر ہی پرسنس
دوہا: رام کس نہ تمہہ کہہو اس ہنس بنس اوتنس

پریم سے بھرپور بچن سن کر گرو وسشٹ جی نے شری رگھوناتھ جی کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ ہے رام آپ ایسا کیوں نہ کہو۔ آپ سب ونشوں کے ہنس سوریہ ونش کے بھوشن جو ہو۔

برنی رام گن سیلو سبھاؤ ۔ بولے پریم پلکی منی راؤ
بھوپ سجیو ابھشیک سماجو ۔ چاہت دین تمہہ جب راجو

شری رام جی کے گن شیل اور سبھاؤ کی بڑائی کر کے پریم سے آنند مگن ہوئے منی راج بولے۔ ہے رام! راجہ نے راج تلک کرنے کا سماج سجایا ہے۔ وہ آپ کو یوراج بنایا چاہتے ہیں۔

رام کر ہو سب سنجم آجو ۔ جوں بدھی کسل نباہے کاجو
گرو سکھ دینی رائے پہیں گیو ۔ رام ہردیاں اس بسمے بھیو
جنمے ایک سنگ سب بھائی ۔ بھوجن سین کیلی لرکائی
کرن بیدھ اپبیت بیاہا ۔ سنگ سنگ سب بھئے اچھاہا

اس لئے۔ ہے رام جی! آج آپ سنیم (دیرت ہون آدی) کیجئے تاکہ بدھاتا اس کام کو سپھل کردیں۔ گورو جی پرسکشا دے کر دسرتھ جی کے پاس گئے۔ اور شری رام جی کے من میں یہ سماچار سن کر اس بات کا بڑا کھید (افسوس) ہوا۔ کہ سب بھائی ایک ہی ساتھ پیدا ہوئے۔ اور ایک ہی ساتھ کھانا سونا۔ بال کریڑا کرن چھیدن۔ جنیو دھارن کرنا۔ اور وواہ آدی اُتسو ہوئے۔

بمل بنس یہو انوچت ایکو ۔ بندھو بہائی بڑے ہی ابھشیکو
پربھو سپریم پچھتانی سہائی ۔ ہرو بھگت من کے کٹی لائی

اس نرمل ونش میں یہی ایک انوچت ریتی (ناراسب روتی) ہے۔ کہ چھوٹے بھائیوں کو چھوڑ کر بڑے کو ہی راج تلک ہوتا ہے پربھو شری رامچندر جی کا یہ سندر پریم بھرا پچھتاوا بھگتوں کے ہردے کی کٹلتا کو دور کرنے والا ہے۔

تیہی اوسر آئے لکھن مگن پریم آنند
دوہا: سنمانے پریہ بچن کہی رگھوکل کیرو چند

پریم آنند میں مگن ہوئے لکشمن جی اسی سمے وہاں آئے تو شری رام چندر جی نے جو رگھو کل روپی کمدنی کے کھلانے والے چندرما ہیں۔ پریم بھرے بچن کہہ کر ان کا آدر ستکار کیا۔

باجہیں باجنے بیبدھ بدھانا ۔ پُر پرمود نہیں جائی بکھانا
بھرت آگمنو سکل منا وہیں ۔ آوہو بیگی نین پھل پاوہیں

بھانت بھانت کے باجے بج رہے ہیں۔ نگر بھر میں جو پریم آنند چھایا ہوا ہے۔ اس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ بھرت جی کے آنے کی سب نگر نواسی لوگ باٹ جوہ رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں، کہ وہ جلدی آویں۔ اور راج تلک اتسو کو دیکھ کر نیتروں کا پھل پاویں۔

ہاٹ باٹ گھر گلیں اتھائیں ۔ کہہیں پرسپر لوگ لوگائیں
کالی لگن بھلی کیتک بارا ۔ پوجہیں بدھی ابھیلاشو ہمارا

بازاروں، راستوں میں، گھر گلی اور چبوتروں پر جہاں تہاں استری اور پرش آپس میں یہی کہتے ہیں۔ کہ کل وہ شبھ مہورت نہ جانے کس سمے ہوگا۔ جب بدھاتا ہمارے منورتھ پورے کرے گا۔

کنک سنگھاسن سیا سمیتا ۔ بیٹھیں رامو ہوئی چت چیتا
سکل کہہیں کب ہوئیہی کالی ۔ بگھن مناوہیں دیو کچالی

جب سونے کے سنگھاسن پر شری رام چندر جی سیتا سمیت براجیں گے۔

اور ہمارا سن تو تبھی نشانت ہو گا۔ سب یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ کل کب ہو گا۔ پرنتو کچالی (بُری چال والے) دیوتا اُدھر وگھن (خلل) منا رہے ہیں۔

تنہہ ہی۔ دیانی نہ اودھ بدھاوا۔ چورہی چندنی راتی نہ بھاوا

سارد بولی بنئے سُر کرہیں۔ بارہیں بار پائے سکے پرہیں

دیوتاؤں کو اجودھیا کا آنند بدھاوا اچھا نہیں لگا جیسے چور کو چاندنی رات اچھی نہیں لگتی ہے۔ سرسوتی جی کو دیوتاؤں نے بلایا سب اُن سے پرارتھنا کی اور بار بار ان کے چرنوں پر گرنے لگے۔ اور کہنے لگے۔

بپتی ہماری بلوکی بڑی ماتو کریئے سوئی آجو

دوہا

رامو جاہیں بن راجو تجی ہوئی سکل سُر کاجو

کہ ہے ماتا۔ ہماری بپتا کو دیکھکر آج آپ کوئی ایسا اُپائے کیجیئے۔ کہ جس سے شری رام چندرجی لاج چھوڑکر بن کو چلے جائیں۔ تو ہمارا سارا کام سِدھ ہو جائے۔

سُنی سُر بنئے ٹھاڈھی پچھتاتی۔ بھئیوں سروج بپن ہمراتی

دیکھی دیو پُنی کہیں ہنوری۔ ماتو توہی نہیں تھوریئو کھوری

دیوتاؤں کی نمر پرارتھنا سُن کر سرسوتی جی پچھتاتی ہیں۔ کہ میں کمل کے لئے ہمنت رتو کی رات ہوئی۔ انہیں ایسا دیکھ کر دو بدھاتا (سرپیش) نے دیکھ کر دیوتا پھر نمر پرارتھنا کر کے کہنے لگے۔ کہ ہے ماتا۔ آپکو اس میں کچھ بھی دوش نہیں لگے گا۔

بسمئے ہرش رہت رگھوراؤ۔ تمہہ جانہو سب رام پربھاؤ

جیوکرم بس سکھ دُکھ بھاگی۔ جائیئے اودھ دیوہت لاگی

شری رگھوناتھ جی تو دُکھ سُکھ سے رہت ہیں۔ آپ تو اُنکے پربھاؤ کو جانتی ہی ہو۔ جیو اپنے کرموں کے وش میں ہو کر دُکھ سُکھ بھوگتے ہیں۔ اس لئے آپ دیوتاؤں کے ہت اُدھ اجودھیا پوری میں جایئے

بار بار گہی چرن سنکوچی۔ چلی بچاری بُدھ متی پُوچی

اونچ نواس نیچ کرتوتی۔ دیکھی نہ سکہیں پرائی بھُوتی

بار بار چرن پکڑ کر دیوتاؤں نے سرسوتی جی کو سوچ اور چنتا میں ڈال دیا۔ تب وہ یوں من ہی من وچار کرتی ہوئی چلیں۔ کہ دیکھو دیوتاؤں کا نواس تو اونچا ہے اور ان کی چیشٹا کتنی نیچ ہے۔ کہ دوسرے کے دھن وایشوریہ کو نہیں دیکھ سکتے۔

آگل کاج بچاری بہوری۔ کرہیں چاہ کُشل کبی موری

ہرشی ہردیاں دسرتھ پُر آئی۔ جنو گرہ دسا دُسہہ دُکھدائی

پھر آگے کا کام وچار کر کے کہ بن میں شری رگھوناتھ جی جو چرتر کریں گے انکا ورنن کرنے کے لئے چتر کوی میری چاہ کیا کریں گے۔ ہردے میں پرسن ہو کر وشنو بھگتی کی پیری شری اجودھیا جی میں آئی۔ مانو دُسہہ دُکھ (ناقابل برداشت دُکھ) دینے والی کوئی گرہ دشا آئی ہو۔

نامو منتھرا مند متی چیری کیکئی کیری

اجس پیٹاری تاہی کری گئی گرہ متی پھیری

کیکئی کی منتھرا نامی مند بدھی ایک داسی تھی اُسے بدنامی کی پٹاری بنا کر اس کی بدھی کو اُلٹی کر کے سرسوتی جی چلی گئیں۔

دیکھ منتھرا نگرو بناوا۔ منجل منگل باج بدھاوا

پُوچھیسی لوگنہہ کاہ اُچھاہو۔ رام تلکو سُنی بھیا اُردا ہو

نگر کو سجے ہوئے اور گھر گھر سندر منگل بدھاوا بجتے دیکھکر منتھرا نے لوگوں سے پوچھا کہ آج کیا اُتساہ ہے؟ شری رام جی کے راج تلک کی بات سنتے ہی اُس کا ہردہ جل اُٹھا۔

کرئی بچار کُبدھی کُجاتی۔ ہوئی اکاج کونی بدھی راتی

دیکھی لاگی مدھو کُٹل کراتی۔ جمی گون تکئی لیئوں کیہی بھاتی

وہ مہان کُبدھی اور نیچ جاتی والی داسی یہ سوچنے لگی کہ کس پرکار سے یہ بنا بنایا کام رات ہی رات میں بگڑ جائے جیسے کوئی کُٹل بھیلنی شہد کا چھتہ لگا ہوا دیکھ کر گھات لگاتی ہے۔ کہ اسے کس پرکار اُتار لوں۔

بھرت ماتو پہیں گئی بلکھانی۔ کا انمنی ہسی کہہ ہنسی رانی

اُترو دیئی نہ لیئی اُساسو۔ ناری چرت کری ڈھارئی آنسو

وہ بُرا سا منہ بنا کر بھرت جی کی ماتا کیکئی کے پاس گئی۔ رانی کیکئی اسکی طرف دیکھ کر ہنسی اور کہا۔ کہ تو آج اُداس کیوں ہے۔ منتھرا نے کوئی اُتر

نہ دیا۔ کیول گہری سانسیں بھرنے لگی۔ اور استری چیز تر کر کے آنسو بہانے لگی۔

ہنسی کہہ رانی کگا لو بٹر توریں۔ دنیہہ لچھمن سنگھ اُس من موریں
تیہوٹ بول چیری بڑی پاپنی چھپا رئی سو اس کاری جنوسا پنی

تب رانی نے پھر ہنس کر کہا کہ تو بہت بڑبولی (بد زبان) ہے۔ کچھ کسی کو کہہ بیٹھی ہوگی۔ میرے خیال میں لکشمن نے تمہیں کچھ ڈنڈ دیا ہوگا تب بھی اس مہا پاپن نے کچھ اُتر نہ دیا۔ اور ناگن کی طرح لمبی سانس چھوڑنے لگی۔

سپیھے رانی کہہ کیسی کن کُشل رامو یہی پالُو
لکھتو بھر تبو بود منو شُنی کیا کُبری اُزسالُو

تب تو رانی گھبرا کر کہنے لگی۔ کہ تو کہتی کیوں نہیں! شری رام چندر راجہ، لکشمن، بھرت اور شترگن کُشل سے تو ہیں۔ یہ سُن کر کبڑی منتھرا کے من میں بڑا ہی دُکھ ہوا۔

کت سکھ دیئی ہمہی کو دُ مائی۔ گگا لو کرب کیہی کر بلُو پائی
رام ہی چھپا ڈی کُشل کیہی آجُو۔ جیہی جنیسُو دیہی جُب راجُو

وہ جل بھُن کر کہنے لگی۔ کہ ہے مائی! مجھے کوئی شکشا کیوں نہیں دیگا۔ اور میں کس بل بوتے پر کسی سے بڑھ کر بول بولونگی رام چندر کے سوائے آج اور کس کی کُشل ہے جنہیں راجہ راج تلک دے رہے ہیں۔

کھبیو کوسلھی بدھی اتی داہن۔ دکیھت گرب بہت اُر ناہن
دیکھیو کس جاتی سب سوبھا۔ جو اولوکی مور منو چھوبھا

آج کوشلیا جی پر بدھاتا کی بڑی ہی کرپا ہو رہی ہے۔ جن کے گرب (غرور) کو دیکھ کر میرا کلیجہ ہاتھ سے نکل گیا۔ یہ سب شوبھا تم خود جا کر کیوں نہیں دیکھ لیتی۔ جسے دیکھ کر میرے من میں بڑا ہی سنتاپ ہو رہا ہے۔

پوتو بدیس نہ سوچ تمہاریں۔ جانتی ہو بس ناہو ہماریں
نیند بہت پریہ سیج ترائی۔ لکھہ نہ بھوپ کپٹ چترائی

تمہارا پتی پردیس ہے تمہیں کچھ سوچ نہیں تو بس

جانتی ہے کہ راجہ ہمارے وش میں ہیں تمہیں تو توشک پلنگ پر پڑے پڑے نیند کے گھراٹے لینا ہی بہت پیارا لگتا ہے۔ راجہ کی کپٹ بھری چترائی کو تو نہیں دیکھتی ہے۔

سُنتی پریہ بچن ملن منو جانی۔ جھکی رانی اب رہو ارگانی
پُنی اس کبہوں کہہی گھر پھوری۔ تب دھرتی جیبھ کڑھاوں توری

منتھرا کے پریہ بچن سُن کر پرنتو اُسے من کی میلی جان کر رانی نے اُس کو ڈانٹ کر کہا کہ بس چپ رہ۔ ہے گھر میں نفاق ڈالنے والی۔ جو تو پھر کبھی ایسے بچن کہے گی۔ تو تیری جیبھ پکڑ کر نکلوا دوں گی

کانے کھوڑے کبرے کُٹِل کچالی جان
تیا بسیشی پُنی چیری کہی بھرت ماتو مُسکان

کانوں (جن کی ایک آنکھ ناکارہ ہو) لنگڑوں۔ کبڑوں کو کُٹِل اور کچالی (ٹیڑھے چلن والا) جاننا چاہیئے۔ اُن میں بھی استری اور استری ہونے پر بھی داسی! اتنا کہہ کر بھرت جی کی ماتا کیکئی مسکرانے لگی۔ اور بولی۔

پریہ بادنی سکھ دینہوں توہی۔ سپنے ہوں تو پر کوپو نہ موہی
سُدِنو سُمنگل دایکو سوئی۔ تور کہا پھر جیہی دن ہوئی

ہے پریہ بچن کہنے والی منتھرا! میں نے تجھے شکشا دینے کیلئے اتنی بات کہی ہے۔ نہیں تو تجھ پر مجھے سپنے میں بھی کرودھ نہیں ہے۔ بس دن تیرا کہنا سچا ہوگا۔ ارتھات شری رام جی کا راج تلک ہوگا۔ وہ دن سندر منگل دینے والا شبھ دن ہوگا۔

جیٹھ سوامی سیوک لگھو بھائی۔ یہ دن کر کُل ریتی سُہائی
رام تِلک جوں سانچہوں کالی۔ دیئوں ماگو من بھاوت آلی

سوریہ ونش کی یہ سُندر ریتی ہے کہ بڑا بھائی سوامی اور چھوٹا سیوک ہوتا ہے۔ اگر سچ مچ ہی کل شری رام کا راج تلک ہونے والا ہے تو ہے سکھی! میں تجھے تیری من مانی وستو دوں گی۔

کوسلیا سم سب مہتاری۔ رامہی سہج سُبھائیں پیاری
مو پر کریں سنیہو بسیشی۔ میں کر دیکھی پرتیت دیکھی

شری رام چندر جی کو سچ سبھاؤ سے ہی کوشلیا کے سمان سب ماتائیں پیاری ہیں۔ اور مجھ پر تو وہ بہت ہی پریم کرتے ہیں۔ میں نے ان کے پریم کی پریکشا کر کے دیکھ لی۔

جوں بدھی جنم دیئی کری چھوہو۔ ہوہوں رام سیا پوت پتوہو
پران تیں ادھک رام پریہ موریں۔ تن کیں تلک چھوبھ کس توریں

میں تو یہ پرارتھنا کرتی ہوں کہ یدی بدھاتا دوبارہ مجھے جنم دیں تو شری رام جی میرے پتر اور سیتا بہو ہو۔ شری رام مجھے پرانوں سے بھی بڑھ کر پیارے ہیں۔ اُن کے راج تلک کے اُتسو پر تیرے من کو سنتاپ کیوں نہ ہوا۔

بھرت سپتھ توہی ستیہ کہو پرہری کپٹ دراؤ
ہرش سمے بسمو کرسی کارن موہی سناؤ

تجھے بھرت کی سوگندھ ہے۔ سچ سچ کہو۔ چھل کپٹ کو چھوڑ دو تو اس آنند کے سمے میں بھی شوک کر رہی ہے۔ اس کا کیا کارن ہے۔ سچ سچ سناؤ۔

ایک ہیں بار آس سب پوجی۔ اب کچھ کہت جیبھ کری دوجی
پھوٹے جوگ کپار ابھاگا۔ بھلیو کہت دکھ راہی لاگا

منتھرا بولی۔ میری تو ساری آشائیں ایک ہی بار پوری ہو گئیں۔ اب تو دوسری جیبھ لگا کر ہی کچھ کہوں گی۔ میرا ابھاگا کپال تو پھوٹنے ہی کے لئے ہے۔ کیونکہ بھلا کہنے پر بھی آپ نے برا مان کر دکھ پایا۔

کہہیں جھوٹی پھری بات بنائی۔ تے پریہ تمہہ کروئی میں مائی
ہمہو کرب اب ٹھکر سہاتی۔ ناہیں تے مون رہب دن راتی

ہے مائی! تمہیں تو وہ ہی پیارے لگتے ہیں جو جھوٹی سچی باتیں بنا بنا کر کہتے ہیں۔ میں تو تمہیں کڑوی لگتی ہوں۔ اب میں بھی منہ دیکھی کوئی بات کہہ دیا کروں گی۔ نہیں تو دن رات چپ رہا کروں گی۔

کری کروپ بدھی پرس کینہا۔ بوا سو لنیئے لہئے جو دینہا
کو نرپ ہوؤ ہمہی کا ہانی۔ چیری چھاڑی اب ہوب کہ رانی

بدھاتا نے کروپ بنا کر مجھے پرودش کر دیا۔ جو بویا سو کاٹا۔ جو دیا سو لیا۔ کوئی راجہ بنے ہماری کیا ہانی ہے؟ داسی چھوڑ کر رانی بننے سے تو رہی۔

جلیے جو گو سبھاؤ ہمارا۔ ان بھل دیکھی نہ جائی تمہارا
تاتیں کچھک بات انوساری۔ چھمئے دیبی بڑی چوک ہماری

ہمارا سبھاؤ تو جلانے کے ہی یوگیہ ہے۔ کیونکہ تمہارا اہت مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ اس لئے کچھ بات منہ سے نکل گئی۔ بڑی غلطی ہوئی۔ ہے دیوی! کشما کیجئے۔

گوڑھ کپٹ پریہ بچن سنی تیا ادھر بدھی رانی
سر مایا بس بیرنی ہی سہرد جانی پتی آنی

استری جاتی سبھاؤ سے ہی چنچل ہونے کے کارن اور دیوتاؤں کی مایا سے موہت رانی کیکئی نے گوڑھ کپٹ بھرے پریہ بچنوں کو سن کر ویرن منتھرا کو اپنی ہت کرنے والی جان کر اُس کی باتوں پر بھروسہ کر لیا۔

سادر پنی پنی پوچھتی اوہی۔ سبری گان مرگی جنو موہی
تسی متی پھری اہی جسی بھاوی۔ رہسی چیری گھات جنو پھاوی

تمہارے آدر سے بار بار رانی کیکئی منتھرا کو پوچھ رہی تھیں۔ مانو بھیلنی کے گانے سے ہرنی موہت ہو گئی ہو۔ جیسی ہونہار ہے۔ ویسی ہی اُس کی بدھی بھی پھر گئی۔ اپنے گھات میں رانی کو پھنسی ہوئی دیکھ کر منتھرا بڑی پرسن ہوئی۔

تمہہ پوچھہو میں کہت ڈیراؤں۔ دھریہو مور گھر پھوری ناؤں
سجی پرتیتی بہو بدھی گڑھی چھولی۔ اودھ ساڈھ ساتی تب بولی

تم پوچھتی ہو میں کہتے ڈرتی ہوں۔ کیونکہ میرا نام تو تم نے پہلے ہی گھر پھوڑی دا رکھ دیا ہے۔ بہت طرح سے گڑھ چھول کر اور بہت سی باتیں بنا کر۔ رانی کو پورا بھروسہ دلا کر ایودھیا کو دکھ دینے والی سینچر کی ساڑھ ستی دشا کے سمان منتھرا بولی۔

پریہ سیا رام کہا تمہہ رانی۔ رامہی تمہہ پریہ سو پھری بانی
رہا پرتھم اب تے دن بیتے۔ سمو پھری رپو ہوہیں پرپیتے

ہے رانی! تم جو کہتی ہو۔ کہ سیتا اور رام چندر تمہیں پیارے ہیں اور تم اُنکو پیاری ہو۔ یہ بات سچی ہے پرنتو جو دن پہلے تھے سو دن بیت گئے۔ سماں پلٹنے پر پریتی کرنے والے بھی دشمن ہو جاتے ہیں۔

بھانو کمل کُل پوشن ہارا۔ بنو جل جاری کری سوئی چھارا
جری تمہاری چہہ سوتی اُکھاری۔ رُندھہو کری اُپاو بریاری

سُوریہ کملوں کے کُل کا پالن کرنے والا ہے۔ پر جل کے بغیر وُہی سوریہ اُن کملوں کو جلا کر بھسم کر دیتا ہے۔ سوت کوشلیا تمہاری جڑ اُکھاڑنا چاہتی ہیں۔ اس لئے اُپا رُ تم کے جل بند لگا کر اُسے سُورکھشت (بحفاظت) کر دو۔

تمہہی نہ سوچ سوہاگ بل نج بس جانہو راو
من ملین مُوہ میٹھہ نرپو راُ سرل سبھاؤ

تمہیں تو اپنے سُہاگ کے بل پر کچھ بھی سوچ نہیں ہے راجہ کو اپنے وش میں کرنا جانتی ہو۔ راجہ زبان کے تو میٹھے ہیں۔ لیکن من کے میلے ہیں۔ تم سرل سبھاؤ (سیدھی سادی) ہو۔ اس لئے راجہ کے چھل کپٹ کو نہیں جانتی۔

چتر گمبھیر رام مہتاری۔ بیچو پائی رنج بات سنواری
پٹھے بھرتو بھوپ نہی اوریں۔ رام ماتو مت جانب رویں

رام کی ماتا کوشلیا بڑی چتر اور گمبھیر ہے۔ جس نے سماں پا کر اپنا کاریہ سبدھ کر لیا۔ بھرت کو جو نانا کے گھر بھیج دیا ہے۔ اس میں آپ کوسلیا کی ہی صلاح سمجھیئے۔

سیویں سکل سوتی موہی نیکیں۔ گربت بھرت ماتو بل پی کیس
ساٹو تمہار کوسلہی مائی۔ کپٹ چتر نہیں ہوئی جنائی

کوشلیا نے من میں یہ وچار کیا ہے کہ سُوتر ادتی میری اچھی طرح سے سیوا کرتی ہے۔ ایک بھرت کی ماتا ہی پتی کے بل پر گھمنڈ میں رہتی ہے۔ اسی لئے ہے مائی! تم کوشلیا کو کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہو۔ وہ کپٹ میں چتر ہے۔ اس کے من کے بھاو کو کوئی نہیں جان سکتا۔

راجہی تمہہ پر پریم بسیشی۔ سوتی سبھاو سکئی نہیں دیکھی
رچی پرپنچو بھوپ ہی اپنائی۔ رام تلک ہت لگن دھرائی

راجہ تم سے بہت پریم کرتے ہیں۔ اس کو کوشلیا سوت بھاؤ سے نہیں دیکھ سکتی۔ اس لئے اس نے کپٹ جال رچ کر راجہ کو وش میں کر کے رام چندر کے راج تلک کے لئے لگن ٹھہرائی ہے۔

یہ کُل اُچت رام کہوں ٹیکا۔ سب ہی سوہائی موہی سُٹھی نیکا
اگلی بات سمجھو ڈرو موہی۔ دیو دیو پھری سو پھلو اوہی

رام کو راج تلک دینا تو رگھو کُل کی ریتی کے انوسار اُچت ہی ہے۔ یہ بات سبھی کو اچھی لگتی ہے اور مجھے تو بہت ہی اچھی لگتی ہے۔ پرنتو مجھے تو آگے کی بات وچار کر ڈر لگتا ہے۔ بھاتا اُلٹ کر اس کا پھل اُسی کو دے۔

رچی پچی کوٹک کُٹل پن کینہے سی کپٹ پربودھو
کہی سی کتھا ست سوتی کے جیہی بدھی باڈھہ برودھو

اس طرح کروڑوں کُٹل پن رچ رچ کر منتھرا نے کیکئی کو اُلٹا سیدھا سمجھایا اور سینکڑوں سوتوں کی کہانیاں سُنائیں۔ کہ جس سے آپس میں برودھ (مخالفت) بڑھ جائے۔

بھاوی بس پرتیتی اُر آئی۔ پُوںچھ رانی پُنی سپتھ دیوائی
کا پُوچھو تمہیں اسہوں نہ جانا۔ نج ہت ان ہت پشو پہچانا

ہونہار وش کیکئی کے من میں وشواش ہو گیا۔ رانی اُسے سوگند (قسم) دلا کر پُوچھنے لگی۔ منتھرا بولی۔ کیا پوچھتی ہو! کیا اب بھی نہیں سمجھی اپنی لابھ ہانی اور متر دشمن کو تو پشو بھی پہچانتے ہیں۔

بھئیو پاکھو دن سجت سماجو۔ تمہہ پائی سُدھی موہی سن آجو
کھائیے پہریئے راج تمہارے۔ ستیہ کہیں نہیں دوش ہمارے

راج تلک کی سامگری سجاتے پندرہ دن ہو گئے ہیں۔ اور تم نے آج مجھ سے خبر پائی ہے۔ میں تمہارے راج میں کھاتی پہنتی ہوں۔ اس لئے سچ کہنے میں مجھے کوئی دوش نہیں ہے۔

جوں اتنیہ کچھو کہب بنائی ۔ توں بدکی دیہی ہم ہی سجائی
راہو تلک کالی جوں بھیئیو ۔ مہہ کہوں بتی کچو بدھی بسیو

بدی میں کچھ جھوٹ کو سچ بناکر کہوں تو بدھاتا مجھے اندویں
یدی رام کو کل راج تلک ہو گیا ۔ تو سمجھو بدھاتا نے تمہارے لئے
بپتا کا بیج بو دیا ۔

رکھیہ کھنچائی کہوں بلو بکھانی ۔ بھامنی بھئی ہو دودھ کیہی ماکھی
جوں سُت سہت کرہو سیو کائی ۔ تو گھرہ ہو نہ آن اپائی

میں تمسے زور سے لکیر کھینچ کر (ڈنکے کی چوٹ سے یا بلند آواز ہوتی سے) کہتی ہوں ۔ کہ ہے رانی ! تم دودھ میں پڑی ہوئی مکھی کے سمان باہر نکال کر پھینک دی جاوگی ۔ اگر بھرت سمیت کوشلیا اور رام چندر کی سیوا کروگی تو گھر رہ سکوگی نہیں تو اور کوئی اپائے نہیں ہے ۔

کدروں بنت ہی دینہہ دکھو تمہہی کوسلاں دیب
بھرتو بندی گرہ سیئی ہیں لکھمو رام کے نیب

سانپوں کی ماتا کدرو نے گرڑ کی ماتا ونتا کو جو کہ اس کی سوت تھی دکھ دیا تھا ۔ ویسے ہی کوشلیا تمہیں دکھ دے گی ۔ بھرت جی جیل خانے کی ہوا کھائیں گے ۔ لکشمن رام کے نائب ہوں گے ۔

کیکئے سُنت سُنت کٹو بانی ۔ کہی نہ سکی کچھو سہمی سکھانی
تن پسیو کدلی جمی کانپی ۔ کبری دسن جیبھ تب چانپی

کیکئی منتھرا کے کڑوے بچنوں کو سنتے ہی سہم کر سوکھ گئی (اس کا چہرہ مرجھا گیا) اس کے مکھ سے کوئی شبد نہ نکلا شریر میں پسینہ آگیا اور وہ کیلے کی طرح کانپنے لگی ۔ یہ دیکھ کر کہ رانی کے اوپر اثر ہو گیا ہے منتھرا نے اپنی جیبھ کو دانتوں تلے دبا لیا ۔

کہی کہی کوٹک کپٹ کہانی ۔ دھیر دھرہو پربودھسی رانی
پھر اکر مو پریہ لاگی کھپانی ۔ بگہی سراہی مانی مرالی

پھر کپٹ بھری کروڑوں کہانیاں کہہ کہہ کر اس نے رانی کو خوب سمجھایا ۔ اور ساتھ ہی دھیرج بھی دی ۔ کیکئی کے کرم الٹے پھر گئے ۔ اسے

کبھالی منتھرا ہی پیاری لگنے لگی ۔ وہ بگلی کو ہنسنی مان کر اس کی سراہنا کرنے لگی ۔
ونا ش کاری وش کو بھی امرت سمجھ کر اس کی سراہنا کرنے لگی ۔

سُنو منتھرا بات پھری توری ۔ دہنی آنکھی نت پھرکئی موری
دن پرتی دیکھیوں راتی کسپنے ۔ کہوں نہ توہی موہ بس اپنے

کاہ کروں سکھی سودہ سبھاؤ ۔ داہنی بام نہ جانسوں کاؤ
کیکئی کہنے لگی ۔ ہے منتھرا ! تیری بات بالکل سچی ہے ۔ میری دائیں آنکھ سدا پھڑکتی رہتی ہے ۔ میں ہر روز رات کو برے برے سپنے دیکھا کرتی ہوں ۔ پرنتو موہ وش تم سے کہتی نہیں ۔ ہے سکھی ! کیا کروں ۔ میرا تو سبھاو سیدھا سادہ ہے ۔ مجھے کسی پرکار کا ہیر پھیر کرنا ہی نہیں آتا ۔

اپنیں چلیت نہ آجو لگی آن کہل کا ہک کینہہ
کیہیں اگھ ایک ہی بار موہی دئیو دسہہ دکھو دینہہ

ہے سکھی ! جہاں تک میری بیش گئی ۔ میں نے کسی کا برا آج تک نہیں کیا ۔ پھر پتہ نہیں یہ اچانک دسہہ دکھ بدھاتا نے مجھے کس پاپ کے نمت دیا ہے ۔

نیہر جنم بھرب برو جائی ۔ جیئت نہ کربی سوتی سیو کائی
اری بس دیو جیاوت جاہی ۔ مرن نیک تیہی جیون چاہی

مجھے میکے میں جاکر اپنا جیون بسر کرنا منظور ہے ۔ لیکن جیتے جی سوت کی کبھی چاکری نہیں کروں گی ۔ بدھاتا جسے شترو کے وش میں رکھ کر جلاتا ہے ۔ اس کے لئے تو ایسے جیون سے مرنا کہیں اچھا ہے ۔

دین بچن کہہ بہو بدھی رانی ۔ سُنی کبری تیا مایا ٹھانی
اس کس کہہ ہو مانی من اونا ۔ سکھو سہاگو تمہہ کہوں دن دونا

ایسے دین بچن بہت پرکار کے جب رانی نے کہے تو انہیں سن کر منتھرا نے استری چرتر رچایا اور کہا ۔ تم اپنے من میں اپنے آپ کو لاچار سمجھ کر دین بچن کیوں کہہ رہی ہو ۔ تمہارا سکھ سہاگ دن دونا ہوگا ۔

جیہیں راؤر اتی ان کہل تاکا ۔ سوئی پائیہی یہو پھلو پریپا کا
جب تیں کمت سنا میں سو امی ۔ بھوکھ نہ باسر نیند نہ جامی

جس نے تمہارا انشٹ (برائی) کرنے کا نشچے کیا ہے۔ وہی اس کا ایکنا کھیل پاوے گا۔ ہے سوامی! جب سے ہٹی نے اس بُری صلاح کو سُنا ہے۔ تب سے مجھے نہ تو دِلن میں کچھ کھٹوک لگتی ہے اور نہ رات کو نیند آتی ہے۔

پوچھیوُں گنتہہ ریکھ تتہہ کھاچی۔ بھرت بھوآل ہوہیں یہ سانچی
بھامنی کرہُو تو کہوُں اُپاؤُ ۔ ہے تمہاریں سیوا لبس راؤُ

میں نے جیوتشیوں سے پُوچھا۔ انہوں نے حساب لگا کر بتایا کہ بھرت راجہ ہوں گے۔ بالکل سچی بات ہے۔ ایسا کرنے میں کچھ اُپائے ہونا چاہیئے ہے بھامنی! یدی تم کر سکو تو میں تمہیں اُپائے بتلاتی ہوں۔ راجہ تو تمہاری سیوا کے آدھین ہی ہے۔

پرُوں کوُپ تو بچن پر سکیوُں۔ پُوت پتی تیاگی
کہسی مور دُکھو دیکھی بڑ کس نہ کرب ہت لاگی

کیکئی بولی۔ میں تمہارے کہنے پر کوئیں میں کود سکتی ہوں۔ اور اپنے پُتر اور پتی کو تیاگ سکتی ہوں۔ جب تم میرے بڑے بھاری سنتاپ کو شانت کرنے کے نمت کچھ کہے گی تو بھلا میں وہ اُپائے کیوں نہ کروں گی جس میں کہ میری بھلائی ہو۔"

کُبریں کری کبُلی کیکئی۔ کپٹ چھُری اُر پاہن ٹیئی
لکھئی نہ رانی نکٹ دُکھو کیسیں۔ چرئی ہرت تن بلی پسُو جیسیں

کبڑی منتھرا نے کیکئی کو اپنے پیچھے لگا کر بالکل بلیدان کا پشُو بنا دیا۔ اور کپٹ کی چھُری کو اپنے ہردے رُوپی پتھر پر تیز کیا۔ اسکے پرینام سرُوپ جلدی ہی کیا مہا دُکھ ہونے والا ہے۔ اسے کیکئی بالکل نہیں دیکھتی جیسے بلیدان کا پشُو بلیدان ہونے سے کچھ کال ہی پہلے ہری ہری گھاس چرتا ہے۔ اُسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ جلدی ہی تلوار سے بلیدان کرکے اُس کے جیون کا انت ہو جائے گا۔ بالکل ایسی ہی دشا کیکئی کی ہے۔

سُنت بات مرُدو انت کٹھوری۔ دیتی منہوُں مدھو ماہُر گھوری
کہہ چیری سُدھی اہی کہ ناہیں۔ سوامنی کہی ہو کتھا موہیں یا ہیں

منتھرا کی بات سُننے میں تو کومل ہے پرنتو پرینام میں وہ بڑی بھیانک ہے

مانو وہ شہد میں زہر گھول کر کیکئی کو پلا رہی ہو۔ وہ کہنے لگی۔ کہ ہے سوامنی! تمہیں وہ کتھا یاد ہے یا نہیں جو تم نے ایک بار مجھے سُنائی تھی۔

دوئی بردان بھوپ سن تھاتی۔ مانگہُو آجُو جُڑاوہُو چھاتی
سُت ہی راجُو رامہی بن باسُو۔ دیہُو لیہُو سب سوتی ہُلاسُو

کہ راجہ کے پاس تمہارے دو وردان دھروہر (امانت) کے رُوپ میں ہیں۔ آج اُن دونوں وردانوں کو راجہ سے مانگ کر اپنے ہردے کو شانت کرو۔ بھرت کو راج اور رام کو بن باس دو۔ اس طرح دینی سوت کے سُکھ اور آرام کو ہر لو۔

بھوُپتی رام سپتھ جب کرئی۔ تب مانگیہُو جیہی بچنو نہ ٹرئی
ہوئی اکاجُو آجُو نسی بیتیں۔ بچنو موربر یہ مانیہُو جی تیں

جب راجہ رام کی سوگند کھالیں۔ تو وردان مانگنا۔ تاکہ کہیں وہ مکر نہ جائیں۔ اگر آج کی رات بیت گئی تو پھر سارا کام بگڑ جائیگا۔ میرے اِن بچنوں کو پران سے بھی پیارے سمجھنا۔

بڑ کُگھاتو کری پاپنی کہیسی کوپ گرہ ہیں جاہُو
کاجُو سنوارہُو سجگ سبہُو سہسا جنی پتی آہُو

اس مہا پاپن نے بڑی بڑی گھات لگا کر کیکئی سے کہا۔ کہ تم کوپ بھون میں جاؤ۔ اور بڑی چترتا سے اس کام کو بنانا۔ راجہ پا کسی اور کی میٹھی میٹھی باتوں میں نہ آجانا۔ ارتھات کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے اپنے ہٹ پر ڈٹی رہنا۔

کُبریں ہی رانی پران پریہ جانی۔ بار بار بڑی بُدھی بکھانی
توہی سم ہت نہ مور سنسارا۔ بہے جات کئی بھئی سی ادھارا

رانی نے منتھرا کو پرانوں سے بھی پیاری جان کر بار بار اس کی چترتا کی پرشنسا کی۔ اور کہا کہ ہے منتھرا! تیرے سمان میری بھلائی چاہنے والا سنسار میں کوئی دوسرا نہیں ہے۔ تو نے مجھ ڈوبتی ہوئی کو سہارا دیکر سنبھال لیا ہے۔

جوں بدھی پُرب منور تھو کالی۔ کروں توہی چکھ پُوتری آلی
بہُو بدھی چیری ہی آدرو دیئی۔ کوپ بھون گونی کیکئی

ویدی کل بدھاتا میری منو کامنا پوری کردیں تو ہے سکھی!
میں مجھے آنکھوں کی پتلی بنالوں۔ اس پرکار بہت طرح سے منتھرا کا آدر
کرکے کیکئی کوپ بھون میں چلی گئیں۔

بیتی بیجو برشا رِتو چیری۔ کُنیں بھئی کُمتی کیکئی کیری
پانی کپٹ جلو انکر جیاما۔ بُرھو دل دُکھ پھل پرینا ما

بپتا (مصیبت) بیج ہے۔ منتھرا برسات کی رِتو (موسم برسات)
ہے۔ کیکئی کی موڑھ بدھی بیج بونے کے لیئے پرتھوی ہے جس میں
کپٹ روپی جل پاکر انکر پھوٹ نکلا۔ دونو وردان اس انکر کے پتے
ہیں اور پریِنام سروپ جس کے (اس کے نتیجے کے طور پر) دُکھ روپی
پھل لگے گا۔

کوپ سماجو ساجی سیو سوئی۔ راجو کرت نج کُمتی بگوئی
راؤر نگر کولاہلو ہوئی۔ یہ کچالی کچھو جیان نہ کوئی

کوپ (غصہ۔ ناراضگی) کا سب ساج سجاکر کیکئی کوپ بھون
میں جاکر لیٹ گئی۔ راج کرتی ہوئی وہ اپنی دُشٹ بدھی سے نشٹ
ہوگئی۔ راج محل میں اور نگر بھر میں بڑی دھوم دھام ہو رہی ہے۔ پرنتو
پردے کے پیچھے ہو رہی اس کچال (بُری سازش) کو کوئی کچھ نہیں جانتا۔

پرمُدت پُر نر ناری سب سجہیں سُمنگل چار
ایک پر بسہیں ایک نرگمہیں بھیر بھوپ دربار

نگر کے سب استری پُرش پرسن ہوکر شبھ منگلاچار کے ساج سجا
رہے ہیں۔ راج دوار میں کوئی جاتا ہے تو کوئی باہر نکلتا ہے۔ بڑی بھیڑ ہو
رہی ہے۔

بال سکھا سُنی ہِیاں ہرشا ہیں۔ ملی دس پانچ رام پہیں جاہیں
پربھو آدرہیں پریمو پہچانی۔ پوچھہیں کشل کھیم مردو بانی

پربھو شری رام چندر جی کے بال سکھا راج تلک کی خبر سن سُنکر
پھولے نہیں سماتے۔ وہ دس دس پانچ پانچ مل مل کر رام جی کے پاس جاتے
ہیں۔ پربھو پریم پہچان کر اُن کا آدر کرتے ہیں۔ اور ان سے کومل بانی سے
ان کی کشل کشیم (راضی خوشی۔ خیر و خیریت) پوچھتے ہیں۔

پھرہیں بھون پریہ آیسو پائی۔ کرت پرسپر رام بڑائی
کو رگھو بیر سرس سنسارا۔ سیل سنیہو نباہن ہارا

اپنے پیارے سکھا شری رام چندر جی کی آگیا پاکر وہ واپس
گھر کو لوٹتے ہیں۔ اور آپس میں اُن کی بڑائی کرتے جاتے ہیں۔ کہ رگھو بیر
کے سمان سنسار میں دوسرا اور کون ہے۔ جو اُنکی طرح شیل پریم
کے نباہنے والا ہو۔

جیہیں جیہیں جونی کرم بس بھرہیں۔ نہاں تہاں ایسو دیویہ ہیں
سیوک ہم سوامی سیا ناہو۔ ہوو نات یہ اور نباہو

ہم بھگوان سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ ہم اپنے کرم وش ہو ا گون
کے چکر پر چڑھے ہوئے جس جس یونی میں جائیں۔ وہاں وہاں ہم تو سیوک
ہوں۔ اور سیتا پتی شری رام چندر جی ہمارے سوامی ہوں۔ ہمارا رشتہ
سدا ہی بنا رہے۔

اس ابھیلاشو نگر سب کاہو۔ کیکئے سُتا ہردیاں اتی داہو
کو نہ کسنگتی پائی نسائی۔ رہ ای نہ نیچ متیں چترائی

نگر نواسی سب کی ایسی ہی ابھیلاشا ہے۔ ایک کیکئی کے
ہردے میں ہی بھاری جلن ہو رہی ہے۔ بُرا سنگ پاکر کون نہیں
نشٹ ہو جاتا۔ نیچ سبھاو والوں کے پیچھے چل کر چترائی رہ نہیں سکتی۔

سانجھ سمے سانند نرپو گیو کیکئی گیہس
گونو نٹھرتا انکٹ کئے جنو دھری دیہہ سنیہس

شام کے وقت راجہ آنند کے ساتھ کیکئی کے محل میں گئے
مانو پریم ہی شریر دھارن کرکے نشٹھرتا (سنگدلی) کے پاس گیا ہو۔

کوپ بھون سُنی سکچیو راؤ۔ بھئے بس اگہڑ پرئی نہ پاؤ
سُرپتی بسئی باہن بل جاکیں۔ نرپتی سکل رہ ہیں رکھ تاکیں

سو سُنی تیارِس گیو سکھائی۔ دیکھو کام پرتاپ بڑائی
سُول کُلس اسی انگو ہنارے۔ سے رتی ناتھ سُمن سر مارے

کوپ بھون کا نام سُن کر راجہ سہم گیا۔ ڈر کے مارے پاؤں

آگے نہیں اُٹھتا۔ جن کی بھجاؤں کے بل کے پرتاپ سے راجہ اِندر اپنا جیون وتیت کرتے ہیں۔ ایودھیا سارے راجہ جن کا دُکھ دیکھتے رہتے ہیں۔ ارتھات اُن کے اشاروں پر چلتے ہیں۔ وہی راجہ دسرتھ استری کو دیکھی ہوئی تن کر سُوکھ گیا۔ دیکھو کام دیو کا کتنا پرتاپ اور مہما ہے۔ کہ جو تریسول، بجر اور تلوار کے گھاؤ سہنسی خوشی اپنے انگوں پر سہن کر لیتے ہیں۔ وہی رتی کے پتی کامدیو کے پھولوں کے بان سے مارے گئے

سبھے نرلیشو پریا پہیں گیئو۔ دیکھی دسا دُکھ داروں بھیو

بھُوم سیّن پٹ موٹ پُرانا۔ دیئے داری تن بھوشن نانا

ڈرتے ڈرتے راجہ کیکئی کے پاس گئے۔ اُس کی دشا کو دیکھ کر انہیں بڑا بھاری دُکھ ہوا۔ وہ زمین پر لیٹی پڑی ہے۔ اور بدن پر پرانا موٹا کپڑا پہنے ہوئے ہے۔ اپنے شریر کے نانا گہنوں کو اِدھر اُدھر اُتار کر پھینک دیا ہے۔

کُمتی ہی کسی کُبیشا بھپابی۔ ان اہیوات سُوچ جنو بھابی

جائی نکٹ نرپو کہہ مردو بانی۔ پران پریا کیہی ہیتو رسانی

اس طرح ستی کیکئی کو وہ امنگل بھیس کیسا پھبا ہے۔ مانو ہونہار اُس کے بدھوا ہو جانے کی سُوچنا دے رہی ہو۔ (ارتھات اُس کا بُرا بھیس بدھواپن کا پیش خیمہ دکھائی دے رہا تھا) اس کے پاس جا کر راجہ نے کومل بانی سے کہا۔ ہے پران پیاری! کس لئے روٹھ گئی ہو۔

چھند

کیہی ہیتو رانی رسانی پرست پانی پتی ہی نیوارئی

مانہوں سروش بھوانگ بھامنی بشم بھانتی نہارئی

دوؤ باسنا رسنا دسن بر مرم ٹھاہر دیکھئی

تُلسی نرپتی بھوتبیتا بس کام کوتک لیکھئی

ہے رانی! کس لئے روٹھ گئی ہو! یہ کہہ کر راجہ اُسے ہاتھ سے سپرش کرتے ہیں۔ تو وہ اُن کے ہاتھ کو جھٹک کر پرے ہٹا دیتی ہے۔ وہ ایسے دیکھ رہی ہے۔ مانو غصّے سے لال آنکھیں کئے ناگن کردر درشٹی سے دیکھ رہی ہو۔ دردان کی دونوں واسنائیں اُس ناگن کی دو زبانیں

ہیں۔ اور دونوں وردان اس کے مانو دانت ہیں۔ وہ ناگن کاٹ کھانے کے لئے مرم ستھان کو دیکھ رہی ہے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ راجہ ہونہار کے وش ہو کر اس پرکار اُس کے ہاتھ جھنجھوڑنے اور ناگنی کی طرح غصّے سے لال پیلا ہو کر دیکھنے کو بھی کامدیو کا ہی ایک چوچلا (اکھیڑا، کھیل) سمجھ رہے ہیں۔ (ارتھات راجہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ نازو نخرے کر رہی ہے)

بار بار کہہ راؤ سُمکھی سُلوچنی پک بچنی

کارن موہی سناؤ گج گامنی سج کوپ کر

راجہ بار بار کہہ رہے ہیں ہے سُندر مکھی! ہے سندر نیتروں والی۔ ہے کوئل کے سمان میٹھا بولنے والی! ہے ہاتھی کی سی مست چال چلنے والی: مجھے اپنے کرودھ کا کارن تو سناؤ

انہت تور پریا کیں کینھا۔ کیہی دوئی سر کیہی جمو چہ لینھا

کہو کیہی رنک کروں نرلیسو۔ کہو کیہی نرپ ہی نکاسوں دیسو

ہے پریہ! کس نے تیرا انشٹ (بُرا) کیا ہے۔ کس کے دو سر ہیں۔ یمراج کس کو اپنے لوک میں لے جانا چاہتے ہیں۔ کہو کس راجہ کو کنگال بنا دوں۔ یا کس راجہ کو دیش سے نکال دوں۔

سکیوں تور اری امر ہو ماری۔ کاہ کیٹ بپرے نر ناری

جانسی مور سبھاؤ برورو۔ منو تو آنن چند چکورو

تمہارا ویری اگر کوئی دیوتا بھی ہو تو بھی اُسے مار سکتا ہوں پھر بھلا کیڑے مکوڑوں کے سمان ان استری پُرشوں کی تو گنتی ہی کیا ہے۔ ہے سندر جانگھ والی! تو میرے سبھاؤ کو تو جانتی ہی ہے۔ کہ میرا من تیرے چندر مُکھ پر مگدھ ہوا چکور ہے۔

پریا پران سُت سربسو موریں۔ پرجن پرجا سکل بس توریں

جوں کچھ کہوں کپٹ کری توہی۔ بھامنی رام سپتھ ست موہی

ہے پریہ! میرے پران۔ پُتر دھن اور مال و اور پرجا سب تیرے ہی ادھین ہے۔ یدی یہ بات میں کپٹ کر کے کہتا ہوں۔ تو ہے بھامنی! مجھے سو بار رام کی سوگندھ ہے۔

بہسی ماگو من بھاونی باتا ۔ بھوشن سجھی منوہر گاتا
گھری گھری سجھی جیاں دیکھو ۔ بیگی پریا پری ہری کیشو

تم ہنس کر اپنی من چاہی دستو مانگ لو اور اپنے منوہر انگوں کو گہنوں سے سجالو ۔ اپنے من میں شبھ سمے کا وچار نو کرو ۔ ہے پیاری ! اس برے بھیس کو جلدی دور کرو ۔

یہ سنی من گنی سپنہ بڑی بہسی ! اٹھی متی مند
بھوشن سجتی بلوکی مرگو منہوں کراتی پھند

راجہ کے ان بچنوں کو سنکر اور من میں رام جی کی ٹری سوگند کا وچار کر کے وہ موڑھ متی کیکئی ہنستی ہوئی اٹھ بیٹھی ۔ اور گہنے پہننے لگی ۔ مانو کوئی بھیلنی شکار کو دیکھکر پھانسنے کے لئے کوئی پھندہ تیار کر رہی ہو ۔

پنی کہہ راؤ سہرد جیاں جانی ۔ پریم پلکی مردو منجل بانی
بھامنی بھیئو تور من بھاوا ۔ گھر گھر نگر آنند بدھاوا

اپنے من میں کیکئی کو اپنا سوہرو (اپنی بھلائی چاہنے والی) جان کر دسرتھ جی پریم سے پلکت ہو کر کومل اور سندر بانی سے پھر بولے ۔ ہے بھامنی ! تمہارا منورتھ پورا ہو گیا ہے ۔ اجودھیا پری میں گھر گھر بدھاوے بج رہے ہیں ۔

رامہی دیوں کالی یو راجو ۔ سجھی سلوچنی منگل ساجو
دلکی اٹھیو سنی ہردو کٹھورو ۔ جنو چھوئی گیو پاک برتورو

میں کل ہی رام کو یوراج پد (راج گدی) دے رہا ہوں ہے سندر نیتروں والی ! تو منگل ساج سجا ۔ یہ سنتے ہی اس کا کٹھور ہردہ ایسے دکھی ہو کر تڑپنے لگا ۔ جیسے بال توڑ پکا ہوا پھوڑا ہاتھ لگانے سے دکھنے لگتا ہے ۔

ایسیو پیر بہسی تہیں گوئی ۔ چور ناری جمی پرگٹی نہ روئی
لکھیں نہ بھوپ کپٹ چترائی ۔ کوٹی کٹل منی گرو پڑھائی

وہ ایسی بھاری پیڑ کو بھی ہنس کر چھپا گئی جیسے بھید کھل جانے کے ڈر سے چور کی استری کھلم کھلا نہیں روتی ہے ۔ اس کی اس کپٹ چترائی کو راجہ نہ جان سکے ۔ کیونکہ وہ کروڑوں کٹل پرشوں کی گرو شرومنی منتھرا کی پڑھائی ہوئی ہے ۔

جدپی نیتی نپن برنا ہو ۔ ناری چرت جل نِدھی اوگاہو
کپٹ سنیہو بڑھائی بہوری ۔ بولی بہسی نین موہو موری

اگرچہ راجہ دسرتھ نیتی میں چتر ہیں ۔ پرنتو ناری چرتر بھی تو اتھاہ سمندر ہے ۔ پھر وہ کپٹ بھرا پریم دکھلا کر نیتر اور منہ پھیر کر بولی ۔

ماگو ماگو پے کہہو پیا کبہوں نہ دیہو نہ لیہو ،
دین کہیو بردان دوئی تیو پاوت سندیہو

ہے پریتم : مانگ لو مانگ لو آپ ایسا ہی کہا کرتے ہیں ۔ پرنتو دیتے لیتے کچھ بھی نہیں ۔ آپ نے مجھے دو وردان دینے کو کہے تھے مجھے تو ان کے ملنے کی بھی آشا نہیں ۔

جانیو مرم راؤ ہنسی کہائی ۔ تمہہی کوہاب پرم اتی ای
تھاتی راکھی نہ مانگیہو کاؤ ۔ بسری گیو موہی بھور سبھاؤ

راجہ ہنس کر کہنے لگے ۔ کہ میں اب تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں تمہیں اپنا مان کروانا بہت پیارا لگتا ہے ۔ (یعنی تمہیں یہ بات بہت اچھی لگتی ہے کہ میں تمہاری ناز برداری کروں) ان دونو وردانوں کو تم نے ہی میرے پاس دھروہر (امانت) کے روپ میں رکھ چھوڑا اور کبھی مانگا ہی نہیں ۔ اور میرا بھی بھول جانے کا سبھاؤ ہے ۔ اس لئے مجھے بھی وہ وردان یاد نہ رہے ۔

جھوٹھیہو ہمہی دوشو جنی دیہو ۔ دوئی کے چاری مانگی مکو لیہو
رگھو کل ریتی سدا چلی آئی ۔ پران جاہوں برو بچنو نہ جائی

مجھ پر جھوٹے دوش نہ لگاؤ ۔ دو وردان لیے شاک دو کے بدلے چار مانگ لو ۔ رگھو کل میں سدا سے یہ ریت چلی آئی ہے ۔ کہ پران بھلے ہی چلے جائیں پر بچن نہیں جاتا ۔

نہیں اسنت سم پاتک پنجا ۔ گری سم ہوہی کہ کوٹک گنجا
ستیہ مول سب سکرت سہائے ۔ بید پران بدت منو گائے

جھوٹ کے سمان پاپوں کا اور کوئی ڈھیر نہیں ہے کیا کروڑوں گھونگچی تل کر پربت کے برابر ہو سکتی ہیں۔ سچ ہی سب اُتم پُن کرموں کی جڑ ہے۔ وید پُرانوں میں ایسے ہی پرگٹ کر کے کہا ہے۔ اور منو جی نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔

تبھی پر رام سپتھ کری آئی۔ سُکرِت سنیہہ اودھی رگھورائی بات دڑھائی کُمتی ہنسی بولی۔ کومت کبھگ کُلہہ جنو کھولی تس پر رام چندر جی کی سوگندھ ہو چکی ہے۔ رام چندر جی میرے سارے پُن کرموں اور پریم کی حد ہیں۔ ایسی بات پکی کر کے موڑھ متی کیکئی ہنس کر بولی۔ مانو اس نے بُرے وچار روپی دُشٹ پکشیوں کو آزاد کرنے کے لئے اُن کی آنکھوں پر کی ٹوپی (پٹی) کھول دی ہو۔

دوہا

بھوپ منورتھ سُبھگ بن سُکھ سوبہنگ سماج

بھیلنی جمی چھاڑن چہتی بچنو بھینکرو باج

راجہ کا منورتھ سندر بن ہے۔ جو سُکھ سندر پکشیوں کے جھُنڈوں سے بھرا پڑا ہے۔ کیکئی بھیلنی کی طرح اُن سُکھ اور آنند روپی پکشیوں پر بچن روپی بھینکر باز کو چھوڑنا چاہتی ہے۔

..........ﷴ........

(۱۳)

ماس پارائن۔ تیرھواں شرام

سُنہو پران پریہ بھاوت جی کا۔ دیہو ایک بر بھرت ہی ٹیکا مانگہوں دوسر بر کر جوری۔ پُروہو ناتھ منورتھ موری وہ بولی! ہے پران پیارے سنئیے۔ میرا من چاہا ایک وردان تو یہ ہے۔ کہ آپ بھرت کو راج تلک دیجئے۔ اور ہے سوامی! دوسرا وردان میں ہاتھ جوڑ کر مانگتی ہوں۔ سو آپ میرے منورتھ کو پورا کریں۔

تاپس بیش بسیلشی اُداسی۔ چودہ برس رامو بنباسی سُنی مردو بچن بھوپ ہیاں سوکو۔ سسی کر چھوئیت بکل جمی کوکو وہ یہ کر تپسویوں کے بھیس میں پرم ویراگی منی جنوں کی بھانت رام چودہ سال تک بن میں نواس کریں۔ کیکئی کے ان کومل بچنوں کو سن کر راجہ کے ہردے میں بہت ہی شوک ہوا۔ جیسے چندرماں کی کرن کے چھونے سے چکوا وباکل ہو جاتا ہے۔

گیہو سہمی نہیں کچھو کہی آوا۔ جنوں سچان بن جھپٹیو لاوا بیرن بھیو بہٹ نر پالو۔ دامنی ہنیو منہوں ترو تالو راجہ سہم گئے۔ مُکھ سے شبد نہیں نکلتا۔ مانو بن میں باز نے بٹیر پر جھپٹا مارا ہو۔ راجہ کا رنگ اُڑ گیا۔ مانو تاڑ کے پیڑ پر بجلی گر پڑی ہو۔ اور اس کا رنگ اُڑ گیا ہو۔

ماتھے ہاتھ موندی دوؤ لوچن۔ تنو دھری سوچو لاگ جنو سوچن مور منورتھ سُرترو پھولا۔ پھرت کری نی جمی ہتیو سمولا اودھ اُجاری کینہی کیکئیں۔ دینہی سی اچل بپتی کے نیئیں ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دونوں آنکھوں کو بند کر کے راجہ ایسے سوچ کرنے لگے۔ مانو سوچ ہی ساکار روپ دھارن کر کے سوچ رہی ہو۔ وہ من ہی من میں کہتے ہیں کہ میرا منورتھ روپی کلپ برکش پھول چکا تھا۔ ابھی اس میں پھل لگنے ہی والے تھے کہ کیکئی روپی ہتھنی نے اُسے جڑ سمیت اُکھاڑ کر نشٹ کر ڈالا۔ کیکئی نے اجودھیا کو اُجاڑ کر دیا۔ اور

بیپتا کی درڑھ نیو (بنیاد) ڈال دی۔

دوہا

کونے اوسر کا کھیئو گیہوں ناری بسواس
جوگ سدھی پھل سمے جمی جنی ہی اودیا ناس

کیا ہونا تھا پر تو کیا ہو گیا۔ جیسے یوگ سدھی سمے اگیان یوگی کا ناش کر دیتا ہے۔ ویسے ہی استری پر وشواس نے میرا ناش کر دیا ہے

ابہ بدھی راؤ سن ہیا من مانکھا۔ دیکھی کبھانتی کمتی من ماکھا
بھرت کی راو پوت نہ ہوہی۔ آنیہو مول بیسا ہی کہ موہی

اس پرکار راجہ نے من ہی من میں اپنے آپ کو پھٹکار راجہ کی ایسی بری دشا دیکھ کر دُربدھی کیکئی کے من میں بڑا کرودھ ہوا۔ اور وہ کہنے لگی۔ کہ ہے راجہ! کیا بھرت تمہارے پتر نہیں۔ کیا آپ مجھے مول خرید لائے تھے۔

کیا آپ نے میرے ساتھ بیاہ نہیں کیا۔!

جو سُنی سَرو اس لاگ تمہارین۔ کاہے نہ بولہو بچنو سمبھارین
دیہو اُترو انو کرہو کی ناہیں۔ ستیہ سندھ تمہ رگھو کل ماہیں

جو میرے بچن سنتے ہی آپ کے بان سا لگا۔ تو آپ پہلے ہی وچار کر کیوں نہ بولے تھے۔ جواب دیجئے۔ یا تو ہاں کیجئے یا نہ کیجئے۔ آپ تو رگھو کل میں ستیہ پرتگیا والے مشہور رہیں۔

دینا کہیہو اب جنی بر دیہو۔ تجہو ستیہ جگ اپ جسو لیہو
ستیہ سراہی لیہو بر دینا۔ جانیہو لیہی مانگی چبینا

آپ ہی نے تو وردان دیئے تھے۔ اب بھلے ہی اُن کو پورا نہ کرو۔ سچائی کو چھوڑ دیجئے۔ اور سنسار میں اپنی نندا کروائیے۔ آپ نے تو بڑی ہی سچائی کی تعریف کر کے وردان پورے کرنے کو کہا تھا۔ کیا اُس وقت یہ سمجھا تھا کہ یہ کچھ چبینا (کھانے پینے کی وستو) مانگ لوں گی

سبی ودھیچی بلی جو کچھ بھاکھا۔ تنو دھنو تجیو بچن پن راکھا
اتی کٹو بچن کہتی کیکئی۔ مانہوں لون جرے پر دیئی

راجہ تبوی ودھیچی اور بلی نے جو کچھ کہا۔ اپنے تن من دھن کو تیاگ کر بھی انہوں نے اپنے برن کا پالن کیا۔ کیکئی نے ایسے بہت ہی جلے بھنے بچن کہے۔ مانو جلے ہوئے پر نمک چھڑک رہی ہو۔

دوہا

دھرم دھرندھر دھیر دھری نین اگھارے رائیں
سر دھنی لینہی سانس اسی مارے سی موہی گھائیں

دھرم دھرندھر راجہ دسرتھ نے دھیرج دھر کر۔ اپنے نیتر کھولے اور سر دھن دھن کر لمبی سانس لینے لگے۔ اور کہنے لگے کہ اس مہادشٹ نے مجھے بری طرح مارا۔

چوپائی

آگیں دیکھی جرت رس بھاری۔ منہوں روش ترواری اُگھاری
موٹھی کبدھی دھار نٹھرائی۔ دھری کبری سان بنائی

آنکھیں کھولتے ہی راجہ نے کیا دیکھا۔ کہ پرچنڈ کرودھ سے دہکتی ہوئی کیکئی سامنے ہے۔ مانو کرودھ روپی تلوار ننگی کھڑی ہو۔ کیکئی کی دُربدھی اس تلوار کی موٹھ ہے۔ اور وردان لینے کا ہٹ اُس کی دھار ہے جو منتھرا روپی سان پر رگڑ کر تیز کی ہوئی ہے۔

لکھی مہیپ کرال کٹھورا۔ ستیہ کی جیو لیہی مورا
بولے راؤ کٹھن کری چھاتی۔ بانی سبنے تاسو سُہاتی

راجہ نے اُس بھیانک اور کٹھور تلوار کو دیکھا۔ اور سوچا کہ کیا یہ سچ میرے جیون کا انت کرے گی؟ تو بھی راجہ نے جگر کو تھام کر بڑی دھیرج دھر کر نمرتا کے ساتھ کیکئی کو سہاونے بچن کہے۔

پریا بچن کس کہسی کبھانتی۔ بھیر پریتی پرتیتی کری ہانتی
موریں بھرت رام دوئی آنکھی۔ ستیہ کہوں کری سنکر ساکھی

ہے پیاری! پریم اور وشواش کو نشٹ کر کے تو ایسے برے بچن کیسے کہہ رہی ہو۔ بھرت اور رام تو میری دونوں آنکھیں ہیں۔ یہ میں شوجی کو ساکشی کر کے کہتا ہوں۔

اودھی دوت میں کھیپ برا تا۔ بہیں سگی سُنت دوؤ بھرا تا
سُدن سوہی سبھو ساجو سجائی۔ دیہوں بھرت کہوں راجو بجائی

پرات کال ہوتے ہی میں دوت بھیجوں گا۔ بھرت اور شترو گھن دونوں سنتے ہی تُرنت آجاویں گے۔ شبھ دن مہورت وچار کر سب ساج سجا کر میں دھوم دھام سے بھرت کو راج گدی دے دوں گا۔

دوہا

لوبھو نہ راہی راجو کر بہت بھرت پر پریتی
میں بڑ چھوٹ بچاری جیاں کرت ہوں نرپ نیتی

رام کو راج کا لالچ نہیں ہے۔ اور بھرت سے تو وہ بہت ہی پریم کرتے ہیں۔ میں نے ہی اپنے من میں بڑے چھوٹے کا وچار کر کے راج نیتی کا پالن کرتے ہوئے شری رام کو راج تلک دینے کا نشچے کیا تھا۔

چوپائی

رام سپتھ ست کہوں سبھاؤ۔ رام ماتو کچھو کہیوں نہ کاؤ
میں تمہرو کینہہ توہی بِنو پوچھیں۔ تیہی تیں پریئو منورتھ چھوچھیں

رام چند کی سو بار سوگند کھا کر میں سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں کہ رام کی ماتا کوشلیا نے مجھے کبھی بھی راج تلک کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا۔ میں نے تم سے بنا پوچھے یہ سب کچھ کیا۔ اس لئے میرا منورتھ بیرتھا ہو گیا۔

رِس پرہرو اب منگل ساجو۔ کچھو دِن گئیں بھرت یُوراجو
ایکہی بات موہی دکھو لاگا۔ بر دوسرا اسمنجس ماگا

کرودھ چھوڑ دو۔ اور منگل ساج سجو۔ کچھ دن بعد بھرت کو راج تلک ہو جائے گا۔ ایک ہی بات کا مجھے دکھ لگتا ہے کہ تو نے دوسرا وردان بڑی اڑچن کا مانگا۔

اجہوں ہرد جرت تیہی آنچا۔ رِس پری ہاس کہ سانچہوں سانچا
کہو تج روشو رام اپرادھو۔ سب کوہ کہہ رام سوٹھی سادھو

دوسرا وردان جو تو نے بے میل اور کٹھن مانگا۔ اس کی آنچ سے میرا ہردہ اب بھی جل رہا ہے۔ سو یہ کرودھ ہے یا دل لگی ہے۔ یا سچ مچ ہی واستو میں ایسا وردان مانگتی ہو؟ ذرا غصے کو چھوڑ کر رام کا قصور تو بتا۔ (جس کے کارن کہ انہیں بن میں بھیجنا چاہتی ہو) سب کوئی یہی کہتے ہیں کہ رام بڑے ہی نیک ہیں۔

تہوں سراہسی کرہی سنیہو۔ اب سُنی موہی بھیو سندیہو
جاسو سبھاؤ اری ہی انوکولا۔ سو کمی کرہی ماتو پرتیکولا

تو خود بھی رام کی بڑی تعریف کیا کرتی تھی۔ اور اُن سے بڑا پریم کرتی تھی۔ آج تیرے ایسے بچن سن کر مجھے بڑا سندیہہ ہو گیا ہے۔ جن کا سبھاؤ دشمنوں پر بھی دیا درشٹی کرتا ہے۔ وہ رام بھلا اپنی ماتا کا کبھی کسی پرکار کا ورودھ کیسے کر سکیں گے۔

دوہا

پریا ہاس رِس پری ہرہی ماگو بچاری بیبیکو
جیہیں دیکھوں اب نین بھری بھرت راج ابھیشیکو

ہے پیاری! یدی یہ دل لگی ہے۔ تو بھی چھوڑ دو۔ اور یدی کسی کرودھ وش ایسا کہہ رہی ہو۔ تو اس کرودھ کو بھی چھوڑ دو۔ خوب سوچ وچار کر اُچت وردان مانگو تا کہ میں بھی جی بھر نیتروں سے بھرت کا راج تلک دیکھ سکوں۔

چوپائی

جیئے مین بِرو باری بہینا۔ منی بنو پھنیکو جیئے دکھ دینا
کہوں سبھاؤ نہ چھلو من ماہیں۔ جیونو مور رام بنو ناہیں

بھلے ہی مچھلی پانی کے بغیر زندہ رہے۔ اور سانپ بھی دین دکھی ہو۔ بھلے ہی منی کے بغیر جیتا رہے۔ پرنتو میرا جیون رام کے بنا نہیں رہ سکتا۔ یہ بات سب چھل چھوڑ کر میں سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں۔

سمجھی دیکھو جیاں پریا پربینا۔ جیونو رام درس آدھینا
سُنی مرد بچن کُمتی اتی جرائی۔ منہوں انل آہوتی گھرت پرائی

ہے چتر پریہ! تو اپنے من میں اچھی طرح سے سمجھ کر دیکھ کہ میرا جیون

شری رام کے درشنوں کے آدھین ہے راجہ کے ان کومل بچنوں کو سن کر مُوڑ متی کیکئی اور بھی جلنے لگی ۔ گویا اگنی میں گھی کی آہوتی پڑ گئی ہو۔

کہئی کرہُو کن کوٹی اُپایا ۔ ایہاں نہ لاگی ہی راؤری مایا
دیہُو کر لیہُو اہسُو کری ناہیں ۔ موہی نہ بہت پرپنچ سوہاہیں

کیکئی کہنے لگی! کہ اب آپ چاہے کروڑوں اُپائے کیوں نہ کریں۔ آپ کی چال بازی اب یہاں نہ چلے گی ۔ یا تو جو وردان میں نے مانگے ہیں ۔ وہ دیجئے نہیں تو نہ کر کے (منکر ہو کر) دُنیا میں اپنی نندا کرائیے ۔ اِدھر اُدھر کے بہت سے ہیر پھیر مجھے اچھے نہیں لگتے ۔

رامُو سادھُو تُمہ سادھو سیانے ۔ رام ماتُو بھلی سب پہچانے
جس کوشلیاں مور بھل تاکا ۔ تس پھلو اُنہہ ہی ٹہُوں کری ساکا

رام بھی سادھو ہیں ۔ آپ اُن سے بھی سیانے سادھُو ہیں! اور رام کی ماتا کوشلیا بھی نیک ہے ۔ میں نے تینوں سادھووں کو اچھی طرح پہچان لیا ہے ۔ جس پرکار کوشلیا نے میری بھلائی سوچی ہے ۔ اس پرکار میں بھی اُسے کبھی نہ بھُولنے والا پھل دُوں گی ۔

دوھا

ہوت پرات مُنی بیش دھری جوں نہ رامو بن جاہیں
مور مرن راؤر اجس نرپ سمجھیئے من ماہیں

پرات کال ہوتے ہی اگر رام مُنی کا بھیس بنا کر بن کو نہ جائینگے تو ہے راجن! اپنے من میں اچھی طرح سے نشچہ کر لیجئے کہ میری مرتیو ہوگی اور لوک میں آپ کی نندا ہوگی ۔

اَسی کہی کُٹل بھئی اُٹھی ٹھادھی ۔ مانہوں روش ترنگنی بادھی
پاپ پہار پرگٹ بھئی سوئی ۔ بھری کرودھ جل جائی نہ جوئی

ایسا کہکر کُٹل کیکئی اُٹھ کھڑی ہوئی گویا کرودھ روپی ندی بہہ نکلی ہو ۔ جو پاپ رُوپی پہاڑ سے پرگٹ ہوئی ہے اور کرودھ رُوپی جل سے بھرپور ہے ۔ دیکھنے میں ایسی بھیانک دِکھائی دیتی ہے کہ دیکھی نہیں جاتی

دوؤ بر کُول کٹھن ہٹھ دھارا ۔ بھنور کُبری بچن پرچارا
ڈھاہت بھُوپ رُوپ ترُو مُولا ۔ چلی بِپتی باردھی انُوکُولا

دونو وردان اُس کرودھ رُوپی ندی کے دونوں کنارے ہیں ۔ کیکئی کا ہٹھ ہی اس ندی کا پرواہ ہے کُبڑی منتھرا کے سکھائے ہُوئے بچن اس ندی کا بھنور (گرداب) ہے ۔ وہ کرودھ رُوپی ندی راجہ دشرتھ رُوپی برکش کی جڑ کو مُول سے گراتی ہوئی بپتا رُوپی سمندر کی اور بہائے چلی ہے ۔

چوپائی

لکھی نریس بات پھُری سانچی ۔ تیاسس میچو سیس پر ناچی
گہی پد بنئے کینہہ بیٹھاری ۔ جنی دن کر کُل ہوسی کُٹھاری

راجہ نے جان لیا کہ یہ کوئی دل لگی یا کرودھ میں آکر ایسا نہیں کہہ رہی ۔ بلکہ یہ بات بالکل واستو میں سچی ہے ۔ استری کے بہانے میری موت ہی سر پر ناچ رہی ہے انہوں نے کیکئی کے پاؤں پکڑ کر اُسے بٹھایا ۔ اور پھر پرارتھنا کی ۔ کہ سُورج ونش کے لئے تو کُلہاڑی نہ بن ۔

ماگو ماتھ اب ہی دیئُوں توہی ۔ رام برہن جنی مارسی موہی
راکھو رام کہُوں جیہی بھانتی ۔ ناہیں تے جری ہی جنم بھری چھاتی

تو مجھ سے سر مانگ لے ۔ میں ابھی تجھے دے سکتا ہوں لیکن رام کے دیوگ کے دُکھ میں مجھے نہ مار ۔ جیسے تیسے کسی پرکار سے تُو رام چندر کو گھر میں رکھ لے ۔ نہیں تو عمر بھر تیری چھاتی جلتی رہے گی ۔

دوھا

دیکھی بیادھی اسادھ نرپ پریو دھرنی دھُنی ماتھ
کہت پرم آرت بچن رام رام رگھوناتھ

راجہ نے دیکھا کہ یہ روگ اسادھیہ (لاعلاج) ہے ۔ تب وہ مہا دُکھی ہو کر ہا رام ہا رام ۔ ہا رگھوناتھ ۔ ایسا آرت ناد کرتے ہُوئے سر پیٹ کر زمین پر گر پڑے ۔

چوپائی

بیاکُل راؤ سنتھل سب گاتا ۔ کرنی کلپتر ومنہُوں نپاتا
کنٹھ سُوکھ مُکھ آؤ نہ بانی ۔ جنو پاٹھین دین بِنُو پانی

راجہ بیاکل ہو گئے۔ سارا شریر شتھل ہو گیا۔ مانو کا پتر درکش کو ہتھنی نے اکھاڑ پھینکا ہو۔ اُن کا گلا سوکھ گیا مُنہ سے بات نہیں نکلتی۔ وہ ایسے تڑپ رہے ہیں۔ جیسے پھینا ناگ مچھلی پانی کے بِنا تڑپتی ہے۔

پُنی کہہ کٹُو کٹھور کیکئی۔ منہوں گھائے مہوں ماہُر دیئی
جوں اُنتہوں اَس کرتُو رہیئیں۔ ماگو ماگو تمہہ کیہی بل کہیُوں

کیکئی پھر کڑوے اور کٹھور بچن کہنے لگی۔ مانو زخم میں زہر بھر رہی ہو۔ یدی آخر میں آپ نے یہی کرتوت کرنی تھی۔ تو "ور مانگو ور مانگو" ایسا کس بل بوتے پر کہتے تھے۔

دوئی کہ ہوئی ایک سمے بھُوآلا۔ ہنسب ٹھٹھائی پھلائب گالا
داتی کہاؤب اُردو کرپنائی۔ ہوئی کہ کھیم کُسل رَو تائی

ہے راجہ! دونوں باتیں ایک سمے کیسے ہو سکتی ہیں ٹھٹھا مار کر ہنسنا بھی چاہتے ہو پرنتو دان دینے میں کنجوسی کرتے ہو۔ دان ویر راجپوت بھی کہلانا چاہتے ہو۔ پرنتو یدھ میں چوٹ لگنے سے بھی گھبراتے ہو۔ کیا ویرتا میں کُشل کھیم بھی رہ سکتی ہے۔

چھاڑہو بچنو کہ دھیر جو دھرہو۔ جنی ابلا جمی کرونا کرہو
تنُو تیاتنے دھاموُ دھنُو دھرنی۔ ستیہ سندھ کہُوں ترن سم برنی

یا تو بچنوں کو چھوڑ دیجئے یا دھیرج دھارن کیجئے۔ ابلاؤں کی طرح رونے پیٹنے نہیں۔ ستیہ برت دھاری کے لئے اپنا شریر۔ استری۔ پتر۔ گھر۔ دھن اور پرتھوی سب تِچھ تنکے کے سمان کہے گئے ہیں۔

دوھا

مرم بچن سُنی راؤ کہہ کہُو کچھو دوش نہ تور
لاگیو تو ہی پساچ جمی کالو کہاوت مور

کیکئی کے ایسے مرم بچن (دکھتے سے بھرے ہوئے) گوڑھ بچن کو راجہ نے کہا۔ جو کچھ تیرا دل چاہتا ہے۔ کہہ اس میں تیرا کچھ دوش نہیں ہے۔ میرا کال ہی بھوت ہو کے تجھے چمٹ گیا ہے۔ اور وہی تمہاد منہ چڑھ کر بول رہا ہے۔

چہت نہ بھرت بھوپ تہی بھورین۔ بدھی بس کُمتی لسی جئے تو رہیں
سو سبُو مور پاپ پرنیا مُو۔ بھیو کُٹھار جیہیں بدھی بامُو

بھرت تو بھول کر بھی راجہ بننا نہیں چاہتے۔ ہونہار وش تمہارے ہردے میں ایسے بُرے وچار بس گئے ہیں۔ سو یہ میرے ہی پاپوں کا بُرا پھل ہے۔ جس کے کارن بے موقعہ یہ بدھاتا مجھ سے وپریت ہو گئے۔ (یعنی راج تلک کے سمے بدھاتا کی دیا چاہئے تھی۔ اُلٹا انہوں نے میرے گھر اجاڑنے کا نشچہ کر لیا۔ اسلئے یہ وپریت ہونے کا کیسا سماں انہوں نے ڈھونڈ نکالا۔

سُبس بسی ہی پھری اودھ سُہائی۔ سب گُن دھام رام پربھتائی
کرہیں بھائی سکل سیو کائی۔ ہوئیہی تہُوں پُر رام بڑائی

یہ کلیش سہہ کر بھی ایودھیا پھر بھلی بھانت بسیگی۔ اور سب گنوں کے دھام شری رام چندر جی کا ہی راج ہوگا۔ سارے بھائی انکی سیوا کریں گے۔ اور تینوں لوکوں میں شری رام جی کی بڑائی ہوگی۔

تور کلنکُو مور پچھیتاؤ۔ موئیہوں نہ مٹیہی نہ جائیہی کاؤ
اب تو ہی نیک لاگ کرُو سوئی۔ لوچن اوٹ بیٹھو موہو گوئی

پرنتو تیرا کلنک اور میرا پچھتاوا مر نے پر بھی نہیں مٹے گا۔ یہ کسی طرح پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ اب تجھے جو اچھا لگتا ہے وہی کر۔ مُنہ چھپا کر میری آنکھوں کی اوٹ ہو کر جا بیٹھ۔ اربھاگن میرے سامنے سے ہٹ جا۔ اور مجھے اپنا منحوس چہرہ نہ دکھا۔

جب لگی جیئوں کہُوں کر جوری۔ تب لگی ہنی کچھو کہسی بہوری
پھری پچھتیہسی انت ابھاگی۔ مارسی گائی نہارُو لاگی

میں ہاتھ جوڑ کر تم سے کہتا ہوں۔ کہ جب تک میں جیتا رہوں تب تک تم مجھ سے بالکل نہ بولنا۔ اری بدنصیب! انت میں تو پچھتائے گی۔ جو تو چمڑے کے ایک تار کے لئے گائے کو مار رہی ہے۔

دوھا

پرہیو راؤ کہی کوٹ بدھی کا ہے کرسی نداتو
کپٹ سیانی نہ کہتی کچھو جاگتی منہوں مسانُو

رانی کو کروڑوں پر کار سمجھایا۔ کہ تو کیوں اپنے ہاتھوں سے کُل کا ستیاناش کر رہی ہے۔ راجہ پرتھوی پر گر پڑے۔ کپٹ کرنے میں چتر کیکئی نے کچھ اُتر نہ دیا۔ مانو وہ موں دھاارن کر کے جگا رہی ہو۔

چوپائی

رام رام رٹ بکل بھو آلو۔ جنو بنو پنکھ بہنگ بیہالو
ہرِ دیاں مناو بھورو جنو ہوئی۔ راہی جائی کہے جنی کوئی

راجہ رام رام رٹ رہے ہیں۔ اور ایسے ویاکل ہیں۔ جیسے کوئی پنچھی پروں کے بغیر ویاکل ہو۔ وہ اپنے ہردے میں بھگوان سے آرت پرارتھنا کر رہے ہیں۔ کہ صبح نہ ہو۔ اور رام چندر کو جا کر کوئی یہ سماچار سُنا دے اُدو کرہو جنی ہوئی رگھوکل گر۔ اودھ بلو کی سُول ہوئیہی اُر بھوپ پریتی کیکئی کٹھنائی۔ اُبھے اودھی بدھی رچی بنائی ہے رگھوکل کے آدی گرو سوریہ بھگوان! آپ اُدے نہ ہوں۔ ایودھیا کو دیکھ کر آپ کے ہردے میں بڑی پیڑا ہو گی۔ راجہ کی پریتی اور کیکئی کے ہٹھ کو برہما جی نے حد تک رچ کر بنایا ہے۔ (ارتھات راجہ کے پریم کی کوئی حد نہیں اور کیکئی کے کٹھور ہٹھ کی کوئی حد نہیں)

بلپت نرپ ہی بھیو بھنو سارا۔ بینا بینو سنکھ دُھنی دوارا
پڑھیں بھاٹ گن گاویں گایک۔ سُنت نرپہی جنو لاگہیں سایک

اس طرح راجہ کو ولاپ کرتے کرتے سویرا ہو گیا۔ راج دوار پر بین، بانسری اور سنکھ کی دُھن ہونے لگی۔ بھاٹ لوگ رگھوکل کا یش کہہ رہے ہیں اور گویے گنوں کا گان کر رہے ہیں۔ سُنتے پر راجہ کو یہ سب گانا بجانا بان کے سمان لگا۔

منگل سکل سوہاہیں نہ کیسیں۔ سہگامنی ہی بھوشن جیسیں
تیہی نسی نیند پری نہیں کاہو۔ رام درس لالسا اُچھا ہو

یہ سب منگل ساج راجہ کو اچھے نہیں لگتے۔ جیسے پتی کے ساتھ ستی ہونے والی استری کو گہنے اور سنگار اچھے نہیں لگتے۔ شری رام چندر جی کے درشن کی لالسا اور اُتساہ (چاؤ حوصلہ) کے کارن اس رات کسی کو بھی نیند نہیں آئی۔

دوہا

دوار بھیر سیوک سچو کہہیں اُدت ربی دیکھی
جاگیو اجہوں نہ اودھ پتی کارن کون بسیکھی

راج دوار پر سیوک منتریوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ سورج نکلا دیکھ کر وہ سب کہہ رہے ہیں۔ کہ ابھی تک اودھ پتی دشرتھ جی نہیں جاگے۔ اس کا کیا خاص کارن ہے۔

چوپائی

پچھلے پہر بھوپ نت جاگا۔ آجو ہمہی بڑ اچرج لاگا
جاہو سُمنتر جگاوہو جائی۔ کیجیئے کاجو رجایسو پائی

ہر روز راجہ دشرتھ کو پچھلے پہر جاگ پڑتے ہیں۔ آج ایسے ضروری کام میں بھی نہ جاگے۔ یہ جان کر ہمیں بڑا اچنبھا ہو رہا ہے۔ ہے سُمنتر! جاؤ جا کر راجہ کو جگاؤ۔ تاکہ اُن کی آگیا پا کر ہم سب کام کریں۔

گئے سُمنتر تب راؤر ماہیں۔ دیکھی بھیاون جات ڈراہیں
دھائی کھائی جنو جائی نہ ہیرا۔ مانہوں بپتی بشاد بسیرا

تب سُمنتر راج محل میں گئے۔ پر محل کی بھیانک ستھتی کو دیکھ کر وہ جاتے ہوئے ڈرنے لگے۔ منگل بھون ایسا اشگن روپ ہو گیا ہے۔ کہ سب اور سے کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ اس کی اور تو دیکھا ہی نہیں جاتا۔ مانو ساری بپتاؤں اور وشاد کلیش۔ دکھ تکلیف رنج (غم) نے وہاں ڈیرہ ڈال لیا ہے۔

پوچھیں کو نہ اُتر دیئی۔ گئے جیہیں بھون بھوپ کیکئی
کہی جے جیو بیٹھ سرو نائی۔ دیکھی بھوپ گتی گیو سکھائی

پوچھنے پر کوئی جواب نہیں دیتا۔ تب تو وہ اُس گھر میں گئے۔ جہاں کہ راجہ اور کیکئی تھے۔ اُنہوں نے جے جیو کہی۔ اور سر نوا کر کے بیٹھ گئے۔ راجہ کی دشا دیکھ کر سُمنتر کا چہرہ فق ہو گیا۔

سوچ بکل بیبرن مہی پریئو۔ مانہوں کمل مول پری ہریو
سچو سبھیت سکئی نہیں پوچھی۔ بولی اسبھ بھری سبھ چھوچھی

راجہ چنتا سے بیاکل ہیں۔ چہرے کا رنگ اُڑ گیا ہے۔ اور زمین پر جڑ سے اُکھڑ کر مُرجھائے ہوئے کمل کی بھانت پڑے ہوئے ہیں۔ منتری ڈر کے مارے اس کا کارن نہ پوچھ سکے۔ تب منگل سے خالی اور امنگل سے پری پورن کیکئی نے کہا۔

دوہا

پری نہ راجہی نیند نسی ہیتو جان جگدیسو
رام رام رٹی بھور کئے کہئی نہ مرمو مہیسو

ہے سُمنتر! راجہ کو رات بھر نیند نہیں آئی۔ اس کا کیا کارن ہے۔ یہ تو بھگوان ہی جانیں۔ رام رام کی رٹ لگاتے لگاتے انہوں نے سویرا کر دیا۔ راجہ نے اس کا بھید کچھ نہیں بتایا۔

آنہو رامہی بیگی بولائی۔ سماچار تب پوچھیہو آئی
چلیئو سُمنتر رائے رُکھ جانی۔ لکھی کچالی کینہی کچھو رانی

تم جلدی جا کر رام کو بلا لاؤ۔ تب آ کر سارا سماچار پوچھ لینا راجہ کا دُکھ (مرضی) جان کر سُمنتر وہاں سے چلے۔ انہوں نے جان لیا۔ کہ رانی نے کوئی بُرا کھیل کھیلا ہے۔

سوچ بکل مگ پری نہ پاؤ۔ رامہی بولی کہیہی کا راؤ
اُر دھری دھیر جو گیئو دوارے۔ پوچھہیں سکل دیکھی منو مارے

سُمنتر چنتا سے بیاکل ہو گئے۔ راستے پر آگے کو پاؤں نہیں اُٹھتا۔ من میں یہ سوچ کر رہے ہیں۔ کہ رام جی کو بلا کر راجہ کیا کہیں گے بہت دھیرج من میں دھر کر وہ دوار پر گئے۔ سب لوگ اُن کو اداس دیکھ کر پوچھنے لگے۔

سمادھان کری سو سب ہی کا۔ گیئو جہاں دنکر کُل ٹیکا
رام سُمنتر ہی آوت دیکھا۔ آدر کینہہ پتا سم لیکھا

سب لوگوں کو دھیرج دے کر سُمنتر وہاں گئے جہاں رگھو کُل کے تلک شری رام چندر جی تھے۔ شری رام چندر جی نے سُمنتر کو آتے دیکھا۔ اور پتا سمان جان کر اُن کا آدر ستکار کیا۔

نرکھی بدن کہی بھوپ رجائی۔ رگھو کُل دیپ ہی چلیو لیوائی

رامہو بھانتی سچو سنگ جاہیں۔ دیکھی لوگ جہاں تہاں بلکھاہیں

شری رامچندر کے مکھ کی طرف دیکھ کر اور راجہ کی آگیا سنا کر سُمنتر رگھو کُل کے دیپک شری رام چندر جی کو اپنے ساتھ لے چلے۔ اس طرح اداسی کی سی حالت میں سُمنتر کے ساتھ رام کو جاتے دیکھ کر ادھر اُدھر نگر واسی لوگ بیاکل ہو کر تڑپنے لگے۔

دوہا

جائی دیکھ رگھو بنس منی نرپتی نپٹ کُساجو
سہمی پریئو لکھی سنگھنی ہی منہوں برد گج راجو

رگھو ونش منی شری رام چندر جی نے جا کر دیکھا۔ کہ راجہ بہت ہی بُری حالت میں پڑے ہیں۔ مانو شیرنی کو دیکھ کر کوئی بوڑھا گج راج سہم کر گر پڑا ہو۔

سوکھہیں ادھر جری سبھو انگو۔ منہوں دین منی ہین بھوانگو
سروش سمیپ دیکھی کیکئی۔ مانہوں میچو گھری گنی لیئی

راجہ کے ہونٹ سوکھ گئے ہیں۔ اور سارا شریر جل رہا ہے۔ مانو ناگ راج منی کے چھن جانے پر دین دُکھی ہو رہا ہو۔ کرودھ سے بھری ہوئی کیکئی کو بھی پاس ہی بیٹھے دیکھا۔ مانو موت ہی جیون کی انتم گھڑیاں گن رہی ہو۔

کرونا مئے مرِدو رام سبھاؤ۔ پرتھم دیکھ دکھو سُنا نہ کاؤ
تدپی دھیر دھری سمیو بچاری۔ پوچھی مدھر بچن مہتاری

شری رام جی کا سبھاو کرونا مئے (دین دکھیوں پر دیا کرنے والا) اور کومل ہے۔ انہوں نے پہلی بار ہی یہ دُکھ دیکھا تھا۔ پھر بھی انہوں نے سماں وچار کر دھیرج دھر کر میٹھی بانی سے ماتا کیکئی سے پوچھا۔

موہی کہو ماتو تات دکھ کارن۔ کریئے جتن جیہیں ہوئی نوارن
سنہو رام سبھو کارنو ایہو۔ راجہی تم پر بہت سنیہو

ہے ماتا! پتا جی کے دُکھ کا جو کارن ہے۔ مجھ سے کہئے تا کہ جس طرح بھی ہو ان کا دکھ دور ہو جائے ایسا اپائے کیا جائے۔ کیکئی نے اُتر دیا ہے رام سنو۔ سارا کارن یہ ہے کہ راجہ کی تم پر بہت پریتی ہے۔

دین کینہی موہی دُوئی بردانا ۔ مانگیئوں جو کچھو موہی سو ہانا
سُونی بھیئو بھوپ اُر سوچُو ۔ چھاڑی نہ سکہیں تمہار سنکوچُو

راجہ نے مجھے دو وردان دینے کو کہا تھا۔ جو کچھ مجھے اچھا لگا۔ وہ میں نے مانگ لیا۔ اُسے سُن کر راجہ کے من میں بڑی سوچ ہو رہی ہے۔ کیونکہ تمہارے ساتھ اُن کی پریتی ہونے کے کارن انہیں تمہارے ویوگ کا ڈر ہے۔

دوہا

سُت سنیہو اُت بچنو اُت سنکت پریو نرلیسُو
سکہو تو آئیسُو دھرہو مٹیہو کٹھن کلیسُو

ادھر تو پُتر کا پریم ہے۔ اور اُدھر ستیہ بچن کا پالن کرنا ہے۔ بس اسی سنکٹ میں پڑے راجہ تڑپ رہے ہیں۔ اگر تم کرسکو تو اُن کی آگیا کو سر ماتھے پر دھر کر اُن کے اس دارون دُکھ کو مٹاؤ۔

چوپائی

نِدھڑک بیٹھی کہہ ای کٹو بانی ۔ سُنت کٹھنتا اتی اکلانی
جیبھ کمان بچن سر نانا ۔ منہو مہیپ مِردُو لچھ سمانا

بے دھڑک بیٹھی ہوئی کیکئی ایسے کڑوے بچن کہہ رہی ہے۔ کہ جسے سُن کر خود کٹھورتا بھی اتی انت بیاکل ہو جائے اُس کی جیبھ مانو دھنش ہے۔ اور اُس سے نکلے ہوئے بچن مانو تیروں کے سموہ ہیں۔ اور اُن دھنش اور بان کا کومل نشانہ راجہ ہے۔

جنو کٹھورپنو دھریں سریرُو ۔ سکھئی دھنش بدیا بر بیرُو
سب پرسنگو رگھوپتہی سُنائی ۔ بیٹھی منہوں تنو دھری نِٹھرائی

مانو سوئم کٹھورپنا ایک شریشٹھ ویر کا شریر دھارن کر کے دھنش وِدیا سیکھ رہا ہو۔ شری رگھوناتھ کو سارا حال سُنا کر کیکئی ایسے بیٹھی ہے۔ مانو نشٹھرتا (سنگدلی) ہی شریر دھارن کئے ہوئے ہو۔

من مُسکائی بھانو کُل بھانو ۔ رامو سہج آنند نِدھانو
بولے بچن بِگت سب دُوشن ۔ مِردُو منجل جنو باگ بھُوشن

شری رام چندر جی جو اپنے سہج سبھاؤ سے ہی آنند نِدھان اور سُوریہ ہیں۔ مُسکراتے ہوئے سب دوشوں سے رہت ۔ کومل سُندر بچن بولے جو مانو بانی کے بھوشن ہی تھے۔

سُنو جننی سوئی سُت بڑبھاگی ۔ جو پِتو ماتُو بچن انُراگی
تنیہ ماتُو پِتُو توشنہارا ۔ دُرلبھ جننی سکل سنسارا

ہے ماتا! سنئیے۔ وہ پُتر بڑا ہی سوبھاگیہ شالی ہے جو پِتا ماتا کی آگیا کا پالن کرنے والا ہے۔ ماتا پِتا کو آنند دینے والا پُتر تو ہے ماتا! سارے سنسار میں دُرلبھ ہے۔

دوہا

مُنی گن ملنو وِسیشی بن سب ہی بھانتی ہِت مور
تیہی مہں پِتو آئیسو بہوری سمت جننی تور!!

بن میں مجھے بہت ہی مُنی جنوں کا ست سنگ پراپت ہوگا۔ جس میں میرا سبھی پرکار سے کلیان ہے اس پر بھی پھر پِتا جی کی آگیا ہے اور ہے ماتا! آپ کی بھی ایسی ہی مرضی ہے۔

چوپائی

بھرتو پران پریہ پاوہیں راجو ۔ بِدھی سب بِدھی موہی سنمکھ آجو
جوں نہ جاؤں بن ایسیہو کاجا ۔ پرتھم گنئیے موہی مُوڑھ سماجا

اور پران پیارے بھرا تا بھرت راج پائیں گے۔ سب پرکار سے آج بِدھاتا میرے انوکول ہی ہے۔ اگر ایسے اُتم کام کے لئے بھی میں بن نہ جاؤں۔ تو مورکھوں کے سماج میں سب سے پہلے میری ہی گنتی ہوگی۔

سیوہیں ارنڈ کلپترو تیاگی ۔ پریہری امرت لیہیں بِشُو ماگی
تینو نہ پائی اس سمئو چکاہیں ۔ دیکھو بچاری ماتُو من ماہیں

جو کلپ برکش کو چھوڑ کر ارنڈ کو گرہن کرتے ہیں۔ اور امرت چھوڑ کر وِش مانگ لیتے ہیں۔ ہے ماتا! تم من میں وچار کر دیکھو وہ مُوڑھ بھی ایسا سماں پاکر کبھی نہ چوکیں گے۔

انب ایک دُکھو موہی بِسیشی ۔ نِپٹ بِکل نرنایکو دیکھی

کھوریہیں بات بہت ہی دکھ بھاری۔ ہوت پرتیتی نہ موہی مہتاری

ہے ماتا! پتاجی کو بہت ہی بیاکل دیکھکر مجھے یہ ایک بڑا بھاری کلیش ہورہا ہے۔ اس تھوڑی سی بات کے لئے ہی پتاجی کو اتنا بھاری دکھ ہورہا ہے! مجھے آپکی اس بات پر وشواش نہیں ہوتا۔

راؤ دھیر گن اودھی اگادھو۔ بھا موہی تیں کچھو بڑا اپرادھو
جانیں موہی نہ کہت کچھو راؤ۔ موری سپتھ توہی کہو ستی بھاؤ

مہاراج تو دھیر اور گنوں کے اتھاہ سمندر ہیں۔ مجھ سے ضرور ہی کوئی بڑا بھاری قصور ہوگیا ہے۔ جس کے کارن مہاراج میرے ساتھ بولتے نہیں ہے ماتا! تمہیں میری سوگندھ ہے تم سچ سچ کہو۔

سہج سرل رگھوبر بچن کمتی کٹل کر جانی
چلئی جونک جل بکر گتی جدپی سلل سمان

شری رگھوناتھ جی کے سبھاو سے ہی سیدھے سادھے شریشٹھ بچنوں کو بھی دربدھی کیکئی نے ٹیڑے ہی جانا۔ جیسے اگرچہ پانی سمان ہی ہوتا ہے۔ اورتھات سیدھا ہی ہوتا ہے۔ پرنتو جونک اس میں بھی ٹیڑھی چال سے ہی چلتی ہے۔

رہسی رانی رام رکھ پائی۔ بولی کپٹ سنیہو جنائی
سپتھ تمہار بھرت کے آنا۔ ہیتو نہ دوسر میں کچھو جانا

کیکئی رام چندرجی کو اپنے انوکول پاکر بڑی پرسن ہوئی اور کپٹ بھرا سنیہہ (پریم) دکھا کر بولی کہ ہے رام! مجھے تمہاری اور بھرت کی سوگندھ ہے۔ کہ راجہ کے دکھ کے کسی دوسرے کارن کا مجھے کچھ بھی پتہ نہیں۔

تمہہ اپرادھ جوگ نہیں تاتا۔ جننی جنک بندھو سکھ داتا
رام ستیہ سبھ جو کچھو کہہو۔ تمہہ پتو ماتو بچن رت اہہو

ہے تات! تم کبھی بھی اپرادھ کے یوگیہ نہیں ہو۔ تم تو ماتا پتا اور بھائیوں کو سکھ دینے والے ہو ہے رام جو کچھ تم نے کہا ہے۔ سب سچ ہے۔ تم سدا ہی ماتا پتا کے کہنے پر چلنے ہو۔

پت ہی بجھائی کہو بلی سوئی۔ چوتھے پن جیہیں اجسو نہ ہوئی
تمہہ سم سوان سکرت جیہیں دینہے۔ اچت نہ تاسو نرادرو کینہے

میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں پتا کو سمجھا کر وہی بات کہو۔ جس سے کہ بڑھاپے میں انکی بدنامی نہ ہو۔ جن پن کرموں کے پھل سروپ بدھاتا نے انہیں تمہارے جیسے پتر دیئے ہیں۔ ان پن کرموں کا نرادر کرنا اچت نہیں ہے۔

لاگہیں کمکھ بچن سبھ کیسے۔ مگھہ گیادک تیرتھ جیسے
رام ہی ماتو بچن سب بھائے۔ جمی سرسری گت سلل سہائے

کیکئی کے برے مکھ میں یہ شبھ بچن کیسے لگتے ہیں جیسے مگدھ دیش میں گیا آدک تیرتھ۔ شری رام چندرجی کو ماتا کے سب بچن ایسے اچھے لگے۔ جیسے گنگا جی میں جاکر ملنے سے اشدھ جل بھی شدھ اور سندر ہوجاتا ہے۔

گئی مورچھا رام ہی سمری نرپ پھر کی کروٹ لینہے
سچو رام آگمن کہی بنئے سمے سم کینہے!!

اتنے ہی راجہ کی مورچھا کھل گئی۔ انہوں نے رام رام کہہ کر پھر کر کروٹ لی۔ منتری نے شری رام کا آنا کہہ کر سمے کے مطابق انکی بنتی کی۔

اونرپ اکنی رامو پگو دھارے۔ دھری دھیر جو تب نین اگھارے
سچو سنبھاری راؤ بیٹھارے۔ چرن پرت نرپ رامو نہارے

جب راجہ نے سنا کہ رام چندرجی پدھارے ہیں۔ تب انہوں نے دھیرج دھر کر آنکھیں کھولیں۔ منتری نے سہارا دے کر راجہ کو اٹھا کر بٹھایا۔ اس سمے راجہ نے شری رام چندرجی کو اپنے پاؤں پڑتے دیکھا۔

لئے سنیہہ بکل ار لائی۔ گے منی منہوں پھنک پھری پائی
راہی چتئی رہیو نرناہو۔ چلا بلوچن باری پرباہو

پریم سے بیاکل ہوکر راجہ نے رام کو ہردے سے لگا لیا۔ مانو سانپ نے اپنی منی کھوئی ہوئی پھر سے پالی ہو۔ راجہ شری رام کو دیکھتے ہی رہ گئے۔ ان کی آنکھوں سے جل کی دھارا بہہ نکلی۔

سوک بیس کچھُو کہے نہ پارا۔ ہردئن لگاوت بارہیں بارا
بدھی ہی مناد راؤمن باہیں۔ جیہیں رگھُوناتھ نہ کانن جاہیں

شوک کے وش ہونے کے کارن راجہ کے مکھ سے کوئی شبد نہ نکلا۔ وہ بار بار رام جی کو چھاتی سے لگاتے ہیں۔ اور بار بار برہما سے من میں پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ جس سے شری رگھوناتھ جی بن کو نہ جائیں۔

سُمری مہیس ہی کہئی نہوری۔ بنتی سُنہُو سداسیو موری
آسُوتوش تمہہ اوڈھر دانی۔ آرتی ہرہُو دین جنُو جانی

پھر مہادیو جی کا سمرن کرتے ہوئے ان سے بنتی کرتے ہیں۔ کہ ہے شیوشنکر! آپ میری بنتی سُنئیے۔ آپ تو جلدی ہی پرسن ہونے والے اور منہ مانگی وستو دینے والے ہیں۔ مجھے بھی اپنا دین سیوک جان کر میرے دُکھوں کو نوارن کیجیے۔

تمہہ پریرک سب کے ہردئن سومتی رامہی دیہو
بچنُو مور تج رہہیں گھر پری ہری سیلو سنیہو

آپ سب کے ہردوں کے پریرک ہیں۔ آپ رام جی کو بھی ایسی بدھی دیجیے۔ کہ جس سے میرے بچنوں کو تیاگ کر اور شیل اور پریم کو چھوڑ کر وہ گھر ہی میں رہ جائیں۔ اور بن کو نہ جائیں۔

اجسُو ہوُ جگ سُجسُو نساؤُ۔ نرک پروں برُو سُرپرُو جاؤُ
سب دُکھ دُسہہ سہاوہُو موہی۔ لوچن اوٹ رامُو جنی ہوہی

سنسار میں بھلے ہی میری بدنامی ہو جائے اور نیک نامی مٹ جائے۔ چاہے میں نرک میں جا گروں۔ اور سورگ مجھ سے چھن جائے یہ سب ناسہن کرنے یوگیہ دُکھ بدھاتا آپ مجھ سے سہن کرا لیں۔ پرنتو شری رام میری آنکھوں سے اوجھل نہ ہوں۔

اَس من گُنئی راؤ نہیں بولا۔ پیپر پات سرس منُو ڈولا
رگھُوپتی پت ہی پریم بس جانی۔ پُنی کچھُو کہہی ماتُو انُومانی

راجہ من ہی من اس پرکار وچار کر رہے ہیں۔ مُنہ سے کچھ نہیں کہتے پیپل کے پتے کے سمان اُن کا من ڈول رہا ہے۔ شری رگھوناتھ جی نے پتا کو پریم وش جان کر اور یہ وچار کر کے۔ کہ ماتا پھر کچھ کہے گی۔

دیس کال اوسر انُوساری۔ بولے بچن بنیت بچاری
تات کہوں کچھُو کروں ڈھٹھائی۔ انُوچت چھمب جانی لرکائی

دیش، کال، اوسر کے انُوکُول وچار کر بڑے نمرتا بھاو سے بولے۔ ہے تات میں کچھ ڈھٹھائی کر کے آپ کے پوچھے بنا کہتا ہوں۔ لڑکپن سمجھ کر آپ میرے اس انوچت کام پر مجھے کشما کریں۔

اتی لگھُو بات لاگی دُکھُو پاوا۔ کاہُوں نہ موہی کہی پرتھم جنادا
دیکھی گوسائیں ہی پوچھُوں ماتا۔ سُنی پرسنگو بھئے سیتل گاتا

اس بالکل ہی تچھ بات کے لیے آپ نے اتنا کشٹ پایا۔ کسی نے بھی پہلے مجھے یہ بات نہیں جتلائی ہے سوامی! آپ کی اس دشا کو دیکھ کر جب ماتا جی سے میں نے پوچھا تو اُن سے سارا حال سُن کر میرا شریر شیتل ہو گیا۔

منگل سمے سنیہہ بس سوچ پریہرئے تات
آئیسُو دیئے ہرشی ہیاں کہی پُلکے پربھُو گات

ہے تات! آپ اس منگل سمے موہ کے وش ہو کر سوچ کرنا چھوڑ دیجیے۔ اور مجھے پرسن چت ہو کر آگیا دیجیے۔ یہ کہہ کر شری رام جی کے سب انگ پُلکت ہو گئے۔

دھنیہ جنمُو جگتیتل تاسُو۔ پتہی پرمودُو چرت سُنی جاسُو
چاری پدارتھ کرتل تاکیں۔ پری پتُو ماتُو پران سم جاکیں

اس پرتھوی تل پر اس کا جنم دھنیہ ہے۔ جس کے چرتر کو سن کر پتا کو آنند ہو۔ جس پتر کو اپنے ماتا پتا پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔ چاروں پدارتھ دھرم ارتھ کام موکش اس کے ہاتھ کی ہتھیلی پر ہیں۔

آئیسُو پالی جنم پھلُو پائی۔ ایہہُوں بیگہی ہوُں ہوُ رجائی
بدا ماتُو سن آدوں ، گی۔ چلئسوں بن ہی بہوری پگ لاگی

آپکی آگیا کو پورا کر کے اور جیون کا پھل پا کر میں جلدی ہی لوٹ آؤں گا۔ کرپا کر کے آپ آگیا دیجیے۔ پہلے ماتا سے وداع مانگ آتا ہوں پھر آپ کے

چرن چھو کر بن کو چلوں گا۔

اُس کہی رام کو اُتر تب کینہا۔ بھوپ سوک بس اُتر و نہ دینہا
نگر بیاپی گئی بات سُتیچھی۔ چھوآت چڑھی جنو سب بیچھی

ایسا کہہ کر شری رام چندر جی وہاں سے چلے۔ راجہ نے دُکھ کے مارے کوئی اُتر نہ دیا۔ یہ تیکھی (جگر کو چیرنے والی) بات سارے نگر بھر میں اتنی تیزی سے پھیلی جیسے بچھو کے چھوتے ہی اُس کی زہر فوراً سارے شریر میں چڑھ جاتی ہے۔

سُنی بھئے بِکل سکل نر ناری۔ بیلی بٹپ جمی دیکھی دواری
جو جہں سُنئی دُھنئی سِر سوئی۔ بڑ بشاد نہیں دھیر جو ہوئی

اس بات کو سُنتے ہی نگر کے سب استری پُرش ایسے بیاکل ہو گئے۔ جیسے بن میں آگ لگی ہوئی دیکھ کر بیلیں اور برکش مارے دُکھ کے جلنے لگتے ہیں۔ جس نے جہاں سُنا وہ وہیں سر پیٹ کر رہ گیا۔ مہا کلیش کے مارے اُسے چین ہی نہیں پڑتی۔

مُکھ سُکھاہیں لوچن سُروہیں سوکو نہ ہردیاں سمائی
منہوں کرون رس کٹ کئی اُتری اودھ بجائی

سب کے چہرے فق ہو گئے۔ آنکھوں میں آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ اور شوک ہردے سے پھوٹ کر بہہ نکلا۔ ایسا پرتیت ہوتا ہے مانو دُکھ اور شوک کی سینا ڈنکا بجا کر اودھ پر چڑھ دوڑی ہو۔

ملیہی ماجھ بدھی بات بیگاری۔ جہاں تہاں دیہیں کیکئی گاری
ایہی پاپنی ہی بوجھی کا پرئیو۔ چھائی بھون پر پاو کو دھریو

دیکھو بدھاتا نے سب بھانت بات بنا کر بگاڑ دی اِدھر اُدھر لوگ کیکئی کو گالیاں دے رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ اس مہا پاپن کیکئی کو کیا سوجھی جو چھائے ہوئے گھر پر آگ رکھ دی۔

نج کر نین کاڈھی چہہ دیکھا۔ ڈاری سُدھا بِش چاہت چکھا
کُٹل کٹھور کبدھی ابھاگی۔ بھئی رگھو بنس بینو بن آگی

اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھوں کو پھوڑ کر دیکھنا چاہتی ہے امرت کو تیاگ کر وِش پان کرنا چاہتی ہے۔ یہ کُٹل کٹھور اور مہا مورکھ ابھاگنی کیکئی رگھو ونش روپی بن کے بھسم کرنے کے لئے اگنی ہو گئی ہے۔

پالو بیٹھی پیڑ ایہیں کاٹا۔ سُکھ مہوں سوک ٹھاٹو دھری ٹھاٹا
سدا رام ایہی پران سمانا۔ کارن کون کُٹل پنو ٹھانا

اس نے پتے پر بیٹھ کر برکش کو کاٹ ڈالا۔ سُکھ میں دُکھ کا ٹھاٹھ لگا دیا ہے۔ اس کو تو شری رام چندر جی پرانوں کے سمان پیارے تھے۔ یہ جانے کیا کارن ہے کہ جو اس نے ایسا کُٹل پن (بُری پرتگیا) ٹھانا ہے۔

ستیہ کہہیں کوی ناری سبھاؤ۔ سب بدھی اگہو اگادھ دراؤ
نج پرتی بمبو بروکو گہی جائی۔ جانی نہ جائی ناری گتی بھائی

کوی سچ ہی کہتے ہیں۔ کہ استری کا سبھاؤ سب پرکار سے اگم (جو پکڑنے میں نہ آسکے) اتھاہ اور رہسیہ میئے (بھید اسرار) ہوتا ہے۔ اپنا پرتی بمب (عکس) بھلے ہی پکڑا جائے پرنتو ہے بھائی! استری کی گتی تو کسی پرکار جانی ہی نہیں جاتی۔

کاہ نہ پاوکو جاری سکے کا نہ سمُندر سمائی
کا نہ کرے ابلا پربل کیہی جگ کالو نہ کھائی

ایسی کونسی وستو ہے۔ جسے اگنی نہ جلا سکے۔ اور جسے سمُندر نہ سما سکے۔ یہ ابلا (جس میں بل نہ ہو) کہلانے والی پربل استری ایسا کونسا کرم ہے۔ جو نہ کر سکے۔ اور ایسی کونسی سنسار میں وستو ہے جسے کال نہ ڈکار سکے۔

کا سُنائی بدھی کاہ سُناوا۔ کا دکھائی چہہ کاہ دکھاوا
ایک کہہیں بھل بھوپ نہ کینہا۔ برو بچاری نہیں کمتی ہی دینہا

بدھاتا نے کیسی منگل مئے خبر سُنا کر اب یہ دُکھ بھری خبر سُنا دی۔ کیسا اُتسو دکھا کر یہ کیسا بھیانک درشیہ دکھایا۔ کوئی ایک کہتے ہیں۔ کہ راجہ نے اچھا نہیں کیا۔ جو سوچ کر کیکئی کو وچار کر وردان نہیں دیا۔

جو ہٹھی بھئیو سکل دُکھ بھاجنو۔ ابلا بس گیان گُن گا جنو
ایک دھرم پرم اتی پہچانے۔ نرپ ہی دوشو نہیں دیہیں سیانے

اور اس دُشٹ کیکئی کے وَروان کو پُورا کرنے کا ہٹھ کر کے سومِتر دُکھ کا پاتر ہو گئے۔ ماتو استری کے وَش میں ہو کر اُن کا سارا گیان اور گُن جاتا رہا۔ کوئی ایک سیانے پُرش جو دھرم کی ریتی کو جانتے ہیں۔ وہ راجہ کو دوش نہیں دیتے۔

رشی دَدھیچی ہری چند رکھانی۔ ایک ایک سن کہہیں بکھانی
ایک بھرت کر سمت کہہیں۔ ایک اُداس بھاین سُنی رہہیں

وہ راجہ شوی، ددھیچی اور ہریش چندر کی کتھائیں ایک دوسرے سے کہتے ہیں۔ کوئی ایک اس میں بھرت کی بھی صلاح کہتے ہیں۔ کوئی ایک سُن کر اُداسین بھاو سے رہ جاتے ہیں۔ کچھ بھی نہیں کہتے۔

کان مُوندی کر رَد گہی جیہا۔ ایک کہہ ہیں یہ بات الیہا
سُکرت جاہیں اس کہت تمہارے۔ رامُو بھرت کہوں پران پیارے

کوئی کانوں پر ہاتھ دھر کر اور جیبھ کو دانتوں تلے دبا کر کہتے ہیں۔ کہ یہ بات جھوٹ ہے۔ بھرت پر ایسا دوش لگانے سے تمہارے پُن کرم نشٹ ہو جائیں گے۔ بھرت جی کو رام چندر پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔

چندُ چوئے بَرو انل کن سُدھا ہوئی بِش تُول
سپنیہُوں کبہُوں نہ کریں کچھُو بھرت رام پرتیکول

چندرماں چاہے آگ کی چنگاریاں برسانے لگے۔ اور امرت چاہے وِش کے سمان ہو جائے (ارتھات ناممکن ممکن ہو جائے) پرنتو بھرت تو سپنے میں بھی کبھی شری رام چندر جی کا وِرودھ نہیں کریں گے۔

ایک بدھاتا ہی دُوشنو دہیں۔ سُدھا دکھائی دینہہ بِش جیہیں
کھر گھر نگر سوچ سب کاہو۔ دُسہہ داہو اُر مِٹا اُچھاہو

کوئی ایک بدھاتا کو دوش دیتے ہیں۔ کہ جس نے امرت دکھا کر وِش دے دیا۔ نگر بھر میں کھلبلی مچ گئی۔ اور سبھی سوچ مگن ہیں۔ آنند اُتساہ جاتا رہا۔ اور سب ہی کے ہردے میں دُسہہ (نہ سہن کئے جانے والی) جلن ہو رہی ہے۔

بِپر بدھو کُل مانیہ جٹھیری۔ جے پریہ پرم کیکئی کیری
لگیں دین سکھ سیلو سراہیں۔ بچن بان سم لاگہیں تاہی

برہمنوں کی استریاں اور کُل پُوجیہ بڑی بوڑھی استریاں جو کیکئی کی پرم پریہ تھیں۔ وہ سب کیکئی کے شیل کی پرشنشا کر کے اُسے اُپدیش کرنے لگیں۔ پر اُن کے بچن کیکئی کو بانوں کے سمان لگتے ہیں۔

بھرتُو نہ موہی پریہ رام سمانا۔ سدا کہہُو یہُو سبُو جگُو جانا
کرہُو رام پر سہج سنیہُو۔ کیہیں اپرادھ آجو بنُو دیہُو

وہ سب سیانی استریاں کیکئی سے کہہ رہی ہیں۔ ہے کیکئی تم تو سدا یہی کہتی تھی۔ کہ شری رام چندر جی کے سمان مجھے بھرت بھی پیارا نہیں ہے۔ اس بات کو ساری دُنیا جانتی ہے۔ شری رام چندر جی پر تو تمہارا سبھاوک ہی پریم تھا پھر کس اپرادھ کے کارن آج اُنہیں بن باس دے رہی ہو۔

کبہُوں نہ کِیہُو سوتی آرِیسُو۔ پریتی پرتیتی جان سبُو دیسُو
کوسلیاں اب کاہ بگارا۔ تمہہ جیہی لاگی بجر پُر پارا

تم نے تو کبھی بھی سوتیا ڈاہ نہیں کیا تھا۔ تمہارے پریم اور وشواس کو سارا سنسار جانتا ہے۔ اب کوشلیا نے تمہارا کیا بگاڑ دیا ہے۔ جس کے کارن تم نے سارے نگر پہ بجر گرا دیا ہے۔

سیا کہ سیا سنگو پری ہری ہی لکھنو کہ رہہیں دھام
راجو کہ بھُنجب بھرت پُر نرپو کہ جیئے ہی بنُو رام

کیا سیتا اپنے پتی شری رام چندر جی کا ساتھ چھوڑ دیگی۔ کیا اُنکے بنا لکشمن گھر رہ سکیں گے؟ کیا رام کے بنا بھرت راج بھوگ سکیں گے؟ کیا راجہ رام کے بنا زندہ رہ سکیں گے۔؟

اس بچاری اُر چھاڑ ہو کر ہو۔ سوک کلنک کو ٹھی جنی ہو ہو
بھرت ہی اوسی دیہو جبُ راجو۔ کانن کاہ رام کر کاجو

ہردے میں ایسا وچار کر کے کرودھ چھوڑ دو۔ شوک اور کلنک کا گھر نہ بنو۔ بھرت کو ضرور راج تلک کراؤ۔ پر شری رام چندر جی کا بن میں کیا کام ہے۔

ناہن رامُو راج کے بھُوکے۔ دھرم دُھرین بِشے رس رُوکھے
گُر گرہ بسہُوں رامو تجی گیہو۔ نرپ سن اس برُو دوسر لیہو

شری رام چندر جی راج تلک کے بھوگے نہیں ہیں۔ وہ دھرم دھرندھر اور وشئے سے سکتی سے رہت ہیں۔ تم راجہ سے دوسرا وردان یہ مانگ لو۔ کہ رام چندر جی گھر چھوڑ کر گروُ کے گھر جا کر رہیں (کیونکہ اس سے بھرت کے راج میں کوئی وگھن نہ ڈال سکیں گے۔ اگر تمہیں پرتسند کا ہے۔ تو دوسرا وردان ایسا مانگ لو۔)

جوں نہیں لگی ہو کہیں ہمالے۔ نہیں لاگیہی کچھو ہاتھ تمہالے
جوں پریہاس کینہی کچھو ہوئی۔ تو کہی پرگٹ جناو ہو سوئی

تو بیری ہمارا کہنا نہ مانے گی۔ تو تمہارے ہاتھ کچھ نہیں لگے گا۔ یدی تم نے کچھ دل لگی کی ہو تو اُسے پرگٹ کیے گئے جتلا دو۔

رام سرس سُت کانن جوگو۔ کاہ کیہی سُنی تمہہ کہوں لوگوُ
اٹھہو بیگی سوئی کرہو اُپائی۔ جیہی بدھی سو کو کلنکو نسائی

رام چندر جیسے پتر کیا بن کے جوگیہ ہیں؟ یہ سن کر لوگ تمہیں کیا کہیں گے۔ جلدی اُٹھکر وہی اُپائے کرو۔ جس سے کہ کسی پرکار یہ شوک۔ اور کلنک دُور ہو۔

چھند

جیہی بھانتی سو کو کلنکو جائی اُپائے کری کُل پال ہی
ہٹھی پھیرو رامہی جات بن جنی بات دوسری چال ہی
جمی بھانو بنو دِنُو پران بنو تنو چند بنو جمی جامنی
تمی اودھ تُلسیداس پربھو بنو سمجھی دھوں جیاں بھامنی

جس اُپائے سے یہ سارا شوک اور کلنک مٹے۔ وہی اُپائے کرکے اپنے کُل کا پالن کرو۔ اور ہٹھ کرکے شری رام کو بن جانے سے روک لو۔ دوسری کوئی بھی بات نہ چلاؤ۔ تُلسیداس جی کہتے ہیں۔ کہ جیسے سورج بنا دن شوبھا ہین ہوتا ہے۔ پران بنا شریر مُردہ بے جان ہوتا ہے۔ اور چندرما بنا رات ڈراونی اندھیری اور سنسان ہوتی ہے۔ ایسے ہی پربھو شری رام چندر جی کے بنا ایودھیا۔ شوبھا ہین۔ سنسان اور رس ہین ہو جائے گی۔ ہے کیکئی تو من میں اس بات کو اچھی طرح سوچ سمجھ کر تو دیکھ۔

سورٹھا

سکھینہہ سکھاو تو دینہہ سُنت مدھر پرینام ہت
تیئں کچھو کان نہ کینہہ کُٹل پربودھی کُبری

اس پرکار سکھیوں نے کیکئی کو سمجھایا۔ اُن کے میٹھے اُدرامنت میں بھلا کرنے والے بچن سُن کر کیکئی نے ذرا بھی کان نہیں دیئے۔ کیونکہ وہ کُٹل منتھرا کی اچھی طرح سے سکھائی پڑھائی ہوئی تھی۔

اُترو نہ دیہی دُسہہ رس رُوکھی۔ مرگنہہ چتو جنو باگھنی بھوکھی
بیادھی اسادھی جانی تنہہ تیاگی۔ چلیں کہت متی مند ابھاگی

سکھیوں کو وہ کوئی اُتر نہیں دیتی۔ اور دُسہہ کرودھ کے کارن رُوکھی (بے لحاظ) ہو رہی ہے۔ وہ اُن کی طرف ایسے دیکھ رہی ہے مانو باگھن ہرنیوں کی طرف دیکھ رہی ہو۔ سب سکھیوں نے اس روگ کو لاعلاج جان کر چھوڑ دیا۔ اور اُسے مند بُدھی۔ بُرے نصیب والی کہتی ہوئی چلی گئیں۔

راجو کرت یہ دیو بگوئی۔ کینہیسی اس جس کرئی نہ کوئی
ایہی بدھی بلپہیں پُر نر ناری۔ دیہیں کُچالی ہی کو ٹمک گاریں

راج کرتے کرتے کیکئی کو بدھاتا نے کیسے نشٹ کر دیا۔ اس نے جو کچھ کیا وہ کوئی بھی دوسرا نہیں کرے گا۔ اس پرکار نگر کے استری پُرش وِلاپ کر رہے ہیں۔ اور اس کُچالنی کیکئی کو کروڑوں گالیاں دے رہے ہیں۔

جرہیں بشم جر لیہیں اُساسا۔ کونی رام بنو جیون آسا
بپُل بیوگ پرجا اُکلانی۔ جنو جل جرگن سوکھت پانی

نگر نواسی لوگ اس بھیانک دُکھ کی جوالا میں جل رہے ہیں۔ اور سرد آہیں بھرتے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ رام بنا جینے کی کیا آشا ہے۔ شری رام جی کے بچھوڑے سے پرجا ایسی گھبرائی ہوئی ہے۔ جیسے جل میں رہنے والے جیو جل کے سوکھ جانے پر گھبرا جاتے ہیں۔

اتی بشاد بس لوگ لوگائیں۔ گئے ماتو پہیں رامو گوسائیں
مکھ پرسن چت چوگن چاوٗ۔ مٹا سوچ جنی راکھے راوٗ

ایودھیا پوری کے پُرش اور استریاں بہت ہی دُکھی ہو رہے ہیں اُسی

سے شری رام اپنی ماتا کوشلیا کے پاس گئے۔ اُن کا مُکھ پرسن ہے۔
اور اُن کے من میں چوگنا چاؤ ہے۔ اُنہیں جو یہ سوچ لگی ہوئی تھی۔ کہ پتا
جی کہیں مُجھے بن جانے سے روک نہ لیں۔ وہ سوچ مٹ گئی۔ (کیونکہ
اب انہیں پورا وشواش تھا کہ پتاجی اور ماتا کیکئی کی آگیا سے وہ بن
میں جاکر رشی منیوں کے درشن سے لابھ اُٹھائیں گے۔ اور اس طرح بن
میں جاکر پتا کی آگیا کا پالن کرتے ہُوئے۔ وہ پتاجی کی اس طرح سیوا کر
کے کرت کرتیہ ہوں گے۔)

دوہا

نوگیتند ورگھوبیر منُوا جُو الان سمان
چھُوٹ جانی بن گونو سُنی اُر آنند دو ادھیکان

شری رام چندر جی کا من جوان ہاتھی کے سمان ہے۔ اور راج تلک
اس ہاتھی کو باندھنے والی لوہے کی زنجیر کے سمان ہے بن میں جانے پر
اس زنجیر کے بندھن سے اپنے آپکو چھُوٹا ہوا جان کر اُن کے ہردے میں
بہت ہی آنند ہُوا۔

رگھوکُل تلک جوری دوُو ہاتھا۔ مدت ماتُو پدنا یئو ماتھا
دینہی اسیس لائی اُر لینہے۔ بھُوشن بسن نچھاوری دینہے

رگھوکُل تلک شری رام چندر جی نے دونو ہاتھ جوڑ کر پرسن ہوکر ماتا
کے چرنوں میں سر نوایا۔ ماتا نے آشیرواد دیا۔ اور انہیں چھاتی سے لگایا
اور گہنے اور کپڑے اُن پر نچھاور کئے۔

بار بار مُکھ چُمبتی ماتا۔ نین نیہہ جلو پُلکت گاتا
گود راکھی پُنی ہردیاں لگائے۔ سرُوت پریم رس پئید سہائے

ماتا بار بار شری رام چندر جی کا مُکھ چومتی ہے نیتروں میں پریم
کے آنسو بھرے ہُوئے ہیں۔ اور سب انگ پُلکت ہیں۔ گود میں لیکر
ماتا نے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔ اور سُندر چھاتی سے پریم رس
(دُودھ) بہنے لگا۔

پریم پرمود نہ کچھُو کہی جائے۔ رنک دھند پدوی جنو پائی
سادر سُندر بدنو نہارى۔ بولی مدھر بچن مہتاری

کوشلیا جی کے پریم اور آنند کا تو کہنا ہی کیا۔ مانو کنگال نے
کبیر کا پد پراپت کر لیا ہو۔ بڑے آدر سے شری رام چندر جی کا سُندر
مُکھ دیکھ کر ماتا کومل اور میٹھے بچن بولی۔

کہُو تات جننی بلہاری۔ کب ہیں لگن مُد منگل کاری
سُکرت سیل سُکھ سیوا سہائی۔ جنم لابھ کئی اودھی اگھائی

ہے تات! بلہاری جاتی ہے۔ کہئے وہ آنند منگل کاری لگن راج
تلک ہونے کا کب سمے ہے۔ جو پُن شیل اور سُکھ کی سُندر سیما (حد)
ہے۔ اور جنم لابھ کی پرم سیما (سب سے پرے کی حد) ہے۔

جیہی چاہت نر ناری سب اتی آرت ایہی بھانتی
دوہا: جمی چاتک چاتکی ترشت برشٹی سرد رتو سواتی

جس لگن کو میری طرح نگر بھر کے سب استری پُرش بہت ہی
بیاکل ہو کر اس پرکار چاہتے ہیں جیسے پپیہا اور پپیہی پیاس سے
بیاکل ہو کر سرد رتو کے سواتی نچھتر کی برشا کو چاہتے ہیں۔

تات جاؤں بلی بیگی نہاہو۔ جو من بھاؤ مدھر کچھو کھاہو
پتو سمیپ تب جائیہو بھیا۔ بھئی بڑی بار جائی بلی میا

ہے تات! میں تمہاری بلہاری جاتی ہُوں۔ تم جلدی اشنان
کر لو۔ اور جو کچھ اچھا لگے۔ وہ میٹھا بھوجن کھالو۔ تب ہے بھیا۔
پھر پتا کے پاس جانا۔ بہت دیر ہو گئی ہے۔ ماتا بلہاری جاتی ہے۔

ماتو بچن سُنی اتی انُوکُولا۔ جنہو سنیہہ سُر ترو کے پھُولا
سُکھ مکرند بھرے شریہ مُولا۔ نرکھی رام منو بھنورنہ بھُولا

ماتا کے یہ انوکول بچن ایسے تھے۔ جیسے پریم رُوپی کلپ برکش
کے پھول ہوں۔ جو سُکھ رُوپی پھولوں کے رس سے بھرے ہُوئے اور
کلیان کے مُول تھے۔ ایسے بچن رُوپی پھولوں کو دیکھ کر شری رام جی کا من رُوپی
بھنورا اُن پر بالکل موہت نہیں ہُوا۔

دھرم دُھریں دھرم گتی جانی۔ کہیُو ماتُو سن اتی مردُو بانی
پتا دینہہ موہی کانن راجُو۔ جہاں سب بھانتی مور بڑ کاجُو

دھرم دھرندر شری رام چندر جی نے دھرم کی گتی جان کر ماتا سے بہُت

ہی کومل بانی سے کہا۔ ہے ماتا! سُنئے پتا جی نے مجھے بن کا راج
دیا ہے۔ جہاں سب پرکار سے میرا بڑا ہی کلیان ہوگا۔

آئیسو دیہی مُدِت من ماتا۔ جیہیں مُد منگل کانن جاتا
جنی سنیہہ بس ڈرپسی بھور یہا۔ آنند اَنب انوگرہ توریں

ہے ماتا! پرسن من سے تو مجھے آگیا دے جس سے بنباس
میں بھی مجھے آنند اور منگل کی پراپتی ہو۔ میرے پریم وش ہو کر بھول
کر بھی نہیں ڈرنا۔ تمہاری کرپا سے مجھے بن میں بھی آنند ہوگا۔

دوہا

برش چاری دس پانچ بسی کری پتو بچن پرمان
آئی پائے پُنی دیکھہوں منو جنی کرسی ملان

چودہ برس بن میں رہ کر پتا جی کے بچنوں کو پورا کر کے پھر تمہارے
چرنوں کے آکر درشن کروں گا۔ تم من میں کسی پرکار کی چنتا نہ کرنا۔

بچن بنیت مدھر رگھو بر کے۔ سر سم لگے ماتو اُر کر کے
سہمی سُوکھی سُنی سیتل بانی۔ جمی جواس پریں پاوس پانی

شری رام جی کے بہت ہی نمر اور میٹھے بچن ماتا کی چھاتی میں تیر
کے سمان لگے۔ اور کھٹکنے۔ وہ اس شیتل بانی کو سن کر سہم کر سوکھ گئی
جیسے برسات کے پانی سے جواسا سوکھ جاتا ہے۔

کہی نہ جائی کچھو ہردہ بشادو۔ منہوں مرگی سُنی کیہری نادو
نین سجل تن تھر تھر کانپی۔ ماجہی کھائی مین جنو مانپی

ماتا کے ہردے میں جو سنتاپ بڑھا۔ وہ کہا نہیں جا سکتا ہے۔ مانو
شیر کی گرج سن کر ہرنی سہم گئی ہو۔ نیتروں میں آنسو بھر آئے۔ اور شریر تھر
تھر کانپنے لگا۔ مانو مچھلی برکھا کے نئے پانی کا میلا پھین کھا کر بیہوش ہو گئی ہو۔

دھری دھیر جو سُت بدنُو نہاری۔ گد گد بچن کہتی مہتاری
تات پتہ بی تمہہ پران پیاری۔ دیکھی مدت نت چرت تمہاری

دھیرج دھر کر پتر کا مکھ دیکھ کر ماتا گد گد بچن بولی۔ ہے تات پتا کو تم
پرانوں کے سمان پیارے ہو۔ اور تمہارے چرتروں کو دیکھ کر راجہ سدا

پر من رہتے ہیں۔

راجو دین کہوں سُبھ دن سادھا۔ کہیو جان بن کیہیں اپرادھا
تات سُناوہو موہی ندانو۔ کو دِن کر کُل بھیو کرسانو

تمہیں راج تلک دینے کے لئے راجہ نے شودھ دِھا کر آج کا
دن مقرر کیا۔ پھر اب کس قصور کے کارن تمہیں بن جانے کی آگیا دی ہے
ہے تات! مجھے اس کا کارن سنائیے۔ کہ سُریہ ونش کے جلانے کے
لئے اگنی روپ کس نے دھارن کیا۔

دوہا

نرکھی رام رُکھ سچو سُت کارنو کہیو بجھائی
سُنی پر سنگو رہی مُوک جمی سا برنی نہیں جائی

تب شری رام چندر جی کی اچھیا جان کر منتری کے پتر نے
سب کارن سمجھا کر ماتا کو کہے۔ اس پرسنگ کو سن کر ماتا گونگی سی رہ گئیں۔
انکی دشا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

راکھی نہ سکئی نہ کہی سک جاہو۔ دُہوں بھانتی اُر دارون داہو
لکھت سُدھاکر گا لکھی راہو۔ بدھی گتی بام سدا سب کاہو

ماتا نہ تو شری رام جی کو بن جانے سے روک سکتی ہے اور ممتا وش
نہ انہیں یہ کہہ سکتی ہے۔ کہ بن کو چلے جاؤ۔ دونوں ہی طرح اُن کے ہردے میں
بھاری سنتاپ ہو رہا ہے۔ بدھاتا کی گتی سب کے لئے سدا ٹیڑھی ہی ہوتی
ہے۔ لکھنے تو لگے تھے چندرما اور لکھا گیا راہو۔

دھرم سنیہہ اُبھیں متی گھیری۔ بھئی گتی سانپ چھچھوندری کیری
راکھیہہ اسُتہی کراؤں ہودو دھو۔ دھرم جائی اُرُ بندھو برودھو

ایک طرف دھرم ہے اور دوسری طرف پتر کی ممتا۔ دونوں نے کوشلیا جی
کی بدھی کو بھرم میں ڈال دیا ہے۔ اُن کی دشا سانپ اور چھچھوندر کی سی
ہو گئی۔ یدی وہ ہٹھ کر کے پتر کو بن جانے سے روک لیتی ہے۔ تو یہ دھرم
دھرم کی ہانی ہوتی ہے۔ اور بھائیوں بھائیوں میں ویر بھاؤ بڑھتا ہے۔

کہیوں جان بن تو بڑی ہانی۔ سنکٹ سوچ بِبس بھئی رانی
بہوری سمجھی تیا دھرم سُو سیانی۔ رام بھرت دوؤ سُت سم جانی

اور یدی رام جی کو بن جانے کی آگیا دیتی ہے۔ تو بڑی ہانی ہوتی ہے اس پرکار سنکٹ میں پڑ کر سوچ کے مارے ماتا بیاکل ہوگئی۔ پھر تو پتر کوشلیا نے پتی برت دھرم کو سمجھکر اور رام اور بھرت دونوں پتروں کو سمان جان کر۔

سرل سبھاؤ رام مہتاری۔ بولی بچن دھیر دھری بھاری
تات جاؤں بلی کینہہ نیکا۔ پتو آئیسو سب دھرم کا ٹیکا

سرل سبھاؤ کوشلیا جی بڑی دھیرج دھر کر کہنے لگی۔ ہے تات! میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ تم نے اچھا کیا۔ پتا جی کی آگیا کا پالن کرنا ہی سب سے بڑا دھرم ہے۔

دوھا

راجو دین کہی دینہہ بنو موہی نہ سو دکھ لیسو
تمہہ بنو بھرت ہی بھوپتی پرجہی پرچنڈ کلیسو

راجا نے بیٹے کو کہکر بن باس دے دیا۔ اس کا تو مجھے ذرا بھر بھی دکھ نہیں۔ پرنتو ایک ماتر یہی چنتا لگی ہوئی ہے کہ تمہارے بنا بھرت کو۔ راجہ کو اور پرجا کو بڑا بھاری کلیش ہوگا۔

جوں کیول پتو آئیسو تاتا۔ تو جنی جاہو جانی بڑی ماتا
جوں پتو ماتو کہیو بن جانا۔ تو کانن ست اودھ سمانا

ہے تات! اگر صرف بن جانے کی آگیا پتا جی کی ہے تو ماتا کو پتا جی سے بڑی جان کر بن کو مت جاؤ (منو بھگوان نے لکھا ہے کہ ماتا کا درجہ پتا سے سینکڑوں گنا بڑا ہے۔) لیکن اگر ماتا پتا دونوں نے ہی بن جانے کی آگیا دی ہو تو تمہارے لئے بن سو ایودھیا کے سمان ہے۔

پتو بن دیو ماتو بن دیوی۔ کھگ مرگ چرن سروج سیوی
انت ہوں اچت نرپہی بن باسو۔ بے بلوکی ہیاں ہوئی ہرانسو

بن کے دیوتا تمہارے پتا ہوں گے۔ اور بن دیویاں تمہاری ماتا ہوں گی وہاں کے پشو پنچھی تمہارے چرن کملوں کے سیوک ہوں گے۔ آخری اوستھا میں تو راجاؤں کے لئے بن میں جانا اچت ہی ہے۔ پرنتو تمہاری اوستھا دیکھ کر ہردے میں دکھ ہوتا ہے۔

بڑ بھاگی بنو اودھ ابھاگی۔ جو رگھو ونس تلک تمہہ تیاگی
جوں ست کہوں سنگ موہی لیہو۔ تمہرے ہردیاں ہوئی سندیہو

ہے رگھو کل تلک! بن کا بڑا ہی سو بھاگیہ ہے۔ اور ایودھیا کا بڑا ہی دُر بھاگیہ ہے۔ جسے تم چھوڑ رہے ہو۔ ہے پتر! یدی میں تمہیں یہ کہوں کہ مجھے بھی بن میں ساتھ لے چلو تو تمہارے ہردے میں یہ سندیہ ہوگا۔ کہ ماتا اس طرح پریم کے وش ہو کر مجھے بن جانے سے روکنا چاہتی ہے۔

پوت پرم پریہ تمہہ سب ہی کے۔ پران پران کے جیون جی کے
تے تمہہ کہو ماتو بن جاؤں۔ میں سنی بچن بیٹھی پچھتاؤں

ہے پتر! تم سب ہی کے پرم پیارے ہو۔ پرانوں کے پران اور ہردے کے جیون ہو۔ وہی تم میرے پرانوں کے بھی پران کہتے ہو کہ ماتا! میں بن کو جاؤں اور میں تمہارے ان بچنوں کو سن کر بیٹھی پچھتاتی ہوں۔ (کوشلیا جی یہ کہتی ہیں کہ تم میرے پران اور جیون ہو اور تم بن جانے کو کہہ رہے ہو۔ جیسے پران بنا کوئی زندہ نہیں رہ سکتا ویسے تمہارے جانے کی خبر سن کر بھی میں زندہ بیٹھی ہوں۔ اس لئے ماتو میرا تم میں سچا پریم نہیں ہے۔)

یہ بچاری نہیں کروں ہٹھ جھوٹھ سنیہو بڑھائی
مانی ماتو کر نات بلی سُرتی بسری جنی جائی

یہ وچار کر جھوٹا پریم بڑھا کر میں ہٹھ نہیں کرتی۔ بیٹا میں تمہارے بلہاری جاتی ہوں۔ ماتا کا ناطہ مان کر تم میری سُدھ بھول نہ جانا۔

دیو پتر سب تمہہ ہی گوسائیں۔ راکھہوں پلک نین کی نائیں
اودھی انبو پریہ پرجن مینا۔ تمہہ کرونا کر دھر دھر چینا

ہے گوسائیں! جیسے پلکیں آنکھوں کی رکھشا کرتی ہیں۔ ویسے ہی سب دیو اور پتر تمہاری رکشا کریں۔ تمہارے بن باس کی چودہ سالہ میعاد جل ہے اور سب پریوار اور متر پیارے مچھلی ہیں۔ تم دیا کے بھنڈار اور دھرم دھر بنے رہو۔

اس بچاری سوئی کرہو اپائی۔ سب ہی جیت جاہیں بھینٹ ہو آئی
جاہو سکھین بن ہی بلی جاؤں۔ کری اناتھ جن پرجن گاؤں

ایسا وچار کر تم وہی اپائے کرنا جس سے سب کے جیتے جی تم سب آملو۔

میں تمہارے بلہاری جاتی ہوں۔ کہ اپنے پریوار والوں کو اور نگر نواسیوں کو اناتھ (یتیم) کر کے تم سُکھ پوروک بن کو جاؤ۔

سب کر آسو سُکرت پھل بیتا۔ بھئیو کرال کالو بپریت
بہو بدھی بلپی چرن لپٹانی۔ پرم ابھاگنی آپو ہی جانی

آج سب کے پُن کرموں کا پھل ختم ہوگیا۔ اور وکرال کال ہم سب کے اُلٹ ہوگیا۔ اس پرکار بہت پرکار و لاپ کر کے ماتا کوشلیا شری رام جی کے چرنوں سے لپٹ گئی۔ اور اپنے آپ کو بڑی ابھاگنی جانا۔

دارُون دُسہہ داہو اربیاپا۔ برنی نہ جاہیں بِلاپ کلاپا
رام اُٹھائی ماتو اُر لائی۔ کہی مردُو بچن بہوری سمجھائی

ہردے میں دُکھ کے کارن بڑا ہی سنتاپ ہو رہا ہے۔ اس سمے کے وِلاپوں کے سموہ کا کچھ بھی ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ رام چندر جی نے ماتا کو اُٹھا کر اپنے ہردے سے لگا لیا۔ اور کومل بچن کہہ کہہ کر ماتا کو بہت پرکار سے سمجھایا۔

دوھا

سماچار تیہی سمے سُنی سیا اُٹھی اکلائی
جائی ساسُو پد کمل جُگ بندی بیٹھی سر نائی

اس سمے سارا سماچار سُن کر سیتا جی بھی گھبرا گئیں۔ اور ساس کوشلیا کے چرن کملوں کی دونوں ہاتھ جوڑ کر بندنا کر کے سر جھکا کر بیٹھ گئیں۔

دینہی اسیس ساسُو مردُو بانی۔ اتی سُکماری دیکھی اکلانی
بیٹھی نمت مُکھ سوچتی سیتا۔ رُوپ راسی پتی پریم پنیتا

کوشلیا جی نے کومل بانی سے سیتا جی کو آشیرواد دی۔ اور اُنکی چھوٹی اوستھا کو دیکھکر ویاکُل ہو گئیں۔ روپ کی راشی اور پتی ورتی پریم والی سیتا جی سر جھکائے بیٹھی سوچ رہی ہیں۔

چلن چہت بن جیون ناتھو۔ کیہی سُکرتی سن ہوئیہی ساتھو
کی تنُو پران کہ کیول پرانا۔ بدھی کرتُو کچھو جائی نہ جانا

پران ناتھ بن کو جانا چاہتے ہیں۔ الیسا میرا کونسا پُن کرم ہے جس کے پھل سروپ مجھے اُن کا ساتھ پراپت ہوگا۔ کیا شریر اور پران دونوں اُنکے ساتھ جائیں گے۔ یا صرف پران ہی جائیں گے۔ بدھاتا کی کرنی کچھ جانی نہیں جاتی۔

چارُو چرن نکھ لیکھتی دھرنی۔ نوپُر مُکھر مدھر کبی برنی
منہُوں پریم بس بنتی کرہیں۔ ہم ہی سیا پد جنی پرہرہیں

سیتا جی اپنے سُندر چرنوں کے ناخنوں سے زمین کُرید رہی ہیں ایسا کرتے سمے نوپر (گھونگھرو) گہنوں کے اوپر جو جھنکار کرتے ہیں کوی بھی آواز کا کوی لوگ اس طرح ورنن کرتے ہیں۔ کہ مانو پریم بس وہ نوپر سیتا جی کے چرنوں سے بنتی کر رہے ہیں۔ کہ آپ ہم کو نہ چھوڑ جائیے ارتھات اپنے ساتھ ہی لے چلیئے۔

منجو بلوچن موچتی باری۔ بولی دیکھی رام مہتاری
تات سُنہو سیا اتی سُکماری۔ ساس سُسر پرجن ہی پیاری

سیتا جی کی سُندر آنکھوں سے جل بہہ رہا ہے۔ ایسی اُن کی وشا دیکھ کر کوشلیا جی شری رام چندر جی سے کہنے لگیں! ہے تات سُنو سیتا بہت ہی نازک بدن ہے۔ اور ساس سُسر اور کٹمبیوں سبھی کو پیاری ہے۔

پِتا جنک بھوپال منی سُسر بھانو کُل بھانو
پتی ربی کُل کیرو بپن بدھو گُن رُوپ ندھانو

راجاؤں کے سرومنی راجہ جنک تو اُن کے پتا ہیں۔ اور سوریہ ونش کے سورج (شری مہاراج دسرتھ) اُن کے سُسر ہیں اور سارے گُن اور روپ کے بھنڈار سوریہ ونش روپی کمُد بن کو کھلانے والے چندرما اُن کے پتی ہیں۔

میں پُنی پُتر بدھو پریہ پائی۔ روپ راسی گُن سیل سُہائی
نین پُتری کری پریتی بڑھائی۔ راکھیوں پران جانکی ہیں لائی

پھر میں نے روپ کی راشی۔ سُندر گُن اور شیل والی پیاری بہو پائی ہے میں نے جانکی جی کو اپنے نیتروں کی پتلی بنا کر اُن سے پریتی بڑھائی ہے۔ اور ان میں اپنے پران لگا رکھے ہیں۔

کلپ بیلی جمی بہو بدھی لالی۔ سینچی سنیہہ سلل پرتی پالی
پھولت پھلت بھئیو بدھی باما۔ جانی نہ جائی کاہ پرینا ما

کلپ بیل کے سمان بہت پرکار سے لاڈ چاؤ کر کے پریم رُوپی جل سے سینچ کر اُن کو پالا ہے۔ جب اِس بیل کے پھلنے پھولنے کا سماں آیا تو بدھاتا ہمارے اُلٹ ہو گئے اب پتہ نہیں کہ اس کا کیا نتیجہ ہو گا۔

پلنگ بیٹھ تجی گود ہمت ڈورا۔ سیئن نہ وِتیہہ پگو اُوُنی کٹھورا

جیئن مُوری جِمی جوگ نت رہیوں۔ دیپ باتی نہیں ٹارن کہیوں

پلنگ۔ گود اور ہنڈلے کو چھوڑ کر سیتا جی نے کبھی بھی کٹھور پرتھوی پر پاؤں نہیں رکھا ہے۔ سنجیونی بوٹی کے سمان میں سدا اُنہیں دیکھتی ہی رہی ہوں) اور میں نے کبھی اُنہیں دیپک نا کی بتی ہٹانے کو بھی نہیں کہا۔

سوئی سیا چلن چہتی بن ساتھا۔ آئیسُو کاہ ہُوئی رگھو ناتھا

چند کرن رس رسک چکوری۔ روی رُکھ نین سکئی کہی جوری

وہ ہی نازک بدن سیتا اب تمہارے ساتھ بن کو جانا چاہتی ہے ہے رگھوناتھ! اُسے آپ کیا آگیا دیتے ہیں؟ چندرما کی رس پان کرنے والی چکوری بھلا کس پرکار سورج کی طرف آنکھ ملا سکتی ہے (اتفاقاً اتنی نازک بدن سیتا بن میں کیسے رہ سکے گی۔؟)

دوہا

کری کیہری نسیچر چرہیں دُشٹ جنتو بن بھوری

بش باٹکاں کہ سوہ سُت سُبھگ سنجیونی موُری

جس بن میں ہاتھی، شیر، راکشس وغیرہ انیک دشٹ جیو رہتے ہیں۔ ہے سوامی! اُس وِش باٹکا میں سندر سنجیونی بوٹی کیا سُوبھا پا سکتی ہے۔

بن ہت کول کرات کسوری۔ رچیں بِرنچی بِشئے سُکھ بھوری

پاہن کرمی جِمی کٹھن سُبھاو۔ تنہہ ہی کلیس نہ کانن کاو

بن میں نواس کرنے کے لئے بدھاتا نے کول اور بھیلوں کی لڑکیوں کو پیدا کیا ہے۔ جو کہ وِشئے سُکھ میں بھولی ہوتی ہیں۔ پتھر میں رہنے والے کیڑوں کے سمان جن کا کٹھور سُبھاو ہے۔ اُن کو بن میں کبھی کلیش نہیں ہوتا۔

کے تاپس تیا کانن جوگو۔ جنہہ تپ ہیتو تجا سب بھوگو

سیا بن بسیہی تات کیہی بھانتی۔ چتر لکھت کپی دیکھی ڈیراتی

یا تپسیوں کی استریاں بن میں رہنے یوگیہ ہیں۔ جنہوں نے کہ تپ کے لئے سب وِشئے بھوگوں کا تیاگ کر دیا ہے۔ ہے تات! سیتا بن میں کس طرح رہے گی۔ وہ بندر کی تصویر دیکھ کر ہی ڈر جاتی ہے

سُر سر سُبھگ بنج بن چاری۔ ڈابر جوگو کہ ہنس کماری

اس بچاری جس آئیسُو ہوئی۔ میں سکھ دیئیوں جانکی ہی سوئی

دیوسر ور کے سُندر کمل بن میں بہار کرنے والی ہنسنی کیا گڑھوں میں رہنے کے یوگیہ ہو سکتی ہے۔؟ ایسا وچار کر جیسی آگیا ہووے۔ میں جانکی جی کو وہی اُپدیش کروں۔

جوں سیا بھون رہے کہہ انبا۔ موہی کہن ہوئی بہت اولمبا

سُنی رگھو بیر ماتو پریہ بانی۔ سیل سنیہہ سُدھاں جنو سانی

ماتا کہتی ہے کہ اگر سیتا گھر پر رہے تو مجھے بہت ہی آسرا ہو جائے شری رگھوناتھ جی نے ماتا کے پریہ بچنوں کو سن کر جو ماتو شیل اور پریم رُوپی امرت سے پری پورن تھے۔

دوہا

کہی پریہ بچن بیبیک مئے کینہی ماتو پرتیوش

لگے پربودھن جانکی ہی پرگٹ بپن گُن دوش

وچار پورک پریہ بچن کہہ کر ماتا کو سنتشٹ کیا۔ پھر جانکی جی کو بن کے سارے گُن اور دوش بتلا کر سمجھا دیئے

(١٤)

ماس پارائن۔ چودھواں وشرام

ماتُ سبیب کہت سُکچا ہیں۔ بولے سمجھو تھی من ماہیں
راجکماری سکھاونو سُنہو۔ آن بھانتی جیاں جنی کچھو گُن ہو

ماتا جی کے سامنے سیتا جی کو کچھ کہنے سے شری رام جی لجاتے ہیں پر من ہیں وچار کرکے کہ یہ ایسا ہی سماں ہے۔ وُہ بولے! اے راجکماری! میرے اُپدیش کو سُنو۔ من میں کچھ اور کسی قسم کا خیال نہ کر لینا۔

آپن مور نیک جوں چہہو۔ بچن ہماری ماتُو گرہ رہہو
آئیسُو مور ساسُو سیوکائی۔ سب بدھی بھامنی بھون بھلائی

اگر تم اپنی اور میری بھلائی چاہتی ہو۔ تو میرا کہنا مان کر گھر میں ہی رہو۔ ہے پیاری! اس سے کا میری آگیا کا پالن بھی ہوگا۔ اور ساس کی سیوا بھی ہو سکے گی۔ سب پرکار سے گھر رہنے میں ہی بھلائی ہے۔

ایہی تے ادھک دھرم نہیں دُوجا۔ سادر ساسُو سُسر پد پُوجا
جب جب ماتُو کریہی سُدھی موری۔ ہوئیہی پریم بکل متی بھوری
تب تب تمہہ کہی کتھا پُرانی۔ سُندری سمجھائیہُو مردُو بانی
کہتُوں سبھائیں سپتھ سب موہی۔ سُمکھی ماتُو ہت راکھیوں توہی

آدر کے ساتھ ساس سسر کے چرنوں کی پوجا کرنے سے بڑھکر اور کوئی دھرم نہیں ہے۔ جب جب ماتا میری یاد کیا کریگی۔ اور میرے پریم کے وش ہو کر بیاکل ہوئے۔ سُدھ بُدھ کھو بیٹھے گی۔ اس سمے تم اُنہیں پرانی کتھائیں سنا کر میٹھی بانی سے کہہ کر دھیرج دینا۔ ہے سُندری میں سو سو سوگند کھا کر سہج سبھاؤ سے ہی تمہیں کہتا ہوں۔ کہ صرف ماتا جی کے لئے ہی میں تجھے گھر رہنے کو کہتا ہوں۔

گُر شُرتی سمّت دھرم پھلو پائیے بن ہیں کلیس
ہٹھ بس سب سنکٹ سہے گالو نہش نریس

دس طرح میری آگیا کا پالن کرنے سے گرو جنوں اور دیدوں کی مت پر چلنے سے جو دھرم ہوتا ہے۔ اُس کا پھل تمہیں بنا کسی کلیش کے ہی مل جائے گا۔ پر ہٹھ کرنے سے تو گالو مُنی اور راجہ نہش آدی سب نے جو سنکٹ سہے ہیں۔ ویسے ہی تمہیں بھی سہن کرنے ہونگے۔

میں پُنی کری پروان پتُو بانی۔ بیگی پھرب سُنُو سُمکھی سیانی
دوس جات نہیں لاگہی بارا۔ سُندری سکھو سُنہو ہمارا

ہے سُندر مکھی! ہے چتر! سُنو میں پتا کے بچنوں کا پالن کرکے جلدی ہی لوٹ آؤنگا۔ دن جاتے دیر نہیں لگتی۔ ہے سُندری! میری شکشا کو سُنو۔

جوں ہٹھ کرہو پریم بس باما۔ تو تمہہ دُکھ پائب پری ناما
کانن کٹھن بھینکر بھاری۔ گھور گھامُو ہیم باری بیاری

ہے پیاری! یدی پریم وش تم جانے کا ہٹھ کرو گی۔ تو پھل سروپ (نیجے کے طور پر) بہت دکھ پاؤگی۔ بن بڑا کٹھن اور بھینکر ہے۔ وہاں کی دھوپ، جاڑا، بارش اور ہوا سب ہی بھیانک ہیں۔

کس کنٹک مگ کانکر نانا۔ چلب پیادے ہیں بنُو پد ترانا
چرن کمل مردُو منجو تمہارے۔ مارگ اگم بھومی دھر بھارے

راستے میں کُشا، کانٹے اور بہت سے کنکر ہیں۔ جن پر بغیر جوتے کے چلنا پڑے گا۔ تمہارے چرن کمل بڑے سُندر اور کومل ہیں! اور راستے میں بڑے بڑے دُرگم (دشوار گزار) پہاڑ ہیں۔

کندر کھوہ ندیں ند نالے۔ اگم اگادھ نہ جائیں نہارے
بھالُو باگھ برک کہری ناگا۔ کرہیں ناد سُنی دھیر جو بھاگا

پہاڑوں کی گپھائیں۔ غار۔ ندیاں اور نالے اتنے گہرے اور اگم (دشوار گزار) ہیں کہ انکی طرف دیکھا تک نہیں جاتا۔ ریچھ۔ باگھ۔ بھیڑیے

دشیر ہاتھی - ایسی بھیانک گرجنا کرتے ہیں۔ کہ جسے سُن کر سب حوصلہ چھوٹ جاتا ہے۔

بھومی سیئن بل کل بسن اسنو کند پھل مُول
تے کہ سدا سب دِن مل ہیں سبہی سمے انوکُول

زمین پر سونا پڑے گا۔ درختوں کی چھال کے بستر پہننے ہونگے اور کند، مُول، پھل کا بھوجن کرنے کو ملے گا۔ یہ وستوئیں بھی سدا سب دِن نہیں ملیں گی۔ سب کچھ اپنے اپنے سمے کے انوسار ہی مل سکے گا۔

نرآہار رجنی چر چر ہیں ۔ کپٹ بیش بدھی کوٹک کر ہیں
لاگئی اتی پہاڑ کر پانی ۔ بپن بپتی نہیں جائی بکھانی

آدم خور راکشس بن میں پھرتے رہتے ہیں۔ وہ کروڑوں پرکار کے کپٹ رُوپ بنا کر گھومتے ہیں۔ پھر بن میں پہاڑوں کا پانی بہت لگتا ہے۔ (اور تھات راستے میں بہت سے دریا ٹھاٹھیں مارتے ہیں) اس پرکار بن میں انیک پرکار کی بپتائیں ہیں۔ جو سب کہی نہیں جا سکتیں۔

بیال کرال بہگ بن گھورا ۔ نسی چر نکر ناری نر چورا
ڈرپہیں دھیر گہن سُدھی آئیں ۔ مرگ لوچنی تمہہ بھیرو سُبھائیں

بن میں بڑے بڑے بھینکر سانپ اور پکشی رہتے ہیں استری پُرشوں کو اُٹھا کر لے جانے والے راکششوں کے جھُنڈ کے جھُنڈ بن میں رہتے ہیں۔ بن کی اس ڈراؤنی حالت کی صرف یاد آنے سے ہی بڑے بڑے حوصلہ والوں کے حوصلے چھوٹ جاتے ہیں۔ پھر ہے مرگ نینی! تم تو سبھاؤ سے ہی ڈرپوک ہو۔

ہنس گونی تمہہ نہیں بن جوگو ۔ سُنی اپجسُو موہی دیہی لوگو
مانس سلل سُدھاں پرتی پالی ۔ جئے کہ لون پیودھی مرالی

ہے ہنس کی چال چلنے والی! تم بن کے یوگیہ نہیں ہو تم کو بن جاتے سُن کر لوگ مجھے بُرا کہیں گے۔ جو ہنسنی مانسرودر کے امرت جل سے پالی ہوئی ہے۔ وہ کھلا نمک کے سمندر میں کیسے زندہ رہ سکتی ہے۔

نو رسال بن بہرن سیلا ۔ سوہ کہ کوکل بپن کریلا
رہہو بھون اس ہریاں بچاری ۔ چند بدنی دُکھ کا نن بھاری

نئے رسیلے آم کے بن میں بہار کرنے والی کوئل کیا کریل کے بن میں شوبھا پائے گی! ہے چندرمکھی! بن میں بڑے بھاری کشٹ ہیں۔ اس لئے ہر وقت میں خوب اچھی طرح سے ان سب کا وچار کرکے تم گھر پر ہی رہو۔

سہج سُوہرد گُر سوامی سِکھ جو نہ کرئی سر مانی
سو پچھتائی اگھائی اُر اوسی ہوئی ہت ہانی

سہج سبھاو سے ہی بھلائی چاہنے والے گرو اور سوامی کی شکشا کو جو سر ماتھے پر نہیں دھرتا۔ وہ انت میں پیٹ بھر پچھتاتا ہے۔ اور اس کے ہت کی ضرور ہانی ہوتی ہے۔

سُنی مرد بچن منوہر پیا کے ۔ لوچن للت بھرے جل سیا کے
سیتل سِکھ داہک بھئی کیسیں ۔ چکئی ہی سرد چند نسی جیسیں

سوامی کے ایسے کومل اور منوہر بچن سُن کر سیتا جی کی سندر آنکھوں میں جل بھر آیا۔ ان کی شیتل شکشا سیتا جی کو کیسی جلانے والی ہوئی جیسے چکوی کو موسم سرما کی چاندنی رات۔

اُترو نہ آو بکل بیدیہی ۔ تجن چہت سُچی سوامی سنیہی
برس روکی بلوچن باری ۔ دھری دھیر جو اُر اونی کماری

لاگی ساسُو پگ کہہ کر جوری ۔ چھمبی دیبی بڑی ابنیہ موری
دینہہ پران پتی موہی سکھ سوئی ۔ جیہی بدھی مور پرم ہت ہوئی

میں پُنی سمجھی دیکھی من ماہیں ۔ پیا بیوگ سم دُکھ جگ ناہیں

یہ جان کر کہ میرے پوتر اور پریمی سوامی مجھے گھر پر چھوڑ جانا چاہتے ہیں۔ سیتا جی بہت ہی بیاکل ہوئیں۔ کوئی جواب دیتے نہیں بنتا۔ آنکھوں کے آنسوؤں کو زبردستی روک کر اور من میں دھیرج دھر کر پرتھوی کی کنیا ہاتھ جوڑ کر ساس کے پاؤں پڑ کر کہنے لگی۔ کہ ہے دیوی! میری اس بڑی بھاری ڈھٹھائی کو کشما کرنا۔ پران ناتھ نے مجھے وہی اپدیش کیا ہے جس سے کہ میری بہت ہی بھلائی ہو۔ پرنتو میں نے من میں اچھی طرح سے سوچ سمجھ کر یہ نشچہ کیا ہے۔ کہ پتی کے بیوگ کے برابر اس سنسار میں اور کوئی دُکھ نہیں ہے۔

پران ناتھ کرونا ئتن سُندر سُکھد سُجان

تمہہ بنو رگھو کل کمد بدھو شہر پر نرک سمان

ہے پران ناتھ! ہے دیاندھان! ہے سندر! ہے سکھ داتا ہے انتریامی! ہے رگھو کل روپی کمد کے کھلانے والے چندرما! آپ کے بنا مجھے سورگ بھی نرک کے سمان ہے۔

ماتو پتا بھگنی پریہ بھائی۔ پریہ پریوار سُہرد سمدائی
ساسو سسر گرو سجن سہائی۔ سُت سندر سوسیل سکھدائی
جہاں لگی ناتھ نیہہ ارو ناتے۔ پیا بنو تیاہی ترنی ہو تے تاتے
تنو دھنو دھامو دھرنی پر راجو۔ پتی بہین سب سوک سماجو

ماتا پتا۔ بہن۔ پیارے بھائی۔ پیارا پریوار۔ متر دوست۔ ساس۔ سسر۔ گورو۔ بندھو جن۔ سہایک (مددگار) اور سندر سوشیل سکھ دینے والے پتر۔ یہ سب ہے سوامی یہاں تک کے پریم اور ناطے ہیں۔ پتی کے بنا استری کو سورج سے بھی بڑھ کر تپانے والے جان پڑتے ہیں۔ شریر دھن اور مال۔ گھر۔ زمین۔ نگر اور راج پتی کے بنا استری کے لئے سب دُکھ کی سامگری ہے۔

بھوگ روگ سم بھوشن بھارو۔ جم جاتنا سرس سنسارو
پران ناتھ تمہہ بنو جگ ماہیں۔ مو کہوں سکھد کتہوں کچھو ناہیں

بھوگ ولاس روگ کے سمان ہیں۔ زیور سب بوجھ ہو جاتے ہیں۔ اور سنسار نرک کی سزا جزا کے سمان ہے۔ ہے سوامی! آپ کے بنا سنسار میں مجھے کہیں کچھ بھی سکھد تک نہیں ہے۔

جیا بنو دیہہ ندی بنو باری۔ تیسیئے ناتھ پُرش بنو ناری
ناتھ سکل سکھ ساتھ تمہاریں۔ سرد بمل بدھو بدنو نہاریں

جیسے پران کے بنا شریر اور پانی کے بنا استری ہوتی ہے۔ ہے ناتھ! آپ کے ساتھ رہ کر آپ کا نرمل چندر مکھ دیکھ کر مجھے سارے سکھ پراپت ہوں گے۔

کھگ مرگ پریجن نگرو بنو بل کل بمل دکول
ناتھ ساتھ سُر سدن سم پرن سال سکھ مول

ہے ناتھ آپ کے ساتھ پشو اور پنچھی ہی میرے کٹمبی ہوں گے

بن ہی نگر ہوگا۔ پتوں گھاس پھوس کی جھونپڑی ہی میرے لئے دیو بھون کے سمان سب سکھوں کی مول ہوگی۔

بن دیبی بن دیو اُدارا۔ کرہہیں ساسو سسر سم سارا
کس کس لئے ساتھری سہائی۔ پربھو سنگ منجو منوج ترائی

اُدار دل بن دیوی اور بن دیوتا ساس اور سسر کے سمان میری دکھشا کریں گے۔ کُشا اور پتوں کا سندر بچھونا ہی ہے سوامی! آپ کے ساتھ کام دیو کی سندر توشک کے سمان ہوگا۔

کند مول پھل امئے اہارو۔ اودھ سودھ ست سرس پہارو
چھنو چھنو پربھو پد کمل بلوکی۔ رہہوں مدت دوس جمی کوکی

کند مول اور پھلوں کا بھوجن میرے لئے امرت کے سمان ہوگا۔ اور بن کے پہاڑ اودھیا کے سینکڑوں راج مندروں کے سمان ہوں گے۔ پل پل پربھو کے چرن کملوں کو دیکھ کر میں ایسی پرسن رہا کروں گی۔ جیسے کہ دن میں چکوی رہتی ہے۔

بن دکھ ناتھ کہے بہو تیرے۔ بھئے بشاد پریتاپ گھنیرے
پربھو بیوگ لولیس سمانا۔ سب ملی ہوہیں نہ کرپاندھانا

ہے ناتھ! آپ نے بن کے بہت سے دُکھ بھئے کلیش اور سنتاپ کہے۔ پرنتو ہے کرپاندھان! یہ سب دُکھ مل کر بھی آپ کے وِیوگ کے دُکھ کا انش ماتر بھی نہیں۔

اس جیاں جانی سجان سرومنی۔ لیئیے سنگ موہی چھاڑیئے جنی
بنتی بہت کروں کا سوامی۔ کرونا مئے ار انتر جامی

ہے چتر شرومنی! ایسا من میں وچار کر مجھے یہاں نہ چھوڑ جایئے کنتو اپنے ساتھ لے چلیئے۔ ہے سوامی! اور میں زیادہ بنتی کیا کروں۔ آپ دیا کے دھام ہیں۔ اور سب کے ہردوں کے بھیتر کی جاننے والے ہیں۔

دوہا

راکھیئے اودھ جو اودھی لگی رہت نہ جنیئے ہی پران
دین بندھو سُندر سکھد سیل سنیہہ ندھان

ہے دین بندھو (غریب نواز)! ہے سُندر! ہے سکھداتا!

ہے شیل اور پریم کے بھنڈار ! یدی آپ بنباس کے خاتمہ تک مجھ کو اودھ میں چھوڑ جائیں گے۔ تو یقین جانیئے کہ تب تک میرے پران نہیں رہیں گے۔

موہی مگ چلت نہ ہوئہی ہاری۔ چھنو چھنو چرن سروج نہاری

سب ہی بھانت پیہ سیوا کر ہوں۔ مارگ جنت سکل شرم ہر ہوں

پل پل آپ کے چرن کملوں کو دیکھتے ہوئے مجھے راستے میں چلنے میں تھکاوٹ نہ ہوگی۔ ہے پران ناتھ ! میں سب پرکار آپکی سیوا کروں گی۔ اور آپ کی سیوا کے پرتاپ سے راستے میں ہونے والی تھکاوٹ کو دور کر لیا کرونگی۔

پائے پکھاری بیٹھی ترو چھاہیں۔ کرہوں باؤ مدت من ماہیں

شرم کن سہت سیام تنو دیکھیں۔ کہں دکھ سمو پران پتی پیکھیں

آپ کے چرن دھو کر درختوں کی چھایا تلے بیٹھ کر من ہی من مرتن ہو کر میں آپکو پنکھے سے ہوا کیا کروں گی۔ آپ کے سانولے شریر کو پسینے کے قطروں سمیت دیکھ کر پران پتی کو دیکھتے ہوئے دکھ کو آنے کے لئے سمان ہی کہاں ملے گا۔

سم مہی ترن ترو پلو ڈاسی۔ پائے پلوٹی ہی سب رینی داسی

بار بار مردو مورتی جوہی۔ لاگہی تات بیاری نہ موہی

ہموار زمین پر درختوں کے پتے اور گھاس بچھا کر یہ داسی رات بھر آپ کے چرن دبا‌تی رہے گی۔ بار بار آپ کی کومل مورتی کو دیکھ کر مجھکو ذرا بھر بھی آنچ نہ لگے گی۔

کو پربھو سنگ موہی چتو نہارا۔ سنگھ بدھوہی جمی سسک سیارا

میں سکماری ناتھ بن جوگو۔ تمہہ اچت تپ مو کہوں بھوگو

پربھو جب ساتھ ہوں گے تو میری طرف کون بری نگاہ سے دیکھنے والا ہے۔ جیسے شیرنی کو خرگوش اور گیدڑ نہیں دیکھ سکتے ہے ناتھ مجھے تو آپ نازک بدن کہتے ہیں۔ اور بن کے یوگیہ نہیں مانتے کیا آپ بن کے یوگیہ ہیں ! جب آپ کے لئے بن میں جاکر تپسیا کا جیون بسر کرنا اچت ہے۔ تو میرے لئے راج محل کے سکھ بھوگ کیسے اچت

ہو سکتے ہیں۔

ایسیو بچن کٹھور سنی جوں نہ ہردؤ بلگان

تو پربھو بشم بیوگ دکھ سہہیں پانور پران

ایسے کٹھور بچن سن کر بھی جو میرا ہردہ نہیں پھٹتا۔ تو ہے پربھو ایسا جان پڑتا ہے۔ کہ یہ پاپی پران آپ کے ویوگ کا بھاری دکھ سہن کریں گے۔

اس کہی سیا بکل بھئی بھاری۔ بچن بیوگ نہ سکی سنبھاری

دیکھی دسا رگھوپتی جیاں جانا۔ ہٹھی راکھیں نہیں راکھہیں پرانا

ایسا کہہ کر سیتا جی بہت ہی بیاکل ہو گئیں۔ وہ کہنے ماتر کا ویوگ بھی نہ سہہ سکی۔ شری رگھوناتھ جی نے اس کی ایسی دشا دیکھ کر اپنے من میں یہ وچار کیا کہ یدی ہٹھ کر کے انہیں گھر پر چھوڑا گیا۔ تو سیتا جی اپنے پرانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گی۔

کہیو کرپال بھانو کل ناتھا۔ پرہری سوچ چلہو بن ساتھا

نہیں بشاد کر اوسرو آجو۔ بیگی کرہو بن گون سماجو

تب کرپالو اکشواکن شری رگھوناتھ جی نے کہا۔ کہ سوچ کو چھوڑ کر میرے ساتھ بن کو چلو۔ آج دکھی ہونے کا سماں نہیں ہے جلدی بن چلنے کی تیاری کرو۔

کہی پریہ بچن پریا سمجھائی۔ لگے ماتو پد آسش پائی

بیگی پرجا دکھ میٹب آئی۔ جننی نٹھر بسری جنی جائی

شری رامچندر جی نے پریہ بچن کہکر سیتا جی کو سمجھایا پھر ماتا کے پاؤں پڑ کر آشیرواد پراپت کیا۔ ماتا نے کہا۔ ہے پتر ! جلدی آ کر پرجا کے دکھ کو مٹانا۔ اور اپنی پتھر دل ماتا کو بھول نہ جانا۔

پھری ہی دسا بدھی بہوری کہ موری۔ دیکھہوں نین منوہر جوری

سدن سگھری تات کب ہوئہی۔ جننی جیت بدن بدھو جوہی

ہے بیدھاتا ! کیا میری قسمت پھر پلٹے گی ! کیا میں اپنے نیتروں سے اس منوہر جوڑی کے درشن پھر کرسکوں گی۔ وہ شبھ دن اور شبھ گھڑی

کونسی ہوگی۔ جبکہ تمہاری ماتا بیٹے جی تمہارا چاند سا مکھ دیکھیگی

ہوری بچہ کبھی لالو کہی رگھو پتی رگھو بنس تات

کبہیں بولائی لگائی ہیاں ہرشی نرکھیوں گات

ہے تات! میں تمہیں بچہ کہکر بلا کر گود میں بٹھا کر کب

ہردے سے لگاؤں گی۔ اور پرسن ہو کر تمہارے گوت دیکھوں گی۔

لکھی سینہہ کاتر ہی مہتاری — بچونہ آدبکل بھئی بھاری

رام پرپود دھو کنہیہ بدھی ناتا — سمشو سنیہو نہ جائی بکھانا

پتر کی استہا کے مارے ماتا کو گھبرائی ہوئی دیکھکر بڑی بھاری دیاکلتا کے کارن جن کے منہ سے شبد تک نہیں نکلتا۔ شری رام چندر جی نے بہت پرکار سے انہیں سمجھایا۔ اُس سمے کے پریم کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

تب جانکی ساسو پد لگی — سُنئے مات میں پرم ابھاگی

سیوا سمے دیو بن دینہا — مور منورتھ سپھل نہ کینہا

تب سیتا جی کوشلیا جی کے چرنوں پر پڑیں۔ اور کہا کہ ہے ماتا! سنیئے میرا بڑا ہی دُربھاگیہ ہے کہ آپ کی سیوا کرنے کے سمے بدھاتا نے مجھے بن باس دیدیا۔ اور میرا منورتھ سپھل نہ کیا۔

تجب چھوبھ جنی چھاڑیئے چھوہو — کرم کٹھن کچھ دوشو نہ موہو

سُنی سیا بچن ساسو اکلانی — دساکونی بدھی کہوں بکھانی

تو بھی ہے ماتا! دیاکلتا کو چھوڑ دیجیے لیکن کرپا نہ چھوڑنا میرا کوئی دوش نہیں ہے کرم گتی بڑی کٹھن ہے سیتا جی کے بچن سن کر ماتا کوشلیا بہت دیاکل ہوئی ان کی دشا کا ورنن میں کس پرکار کروں۔

بارہیں بار لائی اُر لینہی — دھری دھیرج سکھ آسش دینہی

اچل ہو اہی واتو تمہارا — جب لگی گنگ جمن جل دھارا

انہوں نے سیتا جی کو بار بار چھاتی سے لگا اور دھیرج دھر کر شکشا دی اور آشیرواد دیا۔ کہ جب تک گنگا جی اور جمنا جی میں پانی کی دھارا ہے۔ تب تک تمہارا سوہاگ اٹل رہے۔

سیت ہی سائسواسیس سکھ دینہی انیک پرکار

چلی نائی پدپدم سر واتی ہت بارہیں بار

اس پرکار سیتا جی کو آشیرباد اور انیک پرکار کی شکشا کوشلیا جی نے دی۔ تب اُن کے چرن کملوں میں پریم بار بار سر نوا کر سیتا جی چلیں۔—

سماچار جب لچھمن پائے — بیاکل بلکھ بدن اُٹھی دھائے

کمپ پلک تن نین سنیرا — گہے چرن اتی پریم ادھیرا

جب لکشمن جی نے سب سماچار سنا۔ تو وہ دیاکل ہو کر اداس منہ اُٹھ دوڑے۔ شریر کانپ رہا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں اور نیتروں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ اور پریم سے بہت ہی بے ہو کر شری رام چندر جی کے چرنوں پر گر پڑے۔

کہی نہ سکت کچھو چت وت ٹھاڑے — مینوں بن جنو جل تیں کاڑھے

سوچ سر دیاں بدھی کا ہو نہارا — سبو سکھو سکرت سراں ہمارا

لکشمن جی کھڑے دیکھ رہے ہیں۔ منہ سے کوئی بات نہیں نکلتی وہ ایسے دکھی ہیں۔ مانو پانی سے نکالی ہوئی مچھلی دین اور دکھی ہو۔ وہ من میں سوچ رہے ہیں کہ ہے بدھاتا! نہ جانے کیا ہونے والا ہے کیا ہمارا سب سکھ اور پن سماپت ہو گیا۔

موکہوں کاہ کہب رگھو ناتھا — رکھیہیں بھون کہ لیہیں ساتھا

رام بلوکی بندھو کر جوریں — دیہہ گیہہ سب سن ترنو توریں

مجھے شری رگھوناتھ جی کیا کیا کہیں گے۔ کیا گھر چھوڑ جائیں گے۔ شری رام چندر جی نے بھائی لکشمن جی کو ہاتھ جوڑے اور شریر اور گھر سے ناطہ توڑے ہوئے کھڑے دیکھا۔

بولے بچن رام نئے ناگر — سیل سنیہہ سرل سکھ ساگر

تات پریم بس جنی کدراہو — سمجھی ہردیاں پرینام اچھاہو

شری رام چندر جی جو شیل۔ پریم۔ سرلتا سکھ کے سمندر اور نیتی میں نپن ہیں لکشمن جی سے کہنے لگے کہ ہے تات! پریم کے بس ہو کر

دیاکل نہ ہووو۔ تمہیں گھر رہنے پر اُس کے پرینام سُوروپ جو تمہیں سکھ اور آنند ملیگا۔ اس کا بھی من میں وچار کرو۔

ماتُو پِتا گرُو سوامی سِکھ سِر دھری کرہیں سبھایئں
لہیو لابھُو تِنہہ جنم کر نترو جنمُو جگ جایئں

ماتا۔ پتا۔ گرو۔ اور سوامی کی شکشا کو جو لوگ سر ماتھے پر رکھ کر سبھاوک ہی اس کا پالن کرتے ہیں۔ وہ اپنے جنم لینے کا لابھ پراپت کر لیتے ہیں۔ نہیں تو جنم نشپھل ہی جاتا ہے۔

اَس جیاں جانی سنہو سکھ بھائی۔ کرہو ماتُو پِتُو پد سیوکائی
بھَوَن بھرتُو رِپُوسُودَنُو ناہیں۔ راؤ برِدھ مم دُکھُو من ماہیں

ہے بھائی! من میں ایسا وچار کر تم میری شکشا کو سنو۔ ماتا پتا کے چرنوں کی سیوا کرو۔ بھرت۔ شترو گھن بھی گھر پر نہیں ہیں۔ راجہ بوڑھے ہیں۔ اور میرے بن جانے کے دکھ سے من میں بہت دکھی ہیں۔

مَیں بن جاؤں تمہہ ہی لیئی ساتھا۔ ہوئی سب ہی بدھی اودھ اناتھا
گرُو پِتُو مات پرجا پریوارُو۔ سب کہوں پری دُسہ دکھ بھارُو

اس حالت میں اگر میں تمہیں بن کو ساتھ لے چلوں۔ تو سب پرکار سے ایودھیا اناتھ ہو جائیگی۔ گرو۔ پتا۔ ماتا۔ پرجا اور پریوار سب پر دُسہہ دُکھ کا بوجھ آپڑے گا۔

رہہو کرہو سب کر پرتیوشُو۔ نتُرو تات ہوئیہی بڑ دوشُو
جاسُو راج پریہ پرجا دکھاری۔ سو نرپ اوسی نرک ادھیکاری

گھر پر رہ کر تم سب کی دھیرج بندھاتے رہنا۔ نہیں تو ہے تات! بڑا بھاری دوش ہوگا جس کے راج میں پیاری پرجا دکھی رہتی ہے۔ وہ راجہ ضرور ہی نرک کا ادھیکاری ہوتا ہے

رہہُو تات اسی نیتی بچاری۔ سُنت لکھنو بھئے بیاکل بھاری
سیرین بچن سُوکھی گئے کیسیں۔ پرست تہن تامر رسُو جیسیں!

اس لئے ہے تات! ایسی نیتی وچار کر تم گھر ہی رہو پربھو کے ان بچنوں کو سن کر لکشمن جی ابت دیاکل ہوئے ان شیتل بچنوں سے لکشمن جی ویسے ہی سوکھ گئے۔ جیسے کہ جاڑے کے سپرش سے کمل سوکھ جاتا ہے۔

اُتر و نہ آوت پریم بس گہے چرن اکلائی
ناتھ داسُو میں سوامی تمہہ تجہو تو کاہ بسائی

پریم کے مارے لکشمن جی سے کچھ جواب نہ بن پڑا۔ دیاکل ہو کر انہوں نے پربھو شری رام چندر جی کے چرن پکڑ لئے اور کہا ہے سوامی! میں آپ کا داس ہوں۔ آپ میرے سوامی ہیں۔ اگر آپ مجھے ساتھ نہ لے جاویں تو میرا کیا وش ہے۔

دینہی موہی سِکھ نیکی گوسائی۔ لاگی اگم اپنی کدرائیں
نر بر دھیر دھرم دھر دھاری۔ نگم نیتی کہوں تے ادھیکاری

ہے گوسائیں! آپ نے مجھے بھلی شکشا دی ہے پرنتو اپنی بے ہمتی سے مجھ کو یہ بہت ہی کٹھن لگتی ہے۔ اس کا پالن کرنا میری پہنچ سے باہر ہے۔ جو اُتم پُرش دھیر بدھی اور دھرم دُھرندھر ہوں۔ وہی شاستر اور نیتی کے ادھیکاری ہیں۔

مَیں سِسُو پربھو سنیہہ پرتی پالا۔ مندرُو میرُو کہ لیہیں مرالا
گرو پِتُو ماتُو نہ جانہوں کاہو۔ کہوں سبھاؤ ناتھ پتی آہو

ہے پربھو! میں تو آپ کے پریم میں پلا ہوا بالک ہوں میں بھلا شاستر اور نیتی کیا جانوں۔ کیا ہنس بھی کہیں مندراچل پربت کو اٹھا سکتے ہیں۔ ہے ناتھ! میں سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں۔ آپ یقین کیجئے کہ میں آپ کے بنا گرو۔ پتا۔ ماتا کسی کو بھی نہیں جانتا ہوں (یا میں آپ کو ہی گرو۔ پتا۔ ماتا مانتا ہوں دوسرے کو نہیں)

جہں لگی جگت سنیہہ سگائی۔ پریتی پرتیتی نگم نجُو گائی
مورین سبھی ایک تمہہ سوامی۔ دین بندھو اُر انتریامی

خود ویدوں نے سنسار کے جتنے رشتے ناطے پریم اور وشواش کا ورنن کیا ہے۔ سو وہ سب میرے تو ایک ماتر آپ ہی ہیں۔ ہے سوامی! ہے دین بندھو! آپ تو سب کے ہردے کی جاننے والے ہی ہیں۔

دھرم نیتی اُپدیشے تاہی - کیرتی بھُوتی سنگتی پریہ جاہی

من کرم بچن چرن رت ہوتی - کرپاسندھو پری ہرییئے کر سوتی

دھرم اور نیتی کا اپدیش اُس پرش کو کرنا چاہیے جو مان کمان دھن۔ اور بھگتی۔ سورگ موکش وغیرہ سے پریم کرتا ہو۔ پرنتو جو من بچن کرم سے آپ کے چرنوں کا ہی پریمی ہو۔ ہے کرپاندھان! کیا اُسے چھوڑ دینا چاہیئے۔

کرونا سندھو سبندھو کے سُنی مردو بچن بنیت

سمجھائے اُر لائی پربھو جانی سنیہیں سبھیت

دیا کے سمندر شری رام چندر جی نے لکشمن کے کومل اور مدھر بچنوں کو سن کر اور پریم کے بیگم کارن ڈرا ہوا جانکر کہ بھگوان اُسے کہیں گھر نہ چھوڑ جائیں۔ چھاتی سے لگالیا۔ اور سمجھا کر کہنے لگے

ماگہو بدا ماتو سن جائی - آوہو بیگی چلہو بن بھائی

مدت بچن سُنی گھورائی - بھیئو لابھ بڑ گئی بڑی ہانی

ہے بھائی! ماتا سے وداع مانگ آؤ اور جلدی بن کو چلو شری رگھوناتھ جی کے ان بچنوں کو سن کر لکشمن جی بڑے پرسن ہوئے مانو بہت ہی بڑے لابھ کی پراپتی ہوئی ہو۔ اور بڑی ہانی کی ہانی ہو گئی

ہرشت ہردیہ ماتو پہیں آئے - منہو اندھ پھری لوچن پائے

جائی جننی پگ نایو ماتھا - منو رگھونندن جانکی ساتھا

لکشمن جی پرسن من ہو کر ماتا کے پاس آئے۔ مانو اندھے کو دوبارہ انکھیں مل گئی ہوں۔ انہوں نے ماتا کے چرنوں میں جاکر سر جھکایا۔ پرنتو ان کا من رگھونندن شری رام چندر جی اور سیتا جی کے ساتھ تھا

پوچھیں ماتو ملن من دیکھی - لکھن کہی سب کتھا وِشیشی

گئی سہمی سُنی بچن کٹھورا - مرگی دیکھی دو جنو چہو اورا

ماتا نے اداس من دیکھ کر لکشمن جی سے اس کا کارن پوچھا انہوں نے سارا سماچار کہہ سنایا۔ ان کٹھور بچنوں کو سن کر ماتا سہم گئی۔ مانو بن میں چاروں طرف آگ لگی ہوئی دیکھ کر ہرنی سہم گئی ہو۔

لکھن لکھیو بھا انرتھ آجو - ایہیں سنیہہ بس کرب اکاجو

مانگت بدا سبھے سکچاہیں - جائی سنگ بدھی کہی ہی کہ ناہیں

لکشمن جی نے دیکھا۔ کہ آج بڑا انرتھ ہوا - ماتا مارے ممتا کے کے کام بگاڑ دے گی۔ یعنی بن کو جانے نہ دیگی۔ اس لئے وداع مانگتے ہوئے لکشمن جی ڈرتے ہیں۔ اور من میں سوچتے ہیں کہ ہے بدھاتا! نہ جانے ماتا ساتھ جانے کی آگیا دے یا نہ دے۔

سمجھی سمتراں رام سیا روپو سوسیلو سبھاؤ

نرپ سنیہو لکھی دھنیو سر، پاپنی دینہی کداؤ

سمترا نے شری رام اور سیتا جی کے روپ۔ شیل اور سبھاؤ پر وچار کر کے اور ان پر راجہ کی پریتی کو دیکھ کر سر پیٹنے لگیں۔ کہ ہا! پاپن کیکئی نے بری طرح گھات لگایا۔

دھیرج دھریو کو اوسر جانی - سہج سوہرد بولی مردو بانی

تات تمہاری ماتو بیدیہی - پتا رام سب بھانتی سنیہی

بڑا سماں جان کر سمترا جی نے دھیرج کیا۔ اور سہج سبھاؤ سے ہی بھلائی دینے والی کومل بانی بولیں۔ ہے تات! سیتا جی تمہاری ماتا ہے۔ اور سب طرح سے پیار کرنے والے شری رام چندر جی تمہارے پتا ہیں۔

اودھ تہاں جہاں رام نواسو - تہاں ایں دوسو جہاں بھانو پرکاسو

جوں پے سیا رامو بن جاہیں - اودھ تمہار کاج کچھو ناہیں

جہاں شری رام چندر جی کا نواس ہو وہی ستھان تمہارے لئے ایودھیا ہے کیونکہ دن تو وہاں ہی ہوگا۔ جہاں کہ سورج کا پرکاش ہے۔ جب نشچے ہی سیتا جی اور رام چندر جی بن کو جاتے ہیں تو ایودھیا میں ہے کا تمہارا کچھ بھی کام نہیں ہے۔

گرپتو ماتا بندھو سُر سائیں - سیئیں سکل پران کی نائیں

رام پران پر جیون جی کے - سوارتھ رہت سکھا سب ہی کے

گرچہ پتا ماتا بھائی دیوتا اور سوامی ان سب کی سیوا پرانوں کے سمان کرتی چاہیئے۔ پھر رام تو پرانوں کے بھی پیارے اور جیون کے جیون ہیں۔ اور نشکام بھاؤ سے سب کے متر ہیں۔

پوجنیہ پریہ پرم جہاں تیں۔ سب ماننے ہیں رام کے ناتیں
اُس جیاں جانی سنگ بن جاہو لیہوتات جگ جیون لاہو

جگت میں جتنے پرم پیارے پوجنے یوگیہ ناطے ہیں وہ سب ایک ماتر شری رام جی کے ناطے سے ہی پوجنیہ اور پریم پیارے ہیں من میں ایسا وچار کرکے ہے تات! بن میں جاؤ اور سنسار میں جینے کا لابھ اُٹھاؤ۔

بھوری بھاگ بھاجن بھیہو موہی سمیت بلی جاؤں
جوں تمہریں من چھاڑی چھلو کینہہ رام پد ٹھاؤں

ہے لکشمن! میں تم پر بلہاری جاؤں۔ تم مجھ سمیت بڑے ہی بھاگیہ کے پاتر ہوئے جو تمہارے من نے چھل چھوڑ کر ایک ماتر شری رام جی کے ہی چرنوں کی شرن لی ہے۔

پتروتی جبتی جگ سوئی رگھوپتی بھگتو جاسو ستو ہوئی
نتر و بانجھ بھلی بادی بیانی رام بمکھ ست تیں ہت جانی

سنسار میں وہی جوان استری پتروتی ہے جس کا پتر شری رگھوناتھ جی کا بھگت ہے۔ نہیں تو جو استری رام سے بمکھ پتر سے اپنا بھلا چاہتی ہے۔ وہ تو بانجھ ہی اچھی۔ پشوؤں کی بھانت اس کا پتر پیدا کرنا ویرتھ ہی ہے۔

جننی جنے تاں بھگت جن یا داتا یا سور
نہیں تو پھر وہ بانجھ رہے کاہے گنواوے نور

تمہرے ہیں بھاگ رام بن جاہیں۔ دوسر ہیتو تات کچھ ناہیں
سکل سکرت کر بڑ پھلو ایہو۔ رام سیا پد سہج سنیہو

تمہارے ہی بھاگیہ سے شری رام بن کو جا رہے ہیں۔ ہے تات! اُن کے بن جانے کا کوئی دوسرا کارن نہیں ہے۔ سمپورن پُنیہ کرموں کا سب سے اُتم پھل یہی ہے کہ شری سیتا جی اور شری رام جی

کے چرنوں میں سوابھاوک پریم ہو۔

راگو روشو اِرشا مد موہو۔ جنی سپنے ہوں انہہ کے بس ہوہو
سکل پرکار بکار بہائی۔ من کرم بچن کرہو سیوکائی

راگ (آسکتی) کرودھ حسد، مد اور موہ اُن کے وش سپنے میں بھی نہ ہونا۔ سب پرکار کے وکاروں کا تیاگ کرکے من بچن کرم سے شری رگھوناتھ و سیتا جی کی سیوا کرنا۔

تمہ کہوں بن سب بھانتی سپاسو سنگ پتو ماتو رامو سیا جاسو
جیہیں نہ رامو بن لہیں کلیسو۔ سُت سوئی کریہو اہئی اُپدیسو

جب سیتا جی ماتا اور رام جیسے پتا تمہارے ساتھ رہیں تو تمہارے لئے بن میں سب پرکار سے آنند ہی ہے۔ ہے پُتر! تمہارے لئے میرا صرف یہی اپدیش ہے۔ کہ تم وہی کچھ کرنا۔ جس سے کہ شری رامچندر جی کو بن میں کوئی کلیش نہ ہو۔

اُپدیس یہو جیہیں تات تمہرے رام سیا سکھ پاوہیں
پتو مات پریہ پریوار پر سکھ سرتی بن بسراوہیں
تلسی پربھو ہی سکھ دیئی آئسو دینہ پنی اسّس دئی
رتی ہوئی اویرل امل سیا رگھو بیر پد بنت بنت نئی

ہے تات! میرا یہی اپدیش ہے۔ کہ تم وہی کچھ کرنا جس سے بن میں تمہارے کارن شری سیتا رام جی سکھ پاویں۔ اور پتا ماتا پیارے پریوار اور نگر کے سکھوں کی یاد بھول جاویں۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ ماتا جی شری سمترا جی نے پربھو لکشمن جی کو شکشا دیکر بن جانے کی آگیا دی۔ اور ساتھ ہی یہ آشیرواد بھی دیا۔ کہ شری سیتا جی اور شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں تمہارا نرمل اور اننیہ پریم ہمیشہ ہر روز بڑھتا رہے۔

ماتو چرن سر ناوئی چلے ترت سنکت ہردیں
باگر بکھم تورائی منہوں بھاگ مرگ بھاگ بس

ماتا کے چرنوں میں سر نوا کر ہردے میں شنکا کرتے ہوئے کہ اب بھی پربھو کے ساتھ جانے میں کوئی وگھن نہ آجائے لکشمن جی تُرنت ہی

ہے اس طرح جلد چلے جیسے کوئی ہرن سو بھاگیہ وش کسی کٹھن پھندے کو توڑ کر بھاگ چلا ہو۔

گئے لکھنؤ جہاں جانکی ناتھو۔ بھے من مدت پاتی پر بیپا تھو
بندی رام سیا چرن سہاتے۔ چلے سنگ نرپ مندر آئے

لکشمن جی وہاں گئے جہاں شری رام چندر جی تھے۔ وہ پیارے پربھو کا ساتھ پاکر من میں بڑے ہی پرسن ہوئے۔ شری رام چندر جی اور شری سیتا جی کے سندر چرنوں کی بندنا کر کے وہ ان کے ساتھ ہو لئے اور راج محل میں آئے۔

کہیں پرسپر پر نر ناری۔ بھلی بنائی بدھی بات بگاڑی
تن کرس من دکھ بدن ملینے۔ بکل منہوں ماکھی مدھو چھینے

ایودھیا پوری کے استری پرش آپس میں کہہ رہے ہیں کہ بدھاتا نے سب بات بنا کر بگاڑ دی۔ اُن کے بیٹے نگر واسیوں کے کومل اور من سب کے دکھی ہیں۔ منہ پر ہوائیاں اُڑ رہی ہیں۔ اور ایسے ویاکل ہیں جیسے شہد چھین لئے جانے پر شہد کی مکھیاں ویاکل ہوں۔

کر میچ ہیں سر دھنی پچھتاہیں۔ جنو بنو پنکھ بہگ اکلاہیں
بھئی بڑی بھیر بھوپ دربارہ۔ برنی نہ جائی بشاد اپارہ

وہ ہاتھ ملتے ہیں۔ سر پیٹتے ہیں۔ اور پچھتاتے ہیں۔ مانو بنا پروں کے پنچھی ویاکل ہو رہا ہو۔ راج دوار پر بڑی بھیڑ ہو رہی ہے اس سمے کے اتھاہ دکھ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

سچوں اٹھائی راؤ بیٹھارے۔ کہی پریہ بچن رام گُن گو دھارے
سیا سمیت دؤ تنئے نہاری۔ بیاکل بھیو بھومی پتی بھاری

منتری نے یہ پیارے بچن کہہ کر "رام آئے ہیں" راجہ کو اٹھا کر بٹھایا۔ دونوں راج کماروں کو سیتا جی سمیت بن کے لئے تیار دیکھ کر راجہ بہت ہی ویاکل ہوتے۔

سیا سمیت سُت تنگ دو دیکھی دیکھی اکلائی
بار ہیں بار سنیہہ بس راؤ لیئی اُر لائی

سیتا جی سمیت دونو سندر راجکماروں کو دیکھ دیکھ کر راجہ تڑپ رہے ہیں۔ اور پریم وش بار بار اُنہیں چھاتی سے لگا لیتے ہیں

سکئی نہ بولی بکل نرناہو۔ سوک جنت اُر داروں داہو
نائی سیس پد ائی انوراگا۔ اٹھی رگھو بیر بدا تب ماگا

دیاکلتا کے مارے راجہ کچھ بول نہیں سکتے۔ دکھ کے مارے دل میں بھیانک سنتاپ ہے۔ تب شری رام چندر جی نے بڑے پریم سے اُن کے چرنوں میں سیس نوا کر اٹھ کر وداع مانگی۔

پتو اسیس آئیسو موہی دیجئے۔ ہرش سمے بسمو کت کیجئے
تات کیئیں پریہ پریم پرمادو۔ جسو جگ جائی ہوئی اپبادو

پتا جی! مجھے بن جانے کی آگیا اور آشیرواد دیجئے۔ اس سمے کے دکھ نہ مانئے۔ ہے تات! پیارے کے پریم وش ہو کر اپنے کرتویہ کا پالن کرنے کی پرواہ (ترک) کرنے سے سنسار میں نامی برچھتی ہے اور نیک نامی جاتی رہتی ہے۔

سُنی سنیہہ بس نرنا ہاں۔ بیٹھارے رگھو پتی گہی باہاں
سُنہو تات تمہ کہوں منی کہہیں۔ رام چرا چر نایک اہہیں

یہ سن کر پریم کے وش ہو کر راجہ دسرتھ جی اُٹھ کر شری رگھوناتھ جی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں بٹھا لیا۔ اور کہا کہ ہے تات! سنو منی لوگ کہتے ہیں کہ تم چراچر جگت کے سوامی ہو۔

سبھ ارو اسبھ کرم انوہاری۔ ایسو دیئی پھل ہردئے بچاری
کرئی جو کرم پاؤ پھل سوئی۔ نگم نیتی اسی کہہ سبو کوئی

اچھے اور برے کرم کے مطابق ایشور ہردے میں وچار کر پھل دیتا ہے۔ جو جیسا کرم کرتا ہے وہ ویسا ہی پھل پاتا ہے ویدوں کی ایسی ہی نیتی ہے۔ یہ سب کوئی کہتے ہیں۔

اور کرے اپرادھ کو اور پاؤ پھل بھوگو
اتی بچتر بھگونت گتی کو جگ جانے جوگو

اپرادھ کوئی اور کرے اور اس کا پھل کسی دوسرے کو بھگتنا پڑے۔ یہ تو ایشور کی وچتر لیلا ہے۔ اس کو جاننے کی سامرتھ

کون رکھتا ہے

رائن رام راکھن ہت لاگی ۔ بہت اُپائے کئے چھاؤنبا گ
نکھی رام رگھو رہت نہ جانے ۔ دھرم دھرندھر دھیر سیانے

شری رام چندرجی کو رکھنے کے لئے چھل چھوڑ کر (ارتھات سرل سبھاؤ سے) راجہ نے اس پرکار بہت سے جتن کئے پرجب انہوں نے دھرم کی دھری کو دھارن کرنے والے دھیرج دان اور پرم چتر شری رام جی کا رکھ دیکھ لیا - اور گھر رہتے ہوئے نہ جان پڑے

تب نرپ سیا لائی ار لینہی ۔ اتی ہت بہت بھانتی سکھ دینہی
کہی بن کے دکھ دسہ سہائے ۔ ساسو سسر پتو سکھ سمجھائے

تب راجہ نے سیتا کو چھاتی سے لگا لیا - اور بڑے پریم سے بہت پرکار کا اُپدیش کیا - پھر انہیں بن کے دسہ دکھ کہہ کر سناتے - پھر ساس سسر اور پتا کے پاس رہنے کے سکھ سمجھائے -

سیا منو رام چرن انوراگا ۔ گھر نہ سگم بن بسم نہ لاگا
اور دکھین سبا سمجھائی ۔ کہی کہی بپن بپتی ادھکائی

سیتا جی کا من تو شری رام جی کے چرنوں میں لولین تھا - اس لئے انہیں نہ تو گھر اچھا لگا - اور نہ ہی بن بھیانک جان پڑا - پھر اور سب لوگوں نے بھی بن کے کشٹوں کو بڑھا بڑھا کہہ دونی کر کے سیتا جی کو سمجھایا -

سچونا ری گرنا ری سیانی ۔ سہت سنہہ کہہیں مردو بانی
تمہہ کہوں تو نہ دینہہ بن بانو ۔ کرہو کہیں سسر گر سا ہو

منتری کی استری اور گرو وششٹھ جی کی استری اور انکے علاوہ اور چتر استریاں پریم پور دک کومل بانی سے کہتی ہیں کہ تمکو تو راجہ نے بن باس نہیں دیا - اس لئے جو کچھ سسر ساس اور گرو جی کہتے ہیں وہی کرو -

سکہ سیتل ہت مدھر مردو سنی سیتہی کہائی
سرد چندر چندنی لگت جنو چکئی اکلانی
سیتل سکھکاری ہتی اور کومل شکشا سیتا جی کے من کو

اچھی نہ لگی - مانو موسم سرما کے پورن چندرما کے چاندنی لگتے ہی چکوی بیاکل ہو گئی ہو -

سیا سکچ بس اُتر نہ دیہی ۔ سو سنی تمکی اُٹھی کیکئی
منی پٹ بھوشن بھاجن آنی ۔ اگیں دھری بولی مردو بانی!

لجا کے مارے سیتا جی نے کوئی اُتر نہ دیا - یہ باتیں سن کر کیکئی تمتما کر اُٹھی - منیوں کے بستر - بھوشن (مالا وغیرہ) اور برتن (کمنڈل وغیرہ) لا کر شری رام چندرجی کے آگے رکھ کر کیکئی کومل بانی سے بولی

نرپہی پران پریہ تمہہ رگھبیرا ۔ سیل سنیہہ نہ چھاڑ ہی بھیرا
سکرت سجسو پرلوکو نساؤ ۔ تمہہ ہی جان بن کہہی نہ کاؤ

ہے رگھوبیر ! راجہ کو تم پرانوں کے سمان پیارے ہو تمہارے پریم وش راجہ کا ہردہ دربل ہو چکا ہے - اس لئے وہ تمہارے شیل اور پریم کو چھوڑ نہیں سکتے ہیں - چاہے کرم - نیک نامی اور پرلوک بے شک نشٹ ہو جاتے - پر راجہ تمہیں بن جانے کو کبھی نہ کہیں گے

اس بچاری کوئی کرہو بجھاوا ۔ رام جننی سکھ سُنی سکھو پاوا
بھوپہی بچن بان سم لاگے ۔ کرہیں نہ پران پیان ابھاگے

یہ وچار کر جو تمہیں اچھا لگے وہی کرو - ماتا کی ایسی شکشا سن کر رام چندرجی نے بڑا سکھ پایا - ارتھات بڑے پرسن ہوئے پرنتو کیکئی کے یہ بچن راجہ کو تیر کے سمان لگے - وہ من ہی من میں سوچ رہے ہیں کہ میرے ابھاگے پران کیوں نہیں نکل جاتے -

لوگ بکل مورچھت نرناہو ۔ کاہ کریئے کچھ سوجھ نہ کاہو
رامو ترت منی بیشو بنائی ۔ چلے جنک جننی ہی سر نائی

دکھ کے مارے راجہ اچیت (بیہوش) ہو گئے - لوگ ویاکل ہیں - کسی کو کچھ نہیں سوجھتا کہ کیا کیا جائے - شری رام چندرجی اسی گھڑی ہی منی کا بھیس دھارن کیا اور پتا ماتا دونوں کو ڈنڈوت کر کے چلے -

سجی بن ساج سماج سب بنتا بندھو سمیت
بندی بپر گر چرن پربھو چلے کری سب ہی اچیت

بن کے لئے ضروری وستوؤں کو ساتھ لے کر سیتا جی اور لکشمن

سہت برہمنوں - گرو کے چرنوں کی بندنا کر کے پربھو سنتری رام چندر جی سب کو اُچیت کر کے چلے۔

جھسی بسشٹ دوار بجائے ٹھاڑھے - دیکھے لوگ برہ دَو داڑھے
کہی پریہ بچن سکل سمجھاتے - بپر برند رگھو بیر بولائے

گھر سے چل کر سنتری رام چندر جی وششٹ جی کے دروازے پر جا کھڑے ہوتے - وہاں سب کو اپنے وِیوگ کی آگ میں جلتے ہوئے دیکھا - پربھو نے سب کو پیارے بچن کہہ کر سمجھایا۔ پھر برہمن منڈلی کو بلایا۔

گرو سن کہی برشاسن دینہے - آدر دان بہت بس کینہے
جاچک دان مان سنتوشے - میت پنیت پریم پرتوشے

گرو جی سے کہہ کر سب برہمنوں کو سال بھر کا بھوجن سامگری دیا - ادر آدر - دان اور نمرتا سے ان برہمنوں کے دل کو جیت لیا بھکاریوں کو دان اور مان دے کر سنتشٹ کیا - متر سکھاؤں کو اپنے پوتر پریم سے پرسن کر دیا۔

داسیں داس بولائی بہوری - گرہی سونپی بولے کر جوری
سب کے سار سنبھار گوسائیں - کربی جنک جننی کی نائیں

پھر داس اور داسیوں کو بلا کر گرو کو سونپ کر ہاتھ جوڑ کر کہا - ہے گوسائیں! پتا اور ماتا کی طرح انکی دیکھ بھال کرتے رہنا۔

بار ہیں بار جوری جگ پانی - کہت رام سب سن مرد و بانی
سوئی سب بھانتی مور ہتکاری - جیہی تیں رہے بھوآل سکھاری

بار بار دونوں ہاتھ جوڑ کر سنتری رام چندر جی کومل بانی سے سب کو کہنے لگے کہ میں آپکو ہی اپنی بھلائی چاہنے والا سمجھوں گا - جو اپنی چیشٹا سے مہاراج کو سکھی رکھے۔

ماتو سکل موسے برہن جیہیں نہ ہوتیں دُکھ دین
سوئی اُپاؤ تمہ کرہو سب پُرجن پرم پربین

ہے پرم چتر نگر واسی سجنو! آپ سب وہی اپائے کرنا جس سے میری سب مائیں میرے اوِیوگ کے دکھ سے دین دکھی نہ ہوں۔

ایہی بدھی رام سب ہی سمجھاوا - گرو پد پدم ہرشی سر ناوا
گن پتی گوری گریش منائی - چلے اسیس پائی رگھو رائی

اس پرکار سنتری رام چندر جی نے سب کو سمجھایا - اور پھر پرسن ہو کر گرو وششٹ جی کے چرنوں میں سر نوایا گنیش جی، پاربتی جی اور کیلاش کے سوامی شو جی کو منا کر سنتری رگھو ناتھ جی آشیرواد پا کر چلے۔

رام چلت اتی بھیو بشادو - سنی نہ جائی پر آرت نادو
کُشگن لنک اودھ اتی سوکو - ہرش بشاد بیبس سر لوکو

سنتری رام چندر جی کے چلتے ہی ایودھیا میں مہا دُکھ چھا گیا۔ نگر میں ایسا کلاہل مچا۔ کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ لنکا میں بُرے شگن ہونے لگے - ایودھیا میں بہت ہی مایوسی چھا گئی - دیو لوک میں سب دیوتا خوشی اور غمی کے بس میں ہو گئے (خوشی اس بات کی - کہ راکشش مارے جائیں گے اور غمی اس بات کی کہ ایودھیا کے لوگوں کی چیخ پکار سُنی نہیں جاتی -

گئی مورچھا تب بھوپتی جاگے - بولی سمنتر کہن اس لاگے
رام چلے بن پران نہ جاہیں - کیہی سکھ لاگی رہت تن ماہیں

راجہ کی مورچھا کھلی تب راجہ جاگے - اور سمنتر کو بلا کر کہنے لگے - کہ سنتری رام تو بن کو چلے گئے - پرنتو میرے پران نہیں نکلے - نہ جانے اس شریر میں کسے سکھ کی پراپتی کیلئے پران اٹکے ہوئے ہیں۔

ایہی تے کون بیتھا بلوانا - جو دکھو پائی تجہیں تن پرانا
پنی دھری دھیر کہی نر ناہو - لے رتھ سنگ سکھا تم جاہو

سنتری رام چندر جی کے ویوگ کے دکھ سے بڑھ کر اور کونسا دکھ ہوگا جس کو پاکر میرے پران اس شریر کو چھوڑ دیں گے۔ پھر دھیرج پکڑ راجہ نے سمنتر کو کہا۔ ہے سکھا! تم رتھ لے کر ان کے ساتھ جاؤ۔

سنی سُکمار کمار دوؤ جنک ستا سکماری
رتھ چڑھائی دیکھرائی بن پھر ہو گئیں دن چاری

راجکمار دونوں نازک بدن ہیں۔ اور جانکی جی بھی نازک بدن ہے
تم اُن کو رتھ میں چڑھا کر بن میں گھما کر چار دن کے بعد واپس لوٹا لانا۔

جوں نہیں پھر رہیں دھیر دوؤ بھائی۔ ستیہ سندھ درڑ ورت رگھو رائی
تو تم بِنے کر پربھو کر جوری۔ پھیریئے پربھو متھلیس کسوری

اگر دھیرج وان (مستقل مزاج) دونو بھائی نہ لوٹیں کیونکہ
شری رگھوناتھ جی تو ستیہ برت کا دڑھتا سے پالن کرنے والے
ہیں۔ تو تم ہاتھ جوڑ کر بنتی کرنا کہ اے پربھو! جانکی جی کو تو واپس بھیج دو۔

جب سیا کانن دیکھی ڈیرائی۔ کہیہو موری سکھ اوسر پائی
ساسو سسر اس کہیو سندیسو۔ پتری پھریئے بن بہت کلیسو

جب سیتا بن کو دیکھ کر ڈر جائیں۔ تو اُسے موقعہ پاکر میری
شکشا اُن سے کہنا۔ کہ تمہارے ساس اور سسر نے تمہیں یہ سندیش کہلا
بھیجا ہے کہ بیٹی! تم گھر واپس لوٹ آؤ۔ بن میں بہت طرح کے کلیش ہیں

پتو گرہ کبہوں کبہوں سسراری۔ رہیہو جہاں رچی ہوئی تمہارا
ایہی بدھی کر بیہو اپائے کدمبا۔ پھرئی تو ہوئی پران ادلمبا

کبھی پتا کے گھر اور کبھی سسرال میں جہاں تمہاری اچھیا ہو رہنا
اس پرکار تم بہت سے جتن کرنا اگر سیتا جی بھی واپس چلی آئیں تو میرے
پرانوں کو سہارا ہو جائے گا۔

ناہیں تو مور مرن پرینا ما۔ کچھو نہ بسائی بھیس بدھی باما
اس کہی مورچھی پرا مہی راؤ۔ رام لکھن سیا آنی دکھاؤ

نہیں تو میرا مرنا ہوگا ہی۔ جب بدھاتا ہی پریت ہو تو
کچھ بس نہیں چلتا۔ ایسا کہہ کر "ہا رام لکھن سیتا کو لا کر مجھے
دکھاؤ۔ راجہ بے ہوش ہو کر پرتھوی پر گر پڑے۔

پائی رجائسو نائی سر رتھ سنوائی بیگ بنائی
گیو جہاں باہر نگر سیتا سہت دوؤ بھائی

راجہ کی آگیا پا کر اور سر نوا کر جلدی سے تیار کر کے سمنتر نگر کے
باہر جہاں پر کہ شری رام چندر جی سمیت سیتا اور لکشمن کے تھے پہنچے

تب سمنتر نرپ بچن سنائے۔ کری بنتی رتھ رام چڑھائے
چڑھی رتھ سیا سہت دوؤ بھائی۔ چلے ہردیہ اودھہی سر نائی

تب سمنتر جی نے وہاں پہنچ کر راجہ کے بچن شری رام چندر
جی کو سنائے۔ اور بنتی کر کے انہیں رتھ پر چڑھایا۔ ہردے میں اجودھیا
جی کو سر نوا کر دونوں بھائی سیتا جی سمیت رتھ پر چڑھ کر چلے۔

چلت رام لکھی اودھ اناتھا۔ بکل لوگ سب لاگے ساتھا
کرپا سندھ بہو بدھی سمجھا وہیں۔ پھرہیں پریم بس پنی پھری آوہیں

شری رام چندر جی کے چلتے ہی اجودھیا کو اناتھ دیکھ کر سب
لوگ ویاکل ہو کر ساتھ ہو لئے۔ کرپا ساگر شری رامچندر جی انہیں بہت
طرح سے سمجھاتے ہیں۔ تو وہ پلٹ جاتے ہیں۔ مگر تو پریم وش پھر لوٹ آتے ہیں

لاگتی اودھ بھیاونی بھاری۔ مانہوں کال راتی اندھیری
گھور جنتو سم پر نر ناری۔ ڈرپہیں ایک ہی ایک نہاری

انہیں اجودھیا پوری بھیانک کالی راتری کے سمان ڈراونی
لگ رہی ہے۔ نگر کے استری پُرش بھیانک جیووں کے سمان ایک
دوسرے کو دیکھ کر ڈر رہے ہیں۔

گھر مسان پرجن جنو بھوتا۔ ست ہت میت منہوں جم دوتا
باگنہ بٹپ بیلی کمہلاہیں۔ سرت سرو دیکھی نہ جاہیں

گھر مسان کے سمان جان پڑتے ہیں۔ اور اپنے کٹمبی بھوتوں
کے سمان لگتے ہیں۔ اور پتر متر تو مانو یم دوت ہی جان پڑتے
ہیں۔ باغیچوں میں درخت اور بیلیں کمہلا گئیں ندی اور تالاب کی
طرف دیکھا بھی نہیں جاتا۔ [illegible] کاٹے کھانے کو آ رہے ہیں۔

ہئے گئے کوٹن کیلی مرگ پکھی پسو چاتک مور
پکے رتھانگ سک ساریکا سارس ہنس چکور

کروڑوں گھوڑے ہاتھی اور کھیلنے کے لئے پالے ہوئے
ہرن [illegible] آدی پکھی۔ مور کوئل چکوے
طوطے۔ مینا۔ سارس۔ ہنس اور چکور۔

رام بیوگ بکل سب ٹھاڑے ۔ جہاں تہاں منہوں چتر لکھی کاڑھے
نگر و سپھل بنو گہبر بھاری ۔ کھگ مرگ بپل سکل نر ناری

شری رام جی کے ویوگ میں سب دیاکل کھڑے ہیں۔ گویا وہ جاندار نہیں بے جان تصویریں بنی ہوئی ہوں۔ ایودھیا پُری مانو پھلوں سے لدا ہوا بن ہو۔ اور اُس کے نواسی استری پرش مانو اُس بن میں دچرنے والے پشو پنچھی ہوں۔

بدھی کیکئی کراتنی کینہی ۔ جیہیں دو دُسہہ دسہوں دسی دینہی
سہی نہ سکے رگھوبر برہاگی ۔ چلے لوگ سب بیاکل بھاگی

کیکئی کو بدھاتا نے مانو بھیلنی بنایا۔ جس نے اس ایودھیا رُوپی پھلوں سے بھرپور بن میں دسوں دشاؤں سے بھیانک آگ لگا دی۔ شری رگھوناتھ جی کی اس ویوگ رُوپی اگنی کی تپش کو نگرواسی لوگ سہہ نہ سکے۔ اس لئے دیاکل ہو کر بھگوان شری رام چندر جی کے ساتھ بھاگ کھڑے ہوئے۔

سبہیں بچارو کینہہ من ماہیں ۔ رام لکھن سیا بنو سکھ ناہیں
جہاں رامو تہاں سبئی سماجو ۔ بنوں رگھوبیر اودھ نہیں کاجو

سب نے من میں یہ وچار کر کہ رام لکشمن اور سیتا کے بغیر سکھ نہیں ہے جہاں رام رہیں گے وہاں ساری سماج رہے گی۔ شری رگھوناتھ جی کے بغیر ایودھیا پُری سے ہمیں کیا مطلب ہے۔

چلے ساتھ اس منتر دِرڑھائی ۔ سُر دُرلبھ سُکھ سدن بہائی
رام چرن پنکج پریہ جنہہ ہی ۔ بشے بھوگ بس کریں کہ تنہہ ہی

ایسا درڑھ نشچے کر کے دیو دُرلبھ سُکھوں سے پُورن گھروں کا تیاگ کر کے سب ساتھ ہو لئے جن کی شری رام چندر جی کے چرن کملوں میں پریتی ہے۔ انہیں وشے بھوگ وش میں نہیں کر سکتے۔

بالک برددھ بہائی گرہن لگے لوگ سب ساتھ
تمسا تیر نواسو کیئے پرتھم دِوس رگھوناتھ

بچوں اور بوڑھوں کو گھروں میں چھوڑ کر سب لوگ ساتھ ہو لئے۔

پہلے دن شری رگھوناتھ جی نے تمسا ندی کے کنارے نواس کیا۔

رگھوپتی پرجا پریم بس دیکھی ۔ سدے ہردیاں دُکھو بھیو بسیشی
کرنا مئے رگھوناتھ گوسائیں ۔ بیگی پائیے اپ پیر پرائی

پرجا کو پریم کے وش دیکھ کر شری رگھوناتھ جی کے دیاوان ہردے میں بہت ہی دُکھ ہوا۔ پربھو شری رام چندر جی دیا کے بھنڈار ہیں۔ وہ دوسروں کی پیڑا کو دیکھ کر فوراً ہی دُکھی ہو جاتے ہیں۔

کہی سپریم مردو بچن سہائے ۔ بہو بدھی رام لوگ سمجھائے
کیئے دھرم اُپدیش گھنیرے ۔ لوگ پریم بس پھریں نہ پھیرے

پریم بھرے سُندر کومل بچن کہہ کر شری رام چندر جی نے لوگوں کو بہت طرح سمجھایا۔ انہیں بہت طرح کے دھرم اُپدیش کئے۔ لیکن پریم کے مارے لوگ لوٹانے لوٹتے نہیں۔

سیلو سنیہو چھاڑی نہیں جائی ۔ اسمنجس بس بھے رگھورائی
لوگ سوگ شرم بس گئے سوئی ۔ کچھک دیو مایاں متی موئی

پربھو شری رام چندر جی سے پرجا کا سنیہہ اور شیل چھوڑا نہیں جاتا۔ وہ بڑی پس و پیش میں پڑ گئے۔ لوگ شوک اور تھکاوٹ کے مارے سو گئے۔ اور کچھ دیو مایا نے اُن کی بدھی کو موہت کر دیا۔

جب ہیں جام جگ جامنی بیتی ۔ رام سچو سن کہیو سپریتی
کھوج ماری رتھو ہانکہو تاتا ۔ آن اُپایاں بنی ہی نہیں باتا

جب دو پہر رات بیت گئی۔ تو شری رام چندر جی نے منتری سے پریم پُورک کہا۔ کہ رتھ کے کھوج مار کر (اُدھات سب طرف سے پہیوں کے نشان کو چھپا دو) تاکہ لوگوں کو جاگ پڑنے پر یہ پتہ نہ چلے کہ رتھ کدھر کو گیا) رتھ کو ہانکو۔ اور کسی اُپائے سے یہ بات نہیں بنے گی۔

رام لکھن سیا جان چڑھی سمبھو چرن سرو نائی
سچوں چلایو ترت رتھو اِت اُت کھوج دورائی

شوجی کے چرنوں کو سر نوا کر رام لکشمن اور سیتا جی رتھ پر چڑھ گئے منتری نے فوراً ہی ادھر اُدھر کھوج چھپا کر رتھ کو ہانک دیا۔

جاگے سکل لوگ نہیں بھو نُو ۔ گے رگھوناتھ بھیو اتی سوڈ
رتھ کر کھوج کتہوں نہیں پاویں ۔ رام رام کہی جہوں دسی دھاویں

سویرا ہوتے ہی سارے لوگ جاگے ۔ تو رام چلے گئے ۔ رام چلے گئے ۔ ایسا شور مچ گیا ۔ رتھ کی کہیں کھوج نہیں ملتی وہ "رام رام" پکارتے چاروں دشاؤں میں دوڑ رہے ہیں ۔

منہوں باری بدھی بوڑ جہاجو ۔ بھیو بکل پڑ بنک سماجو
ایکہی ایک دیہیں اُپدیسو ۔ تجے رام ہم جانی کلیسو

مانو سمندر میں جہاز ڈوب گیا ہو ۔ جس سے بیوپاریوں کا سماج بڑا ہی ویاکل ہو گیا ہو ۔ وہ سب ایک دوسرے کو اپدیش دیتے ہیں ۔ کہ شری رام چندر جی نے یہ جان کر کہ پرجا کو بن میں دُکھ ہوگا ۔ ہمیں چھوڑ دیا ۔

نندہیں آپو سراہیں مینا ۔ دھگ جیونو رگھوبیر بہینا
جوں پے پریہ بیو گو بدھی کینہا ۔ تو کس مرتو نہ مانگیں دینہا

وہ لوگ اپنی نندا کرتے ہیں ۔ اور مچھلیوں کی سراہنا کرتے ہیں مچھلی کی سراہنا اس لئے کہ وہ اپنے پریتم جل کے بنا زندہ نہیں رہتی ۔ ارتھات جل سے اُس کا پریم سچا ہے ۔ اور اپنی نندا اس لئے کہ رام کے بنا وہ سب زندہ ہیں ۔ اُن کا پریم سچا نہیں ۔ شری رامچندر جی کے بغیر ہمارے زندہ رہنے کو دھکار ہے اگر بھاتا نے پریتم کا ویوگ ہی رچنا تھا تو پھر وہ مانگنے پر مرتیو کیوں نہیں دیتے ۔

ایہی بدھی کرت پرلاپ کلاپا ۔ آئے اودھ بھرے پریتاپا
بشئم بیو گو نہ جائی بکھانا ۔ اودھی آس سب راکھیں پرانا

اس پرکار بہت طرح کے ولاپ کرتے ہوئے مہا دُکھی ہوئے وہ ایودھیا جی میں آئے ۔ شری رامچندر جی کے دُسہنہ یوگ سے ان کی جو بُری دُکھ بھی دشا ہو رہی ہے ۔ اس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔ وہ تو اب چودہ برس کی میعاد کے بعد بھگوان کے درشن ہوں گے ۔ اس آشا پر اپنے پرانوں کو رکھ رہے ہیں ۔

منہوں کوک کوکی کمل دین بہین تمارِی

شری رام جی کے درشن کے لئے نگر کے استری پرش نیم اور برت کرنے لگے ۔ مانو چکوا چکوی اور کمل کا پھول سورج کے بنا دین دُکھی ہو گئے ہوں ۔

سیتا سچو سہت دوو بھائی ۔ سرنگبیر پُر پہنچے جائی
اُترے رام دیو سری دیکھی ۔ کینہہ دنڈوت ہرشو بشیشی

سیتا جی اور منتری سہت دونو بھائی شرنگ ویر پُر جا پہنچے ۔ شری رام جی نے رتھ سے اُتر کر دیو ندی گنگا جی کو دیکھا ۔ اور بہت ہی پرسن ہو کر انہیں دنڈوت کیا ۔

لکھن سچوں سیاں کئے پرناما ۔ سب ہی سہت سُکھو پایو راما
گنگ سکل مُد منگل مولا ۔ سب سُکھ کرنی ہرنی سب سُولا

لکشمن جی ۔ منتر اور سیتا جی نے بھی گنگا جی کو پرنام کیا ۔ سب کے سہت شری رام چندر جی نے سُکھ پایا ۔ گنگا جی سمپورن آنندوں اور منگلوں کی مول ہے ۔ اور سب سکھوں کے دینے والی اور سب دُکھوں کے ہرنے والی ہے ۔

کہی کہی کوٹک کتھا پرسنگا ۔ رام بلو کہیں گنگ ترنگا
سچو ہی انج ہی پریہ ہی سناتی ۔ بیدھ ندی مہما ادھیکائی

انیک پرکار کی کتھاؤں کے پرسنگ کہہ کہہ کر شری رام جی گنگا جی کی لہروں کو دیکھ رہے ہیں ۔ انہوں نے شری لکشمن جی کو اور سیتا جی کو دیو ندی گنگا کی بہت پرکار سے مہما سنائی ۔

مجنو کینہہ پنتھ سشرم گیئو ۔ سُچی جلو پیت مُدت من بھیو
سمرت جاہی ملئی شرم بھارو ۔ تیہی شرم یہ لوکک بیوہارو

سب نے گنگا جی میں اشنان کیا ۔ جس سے راستے کی ساری تھکاوٹ دور ہو گئی ۔ پوتر جل کو پی کر من پرسن ہوا ۔ جن کے نام کا سمرن کر کے جنم مرن کی بھاری تھکاوٹ بھی دور ہو جاتی ہے ۔ اُن بھگوان کو تھکاوٹ کیسی ؟ یہ تو لوکک بیوہار دکھلاوے کے لئے نرلیلا ہے ۔

شدھ سچدانند مئے کند بھانو کُل کیتوُ
چرت کرت نرائو ہرت سنسرتی ساگر سیتوُ

شدھ سچدانند آنند کند سوریہ کُل کے دھوجا سرُوپ بھگوان شری رام چندرجی منشوں کے سمان ایسی لیلا کرتے ہیں۔ جو سنسار ساگر کے پار کرنے کے لئے پُل ہے۔

یہ سُدھی گُن نشاد جب پائی۔ مُدت لئے پریہ بندھو بولائی
لئے پھل مُول بھینٹ بھری بھارا۔ ملن چلیئو ہیاں ہرشو اپارا

جب شری رام چندرجی کے آنے کی خبر نشادراج گوہ نے سُنی تب پرسن ہو کر اس نے اپنے پریوار والوں اور جاتی بندھوؤں کو بلالیا۔ اور بھینٹ دینے کے لئے بہت سے پھل پھول لیکر من میں بہت ہی پرسن ہو کر پربھو شری رام چندرجی سے ملنے کے لئے گیا۔

کری ڈنڈوت بھینٹ دھری آگیں۔ پربھو ہی بلوکت اتی انوراگیں
سہج سنیہہ بِبس رگھو رائی۔ پُوچھی کُسل نکٹ بیٹھائی

ڈنڈوت کر کے بھینٹ آگے دھر دی۔ اور بڑے ہی پریم سے شری رام چندرجی کو دیکھنے لگا۔ شری رگھوناتھ جی نے سبھاوک پریم کے وش ہو کر اُنہیں اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور انکی کُشل (خیریت) پوچھی۔

ناتھ کُسل پد پنکج دیکھیں۔ بھیئوں بھاگ بھاجن جن لیکھیں
دیو دھرنی دھن دھام تُمہارا۔ میں جن نیچ سہت پریوارا

ہے ناتھ! آپ کے چرن کملوں کے درشن کرنے سے ہی کُشل ہے۔ آپ کے سیوکوں کی گنتی میں میں بھی بھاگ کا پاتر ہوا ہوں دیو۔ یہ زمین، دھن اور گھر سب آپ کا ہی ہے۔ میں تو پریوار سمیت آپ کا ایک ادنیٰ سیوک ہوں۔

کرپا کریئے پُر دھاریئے پاؤ۔ تھا پئے جن سب لوگ سہاؤ
کہیو ستیہ سب سکھا سُجانا۔ موہی دینہہ پِتو آئسو آنا

آپ کرپا کر کے شہر (گاؤں) میں چلیئے اور سیوک کی پرتشٹھا (عزت۔ بڑھائی) بڑھائیے۔ جس سے سب لوگ میری واہ واہ ہو گا۔

شری رام چندرجی نے کہا۔ ہے چتر سکھا! تم نے جو کچھ کہا۔ وہ سب سچ ہے۔ پرنتو پتاجی نے مجھ کو اور ہی آگیا دی ہے۔

برش چاری دس باس بن منی برت بیشو اہارُو
گرام باس نہیں اُچت سُنی گوہ ہی بھیو دُکھ بھارُو

اُن کی آگیا انوسار مجھے چودہ برس کے لئے مُنی بھیس دھارن کر کے اور مُنیوں کا سا تپ جیون اور آہار گرہن کرتے ہوئے بن میں رہنا ہے۔ گاؤں کے بھیتر رہنا میرے لئے اُچت نہیں۔ یہ سُن کر نشادراج گوہ کو بڑا ہی دُکھ ہوا۔

رام لکھن سیا رُوپ نہاری۔ کہہیں سپریم گرام نر ناری
تے پتو ماتو کہہو سکھی کیسے۔ جنہہ پٹھئے بن بالک ایسے

رام۔ لکشمن اور سیتاجی کے سُندر رُوپ کو دیکھ کر گاؤں کے استری پرش آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ ہے سکھی! کہو تو وہ ماتا پتا کیسے کٹھور دل ہیں۔ جنہوں نے ایسے سُندر بالکوں کو بن میں بھیج دیا ہے۔

ایک کہہیں بھل بھوپتی کینہا۔ لوین لاہو ہم ہی ودھی دینہا
تب نشادپتی اُر انومانا۔ ترو سنسپا منوہر جانا

کوئی ایک کہتی ہے۔ کہ راجہ نے اچھا ہی کیا۔ برہما جی نے اسی بہانے ہمیں بھی نیتروں کا لابھ دیا۔ تب نشادراج نے من میں وچار کیا۔ تو اشوک کے ایک پیڑ کو اُن کے ٹھہرنے کے یوگیہ منوہر سمجھا۔

لے رگھوناتھ ہی ٹھاؤں دکھاوا۔ کہیو رام سب بھانتی سُہاوا
پُرجن کری جوہارُو گھر آئے۔ رگھوبیر سندھیا کرن سدھائے

نشادراج گوہ نے وہ ستھان شری رام جی کو لے جا کر دکھایا شری رام جی نے دیکھ کر کہا کہ یہ سب پرکار سُندر ہے۔ شرنگ ویر پُور کے لوگ بندنا کر کے اپنے اپنے گھر لوٹے۔ اور شری رگھوناتھ جی سندھیا کرنے کے گئے۔

گوہ سنواری ساتھری ڈسائی۔ کُس کسلیئے مئے مردل سُہائی
سُچی پھل مُول مدھر مردو جانی۔ دونا بھری بھری راکھیسی پانی

گوہ نے کُشا اور کومل پتوں کی کومل اور سُندر ساتھری سجا کر بچھا دی اور پوتر میٹھے اور سُندر کومل پھل پھولوں کو دیکھ کر ان کو دونوں میں اپنے ہاتھوں سے بھر بھر کر رکھ دیئے۔

سیا سُمنتر بھراتا سہت کند مُول پھل کھائی
سیَن کینہہ رگھوونش منی پائیے پلوٹت بھائی

جیتا جی سُمنتر جی اور بھائی لکشمن جی سمیت کند مول پھل کھا کر رگھوکل منی شری رام چندر جی لیٹ گئے۔ بھائی لکشمن جی اُن کے چرن دبانے لگے۔

اُٹھے لکھن پربھو سووت جانی ۔ کہی سچوہی سوون مردُو بانی
کچھک دُور سجی بان سراسن ۔ جاگن لگے بیٹھی بیراسن

پربھو شری رام چندر جی کو سوتے جان کر لکشمن جی اُٹھے اور کومل بانی سے سمنتر جی کو بھی سونے کے لئے کہا۔ وہاں سے کچھ دور ہی پر دھنش بان سجا کر ویرآسن بیٹھ کر جاگنے لگے۔

گوہن بولائی پاہرو پرتیتی ۔ ٹھاوں ٹھاوں راکھے اتی پریتی
آپو لکھن پہیں بیٹھیو جائی ۔ کٹی بھاتھی سرچاپ چڑھائی

راجہ گوہ نے معتبر پہریداروں کو بُلایا اور انہیں بڑے پریم سے جہاں تہاں بٹھا دیا۔ آپ کمر میں ترکش باندھ کر اور دھنش پر تیر چڑھا کر لکشمن جی کے پاس جا بیٹھے۔

سووت پربھوہی نہاری نشادو ۔ بھئیو پریم بس ہردیاں بشادو
تنو پلکت جل لوچن بہئی ۔ بچن سپریم لکھن سن کہئی

پربھو کو زمین پر سوتے دیکھ کر پریم کے مارے نشاد راج کے من میں بڑا کلیش ہوا۔ اُن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور آنکھوں سے جل کی دھارا بہہ نکلی۔ وہ پریم سہت لکشمن جی سے یہ بچن کہنے لگے۔

بھوپتی بھون سبھائیں سُہاوا ۔ سُرپتی سدن نہ پٹ تر پاوا
منی مئے رچت چارو چوبارے ۔ جنو رتی پتی نج ہاتھ سنوارے

مہاراج دشرتھ جی کا راج محل تو سبھاؤ سے ہی سُندر ہے جس کے سمان دیو اندر کا محل بھی نہیں۔ اس میں منی جڑت سُندر چوبارے ہیں۔ مانو کام دیو نے اپنے ہاتھوں سے ہی سجا کر بنائے ہوں۔

سُچی سُبچتر سُبھوگ مئے سُمن سُگندھ سُباس
پلنگ منجو منی دیپ جہاں سب بدھی سکل سُپاس

بہت ہی انوکھا اور پوتر۔ سُندر بھوگ پداتھوں سے بھرا ہوا اور پھولوں کی سُگندھ سے مہکتا ہے۔ جہاں سندر پلنگ اور منیوں کے دیپک ہیں۔ اور جہاں سب پرکار کا پورا پورا آرام ہے۔

بِبِدھ بسن اُپدھان تُرائیں ۔ چھیر پھین مردُو بسد سُہائیں
تہاں سیا رامو سئیں نسی کرہیں ۔ نج چھبی رتی منوج مدو ہرہیں

جہاں انیکوں بستر تکئے اور گدے ہیں۔ جو دودھ کے پھین کے سمان اُجل کومل اور سندر ہیں۔ وہاں شری سیتا جی اور شری رام چندر جی رات کو آرام کیا کرتے تھے۔ اور اپنی شوبھا سے کام دیو اور رتی کے گھمنڈ کو چُور چُور کیا کرتے تھے۔

تے سیا رام ساتھری سوئے ۔ شرمت بسن بنو جاہیں نہ جوئے
ماتو پتا پریجن پُرباسی ۔ سکھا سوسیل داس اُرو داسی

وہی سیتا جی اور رام چندر جی آج تھکے ہوئے بغیر بستروں کے گھاس پھوس کی سیج پر سوئے ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں وہ مجھ سے دیکھے نہیں جاتے۔ ماتا پتا۔ کُٹمبی۔ پرجا۔ متر اچھے نیک سبھاو داس اور داسیاں۔

جوگو ہیں جنہہ ہی پران کی ناہیں ۔ تے ہی سووت نیئی رام گوسائیں
پتا جنک جگ بدت پربھاؤ ۔ سسُر سُرپس سکھا رگھوراؤ

سب جنکی اپنے پرانوں کے سمان دیکھ بھال رکھتے تھے۔ وہی پربھو شری رام چندر جی آج زمین پر سوئے پڑے ہیں۔ جنکے جگت میں پرسدھ پربھاو شالی پتا جنک جی ہیں۔ اور دیو اندر کے سکھا دشرتھ جی جن کے سُسر ہیں۔

رام چندر پتی سو بیدیہی ۔ سووت مہی بدھی بام نہ کیہی
سیا رگھوبیر کی کانن جوگو ۔ کرم پردھان ستیہ کہہ لوگو

اور شری رام چندر جی جن کے پتی ہیں۔ وہی سیتا جی آج زمین پر سوئی پڑی ہے۔ بدھاتا کس کے وپریت نہیں ہوتے! کیا سیتا جی اور شری رگھوناتھ جی بن کے یوگیہ ہیں؟ لوگ سچ کہتے ہیں کہ کرم ہی پردھان ہے۔

کیکے نندنی مند متی کٹھن کُٹل پنو کینہہ
جیہیں رگھونندن جانکی ہی سُکھ اوسر دُکھ دینہہ

سو بدھ متی کیکئی نے بڑا ہی کُٹل پن کیا ہے جس نے شری رگھوناتھ جی اور جانکی جی کو سُکھ کے سمے دُکھ دیا۔

بھئی دِن کر کُل بِٹپ کُٹھاری ۔ کمتی کیتہہ سب بسو دُکھاری
بھیئو بشاد نشادہی کبھاری ۔ رام سیا مہی سین نہاری

وہ سورج ونش رُوپی برکش کیلئے کلہاڑی ہوگئی ۔ اس کیدھی نے سارے سنسار کو دکھی کر دیا ۔ شری رام چندر کو زمین پر لیٹے دیکھ نشادراج گوہ کو بڑا ہی دُکھ ہوا ۔

بولے لکھمن مدھر مردُو بانی ۔ گیان براگ بھگتی رس سانی
کاہونہ کوؤ سُکھ دُکھ کر داتا ۔ نج کرت کرم بھوگ سبو بھراتا

تب لکشمن گیان ویراگ اور بھگتی سے بھری پُورن میٹھی کومل بانی بولے ۔ ہے بھراتا ! کوئی کسی کو سُکھ دُکھ دینے والا نہیں ہے ۔ سب اپنے کئے ہوئے کرموں کے پھلوں کو بھوگتے ہیں ۔

جوگ بیوگ بھوگ بھل مندا ۔ ہت انہت مدھیم بھرم پھندا
جنم مرن جہاں لگی جگ جالو ۔ سمپتی بپتی کرم اور کالو
دھرنی دھام دھن پُر پریوارو ۔ سرگ نرک جہاں لگی بیوہارو
دیکھئے سُنئے گُنئے من ماہیں ۔ موہ مُول پرمارتھو ناہیں

ملاپ ۔ بچھوڑا ۔ بھلے بُرے بھوگ ۔ دوست ۔ دشمن ۔ اداسین یہ سبھی بھرم جال ہے ۔ جنم مرن ۔ خوشحالی ۔ بدحالی کرم اور کال جہاں تک کہ سنسار کا جال ہے ۔ دھرتی ۔ گھر ۔ دھن ۔ نگر ۔ پریوار ۔ سورگ اور نرک یہاں تک کہ بیوہار ہیں اور جو کچھ دیکھنے سُننے اور سوچنے میں آتا ہے ۔ وہ سب اگیان جنیہ ہیں ۔ اسلئے متھیا ہیں ستیہ نہیں ۔

سپنے ہوئی بھکھاری نرپو رنک ناک پتی ہوئی
جاگیں لابھ نہ ہانی کچھو تمی پرپنچ جیاں جوئی

جیسے سوپن میں کوئی راجہ کنگال ہو جائے اور کنگال سورگ کا راجہ ہو جائے ۔ تو جیسے جاگنے پر راجہ کو کوئی ہانی نہیں اور کنگال کو کوئی لابھ نہیں ہوتا ۔ ویسے ہی اس درشیہ جگت کو ہردے سے دیکھنا چاہئے ۔

اس بچاری نہیں کیجئے روشو ۔ کاہو ہی بادی نہ دیجئے دوشو
موہ نسال سبو سوون ہارا ۔ دیکھئے سپن انیک پرکارا

ایسا وچار کر من میں کرودھ نہیں کرنا چاہئے ۔ اور نہ کسی کو برتھا دوش ہی دینا چاہئے ۔ سب لوگ اگیان رُوپی راتری میں سو نے والے ہیں ۔ اور انیک پرکار کے سپنے دیکھتے ہیں ۔

ایہہ جگ جامنی جاگہیں جوگی ۔ پرمارتھی پرپنچ بیوگی
جانئے تبہیں جیو جگ جاگا ۔ جب سب بشے بلاس براگا

اسی سنسار رُوپی راتری میں یوگی لوگ جاگتے ہیں ۔ جو پرمارتھ مارگ پر چلنے والے ہیں اور درشیہ جگت کے موہ سے رہت ہیں ۔ اس جیو کو سنسار میں تب ہی جاگا ہوا جانئے جب یہ سب بھوگ ولاس سے ویرکت ہو گیا ہو ۔ نہیں تو اس کا جاگنا بھی واستو میں گو ڑھ نیند ہی ہے ۔

ہوئی بیبیکو موہ بھرم بھاگا ۔ تب رگھو ناتھ چرن انوراگا
سکھا پرم پرمارتھو ایہو ۔ من کرم بچن رام پد نیہو

وویک (وچار) ہونے پر موہ بھرم بھاگ جاتا ہے تب گیان کا پرکاش ہونے سے شری رگھو ناتھ جی کے چرنوں میں پریم ہوتا ہے ۔ ہے سکھا ! سب سے اُتم پرمارتھ یہی ہے کہ من بچن کرم سے شری رام جی کے چرنوں میں پریم ہو ۔

رام برہم پرمارتھ رُوپا ۔ ابگت الکھ انادی انوپا
سکل بکار رہت گت بھیدا ۔ کہی نت نیتی نرو پہیں بیدا

شری رام جی پرمارتھ سرُوپ ہیں پر برہم ہیں وہ جاننے میں نہ آنے والے اور بُدھیوں کا وشئہ نہیں ۔ ان کا کوئی کارن نہیں وہ سوئم اپنا آپ کارن ہیں ۔ وہ ادوتیہ ہیں اور انکے بنا سارا جگت متھیا ہے ۔

(جنمنا ۔ مرنا ۔ گھٹنا بڑھنا آدی چھہ کار شریر کے دھرم ہیں ۔ آتما نر دکار ہے برہم میں بھید بھاؤ سے متھیا مایا کی اُپادی سے پرتیت ہوتا ہے ۔ اور اُپادی کے دوش سے سنیہ وستو دوشت نہیں ہو جاتی ۔ اسلئے برہم بھید بھاؤ سے رہت اکھنڈ سرُوپ ہے) برہم مایا سے رہت اس لئے وید یہ بھی نہیں ۔ ایسا کہہ کر انکا نروپن کرتے ہیں ۔

بھگت بھومی بھوسُر سُربھی سُرہت لاگی کرپال
کرت چرت دھری منج تنو سُنت مٹہیں جگ جال

وہی کرپالو شری رام چندر جی بھگت ۔ پرتھوی ۔ برہمن ۔ گائے اور

دیوتاؤں کے کلیان کے نمت مُنش شریر دھارن کرکے لیلائیں
کرتے ہیں۔ اُن کی کتھائیں سُنکر سنسار کے سارے جنجال مٹ جاتے ہیں۔

ماس پارائن۔ پندرھواں وِشرام

سکھا سمجھی اَس پری ہری موہو۔ سیار گھوبیر چرن رَت ہوہو
کہت رام گُن گھا پھنو سارا۔ جاگے جگ منگل سُکھدارا
ہے سکھا! ایسا سمجھکر موہ کو تیاگ کر شری سیتا رام جی کے چرنوں
میں پریم کرو۔ اس پرکار رام جی کے گُن گان کرتے سویرا ہوگیا۔ تب
سنسار کا کلیان کرنے والے اور آسے سُکھ دینے والے بھگوان شری رام
جی جاگے۔

سکل شوچ کری رام نہاوا۔ سُچی سُجان بٹ چھیر منگاوا
انج سہت سر جٹا بنائے۔ دیکھی سمنتر نین جل چھائے
شوچ سے آدک کریا کرکے شری رام چندر جی نے اشنان کیا۔ پھر پریم
پوتر پربھو نے بڑ کا دودھ منگوایا۔ اس دودھ سے بھائی لکشمن سہت
شری رام چندر جی نے سر پر جٹا بنائیں۔ یہ دیکھ کر سمنتر کی آنکھوں میں آنسو
بھر آئے۔

ہردیاں داہو اتی بدن ملینا۔ کہہ کر جوری بچن اَتی دینا
ناتھ کہیو اس کوسل ناتھا۔ لئے رتھ جاہو رام کیں ساتھا
اُن کا ہردہ اتی اَنت جلنے لگا۔ چہرہ مُرجھا گیا۔ ہاتھ جوڑ کر انہوں نے
بہت ہی دین بچن کہے۔ ہے ناتھ! مجھے کوشل پتی دسرتھ جی نے کہا تھا
کہ رتھ لے کر تم شری رام جی کے ساتھ جاو۔

بنو دیکھائی سُرسری انہوائی۔ آنیہو پھیری بیگی دوو بھائی
لکھنو رامُو سیا آنیہو پھیری۔ سنسیہ سکل سنکوچ نبیری
اور بن دکھا کر گنگا جی میں اشنان کروا کر دونو بھائیوں کو جلدی
واپس لے آنا۔ سب سنشے (شک وشباہت) اور سنکوچ کو دور کر کے
لکشمن سیتا اور رام کو پھیرا لانا۔

نرپ اس کہیو گوسائیں جس کہی کروں بلی سوئی
مہاراج نے تو مجھے ایسا ہی کہا تھا۔ اب ہے سوامی! جیسا
آپ کہیں میں وہی کروں۔ میں آپ پر بلہاری جاتا ہوں۔ ایسی بنتی
کر کے سمنتر جی پربھو کے چرنوں سے لپٹ گئے اور بالک کی طرح
رونے لگے۔

تات کرپا کری کیجیے سوئی۔ جاتیں اودھ اناتھ نہ ہوئی
منتریہی رام اٹھائی پربودھا۔ تات دھرم متو تمہہ سبٹو سودھا
ہے تات! کرپا کر کے وہی کچھ کیجیے جس سے کہ ایودھیا اناتھ
(لاوارث۔ یتیم) نہ ہو۔ یہ سُنکر شری رام جی نے سمنتر کو اُٹھایا اور سمجھا کر
کہا۔ کہ ہے تات! دھرم کے سدھانتوں کی آپ نے اچھی طرح سے
چھان بین کی ہوئی ہے۔

سبی ددھیچی ہر یچند نرلیسا۔ سہے دھرم ہت کوٹی کلیسا
رنتی دیو بلی بھوپ سجانا۔ دھرمو دھر یو سہی سنکٹ نانا
شبوی۔ ددھیچی اور راجہ ہریشچندر نے دھرم کے لئے کروڑوں
دُکھ اُٹھائے۔ رنتی دیو اور چتر راجہ بلی نے بہت طرح کے سنکٹ
سہن کرکے دھرم کو دھارن کئے رکھا۔

دھرمو نہ دوسر ستیہ سماناں۔ آگم نگم پُران بکھانا
میں سوئی دھرمو سُلبھ کری پاوا۔ تجیں تہوں پُر اپجسو چھاوا
ستیہ کے برابر اور کوئی دھرم نہیں ہے۔ یہ بات وید شاستر اور
پرانوں میں پرسدھ ہے۔ میں نے اسی دھرم کو بڑی آسانی سے پالیا ہے۔
اس کا تیاگ کرنے سے تینوں لوکوں میں بدنامی ہوگی۔

سمبھاوت کہوں اپجس لاہو۔ مرن کوٹی سم دارون داہو
تمہہ سن تات بہت کا کہوں۔ دیئیں اُترو پھری پاتکو لہوں

سنمانیہ پُرش (عزت دار آدمی) کے لئے بدنامی پراپت کرنا کروڑوں دفعہ مرنے کے سمان بھیانک دُکھ دینے والی ہے ہے ناتھ! میں آپ سے زیادہ کیا کہوں۔ تمہیں جواب دیتے بھی مجھ کو بڑا پاپ ہوتا ہے۔

تمہہ پُنی پتُو سم اتی ہت موریں۔ بنتی کرُوں تات کر جوریں
سب بدھی سوئی کرتو یہ تہارین۔ دُکھ نہ پاؤ پتُو سوچ ہمارِین

آپ بھی پتاجی کے سمان میرے بڑے ہتکاری ہیں۔ اس لئے ہاتھ جوڑ کر آپ سے بنتی کرتا ہوں۔ کہ آپ کو بھی سب پرکار سے وہی کچھ کرنا چاہیئے۔ جس سے پتاجی ہم لوگوں کی یاد میں دُکھ نہ پاویں۔

سُنی رگھوناتھ سچو سمبادُو۔ بھئیو سپر جن بکل نشادُو
پُنی کچھو لکھن کہی کٹُو بانی۔ پربھو برجے بڑ انوچت جانی

شری رگھوناتھ جی اور سمنتر کی آپس میں اس بات چیت کو سُنکر نشادراج سمیت اپنے پریوار کے بڑا ہی دیاکل ہُوا۔ پھر لکشمن جی نے مہاراجہ دشرتھ کو کچھ کٹھور شبد کہے۔ پربھو نے بڑا انوچت (نامناسب) سمجھ کر انہیں کچھ کہنے سے روک دیا۔

سکچی رام نج سپتھ دیوائی۔ لکھن سندیسو کہئے جنی جائی
کہہ سُمنترو پُنی بھوپ سندیسو۔ سہی نہ سکیہی سیا بپن کلیسُو

شری رام چندر جی نے سکچا کر (لجا کے مارے) سمنتر کو اپنی سوگند دلا کر کہا کہ آپ لکشمن جی کے اس سندیش کو پتاجی کو نہ کہنا سمنتر نے پھر راجہ کا سندیش سنایا۔ کہ سیتاجی بن کے کلیش نہ سہہ سکیں گی

جیہی بدھی اودھ آو پھری سیا۔ سوئی رگھو برہی تمہہ ہی کر نیا
نتر نپٹ اولمب بہینا۔ میں نہ جئیب جمی جل بنو مینا

اور جس طرح سیتا ایودھیا کو واپس لوٹ آویں تم کو (سمنتر کو) اور شری رام چندر جی کو وہی اُپائے کرنا چاہیئے نہیں تو میں (راجہ دسرتھ) بالکل ہی نرآشرہ ہو کر جل بن مین کے سمان زندہ نہ رہ سکوں گا۔

میکیں سسُر سکل سُکھ جبہیں جہاں منُو بان
تُہاں تب رہیہی سکھین سیا جب لگی بپتی بہان

سیتاجی کے لئے میکے میں اور سسرال میں سب پرکار کا سُکھ ہے جب تک بپتا ختم نہیں ہو جاتی تب تک اس کا جہاں جی چاہے سُکھ پور رک رہے۔

بنتی بھوپ کینہہ جیہی بھانتی۔ آرتی پریتی نہ سو کہی جاتی
پتُو سندیسُو سُنی کرپا ندھانا۔ سیا ہی دینہہ سِکھ کوٹی بدھانا

جس ادھینتا اور پریم سے راجہ نے بنتی کی ہے وہ مجھ سے کسی پرکار بھی کہی نہیں جاتی ہے۔ کرپا دھان شری رام چندر جی نے پتاجی کے سندیش کو سُنکر سیتاجی کو کروڑوں پرکار سے سمجھا کر کہا۔

سا سُو سسُر گرُو پریہ پریوارُو۔ پھرہُو تو سب کر مٹے کھبھارُو
سُنی پتی بچن کہتی بیدیہی۔ سنہو پران پتی پرم سنیہی

اگر تم گھر لوٹ جاؤ تو ساس سسر گرو اور پریوار سب کا دکھ ہٹ جائے۔ پتی کے ان بچنوں کو سیتاجی کہنے لگیں ہے پران ناتھ۔ ہے پرم پیارے! سُنیئے۔

پربھو کرُونا مے پرم بِبیکی۔ تنو تجی رہت چھانہ کمی چھیکی
پربھا جائی کہن بھانو بہائی۔ کہن چندر کا چندو تجی جائی

ہے پربھو! آپ دیا کے بھنڈار اور پرم گیان وان ہیں۔ ذرا وچار تو کیجے کہ شریر کو چھوڑ کر اس کی چھایا کیسے الگ کر کے روکی جا سکتی ہے۔ اور تھات جہاں شریر ہوگا وہاں ہی چھایا ساتھ رہیگی۔ سوریہ کو چھوڑ کر اس کا پرکاش کہاں جا سکتا ہے! چندرما کی چاندنی چندرما کو چھوڑ کر کہاں جا سکتی ہے۔

پتی ہی پریم مئے بنئے سُنائی۔ کہتی سچو سن گرا سُہائی
تمہہ پتُو سسُر سہرس ہتکاری۔ اُترو دیئوں پھری انوچت بھاری

پتی کو اس پرکار پریم سے بھری پورن بنتی سُنا کر سیتاجی سمنتر سے سُندر بچن کہنے لگیں۔ کہ آپ میرے پتا اور سسر کے سمان میری بھلائی چاہنے والے ہیں۔ آپ کو میں پلٹ کر اُتر دیتی ہوں یہ بہت انوچت ہے۔

آرتی بس سنمکھ بھئیوں بلگو نہ مانب تات
آرج سُت پد کمل بنو بادی جہاں لگی نات

پرنتو پھر بھی ہے تات! میں بیتا کی ماری آپکے سامنے ہونے پر دوشی ہوں۔ جب پُرانہ ناتھا سوامی کے چرن کمل کے بنا سنسار میں جہاں تک رشتے ناطے ہیں۔ وہ سب میرے لئے دیرتھ ہیں۔

پتُو بیھو بلاس میں ڈیٹھا۔ نرپ مہی مکُٹ ملت پد پیٹھیا
سُکھ ندھان اس پتُو گرہ موریں۔ پیا بہین من بھاوہ نہ بھوریں

میں نے اپنے پتا کے ٹھاٹھ باٹھ کو ولاس (جاہ و حشمت) اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ جن کے چرنوں کی چوکی سے سب شرومنی اپنا مکُٹ ملاتے ہیں۔ ارتھات جن کے چرنوں میں سب شرومنی راجہ سر جھکا کر پرنام کرتے ہیں۔ میرے ماتا پتا جی کا گھر سب پرکار سے سُکھ کا بھنڈار ہے۔ پرنتو پتی کے بنا وہ کبھوں کو مجھے اچھا نہیں لگتا۔

سسُر چکوئی کوسل راؤ۔ بھُون چاری دس پرگٹ پربھاؤ
اگیں ہوتی جیہی سُرپتی لیئی۔ اردھ سنگھاسن آسنُو دیئی

میرے سسُر کوشل راج چکرورتی مہاراجہ ادھیراج ہیں۔ چودہ لوکوں میں جنکا پربھاؤ پرگٹ ہے۔ جنکا سواگت راجہ اندر بھی آگے بڑھکر کرتے ہیں۔ اور اپنا آدھا سنگھاسن انہیں بیٹھنے کے لئے دیتے ہیں۔

سسُر ایتادرس اودھ بواسو۔ پریہ پریوار ماتُو سم ساسُو
بنُو رگھو پتی پد پدم پرا گا۔ موہی کیو سپنے ہوں سکھد نہ لاگا

ایسے چکرورتی سسُر اور ایودھیا نگری میں نواس کرنا پیارا پریوار اور ماتا کے سمان پیاری ساسوئیں۔ یہ سبھی پدارتھ شری رگھو ناتھ جی کے چرن کملوں کی رج کے بغیر مجھے سپنے میں بھی سکھدائی پرتیت نہیں ہوتے۔

اگم پنتھ بن بھُومی پہارا۔ کری کیہری سر سرت اپارا
کول کرات کُرنگ بہنگا۔ موہی سب سُکھد پران پتی سنگا

دُرگم راستے (دشوار گذار راستے) جنگلی زمین۔ پہاڑ۔ ہاتھی شیر بے حد اور اتھاہ ندیاں۔ کول (جاتی کا نام) بھیل۔ ہرن اور پنچھی۔ یہ سب پران ناتھ کے ساتھ رہتے ہوئے میرے لئے سکھدائی ہوں گے۔

ساسُو سسُر سن موری بنتی پئے کری بری پائین
موری سوچ جنی کریئے چھوئیں بن سُکھی سبھائین

میری طرف سے آپ ساس اور سسُر کے پاؤں پکڑ بنتی کرنا کہ میری بالکل چنتا نہ کریں۔ میں بن میں سبھاؤ سے ہی سکھی ہوں۔

پران ناتھ پریہ دیور ساتھا۔ بیر دُھرن دھرے دھنو بھاتھا
نہیں مگ شرم بھرم دُکھ من ریں۔ موہی لگی سوچ کریئے جنی بھوریں

ویروں میں شرومنی پران ناتھ اور پریہ دیور دھنش اور تیروں سے بھرے ترکش دھارن کئے ہوئے میرے ساتھ ہیں۔ انکے ساتھ نہ مجھے راستے کی تھکاوٹ ہے۔ نہ کسی بات کا سندیہ ہے۔ اور نہ ہی میرے من میں کسی پرکار کی کوئی چنتا ہے۔ آپ بھول کر بھی میری چنتا نہ کریں۔

سُنی سُمنتر و سیا سیتل بانی۔ بھیو بکل جنو پھنی منی ہانی
نین سُوجھ نہیں سُنی نہ کانا۔ کہی نہ سکئی کچھو اتی اکُلانا

سُمنتر سیتا جی کی شیتل بانی کو سُنکر ایسے ویاکُل ہو گئے مانو سانپ منی چھن جانے پر ویاکُل ہو گیا ہو۔ آنکھوں سے کچھ دکھائی نہیں دیتا اور نہ کانوں سے سنائی دیتا ہے۔ وہ ایسے ویاکُل ہو گئے کہ کچھ کہہ نہیں سکتے۔

رام پربودھو کینہہ بہو بھانتی۔ تدپی ہوتی نہیں سیتل چھاتی
جتن انیک ساتھ ہت کینہے۔ اُچت اُتر رگھو نندن دینہے

شری رام چندر جی نے بہت پرکار سے سُمنتر جی کو سمجھایا تو بھی منتری کی چھاتی ٹھنڈی نہ ہوئی۔ اُن کو ساتھ لیجانے کے لئے منتری نے انیک جتن کئے۔ پرنتو شری رگھو ناتھ جی اُنکا یتھارتھ اُتر دیتے تھے۔

میٹی جاتی نہیں رام رجائی۔ کٹھن کرم گتی کچھو نہ بسائی
رام لکھن سیا پد سر ونائی۔ پھیر بنک جمی مُور گنوائی

شری رام جی کی آگیا اٹل ہے۔ وہ مٹائی نہیں جا سکتی۔ کرم گتی بڑی کٹھن ہے۔ اس کے آگے کسی کا کوئی چارہ نہیں چلتا۔ رام لکشمن اور سیتا جی کے چرنوں میں سر نوا کر اس پرکار سُمنتر لوٹ چلے جیسے کوئی بیوپاری اپنی پونجی لٹا کر۔

رگھو ہا نکھو بے رام تن ہیری ہیری ہنہناہیں
دیکھی نشاد بشاد بس دھنہیں سیس پچھتاہیں

سمنتر نے رتھ ہانکا۔ گھوڑے رام جی کی طرف دیکھکر ہنہنانے لگے۔ یہ دیکھکر نشاد راج بڑے دُکھی ہوئے اور سر پیٹ پیٹ کر پچھتانے لگے۔

جاسو بیوگ بیکل پشو ایسے۔ پرجا ماتو پتو جئے ہیں کیسے
برپس رام سمنترو پٹھائے۔ سُر سری تیر آپو تب آئے

جن کے ویوگ میں پشو ایسے ویاکل ہیں، اُن کے ویوگ میں پرجا ماتا اور پتا کیسے زندہ رہیں گے۔ شری رام چندر جی نے سمنتر کو زبردستی واپس کیا۔ اور آپ گنگا جی کے کنارے پر آٹلے

ماگی ناؤ نہ کیوٹ آنا۔ کہئی تمہار مرمو میں جانا
چرن کمل رج کہوں سب کہئی۔ مانش کرنی مُوری کچھو اہئی

شری رام جی نے ملاح سے ناؤ مانگی پر ملاح ناؤ نہیں لاتا وہ کہنے لگا میں نے تمہارا سارا بھید جان لیا ہے۔ سبھی لوگ کہتے ہیں کہ آپ کے چرن کملوں کی دھول پتھر تک کو بھی منش بنا دینے والی کوئی جڑی بوٹی ہے۔

چھوئت سلا بھئی ناری سہائی۔ پاہن تیں نہ کاٹھ کٹھنائی
ترنیو منی گھرنی ہوئی جائی۔ باٹ پرئی موری ناؤ اڑائی

جس کے چھوتے ہی پتھر کی شلا بھی سُندر استری ہوگئی ہے۔ یہ ناؤ تو کاٹھ کی ہے۔ کاٹھ پتھر سے تو نرم ہی ہوتا ہے۔ کہیں یہ میری ناؤ بھی آپ کے چرن کملوں کی دھول کا سپرش پاکر اڑ جائے اور منی کی استری ہو جائے۔ تو مجھ غریب کی روزی تو ماری گئی۔ میں تو لُٹ گیا۔ اس لئے میں ناؤ لانے سے ڈرتا ہوں۔

ایہیں پرتی پالیوں سب پریوارو۔ نہیں جانیوں کچھو اور کباڑو
جوں پربھو پار اوسی گا چہہ ہو۔ موہی پد پدم پکھارن کہہ ہو

اس ناؤ کے سہارے ہی میں اپنے پریوار کا پالن پوشن کرتا ہوں۔ دوسرا کوئی کاروبار مجھے کرنا نہیں آتا۔ اگر تم ضرور ہی گنگا پار کرنا چاہتے ہو تو پہلے آپ مجھے اپنے چرن کمل دھو لینے کی آگیا دیجئے

پد کمل دھوئی چڑھائی ناؤ نہ ناتھ اُترائی چہوں

موہی رام راؤری آن دسرتھ سپتھ سب ساچی کہوں
برو تیر مارہوں لکھن پے جب لگی نہ پائے پکھار ہوں
تب لگی نہ تلسی داس ناتھ کرپال پار اُتار ہوں

ہے ناتھ! آپ کے چرن کمل دھو کر میں آپ کو ناؤ پر چڑھا لوں گا اور بدلے میں اُترائی کچھ نہ لوں گا۔ ہے رام! مجھے آپکی اور مہاراج دسرتھ کی سوگند ہے کہ میں سب سچی سچی بات کہتا ہوں۔ لکشمن جی بھلے ہی مجھے تیر مار دیں۔ پر جب تک میں آپ کے پاؤں نہ دھولوں تب تک ہے تلسی داس کے سوامی! ہے کرپالو پربھو! میں آپ کو پار نہیں اُتاروں گا

سُنی کیوٹ کے بین پریم لپیٹے اٹ پٹے
بہسے کرونا ئین چتئی جانکی لکھن تن

ملاح کے ایسے پریم بھرے اٹ پٹے بچن سنکر دیا ندھان شری رام چندر جی سیتا اور لکشمن کی طرف دیکھ کر ہنسے۔

کرپا سندھ بولے مسکائی۔ سوئی کرو جیہیں تو ناؤ نہ جائی
بیگی آنو جل پائے پکھارو۔ ہوت بلمبو اُتار ہی پارو

کرپا ساگر بھگوان مسکرا کر بولے ہے بھائی تو وہی کر جس سے کہ تیری ناؤ نہ اُڑ جائے۔ جلدی پانی لا کر پاؤں دھولے۔ دیر ہو رہی ہے۔ ہمیں جلدی پار لگا۔

جاسو نام سمرت ایک بارا۔ اُتر ہیں نر بھو سندھو اپارا
سوئی کرپالو کیوٹ ہی نہورا۔ جیہیں جگ کئے تہوں پگہو تھورا

جن کے نام کا ایک بار سمرن کرنے سے یہ منش اس اپار بھو ساگر سے تر جاتا ہے۔ وہی کرپالو بھگوان جنہوں نے اپنے تین قدموں سے بھی جگت کو چھوٹا کر دیا تھا۔ ارتھات بامن اوتار میں دو ہی قدموں میں تر لوکی کو ناپ لیا تھا۔ وہی اب گنگا جی سے پار اُترنے کیلئے ملاح سے بنتی کر رہے ہیں۔ بھگوان کی کیسی اد بھت لیلا ہے۔

پد نکھ نرکھی دیو سری ہرشی۔ سُنی پربھو بچن موہن متی کرشی
کیوٹ رام رجائیسو پاوا۔ پانی کٹھوتا بھری لئی آوا

پربھوجی کے ان بچنوں کو سن کر گنگاجی کی بدھی بھرم میں پڑ گئی۔ ملاح سے اس طرح پار اتار دینے کی بنتی کرتے دیکھ کر گنگاجی کو سرو شکتیمان پربھو کی شکتی پر سندیہہ ہوگیا۔ پرنتو جب اُس نے پربھو کے پاؤں کے ناخنوں کو دیکھا تو اپنے اُتپتی ستھان کو پہچان کر گنگاجی یہ وچار کر کے کہ کیولی نر لیلا ہے۔ بہت پرسن ہوئیں۔ ملاح شری رام چندر جی کی آگیا پاکر کٹھوتے میں جل بھر کر لے آیا۔

اتی آنند اُمگی انوراگا۔ چرن سروج پکھارن لاگا
برشی سمن سُر سکل سہاہیں۔ ایہی سم پنیہ پنج کو ؤ ناہیں

اتی انت پریم اور آنند کی اُمنگ سے شری رام چندر جی کے چرن کملوں کو ملاح دھونے لگے۔ سب دیوتا پھول برسا کر اس پر رشک کرنے لگے۔ کہ اس کے سمان پنیہ کی راشی دوسرا کوئی نہیں ہے جسے کہ پربھو کے چرن کملوں کو دھونے کا سو بھاگیہ پراپت ہوا ہے۔

پد پکھاری جلُو پان کری آپو سہت پریوار
پتر پار کری پربھوہی پُنی مُدت گیو لیئی پار

ملاح نے پربھو کے پاؤں دھو کر اپنے پریوار سمیت وہ چرنامرت پیا۔ اس پرکار پہلے اپنے پتروں کو سنسار ساگر سے پار کر کے وہ پرسن ہو کر پربھو شری رام چندر جی کو گنگاجی کے پار لے گیا۔

اُتری ٹھاڑھ بھئے سُرسری ریتا۔ سیا رامُو گُہہ لکھن سمیتا
کیوٹ اُتری ڈنڈوت کینہا۔ پربھو ہی سکچ ایہی نہیں کچھ دینہا

شری سیتاجی اور شری رام چندر جی لکشمن اور نشادھپتی گُوہ کے سمیت اُتر کر گنگاجی کی ریت میں کھڑے ہو گئے۔ تب ملاح نے اُتر کر ڈنڈوت کی۔ اس کو ڈنڈوت کرتے دیکھ پربھو شری رام چندر جی لجا گئے کہ اسے اُنکی اُترائی کچھ نہیں دی گئی۔

پیا ہیا کی سیا جانن ہاری۔ منی مُدری من مُدت اُتاری
کہیو کرپال لیہی اُترائی۔ کیوٹ چرن گہے اکلائی

پتی کے ہردے کی جاننے والی سیتاجی نے منی جڑت انگوٹھی پرسن من سے اپنی انگلی سے اتار دی۔ بھگوان شری رام چندر جی نے ملاح سے کہا کہ اپنی اُترائی لے لیجیے۔ ملاح نے ویاکل ہو کر پربھو کے چرن پکڑ لئے۔

ناتھ آجو میں کاہ نہ پاوا۔ مٹے دوش دُکھ دارد داوا
بہت کال میں کینہی مجُوری۔ آجو دینہی بدھی بنی بھلی بھوری

ملاح نے کہا۔ ہے ناتھ! ایسا کونسا پدارتھ ہے جو میں نے آج نہ پایا ہو۔ میرے دوش۔ دُکھ اور کنگالی کی جلن آج مٹ گئی ہے۔ میں نے بہت سمے تک مزدوری کی آج بدھاتا نے مجھے بھر پور مزدوری دی ہے۔

اب کچھو ناتھ نہ چاہیئے موریں۔ دین دیال انوگرہ توریں
پھرتی بار موہی جو دیوا۔ سو پرسادُو میں سر دھری لیوا

ہے ناتھ! ہے دین دیال آپ کی کرپا سے اب مجھے اور کچھ نہیں چاہیئے۔ واپس لوٹتے سمے آپ مجھے جو کچھ دیں گے وہ پرشاد سمجھ کے سر پر دھر لوں گا۔

بہت کینہہ پربھو لکھن سیا نہیں کچھو کیوٹ لیئی
بدا کینہہ کرونا تن بھگتی بمل بر دیئی

پربھو شری رام چندر جی و لکشمن اور سیتاجی نے بہت زور لگایا۔ پرنتو کیوٹ (ملاح) نے کچھ نہ لیا۔ تب دیا کے بھنڈار بھگوان شری رام چندر جی نے اپنی نرمل بھگتی کا وردان دے کر ملاح کو وداع کیا۔

پتی دیور سنگ کشل بہوری۔ آئی کروں جیہیں پوجا توری
سُنی سیا بینے پریم رس ساتی۔ بھئی تب بمل باری بر بانی

وہ یہ کہ میں پتی اور دیور کے ساتھ کشل پُوروک لوٹ کر تمہاری پوجا کروں۔ سیتاجی کی یہ نمرتا پریم رس سے بھری ہوئی پرارتھنا سُن کر گنگاجی کے پوتر جل سے یہ سُندر بانی ہوئی۔

سُنو رگھوبیر پریا بیدیہی۔ تو پربھاؤ جگ بدت نہ کیہی
لوکپ ہوہیں بلوکت توریں۔ توہی سیوہیں سب سدھی کر جوریں

ہے شری رگھوناتھ جی کی پیاری جانکی! سُنو۔ تمہارے پربھاؤ کو سنسار میں کون نہیں جانتا۔ جن پر تم کرپا درشٹی ڈالتی ہو۔ وہ لوکپال ہو جاتے ہیں۔

سب سیتھیاں ہاتھ جوڑ کر تمہاری سیوا کرتی ہیں۔

تمہہ جو ہم ہی بڑی بنے شنائی ۔ کرپا کینہی موہی دینہی بڑائی
تدپی دیہی میں دیہی اسیسا ۔ سپھل ہون ہت رنج باگیسا

آپ نے مجھ کو بڑی بلیتی سنائی۔ وہ آپ نے مجھ پر کرپا کر کے بڑائی دی ہے۔ تو بھی ہے دیوی! میں اپنی بانی سپھل کرنے کے نمت آپ کو آشیرواد دیتی ہوں۔

پران ناتھ دیور سہت کسل کوسلا آئی
ہو ہی سب من کامنا سجسو رہی جگ چھائی

تم اپنے پران ناتھ اور دیور سمیت کشل پورک ایودھیا واپس لوٹو گی۔ تمہاری سب کامنائیں پوری ہوں گی۔ اور سنسار میں پھر تمہاری سندر یش و کیرتی پھیل جائے گی۔

گنگ بچن سنی منگل مولا ۔ مدت سیا سرسری انوکولا
تب پربھو گوہ ہی کہیؤ گھر جاہو ۔ سنت سوکھ مکھو بھا اُر داہو

گنگا جی کے منگل مول بچن سنکر اور دیوندی کو اپنے انوکول جان کر سیتا جی بہت پرسن ہوئیں۔ تب پربھو نے نشاد راج گوہ کو گھر لوٹ جانے کے لئے کہا۔ پربھو کے یہ بچن سن کر نشاد راج کا منہ سوکھ گیا اور کلیجہ جلنے لگا۔

دین بچن گوہ کہہ کر جوری ۔ بنے سنہو رگھو کل منی موری
ناتھ ساتھ رہی پنتھو دیکھائی ۔ کری دن چاری چرن سیوکائی

نشاد راج ہاتھ جوڑ کر دین بچن بولے۔ ہے رگھو کل شرومنی آپ میری پرارتھنا سنئے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ رہ کر آپ کو راستہ دکھاتا جاؤں اور کچھ دن آپ کے چرنوں کی سیوا کروں۔

جیہیں بن جائی رہب رگھو راہی ۔ پرن کٹی میں کربی سہائی
تب موہی کہن جیسی دیو رجائی ۔ سوئی کرہوں رگھو بیر دوہائی

ہے رگھو ناتھ جی! جس بن میں جا کر آپ رہیں گے وہاں میں سندر پتوں کی جھونپڑی آپ کے رہنے کے لئے بنادوں گا تب

ہے رگھوبر آپ کی دوہائی ہے
مجھے آپ جیسی آگیا دیں گے۔
میں ویسا ہی کروں گا۔

سہج سنیہہ رام لکھی تاسو ۔ سنگ لینہہ گوہ ہریاں ہلاسو
پنی گوہ بن گیاتی بولی سب لینے ۔ کری پری توش بدا تب کینہے

نشاد راج کا سبھاوک پریم دیکھ شری رام چندر جی نے اُن کو ساتھ لے لیا۔ نشاد راج اس سے من میں بڑے ہی پرسن ہوئے پھر گوا نے اپنی جاتی کے لوگوں کو بلا لیا۔ اور سنتشٹ کر کے وداع کیا۔

تب گن پتی ہو سمری پربھو نائی سُر سر ہی ماتھ
سکھا انج سیا سہت بن گونو کینہہ رگھو ناتھ

تب گنیش جی اور شو جی کا سمرن کر کے اور گنگا جی کو مستک نوا کر پربھو شری رام چندر جی نشاد راج لکشمن اور سیتا سمیت بن کو چلے۔

تیہی دن بھیؤ بٹپ تر باسو ۔ لکھن سکھان سب کینہہ سپاسو
پرات پرات کرت کری رگھو رائی ۔ تیرتھ راجو دیکھ پربھو جائی

اس دن تو کسی ایک برکش کے نیچے نواس ہوا۔ لکشمن جی اور نشاد راج نے سب آرام کا سامان لا کر دیا۔ پراتہ کال اٹھ کر اور سب پراتہ کریا (شوچ سندھیا ہون آدی) کر کے شری رگھو ناتھ جی نے تیرتھ راج پریاگ جا کر درشن کئے

سچو ستیہ شردھا پریہ ناری ۔ مادھو سرس میتو ہتکاری
چاری پدارتھ بھرا بھنڈا رو ۔ پنیہ پردیس دیس اتی چارو

اس تیرتھ راج پریاگ کا منتری ستیہ (سچائی) ہے شردھا پریہ استری ہے۔ اور شری بینو مادھو جی جیسے ہتکاری متر ہیں۔ دھرم ارتھ کام موکش ان چاروں پدارتھوں سے بھنڈار بھرا ہے۔ اور وہ پوتر دیش اس راہ کا سندر دیش ہے۔

چھیتر اگم گڑھو گاڑھ سہاوا ۔ سپنے ہوں نہیں پرتی پچھینہہ پاوا
سین سکل تیرتھ بر دیرا ۔ کلش انیک دلن رن دھیرا

اس تیرتھ کا کشیتر (کھیت) ہی دُرگم ہے۔ مضبوط اور سندر قلعہ ہے

جس کو سپنے میں بھی پاپ رُوپی کام کرودھ آدک نہیں جیت سکتے۔ سامہے تیرتھ اس راجا کی شریشٹھ ویروں کی فوج ہے۔ پاپوں کی سینا کو کچل ڈالنے والے رن دھیر یودھا ہیں۔

سنگموُ سنگھاسنوُ سُبھی سوہا۔ چھترُ واکھے ٹُھوُ مُنی منوُ موہا
چنور جمُن اروُ گنگ ترنگا۔ دیکھی ہوہیں دُکھ دارِد بھنگا

گنگا جمنا اور سرسوتی کا سنگم اس کا بہت ہی سُندر سنگھاسن ہے۔ اکشے بٹ اس تیرتھ راج کا چھتر ہے۔ جو مُنیوں کے من کو بھی موہت کرتا ہے۔ جمنا جی اور گنگا جی کی ترنگیں اُس کے چنور ہیں۔ جن کو دیکھ کر ہی دُکھ اور کنگالی نشٹ ہو جاتی ہے۔

سیوہیں سکرتی سادھو سُچی پاوہی سب من کام
بندی بید پران گن کہہ ہیں نرمل گُن گرام

پُنیہ آتما اور پوتر سادھو اس کی سیوا کر کے سب منورتھ پاتے ہیں۔ وید اور پُران اس تیرتھ کے بھاٹ ہیں۔ جو اس کے نرمل گن سموہ کا ورنن کرتے ہیں۔

کو کہی سکئی پریاگ پربھاؤ۔ کلش پُنج کُنجر مرگ راؤ
اس تیرتھ پتی دیکھی سُہاوا۔ سُکھ ساگر رگھوُ بر سُکھ پاوا

اس تیرتھ راج پریاگ کے پربھاد کو کون کہہ سکتا ہے۔ جو کہ پاپ سموہ رُوپی ہاتھی کے مارنے کے لئے شیر ہے۔ اس سندر تیرتھ راج کو دیکھ کر سُکھ کے سمندر شری رگھوناتھ جی کو بھی سُکھ ہوا۔

کہی سیا لکھن ہی سکھی سنائی۔ شری مُکھ تیرتھ راج بڑائی
کری پرنامُ دیکھت بن باگا۔ کہت مہاتم اتی انوُ راگا

سیتا جی۔ لکشمن جی اور نشاد راج کو اس تیرتھ راج کی بڑائی پربھو شری رام چندر جی نے اپنے شری مُکھ سے کہہ کر سنائی۔ اسکے بعد پرنام کر کے باغ اور بن دیکھے اور بڑے پریم سے اُن کا مہاتم کہا۔

ایہی بدھی آئی بلوکی بینی۔ سُمرت سکل سُمنگل دینی
مُدت نہائی کینہی سو سیوا۔ پوجی جتھا بدھی تیرتھ دیوا

اس پرکار شری رام چندر جی نے آکر تری ویڑی کا درشن کیا۔ جو سمرن کرنے سے ہی سب سُندر منگلوں کو دینے والی ہے۔ پرسن ہو کر اشنان کیا اور شو جی کی پوجا کی۔ اور ودھی انوسار تیرتھ دیوتاؤں کا پوجن کیا۔

تب پربھو بھردواج پہیں آئے۔ کرت دنڈوت مُنی ار لائے
مُنی من مود نہ کچھو کہی جائی۔ برہما نند راسی جنوُ پائی

تب پھر پربھو شری رام چندر جی بھردواج جی کے پاس آئے انہیں دنڈوت پرنام کیا۔ بھردواج جی نے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔ بھردواج جی کے من میں جتنا آنند ہوا۔ اُس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ مانو انہیں پریم آنند کی راشی ہاتھ آگئی ہو۔

دینہی اسیس مُنیس اُر اتی انند دُو اس جانی
لوچن گوچر سُکرت پھل منہوں کئے بدھی آنی

مُنیشور بھردواج جی نے اُنکو آشیرواد دیا۔ پہچان کر اُنکے ہردے میں بڑا ہی آنند ہوا۔ کہ آج بدھاتا نے شری رام لکشمن اور سیتا جی کے رُوپ میں۔ مانو اُن کے سمپورن پُن کرموں کے پھل کو پرتیکش رُوپ میں اُن کی آنکھوں کے سامنے لا کر پرگٹ کر دیا ہے۔

کُسل پرسن کری آسن دینہے۔ پوجی پریم پریپورن کینہے
کند مُول پھل انکُر نیکے۔ دیئے آنی مُنی منہُ امی کے

کُشل پوچھ کر مُنی نے اُن کو آسن دیا۔ اور پریم سہت اُنکی پوجا کر کے اُنہیں پرسن کیا۔ پھر ایسے سُندر کند مول پھل انکُر لا دیئے جو کہ مانو امرت ہی تھے۔

سیا لکھن جن سہت سُہائے۔ اتی رُچی رام مُول پھل کھائے
بھئے بگت شرم رامُ سُکھارے۔ بھردواج مردُ بچن اُچارے

سیتا جی۔ لکشمن جی اور نشاد راج سمیت شری رام چندر جی نے اُن سُندر کند مُول پھلوں کو بڑے شوق سے کھایا تھکاوٹ دُور ہو جانے پر شری رام چندر جی بڑے سُکھی ہوئے تب بھردواج جی نے پربھو سے کومل بچن کہے۔

آجوُ سُپھل تپوُ تیرتھ تیاگوُ۔ آجوُ سُپھل جپ جوگ براگوُ

سپھل سکل شبھ سادھن ساجو۔ رام تمہہ ہی اولوکت آجو

ہے رام! آج میرا تپ، تیرتھ، نواس، تیاگ سب سپھل ہوا۔ آپ کے درشن کر کے۔ جپ۔ یوگ۔ اور ویراگ بھی سپھل ہوا ہے رام! آپ کو دیکھ کر آج میرے سارے شبھ سادھن بھی سپھل ہوئے۔

لابھ اودھی سکھ اودھی نہ دوجی۔ تمہریں درس آس سب پوجی
اب کری کرپا دیہو بر ایہو۔ نج پد سرسج سہج سنیہو

اس لوک اور پرلوک میں جتنے لابھ اور سکھ ہیں۔ آپکے درشن بغیر ان کی کوئی دوسری حد نہیں ہے۔ ہے رام! آپ کے درشن سے میری سب کامنائیں پوری ہو گئیں۔ اب کرپا کر کے مجھے یہی ور دان دیجئے۔ کہ آپ کے چرن کملوں میں میری سبھاوک پریتی ہو۔

کرم بچن من چھاڑی چھل جب لگی جنو نہ تمہار
تب لگی سکھو سپنے ہوں نہیں کیئیں کوٹی اُپچار

کیونکہ جب تک جیو من بچن کرم سے سب چھل کپٹ چھوڑ کر آپکے چرنوں سے شدھ پریم نہیں کرتا۔ تب تک کروڑوں جتن کرنے سے بھی اُسے سپنے میں بھی سکھ کی پراپتی نہیں ہو سکتی۔

سُنی منی بچن رامُو سکچانے۔ بھاؤ بھگتی آنند اگھانے
تب رگھوبر منی سُجسُو سہاوا۔ کوٹی بھانتی کہی سب ہی سُناوا

بھردواج منی کے شدھ بھگتی بھاو کے کارن آنند سے ترپت ہو کے ان شری رام چندر جی اُنکے بچن سُن کر بہو بارک درشٹی سے لجا گئے۔ تب شری رگھوناتھ جی نے منی راج کے سُندر یش کو کروڑوں پرکار کہہ کر سب کو سنایا۔

سو بڑ سو سب گُن گُن گیہو۔ جیہی منیس تمہہ آدر دیہو
منی رگھوبیر پرسپر نوہیں۔ بچن اگوچر سکھو انو بھوہیں

شری رام جی بولے۔ ہے منی راج! وہی بڑا ہے اور وہی سب گن گنوں کا بھنڈار ہے جس کو آپ آدر دیں۔ اس پرکار منی راج بھردواج اور شری رگھوناتھ جی دونو آپس میں ایک دوسرے کو ڈنڈوت کرتے ہیں۔ اور ایسے انوکھ سکھ کا انو بھو کرتے ہیں۔ کہ جو کہنے میں نہیں آسکتا۔ یعنی جس کا پار بانی نہیں پاسکتی۔

یہ سُدھی پائی پریاگ نواسی۔ بٹو تاپس منی سدھ اُداسی
بھردواج آشرم سب آئے۔ دیکھن دسرتھ سُتن سُہائے

یہ خبر سُن کر کہ شری رام لکشمن اور سیتا یہاں آئے ہیں۔ برہمچاری تپسوی، منی، سدھ اور اُداسی سب دسرتھ جی کے سُندر پتروں کو دیکھنے کے لیئے بھردواج آشرم میں آئے۔

رام پرنام کینہہ سب کاہو۔ مُدت بھئے لہی لوین لاہو
دیہیں اسیس پرم سُکھ پائی۔ پھرے سراہت سُندرتائی

شری رام چندر جی نے سب کو پرنام کیا۔ اُن کے درشن کر کے نیتروں کا لابھ اُٹھا کر سب پرسن ہوئے اور پرم آنند پا کر آشیرواد دیا۔ پھر شری رام جی کے سُندر رُوپ کی پرشنسا (تعریف) کرتے ہوئے واپس لوٹ گئے۔

رام کینہہ بشرام نسی پربات پریاگ نہائی
چلے سہت سیا لکھن جن مُدت منی ہی سرونائی

رات کو شری رام جی نے وہیں آرام کیا۔ صبح اُٹھ کر پریاگ راج میں اشنان کیا اور پرسن ہو کر منی جنوں کو ڈنڈوت پرنام کر کے سیتا لکشمن اور سیوک گوہ کے سہت آگے چلے۔

رام سپریم کہیو منی پاہیں۔ ناتھ کہیئے ہم کیہی مگ جاہیں
منی من بہسی رام سن کہہیں۔ سُگم سکل مگ تمہہ کہوں آہیں

چلتے سمے شری رام جی نے بڑے پریم سے بھردواج منی سے کہا۔ ہے ناتھ! کہیئے ہم کس مارگ سے جائیں۔ منی من میں ہنسے اور رام جی سے کہنے لگے۔ کہ آپ کیلئے تو سبھی مارگ سُگم ہیں۔

ساتھ لاگی منی شِشیہ بولائے۔ سُنی من مُدت پچاسک آئے
سبنہہ رام پر پریم اپارا۔ سکل کہہیں مگو دیکھ ہمارا

مارگ دکھلانے کے لئے اُن کے ساتھ بھیجنے کو بھردواج نے اپنے شاگردوں کو بلایا۔ بھگوان کے ساتھ جانے کی خبر سُن کر کوئی پچاس

شاگرد وہاں آگئے۔ سبھی کو شری سیتا رام جی سے اہلِ پریم ہے۔ سب یہی کہتے ہیں۔ کہ ہم نے اور کہیں اچھی طرح سے دیکھا ہوا ہے۔

مُنی بٹوچاری سنگ تب نیہے ۔ جنہہ بہو جنم سُکرت سب کینہے
کری پرنام شری آیسو پائی ۔ پریمت ہریاں چلے رگھو رائی

اُن میں سے چار برہمچاریوں کو بھردواج جی نے رام کے ساتھ کر دیا۔ بھگوان کے ساتھ اُن چار شاگردوں کو جانے کا سوبھاگیہ پراپت ہُوا۔ جنہوں نے جنم جنمانتر میں پنیہ کرم کئے تھے پھر شری رگھوناتھ جی نے رِشی کو پرنام کیا۔ اور اُنکی آگیا پاکر پرسن من سے وہ چل دیئے۔

گرام نکٹ جب نکسہیں جائی ۔ دیکھیہیں درسُو ناری نر دھائی
ہوہیں سناتھ جنم پھلُو پائی ۔ پھر ہیں دُکھیت منو سنگ پٹھائی

جب وہ کسی گاؤں کے پاس جا نکلتے ہیں۔ اُن کے درشن کرنے کے لئے استری پُرش دوڑے چلے آتے ہیں۔ وہ اناتھ ریتیم۔ لیے خود استری پُرش پربھو کے درشن پاکر سناتھ (بھگوان کی اوٹ پاکر) اپنے جنم پھل پاتے ہیں۔ اُنکے من بھگوان کے ساتھ چلے جاتے ہیں۔ اور شریر وہیں رہ جاتے ہیں۔ جس سے وہ دُکھی ہو کر اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔

بداکئے بٹو بنئے کری پھرے پائی من کام
اُتری نہائے جمُن جل جو سریر سم سیام

جب جمنا کے کنارے پر پربھو پہنچے تو انہوں نے چاروں برہمچاریوں سے بنتی کر کے انہیں واپس کر دیا۔ وہ برہمچاری اپنی من چاہی وستو پاکر لوٹے۔ جمنا کے پار اُتر کر پربھو شری رام چندر جی نے سمیت لکشمن سیتا اور گوہ کے جمنا جی میں اشنان کیا۔ جس کا پانی اُنکے سانولے شریر کے سمان سانولے رنگ کا تھا۔

سُنت تیر باسی نرناری ۔ دھائے نج نج کاج بساری
لکھن رام سیا سُندر تائی ۔ دیکھ کرہیں نج بھاگیہ بڑائی

جمنا جی کے کنارے رہنے والے استری پُرش یہ سُنکر کہ شری رام لکشمن سیتا اور گوہ سمیت یہاں آئے ہیں۔ اُن کو دیکھنے کے لئے اپنے کام دھندے چھوڑ کر دوڑ آئے۔ رام لکشمن اور سیتا جی کے سُندر

رُوپ کو دیکھکر وہ اپنے سوبھاگیہ (خوش قسمتی) کی بڑی بڑائی کرتے ہیں۔

اتی لالسا بسہیں من ماہیں ۔ ناؤں گاؤں بوجھت سکچا ہیں
جے تنہہ مہوں بیُے بردھ سیانے ۔ تنہہ کری جُگتی رامو پہچانے

اُن کے من میں اتی انت لالسا ہے کہ اُنکے نام اور گاؤں کا پتہ پوچھیں۔ پرنتو ایسا کرتے ہوئے وہ سب ڈرتے ہیں۔ اُن لوگوں میں سے جو بوڑھے اور چتر تھے۔ انہوں نے یُکتی سے شری رام چندر جی کو پہچان لیا

سکل کتھا تنہہ سبہی سُنائی ۔ بن ہی چلے پتو آیسو پائی
سُنی سبیت سکل پچھتا ہیں ۔ رانی رائن کینہہ بھل ناہیں

اُن بوڑھے اور چتر پُرشوں نے باقی سب استری پُرشوں کو ساری کتھا کہہ سنائی کہ پتا کی آگیا پاکر یہ بن کو جا رہے ہیں۔ یہ سُنکر سب کو کلیش ہوا اور وہ پچھتانے لگے۔ کہ راجہ اور رانی نے ان کو ایسی آگیا دے کر اچھا نہیں کیا۔

تیہی اوسر ایک تاپسُو آوا ۔ تیج پُنج لگھو بیس سُہاوا
کبی الکھت گتی بیشو براگی ۔ من کرم بچن رام انوراگی

اتنے میں وہاں ایک تپسوی آیا۔ جو تیج کا پنج (خزانہ) تھا مگر جس کی چھوٹی عمر تھی۔ اور رُوپ جس کا سُندر تھا۔ وہ کوئی گمنام کوی تھا۔ جو اپنا نام اور پتہ نہیں بتانا چاہتا تھا۔ اُس نے ویرکت پُرشوں کا سا بھیس دھارن کیا ہوا تھا۔ اور وہ من بچن کرم سے بھگوان کا پریمی تھا۔

سجل نین تن پُلکی نج اشٹ دیو پہچانی
پریو دنڈ جمی دھرنی تل دساہ جائی بکھائی

اپنے اشٹ دیو کو پہچان کر اُس کے نیتروں میں پریم آنسو بھر آئے دمارے پریم کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ وہ ڈنڈے کے سمان پرتھوی پر گر پڑا۔ اس کی اس پریم دشا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

رام سپریم پُلکی اُر لاوا ۔ پرم رنک جنو پارسُو پاوا
منہوں پریمو پرمارتھو دوؤ ۔ ملت دھریں تن کہہ سب کوؤ

شری رام چندر جی نے پریم سے پلکت ہو کر اُسے چھاتی سے لگا لیا

اُنہیں اتنا آنند ہوا۔ مانو جیا کنگال کو پارس منی مل گئی ہو۔ سب کوئی کہنے لگے کہ پریم اور پرمارتھ دونوں شریر دھارن کر کے آپس میں مل رہے ہیں۔

بہُوری لکھن پایَنہ سوئی لاگا۔ لینہہ اُٹھائی اُمگی انوراگا
پُنی سیا چرن دُھوری دھری سیسا۔ جننی جانی سِسُو دِینہی اسیسا

پھر اس نے لکشمن جی کے چرن پکڑ لئے۔ انہوں نے پریم بھری اُمنگوں سے اُسے اُٹھایا۔ پھر اُس نے سیتا جی کے چرنوں کی دُھول اُٹھا کر سر پر رکھی۔ سیتا جی نے اسے اپنا بچہ جان کر آشیرواد دیا۔

کینہہ نشاد دنڈوت تیہی۔ ملیہو مُدِت لکھی رام سنیہی
پئیت نین پُٹ رُوپ پِیُوشا۔ مُدِت سُسنو پائی جمی بھوکھا

نشاد راج نے اس تپسوی کو ونڈوت پرنام کیا۔ وہ رام جی کا پریمی جان کر نشاد راج سے بڑا پرسن ہو کر ملا۔ وہ تپسوی اپنے نیتر رُوپی دونوں میں شری رام کے سُندر رُوپ رُوپی امرت کو پی پی کر اتنا آنندت ہوا۔ مانو بھوکے کو کوئی ذائقہ دار لذیذ بھوجن مل گیا ہو۔

تے پِتُو ماتُو کہہو سکھی کیسے۔ جنہہ پٹھئے بن بالک ایسے
رام لکھن سیا رُوپ نہاری۔ ہوہیں سنیہہ بیکل نر ناری

دھر گاؤں کی استریاں آپس میں بات چیت کر رہی ہیں۔ ایک دُوسری سے کہنے لگی۔ ہے سکھی! کہو تو وہ ماتا پتا کتنے پتھر دل ہونگے جنہوں نے ان نازک بالکوں کو بن میں بھیج دیا۔ رام لکشمن اور سیتا جی کے رُوپ کو دیکھکر سب استری پُرش پریم وش ویاکل ہو گئے۔

تب رگھو بیر انیک بدھی سکھہی سکھاوا نو دینہہ
رام رجائسُو سیس دھری بھون گون تیہیں کینہہ

تب رگھوناتھ جی نے بہت طرح سے نشاد راج کو سمجھایا۔ اُس نے بھگوان کی آگیا کو سر ماتھے پر رکھ کر اپنے گھر کی طرف کُوچ کیا۔

پُنی سیا رام لکھن کر جوری۔ جمنہی کینہہ پرنامُو بہوری
چلے سی سیا مُدِت دوؤ بھائی۔ روی تنُوجا کئی کرت بڑائی

تب سیتا جی۔ شری رام چندر جی اور لکشمن جی تینوں نے ہاتھ جوڑ کر جمنا جی کو پھر پرنام کیا۔ اور سورج کنیا جمنا جی کی مہما کا ورنن کرتے ہوئے پرسن ہو کر سیتا جی سمیت دونوں بھائی آگے چلے۔

پتھک انیک ملہیں مگ جاتا۔ کہہیں سپریم دیکھی دوؤ بھراتا
راج لکھن سب انگ تمہارے۔ دیکھی سوچو اتی ہردیہ ہمارے

راستے میں جاتے ہوئے بہت سے مُسافر ملتے ہیں۔ وہ دونوں بھائیوں کو دیکھکر پریم پُوروک کہتے ہیں۔ کہ تمہارے انگ انگ سے راج لکشن (نشانی) ہی دکھائی دیتے ہیں۔

مارگ چلہو پیادیہی پائیں۔ جیوتش جھوٹھ ہمارے بھائیں
اگم پنتھ گری کانن بھاری۔ تیہی مہن ساتھ ناری سکماری

تم لوگ راج کُمار ہوتے ہوئے بھی راستے میں پیدل جا رہے ہو۔ اس سے ہماری سمجھ میں تو یہ آتا ہے کہ جوتش شاستر سب جھوٹا ہی ہے بیٹے بھرے پہاڑی دُرگم (دشوار گذار) راستے ہیں۔ کیسا بھیانک بن ہے۔ تس پر تمہارے ساتھ نازک بدن استری بھی ہے۔

کری کیہری بن جائی نہ جوئی۔ ہم سنگ چلہیں جو آئیسُو ہوئی
جاب جہاں لگی تہاں پہنچائی۔ پھرب بہوری تمہہی سر نائی

ہاتھی اور شیروں سے بھرا ہوا یہ بن اتنا بھیانک ہے کہ دیکھا تک نہیں جاتا۔ اگر آپ آگیا دیں تو ہم آپ کے ساتھ چلیں۔ آپ جہاں تک جائیں گے وہاں پہنچا کر ہم آپ کو پرنام کر کے لوٹ آئیں گے۔

ایہی بدھی پوچھہیں پریم بس پُلک گات جل نین
کرپا سندھو پھیرہیں تنہہی کہی بنیت مردو بین!!

اس پرکار پریم وش ہو کر مسافر پُلکت شریر ہو کر اور نیتروں میں پریم آنسو بھر کر اُن سے پُوچھتے ہیں۔ کرپا ساگر بھگوان پریم بھرے کومل نمر پُوروک بچن کہہ کر انہیں لوٹا دیتے ہیں۔

جے پُر گانو بسہیں مگ ماہیں۔ تنہہی ناگ سُر نگر سِہاہیں
کیہہ سُکرتیں کیہی گھری بسائیں۔ دھنیہ پُنیہ مئے پرم سُہاہیں

بھگوان جس راستے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اُس راہ میں جو گاؤں اور قصبے بسے ہوئے ہیں۔ اُن کے سوبھاگیہ کو دیکھ کر ناگ اور دیوتاؤں کے گاؤں اور شہر اُن کی سراہنا کرتے ہیں۔ اور رشک کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ کس پنیہ آتما نے کس شبھ گھڑی میں ان گاؤں اور قصبوں کو بسایا تھا۔ جو آج اتنے سوبھاگیہ شالی۔ پنیہ مے اور پرم سُندر ہو رہے ہیں۔

جہاں جہاں رام چرن چلی جاہیں۔ تنہہ سمان امراوتی نا ہیں
پُنیہ پُنج مگ نکٹ نواسی۔ تنہہ ہی سراہیں سُر پُر باسی

جہاں جہاں پربھو شری رام چندر جی کے چرن پڑتے ہیں اُن کے سمان اندرپُری بھی نہیں ہے۔ رستے کے پاس رہنے والے استری پُرش بھی پنیہ کی راشی ہیں۔ جن کے بھاگ کی سراہنا دیولوک کے رہنے والے دیوتا بھی کرتے ہیں۔

جے بھری نین بلوکہیں رام ہی۔ سیتا لکھن سہت گھن سیام ہی
جے سر سرت رام اوگاہہیں۔ تنہہ ہی دیو سر سرت سراہہیں

جو نیتر بھر کر سیتا لکشمن سہت گھن شیام شری رام چندر جی کے درشن کرتے ہیں۔ جس سروروں (تالابوں) ندیوں میں شری رام چندر جی اشنان کرتے اور پار کر کے آگے بڑھتے ہیں۔ دیوتاؤں کے تالاب اور ندیاں بھی اُن کی سراہنا کرتے ہیں۔

جیہی ترُو تر پربھو بیٹھہیں جائی۔ کرہیں کلپ ترو تاسو بڑائی
پرسی رام پد پدم پراگا۔ مانتی بھومی بھوری نج بھاگا

جس برکش کے تلے پربھو شری رام چندر جی بیٹھ کر آرام کرتے ہیں کلپ برکش بھی اس برکش کی پرشنسا کرتے ہیں۔ بھگوان کے چرن کملوں کی رج کا سپرش کر کے دھرتی بھی اپنے سوبھاگیہ کی سراہنا کرتی ہے۔

چھاہ کرہیں گھن بُدھ گن برشہیں سُمن سہاہیں
دیکھت گری بن بہگ مرگ رام چلے مگ جاہیں

راستے میں بادل چھایا کر رہے ہیں۔ دیوتا گن پھول برسا رہے ہیں اور رشک کر رہے ہیں۔ بھگوان شری رام چندر جی پہاڑ۔ بن۔ پنچھی پشوؤں کو دیکھتے ہوئے راستے میں چلے جا رہے ہیں۔

سیتا لکھن سہت رگھو رائی۔ گاؤں نکٹ جب نکسہیں جائی
سنی سب بال برِدھ نر ناری۔ چلہیں ترت گرہ کاج بساری

سیتا لکشمن کے سہت شری رگھوناتھ جی جس گاؤں کے پاس جا نکلتے ہیں۔ تب اُن کے آنے کی خبر سن کر بالک۔ بوڑھے استری پُرش اپنے گھر کے کام دھندے چھوڑ کر اُن کے درشن کے لیے چل پڑتے ہیں۔

رام لکھن سیا رُوپ نہاری۔ پائی نین پھل ہوہیں سُکھاری
سجل بلوچن پلک سریرا۔ سب بھئے مگن دیکھی دوؤ بیرا

رام لکشمن اور سیتا جی کے سندر رُوپ کو دیکھ کر وہ نیتروں کا پھل پا کر سُکھی ہوتے ہیں۔ اُن کے نیتروں میں جل بھر آیا۔ شریر پلکت ہو گیا دونوں بھائیوں کو دیکھ کر سب پریم مگن ہو گئے۔

برنی نہ جائی دسا تنہہ کیری۔ لہی جنو رنکنہہ سُرمنی ڈھیری
ایکنہہ ایک بولی سکھ دیہیں۔ لوچن لاہو لیہو چھن ایہیں

اُنکی دشا کا ورنن نہیں کیا جاسکتا۔ مانو کنگال کو چنتامنی کی ڈھیر ہاتھ آگئی ہو۔ وہ ایک دوسرے کو پکار پکار کر شکشا دیتے ہیں کہ ابھی کھشن نیتروں کا لابھ اُٹھاؤ۔

رامہی دیکھی ایک انُوراگے۔ چتوت چلے جاہیں سنگ لاگے
ایک نین مگ چھبی اُر آنی۔ ہوہیں سِتھل تن من بر بانی

کوئی تو رام جی کے سُندر رُوپ پر مست ہوا۔ انہیں دیکھتا ہوا اُن کے ساتھ چلا جارہا ہے۔ تو کوئی نیتر مارگ سے اُنکی شوبھا کو ہردے میں لے جاکر شریر من اور بانی سے سکتے کی سی حالت میں ہو جاتا ہے۔

ایک دیکھی بٹ چھاہ بھلی ڈاسی مرِدل ترن پات
کہہیں گنوائیے چھنکو شرمو گونب ابہیں کہ پرات

کوئی ایک سندر برگد کا سایہ دیکھ کر سندر کومل گھاس اور پتے بچھا کر کہتا ہے۔ کہ مہاراج پل بھر یہاں بیٹھ کر تھکان دُور کیجئے۔ پھر چاہے تو ابھی

جانا یا پھر سویرے اُٹھ کر چلے جانا۔

ایک کلس کھری آہ نہیں پانی۔ اپنچئے ناتھ کہیں مردُو پانی

سُنی پربیہ نکپٹ پہنچی اتی دکھی۔ رام کرپال سوسیل سبھکھی

کوئی پانی کا گھڑا بھر کر لے آتا ہے۔ اور کومل بانی سے کہتا ہے۔ ہے ناتھ! آپ جل گرہن کیجیے۔ اُن کے پریم بچن سُنکر اور اُن کی بہت ہی پریتی دیکھکر کرپالو اور پرم سوشیل شری رام چندر جی نے

جانی شرمت سیا من ماہیں۔ گھرک بلمبو کینہہ بٹ چھاہیں

مُدت ناری نر دیکھیں سوبھا۔ رُوپ انُوپ نین منتو لوبھا

من ہی من سیتا جی کو تھکی ہوئی جان کر گھڑی بھر کے لئے بڑ کے سایہ کے تلے آرام کیا۔ استری پُرش پرسن ہو کر ان کی شوبھا دیکھ رہے ہیں۔ اُن کے انوپم (لاثانی) روپ کو دیکھ کر سب کے من مگن ہو گئے۔

ایک ٹک سب سوہہیں چہوں اورا۔ رام چندر مُکھ چند چکورا

ترُن تمال برن تنو سوہا۔ دیکھت کوٹی مدن منو موہا

سب لوگ ٹکٹکی لگائے چاروں طرف سے شوبھا پاتے ہوئے چکور کی طرح شری رام چندر جی کے چندر مُکھ کو دیکھ رہے ہیں۔ جوان تمال برکش کے رنگ جیسا شری رام جی کا سانولا شریر اتنی شوبھا پا رہا ہے۔ جسے دیکھ کر کروڑوں کام دیو کے من موہت ہو جاتے ہیں۔

دامنی برن لکھن سُٹھی نیکے۔ نکھ سکھ سُبھگ بھاوتے جی کے

مُنی پٹ کٹنہہ کسیں تُونیرا۔ سوہہیں کرکملنی دھنُو تیرا

بجلی کے سے تیج والے رنگ کے لکشمن بہت ہی سُندر معلوم ہوتے ہیں۔ وہ ایڑی سے لے کر چوٹی تک سُندر ہیں اور من کو موہنے والے ہیں۔ دونو بھائی منیوں کے بستر پہنے ہوئے ہیں۔ اور کمر میں ترکش کسے ہوئے ہیں۔ کمل جیسے سُندر ہاتھوں میں دھنش اور بان شوبھا پا رہے ہیں۔

جٹا مُکٹ سیسنی سُبھگ اُر بھج نین بیسال

سرد پرب بِدھو بدن براست سوید کن جال

اُن کے سروں پر سُندر جٹاؤں کے مُکٹ ہیں۔ چھاتی، بھجائیں

اور نین بڑے وشال ہیں۔ سرد پونماشی کے چندرماں کے سمان سندر مُکھوں پر پسینے کے بوندوں کے سموہ شوبھا پا رہے ہیں۔

برنی نہ جائی منوہر جوری۔ سوبھا بہت تھوری متی موری

رام لکھن سیا سُندر تائی۔ سب چتو ہیں چت من متی لائی

ایسے سُندر دونو بھائیوں کی منوہر جوڑی کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اُن کی شوبھا اپار اور میری بُدھی بہت ہی تھوڑی ہے۔ رام لکشمن اور سیتا جی کے سُندر روپ کو سب لوگ من بُدھی اور چت لگا کر دیکھ رہے ہیں۔

تھکے ناری نر پریم پیاسے۔ منہوں مرگی مرگ دیکھی دیا سے

سیا سمیپ گرام تیا جاہیں۔ پوچھت اتی سنیہاں سکچا ہیں

بھگوان شری رام چندر جی کے پریم کے پیاسے استری پُرشوں کی اُن کے سُندر روپ کو دیکھ کر ایسی دشا ہو گئی۔ مانو دیپک کی لاٹ کو دیکھکر ہرن اور ہرنی بے سُدھ ہو گیا ہو۔ ارتھات اُن کے ٹکٹکی لگا کر سُندر رُوپ کو دیکھتے دیکھتے سب انگ شتھل ہو گئے۔ گاؤں کی استریاں سیتا جی کے پاس جاتی ہیں۔ پرنتو اُنکے پرتی اتی انت پریم کے کارن ان سے کچھ پوچھنے میں لجاتی ہیں۔

بار بار سب لاگہیں پائیں۔ کہہیں بچن مردُو سرل سُبھائیں

راجکماری بنئے ہم کرہیں۔ تیا سبھائیں کچھ پوچھت ڈرہیں

بار بار سب اُنکے پاؤں پڑتی ہیں اور سبھاؤ سے ہی سیدھے سادے کومل بچن کہتی ہیں۔ پرنتو استری سبھاؤ کے کارن کچھ پوچھتے ہوئے ڈرتی بھی ہیں۔

سوامنی اَبنئے چھمبی ہماری۔ بلگو نہ مانب جانی گنواری

راج کنور دوؤ سہج سلونے۔ انہہ تیں لہی دُتی مرکت سونے

ہے سوامنی! ہماری گُستاخی معاف۔ ہمیں گاؤں کی گنواری استریاں جان کر غصہ نہ کرنا۔ یہ دونو راجکمار سبھاؤ سے ہی پرم سُندر ہیں اور نیلم منی اور سونے نے ان دونوں سے ہی سُندرتا اور چمک لے کر شوبھا پائی ہے۔

سیامل گور کسور بر سُندر سُشما این

سرد سرب ری نانتھ مکھو سرد سروُرہ نین
ایک کا سانولا اور دُوسرے کا گورا رنگ ہے۔

چڑھتی ہوئی جوانی کی اوستھا ہے۔ دونوں ہی پرم شوبھا کے بھنڈار ہیں۔ سرد رتو کے پورن چندرما کے سمان سندر اُنکے چہرے ہیں۔ اور سرد رتو کے کمل کے سمان سُندر اُن کی آنکھیں ہیں۔

ماس پاراین سولھواں وشرام

نواہن پاراین چوتھا وشرام

کوٹی منوج لجاونہارے۔ سُمکھی کہُو کو آہی تمہارے
سُنی سنیہہ مئے منجُل بانی۔ سکچی سیا من مہوں مُسکانی

یہ دونو کروڑوں کام دیووں کو بھی اپنے سُندر رُوپ سے لجانے والے ہیں۔ ہے سُندر مُکھی یہ تو کہو کہ تمہارا ان سے کیا رشتہ ہے۔ اُنکی ایسی پریم بھری سندر بانی کو سُنکر سیتا جی لجا گئیں اور من ہیں مُسکرائیں۔

تنہہ ہی بلوکی بلوکتی دھرنی۔ دُہُوں سکوچ سکچتی بربرنی
سکُچی سپریم بال مرگ نینی۔ بولی مدُھر بچن پک بینی

اُن استریوں کو دیکھکر سیتا جی زمین کی طرف آنکھیں نیچی کرکے دیکھنے لگیں۔ دونو طرف ہی سنکوچ ہے۔ یدی وہ اُن کو اُتر دیتی ہیں تو انہیں رشتہ بتلانے میں استری سبھاو کے کارن لجا آتی ہے۔ اور یدی وہ اُن کی بات کا اُتر نہ دے تو گاؤں کی سیدھی سادی استریاں نراش ہو جائیں گی۔ اسلئے سیتا جی پس و پیش میں پڑ گئیں۔ آخر بال مرگ نینی اور کوئل کے سمان مدُھر بانی والی سیتا جی پریم سہت لجاتی ہوئی میٹھے بچن بولیں۔

سہج سبھائے سبھاگ تن گورے۔ نامو لکھن لگھُو دیور مورے
بہوری بدن بدھو آنچل ڈھانکی۔ پیا تن چتئی بھونہہ کری بانکی
کھنجن منجُو ترچھے نینیہی۔ نج پتی کہُو تنہہ ہی سیا سینی

کھئیں بارت سب گرام بدھوٹیں۔ رنکہہ رائے راسی جنُو لُوٹیں

یہ جو سہج سبھاؤ سے ہی سندر اور گورے شریر کے ہیں اُنکا نام لکشمن ہے۔ یہ میرے چھوٹے دیور ہیں۔ پھر اپنے چندر مُکھ کو آنچل سے ڈھاک کر شری رام چندر جی کی اور دیکھ کر بھویں ترچھی کرکے کھنجن پنچھی کے سے سُندر نیتروں کو ترچھے کرکے سیتا جی نے شری رام جی کی اور اشارہ کرکے انہیں کہا کہ یہ میرے پتی ہیں۔ یہ جان کر گاؤں کی سب جوان استریاں پرسن ہو گئیں۔ مانو کنگالوں نے دھن کے ڈھیر لُوٹ لئے ہوں۔

اتی سپریم سیا پاین پری بہو بدھی دیہیں اسیس
سدا سوہاگنی ہو ہو تمہہ جب لگی مہی اہی سیس

وہ اتی انت پریم سے سیتا جی کے پاؤں پکڑ کر بہت پرکار سے اُنہیں آشیش (دُعا) دیتی ہیں کہ جب تک یہ پرتھوی شیشناگ جی کے سر پر ہے۔ تب تک تمہارا سہاگ اٹل رہے۔

پاربتی سم پتی پریہ ہو ہو۔ دیبی نہ ہم پر چھاڑب چھوہو
پُنی پُنی بنے کریئے کر جوری۔ جوں ایہی مارگ پھریئے بہوری
درسنُو دیب جانی نج داسی۔ لکھیں سیاں سب پریم پیاسی
مدُھر بچن کہی کہی پرتیو شیں۔ جنُو کمُدنیں کومدیں پوشیں

پاربتی کے سمان تم اپنے پتی کی سدا پیاری بنی رہو۔ ہم پر سدا ہی کرپا

درشتی رکھنا۔ ہم بار بار ہاتھ جوڑ کر آپ سے پرارتھنا کرتی ہیں۔ کہ اگر آپ واپسی کے سمے اس مارگ سے لوٹیں تو ہمیں اپنی داسی جان کر درشن دیتی جانا۔ سیتاجی نے سب کو پریم کی پیاسی دیکھکر میٹھے بچن کہہ کہہ کر اُنہیں سنتشٹ کیا۔ مانو چاندنی نے کُمدنیوں کو کھلا کر اُن کا پالن کیا ہو۔

تب ہیں لکھن رگھوبر رُکھ جانی۔ پوچھیؤ مگو لوگنہی مردو بانی
سنت ناری نر بھئے دُکھاری۔ پُلکت گات بلوچن باری

تب شری رام چندرجی کی اچھا دیکھ کر لکشمن جی نے لوگوں سے کومل بانی سے راستہ پوچھا۔ یہ سنتے ہی سب استری پُرش دُکھی ہو گئے۔ اُن کے شریر پُلکت ہو گئے۔ اور آنکھوں میں ویوگ کے مارے پریم آنسو بھر آئے

مٹا مود من بھئے ملینے۔ بدھی ندھی دینہہ لیت جنو چھینے
سمجھی کرم گتی دھیر جو کینہا۔ سودھی سُگم مگو تنہہ کہی دینہا

ان کا آنند مٹ گیا۔ من اُداس ہو گیا۔ مانو بدھاتا نے خزانہ دیکر چھین لیا ہو۔ کرم گتی سمجھکر انہوں نے دھیرج دھری اور اچھی طرح نشچے کر کے آسان راستہ اُنہیں بتلا دیا۔

لکھن جانکی سہت تب گونو کینہہ رگھو ناتھ
پھیرے سب پریہ بچن کہی لئے لائی من ساتھ

تب شری رام چندرجی نے لکشمن اور سیتا سہت وہاں سے کوچ کیا۔ اور سب لوگوں کو پیارے بچن کہہ کر واپس لوٹایا۔ پرنتو اُن کے من بھگوان کے ساتھ ہی چلے گئے۔

پھرت ناری نر اتی پچھتا ہیں۔ دیئیہی دوشو دیہیں من ماہیں
سہت بشاد پرسپر کہہیں۔ بدھی کرتب اُلٹے سب اہہیں

واپس لوٹتے ہوئے وہ استری پُرش بڑا ہی پچھتاتے ہیں۔ اور من ہی من دیو کو دوش دیتے ہیں۔ اور بڑے ہی دُکھ کے ساتھ آپس میں کہہ رہے ہیں کہ بدھاتا کے سب کھیل اُلٹے ہیں۔

نپٹ نرنکش نٹھر نسنکو۔ جیہیں سسی کینہہ سرج سکلنکو
رُوکھ کلپتر ساگر کھارا۔ تیہیں پٹھئے بن راج کمارا

بدھاتا بالکل ہی سوتنتر کٹھور دل اور نڈر ہے۔ جس نے چندرما کو

روگی اور کلنکت کر دیا ہے (روگی اس لئے کہ وہ گھٹتا بڑھتا ہے۔ اور کلنکت اس لئے کہ اس میں سیاہ داغ ہے) سب کامناؤں کو پورا کرنے والے کلپ برکش کو جڑ پیڑ بنا دیا۔ اور سمندر کو کھاری بنایا۔ اس نے ہی ان سندر راج کماروں کو بن میں بھیجا ہے۔

جوں پے انہہ ہی دینہہ بنباسو۔ کینہہ بادی بدھی بھوگ بلاسو
اے بچرہیں مگ بنو پدترانا۔ رچے بادی بدھی باہن نانا

جب بدھاتا نے ایسے سندر راجکماروں کو بنباس دے دیا۔ تو اُس نے بھوگ ولاس کس کے لئے بنائے؟ ارتھات ویرتھ ہی بنائے۔ جب ایسے سُندر نازک بدن راجکمار بن میں ننگے پاؤں چل رہے ہیں تو بدھاتا نے انیکوں پرکار کی سواریاں کس مطلب کے لئے بنائیں۔ ارتھات اُنکی رچنا ویرتھ ہی ہے۔

اے مہی پرہیں ڈاسی کُس پاتا۔ سُبھگ سیج کت سرجت بدھاتا
ترو بر باس انہہ ہی بدھی دینہا۔ دھول دھام رچی رچی شرمو کینہا

جب یہ سندر راج کمار گھاس اور پتّوں کا بچھونا کر کے زمین پر سوتے ہیں۔ تو سُندر سیج بدھاتا نے کس لئے بنائی ہے؟ جب بدھاتا نے اُن کو برکشوں کے سایہ تلے نواس دیا ہے تو بڑے بڑے سُندر محلوں کی رچنا کر کے مُفت میں اتنی محنت کس لئے کی۔؟

جوں اے مُنی پٹ دھر جٹل سُندر سُٹھی سُکُمار
بِبِدھ بھانتی بھوشن بسن بادی کیئے کرتار

جب یہ سُندر اور بالکل ہی نازک بدن ہو کر بھی مُنیوں کے بستر پہنتے اور سر پر جٹا دھارن کرتے ہیں تو بھانت بھانت کے گہنے کپڑے بدھاتا نے کس مطلب کے لئے بنائے۔؟ ارتھات ویرتھ ہی بنائے۔

جوں اے کند مُول پھل کھاہیں۔ بادی سدھا دی اسن جگ ماہیں
ایک کہہ ہیں اے سہج سُہائے۔ آپُ پرگٹ بھئے بدھی نہ بنائے

جب یہ کند مُول پھل کھاتے ہیں۔ تو سنسار بھر میں امرت آدی بھوجن ویرتھ بنائے گئے ہیں۔ کوئی ایک کہتے ہیں کہ اے بھائی! یہ تو

اپنے سہج سبھاؤ سے ہی سُندر ہیں۔ یہ اپنے آپ ہی پرگٹ ہوئے ہیں۔ بدھاتا کے بنائے نہیں ہیں۔

جہاں لگی بید کہی بدھی کرنی۔ شرون نین من گوچر برنی
دیکھو کھوجی بھون دس چاری۔ کہاں اس پُرش کہاں اسی ناری

سُننے۔ دیکھنے اور سوچنے میں آنے والی بدھاتا کی جو کرنی وید وں نے کہی ہے۔ وہاں تک چودہ لوکوں میں ڈھونڈ کر دیکھیے۔ کہیں بھی ان راجکماروں جیسے پُرش اور سیتا جیسی استری نہیں ہے۔ اس لئے یہ تینوں الوکک ہیں۔

انہہ دیکھی بدھی منُو انوُراگا۔ پٹتر جوگ بنائے لاگا
کینہہ بہت شرم ایک نہ آئے۔ تیہیں ایرشا بن آئی دُرائے

انہیں دیکھ کر بدھاتا کا من مُگدھ ہو گیا۔ تب وہ بھی اُن کے مقابلے کے دوسرے استری پُرش بنانے لگا۔ اس نے بہت زور لگایا۔ پرنتو اُن کے مقابلے کا ایک بھی پُرش نہ بنا۔ اسی حسد کے مارے اُس نے اُن کو بن میں لاکر چھپا دیا۔

ایک کہہیں ہم بہت نہ جانہیں۔ آپہو پرم دھنیہ کری مانہیں
تے پُنی پُنیہ پنج ہم لیکھے۔ جے دیکھہیں دیکھیہیں جنہہ دیکھے

کوئی ایک کہنے لگے کہ ہم بہت نہیں جانتے۔ ہاں ہم اپنا بڑا ہی سوبھاگیہ سمجھتے ہیں۔ جو ہمیں اُن کے درشن ہوئے۔ اور ہماری سمجھ میں تو جنہوں نے انہیں دیکھا ہے۔ جو دیکھ رہے ہیں اور جو آئندہ دیکھیں گے وہ سب بڑے ہی پُنیہ آتما ہیں۔

ایہی بدھی کہی کہی بچن پریہ لیہیں نین بھری نیر
کہی چلیہیں مارگ اگم سُٹھی سُکمار سریر

اس پرکار سب لوگ پیارے بچن کہہ کہہ کر نیتروں میں آنسو بھر لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ سُندر کومل بدن کیسے کٹھن راستے پر چلیں گے۔

ناری سنیہہ بکل بس ہوئیں۔ چکئیں سانجھ سمے جنُو سوہیں
مرد پد کمل کٹھن مگو جانی۔ گہبری ہردیاں کہیں برِبانی

استریاں تو پریم کے مارے ویاکل ہو رہی ہیں۔ مانو شام کے وقت چکوی ویوگ کی پیڑا سے دُکھی ہو گئی ہو۔ راستے کو کٹھن اور شری رام لکشمن اور سیتا جی کے چرن کملوں کو کومل جان کر ویاکل ہردے سے کومل بانی سے کہتی ہیں۔

پرست مرُدُل چرن اُرونارے۔ سکُچتی مہی جمی ہردے ہمارے
جوں جگدیش انہہ ہی بن دینہا۔ کس نہ سُمن مئے مارگ کینہا

اُن کے کومل اور لال لال چرنوں کو چھُونے ہی پرتھوی اپنے سخت سبھاؤ کے کارن اپنے آپکو ان کومل چرنوں کی سپرش کے ایوگیہ سمجھ کر ویسے ہی لجاتی ہے۔ جیسے کہ ہمارے ہردے اپنے آپکو انکے الوکک درشنوں کے ایوگیہ سمجھ کر شرمندہ ہوتے ہیں۔ یدی جگدیشور نے انہیں بنباس ہی دینا تھا تو اُن کے لئے کٹھن راستوں میں پھُول کیوں نہ بچھا دیئے۔

جوں مانگا پائیے بدھی پاہیں۔ اے رکھیہیں سکھی آنکھنہہ ماہیں
جے نر ناری نہ اوسر آئے۔ تنہہ سیا رامُو نہ دیکھن پائے

سکھی! اگر بدھاتا ہمیں اپنی مُنہ مانگی مراد دے دیں تو ہم اُن سے مانگ کر ان تینوں کو اپنی آنکھوں میں رکھیں۔ جو استری پُرش کسی کارن وش موقع پر حاضر نہ تھے اور انہوں نے سیتا اور رام جی کو نہیں دیکھا۔

سُنی سرُوپُو بُوجھہیں اکلائی۔ اب لگی گئے کہاں لگی بھائی
سمرتھ دھائی بلوکہیں جائی۔ پرمُدت پھرہیں جنم پھل پائی

وہ اُن کے سُندر سرُوپ کو کانوں سے سُن کر ہی ویاکل ہوئے پوچھتے ہیں۔ کہ ہے بھائی! اب تک وہ کتنی دُور تک گئے ہوں گے! سامرتھ والے تو دوڑ کر اُن کے درشن کر کے جنم کا پھل پا کر پرسن ہوتے واپس لوٹ آتے ہیں۔

ابلا بالک برِدھ جن کر میجہیں پچھتاہیں
ہوئیں پریم بس لوگ اِمی رامُو جہاں جہاں جاہیں

جن میں دوڑنے کی شکتی نہیں وہ ابلا استریاں۔ بالک اور بوڑھے

ہاتھ مل مل کر چھپاتے ہیں۔ اس پرکار جہاں جہاں سے بھی بھگوان
گذر جاتے ہیں۔ وہاں وہاں لوگ اس طرح پریم کے وش میں جاتے ہیں۔

گاؤں گاؤں اس ہوئی آنند و۔ دیکھی بھانو کل کیرو چند و
جے کچھو سماچار سُنی پاوہیں۔ تے نرپ رانی ہی دوسو لگاوہیں

سُوریہ ونش رُوپی کُمدنی کے کھلانے اور پوشن کرنے والے چندر
سروپ شری رام چندر جی کو دیکھکر گاؤں گاؤں میں ایساہی آنند ہو
رہاہے۔ جو کوئی اُن کے بن جانے کی ساری کتھا کو سُن پاتے ہیں۔ وہ
راجہ دشرتھ اور رانی کیکئی کو دوش لگاتے ہیں۔

کہہس ایک اتی بھل نرناہو۔ دینہہ ہمہی جوئی لوچن لاہو
کہیں پرسپر لوگ لوگائیں۔ باتیں سرل سینہہ شہائیں

کوئی ایک کہتے ہیں کہ راجہ نے بہت ہی اچھا کیا۔ جنہوں نے
ہمیں نیتروں کا لابھ دیا۔ استری پرش آپس میں سیدھی سادی پریم
بھری سُندر باتیں کر رہے ہیں۔

تے پتُو ماتو دھنیہ جنہہ جائے۔ دھنیہ سو نگرو جہاں تے آئے
دھنیہ سو دیس سیلو بن گاؤں۔ جہاں جہاں جاہیں دھنیہ سوئی ٹھاؤ

وہ ماتا پتا دھنیہ ہیں۔ جنہوں نے انہیں جنم دیا۔ وہ نگر دھنیہ
ہے جہاں سے یہ آئے ہیں۔ وہ دیش پربت بن اور گاؤں دھنیہ ہے
اور وہ ستھان بھی دھنیہ ہے جہاں جہاں یہ جاویں گے۔

سُکھو پائیو برنچی رچی تیہی۔ اے جیہی کے سب بھانتی سنیہی
رام لکھن پتھی کتھا سُہائی۔ رہی سکل مگ کانن چھائی

برہما جی نے بھی اس پرش کو رچ کر سُکھ پایا ہے جس کے
سب پرکار سے شری رام چندر جی ہتکاری ہیں۔ شری رام اور لکشمن نامی
یاتریوں کی یہ سُندر سُہاونی کتھا سارے بن اور راستوں میں چھا گئی
ہے۔

ایہی بدھی رگھو کل کمل روی مگ لوگنہ سکھ دیت
جاہیں چلے دیکھت بپن سیا سومتر سمیت

اس پرکار رگھو کل رُوپی کمل کے سُوریہ شری رام چندر جی راستے
کے لوگوں کو سُکھ دیتے ہوئے اور بن کو دیکھتے ہوئے سیتا لکشمن
سمیت جارہے ہیں۔

آگیں رامو لکھنو بنے پاچھیں۔ تاپس بیش براجت کاچھیں
اُبھئے بیچ سیا سوہتی کیسیں۔ برہم جیو بیچ مایا جیسیں

آگے شری رام چندر جی ہیں۔ پیچھے لکشمن جی شوبھا پا رہے ہیں
دونو تپسیوں کا بھیس دھارن کئے بڑی ہی شوبھا پا رہے ہیں۔ ان کے
بیچ میں سیتاجی کیسے شوبھا پا رہی ہیں۔ جیسے برہم اور جیو کے بیچ مایا
شوبھا پا رہی ہو۔

بہوری کہہوں چھبی جسی من بسئی۔ جنو مدھو مدن مدھیہ رتی لسئی
اُپما بہوری کہہوں جیاں جوہی۔ جنو بدھ بدھو روہنی سوہی

پھر جیسی شوبھا میرے من میں بس رہی ہے۔ اُسی کو کہتا ہوں۔
مانو بسنت رتو اور کام دیو کے بیچ میں رتی شوبھا پا رہی ہو۔ پھر اپنے
ہردے کو کھوج کر اُپما کہتا ہوں مانو بدھ اور چندرما کے بیچ روہنی
شوبھا پا رہی ہو۔

پربھو پد ریکھ بیچ بیچ سیتا۔ دھرتی چرن مگ چلتی سبھیتا
سیا رام پد انک براہیں۔ لکھن چلہیں مگو داہن لائیں

پربھو شری رام چندر جی کے زمین پر لگے ہوئے پاؤں کے نشانوں
کو بچا بچا کر ڈر کے مارے کہ کہیں اُن کے اوپر پاؤں دھرنے سے دوش
نہ جائیں۔ سیتاجی اُن کے بیچ بیچ میں پاؤں رکھتی ہوئی چل رہی ہیں اور
لکشمن جی دونوں کے پاؤں کی ریکھ دنشان کو بچا بچا کر اپنے پاؤں
سے اُن کے پاؤں کی ریکھا کو داہنی طرف رکھتے ہوئے جا رہے ہیں۔

رام لکھن سیا پریتی سُہائی۔ بچن اگو نیر کیہی کی جائی
کھگ مرگ مگن دیکھی چھبی ہوہیں۔ لئے چوری چت رام بٹوہیں

رام لکشمن اور سیتاجی کی سُندر پریتی کا ورنن کرنا بانی کی شکتی
سے باہر ہے۔ اس لئے کہی نہیں جا سکتی۔ پشو اور پنچھی اُن کی شوبھا کو
دیکھکر مگن ہو رہے ہیں۔ شری رام چندر جی نامی مسافر نے اُن کے من کو
چرا لیا ہے۔

جنہہ جنہہ دیکھے پتھک پر بیا سمیت دوؤ بھائی
بھو بگوا آگمو آنند تیتیٔ بنو شرم رہے سرائی

جن مُنیہ آتما پُرشوں نے سیتا سمیت دونو بھائی ان تینوں پیادے مُسافروں کو راہ میں جاتے ہوئے دیکھا، انہوں نے بنا کسی جپ تپ آدی محنت کے اس وکٹ سنسار مارگ کو آنند پوروک کرلیا۔ ارتھات وہ جنم مرن روپی سنسار چکر سے سدا کے لئے مکت ہوگئے۔

اجہوں جاسُو اُر سپنے ہوں کاؤ۔ بسہوں لکھن سیا رام بٹاؤ
رام دھام پتھ پاٰیہی سوئی۔ جو پتھ پاویکھوں مُنی کوئی

اُس سمے کی تو بات ہی کیا پرنتو اگر اس گھور کلجگ میں بھی کسی منیہ آتما کے ہردے میں سُپنے میں بھی سیتا۔ رام اور لکشمن نامی مسافر آبسیں۔ تو وہ شری رام جی کے اُس پرم دھام کو پراپت ہو جائے۔ جس کی پراپتی کسی ورلے مُنی کو ہی ہوتی ہے۔

تب رگھوبیر شرمت سیا جانی۔ دیکھی نکٹ بٹو ستیل پانی
تہاں بسی کند مُول پھل کھائی۔ پرات نہائی چلے رگھو رائی

تب شری رام چندر جی نے سیتا جی کو تھکی ہوئی جان کر پاس ہی ایک بڑھ کا درخت اور ٹھنڈا پانی دیکھ کر اُس دن وہاں ہی پڑاؤ کیا۔ کند مُول پھل کھا کر وہاں رات بسر کی اور پرات کال اشنان کرکے شری رگھوناتھ جی سمیت سیتا اور لکشمن کے آگے چلے۔

دیکھت بن سر سیل سُہائے۔ بالمیک آشرم پربھو آئے
رام دیکھی مُنی باسُو سہاون۔ سُندر گری کانن جل پاون

سُندر بن پہاڑ اور پربت دیکھتے ہوئے پربھو شری رام چندر جی بالمیک آشرم میں آئے۔ شری رام چندر جی نے دیکھا کہ آشرم بہت ہی سُہاونا ہے۔ جہاں سُندر پہاڑ۔ بن اور پوتر جل ہے۔

سرنی سروج بٹپ بن پھُولے۔ گونجت منجو مدھپ رس بھولے
کھگ مرگ بپُل کولاہل کرہیں۔ برہت بیر بدت من چرہیں

سروروں میں کمل اور بنا میں درخت پھُول رہے ہیں۔ پھوں کے رس میں مست بھونرے سُندر گنجار کر رہے ہیں۔ بہت سے پشو اور پنچھی شور و غل مچا رہے ہیں۔ اور آپس کے ویر بھاؤ کو چھوڑ کر پرسن ہوئے وچر رہے ہیں۔

شُچی سُندر آشرم مونر کھی ہرشے راجو نین
سُنی رگھوبر آگمو مُنی سنمہ آگیں آپو لین

کمل نین شری رام چندر جی سُندر پوتر آشرم کو دیکھ کر بڑے پرسن ہوئے۔ والمیک مُنی اُن کے آنے کی خبر سُن کر اُن کا سواگت کرنے کے لئے آگے آئے۔

مُنی کہوں رام ڈنڈوت کینہا۔ آسیر باد بپر ور دینہا
دیکھی رام چھبی نین جُڑانے۔ کری سنمانو آشرم ہی آنے

شری رام چندر جی نے والمیک مُنی کو ڈنڈوت پرنام کیا۔ برہمنوں میں اُتم والمیک جی نے انہیں آشیرواد دیا۔ شری رام جی کی سُندر شوبھا کو دیکھ کر اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں۔ اُن کا آدر ستکار کر کے مُنی انہیں آشرم میں لے آئے۔

مُنی برا تھتی پران پریہ پائے۔ کند مول پھل مدھر منگائے
سیا سومتری رام پھل کھائے۔ تب مُنی آشرم دیئے سُہائے

پرانوں کے سمان پیارے مہمانوں کو پاکر مُنی شریشٹھ والمیک جی نے میٹھے کند مول پھل منگوائے۔ سیتا جی۔ لکشمن جی اور شری رام چندر جی نے پھل کھائے۔ تب مُنی نے آرام کرنے کے لئے انہیں سُندر آشرم دیا۔

والمیکی من آنند بھاری۔ منگل مورتی نین نہاری
تب کر کمل جوری رگھو رائی۔ بولے بچن شرون سُکھدائی

شری رام چندر جی کی منگل مورتی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر والمیک جی کے من میں بہا بھاری آنند ہوا۔ تب ہاتھ جوڑ کر شری رگھوناتھ جی کانوں کو سُکھ دینے والے سُندر بچن بولے۔

تمہہ ترکال درسی مُنی ناتھا۔ بسو بدر جیمی تمہریں ہاتھا
اس کہہ پربھو سب کتھا بکھانی۔ جیہی جیہی بھانتی دینہہ بن رانی

ہے بنیشور! آپ ترکال درشی ہیں (حال، ماضی اور مستقبل تینوں کال کا حال جاننے والے) آپ کے لئے یہ سارا سنسار ہاتھ پر رکھے ہوئے بیر کے سمان ہے۔ ارتھات آپ سارے سنسار کا حال اپنی یوگ شکتی سے جانتے رہو۔ ایسا کہہ کر پربھو شری رام چندر جی نے وہ ساری کتھا کہہ سنائی جس طرح سے کہ کیکئی نے اُن کو بنباس دیا۔

تات بچن پنی ماتو ہت بھائی بھرت اَس راؤ
موکہُوں درس تمہار پربھُو سبُو مم پنیہ پربھاؤ

ہے پربھو! میرے بن آنے سے پتا جی کے بچنوں کا ستیہ پالن ہوا۔ ماتا جی کی بھلائی ہوئی بھرت جیسے پرم پریہ بھراتا کو راج ملا اور مجھے آپ جیسے پربھو کے درشن ہوئے۔ ان سب منگلوں کی پراپتی میرے پنیہ کرموں کا ہی پربھاو ہے۔

دیکھی پائے مُنی رائے تمہارے۔ بھئے سُکرت سب سپھل ہمارے
اب جہاں رائُر آیسو ہوئی۔ مُنی اُدبیگ نہ پاشے کوئی

ہے مُنی راج! آپ کے چرنوں کو دیکھ کر مجھے اپنے سارے پنیہ کرموں کا پھل مل گیا۔ اب جہاں آپ کی آگیا ہو اور کوئی مُنی ہماری وجہ سے کشٹ نہ پاوے۔

مُنی تاپس جنہہ تے دُکھ لہہیں۔ تے نرس بنُو پاوک دہہیں
منگل مُول بپر پری توشُو۔ دہئی کوٹی کُل بھُوسُر روشُو

تپسوی اور مُنی جن راجاؤں سے کشٹ پاتے ہیں۔ وہ راجہ اپنے اس پاپ کرم سے بغیر اگنی کے ہی بھسم ہو جاتے ہیں۔ ویدوان برہمنوں کا سنتشٹ ہو جانا سارے کلیان کا مُول ہے! ور ان کا کرودھ کروڑوں کلوں کو بھسم کرتا ہے۔

اَس جیاں جانی کہئے سوئی ٹھاؤں۔ سیا سُومتری سہت جہاں جاؤں
تہاں رُچی رُچر پرن ترن سالا۔ باسُو کروں کچھُو کال کرپالا

ہے کرپالو! ہر دے میں ایسا وچار کر کے آپ مجھے ایسی جگہ تبلائیے جہاں میں، سیتا جی اور لکشمن سمیت جاؤں اور وہاں سندر پتوں اور گھاس پھوس کا گھر بنا کر کچھ کال نواس کروں۔

سہج سرل سُنی رگھوبر بانی۔ سادھو سادھو بولے مُنی گیانی
کس نہ کہہُو اس رگھُو کل کیتُو۔ تمہہ پالک سنتتٹ شرتی سیتُو

شری رام چندر جی کی سبھاوک سرل بانی کو سُنکر گیانی مُنی والمیک جی بولے۔ ہے رگھُو کل کیتُو! دھنیہ ہو آپ دھنیہ ہو۔ آپ ایسا کیوں نہ کہیں! ارتھات آپ کو ایسا کہنا ہی سُہاتا ہے۔ کیونکہ آپ سدا ہی ویدکی مریاد کا پالن کرنے والے ہیں۔

شرُتی سیتُو پالک رام تمہہ جگدیس مایا جانکی
جو سرجتی جگو پالتی ہرتی رُکھ پائی کرپانِدھان کی
جو سہس سیسُو اہیسُو مہی دھرُ لکھنُو سچراچر دھنی
سُر کاج دھری نرراج تنُو چلے دلن کھل نسیچرانی

ہے رام! آپ ویدمریادا کا پالن کرنے والے جگت کے سوامی ہیں۔ اور سیتا جی آپ کی من موہنی مایا ہے۔ جو آپ کرپانِدھان کی پریرنا سے جگت کی اُتپتی پالن اور سنگھار کرتی ہے۔ جو ہزار سر والے شیش ناگ جی پرتھوی کو اپنے سر پر دھارن کرنے والے ہیں۔ وہ چراچر جگت کے سوامی شری لکشمن جی ہیں۔ دیوتاؤں کے کام کے لئے آپ راجہ کا شریر دھارن کئے راکشسوں کی سینا کا ناش کرنے جا رہے ہیں۔

رام سرُوپ تمہار بچن اگوچر بُدھی پر
ابگیت اکتھ اپار نیتی نیتی نت نگم کہہ

ہے رام! آپ کا سرُوپ بانی کے اگوچر (یعنی جس کی تھاہ بانی نہیں پا سکتی۔ ارتھات جس کا ورنن کرنا بانی کی شکتی سے باہر ہے) اور بُدھی سے پرے ہے۔ جو جاننے میں نہیں آتا۔ اکتھنیہ اور اپار ہے۔ اس لئے وید "یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں" ایسا کہہ کر اُسکا ورنن کرتے ہیں۔

جگُو پیکھن تمہہ دیکھنہارے۔ بدھی ہری سمبھو نچاونہارے
تیئُو نہ جانہیں مرمُو تمہارا۔ اور و تمہہ ہی کو جاننہارا

ہے رام! جگت درشیہ ہے (یعنی دکھائی دینے والا) اور آپ اس کے دیکھنے والے (درشٹا) ہیں۔ آپ برہما، وشنو اور شو جی کو اپنی

اچھیا پر چلانے والے ہیں۔ جب وہ بھی آپ کا بھید نہ جان سکے تو دوسرے سادھارن جن سمودائے کا تو کہنا ہی کیا۔

سوئی جانئی جیہی دیہو جنائی۔ جانت تمہہ ہی تمہی ہوئی جائی
تمہری ہی کرپا تمہہ کہ گھونندن۔ جانہیں بھگت بھگت اُر چندن

ہے رگھو! وہی آپ کو جانتا ہے۔ جسے آپ ہی جاننے کی شکتی پردان کریں۔ آپکو جان کر جیو آپ کا ہی سروپ بن جاتا ہے۔

(دوہا۔ کبیر جی)

لالی میرے لال کی جت تت دیکھو لال
لالی دیکھن میں گئی ہو گئی میں بھی لال

ہے رگھو نندن! ہے بھگتوں کے من کو شیتل کرنے والے چندرما آپ کی کرپا سے بھگت جن آپ کو جان پاتے ہیں۔

چدانند مئے دیہہ تمہاری۔ بگت بکار جان ادھیکاری
نر تنو دھر یہو سنت سُر کاجا۔ کہہو کرہو جس پراکرت راجا

آپ کا پوتر شریر تینوں گنوں ست رج تم کا کاریہ نہیں ہے۔ کنتو چیتن اور آنند سروپ ہے۔ جو پرکرتی کے چھ وکاروں گھٹنا۔ بڑھنا جمنا مرنا آدی سے رہت ہے۔ اس بھید کو کہ آپکے شریر اور سادھارن جن سمودائے کے شریروں میں کیا انتر ہے۔ ادھیکاری پُرش (اُتم دم آدی سادھنوں سے یُکت) ہی جانتے ہیں۔ سادھو پرشوں کے ہت ایتھ آپ نے اپنی دویہ درشٹی سے (اچھے اور بُرے کرموں کے پرنیام سروپ نہیں) نر شریر دھارن کیا ہے۔ اور سادھارن راجاؤں کی سی آپ لیلا کرتے ہیں۔

رام دیکھی سُنی چرت تمہارے۔ جڑ موہیں بُدھ ہوہیں سکھارے
تمہہ جو کہہو کرہو سبو سانچا۔ جس کاچھے تس چاہیے ناچا

ہے رام جی! آپ کی دویہ لیلا کو دیکھکر اور سُنکر مُوڑھ پُرش تو بھرم میں پڑ جاتے ہیں۔ (ارتھات یہ ترک وترک کرنے لگتے ہیں کہ اجنما برہم کیسے جنم دھارن کر سکتا ہے۔ پراکرت پُرشوں کی طرح وہ روتا ہے دوڑتا اور کھاتا پیتا کیوں ہے۔) اور گیانی جن سُکھی ہوتے ہیں۔ آپ جو کچھ کہتے اور کرتے ہیں وہ سب ستیہ ہے۔ کیونکہ جیسا سوانگ بناد کھتا ہو ویسا ناچنا بھی تو چاہیئے۔ (جیسے تھیٹر میں جو ویکتی راجا بنا ہوا ہوتا ہے۔ وہ راجاؤں کا سا پارٹ کرتا ہے۔ اور جو نوکر بنا ہوا ہو وہ نوکر کا سا پارٹ کرتا ہے۔ پرنتو واستو میں نہ پہلا ویکتی کسی دیش کا راجہ بن جاتا ہے اور نہ دوسرا نوکر۔ وہ اپنے ویکتی گت سروپ میں وہی کے وہی رہتے ہیں۔ ویسے ہی لیلا کرنے ماتر سے بھگوان کے اجنما۔ نروکار۔ اوناشی اور سچدانند سروپ میں کوئی بادھا نہیں پڑتی وہ اکھنڈ ایک رس نروکار اور ستیہ برہم سدا اپنے واستوک سروپ میں اچل رہتے ہیں)

ارتھات آپ کا اس سمے سروگیہ ہوتے ہوئے بھی مجھ سے یہ پُوچھنا کہ کس ستھان میں جاکر نواس کروں۔ نرلیلا کی درشٹی سے اُچت ہی ہے۔

پوچھیہو موہی کہ رہوں کہاں میں پوچھت سکچاؤں
جہاں نہ ہو تو تہاں دیہو کہی تمہہ ہی دکھاوؤں ٹھاؤں

آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں کہاں نواس کروں۔ پرنتو آپ سے پوچھتے ہوئے میں ہچکچاتا ہوں۔ کہ جہاں آپ نہ ہوں وہ جگہ مجھے بتلا دیجئے۔ تب میں آپ کے رہنے کے لئے ستھان بتلا دوں گا۔ ارتھات آپ سرو ویاپک ہیں۔ گھٹ گھٹ کے واسی ہیں۔ کونسی جگہ ہے جہاں بھگوان موجود نہیں۔ پھر میں ایسی جگہ کہاں بتاؤں۔ جہاں آپ کا پہلا نواس نہ ہو۔ اور اب جاکر جہاں آپ نواس کرنا چاہتے ہوں۔

سُنی مُنی بچن پریم رس سانے۔ سکچی رام من مہوں مُسکانے
بالمیکی ہنسی کہیں بہوری۔ بانی مدھر امیئے رس بوری

مُنی والمیک جی کے پریم رس سے بھرپور بچن سُنکر شری رام چندر جی لجا یکت ہوکر من میں مُسکرائے۔ پھر والمیک جی نے ہنس کر میٹھی امرت رس سے بھری پورن بانی سے کہا۔

سُنہو رام اب کہوں نکیتا۔ جہاں بسہو سیا لکھن سمیت
جنہہ کے شرون سمُدر سمانا۔ کتھا تمہاری سبھگ سری نانا
بھرہیں نرنتر ہوہیں نہ پورے۔ تنہہ کے ہیاں تمہہ کہوں گرہ رُوسے
لوچن چاتک جنہہ کری راکھے۔ رہہیں درس جل دھر ابھلاشے

ہے رام! سُنئے۔ اب میں آپ کو وہ جگہ بتلاتا ہُوں۔ جہاں جاکر آپ سیتا لکشمن سمیت نواس کریں۔ جن کے کان سمندر کی طرح آپ کی کتھا رُوپی انیک سندر ندیوں سے بھرتے رہتے ہیں۔ پرنتو پھر بھی ترپت نہیں ہوتے۔ اور نت ادھک ہی ادھک جن کی چِنتا آپ کی کتھاؤں کو سُننے کے لیے بڑھتی رہے۔ جنہوں نے اپنے نیتروں کو پپیہا بنا رکھا ہے۔ جو آپ کے درشن رُوپی میگھ کے لئے سدا للچائے رہتے ہیں۔

یدپی سرت سندھو سمر بھاری۔ رُوپ بندو جل ہوئیں سُکھاری

تنہ کے ہردے سدن سُکھ دائک۔ بسہو بندھو سیا سہ رگھو نائک

اور وہ نیتر رُوپی پپیہے بڑی بڑی ندیوں سمندروں اور سروورں کا نرادر کرتے ہوئے آپ کے سندر رُوپ کی ایک بوند جل سے سُکھی ہو جاتے ہیں۔ ہے رگھو نائک جی! اُن لوگوں کے ہردے آپ کے رہنے کے لئے سکھدائک گھر ہیں۔ آپ بھائی لکشمن اور سیتا جی سمیت وہاں نواس کیجیے۔

جسُو تُمہار مانس بمل ہنسنی جیہبا جسُو

مُکتاہل گُن گن چُنئی رام بسہو ہیاں تاسُو

جن کے لئے آپ کا یش نرمل مانسرووَر ہے اور اُن کی جیبھا اس مانسروور میں ہنسنی بنی ہوئی آپ کے گُن گن رُوپی موتیوں کو چُگتی رہتی ہے۔ ہے رام جی۔ آپ اُن کے ہردے میں نواس کیجئے۔

پربھو پرساد سُچی سبھگ سُباسا۔ سادر جاسُو لہئی نت ناسا

تُمہہ ہی نبیدت بھوجن کرہیں۔ پربھو پرساد پٹ بھوشن دھرہیں

جن کی ناک سدا آپ کے سُندر، پوتر اور سگندھت (خوشبودار) پرساد کو نت آدر سہت سُونگھتی ہے۔ اور جو آپ کو پہلے بھوجن ارپن کرتے ہیں۔ اور پھر آپ کھاتے ہیں۔ اور آپ کے پرساد رُوپ ہی بستر اور گہنے پہنتے ہیں۔ (اربھات جو کسی وستو کا اہنکار نہیں کرتے۔ بستر زیور بھوجن آدک سب کچھ پربھو کا ہے اور وہ آپ کی ان وستوؤں میں سے شریر یاترا نمت وستوئیں گرہن کرتے ہیں۔ پرنتو پھر بھی اُن کو اپنی نہیں سمجھتے سب کچھ پربھو آپ کا ہے

ایسا سمجھتے ہیں)۔

سیس نوَہیں سُر گُرو دوِج دیکھی۔ پریتی سہت کرے بنئے بسیکھی

کر نت کرہیں رام پد پُوجا۔ رام بھروس ہردیاں نہیں دُوجا

دیوتا۔ گرو۔ اور ویدوان برہمن کو دیکھ کر جن کے مستک بڑی نمرتا سے جُھک جاتے ہیں۔ جن کے ہاتھ ہے رام! آپ کے چرنوں کی پوجا کرتے ہیں۔ جن کے ہردے میں آپ کے سوا اور کسی کا بھروسہ نہیں

چرن رام تیرتھ چل جاہیں۔ رام بسہو تنہہ کے من ماہیں

منتر راج نت جپہیں تمہارا۔ پوجہیں تمہہی سہت پریوارا

جن کے چرن آپ کے تیرتھوں میں چل کر جاتے ہیں۔ ہے رام آپ اُن کے من میں نواس کیجئے۔ جو نت آپکے رام نام رُوپی منتر کا جپ کرتے ہیں۔ اور اپنے پریوار سمیت آپکی پوجا کرتے ہیں۔

ترپن ہوم کرہیں بدھی نانا۔ بپر جیائیں دیہیں بہو دانا

تُم تیں ادھک گُرہی جیاں جانی۔ سکل بھایاں سیوہیں سنمانی

جو انیک پرکار سے ترپن اور ہوم کرتے ہیں۔ اور برہمنوں کو بھوجن کھلا کر بہت دکشنا دیتے ہیں۔ جو آپ سے بھی بڑھ کر گُرو کو ہردے سے جان کر سرو بھاو سے آدر ستکار کر کے اُن کی سیوا کرتے ہیں۔

سبُو کری مانگہیں ایک پھلُو رام چرن رتی ہوؤ

تنہہ کے من مندر بسہو سیا رگھو نندن دوؤ

اور اپنے ان (اوپر کہے گئے) سب کرموں کا پھل صرف یہی مانگتے ہیں کہ رام جی کے چرنوں میں پریتی ہو۔ اُن لوگوں کے من مندر میں رگھو نندن! آپ اور سیتا جی دونوں نواس کریں۔

کام کرودھ مد مان نہ موہا۔ لوبھ نہ چھوبھ نہ راگ نہ دروہا

جنہہ کیں کپٹ دمبھ نہیں مایا۔ تنہہ کیں ہردے بسہو رگھو رایا

کام کرودھ مد ابھیمان اور موہ جن کے نہیں ہے اور نہ لوبھ۔ چنچلتا۔ راگ اور دویش ہی ہے۔ نہ کپٹ۔ دمبھ (مِتھیاچاری

جہر دیہ پن ہمار پایا بھی نہیں ہے۔ ہے رگھوناتھ جی! آپ اُن کے ہردے میں نواس کیجیے۔

سب کے پریہ سب کے ہتکاری ۔ دُکھ سُکھ سرس پرشنسا گاری
کہہیں ستیہ پریہ بچن بچاری ۔ جاگت سووت سرن تمہاری

جو سب کے پیارے اور سب کی بھلائی چاہنے والے ہیں۔ دُکھ سُکھ مان اپمان میں سم بھاو رکھتے ہیں۔ جو سوچکر سچے اور میٹھے بچن بولتے ہیں۔ اور جاگتے سوتے آپ کی ہی شرن میں رہتے ہیں۔

تمہہ ہی چھاڑ گت دُوسری نا ہیا ۔ رام بسہو تنہہ کے من ماہیا
جننی سم جانہیں پر ناری ۔ دھن پراو بِش تیں بِش بھاری

آپ کو چھوڑکر کبھی دوسرے کا آسرہ نہیں تکتے ہے رام! آپ اُن کے ہردے میں نواس کیجیے۔ جو پرائی استری کو اپنی ماتا کے سمان جانتے ہیں۔ اور پرائے دھن کو زہر سے بھی بڑھکر برائی کا رک سمجھتے ہیں۔

جے ہرکھہیں پر سمپتی دیکھی ۔ دُکھت ہوہیں پر بپتی بسیکھی
جنہہ ہی رام تم پران پیارے ۔ تنہہ کے من شبھ سدن تمہارے

جو دوسرے کی سمپتی (خوشحالی) دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور دوسرے کی مصیبت دیکھ کر بہت ہی دُکھی ہوتے ہیں۔ ہے رام! جو آپ سے پرانوں کے سمان پیار کرتے ہیں۔ ہے پربھو! اُن کے من آپ کے نواس کرنے کے لئے سُندر گھر ہیں۔

سوامی سکھا پتو ماتو گُر جنہہ کے سب تمہہ تات
من مندر تنہہ کے بسہو سیا سہت دوؤ بھرات!!

ہے تات! سوامی، متر، پتا، ماتا، گُرو جن کے سب کچھ آپ ہی ہیں۔ اُن کے من مندر میں آپ سیتا جی سمیت دونو بھائی نواس کریں۔

اوگن تجی سب کے گُن گہہیں ۔ بپر دھینو ہت سنکٹ سہہیں
نیتی نپن جنہہ کی جگ لیکا ۔ گھر تمہار تنہہ کر منو نیکا

جو دوسروں کے دوشوں کو نہ دیکھکر سب کے گن گرہن کرتے ہیں۔ برہمن اور گاؤ کی بھلائی کے لئے جو کشٹ سہتے ہیں۔ سیتہ جیون رکھنے میں جیتے ہیں اور جن کے آچرن کو بانی لوگ پرمان مانتے ہیں۔ ہے رام جی! اُن کا شدھ من آپ کا گھر ہے۔

گُن تمہار سمجھی نج دوسا ۔ جیہی سب بھانتی تمہار بھروسا
رام بھگت پریہ لاگہیں جیہی ۔ تیہی اُر بسہو سہت بیدیہی

جو اپنے گنوں کے سمبندھ میں تو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب گن پربھو کے (آپ کے) ہیں اور جو اوگن ہیں وہ دوش ہیں اُن کو وہ اپنی کمزوری سمجھتے ہیں۔ جن کو سب پرکار سے ایک ماتر آپ کا ہی بھروسہ ہے۔ جنہیں رام بھگت ہی پیارے لگتے ہیں۔ ہے رام جی! آپ جانکی جی سمیت اُن کے ہردے میں نواس کریں۔

جاتی پاتی دھن دھرم بڑائی ۔ پریہ پریوار سدن سکھدائی
سب تجی تمہہ رہئی اُر لائی ۔ تیہی کے ہردیاں رہہو رگھورائی

جاتی پات دھن دھرم بڑائی۔ پیارا پریوار اور سُکھ دینے والا گھر سب کا خیال چھوڑکر جو ہردے میں آپ کا دھیان کئے رہتا ہے۔ ہے رگھوناتھ جی۔ آپ اُس کے ہردے میں نواس کیجیے۔

سرگ نرک اپبرگ سمانا ۔ جہاں تہاں دیکھ دھرے دھنو بانا
کرم بچن من راؤر چیرا ۔ رام کرہو تیہی کیں اُر ڈیرا

سورگ نرک اور موکھش کو جو سمان دیکھتا ہے۔ کیونکہ وہ سب اور دھنش بان دھارن کئے ہوئے آپ کے سروپ کو دیکھتا ہے۔ ارتھات سوائے آپکے دھنش دھاری روپ کو دیکھنے کے علاوہ وہ کسی دوسری وستو پر درشٹی ڈالتا ہی نہیں۔ اور من بچن کرم سے آپکا داس ہے ہے رام جی! اُس کے ہردہ میں آپ ڈیرہ ڈالیئے۔

جاہی نہ چاہیے کبہوں کچھو تمہہ سن سہج سنیہو
بسہو نرنتر تاسو من سو راؤر نج گیہو

جس کا آپ سے سبھاوک پریم ہے۔ اور آپ کے پریم کے

بغیر جو کچھ اور چاہتا ہی نہیں۔ ہے رام! آپ اُس کے من میں سدا نواس کیجئے۔ وہ آپ کا نجی گھر ہے۔

ابہی پدھتی مُنی پربھو انجہائے۔ بچن سپریم رام من بھائے
کہہ مُنی سُنہو بھانو کل نائیک۔ آشرم کہئوں سمے سکھدائیک

اس پرکار مُنی راج والمیک جی نے رام چندر جی کو نواس استھان دکھائے۔ اُن کے پریم بھرے بچن رام جی کے من کو بہت ہی بھائے پھر مُنی نے کہا۔ ہے رگھوکل کے سوامی سُنئے۔ اب میں اس سمے تمہیں سکھدائیک نواس استھان کا پتہ بتلاتا ہوں۔

چترکوٹ گری کرہو نواسو۔ تہاں تمہار سب بھانتی سپاسو
سیلو سہاون کانن چارو۔ کری کیہری مرگ بہگ بہارو

آپ چترکوٹ پربت پر نواس کیجئے۔ وہاں تمہارے لئے سب پرکار کا آرام ہے۔ سہاونا پربت اور سندر بن ہے ہاتھی سنگھ ہرن اور پنچھیوں کے بہار کرنے کا استھان ہے۔

ندی پُنیت پُران بکھانی۔ اتری پریا نج تپ بل آنی
سُرسری دھار نام مندا کنی۔ جو سب پاتک پوتک ڈاکنی

وہاں پوتر ندی ہے۔ جس کا پُرانوں نے وستار سے ورنن کیا ہے اتری رشی کی دھرم پتنی انسویا جی اپنے بل تپ سے اس ندی کو لائی تھیں۔ وہ ندی گنگا جی کی دھارا ہے۔ نام اُس کا مندا کنی ہے۔ اور وہ سب پاپ روپی بچوں کا گراس کر لینے والی مانو ڈائن روپ ہے۔

اتری آدی مُنی بر بہو بسہیں۔ کرہیں جوگ جپ تپ تن کسہیں
چلہو سپھل شرم سب کر کرہو۔ رام دیہو گورو گری بر ہو

اتری آدی بہت سے شریشٹ رشی وہاں نواس کرتے ہیں۔ جو لوگ جپ اور تپ کرتے ہوئے شریروں کو کشٹ دیتے ہیں اور آتم نرودھ کرتے ہیں۔ ہے رام! وہاں جا کر سب کی محنتوں کو سپھل کیجئے۔ اور بہت شریشٹھ چترکوٹ کو بھی وہاں نواس کر کے بڑائی دیجئے

چترکوٹ مہما اَمت کہی مہا مُنی گائی۔
آئی نہائے سرت بر سیا سمیت دو بھائی

جہاں مُنی والمیک جی نے چترکوٹ کی اپار مہما وستار سے کہہ کر سُنائی۔ تب سیتا جی سمیت دونوں بھائیوں نے آکر اُتم ندی مندا کنی میں اشنان کیا۔

رگھوبر کہیو لکھن بھل گھاٹو۔ کرہو کتہوں اب ٹھاہر ٹھاٹو
لکھن دیکھ پے اُتر کرارا۔ چہوں اور دھنُش جیمی نارا

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے لکشمن! یہ گھاٹ تو بہت سُندر ہے۔ اب یہاں کہیں ٹھہرنے کا انتظام کرو۔ تب لکشمن جی نے اس پوتر ندی کے اُتر کے اونچے کنارے کو دیکھ کر کہا کہ اس کے چاروں طرف دھنُش کی شکل میں ایک نالہ پھیرا ہوا ہے۔

ندی پنچ سر سم دم داتا۔ سکل کلُش کلی سا اُج ناتا
چترکوٹ جنو اچل اہیری۔ چکئی نہ گھات مار مڈ بھیری

ندی مندا کنی مانو اُس دھنُش کی ڈوری ہے۔ شم دم دان اس کے بان ہیں۔ کلجُگ کے سارے پاپ مانو شیر چیتے آدک درندے ہیں۔ چترکوٹ مانو اچل شکاری ہے۔ جس کا نشانہ کبھی نہیں چوکتا۔ اور وہ سامنے سے مارتا ہے۔

اس کہی لکھن ٹھاؤں دکھراوا۔ تھل بلوکی رگھوبر سکھ پاوا
رمیو رام منو دیو نہ جب نا۔ چلے سہت سُر تھپتی پردھانا

ایسا کہہ کر لکشمن جی نے استھان دکھلایا استھان کو دیکھ کر شری رام چندر جی نے سکھ پایا۔ چترکوٹ میں شری رام جی کے من کو رما ہوا جان کر دیوتا لوگ شلپ کار وشوکرما کے سہت چترکوٹ چلے گئے۔

کول کرات بیش سب آئے۔ رچے پرن ترن سدن سہائے
برنی نہ جاہیں منجو دُوئی سالا۔ ایک للت لگھو ایک بسالا

سب دیوتا کول اور بھیلوں کے بھیس میں آگئے۔ انہوں نے گھاس پھوس کے سُندر گھر بنا دیئے۔ دو ایسی سُندر کٹیاں بنائیں کہ جن کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ ان میں سے ایک بڑی سندر چھوٹی سی کٹیا اور دوسری بڑی تھی۔

اچھیا پر چلانے والے ہیں۔ جب وہ بھی آپ کا بھید نہ جان سکے تو دوسرے سادھارن جن سمودائے کا تو کہنا ہی کیا۔

سوئی جانئی جیہی دیہو جنائی۔ جانت تمہہ ہی تمہی ہوئی جائی
تمہری ہی کرپا تمہہ کہ گھونندن۔ جانہیں بھگت بھگت اُرچندن

ہے رگھو! وہی آپ کو جانتا ہے۔ جسے آپ ہی جاننے کی شکتی پردان کریں۔ آپکو جان کر بھی وہ آپ کا ہی سروپ بن جاتا ہے۔

(دوہا۔ کبیر جی)

لالی میرے لال کی جت تت دیکھو لال
لالی دیکھن میں گئی ہو گئی میں بھی لال

ہے رگھو نندن! ہے بھگتوں کے من کو شیتل کرنے والے چندرما آپ کی کرپا سے بھگت جن آپ کو جان پاتے ہیں۔

چدانند مئے دیہہ تمہاری۔ بگت برکار جان ادھیکاری
نر تنو دھر ہیو سنت سُر کاجا۔ کہہو کرہو جیس پراکرت راجا

آپ کا یہ شریر تینوں گنوں ست رج تم کا کاریہ نہیں ہے۔ کنتو چیتن اور آنند سروپ ہے۔ جو پرکرتی کے چھ وکاروں گھٹنا۔ بڑھنا جمنا دنا آدی سے رہت ہے۔ اس بھید کو کہ آپکے شریر اور سادھارن جن سمودائے کے شریروں میں کیا انتر ہے۔ ادھیکاری پُرش (اُتم دم آدی سادھنوں سے یکت) ہی جانتے ہیں۔ سادھو پُرشوں کے ہت اتھ آپ نے اپنی دویہ درشٹی سے (اچھے اور بُرے کرموں کے پرینام سُرپ نہیں) نر شریر دھارن کیا ہے۔ اور سادھارن راجاؤں کی سی آپ لیلا کرتے ہیں۔

رام دیکھی سُنی چرت تمہارے۔ جڑ موہیں بدھ ہوہیں سُکھارے
تمہہ جو کہہو کرہو سبو ساتچا۔ جس کا چھے تس چاہیئے ناچا

ہے رام جی! آپ کی دویہ لیلا کو دیکھکر اور سُنکر مُورکھ پُرش تو بھرم میں پڑ جاتے ہیں۔ (اور تھ ت یہ ترک وترک کرنے لگتے ہیں کہ اجنما برہم کیسے جنم دھارن کر سکتا ہے۔ پراکرت پُرشوں کی طرح وہ روتا ہے دوڑتا اور کھاتا پیتا کیوں ہے۔) اور گیانی جن سُکھی ہوتے ہیں۔ آپ جو کچھ کہتے اور کرتے ہیں وہ سب ستیہ ہے۔ کیونکہ جیسا سوانگ بنا دکھتا ہو ویسا ناچنا بھی تو چاہیئے۔ (جیسے تھیٹر میں جو ویکتی راجا بنا ہوا ہوتا ہے۔ وہ راجاؤں کا سا پارٹ کرتا ہے۔ اور جو نوکر بنا ہو ہو وہ نوکر کا سا پارٹ کرتا ہے۔ پرنتو واستو میں نہ پہلا ویکتی کسی دیش کا راجہ بن جاتا ہے اور نہ دوسرا نوکر۔ وہ اپنے ویکتی گت سروپ میں وہی کے وہی رہتے ہیں۔ ویسے ہی لیلا کرنے ماتر سے بھگوان کے اجنما۔ نروکار۔ اوناشی اور سچدانند سروپ میں کوئی بادھا نہیں پڑتی وہ اکھنڈ ایک رس نروکار اور ستیہ برہم سدا اپنے واستوک سروپ میں اچل رہتے ہیں) ارتھات آپ کا اس سمے سروگیہ ہوتے ہوئے بھی مجھ سے یہ پوچھنا کہ کس ستھان میں جا کر نواس کروں۔ نر لیلا کی درشٹی سے اُچت ہی ہے۔

پوچھیہو موہی کہ رہوں کہاں میں پوچھت سکچاؤں
جہاں نہ ہو تہاں دیہو کہی تمہہ ہی دکھاوؤں ٹھاؤں

آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں کہاں نواس کروں۔ پرنتو آپ سے پوچھتے ہوئے میں ہچکچاتا ہوں۔ کہ جہاں آپ نہ ہوں وہ جگہ مجھے بتلا دیجئے۔ تب میں آپ کے رہنے کے لئے ستھان بتلا دوں گا۔ ارتھات آپ سرو ویاپک ہیں۔ گھٹ گھٹ کے واسی ہیں۔ کونسی جگہ ہے جہاں بھگوان موجود نہیں۔ پھر میں ایسی جگہ کہاں بتاؤں۔ جہاں آپ کا پہلا نواس نہ ہو۔ اور اب جا کر جہاں آپ نواس کرنا چاہتے ہوں۔

سُنی مُنی بچن پریم رس سانے۔ سکچی رام من مہوں مسکانے
بالمیکی ہنسی کہہیں بہوری۔ بانی مدھر امیئے رس بوری

مُنی والمیک جی کے پریم رس سے بھرپور بچن سُنکر شری رام چندر جی لجایکت ہو کر من میں مسکرائے۔ پھر والمیک جی نے ہنس کر میٹھی امرت رس سے بھری پورن بانی سے کہا۔

سُنہو رام اب کہہوں نکیتا۔ جہاں بسہو سیا لکھن سمیتا
جنہہ کے شرون سمُدر سمانا۔ کتھا تمہاری سُبھگ سری نانا
بھرہیں نرنتر ہوہیں نہ پورے۔ تنہہ کے ہیاں تمہہ کہوں گرہ رُوے
لوچن چاتک جنہہ کری راکھے۔ رہہیں درس جل دھر ابھلاشے

ہے رام! سنئے، اب میں آپ کو وہ جگہ بتلاتا ہوں، جہاں جاکر آپ سیتا لکشمن سمیت نواس کریں۔ جن کے کان سمندر کی طرح آپ کی کتھا روپی انیک سندر ندیوں سے بھرتے رہتے ہیں۔ پرنتو پھر بھی ترپت نہیں ہوتے۔ اور انتی ادھک ہی ادھک جن کی چیشٹا آپ کی کتھاؤں کو سننے کے لئے بڑھتی رہے۔ جنہوں نے اپنے نیتروں کو پپیہا بنا رکھا ہے۔ جو آپ کے درشن روپی میگھ کے لئے سدا للچائے رہتے ہیں۔

بلدیر ہی سرت سندھو سر بھاری۔ روپ بندو جل ہوہیں سکھاری
تنہہ کے ہردے سدن سکھدائیک۔ بسہو بندھو سیا سہہ رگھو نائک

اور وہ نیتر روپی پپیہے بڑی بڑی ندیوں سمندروں اور سروروں کا نرادر کرتے ہوئے آپ کے سندر روپ کی ایک بوند جل سے سکھی ہو جاتے ہیں۔ ہے رگھو ناتھ جی! اُن لوگوں کے ہردے آپ کے رہنے کے لئے سکھدائیک گھر ہیں۔ آپ بھائی لکشمن اور سیتا جی سمیت وہاں نواس کیجئے۔

جسو تمہار مانس بمل ہنسنی جیہا جاسو
مکتاپھل گن گن چُنئی رام بسہو ہیاں تاسو

جن کے لئے آپ کا یش نرمل مانسرور ہے اور اُن کی جیہا اس مانسرور میں ہنسنی بنی ہوئی آپ کے گن گن روپی موتیوں کو چگتی رہتی ہے۔ ہے رام جی۔ آپ اُن کے ہردے میں نواس کیجئے۔

پربھو پرساد شچی سبھگ سباسا۔ سادر جاسو لہئی نت ناسا
تمہہ ہی نیودت بھوجن کرہیں۔ پربھو پرساد پٹ بھوشن دھرہیں

جن کی ناک سدا آپ کے سندر، پوتر اور سگندھت (خوشبودار) پرساد کو نت آدر سمیت سونگھتی ہے۔ اور جو آپ کو پہلے بھوجن ارپن کرتے ہیں۔ اور پھر آپ کھاتے ہیں۔ اور آپ کے پرساد روپ ہی بستر اور گہنے پہنتے ہیں۔ (ارتھات جو کسی وستو کا اہنکار نہیں کرتے۔ بستر زیور بھوجن آدک سب کچھ پربھو کا ہے اور وہ آپ کی ان وستوؤں میں سے شریر یاترا نمت وستوئیں گرہن کرتے ہیں۔ پرنتو پھر بھی اُن کو اپنی نہیں سمجھتے سب کچھ پربھو آپ کا ہے۔

ایسا سمجھتے ہیں)۔

سیس نویں سُر گرو دوج دیکھی۔ پریتی سہت کرے بینے بسیکھی
کر نت کرہیں رام پد پوجا۔ رام بھروس ہردیاں نہیں دوجا

دیوتا۔ گرو۔ اور ویدوان برہمن کو دیکھ کر جن کے مستک بڑی نمرتا سے جھک جاتے ہیں۔ جن کے ہاتھ ہے رام! آپ کے چرنوں کی پوجا کرتے ہیں۔ جن کے ہردے میں آپ کے سوا اور کسی کا بھروسہ نہیں

چرن رام تیرتھ چلی جاہیں۔ رام بسہو تنہہ کے من ماہیں
منتر راج نت جپہیں تمہارا۔ پوجہیں تمہیں سہت پریوارا

جن کے چرن آپ کے تیرتھوں میں چل کر جاتے ہیں۔ ہے رام آپ اُن کے من میں نواس کیجئے۔ جو نت آپکے رام نام روپی منتر کا جپ کرتے ہیں۔ اور اپنے پریوار سمیت آپکی پوجا کرتے ہیں۔

ترپن ہوم کرہیں بدھی نانا۔ بپر جیائیں دیہیں بہو دانا
تمہہ تیں ادھک گرہی جیاں جانی۔ سکل بھایاں سیوہیں سنمانی

جو انیک پرکار سے ترپن اور ہوم کرتے ہیں۔ اور برہمنوں کو بھوجن کھلا کر بہت دکشنا دیتے ہیں۔ جو آپ سے بھی بڑھکر گرو کو ہردے سے جان کر سرو بھاو سے آدر ستکار کرکے اُن کی سیوا کرتے ہیں۔

سب کر مانگہیں ایک پھل رام چرن رتی ہوؤ
تنہہ کے من مندر بسہو سیا رگھو نندن دوؤ

اور اپنے ان (اوپر کہے گئے) سب کرموں کا پھل صرف یہی مانگتے ہیں کہ رام جی کے چرنوں میں پریتی ہو۔ اُن لوگوں کے من مندر میں رگھو نندن! آپ اور سیتا جی دونوں نواس کریں۔

کام کرودھ مد مان نہ موہا۔ لوبھ نہ چھوبھ نہ راگ نہ دروہا
جنہہ کیں کپٹ دمبھ نہیں مایا۔ تنہہ کیں ہردے بسہو رگھورایا

کام کرودھ مد ابھیمان اور موہ جن کے نہیں ہے اور نہ لوبھ۔ چنچلتا۔ راگ اور دویش ہی ہے۔ نہ کپٹ۔ دمبھ (پاکھنڈ) یا

ہر دو پیرین ماور مایا بھی نہیں ہے۔ ہے رگھوناتھ جی! آپ
اُن کے ہردے میں نواس کیجئے۔

سب کے پریہ سب کے ہتکاری۔ دُکھ سُکھ سرس پرشنسا گاری
کہیں ستیہ پریہ بچن بچاری۔ جاگت سووت سرن تمہاری

جو سب کے پیارے اور سب کی بھلائی چاہنے والے ہیں۔ دُکھ سُکھ مان اپمان میں سم بھاو رکھتے ہیں۔ جو سوچکر سچے اور میٹھے بچن بولتے ہیں۔ اور جاگتے سوتے آپ کی ہی شرن میں رہتے ہیں۔

تمہہ ہی چھاڑ گتی دُوسری نانہیں۔ رام بسہو تنہہ کے من مانہیں
جننی سم جانہیں پرنارِی۔ دھن پراوِش وِش تیں بھاری

آپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کا آسرا نہیں تکتے ہے رام! آپ اُن کے ہردے میں نواس کیجئے۔ جو پرائی استری کو اپنی ماتا کے سمان جانتے ہیں۔ اور پرائے دھن کو زہر سے بھی بڑھ کر زہریلا کر کے سمجھتے ہیں۔

جے ہرشہیں پرسمپتی دیکھی۔ دُکھت ہوہیں پر بپتی بسیکھی
جنہہ ہی رام تم پران پیارے۔ تنہہ کے من شبھ سدن تمہارے

جو دوسرے کی سمپتی (خوشحالی) دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور دوسرے کی مصیبت دیکھ کر بہت ہی دُکھی ہوتے ہیں۔ ہے رام! جو آپ سے پرانوں کے سمان پیار کرتے ہیں۔ ہے پربھو! اُن کے من آپ کے نواس کرنے کے لئے سُندر گھر ہیں۔

سوامی سکھا پتو ماتو گرُ جنہہ کے سب تمہہ تات
من مندر تنہہ کے بسہو سیا سہت دوؤ بھرات!!

ہے تات! سوامی۔ متر۔ پِتا۔ ماتا۔ گرو جن کے سب کچھ آپ ہی ہیں۔ اُن کے من مندر میں آپ سیتا جی سمیت دونو بھائی نواس کریں۔

اوگن تجی سب کے گُن گہہیں۔ بپر دھینو ہت سنکٹ سہہیں
نیتی نپُن جنہہ کئی جگ لیکا۔ گھر تمہار تنہہ کر منو نیکا

جو دُوسروں کے دوشوں کو نہ دیکھکر سب کے گُن گرہن کرتے ہیں۔ برہمن اور گائے کی بھلائی کے لئے جو کشٹ سہتے ہیں۔ سیندھ بیوہار کرنے میں چتر ہیں اور جن کے آچرن کو باقی لوگ پرمان مانتے ہیں۔ ہے رام جی! اُن کا شدھ من آپ کا گھر ہے۔

گُن تمہار سمجھی نج دوسا۔ جیہی سب بھانتی تمہار بھروسا
رام بھگت پریہ لاگہیں جیہی۔ تیہی اُر بسہو سہت بیدیہی

جو اپنے گُنوں کے سمبندھ میں تو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب گُن پربھو کے (آپ کے) ہیں اور جو اُن میں دوش ہیں اُن کو وہ اپنی کمزوری سمجھتے ہیں۔ جن کو سب پرکار سے ایک ماتر آپ کا ہی بھروسہ ہے۔ جنہیں رام بھگت ہی پیارے لگتے ہیں۔ ہے رام جی! آپ جانکی جی سمیت اُن کے ہردے میں نواس کریں۔

جاتی پاتی دھنو دھرم بڑائی۔ پریہ پریوار سدن سُکھدائی
سب تجی تمہہ رہی اُر لائی۔ تیہی کے ہردیاں رہہو رگھورائی

جاتی پات دھن دھرم بڑائی۔ پیارا پریوار اور سُکھ دینے والا گھر سب کا خیال چھوڑ کر جو ہردے میں آپ کا دھیان کئے رہتا ہے۔ ہے رگھوناتھ جی۔ آپ اُس کے ہردے میں نواس کیجئے۔

سرگو نرک اپبرگ سمانا۔ جہاں تہاں دیکھ دھرے دھنو بانا
کرم بچن من راؤر چیرا۔ رام کرہو تیہی کیں اُر ڈیرا

سورگ نرک اور موکش کو جو سمان دیکھتا ہے۔ کیونکہ وہ سب اور دھنش بان دھارن کئے ہوئے آپ کے سروپ کو دیکھتا ہے۔ اور تات سوتر آپکے دھنش دھاری روپ کو دیکھنے کے علاوہ وہ کسی دوسری وستو پر درشٹی ڈالتا ہی نہیں۔ اور من بچن کرم سے آپکا داس ہے ہے رام جی! اُس کے ہردہ میں آپ ڈیرہ ڈالیئے۔

جاہی نہ چاہیئے کبہوں کچھو تمہہ سن سہج سنیہو
بسہو نرنتر تاسو من سو راؤر نج گیہو

جس کا آپ سے سبھاوک پریم ہے۔ اور آپ کے پریم کے

بغیر جو کچھ اور جانتا ہی نہیں۔ ہے رام! آپ اُس کے من میں سدا نواس کیجئے۔ وہ آپ کا نجی گھر ہے۔

اِہی پدھی مُنی برھو وانجھائے۔ بچن پریم رام من بھائے
کہہ مُنی سُنہو بھانو کُل نائیک۔ آشرم کہئوں سمے سکھدائیک

اس پرکار مُنی راج والمیک جی نے رام چندر جی کو نواس ستھان دکھائے۔ اُن کے پریم بھرے بچن رام جی کے من کو بہت ہی بھائے پھر مُنی نے کہا۔ ہے رگھو کل کے سوامی سُنیئے۔ اب میں اس سمے کیلئے سکھدائیک نواس ستھان کا پتہ بتلاتا ہوں۔

چترکوٹ گری کرہو نواسو۔ تہاں تمہار سب بھانتی سپاسو
سیلو سہاون کانن چارو۔ کری کیہری مرگ بہگ بہارو

آپ چترکوٹ پربت پر نواس کیجئے۔ وہاں تمہارے لئے سب پرکار کا آرام ہے۔ سُہاونا پربت اور سندر بن ہے ہاتھی سنگھ ہرن اور پنچھیوں کے بہار کرنے کا ستھان ہے۔

ندی پُنیت پُران بکھانی۔ اتری پریا نج تپ بل آنی
سُرسری دھار نائوں مندا کنی۔ جو سب پاتک پوتک ڈاکنی

وہاں پوتر ندی ہے۔ جس کا پُرانوں نے وستار سے ورنن کیا ہے اتری رشی کی دھرم پتنی انسُویا جی اپنے بل تپ سے اس ندی کو لائی تھیں۔ وہ ندی گنگا جی کی دھارا ہے۔ نام اُس کا مندا کنی ہے۔ اور وہ سب پاپ روپی بچوں کا گراس کر لینے والی مانو ڈاین روپ ہے۔

اتری آدی مُنی بر بہو بسہیں۔ کرہیں جوگ جپ تپ تن کسہیں
چلہو سپھل شرم سب کر کرہو۔ رام دیہو گورو گری بر ہو

اتری آدی بہت سے شریشٹھ مُنی وہاں نواس کرتے ہیں۔ جو لوگ۔ جپ اور تپ کرتے ہوئے شریروں کو کشٹ دیتے ہیں اور اتّم نروودھ کرتے ہیں۔ ہے رام! وہاں جا کر سب کی محنتوں کو سپھل کیجئے۔ اور بر جیشٹھ چترکوٹ کو بھی وہاں نواس کر کے بڑائی دیجئے۔

چترکوٹ مہما امت کہی مہامُنی گائی۔
آئی نہائے سرت بر سیا سمیت دو بھائی

مہامُنی والمیک جی نے چترکوٹ کی اپار مہما وستار سے کہہ کر سُنائی۔ تب سیتا جی سمیت دونوں بھائیوں نے اکر اتّم ندی مندا کنی میں اشنان کیا۔

رگھوبر کہیو لکھن بھل گھاٹو۔ کرہو کتہوں اب ٹھاہر ٹھاٹو
لکھن دیکھ پیئے اُتر کرارا۔ چہوں اور پھریو دھنش جمی نارا

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے لکشمن! یہ گھاٹ تو بہت سُندر ہے۔ اب یہاں کہیں ٹھہرنے کا انتظام کرو۔ تب لکشمن جی نے اُس پوتر ندی کے اُتر کے اونچے کنارے کو دیکھ کر کہا کہ اس کے چاروں طرف دھنش کی شکل میں ایک نالہ پھیرا ہوا ہے۔

ندی پنچ سر سم دم داتا۔ سکل کلش کلی سا اُج ناتا
چترکوٹ جنو اچل اہیری۔ چکئی نہ گھات مار مٹھ بھیری

ندی مندا کنی مانو اُس دھنش کی ڈوری ہے۔ شم دم دان بان ہیں۔ کلیُگ کے سارے پاپ مانو شیر چیتے آدِک درندے ہیں۔ چترکوٹ مانو اچیل شکاری ہے۔ جس کا نشانہ کبھی نہیں چوکتا۔ اور وہ سامنے سے مارتا ہے۔

اس کہی لکھن ٹھاؤں دکھراوا۔ تھل بلوکی رگھوبر سکھ پاوا
رمیو رام منو دیو نہ جب نا۔ چلے سہت سُر تھپتی پردھانا

ایسا کہہ کر لکشمن جی نے ستھان دکھلایا ستھان کو دیکھ کر شری رام چندر جی نے سُکھ پایا۔ چترکوٹ میں شری رام جی کے من کو رما ہوا جان کر دیوتا لوگ شلپ کار وشوکرما کے سہت چترکوٹ چلے گئے۔

کول کرات بیش سب آئے۔ رچے پرن ترن سدن سہائے
برنی نہ جاہیں منجو دُئی سالا۔ ایک للت لگھو ایک بسالا

سب دیوتا کول اور بھیلوں کے بھیس میں آئے۔ انہوں نے گھاس پھوس کے سُندر گھر بنا دیئے۔ وہ ایسی سُندر کُٹیاں بنائیں کہ جن کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ ان میں سے ایک بڑی سُندر چھوٹی سی تھی۔ اور دوسری بڑی تھی۔

لکھن جانکی سہت پربھو راجت رچر نکیت
سوہ مدنو منی بیش جنو رتی ریتو راج سمیت

لکشمن جی اور جانکی جی سمیت پربھو شری رام چندر جی

سندر گھاس پھوس کے گھر میں ایسے براج رہے ہیں۔ مانو کامدیو منی کا بھیس دھارن کئے اپنی استری رتی اور بسنت رتو کے ساتھ شوبھا پا رہا ہو۔

۔۔۔۔۔۔۔

ماس پارائن ستر ہواں وشرام

امر ناگ کنر دسی پالا ۔ چتر کوٹ آئے تیہی کالا
رام پرنام کینہہ سب کاہو ۔ مدت دیو لہی لوچن لاہو

دیوتا ۔ ناگ ۔ کنر اور دگ پال اسی سمے چتر کوٹ میں آئے شری رام جی نے سب کو پرنام کیا ۔ نیتروں کا لابھ پا کر دیوتا بڑے پرسن ہوئے ۔

برشی سمن کہہ دیو سماجو ۔ ناتھ سناتھ بھئے ہم آجو
کری بنیتی دکھ دسہہ سنائے ۔ ہرشت نج نج سدن سدھائے

پھول برسا کر دیو منڈلی کہنے لگی ۔ کہ ہے ناتھ ! آج ہم سناتھ (وارث والے) ہو گئے ہیں ۔ پھر بنتی کر کے انہوں نے اپنے دسہہ دکھ (ناقابل برداشت) دکھ سنائے اور پربھو دوارا ڈھارس بندھا کر پرسن ہو کر اپنے گھروں کو چلے گئے ۔

چتر کوٹ رگھونند نو چھائے ۔ سماچار سنی منی آئے
آوت دیکھی مدت منی برندا ۔ کینہہ دنڈوت رگھو کل چندا

چتر کوٹ میں شری رام چندر جی ٹھہرے ہوئے ہیں ۔ یہ سماچار سن کر بہت سے منی آئے ۔ پرسن ہو کر آتے ہوئے منی منڈلی کو دیکھ کر شری رگھوناتھ جی نے دنڈوت پرنام کیا ۔

منی رگھو بر ہی لائی اُر لیہیں ۔ سپھل ہون ہت آسش دیہیں
سیا سومتری رام چھبی دیکھہیں ۔ سادھن سکل سپھل کری لیکھہیں

منی لوگوں نے شری رگھوناتھ جی کو چھاتی سے لگا لیا ۔ اور سپھل ہونے کے آشیرواد دیا ۔ وہ شری رام چندر جی ۔ سیتا جی اور

لکشمن جی کی شوبھا کو دیکھ کر اپنے سارے سادھنوں کو سپھل مانتے ہیں ۔

جتھا جوگ سنمانی پربھو بدا کئے منی برندا
کرہیں جوگ جپ جاگ تپ نج آشرمنہی سچھندا

پربھو شری رام چندر جی نے یتھا یوگیہ سب کا آدر ستکار کر کے منی منڈلی کو وداع کیا ۔ تب وہ اپنے اپنے آشرموں میں جا کر یوگ ۔ جپ یگیہ اور تپ بے کھٹکے ہو کر کرنے لگے ۔

یہ سدھی کول کرا تنہہ پائی ۔ ہرشے جنو نو ندھی گھر آئی
کند مول پھل بھری بھری دونا ۔ چلے رنک جنو لوٹن سونا ۔

جب شری رام جی کے آنے کی خبر کول اور بھیلوں نے سنی ۔ وہ بڑے پرسن ہوئے ۔ مانو نو ندھیاں ان کے گھر میں آ گئی ہوں ۔ کند مول پھل دونوں میں بھر بھر کر وہ شری رام جی کے درشن کرنے کو چلے مانو کنگال سورن دھن لوٹنے چلا ہو ۔

تنہہ مہوں جنہہ دیکھے دوو بھراتا ۔ اپر تنہہ ہی پوچھہیں مگو جاتا
کہت سنت رگھوبیر نکائی ۔ آئی سبنہہ دیکھے رگھو رائی

ان میں سے جو دونو بھائیوں کو دیکھ کر چلے لوٹے ۔ درشن کرنے کے لئے راستے میں آتے ہوئے دوسرے لوگ ان سے پوچھ رہے ہیں ۔ اس پرکار رام چندر جی کی بڑائی کرتے سنتے سبھی نے آ کر انکے درشن کئے ۔

کرہیں جوہار بھینٹ دھری آگے ۔ پربھوہی بلوکہیں اتی انوراگے

چتر لیکھے جنو جہاں تہاں ٹھاڈھے۔ پلک سریر نین جل باڑھے

بھینٹ آگے دھر دھر کر وہ لوگ جوہار (بندنا) کرتے ہیں اور بہت ہی پریم کے ساتھ شری رام چندر جی کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ مگدھ ہوئے مورتیوں کی بھانت کھڑے ہیں۔ اُن کا شریر پلکت ہے۔ اور نیتروں سے پریم آنسوؤں کی دھارا بہہ رہی ہے۔

رام سنیہہ مگن سب جانے۔ کہی پریہ بچن سکل سنمانے

پربھو ہی جوہاری بہوری بہوری۔ بچن بنیت کہہیں کر جوری

شری رام جی نے اُن سب کو پریم میں مگن جانا۔ اور پیارے بچن کہہ کر سب کا سنمان کیا۔ وہ باربار پربھو شری رام چندر جی کو جوہار کرتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بنتی کر کے کہنے لگے۔

اب ہم ناتھ سناتھ سب بھئے دیکھی پربھو پائے

بھاگ ہمارے آگمنو راٹر کوسل رائے

ہے ناتھ! آپ کے چرنوں کے درشن پاکر ہم سب سناتھ ہو گئے۔ ہے کوسل راج! ہمارے ہی بھاگیہ سے آپکا یہاں مبارک آنا ہوا۔

دھنیہ بھومی بن پنتھ پہارا۔ جہاں جہاں ناتھ پاؤ تم دھارا

دھنیہ بہگ مرگ کانن چاری۔ سپھل جنم بھئے تمہہ ہی نہاری

ہے ناتھ! وہ بھومی دھنیہ ہے۔ وہ بن دھنیہ ہے۔ وہ مارگ اور پہاڑ دھنیہ ہیں۔ جہاں جہاں کہ آپ نے پاؤں رکھے۔ وہ بن میں وچرنے والے سندر پنچھی اور پشو دھنیہ ہیں۔ جنہوں نے آپکے درشن پاکر اپنا جنم سپھل کیا۔

ہم سب دھنیہ سہت پریوارا۔ دیکھ درس بھری نین تمہارا

کینہہ باس بھل ٹھاؤں بچاری۔ ایہاں سکل رتو رہب سکھاری

ہم سب بھی اپنے پریوار سمیت دھنیہ ہیں۔ جنہوں نے نیتر بھر کے آپ کے درشن کئے۔ آپ نے وچار کر بڑی اچھی جگہ نواس کیا ہے۔ یہاں سارے موسموں میں آپ سکھی رہیں گے۔

ہم سب بھانتی کرب سیوکائی۔ کری کیہری اہی باگھ برائی

بن بیہڑ گری کندر کھوہا۔ سب ہمار پربھو پگ پگ جوہا

ہم سب پرکار ہاتھی شیر۔ سانپ اور باگھوں سے بچا کر آپ کی سیوا کیا کریں گے۔ بیہڑ بن۔ پہاڑ گپھائیں اور غار ہے پربھو! سب ہمارا چپہ چپہ دیکھا ہوا ہے۔

تہاں تہاں تمہہ ہی آہیر کھلاوب۔ سر نرجھر جل ٹھاؤں دیکھاوب

ہم سیوک پریوار سمیتا۔ ناتھ نہ سکچب آیسو دیتا

وہاں وہاں ہم آپ کو شکار کھلاویں گے۔ اور تالاب جھرنا اور انیک جل ستھانوں کو دکھلائیں گے۔ ہے سوامی! ہم پریوار سمیت آپ کے سیوک ہیں۔ اس لئے ہمیں آگیا دیتے سمے کسی پرکار کی پس و پیش نہ کرنا۔

بید بچن منی من اگم تے پربھو کرونا ایَن

بچن کرا تنہہ کے سنت جیمی پتو بالک بَین

جو وید کے بچن اور منیشوری کے من سے بھی اگم (جس کا پار نہ پایا جا سکے۔) ہیں وہ کرپا دھان پربھو بھیلوں کے بچنوں کو اس پرکار سُن رہے ہیں۔ جیسے پتا بالک کے بچن سنتا ہے۔

رامہی کیول پریمو پیارا۔ جانی لیو جو جاننہارا

رام سکل بن چر تب توشے۔ کہی مردو بچن پریم پریپوشے

شری رام چندر جی کو تو کیول پریم ہی پیارا ہے۔ جو جاننے والا ہو وہ جان لے۔ تب شری رام چندر جی نے پریم پورن کومل بچن کہہ کر بن میں رہنے والے اُن سب لوگوں کو سنتشٹ کیا۔

بدا کئے سرنائی جدھائے۔ پربھو گن کہت سنت گھر آئے

ایہی بدھی سیا سمیت دو بھائی۔ بسہیں بپن سر منی سکھدائی

پربھو شری رام چندر جی نے اُنہیں وداع کیا۔ وہ سر نوا کر چلے اور پربھو کی مہما کے گن کہتے سنتے گھر آئے۔ اسی پرکار سیتا جی سمیت دونو بھائی۔ جو دیوتاؤں اور منیوں کو سکھ دینے والے ہیں۔ بن میں رہنے لگے۔

جب تیں آئی رہے رگھو نائک۔ تب تیں بھیو بن منگل دائک

پھولہیں پھلہیں بٹپ بدھی نانا۔ منجو بلت بر بیلی بتانا

جب سے شری رگھو ناتھ جی بن میں آ رہے۔ تب سے بن منگل دایک ہو گیا۔

بھانت بھانت کے برکش پھیلنے پھولنے لگے جن کے اوپر لپٹی ہوئی سندر بیلوں کے منڈپ بنے ہوئے ہیں۔

سُرترُو سرس سبھائیں سُہائے۔ منہوں بسنت بن بیری ہو آئے
گنج منجُوتر مدھُو کرشری۔ تری بدھ بیاری بہی سُکھ دیہی

وہ برکش کلپ برکش کی طرح سبھاؤ سے ہی سُندر ہیں۔ مانو وہ دیو بن کو چھوڑ کر آئے ہوں۔ بھونروں کی قطاریں بہت ہی سُندر گونجار کر رہی ہیں۔ شیتل مند سوگندھت تین پرکار کی سکھ دینے والی وایو چلتی رہتی ہے۔

نیل کنٹھ کل کنٹھ سُک چاتک چک چکور
بھانتی بھانتی بولہیں بہگ شروَن سُکھد چت چور

نیل کنٹھ۔ کوئل۔ طوطے۔ پپیہے۔ چکوے اور چکور آدی پنچھی سُننے میں سُکھدائک اور چت کو چرانے والی بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں۔

کری کیہری کپی کول کرنگا۔ بگت بیر بچرہیں سب سنگا
پھرت اہیر رام چھبی دیکھی۔ ہوہیں مُدت مرگ برند بسیکھی

ہاتھی، شیر، بندر، سور اور ہرن اپنے پرسپرک (باہمی) ویر بھاو کو چھوڑ کر سب اکٹھے ہو کر گھومتے ہیں۔ شکار کھیلتے ہوئے شری رام چندر کی شوبھا کو دیکھ کر مرگوں کے جھنڈ بہت ہی پرسنن ہوتے ہیں۔

بِبُدھ بپن جہاں لگی جگ ماہیں۔ دیکھی رام بنو سکل سِہاہیں
سُرسری سرسئی دن کر کنیا۔ میکل سُتا گوداوری دھنیہ
سب سر سندھ ندیں ند نانا۔ مندا کنی کر کرہیں بکھانا
اُدے است گری اور کیلاشو۔ مندر میرو سکل سُر باسُو
سیل ہماچل آدک جیتے۔ چتر کوٹ جسُو گاویں تیتے
بندھی مُدت من سُکھو نہ سہائی۔ شرم بنو بیپل بڑائی پائی

سنسار بھر میں جتنے بن ہیں، رام بن کو دیکھ کر وہ سبھی بن رشک کرتے ہیں۔ گنگا، سرسوتی، سورج کی کنیا جمنا، نربدا، گوداوری آدی پوتر اور سوبھاگیہ شالی ندیاں، سارے تالاب، سمندر اور سب ندی نالے مندا کنی کے گُن گاتے ہیں۔ اُدے چل، استاچل، کیلاش، مندراچل اور سُمیرو آدی سب پربت جو دیوتاؤں کے نواس استھان ہیں۔ اور ہمالیہ آدی بھی جتنے پہاڑ ہیں۔ وہ سب چتر کوٹ کا یش گاتے ہیں۔ بندھیاچل پربت تو اتنا پرسنن ہے۔ کہ من میں پھولا ہی نہیں سماتا۔ کیونکہ اس نے بغیر کسی کشٹ کے بہت بڑی بڑائی پائی ہے۔ (کیونکہ چتر کوٹ میں بھگوان کا نواس ہے اور وہ بندھیاچل کی ہی ایک چوٹی ہے)

چتر کوٹ کے بہگ مرگ بیلی بٹپ ترن جاتی
پُنیہ پُنج سب دھنیہ اس کہہیں دیو دن راتی

دیوتا لوگ دن رات ایسا کہہ رہے ہیں۔ کہ چتر کوٹ کے پشو پنچھی۔ بیلیں۔ درخت اور گھاس پھوس وغیرہ سب جاتیاں پُنیہ کی راشی ہیں۔ اور دھنیہ بھاگیہ ہیں۔

سو بن سیل سُبھائیں سُہاون۔ منگل مئے اتی پاون پاون
مہما کہئے کون بدھی تاسُو۔ سُکھ ساگر جہاں کینہ نواسُو

وہ بن اور پربت سبھاؤ سے سُندر منگل مئے اور اتی انت پوتر کو بھی پوتر کرنے والا ہے۔ اس کی مہما کا کس پرکار ورنن کیا جائے۔ جہاں پر کرپا کے سمندر شری رگھو ناتھ جی نواس کرتے ہیں۔

پئے پیودھی تجی اودھ بہائی۔ جہاں سیا لکھنو رگھو بیر آئی
کہی نہ سکہیں سُکھما جسی کانن۔ جوں ست سہس ہوہیں سہسانن

کھشیر ساگر کا تیاگ کر کے اور اودھ کو چھوڑ کر جہاں سیتا جی اور شری رام چندر جی آ کر رہے۔ اس بن کی مہما کا ورنن تو ہزار مکھ والے لاکھ شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔

سو میں برنی کہوں بدھی کیہیں۔ ڈابر کمٹھ کہ مندر لیہیں
سیو ہیں لکھنو کرم من بانی۔ جائی نہ سیل سنیہہ بکھانی

اُس کا ورنن بھلا میں کس پرکار کروں۔ کیا تالاب کے کچھوے بھی بھلا مندراچل اٹھا سکتے ہیں۔ لکشمن جی من بچن کرم سے شری رام چندر جی کی سیوا کرتے ہیں۔ جن کے شیل اور پریم کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

چھن چھن لکھی سیا رام پد جانی آپو پر نیہو
کرت نہ سپنے ہُوں لکھنو چیتو بندھو ماتو پتو گیہو

پل پل شری رام چندر جی اور سیتا جی کے چرنوں کو دیکھ کر اور اپنے اوپر اُن کا پریم جان کر لکشمن جی بھائیوں۔ ماتا پتا اور گھر کا خیال سپنے میں بھی نہیں کرتے۔

رام سنگ سیا رہتی سُکھاری ۔ پُور پریجن گرہ سُرتی بِساری
چھِن چھِن پیا بدھو بدن نہاری ۔ پرمُدِت منہُوں چکور کُماری

شری رام چندر جی کے ساتھ سیتا جی آنند پوروک رہتی ہیں انہوں نے نگر، پریوار، گھر سب کی یاد بھلادی ہے۔ پل پل پتی کے چندر مکھ کو دیکھتی ہوئی وہ بال چکور کے سمان بہت ہی پرسن رہتی ہیں۔

ناہ نیہُو نت بڑھت بلوکی ۔ ہرشت رہت دوس جیمی کوکی
سیا منُو رام چرن انُوراگا ۔ اودھ سہس سم بنو پریہ لاگا

جیسے دن میں چکوی پرسن رہتی ہے۔ ویسے ہی اپنے پتی شری رام چندر جی کے نت بڑھتے ہوئے پریم کو دیکھ کر سیتا جی پرسن رہتی ہیں۔ سیتا جی کا من شری رام جی کے چرنوں میں پریم کے مارے ایسا مگن ہو گیا ہے۔ کہ اُسے ہزاروں ایودھیا کے سمان بن پیارا لگتا ہے۔

پرن کُٹی پریہ پریتم سنگا ۔ پریہ پریوار کُرنگ بِہنگا
ساسُو سسُر سم مُنی تیا مُنی بر ۔ اسنو امی سم کند مُول پھر

پریتم شری رام چندر جی کے ساتھ رہنے سے پتوں کی جھونپڑی بہت ہی پیاری لگتی ہے۔ بن کے مرگ اور پنچھی پریوار کے سمان پیارے لگتے ہیں۔ بن کے کند مول پھلوں سے یکت بھوجن امرت کے سمان لذیذ لگتا ہے۔

ناتھ ساتھ سانتھری سُہائی ۔ مینن سیجن سے سم سُکھدائی
لوکپ ہوہیں بلوکت جاسُو ۔ تیہی کہ موہی سکن بشے بلاسُو

سوامی کے ساتھ پتوں کی سُندر سیج کا مدیو کی سیج کے سمان سکھ دینے والی ہے۔ جن کی کرپا درشٹی سے جو دکپال ہو جاتے ہیں۔ اُن سیتا جی کو بھلا یہ تچھ بھوگ ولاس کیسے موہ سکتے ہیں۔

سُمرت رامہی تجہیں جن ترن سم بشے بلاسُو
رام پریا جگ جننی سیا کچھو نہ آچرج تاسُو

جو جیو شری رام جی کا سمرن کرتے ہیں۔ وہ بھگت جی تنکے کے سمان تچھ سمجھ کر وشے بھوگوں کا تیاگ کر دیتے ہیں۔ پھر سیتا جی تو جگت کی ماتا اور شری رام جی کی پریہ پتنی ہے۔ یدی اُن کے پاس بھوگ ولاس پھٹکتے نہیں تو اس میں تو آشچریہ ہی کیا ہے؟

سیا لکھن جیہی بدھی سُکھو لہہیں ۔ سوئی رگھوناتھ کرہیں سوئی کہہیں
کہہیں پُراتن کتھا کہانی ۔ سُنہیں لکھنو سیا اتی سُکھو مانی

بھگوان شری رام چندر بھی وہی کچھ کہتے اور کرتے ہیں۔ جس سے کہ سیتا جی اور لکشمن جی کو سکھ ملے۔ وہ پراچین کتھا وارتا کہتے ہیں۔ اور لکشمن اور سیتا جی بہت آنند پوروک اُن کتھاؤں کو سنتے ہیں۔

جب جب رامُو اودھ سُدھی کرہیں ۔ تب تب باری بلوچن بھرہیں
سُمرِی ماتُو پِتُو پریجن بھائی ۔ بھرت سنیہُو سیلُو سیوکائی

جب شری رام چندر جی کو کبھی ایودھیا کی یاد آجاتی ہے۔ تو اُن کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔ ماتا پتا، پریوار اور بھائیوں، خاص کر بھرت کے پریم شیل اور سیوا کو یاد کر کے۔

کرپا سِندھُو پربھو ہوہیں دُکھاری ۔ دھیرجُ دھرہیں کُسمُو بچاری
لکھی سیا لکھنُو بِکل ہوئی جاہیں ۔ جیمی پُرشہی انُوسر پرچھاہیں

کرپا کے سمندر پربھو شری رام چندر جی دکھی ہو جاتے ہیں۔ پھر سمے دھونے کا سما اور پاکر من میں وچار کرکے دھیرج دھارن کرتے ہیں۔

جس طرح پرش کا سایہ اپنے آدھار سروپ پرش کی طرح ہی چیشٹا (نقل و حرکت) کرتا ہے۔ ویسے ہی سیتا جی اور لکشمن جی اپنے سوامی شری رام چندر جی کو دکھی ہوا جان کر ویاکل ہو جاتے ہیں۔

پریا بندھُو گتی لکھی رگھونندنُو ۔ دھیر کرپال بھگت اُر چندنُو
لگے کہن کچھُو کتھا پُنیتا ۔ سُنی سُکھُو لہہیں لکھنُو اروسیتا

اپنی پیاری پتنی سیتا جی اور بھائی لکشمن جی کی ویاکل دشا کو دیکھ کر دھیر کرپالو بھگتوں کے ہردے کو شانت کرنے والے چندر سروپ رگھونندن شری رام چندر جی کچھ پوتر کتھا کہنے لگتے ہیں جس کو سن کر لکشمن جی

اور سیتا جی سلھ کر براجت ہوتے ہیں۔

رامُو لکھن سیتا سہت سوہت پرن نکیت
جیمی باسو بس امر پُر سچی جینت سمیت

شری رامچندر جی لکشمن اور سیتا کے سمیت اُس پتوں کی کٹیا میں ایسے براج رہے ہیں۔ جیسے امراوتی میں دیوا اِندر اپنی پتنی سچی اور پُتر جینت کے سمیت بستا ہے۔

جوگو ہیں پربھو سیا لکھن کیسیں۔ پلک بولچن گولک جیسیں
سیو ہیں لکھنو سیا رگھوبیر ہی۔ جیمی اببیکی پُرش سریر ہی

پھر شری رام جی سیتا جی اور لکشمن جی کی ایسے دیکھ بھال کرتے ہیں۔ جیسے پلکیں آنکھوں کی پتلیوں کی۔ لکشمن جی سیتا جی اور رام چندر جی کی سیوا کرتے ہیں۔ جیسے اگیانی پُرش اپنے شریر کی کرتے ہیں۔

ایہی بدھی پربھو بن بسیں سکھاری۔ کھگ مرگ سُر تاپس ہتکاری
کہیوں رام بن گونو سُہاوا۔ سُنہو سُمنتر اودھ جیمی آوا

اس پرکار پربھو سُکھ پوروک بن میں رہ رہے ہیں۔ وہ پشو پنچھی دیوتا اور تپسویوں کے ہتکاری ہیں (بھی خواہ ہیں) تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ جہاں تک میں نے پربھو کے بن جانے کی سُندر کتھا کہی اب وہ ورتانت بھی سُنیے۔ کہ جس طرح سُمنتر واپس لوٹ کر اجودھیا آیا۔

پھر سُو نشادُ پربھو ہی پہنچائی۔ سچیو سہت رتھ دیکھیسی آئی
منتری بکل بلوکی نشادو۔ کہی نہ جائی جس بھیو بشادو

پربھو شری رام چندر جی کو پہنچا کر نشادراج گوہ جب واپس پلٹا تب اُس نے رتھ سمیت سُمنتر کو دیکھا۔ منتری بہت دیاکل تھا۔ جس کی دیاکلتا کو دیکھ کر نشادراج کو اتنا دُکھ ہوا کہ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

رام رام سیا لکھن پُکاری۔ پریو دھرنی تل بیاکُل بھاری
دیکھی دکھن دسی ہئے ہنہناہیں۔ جنو بنو پنکھ بہگ اکلاہیں

جب سُمنتر نے نشادراج کو اکیلے آتے ہوئے دیکھا۔ تو ہا رام! ہا رام! ہا سیتا! ہا لکشمن پکارتے ہوئے سُمنتر بے حد دیاکل ہو کر زمین پر گر پڑے۔ جدھر کو شری رام چندر جی گئے تھے۔ اس دشا کی اور دیکھ دیکھ کر رتھ کے گھوڑے ہنہناتے ہیں۔ مانو پروں کے بنا پنچھی تڑپ رہے ہوں۔

نہیں ترن چرہیں نہ پیئیں جلُو موچہیں لوچن باری
بیاکُل بھئے نشاد سب رگھوبر باجی نہاری

گھوڑے نہ چارہ کھاتے ہیں نہ پانی پیتے ہیں۔ آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہیں۔ شری رام چندر جی کے گھوڑوں کو اس دیاکُل دشا میں دیکھ کر سب نشاد دیاکُل ہو گئے۔

دھری دھیرج تب کہئی نشادو۔ اب سُمنتر پریہری ہر شو بشادو
تُمہ پنڈت پرمارتھ گیاتا۔ دھرہو دھیر لکھی بمکھ بدھاتا

دھیرج دھر کر تب نشادراج نے کہا۔ ہے سُمنتر! اب رونے دھونے کو چھوڑ دیجیے۔ آپ ودوان اور پرمارتھ تتو کو جاننے والے ہیں۔ بدھاتا کو اپنے پرتیکول جان کر دھیرج دھارن کیجیے۔

بببدھی کتھا کہی کہی مردو بانی۔ رتھ بیٹھار یو برس آنی
سوک ستھل رتھ سکئی نہ ہانکی۔ رگھوبر برہ پیر اُر بانکی

کومل بانی سے انیک پرکار کی کتھائیں کہہ کہہ کر سُمنتر کو زبردستی لا کر رتھ پر بٹھایا۔ پرنتو شوک کے کارن اُن کا شریر شتھل ہو گیا تھا۔ وہ رتھ کو ہانک نہ سکے۔ اُن کے ہردے میں شری رگھوناتھ جی کے ویوگ کی پرچنڈ جوالا جل رہی ہے۔ جس سے اُن کا ہردہ جلا جا رہا ہے۔

چرپھراہیں مگ چلہیں نہ گھوڑے۔ بن مرگ منہوں آنی رتھ جوڑے
اڈھکی پرہیں پھری ہیرہیں پیچھے۔ رام بیوگ بکل دکھ تیچھے

گھوڑے تڑپھڑاتے ہیں۔ اور ٹھیک راستے پر نہیں چلتے مانو جنگلی گھوڑوں (ناسدھائے ہوئے) کو رتھ میں جوڑ دیا گیا ہو۔ وہ کبھی ٹھوکر کھا کر گر پڑتے ہیں۔ کبھی مُڑ کر پیچھے کی اور دیکھنے لگتے ہیں۔ وہ شری رام چندر جی کے ویوگ کے مہا دُکھ سے دیاکُل ہیں۔

جو کہہ رام لکھن بیدیہی۔ ہنکری ہنکری ہت ہیرہیں تیہی
باجی برہ گتی کہی کیمی جاتی۔ بنو منی پھنک بکل جیہی بھانتی

جو کوئی رام لکشمن سیتا کا نام لیتا ہے۔ گھوڑے ہنسنا ہنہنا کر اس

کی اوڑ پیار سے دیکھنے لگتے ہیں۔ گھوڑوں کی اس دیوگ دشا کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ وہ ایسے دیاکل ہیں۔ مانو منی چھن جانے پر سانپ دیاکل ہو گیا ہو۔

کھیئو نشادو بشاد بس دیکھت سچو تُرنگ
بوٗلی سُسیوک چاری تب دیئے سارتھی سنگ

منتری اور گھوڑوں کی اس دیاکل دشا کو دیکھکر نشادراج کو بہت ہی دُکھ ہوُا۔ تب اپنے چار معتبر سیوکوں کو بلا کر سارتھی سُمنتر کے ساتھ کر دیئے۔

گوٗہ سارتھی ہی پھیر پہنچائی۔ برہ بشادو برنی نہیں جائی
چلے اودھ لیئی رتھی نشادا۔ ہوہیں چھنہیں چھن مگن بشادا

نشادراج گوٗہ سارتھی سُمنتر کو کچھ دُور تک پہنچا کر لوٹا۔ رام جی کے ویوگ سے اُسے جو مہا دُکھ ہو رہا تھا۔ اُس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ نشادراج کے بھیجے ہوئے چاروں سیوک رتھ کو ہانک کر اودھ کی طرف چلے۔ سُمنتر اور گھوڑوں کی دیاکل دشا کو دیکھ کر پل پل وہ دُکھ میں ڈوبے جاتے ہیں۔

سوٗچ سُمنتر بِکل دُکھ دینا۔ دھِگ جیون رگھوٗبیر بہینا
رہیہی نہ انتہوں ادھم سریرو۔ جسوٗ نہ لہیو بچھورت رگھوبیرو

سُمنتر بہت ہی دیاکل اور دین دُکھی ہیں۔ من ہی من میں سوچ رہے ہیں۔ کہ شری رگھوویر کے بنا جیون کو دھکار ہے۔ آخر اس ادھم (ناپاک) شریر کا ایک دن انت تو ہونا ہی ہے۔ پھر رگھوویر کے ویوگ میں اس شریر نے اپنا تیاگ کر کے یش پراپت کیوں نہ کیا۔

بھئے اجس اگھ بھاجن پرانا۔ کون ہیتو نہیں کرت پیانا
اہہہ مت رمنو اوسر چوکا۔ اجہوٗں نہ ہردہ ہوت دُوئی ٹوکا

یہ پران آج بدنامی اور پاپ کے پاتر ہو گئے۔ یہ اب کس کارن وش شریر سے نہیں نکلتے؟ ہے موڑھ من! تو نے بڑا اچھا موقع کھو دیا۔ اب بھی تو پھٹ کر ہردے کے دو ٹکڑے نہیں ہو جاتے۔

میجی ہاتھ سِر دُھنی پچھتائی۔ منہو کرپن دھن راسی گنوائی

بر د باندھی بر بیرو کہائی۔ چلیو سمر جنو سبھٹ پرائی

وہ ہاتھ مَل مَل کر سر پیٹ کر پچھتاتے تھے۔ مانو کوئی کنجوس دھن کا خزانہ کھو بیٹھا ہو۔ وہ اس پرکار پچھتاتے ہوئے چلے۔ مانو ویر کا بانا دھارن کئے شوٗر بیر کہلا کر یدھ بھوٗمی سے بھاگ چلا ہو۔

بپر بیبکی بید بد سمّت سادھو سُجاتی
جیمی دھوکیں مدپان کر سچو سوچ تیہی بھانتی

جیسے کوئی وچاروان۔ وید جاننے والا۔ سر و مانیہ شُدھ آچار بیوہار والا اور اُتّم کُل کا کوئی برہمن دھوکے سے شراب پی لے اور پھر ہاتھ مَل مَل کر پچھتائے۔ ویسی ہی دشا سُمنتر کی ہے۔

جیمی کُلین تیا سادھو سیانی۔ پتی دیوتا کرم من بانی
رہے کرم بس پریہری ناہوٗ۔ سچو ہردیاں تہی دارُون داہوٗ

جیسے کسی اُتّم گھرانے کی استری۔ نیک سبھاو والی۔ جسٹر ادہ من بچن کرم سے پتی کو دیوتا ماننے والی دُربھاگیہ وش کبھی پتی سے الگ رہنے پر مجبور ہو جائے۔ اُس سمے اس کے ہردے میں جیسی جلن تڑپ اور مہا دُکھ ہوتا ہے۔ ٹھیک ویسی دشا سُمنتر کی ہے۔

لوچن سجل ڈیٹھی بھئی تھوری۔ سُنئی نہ شروَن بِکل متی بھوری
سُوکھہیں اَدھر لاگی مہُں لاٹی۔ جئو نہ جائی اُر اودھی کپاٹی

آنکھوں میں جل بھرا ہے۔ نظر گھٹ گئی ہے۔ کانوں سے سنائی نہیں دیتا۔ بدھی دیاکل ہوئی۔ بیتھا ر کتہ سو چتے ہیں سمجھ نہیں ہونٹ سوکھ رہے ہیں۔ مُکھ میں لاسا سا لگ گیا ہے۔ گنتو مرتیو کے سب لکشن ہوتے ہوئے بھی پران نہیں نکلتے۔ کیونکہ ہردے میں میعاد کے کواڑ لگے ہیں۔ وہ پرانوں کو باہر نکلنے نہیں دیتے۔ ارتھات چودہ برس بعد بھگوان لوٹیں گے۔ پرانوں کو یہ جھانکی لگی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ اس آشا میں لگے ہوئے ہیں۔

بِبرن بھیئو نہ جائی نہاری۔ ماریسی منہوں پتا مہتاری
ہانی گلانی بپُل من بیاپی۔ جم پُر پنتھ سوچ جمی پاپی

مُنہ کا رنگ فق ہو گیا ہے۔ جو دیکھا نہیں جاتا۔ مانو انہوں نے

ماتا پیتا کو مار ڈالنے کا مہا اپرادھ کیا ہو۔ شری رام جی کے یوگ
کی ہانی سے اُنکے سارے شریر میں پیڑا بھارہی ہے۔ اُن کو ایسی
سوچ لگی ہوئی ہے۔ مانو نرک کو جاتا ہوا پاپی راہ میں سوچ کرتا
ہوا جارہا ہوں۔

بچنو نہ آؤ ہر دیاں پچھتائی۔ اودھ کاہ میں وکھب جائی
رام ہنت رتھ دیکھیہی جوئی۔ سکُچہی موہی بلوکت سوئی

مُکھ سے کوئی شبد نہیں نکلتا۔ من ہی من میں پچھتاتے ہیں کہ میں اودھیا
میں جاکر کیا دیکھوں گا۔ جو بھی رتھ کو رام چندر جی سے خالی دیکھے گا۔
وہ میرا مُنہ دیکھنے میں سنکوچ کرے گا۔ اور ہات پھٹکار ڈالے گا۔ کہ
رام کے بنا تم نرلج جیتے کیسے چلے آئے۔

دھائی پوُچھہیں موہی جب بکل نگر نرناری
اُترو دیب میں سب ہی تب ہر دیاں بجر وبیٹھاری

نگر کے ویاکل استری پُرش جب دوڑ کر مجھ سے پوچھیں گے کہ
کہو رام لکشمن سیتا کو کہاں چھوڑ آئے۔ تو مجھے چھاتی پر پتھر رکھ کر اُتر
دینا ہوگا۔

پوچھہیں دین دُکھت سب ماتا۔ کہب کاہ میں تنہہ ہی بار دھاتا
پوُچھہی جب ہی لکھن مہتاری۔ کہیوں کون سندیس سُکھاری

جب دین دُکھی ماتائیں مجھ سے پوچھیں گی تو میں انہیں کیا اُتر دونگا؟
جب سمتراں ماتا مجھ سے پوچھیں گی تو اُسے میں کونسا سُکھ بھرا پیغام
دونگا۔

رام جننی جب آئیہی دھائی۔ سُمری بچھو جمی دھینو لوائی
پوُچھت اُترو دیب میں تیہی۔ گئے بنوں رام لکھنو بیدیہی

بچھڑے کو یاد کر کے دوڑی آتی ہوئی نئی بیائی ہوئی گائے
کی بھانت جب رام کی ماتا اس پرکار دوڑی آکر مجھ سے پوچھے
گی۔ تو میں انہیں یہ اُتر دوں گا۔ کہ سیتا۔ رام۔ اور لکشمن بن کو
چلے گئے۔

جوئی پوچھیہی تیہی اُترو دیبا۔ جائی اودھ اب یہو سکھو لیبا
پوچھیہی جبہیں لاؤ دُکھ دیبا۔ جولو جاسو دکھو ناتھ ادھینا
دیہوں اُترو کو نو مُہو لائی۔ آئیوں کُسل کنور پہنچائی
سُنت لکھن سیا رام سندیسو۔ ترن جمی تنو پریہری ہی نریسو

جو بھی پوچھے گا اُسے یہی اُتر دینا پڑے گا۔ ہائے! اودھیا میں
جا کر اب مجھے یہی سُکھ لینا ہوگا۔ جب دین دُکھی راجہ جن کا جیون ہی
رام جی کے ادھین ہے۔ مجھ سے پوچھیں گے۔ تو میں کونسا مُنہ لے کر
اُنہیں اُتر دوں گا۔ کہ میں راجکماروں کو کشل پوروک (صحیح وسلامت)
بن میں پہنچا آیا ہوں۔ لکشمن سیتا۔ رام چندر جی کے سندیش کو سنکر مہاراج
تنکے کی طرح شریر کو تیاگ دیں گے۔

ہر دو نہ بدریو پنک جیمی بچھُرت پریتم نیر و
جانت ہوں موہی دینہہ بدھی یہو جاتنا سریرو

جیسے پانی کے الگ ہوتے ہی کیچڑ پھٹ جاتا ہے۔ ویسے
پریتم (شری رام چندر جی) کے الگ ہوجانے پر میرا ہردہ پھٹ کیوں
نہیں گیا! اس سے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بدھاتا نے مجھے یہ
یاتنا شریر (جو شریر پاپی جیووں کو نرک بھوگنے کے لئے ملتا ہے) ہی
دیا ہے۔

ایہی بدھی کرت پنتھ پچھتاوا۔ تمسا تیر ترت رتھ آوا
بدا کئے کری بنئے نشاوا۔ پھرے پائین پری بکل بشاوا

راستے میں رتھ میں بیٹھے اس پرکار پچھتاوا کرتے کرتے رتھ فوراً
تمسا ندی کے تٹ پر آ پہنچا۔ سُمنتر نے تب بینتی کر کے چاروں نشادوں
کو وداع کیا۔ وہ دُکھ سے مہا ویاکل ہوئے سمنتر کے پاؤں پڑ کر چلے۔

پیٹھت نگر سچو سکچائی۔ جنو مارسی گر باہمن گائی
بیٹھی بٹپ تر دوس گنوا وا۔ سانجھ سمے تب او سر پاوا

نگر میں پرویش کرتے ہوئے سُمنتر ایسے ڈرتے ہیں۔ مانو گرو برہمن
یا گائے کو مار کر آئے ہوں۔ اُنہوں نے دن کا سماں ایک درخت کے
سایہ تلے بیٹھ کر گزارا۔ جب سندھیا کا سماں آیا۔ تب انہیں نگر کے
بھیتر جانے کا موقع ملا۔

اودھ پرییسو کینہہ اندھیارہیں۔ پیٹھ بھون رتھو راکھی دوارہیں
جنہہ جنہہ سماچار سُنی پائے۔ بھوپ دوار رتھو دیکھن آئے

اندھیرا ہو جانے پر سُمنتر نے اودھیا میں پرویش کیا۔ رتھ کو
دروازے پر کھڑا کر کے وہ محل میں گئے۔ جن جن لوگوں نے سُمنتر کے

آنے کی خبر سُنی۔ وہ سبھی رتھ دیکھنے کو راج دوار پر آئے۔

رتھو پہنچانی بِکل لکھی گھورے۔ گرہیں گات جیمی آتپ اولے
نگر ناری نر بیاکُل کیسیں۔ نِگھٹت نیر مین گن جیسیں

رتھ کو پہچان کر اور گھوڑوں کو ویاکل دیکھکر اُن کے شریر مارے غم کے ایسے گھلنے لگے۔ جیسے دھوپ میں اولے گھل جاتے ہیں۔ نگر بھر کے استری پُرش ایسے ویاکل ہیں۔ جیسے جل کے سُوکھ جلنے پر مچھلیاں ویاکل ہوتی ہیں۔

سچو آگمنو سُنت سبُو بِکل۔ بھیئو رنیواس
بھون بھینکر لاگ تیہی مانہوں پریت نواس

منتری اکیلے ہی آئے ہیں۔ یہ سُن کر سارا رنواس ویاکل ہو گیا۔ راج محل اتنا بھیانک جان پڑتا ہے۔ مانو پریتوں کا نواس ستھان شمشان بھومی ہو۔ جو کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔

اتی آرتی سب پوچھہیں رانی۔ اُترو نہ آو بِکل بھئی بانی
سُنئی نہ شروَن نین نہیں سُوجھا۔ کہہُو کہاں نرپ تیہی تیہی بوجھا

اتی انت دُکھی ہو کر رانیاں پوچھتی ہیں۔ پر سُمنتر کو کچھ جواب نہیں آتا ہے۔ اُن کی بانی رُک گئی۔ نہ کانوں سے سُنائی دیتا ہے۔ اور آنکھوں سے بھی کچھ نہیں سُوجھتا۔ وہ جہاں تہاں سب سے پُوچھتے ہیں کہ کہو راجہ کہاں ہیں۔

داسِنہ دیکھ سچو بکلائی۔ کوسلیا گرہیں گئیں لوائی
جائی سُمنتر دیکھ کس راجا۔ امئے رہت جنُو چندُو براجا

سُمنتر کو ویاکل دیکھکر داسیاں اُنہیں اپنے ساتھ کوشلیا جی کے محل میں لے گئیں۔ سمنتر نے جا کر راجا کو کیسی حالت میں دیکھا مانو امرت کے بنا چندر رہا ہو۔

آسن سین بِبھوشن ہینا۔ پریؤ بھومی تل نپٹ ملینا
لیئی اُساسُو سوچ ایہی بھانتی۔ سُرپُر تیں جنُو کھسیؤ ججاتی

آسن سیج گہنوں سے رہت راجہ بالکل ننگی زمین پر پڑے ہیں۔

وہ ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے اس کا پرکار سوچ رہے ہیں مانو ییاتی سورگ سے گر کر سوچ رہا ہو۔

لیت سوچ بھری چھنو چھنو چھاتی۔ جنُو جری پنکھ پریؤ سمپاتی
رام رام کہہ رام سنیہی۔ پُنی کہہ رام لکھن بیدیہی

پل پل بعد راجہ سوچ سے چھاتی بھر لیتے ہیں۔ اُنکی دشا ایسی ویاکل ہے۔ مانو گیدھ راج جٹایو کا بھائی سمپاتی سُورج دوارا اپنے پر جھلس جانے پر ویاکل ہو کر گرا تڑپ رہا ہو۔ "رام" "رام" "ہے پیارے رام" راجہ بار بار ایسا کہہ رہے ہیں۔ پھر کبھی "ہا رام لکشمن جانکی" ایسا بھی کہنے لگتے ہیں۔

دیکھی سچو جے جیو کہی کینہیو دنڈ پرنامُو
سُنت اُٹھیؤ بیاکُل نرپتی کہو سُمنتر کہاں رامُو

راجہ کو دیکھکر سُمنتر نے جے جیو کہہ کر ڈنڈوت پرنام کیا۔ سُنتے ہی راجہ ویاکل ہو کر اُٹھ بیٹھے۔ اور بولے سُمنتر! کہو رام کہاں ہیں۔

بھوپ سُمنتر لینہہ اُر لائی۔ بوڑت کچھو ادھار جنُو پائی
سہت سنیہہ نکٹ بیٹھاری۔ پُوچھت راؤ نین بھری باری

راجہ نے سُمنتر کو چھاتی سے لگا لیا۔ ڈوبتے ہوئے پُرش کو مانو تنکے کا سہارا مل گیا ہو۔ پریم کے ساتھ منتری کو اپنے پاس بٹھا کر راجہ نیتروں میں جل بھر کر بولے۔

رام کُسل کہو سکھا سنیہی۔ کہاں رگھو ناتھ لکھنو بیدیہی
آنے پھیری کہ بن ہی سدھائے۔ سُنت سچو لوچن جل چھائے

ہے پیارے سکھا! شری رام جی کی کُشل کہو۔ سیتا رام اور لکشمن کہاں ہیں؟ انہیں واپس لوٹا لائے ہو یا بن کو چلے گئے۔ یہ سُنتے ہی سُمنتر کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔

سوک بِکل پُنی پُوچھ نرلیسُو۔ کہو سیا رام لکھن سندیسُو
رام رُوپ گُن سیل سبھاؤ۔ سُمری سُمری اُر سوچت راؤ

شوک سے ویاکُل راجہ پھر پوچھتے ہیں۔ سیتا رام اور لکشمن کا

مجھے سندیش تو کہو۔ شری رام چندر جی کے رُوپ گُن شیل اور سبھاؤ کو یاد کر کر کے راجہ من میں سوچ کرتے ہیں۔

راؤ سُنائی دینہہ بنباسُو۔ سُنی من بھئیو نہ ہرشُو ہرانسُو
سو سُت بچھرت گئے نہ پرانا۔ کو پاپی بڑ موہی سمانا

میں نے راج تلک کی بات سُنا کر بنباس دیدیا۔ یہ سُن کر بھی جس رام کو نہ ہرش ہُوا نہ شوک۔ ایسے پُتر کے ویوگ سے بھی پران نہیں نکلے۔ تو میرے سمان اور بڑا پاپی کون ہوگا۔!

سکھا رام سیا لکھن جہاں تہاں موہی پہنچاؤ
ناہیں تو چاہت چلن اب پران کہوں ستی بھاؤ

ہے سکھا! جہاں رام سیتا اور لکشمن ہیں وہاں مجھے پہنچا دو۔ نہیں تو میں سچ سچ کہتا ہُوں۔ کہ میرے پران نکلا ہی چاہتے ہیں۔

پُنی پُنی پُوچھت منتری ہی راؤ۔ پریتم سُتین سندیس سناؤ
کرہی سکھا سوئی بیگی اُپاؤ۔ رامو لکھنو سیا نین دیکھاؤ

راجہ بار بار منتری سے پوچھتے ہیں میرے پرم پیارے پتروں کا سندیسہ سناؤ۔ ہے سکھا! جلدی کوئی ایسا اُپائے کیجئے جس سے میں اپنی آنکھوں سے سیتا اور لکشمن کو دیکھ لوں۔

سچو دھیر دھر وکہہ مرُوو بانی۔ مہاراج تمہہ پنڈت گیانی
بیر سُدھیر دھُرندھر دیوا۔ سادھو سماجو سدا تمہہ سیوا

دھیرج دھر کر سُمنتر نے کومل بانی سے کہا۔ مہاراج! آپ تو ودوان ہیں بھو ویر اور شریشٹھ پُرشوں میں آپ شریشٹھ ہیں۔ ہے دیو آپ نے سدا ہی مہاتما پُرشوں کا ستیہ سنگ کیا ہے۔

جنم مرن سب دُکھ سُکھ بھوگا۔ ہانی لابھو پریہ ملن بیوگا
کال کرم بس ہوہیں گوسائیں۔ برسبس راتی دوس کی ناہیں

جنم مرن سب سُکھ دُکھ کے بھوگ ہانی لابھ۔ پیاروں کا سنجوگ وبوگ یہ سب ہے سوامی! دن رات کی بھانت کال اور کرم کے آدھین زبردستی ہوتے رہتے ہیں۔

سُکھ ہرشہیں جڑ دُکھ بلکھائیں۔ دوؤ سم دھیر دھرہیں من ماہیں
دھیرج دھر ہُو بیبکو بچاری۔ چھاڑیے سوچ سکل ہتکاری

سُکھ میں خوش ہونا اور دُکھ میں چیخنا چِلاّنا یہ مورکھ لوگوں کا کام ہے۔ دھیر پُرش تو اپنے من میں سُکھ دُکھ دونوں کو سمان ہی جانتے ہیں۔ اس لئے گیان وچار کر کے آپ من میں دھیرج دھریئے۔ اور ہے سب کی بھلائی چاہنے والے سوامی! شوک کا تیاگ کر دیجیئے۔

پرتھم باسُو تمسا بھیئو دُوسر سُرسری تیر
نہائی رہے جل پانو کری سیا سمیت دوؤ بیر

شری رام جی کا پہلا مقام تمسا ندی کے کنارے ہُوا۔ دُوسرا گنگا کے گھاٹ پر ہوا۔ جہاں سیتا جی سمیت دونوں بھائیوں نے اشنان کر کے اس دن صرف جل پان ہی کیا۔

کیوٹ کینہی بہت سیوکائی۔ سو جامنی سنگ رور گنوائی
ہوت پرات بٹ چھیرو منگاوا۔ جٹا مکٹ نج سیس بناوا

وہاں کیوٹ نشادوراج نے بہت سیوا کی۔ وہ رات انہوں نے شرنگ ویرپُر میں گذاری۔ صبح ہوتے ہی برھ کا دودھ منگوایا اور اس سے دونو راجکماروں نے اپنے سروں پر جٹوں کے مکٹ بنائے۔

رام سکھاں تب ناؤ منگائی۔ پریا چڑائی چڑھے رگھو رائی
لکھن بان دھنو دھرے بنائی۔ آپو چڑھے پربھو آیسو پائی

تب رام جی کے متر نشادوراج نے ناؤ منگوائی سیتا جی کو اس پر چڑھا کر پھر رگھوناتھ جی آپ چڑھے۔ لکشمن جی نے دھنش بان سجا کر رکھے اور وہ بھی پربھو شری رام چندر جی کی آگیا پا کر ناؤ پر چڑھے۔

بکل بلوکی موہی رگھو بیرا۔ بولے مدھر بچن دھری دھیرا
تات پرنامو تات سن کیہہیوُ۔ بار بار پد پنکج گہیہو

مجھ کو ویاکل دیکھ کر شری رام چندر جی نے دھیرج دھر کر یہ میٹھے بچن کہے۔ کہ ہے تات! مہاراج سے جا کر میرا پرنام کہنا اور میری طرف سے بار بار اُن کے چرن کملوں کی بندنا کرنا۔

کرنی پاپاں پری بنئے بھوری ۔ تات کرئیے جنی چنتا موری
بن مگ منگل کشل ہمارییا ۔ کرپا انوگرہ پنیہ تمہاری

پھر میری طرف سے اُن کے پاؤں پکڑ کر بنتی کرنا۔ کہ ہے تات! میری چنتا نہ کرنا۔ آپ کی کرپا۔ پرتاپ اور پنیہ سے بن اور راستے میں ہمارے لیئے سب کشل منگل ہی ہے۔

تمہرے انوگرہ تات کانن جات سب سکھو پائیہوں
پرتی پالی آیسو کشل دیکھیں پائے پُنی پھری آئیہوں
جننی سکل پرتوشی پری پری پایاں کری بنتی گھنی
تلسی کریہو سوئی جتنو جیہیں کُشلی رہیں کوسل دھنی

ہے تات! آپ کی کرپا سے بن میں جاتے ہوئے سب پرکار کا سکھ پاؤں گا۔ آپکی آگیا کا پالن کر کے آپکے چرنوں کا درشن کرنے کے لیئے کشل پورک پھر واپس لوٹ آؤنگا۔ میری طرف سے ماتاؤں کے چرن پکڑ پکڑ کر اُن کی دھیرج بندھا کر یہ نمر بنتی کرنا کہ وہ وہی اُپائے کریں جس سے کہ کوشل راج پتاجی کشل رہیں۔

گُرسن کہب سندیسو بار بار پد پدم گہی
کرب سوئی اُپدیسو جیہیں نہ سوچ موہی اودھ پتی

شری رام جی نے یہ بھی سندیش دیا کہ میری طرف سے بار بار گرو جی کے چرن کمل کو پکڑ کر میرا یہ سندیش کہنا کہ وہ ایسا اُپدیش کریں۔ جس سے اودھ پتی پتاجی کو میری چنتا نہ رہے۔

پُرجن پرجن سکل نہوری ۔ تات سنائیہو بنتی موری
سوئی سب بھانتی مور ہتکاری ۔ جاتیں رہ نرناہو سکھاری

ہے تات! نگر نواسیوں اور پریوار والوں سے میری طرف سے بنتی کر کے کہنا۔ کہ وہی پُرش میرا سب پرکار سے ہتکاری ہوگا۔ جس کی چیشٹا سے مہاراج سکھی رہیں۔

کہب سندیسو بھرت کے آئیں نیتی نہ تجئے راج پد پائیں
پالیسہو پرجہی کرم من بانی سیئے ہو ماتو سکل سم جانی

بھرت جب آئیں تو اُن سے میرا یہ سندیسہ کہنا۔ کہ راج تلک پاکر نیتی کو نہ چھوڑ دیویں۔ من بچن کرم سے پرجا کا پالن کرنا اور سب ماتاؤں کو سم درشٹی سے دیکھنا۔ اور سمان بھاو سے اُن کی سیوا کرنا۔

اور نبا ہیو بھایپ بھائی کری پتو ماتو سجن سیوکائی
تات بھانتی تیہی راکھب راؤ سوچ موریہیں کیہے نہ کاؤ

اور ہے بھائی! پتا ماتا اور اپنے پیارے ہتکاری سجنوں کی سیوا کر کے بھراتری بھاو کو آخری دم تک نباہنا۔ ہے تات! مہاراج کو آدرستکار کر کے اس پرکار رکھنا کہ انہیں کبھی بھی میری یاد نہ آئے۔

لکھن کہے کچھو بچن کٹھورا برجی رام پُنی موہی نہورا
بار بار نج سپتھ دیوائی کہبی نہ تات لکھن لرکائی

لکشمن جی نے کچھ کٹھور بچن کہے۔ رام چندر جی نے انہیں ایسا کہنے سے روک دیا۔ اور پھر مجھ سے بنتی کر کے کہا اور بار بار اپنی سوگند دلائی۔ کہ ہے تات! لکشمن کی یہ بالکپن کی بات مہاراج سے نہ کہنا۔

کہی پرنام کچھو کہن لئے سیا بھئی شتھل سنیہہ
تھکت بچن لوچن سجل پُلک پلوت دیہہ

پرنام کر کے سیتا جی بھی کچھ کہنا چاہتی تھیں پرنتو پریم وش وہ شتھل ہو گئیں۔ اُن کی بانی رُک گئی نیتروں میں آنسو بھر آئے اور شریر میں رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

تیہی اوسر رگھوبر رکھ پائی کیوٹ پارہی ناو چلائی
رگھوکل تلک چلے ایہی بھانتی دیکھیو ٹھاڑھ کلس دھر چھاتی

اُس سمے شری رام چندر جی کا رُخ پا کر ملاح نے پار جانے کے لیئے ناؤ چلا دی۔ اس پرکار رگھوکل تلک شری رام چندر جی تو چل دیئے اور میں اپنا چھاتی پر بجر رکھے وہیں کھڑا مُنہ دیکھتا رہ گیا۔

میں آپن کیہی کہوں کلیسو جیئت پھریوں لیئی رام سندیسو
اس کہی سچو بچن رہی گیئو ہانی گلانی سوچ بس بھیئو

میں اپنے کلیش کو کیسے کہوں۔ جو میں شری رام چندر جی کا سندیسہ لے کر زندہ لوٹ آیا۔ اتنا کہہ کر سمنتر سے آگے بولا نہیں جاتا۔ زبان رُک گئی۔

پربھو کے ویوگ کی پیڑا سے نرپر ویاکل ہوگیا اور وہ گہری سوچ میں پڑ گئے۔

سُنت بچن سُنت بیں نرناہو۔ پریئو دھرنی اُرداران داہو
تلپھت وشم موہ من ماپا۔ ماچا منہوں مین کہوں بیاپا

منتری کے بچن سُنتے ہی راجہ دھرتی پر گر پڑے۔ چھاتی جلنے لگی۔ اُن کا من مہا کٹھن موہ سے تڑپنے لگا۔ مانو مچھلیوں کو برسات کا پہلا پانی لگ گیا ہو۔

کری بلاپ سب روویں رانی مہابپتی کیمی جانی بکھ نی
سُنی بلاپ دُکھہو دُکھ لاگا دھیر جہو کر دھیر جو بھاگا

سب رانیاں ولاپ کر کے رو رہی ہیں۔ اس سمے کی مہان بپتا کا ورنن کیسے کیا جائے۔ اُنکے ولاپ کو سُن کر دکھ بھی دُکھی ہوگیا اور خود دھیرج کا حوصلہ چھوٹ گیا۔

بھیئو کولاہلو اودھ اتی سُنی نرپ رائر سور ورو
بپُل بہگ بن پریئو نسی مانہوں کُلس گھور و

راج محل میں رونے پیٹنے کا شور سُن کر ساری ایودھیا میں بڑا بھاری کہرام مچ گیا۔ ایسا جان پڑتا تھا کہ مانو پنچھیوں کے وشال بن پر رات کے وقت بھیانک بجلی گر گئی ہو۔

پران کنٹھ گت بھیئو بھو آلو مُنی ہین جنو بیاکُلو بیالو
اندریں سکل بکل بھئیں بھاری جنو سر سرسج بنو بنو باری

راجہ کے پران گلے میں آ گئے۔ مانو منی کھوئی جانے پر سانپ دُکھ کے مارے مرا جا رہا ہو۔ ساری اندریاں دُکھ کے مارے تڑپ رہی ہیں۔ مانو کملوں کا بن تالاب میں بغیر پانی کے مُرجھا گیا ہو۔

کوسلیاں نرپ دیکھ ملانا۔ ربی کل ربی انتھئیوں جیاں جانا
اُردھری دھیر رام مہتاری۔ بولی بچن سمے انوساری

راجہ کی اس دُکھ بھری نازک حالت کو دیکھ کر کوشلیا جی نے اپنے من میں جان لیا۔ کہ سوریہ ونش کا سورج غروب ہو چلا۔

تب شہری کوشلیا جی نے من میں دھیرج دھر کر وقت کے مطابق یہ بچن کہے

ناتھ سمجھی من کریئے بچارُو۔ رام بیوگ پیودھی اپارُو
کرن دھار تمہ اودھ جہاجو۔ چڑھیو سکل پریہ پتھک سماجو

ہے ناتھ! آپ من میں سمجھ کر وچار کیجیے۔ رام کے ویوگ روپی جہاز پڑا ہے سارا پریوار اور پرجا اس جہاز میں بیٹھے ہوئے مسافر ہیں! اور آپ اس جہاز کے ملاح ہیں۔

دھیر جو دھریئے تو پائیو۔ ناہیں تو بوڑھی سب پریوارو
جوں جیاں دھریئے بنئے پریہ ری۔ رامُو لکھنو سیا ملہیں بہوری

اگر آپ حوصلہ رکھیں تو سب پار ہو جائیں گے نہیں تو سارا پریوار ڈوب جائے گا۔ اگر آپ میری بنتی کو ہردے میں دھارن کریں تو ہے سوامی! رام لکشمن اور سیتا پھر آ ملیں گے۔

پریا بچن مردو سُنت نرپ چتیئو آنکھی اگھاری
تڑپا تلپھت مین ملین جنو سینچت سیتل باری!

اپنی پیاری پتنی کوشلیا جی کے کومل بچن سُن کر راجہ نے نینر کھولے مانو تڑپتی ہوئی ملین مچھلی پر کوئی شیتل جل چھڑک رہا ہو۔

دھری دھیر جو اُٹھی بیٹھ بھوآلو۔ کہو سُمنتری کہاں رام کرپالُو!
کہاں لکھنو کہاں رامُو سنیہی کہاں پریہ پُتر بدھو بیدیہی!!

دھیرج دھر کر راجہ اُٹھ بیٹھے۔ اور کہنے لگے کہ ہے سُمنتر! کہو کرپالو رام کہاں ہیں۔ لکشمن کہاں ہیں۔ پیارے رام کہاں ہیں! اور میری پُتر بدھو (بہو) پیاری جانکی جی کہاں ہے۔!

بلاکت راؤ بکل بہو بھانتی بھئی جگ سرس سیراتی نہ راتی
تاپس اندھ سراپ سُدھی آئی کوشلیا ہی سب کتھا سُنائی

راجہ ویاکل ہوئے اس پرکار بہت طرح سے ولاپ کرتے ہیں! رات یگ کے سمان ہوگئی۔ ختم ہونے میں نہیں آتی۔ راجہ کو شرون کمار کے پتا اندھے تپسوی کے شاپ (بد دُعا) کی یاد آگئی اور اُنہوں نے کوشلیا کو سب کتھا کہہ سُنائی۔

کھیبیُو بکل یرنت اِتہاسا۔ رام رہت دھگ جیون آسا
سو تنُورا کھی کرب ییں کاہا۔ جیہیں نہ پریم نِبہو مور نِباہا

یہ اتہاس کہتے ہوئے راجہ ویاکل ہوگئے۔ اور کہنے لگے کہ رام جی کے بنا جینے کی آشا رکھنے پر دھکار ہے۔ ایسے شریر کو رکھکر میں کیا کروں گا جس نے میرے پریم کے پرن کو نہیں نباہا۔

ہا رگھونندن پران پریتے۔ تمہہ بنو جیئیت بہُت دن بیتے
ہا جانکی لکھن ہا رگھوبر ہا۔ پتُو ہت چیت چاتک جل دھر

ہائے رگھونندن ہائے پران پیارے رام! تمہارے بنا جیتے ہوئے مجھے بہت دن بیت گئے۔ ہا جانکی لکشمن! ہا رگھوبر! ہا میرے چِت رُوپی پپیہے کے ہت کرنے والے میگھ۔

دوہا
رام رام کہی رام کہی رام رام کہی رام
تنُو پریہری رگھوبر برہن راؤ گیئو سُردھام

رام رام کہہ کر پھر رام رام کہہ پھر رام رام کہہ کر اور پھر رام رام کہہ کر راجہ شری رام جی کے ویوگ میں شریر کو چھوڑ کر دیولوک کو سدھار گئے

جِئن مرن پھلُو دسرتھ پاوا۔ انڈ انیک امل جسُو چھاوا
جیئت رام بدھو بدنو نہارا۔ رام برہ کری مرنُو سنوارا

جینے اور مرنے کا پھل تو دشرتھ جی نے ہی پایا۔ انیک برہمانڈوں میں اُن کا نرمل یش چھا گیا۔ جیتے جی تو انہوں نے شری رام چندر جی کے چندر مُکھ کو دیکھا۔ اور رام جی کے ویوگ کے نمت اپنا شریر تیاگ کر مرنا سُدھار لیا۔

سوک بکل تب رودہیں رانی۔ رُوپ سیلو بلو تیجُو بکھانی
کرہیں بلاپ انیک پرکارا۔ پرہیں بھُومی تل بارہیں بارا

شوک کے مارے بیاکُل ہوکر رانیاں رونے لگیں اور راجہ کے رُوپ، شیل، بل اور تیج کو یاد کر کرکے انیکوں پرکار کے ولاپ کرنے لگیں۔ اور بار بار مارے غم کے زمین پر گرنے لگیں۔

بلپہیں بکل داس اَرُو داسی۔ گھر گھر رُودنُو کرہیں پُر باسی
اتھئیو آجو بھانُو کُل بھانُو۔ دھرم اودھی گُن رُوپ ندھانُو

داس اور داسیاں بیاکُل ہوئی اور لاپ کر رہی ہیں۔ نگر نواسی گھر گھر رو رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ آج سُورج کُل کا سُورج غروب ہوگیا۔ جو دھرم کی آخری حد اور گُن اور رُوپ کے بھنڈار تھے۔

گاریں سکل کیکئی دہیں۔ نین بہین کینہہ جگ جیہیں
ایہی بدھی بلپت رین بہانی۔ آئے سکل مہامُنی گیانی

سب کیکئی کو گالیاں دیتے ہیں۔ جس نے سنسار کو آنکھوں سے رہت کر دیا۔ اس پرکار ولاپ کرتے رات گذر گئی۔ اور صبح ہوتے ہی سارے بڑے بڑے مُنی اور گیانی لوگ اکٹھے ہوئے۔

تب بسشٹ مُنی سمے سم کہی انیک اتہاس
سوک نیوارئیو سب ہی کر نج بگیان پرکاس

تب مُنی وسشٹ جی نے وقت کے مطابق بہت سے اتہاس کہہ کر اپنے وگیان کے پرکاش سے سب کا شوک نوارن کیا۔

تیل ناؤ بھری نرپ تنُو راکھا۔ دُوت بولائی بہُوری اس بھاکھا
دھاوہو بیگی بھرت پہیں جاہُو۔ نرپ سُدھی کتہوں کہہو جنی کاہُو

تیل سے ناؤ بھر کر راجہ کا شریر اُسمیں رکھوا دیا گیا۔ پھر دونوں کو بلوا کر وسشٹ جی نے اُن سے ایسے کہا کہ فوراً بھرت جی کے پاس دوڑے جاؤ۔ راجہ کے پرلوک گمن کی خبر کسی سے بھی نہ کہنا۔

ایتنی کہیہو بھرت سن جائی۔ گرُو بولائی پٹھئیو دوؤ بھائی
سن مُنی آیسُو دھاون دھائے۔ چلے بیگ بر باجی لجائے

بھرت سے جا کر صرف یہی بات کہنا کہ تم دونوں بھائیوں کو گرو جی نے بُلایا ہے۔ مُنی کی آگیا پا کر وہ دُوت دوڑے اور اپنی تیز چال سے گھوڑوں کو بھی لجاتے ہوئے چلے۔

انرتھُو اودھ ارمبھیو جب تیں۔ کُسگن ہوہیں بھرت کہُوں تب تیں

دیکھہیں راتی بھیانک سپنا ۔ جاگی کرہیں کٹو کوٹی کلپنا

جب سے ایودھیا میں انرتھ شروع ہوا تھا تب سے ہی بھرت کو بُرے بُرے شگن ہو رہے تھے ۔ رات کو وُہ ڈراؤنے سپنے دیکھا کرتے اور جاگ کر اُن سپنوں کے سمبندھ میں طرح طرح کی امنگل کلپنائیں کیا کرتے تھے ۔

بپر جیوائیں دیہیں دن دانا ۔ سو ابھیشیک کرہیں بدھی نانا
ماگہیں ہردیاں مہیس منائی ۔ کسل ماتو پتو پریجن بھائی

وُہ امنگل کے بھے سے برہمنوں کو بھوجن کرا کر پرتی دن دان دیتے ہیں ۔ اور مہادیو تا کی نانا پرکار سے پوجا کرتے رہیا ۔ شو جی کو ہردے میں منا کر ماتا پتا بھائی اور کٹمبیوں کے منگل کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں ۔

ایہی بدھی سوچت بھرت من دھاون پہنچے آئی
گرو انوساسن شرون سنی چلے گنیسو منائی

بھرت جی اس پرکار من میں سوچ کر رہے تھے کہ اتنے میں دُوت آ پہنچے ۔ گرو کی آگیا کو کانوں سے سُن کر وہ گنیش جی کو منا کر چلے ۔

چلے سمیر بیگ ہئے ہانکے ۔ ناگھت سرت سیل بن بانکے
ہردیاں سوچ بڑ کچھو نہ سوہائی ۔ اس جانہیں جاں جاؤں اڑائی

ہوا کی طرح گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے وُہ بانکے بن پہاڑ اور ندیوں کو عبور کرتے ہوئے چلے ۔ ہردے میں بڑی سوچ لگی ہوئی ہے ۔ کچھ نہیں سوجھتا جی ایسا چاہتا ہے کہ ایودھیا میں اُڑ کر پہنچ جاویں ۔

ایک نمیش برش سم جائی ۔ ایہی بدھی بھرت نگر نیارائی
اسگن ہوہیں نگر بیٹھارا ۔ رٹہیں کبھانتی کُکھیت کرارا

ایک ایک پل برس کے سمان گذر رہا ہے ۔ اس پرکار بھرت ایودھیا پُوری کے نزدیک پہنچے ۔ نگر میں داخل ہوتے ہی بُرے بُرے شگن ہونے لگے ۔ بُری جگہ پر بیٹھے کوے بُری طرح سے کاں کاں کی رٹ لگا رہے ہیں ۔

کھر سیار بولہیں پرتیکولا ۔ سنی سنی ہوئی بھرت من سولا
شری ہیت سر سر تابن باگا ۔ نگر وِبسیسی بھیاونو لاگا

گدھے اور گیدڑ برخلاف بول رہے ہیں ۔ یہ سب سُن کر بھرت جی کے کلیجے میں ہوک اُٹھتی ہے ۔ تالاب ندی ۔ بن اور باغ شوبھا رہت ہو گئے ہیں ۔ نگر تو مانو کاٹ کھانے کو ہی آتا ہے ۔

کھگ مرگ ہئے گئے جاہیں نہ جوئے ۔ رام بیوگ کروگ بگوئے
نگر ناری نر نپٹ دُکھاری ۔ منہوں سینہ سب سمپتی ہاری

شری رام چندر جی کے ویوگ رُوپی بھیانک روگ سے پشو پنچھی گھوڑے ہاتھی دُکھ کے مارے ایسے تڑپ رہے ہیں کہ دیکھے نہیں جاتے نگر کے استری پُرش بہت ہی دُکھی ہو رہے ہیں ۔ مانو سب کا عزیز دھن دولت لٹ گیا ہو ۔

پُرجن ملیہیں نہ کہہیں کچھو گونہیں جوہار ہیں جاہیں
بھرت کسل پوچھی نہ سکہیں بھے بشاد من ماہیں

راستے میں نگر کے لوگ جو ملتے ہیں وُہ چپ چاپ بھرت جی کو بندنا کر کے گذر جاتے ہیں مُنہ سے کوئی کچھ نہیں بولتا ۔ بھرت جی کے من میں ڈر اور چنتا چھا رہی ہے اس لئے وہ بھی کسی سے کُشل پوچھنے کا حوصلہ نہ کر سکے ۔

ہاٹ باٹ نہیں جائی نہوری ۔ جنو پر دہن دسی لاگی دواری
آوت سُت سنی کیکئے نندنی ۔ ہرشی ربی کل جل رُد چندنی

بازار اور راستوں کی دُردشا دیکھی نہیں جاتی ۔ ایسا جان پڑتا ہے کہ نگر میں دسوں طرفوں سے بھیانک آگ لگی ہوئی ہے ۔ بھرت جی کے آنے کی خبر سُن کر کیکئی بڑا ہی پرسن ہوئی ۔ جو کہ سورج ونش کے کمل کا ناش کرنے والی چاندنی کے سمان ہے ۔

سجی آرتی مدت اُٹھی دھائی ۔ دوار ہیں بھینٹی بھون لیلی آئی
بھرت دُکھت پرلوار و نہارا ۔ مانہوں تہہن بنج جنو مارا

وہ پرسن ہو کر آرتی سجائے اُٹھ کر دوڑی اور دروازے پر ہی بھرت جی کو مل کر محل کے اندر لے آئی ۔ بھرت جی نے سارے پریوار کو دُکھی

دیکھا مانو کہ کملوں کے بن پر کہر پڑ گئی ہو۔

کیکئی ہرشت اسہی بھانتی ۔ منہول مدت روانی کراتی
سُت ہی سموچ لکھی سنوارئیہ۔ پوچھی تنیہہ کُسل ہمارئیہ

صرف ایک کیکئی ہی خوش نظر آتی ہے ۔ مانو بھیلنی جنگل کو آگ لگا کر خوشی کے مارے پھولا نہ سماتی ہو۔ پُتر کو سوچ میں پڑا ہوا دیکھ من ہی من اُداس جا کر کیکئی نے پوچھا کہو تمہارے ننہال میں سب کُشل تو ہیں!

سکل کُشل کہی بھرت سُنائی ۔ پوچھی نج کُل کُشل بھلائی
کہو کہاں تات کہاں سب ماتا ۔ کہاں سیا رام لکھن پریہ بھراتا

بھرت جی نے ساری کُشل کہہ سُنائی ۔ پھر اپنے کُل کی کُشل چھیم (خیر و خیریت) پوچھی ۔ اور کہا کہو پتا جی کہاں ہیں! میری دوسری دونو ماتائیں کہاں! سیتا جی اور پیارے بھرا رام اور لکشمن کہاں ہیں!

سُنی سُت بچن سنیہہ سے کپٹ نیر بھری نین
بھرت شرون من سول سم پاپنی بولی بین

پُتر کے پریم بھرے بچن سُن کر آنکھوں میں کپٹ کے آنسو بھر کر کیکئی بھرت جی کے من میں شول کے سمان چبھنے والے بچن بولی۔

تات بات میں سکل سنواری ۔ بھئے منتھرا سہائے بچاری
کچھُک کاج بدھی بیچ بگاریو ۔ بھوپتی سُر پتی پُر پگو دھاریو

ہے تات! میں نے سب بات بنا لی تھی بھلا ہو منتھرا کا جو موقع پر میری سہایک (مددگار) ہوئی پر بدھاتا نے تھوڑا سا کام بگاڑ دیا ہے ۔ وہ یہ کہ راجہ دیولوک کو سدھار گئے۔

سُنت بھرت بھئے بیبس بشلوا ۔ جنو سہمیو کری کیہری ناد
ماری تات ہا تات پکاری ۔ پرے بھومی تل بیاکُل بھاری

بھرت یہ خبر سُن کر دُکھ کے مارے ویاکل ہو گئے مانو شیر کی گرج سُن کر ہاتھی سہم گیا ہو ۔ وہ ہائے پتا ہائے پتا ہائے تات ایسا پکارتے ہوئے ویاکل ہو کر پرتھوی پر گر پڑے۔

چلت نہ دیکھن پائیوں توہی ۔ تات نہ رامہی سونپیہو موہی
بہُری دھیر دھری اُٹھے سمبھاری ۔ کہو پتو مرن ہیتو مہتاری

بھرت جی ولاپ کر رہے ہیں ہے تات! میں آپ کے انتم درشن بھی نہ کر سکا ۔ ہائے آپ مجھے اپنے ہاتھوں شری رام چندر جی کو کیوں نہ سونپ گئے ۔ پھر دھیرج دھر کر سنبھل کر اُٹھ بیٹھے ۔ اور ماتا سے پوچھنے لگے کہ ہے ماتا! پتا جی کے مرنے کا کارن تو کہو۔

سُنی سُت بچن کہتی کیکئی ۔ مرمو پانچھی جنو ماہر دیئی
آدیہو تیں سب آپنی کرنی ۔ کُٹل کٹھور مدت من برنی

پُتر کے بچن سُن کر کیکئی کہنے لگی ۔ مانو گھاؤ کے ستھان کو دیکھ کر نشتر لگا کر اُس میں زہر بھر رہی ہو ۔ شروع سے لے کر آخر تک اپنی ساری کرتوت کُٹل اور پتھر دل کیکئی نے بڑے پرسن من سے سُنا دی۔

بھرت ہی بسریو پتو مرن سُنت رام بن گونو
ہیتو اپنپو جانی جیاں تھکت رہے دھری موتو

شری رام چندر جی کے بن جانے کی خبر سُن کر بھرت جی کو پتا جی کا مرن بھُول گیا ۔ ہردے میں اس سارے کلیش کا موجب کارن (ذمہ دار) اپنے آپ کو جان کر بھرت جی پر سکتے کا عالم طاری ہو گیا

بکل بلوکی سُت ہی سمجھاوتی ۔ منہوں جرے پر لون لگاوتی
تات راؤ نہیں سوچے جوگو ۔ بڑھی سُکرت جس کینہیو بھوگو

پُتر کو ویاکُل دیکھ کر کیکئی سمجھانے لگی ۔ مانو جلے پر نمک لگا رہی ہو ۔ ہے تات! راجہ کا شوک نہیں کرنا چاہیئے انہوں نے پُنیہ اور یش بڑھا کر اپنی پوری عمر بھر بھوگ بھوگے۔

جیوت سکل جنم پھل پائے ۔ انت امر پتی سدن سدھائے
اس انومانی سوچ پریہر ہو ۔ سہت سماج راج پُر کر ہو

جیتے جی تو انہوں نے جنم کے سمپورن پھل پائے اور مرنے پر وہ دیولوک کو چلے گئے ۔ ایسا وچار کر کے شوک کرنا چھوڑ دو اور سماج سہت آنند سے اجودھیا کا راج کرو۔

سُنی سُٹھی سہمیو راجکمار و۔ پاکیں جہت جنو لاگ انگارو
دھیرج دھری بھری بہہ لیی ساسا۔ پاپنی سب ہی بھانی گل ناسا

کیکئی کے یہ بچن سُنکر راجکار بھرت بہت ہی سہم گئے۔ مانو پکے ہوئے پھوڑے پر انگارا رکھدیا گیا ہو۔ اُنہوں نے دھیرج دھر کر لمبی سانس لی۔ اور کہا۔ اری پاپنی! تو نے سب پرکار کُل کا ناش کردیا ہے۔

جوں پے کرپچھی رہی اتی توہی۔ جنمت کا ہے نہ مارے موہی
پیڑ کاٹی تیں پالیو سینچا۔ مین جنین ہِتی باری اُلیچا

ہائے! اگر تیری ایسی ہی دُشٹ چیشٹا تھی تو تو نے جنتے سے ہی میرا گلا کیوں نہ گھونٹ دیا۔ برکش کو کاٹ کر تو نے پتے کو سینچا ہے۔ اور مچھلی کے جینے کے لئے پانی کو اُلیچ ڈالا۔ ارتھات جو میرے پرانوں کے پران تھے۔ اُن کو مجھ سے الگ کرکے تو اب مجھے زندہ دیکھنا چاہتی ہے میری بھلائی کرتے ہوئے تو نے اُلٹا میرا ناش کردیا ہے۔

ہنس بنسو دسرتھ جن کو رام لکھن سے بھائی
جننی توں جننی بھئی بدھی سن کچھو نہ بسائی

سُورج ونش جیسے اُتم کل میں تو میرا جنم ہوا ہو۔ دسرتھ جیسے دھرم دھرندھر پتا ہوں۔ رام لکشمن جیسے سداچاری جس کے بھرا تا ہوں۔ ہاں ہے پاپنی! مجھے جنم دینے والی ماتا تو ہے۔ سچ کہتے ہیں بدھاتا کے آگے کسی کا کچھ زور نہیں چلتا۔

جب تیں کمتی کمت جیاں ٹھیو۔ کھنڈ کھنڈ ہوئی ہردیو نہ گیو
بر مانگت من بھئی نہیں پیرا۔ گری نہ جیبھہ مُنہ پر یو کیرا

اری کُمتی! جب تو نے ایسا وچار ہردے میں ٹھانا اُس سمے تیرا ہردہ پھٹ کیوں نہ گیا! ایسے وردان مانگتے سمے تیری چھاتی میں ذرا بھی جلن نہ ہوئی! تیری زبان کیوں نہ گل گئی تیرے مُنہ میں کیڑے کیوں نہ پڑ گئے؟

بھوپن پرتیتی توری کیمی کینہی۔ مرن کال بدھی متی ہری لینہی
بدھی ہوں نہ نارہردے گتی جانی۔ سکل کپٹ اگھ اوگن کھانی

اشچریہ تو یہ ہے کہ راجہ نے تیرا وشواش کیسے کرلیا؟ کیا مرتے سمے

بدھاتا نے اُنکی بدھی ہر لی تھی۔! استریوں کے ہردے کی گتی کو بدھاتا بھی نہیں جان سکے۔ کہ وہ سب کپٹ۔ پاپ اور اوگنوں کی کھان ہوتی ہیں۔

سرل سوسیل دھرم رت راؤ۔ سو کمی جانے تیا سبھاؤ
اس کو جیو جنتو جگ ماہیں۔ جیہی رگھوناتھ پران پریہ ناہیں

راجہ سرل سبھاؤ سوشیل اور دھرماتما تھے۔ وہ استری سبھاؤ کو بھلا کیا جانیں۔ جگت میں ایسا کونسا جیو جنتو ہے۔ جسے شری رگھوناتھ جی پرانوں کے سمان پیارے نہیں ہیں۔

بھے اتی اہت رامو تیو توہی۔ کو تو اہسی ستیہ کہو موہی
جو ہسی سو ہسی مُنہ مسی لائی۔ آنکھی اوٹ اُٹھی بیٹھہی جائی

سب جگت کے پران پیارے شری رام چندر جی بھی تجھے دشمن جان پڑے! پاپ سچ کہہ تو کون ہے! جو تو ہے۔ سو ہے! اب مُنہ میں کالکھ لگا کر میری آنکھوں سے دُور ہو جا اور مجھے اپنا مُنہ نہ دکھا۔

رام بروھی ہردے تیں پرگٹ کینہہ بدھی موہی
موسمان کو پاتکی بادی کہئوں کچھو توہی

بدھاتا نے ہی مجھے شری رام چندر جی سے ورودھ کرنیوالے تیرے ہردے (کوکھ) سے پیدا کیا۔ تجھے تو کچھ کہنا ہی ویرتھ ہے میرے سمان بڑا پاپی دوسرا اور کون ہے۔

سُنی شترگھن ماتو کٹلائی۔ جرہیں گات رس کچھو نہ بسائی
تیہی اوسر کُبری تہاں آئی۔ بسن بھوشن بیدھ بنائی

ماتا کی کٹلتا کو سُن کر شترگھن جی کے سارے شریر کے انگ مارے کرودھ کے جلنے لگے۔ اُسی سمے کُبری منتھرا لبتر اور انیک پرکار کے گہنوں سے سج دھج کر وہاں آنکلی۔

لکھی رس بھری ہو لکھن لگھو بھائی۔ برت انل گھرت آہوتی پائی
ہمگی لات تکی کو بر مارا۔ پر منہ بھر مہی کرت پکارا

اُسے گہنے کپڑوں سے سجی دیکھکر لکشمن جی کے چھوٹے

بھائی شتروگھن جی کرودھ سے جل بھن گئے کرودھ روپی اگنی سے تو وہ پہلے ہی جل رہے تھے۔ منتھرا کے آنے پر تو مانو اس جلتی ہوئی آگ کو گھی کی آہوتی مل گئی ہو۔ انہوں نے زور سے تاک کر کبڑی کے ایک لات ماری۔ وہ چلاتی ہوئی اوندھے منہ زمین پر گر پڑی۔

کبر ٹوٹیو پھوٹ کپارو۔ دلت دسن مکھ رُدھر پرچارو

آہ دیبے ہیں کاہ نشاوا ۔ کرت نیک پھل اِن اِس پاوا

اُس کا کبڑ ٹوٹ گیا۔ کپال پھوٹ گیا۔ دانت ٹوٹ گئے اور منہ سے خون بہنے لگا۔ وہ چیختی چلاتی ہوئی بولی۔ آہ دیو! میں نے کیا بگاڑا جو بھلا کرتے ہوئے بھی مجھے یہ برا پھل ملا۔

سُنی رپُوہن لکھی نکھ سکھ کھوٹی۔ لگے گھسیٹن دھری دھری جھونٹی

بھرت دیاندھی دینہی چھڑائی۔ کوسلیا پہیں گئے دوؤ بھائی

اُس کی یہ بات سُنکر شتروگھن جی اُسے ایڑی سے چوٹی تک دُشٹ جانکر اُسے جھونٹے (سر کے بل) سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹنے لگے۔ تب دیا کے بھنڈار بھرت جی نے اُسے چھڑایا۔ پھر دونوں بھائی کوشلیا کے پاس گئے۔

ملن بسن بیرن بکل کرس شریر دُکھ بھار

دوھا کنک کلپ بر بیلی بن مانہوں ہنی تسار

کوشلیا جی میلے بستر پہنے ہوئے ہے۔ چہرہ کا رنگ زرد پڑ گیا ہے۔ ویاکل ہو رہی ہے دُکھ کے بوجھ سے دُبلی ہو گئی ہے۔ ایسا جان پڑتا ہے جیسے سونے کی سُندر کلپ بیل کو کہر اور جاڑے نے سُکھا دیا ہو۔

بھرت ہی دیکھی ماتو اُٹھی دھائی۔ مرچھت اوَنی پری جھائیں آئی

دیکھت بھرت بکل بھے بھاری۔ پرے چرن تن دسا بسپاری

بھرت کو دیکھ کر ماتا اُٹھ دوڑی۔ پر چکر کھا زمین پر اچیت ہو کر گر پڑی۔ یہ دیکھکر بھرت جی بہت ویاکل ہوئے۔ اور شریر کی سُدھ بُدھ بھول کر اُن کے چرنوں میں گر پڑے۔

ماتو تات کہاں دیہی دکھائی۔ کہاں سیا رامو لکھنو دوؤ بھائی

کیکئی کت جنمی جگ ماجھا۔ جوں جنمی تو بھئی کاہے نہ بانجھا

بھرت جی بولے۔ ہے ماتا! پتا جی کہاں ہیں۔ انھیں دکھائیے! سیتا رام اور لکشمن کہاں ہیں! کیکئی سنسار میں کیوں پیدا ہوئی! پیدا ہو کر پھر بانجھ کیوں نہ رہی!

کل کلنکو جیہیں جنمیو موہی۔ اپجس بھاجن پریہ جن دروہی

کو تیبھون موہی سریس ابھاگی۔ گتی اسی توری ماتو جیہی لاگی

جس نے مجھ جیسے کل کلنکی۔ نندا کے پاتر۔ پریوار اور پرجا کے دروہی (غدار) پتر کو جنم دیا۔ میرے سمان تینوں لوکوں میں ابھاگا۔ پراتی بھلا دوسرا اور کون ہوگا! جس کے کارن ہے ماتا! آپکی یہ دُردشا ہوئی ہے۔

پتو سُرپُر بن رگھو بر کیتو۔ میں کیول سب انرتھ ہیتو

دھگ موہی بھیوں بیتو بن آگی۔ دُسہہ داہ دُکھ دوشن بھاگی

پتا جی سورگ لوک سدھار گئے۔ شری رام چندر جی بن کو چلے گئے۔ میں ہی اب سب انرتھوں کا مول کارن ہوں۔ مجھے دھکار ہے۔ میں رگھو کُل روپی بانس کے بن میں اگنی روپ پیدا ہوا۔ اور کٹھن داہ۔ دُکھ اور دوشوں کا بھاگی بنا۔

ماتو بھرت کے بچن مردو سُنی پُنی اُٹھی سمبھارگی

لیے اُٹھائی لگائی اُر لوچن موچتی باری

بھرت جی کے کومل بچن سُنکر کوشلیا جی اپنے آپ کو سنبھال کر اُٹھ بیٹھیں۔ اُنھوں نے بھرت کو اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

سرل سُبھائے مائی ہیاں لائے۔ اتی ہت منہو رام پھری آئے

بھینٹیو بہوری لکھن لگھو بھائی۔ سوکو سینہو نہ ہردے سمائی

سرل سبھاو ماتا نے بڑے پریم سے بھرت جی کو چھاتی سے لگا لیا۔ مانو شری رام جی ہی بن سے لوٹ آئے ہوں۔ پھر

لکشمن جی کے چھوٹے بھائی شترو گھن کو چھاتی سے لگایا۔ شوک اور پریم کوشلیا جی کے ہردے میں سماتا نہ تھا۔

دیکھی سبھاؤ کہت سبھو کوئی ۔ رام ماتو اس کا ہے نہ ہوئی

ماتاں بھرت گود بیٹھا رے ۔ آنسو پونچھی مردو بچن اُچارے

کوشلیا جی کے سبھاؤ کو دیکھکر سب کوئی کہتے ہیں کہ شری رام جیسے پتر کی ماتا کا ایسا سرل کپٹ رہت سبھاؤ کیوں نہ ہو۔ ماتا نے بھرت جی کو گود میں بٹھالیا۔ اُن کے آنسو پونچھکر اُن سے کومل بچن بولیں۔

اجہوں بچھ بلی دھیرج دھرہو۔ کسمیہ سمجھی سوک پری ہر ہو

جنی مانہو ہیال ہانی گلانی۔ کال کرم گتی اگھٹت جانی

ہے بیٹا! میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں تم اب بھی دھیرج دھرو۔ یہ شوک کرنے کا سماں نہیں شوک مت کرو۔ اپنے من میں کسی پرکار کی ایسی ہانی اور اُس سے ہونے والی پیڑا کو نہ مانو کال اور کرم کا چکر کبھی ہٹایا نہیں جاسکتا۔

کاہو ہی دوس دیہو جنی تاتا۔ بھا موہی سب بدھی بام بدھاتا

جواتی ہہوں کُھ موہی جیاوا۔ اجہوں کو جانئی کا تیہی بھاوا

ہے تات! کسی کو دوش کیوں ٹھہراتے ہو سب پرکار سے بدھاتا ہی مجھ سے اُلٹے ہو گئے۔ جو اتنا مہا کشٹ ہوتے ہوئے بھی میرے پرانوں کو نہیں نکالتے۔ اب بھی کیسے معلوم ہے۔ کہ بدھاتا کو کیا منظور ہے۔

پیتو آئیس بھوشن بسن تات تجے رگھو بیر

بسمیو ہرش نہ ہردیاں کچھو پہرے بل کل چیر

ہے تات! پتا کی آگیا سے شری رگھو بیر نے بستر اور بھوشن تیاگ دیئے اور ولکل بستر تپسویوں کے بستر پہن لئے۔ اُن کے ہردے میں نہ کچھ دُکھ تھا اور نہ سُکھ۔ وہ شانت اور اچل رہے۔

مکھ پرسن من رنگ نہ روشو۔ سب کر سب بدھی کری پرتیشو

چلے بپن سُنی سیا سنگ لاگی ۔ رہئی نہ رام چرن انوراگی

اُنکا مکھ پرسن تھا من میں نہ کچھ لالسا تھی اور کسی کے پرتی کچھ کرودھ ہی تھا۔ سب کو سب پرکار سے دھیرج دے کر وہ بن کو چلے گئے یہ سن کر سیتا جی بھی اُنکے ساتھ چلی گئیں۔ وہ شری رام جی کے پرتی اپنے سچے پریم کے کارن ایودھیا میں رہ نہ سکیں۔

سُنت ہی لکھنو چلے اُٹھی ساتھا۔ رہہیں نہ جتن کئے رگھو ناتھا

تب رگھوپتی سب ہی سر و نائی چلے سنگ سیا اُرو لگھو بھائی

سنتے ہی لکشمن بھی ساتھ ہو لئے۔ شری رگھوناتھ جی نے اُنہیں گھر پر رکھنے کے لئے بہت سے جتن کئے پر وہ نہ رہے۔ تب شری رگھوناتھ جی سبکو سر نوا کر سیتا اور لکشمن کو ساتھ لے کر بن کو چلے گئے۔

رامو لکھنو سیا بن ہی سدھائے

گئیوں نہ سنگ نہ پران پٹھائے

یہو سبو بھا انہہ آنکھنہ آگیں

تئیو نہ تجا تیو جیو اُبھاگیں

شری رام لکشمن اور سیتا بن کو چلے گئے۔ میں نہ تو ساتھ ہی گئی اور نہ میرے پران ہی اُنکے ساتھ گئے۔ یہ سب انہیں آنکھوں کے سامنے ہوا۔ تو بھی اس ابھاگے جیو نے شریر نہ چھوڑا۔

موہی نہ لاج نج نیہو نہاری۔ رام سرس ست میں مہتاری

جیئے مرے بھل بھوپتی جانا۔ مور ہردے سمت کلش سمانا

اپنے پریم کو دیکھ کر مجھے لاج بھی تو نہیں آتی۔ شری رام جیسے پتر کی میں ماتا! جینے اور مرنے کا پورا ڈھنگ تو مہاراجہ نے ہی خوب جانا۔ میرا ہردہ تو بجر سے بھی سو گنا کٹھور ہے۔

کوسلیا کے بچن سُنی بھرت سہت رنیواسُو

بیاکُل بلپت راج گرہ مانہوں سوک نیواسُو

کوشلیا جی کے بچنوں کو سن کر بھرت سمیت سارا رنواس ویاکل ہو کر ولاپ کرنے لگا۔ راج محل تو مانو شوک کدہ ہی بن گیا۔

ہوئیں بکل بھرت دوؤ بھائی ۔ کوسلیاں لئے ہردیاں لگائی

بھانتی انیک بھر تو سمجھائے ۔ کہی بیبیک لئے بچی سُنائے

بھرت اور شترگھن دونوں بھائی ویاکل ہو کر ولاپ کرنے لگے ۔ تب کوشلیا جی نے اُن کو ہردے سے لگا لیا ۔ انیک پرکار سے بھرت جی کو کوشلیا جی نے سمجھایا ۔ اور بہت سی گیان وچار کی باتیں کہہ کر سنائیں ۔

بھرت ہوں ماتو سکل سمجھائیں ۔ کہی پُران شرُتی کتھا سُہائیں
چھل بہین سچی سرل سبانی ۔ بولے بھرت جوری جگ پانی

بھرت جی نے بھی ماتاؤں کو پُرانوں اور ویدوں کی کتھائیں کہہ کر سمجھایا ۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر بھرت جی نشکپٹ چھل رہت سرل اور پوتر بانی بولے ۔

جے اگھ ماتو پِتا سُت مارین ۔ گائی گوٹھ مہی سُر پُر جارین
جے اگھ تیا بالک بدھ کینہیں ۔ میت مہی پتی ماہُر دینہیں

جو پاپ ماتا پتا اور پُتر کو مارنے سے ہوتا ہے اور برہمنوں کے نگر جلانے سے اور گؤشالا جلانے سے جو پاپ ہوتا ہے ۔ استری اور بالک کی ہتیا کرنے سے ہوتے ہیں ۔ اور جو مِتر اور راجہ کو زہر دینے سے ہوتے ہیں ۔

جے پاتک اُپپاتک اہہیں ۔ کرم بچن من بھو کبی کہہیں
تے پاتک موہی ہوہُوں بدھاتا ۔ جوں یہُو ہوئی مور مت ماتا

اور کوی لوگوں نے جو چھوٹے بڑے پاپ من بچن اور کرم سے ہونے والے کہے ہیں ۔ اگر اس کام میں میری ذرا بھر بھی صلاح ہو تو ہے ماتا ! یہ سارے پاپ مجھے لگ جائیں ۔

جے پری ہری ہری ہر چرن ۔ بھجہیں بھوت گن گھور
تیہی کئی گتی موہی دیئو بدھی جوں جننی مت مور

جو لوگ وشنو بھگوان اور شو بھگوان کے چرنوں کو چھوڑ کر ڈراؤنے بھوت اور پریتوں کی پوجا کرتے ہیں ہے ماتا ! یدی اِس کام میں میری صلاح ہو تو بدھاتا میری اُن بھوت پریتوں کے پجاریوں جیسی دُردشا کریں ۔

بیچہیں بید دھرم دوہی لیہیں ۔ پشُن پرائے پاپ کہی دیہیں
کپٹی کُٹل کلہ پریہ کرودھی ۔ بید بدُوشک بسو برودھی

جو لوگ یوگیہ ایوگیہ (ادھیکاری اَن ادھیکاری) کا خیال کیے بغیر کیول چند ٹکوں پر برہم وِدیا کو پڑھاتے سُناتے ہیں ۔ اور اپنے آپ ہی اپنے منہ اپنے آپ کو دھرماتما ظاہر کرتے ہیں ۔ چغلخور ہیں ۔ دوسرے کے پاپوں کو کہکر آپ پاپ بھاگی ہوتے ہیں ۔ جو کپٹی کُٹل ۔ لڑائی کے آدی کرودھی ہیں ۔ اور جو ویدوں کی نندا کرنے والے اور وشو بھر کے ورودھی (مخالف ہیں)

لوبھی لمپٹ لولُپ چارا ۔ جے تاکہیں پر دھن پر دارا
پاؤں میں تنہہ کے گتی گھورا ۔ جوں جننی یہُو سمت مورا

جو لوبھی ۔ کامی اور لالچیوں کا آچرن کرنے والے ہیں ۔ جو دوسرے کے دھن اور استری پر نگاہ رکھتے ہیں ۔ اگر میری اسمیں کچھ صلاح ہو تو ہے ماتا میری اُن جیسی بھیانک گتی ہو ۔

جے نہیں سادھُو سنگ انُوراگے ۔ پرمارتھ پتھ بمُکھ ابھاگے
جے نہ بھجہیں ہری نر تنُو پائی ۔ جنہہ ہی نہ ہری ہر سُجسُو سوہائی
تجی شرُتی پنتھُو بام پتھ چلہیں ۔ بنچک برچی بیش جگُو چھلہیں
تنہہ کے گتی موہی سنکر دیئو ۔ جننی جوں یہُو جانو بھیئو

جنہیں سنت سنگ سے پریم نہیں ۔ جو ابھاگے کلیان مارگ سے بمُکھ ہیں ۔ جو منُش شریر پا کر بھی بھگوان کا بھجن نہیں کرتے ۔ جنکو وشنو بھگوان اور شو جی کی مہما کا گُن گان اچھا نہیں لگتا ۔ جو وید مارگ کو چھوڑ کر وپریت مارگ پر چلتے ہیں جو ٹھگ سادھو بھیس بنا کر لوگوں کو ٹھگتے ہیں ۔ ہے ماتا ! اگر مجھے اس بھید کا ذرا سا بھی پتہ ہو تو شو جی مہاراج مجھے اُن لوگوں کی گتی دیں ۔

ماتو بھرت کے بچن سُنی سانچے سرل سُبھا ین
کہتی رام پریہ تات تہہ سدا بچن من کاین

کوشلیا جی بھرت کے سبھاؤ سے ہی سچے اور سیدھے سادے بچنوں کو سُنکر کہنے لگی۔ ہے تات! تم تو تن من اور بچن سے سدا شری رام چندر جی کے پیارے ہو۔

چوپائی

رام پرانہو تیں پران تمہارے
تمہہ رگھوپتی ہی پرانہو تیں پیارے
بدھو بِش چوے سروئی ہِمہو آگی
ہوئی باری چر باری براگی
بھئیں گیان بِرو مٹے نہ موہو
تمہہ راہی پرتیکول نہ ہوہو
مت تمہار یہُو جو جگ کہہیں
سو سپنے ہوں سُکھ سُگتی نہ لہہیں

تمہیں رام پرانوں سے بھی بڑھکر پیارے ہیں۔ اور تم شری رگھوناتھ جی کو پرانوں سے بڑھکر پیارے ہو۔ چندرما بھلے ہی زہر برسانے لگے۔ اور پالا بھلے ہی آگ برسانے لگے۔ جل جیو بھلے ہی جل کا تیاگ کر دیں (ارتھات ناممکن ممکن ہو جائے) گیان ہو جانے پر بھلے ہی بھرم نہ مٹے۔ یہ سب کچھ ناممکن بھی اگر ممکن مان لیا جائے۔ پرنتو تم کبھی بھی شری رام چندر جی کے پرتیکول نہیں ہو سکتے۔ جو لوگ تم پر یہ الزام لگاتے ہیں انہیں سپنے میں بھی سُکھ اور شبھ گتی نہیں ملے گی۔

اس کہی ماتو بھرت ہیاں لائے۔ تھن پئے سروہیں نین جل چھائے
کرت بلاپ بہت یہی بھانتی۔ بیٹھہیں بیتی گئی سب راتی

ایسا کہہ کر ماتا نے بھرت کو چھاتی سے لگا لیا۔ پستانوں سے دودھ بہنے لگا۔ اور نیتروں میں پریم کے آنسو بھر آئے۔ اس پرکار بہت ولاپ کرتے کرتے ساری رات بیٹھے ہی بیٹھے گذر گئی۔

بام دیو بشسٹ تب آئے۔ سچو مہاجن سکل بولائے
منی بہو بھانتی بھرت اپدیسیو۔ کہی پرمارتھ بچن سُدیسیو

تب رشی بام دیو اور وشسشٹ منی آئے۔ انہوں نے سب منتریوں اور پرتشٹھت پُرشوں کو بلا لیا۔ پھر منی وشسشٹ جی نے وقت کے مطابق بہت پرکار سے بھرت جی کو گیان اپدیش دیا۔

تات ہردیاں دھیر جو دھر ہوکر سو جو اوسر آجو
اُٹھے بھرت گر بچن سُنی کرن کہیو سبھو ساجو

وشسشٹ جی نے کہا۔ ہے تات! من میں دھیرج دھر کر آج جس کام کے کرنے کا موقع ہے اُسے کرو۔ گرو جی کے بچن سُنکر بھرت جی اُٹھے اور انہوں نے سب تیاری کرنے کے لئے کہا۔

نرپ تنو بید بدت انہوادا۔ پرم بچتر بمانو بنادا
گہی پد بھرت ماتو سب راکھی۔ رہیں رانی درسن ابھلاشی

وید ودھی انوسار راجہ کے شریر کو نہلایا گیا۔ اور پرم بچتر (عجیب و غریب) بمان بنایا گیا۔ بھرت جی نے پاؤں پکڑ کر سب ماتاؤں کو ستی ہونے سے روک لیا۔ وہ شری رام چندر جی کے درشن کرنے کی ابھلاشا سے رُک گئیں۔

چندن اگر بھار بہو آئے۔ امت انیک سُگندھ سُہائے
سرجو تیر رچی چتا بنائی۔ جنو سرپر سوپان سُہائی

چندن اگر کے علاوہ اور بھی انیک پرکار کے اپار سُگندھت دروبوں (خوشبودار چیزوں) کے بہت سے بوجھ (گٹھر کے گٹھر) آئے۔ سرجو ندی کے تٹ پر سندر چتا بنائی گئی مانو وہ چتا سورگ کی سندر سیڑھی ہو۔

ایہی بدھی داہ کریا سب کینہی۔ بدھی وت نہائی تلانجلی دینہی
سودھی سمرتی سب بید پُرانا۔ کینہہ بھرت دس گات بدھانا

اس پرکار سب داہ کرم سنسکار کیا گیا۔ سب نے ودھی پورک اشنان کر کے تلانجلی دی پھر وید پُران اور سمرتی ان سب کا مت

نشچنت کر کے بھرت جی نے راجہ کا دش گاتر بدھان کیا۔

جہاں جس مُنی بتایسُو دینہا ۔ تہاں تس سہس بھانتی سو کینہا
بھئے بسُدھ ٹیے سب دانا ۔ دھینو باجی گج باہن نانا

جہاں جس پرکار مُنی وشِشٹ جی نے آگیا دی ۔ وہاں ویسا ہی بھرت جی نے ہزاروں پرکار سے کیا۔ شدھ ہو جانے پر سب دان دیئے۔ گائے گھوڑے ہاتھی۔ اور بھانت بھانت کی سواریاں دان میں دیں۔

سنگھاسن بھوشن بسن آن دھرنی دھن دھام
دیئے بھرت لہی بھومی سُر بھے پری پُورن کام

سنگھاسن گہنے۔ بستر آن دھرتی دھن اور مکان بھرت جی نے برہمنوں کو دان میں دیئے۔ دان پاکر برہمن لوگ۔ پُورن کام ہو گئے۔

پِتُو ہت بھرت کینہی جسی کرنی ۔ سو مُکھ لاکھ جائی نہیں برنی
سُدِن سودھی مُنی بَر تب آئے ۔ سچو مہاجن سکل بلائے

پِتا کے نمت بھرت جی نے کریاکرم آدک جیسی شبھ اور سُندر ریتی سے کیئے اُس کا ورنن تو سینکڑوں زبانوں سے بھی نہیں کیا جا سکتا۔ شبھ دن وچار کر شری شریشٹھ مُنی وشِشٹ جی آئے۔ اُنہوں نے سب منتریوں اور مہاجنوں کو بُلایا۔

بیٹھے راج سبھاں سب جائی ۔ پٹھئے بولی بھرت دوؤ بھائی
بھرت وشِشٹ نکٹ بیٹھالے ۔ نیتی دھرم مئے بچن اُچارے

سب لوگ راج سبھا میں جا کر بیٹھ گئے۔ تب مُنی نے بھرت اور شترگھن دونوں بھائیوں کو بُلا بھیجا۔ وشِشٹ جی کو اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور راج نیتی۔ اور دھرم سے بھرے ہوئے بچن کہے۔

پرتھم کتھا سب مُنی برنی ۔ کیکئی کُٹل کینہی جسی کرنی
بھوپ دھرم برتُو ستیہ سراہا ۔ جیہیں تنُو پریہری پریم نباہا

کُٹل کیکئی نے جیسی کرتوت کی تھی۔ پہلے تو مُنی شریشٹھ وشِشٹ جی نے وہی کتھا کہی۔ پھر راجہ کے ستیہ اور دھرم برت کی بھی تعریف کی۔

جس نے کہ شریر تیاگ کر کے پریم کا پالن کیا۔

کہت رام گُن سیل سبھاؤ ۔ سجل نین پُلکیو مُنی راؤ
بہوری لکھن سیا پریتی بکھانی ۔ سوک سنیہہ مگن مُنی گیانی

شری رام جی کے گنوں اور شیل سبھاؤ کو کہتے کہتے مُنی راج وشِشٹ جی کے نیتروں میں جل بھر آیا۔ اور شریر پُلکت ہو گیا۔ پھر لکشمن جی اور سیتا جی کے پریم کا ورنن کیا۔ ایسا کرتے ہوئے گیانی مُنی شوک اور پریم میں مگن ہو گئے۔

سُنہو بھرت بھاوی پربل بلکھی کہیو مُنی ناتھ
ہانی لابھ جیون مرن جس اپجس بدھی ہاتھ

پھر مُنی نے دُکھی ہو کر کہا۔ ہے بھرت سُنیئے! ہونہار بڑی بلوان ہے۔ ہانی و لابھ جنم مرن۔ نیک نامی اور بدنامی یہ سب بدھاتا کے ہاتھ ہے۔

اس بچاری کیہی دیئے دوسُو ۔ بیرتھ کاہی پر کیجئے روسُو
تات بچار کرہو من مائیں ۔ سوچ جوگ دسرتھ نرپو نائیں

ایسا وچار کر کیسے دوش دیا جائے! ویرتھ ہی کسی پر کیوں کرودھ کیا جائے! ہے تات! من میں ایسا وچار کرو مہاراجہ دسرتھ شوک کرنے کے یوگیہ نہیں ہیں۔

سوچیئے بپر جو بید بہینا ۔ تجی نج دھرم بسیہ لے لینا
سوچیئے نرپتی جو نیتی نہ جانا ۔ جیہی نہ پرجا پریہ پران سمانا

ایسا برہمن سوچ کرنے کے یوگیہ ہے۔ جو وید و ودیا نہیں جانتا اور اپنا برہم دھرم چھوڑ وشے بھوگ میں لولین ہے۔ وہ کشتری راجہ سوچ کرنے کے یوگیہ ہے۔ جو راج نیتی نہیں جانتا۔ اور جس کو اپنی پرجا پرانوں کے سمان پیاری نہیں ہے۔

سوچیئے بیسُو کرپن دھن وانُو ۔ جو نہ اتتھی سو بھگتی سُجانُو !
سوچیئے سُودر بپر اپمانی ۔ مکھر مان پریہ گیان گمانی

اس ویش کا بھی سوچ کرنا چاہیئے جو امیر ہو کر بھی کنجوس ہے۔

جو اتتھی کی سیوا اور شوبھی کی بھگتی کرنے میں تتپر پروین نہیں ہے اُس شودر کا بھی سوچ کرنا چاہیئے تو برہمنوں کا اپمان کرنے والا۔ بکواسی مان سمان کا لوبھ اور گیان کا گھمنڈ رکھنے والا ہے۔

سوچیئے پنی پتی ونچک ناری ۔ کٹل کلھ پریہ اچھا چاری
سوچیئے بٹو نج برت پریہری ۔ جو نہیں گر آئسو انوسری

پھر اُس ناری کا سوچ کرنا چاہیئے تو پتی کو ٹھگنے والی۔ کٹل لڑاکی اور من مانا آچرن کرنے والی ہے۔ اس برہمچاری کا سوچ کرنا چاہیئے جو اپنے برت کو توڑ دیتا ہے اور گرو کی آگیا کا پالن نہیں کرتا۔

سوچیئے گرہی جو موہ بس کرئی کرم پتھ تیاگ
سوچیئے جتی پرپنچ رت بگت بیبک براگ

اس گرہستی کا بھی سوچ کرنا چاہیئے جو موہ وش کرم مارگ کا تیاگ کر دیتا ہے۔ اس سنیاسی کا بھی سوچ کرنا چاہیئے۔ جو ویک بھاگ سے رہت ہو کر سنسار میں پھنس گیا ہے۔

بیکھانس سوئی سوچئے جوگو ۔ تپ بہائی جیہی بھاوی بھوگو
سوچیئے پشن اکارن کرودھی ۔ جننی جنک گر بندھو برودھی

وہ بان پرستی بھی سوچ کرنے یوگیہ ہے۔ جو تپ کو چھوڑ کر بھوگ ولاس میں رمن کرے چغل خور کا سوچ کرنا چاہیئے جو بغیر کسی کارن کے ہی کرودھ کرنے والا ہو وہ پرش بھی سوچ کے یوگیہ ہے۔ اور جو ماتا پتا گرو اور بھائی بندھوؤں کے ساتھ ویر ورودھ کرنیوالا ہو وہ بھی سوچ کے یوگیہ ہے۔

سب بدھی سوچیئے پر اپکاری ۔ نج تن پوشک نردے بھاری
سوچنیہ سبھیں بدھی سوئی ۔ جو نہ چھاڑی چھل ہری جن ہوئی

سب پرکار سے اُس کا سوچ کرنا چاہیئے جو دوسروں کی برائی کرنے والا ہو۔ اور اپنے ہی پیٹ کے پالنے والا اور بڑا بھاری نردئی (ظالم) ہو اُس پرش کا بھی سبھی پرکار سے سوچ کرنا چاہیئے۔ جو چھل کپٹ چھوڑ کر بھگوان کا بھگت نہیں ہوتا۔

سوچنیہ نہیں کوسل راؤ ۔ بھون چاری دس پرگٹ پربھاؤ
بھیو نہ اہئی نہ اب ہونے ہارا ۔ بھوپ بھرت جس پتا تمہارا

کوشل پتی مہاراجہ دسرتھ جی سوچ کرنے یوگیہ نہیں ہیں۔ جن کا پربھاؤ چودہ لوک میں پرگٹ ہے۔ ہے بھرت! اُن جیسا راجہ نہ کوئی ہوا ہے نہ اب ہے اور نہ آئیندہ کوئی ہو گا ہی۔

بدھی ہری ہر وسرپتی دسی ناتھا ۔ برنہیں سب دسرتھ گن گاتھا

برہما وشنو۔ شو اندر اور دشاؤں کے سوامی سبھی دسرتھ جی کے گنوں کی کتھاؤں کا ورنن کیا کرتے ہیں۔

کہو تات کیہی بھانتی کوؤ کرہی بڑائی تاسو
رام لکھن تمہ شترگھن سرس سُتن سُچی جاسو

ہے تات کہو اُنکی برائی بھلائی کوئی کس پرکار کر سکتا ہے۔ جن کے شُدھ رام اور لکشمن تم اور شترگھن جیسے پتر ہیں۔

سب پرکار بھوپتی بڑبھاگی ۔ بادی بشاد کرئیے تیہی لاگی
یہ سُنی سمجھی سوچ پریہرہو ۔ سر دھری راج رجایسو کرہو

راجہ سب پرکار سے بڑبھاگی تھے۔ اُن کے لئے شوک کرنا ویرتھ ہے۔ یہ سُن کر اور سمجھ کر سوچ تیاگ دو۔ اُنکی آگیا کو سر پر دھر کر اُنکی آگیا کا پالن کرو۔

رائے راج پد تمہہ کہوں دینہا ۔ پتا بچن پھر چاہیئے کینہا
تجے رام جیہی بچن ہی لاگی ۔ تنو پریہریو رام برہاگی

راجہ نے راج پد تم کو دیا ہے۔ پتا کے بچنوں کا تمہیں اوشیہ پالن کرنا چاہیئے جنہوں نے اپنے بچنوں کا پالن کرتے ہوئے شری رام چندر جی کا تیاگ کر دیا اور اُنکے وِیوگ کی پیڑا سے اپنا شریر تیاگ دیا۔

نرپ ہی بچن پریہ نہیں پریہ پرانا ۔ کرہو تات پتو بچن پروانا
کرہو سیس دھری بھوپ رجائی ۔ ہئی تمہہ کہاں سب بھانتی بھلائی

راجہ کو بچن پیارے تھے۔ پران پیارے نہیں تھے۔ اس لئے

ہے تات! اپنے پتا کے بچنوں کو پرمان کرو۔ راجہ کی آگیا کا پالن سر چڑھا کر کرو۔ اس میں ہی تمہاری سب پرکار سے بھلائی ہے!

پر سو رام پتو آگیا راکھی　　مارسی ماتو لوک سب ساکھی

تنہ جیاتی ہی جو بنو دیتو　　پتو آگیان اگھ اجو نہ بھیتو

پرشورام جی نے پتا کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے اپنی ماتا کو مار ڈالا۔ سب لوگ اس بات کے گواہ ہیں راجہ یاتی کے پُتر نے اپنے پتا کو اپنی جوانی دیدی۔ پتا کی آگیا کا پالن کرنے سے انہیں نہ تو کوئی پاپ لگا اور نہ بدنامی ہی ہوئی۔

انوچت اچت بچار دتجی جے پالہیں پتو بین

تے بھاجن سکھ سجس کے بسہیں امرپتی این

جو انوچت اور اچت دمناسب اور نامناسب کا وچار چھوڑ کر پتا کے بچنوں کا پالن کرتے ہیں وہ سکھ اور نیک نامی کے پاتر ہو کر امانت میں دیولوک میں بستے ہیں۔

ادسی نرلیس بچن پھر کر ہو　　پالہو پرجا سو کو پریہر ہو

سرپر نرپو پاہی پر تیو شو　　تمہہ کہوں سکر تو نہیں دو

راجہ کے بچن کو ضرور پورا کرو۔ پرجا کا پالن کرو اور شوک کرنا چھوڑ دو۔ ایسا نہ کرنے سے دیولوک میں راجہ سکھ اور سنتوش پائنگے تمہیں یش اور نیک نامی ملے گی اور کوئی پاپ نہیں لگے گا

بید بدت سمت سب ہی کا، جیہی پتو دیتی سو پاوی ٹیکا

کرہو راجو پرپٹر ہو گلانی، مانہو مور بچن ہت جانی

وید بھی یہی کہتے ہیں اور سب لوگوں کی بھی ایسی ہی صلاح ہے کہ جس کو پتا دے وہی راج تلک پاوے۔ اس لئے تم شوک اور پرمتہ بانی کی چنتا کرنا چھوڑ دو۔ میرے بچنوں کو اپنی بھلائی میں ہی سمجھو

سنی سکھو لہب رام بیدیہی　　انوچٹ کہب نہ پنڈت کیہی

کوسلیا آدمی سکل مہتاری　　تیتو پرجا سکھ ہوہیں سکھاری

اس بات کو سن کر شری رام ستیا جی سکھ پاویں گے کوئی بھی بدھیمان اسے انوچت نہیں کہے گا کوشلیا آدمی تمہاری سب ماتائیں پرجا کے سکھی ہونے سے سکھی ہوں گی۔

پرم تمہار رام کر جانیہی، سو سب بدھی تمہہ سن بھل مانیہی

سونپیہو راجہ رام کے آئیں، سیوا کریہو سینہ سہائیں

تمہارے اور شری رام چندر جی کے آپس کے پریم کو سبھی جانتے ہیں وہ سب پرکار سے تمہیں بھلا ہی مانیں گے رام چندر جی کے آنے پر انہیں راج سونپ دینا اور پریم پوروک ان کی سیوا کرنا۔

کیجئے گرآئیسو ادسی کہیں سچو کر جوری

رگھوپتی آئیں اچت جس تس تب کرب بہوری

یہ سن کر سب منتری ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ گرو جی کی آگیا کا پالن ضرور کیجئے۔ شری رگھوناتھ جی کے واپس لوٹ آنے پر جیسا بھی مناسب سمجھو ویسا ہی کر لینا۔

کوسلیا دھری دھیر جو کہی، پوت پتھیہ گرآئیسو اہی

سو آدریئے کریئے ہت مانی تجئے بشاد وکال گتی جانی

کوشلیا جی نے دھیرج دھر کر بھرت جی سے کہا ہے پُتر گرو جی کی آگیا کو ٹھیک سمجھ کر گرہن کرنا چاہیئے اس میں ہی اپنی بھلائی مان کر اس کا ادر پوروک پالن کرنا چاہیئے کال کی گتی کو لیتے الٹ جانکر شوک کا تیاگ کر دینا چاہیئے۔

بن رگھوپتی سرپتی نرناہو　　تمہہ ایہی بھانتی تاکدراہو

پرجن پرجا سچو سب انبا　　تمہہ ہی ستب سب کہن اپلمبا

شری رگھوناتھ جی تو بن میں ہیں راجہ دیولوک کا راج کرنے چلے گئے۔ اور تم اس پرکار شوک سے کاتر ہو رہے ہو ہی پترا پریوار۔ پرجا۔ منتری اور سب ماتاؤں کے ایک ماتر اب تم ہی سہارا ہو۔

لکھی بدھی بام کالوکٹھنائی　　دھیرجو دھیر ہو ماتو بلی جائی

سر دھر گرآئیسو انو سر ہو　　پرجا پالی پرجن دکھو ہر ہو

بدھاتا کو اپنے الٹ اور گان گتی کو کٹھن جان کر دھیرج
دھرو ماتا تمہاری بلہاری جاتی ہے گرو کی آگیا کو سر ماتھے پر دھر کر
اس کے انوسار کرتویہ کا پالن کرو یہ جا کا پالن کر کے اپنے پریوار
والوں کے دکھ نوارن کرو

گر کے بچن سچوا بھیند لو   بھرت سیئے ہت چنو چیند نو
سنی بھوری ماتو مردو بانی   سیل سنیہہ سرل رس سانی

بھرت جی نے گرو کے بچن اور منتریوں کی سراہنا سن کر بھرت
بھرت جی کے ہردے کو ستیں کاری چیندن کے سمان لگی اور ماتا کوشلیا
کی کومل بانی جو شیل پریم۔ اور سرلتا کے رس سے پریپورن تھی
سنی۔

(چھند)

سانی سرل رس ماتو بانی سن بھرت بیاکل بھئے
لوچن سروروہ سردت سینچت برہ انکر بھئے
سو دسا دیکھت سمے تیہی بسری سب ہی سدھی دیہہ کی
تلسی سراہت سکل سادر سیواں سہج سنیہہ کی

ماتا کوشلیا کی سرل رس سے بھرپور بانی کو سن کر بھرت جی
دیاکل ہو گئے۔ ان کے نیتر کملوں سے آنسو بہنے لگے آنسوؤں کی اس
دھارا سے ان کے ہردے کا ویوگ روپی نیا پودا سینچا جانے لگا۔
ارتھات ان کا برہ دکھ بڑھ گیا ان کی اس وشا کو دیکھ کر سب
لوگ اپنے شریروں کی سدھ بدھ بھول گئے تلسی داس جی
کہتے ہیں کہ سبھاوک پریم کی سیما (حد) شری بھرت جی کی سب
لوگ بڑے آدر کے ساتھ پرشنسا کرنے لگے

سورٹھا

بھرتو کمل کر جوری دھیر دھرندھیر دھری
بچن امئیں جنو بوری دیت اچیت اتر سب ہی

دھیر دُھرندھر بھرت جی دھیرج دھر کر اور ہاتھ کملوں
کو جوڑ کر امرت رس سے بھرپور بچنوں سے سبکو اچیت اتر
دینے لگے۔

ماس پاراین اٹھارھواں وشرام

سو ہی اپدیسو دینہہ گرو نیکا   پرجا سچو سمت سب ہی کا
ماتو اچیت دھری ایسو نیہا   ادسی سیئس دھیری پالیو گنیہا

گرو جی نے مجھے بہت ہی سندر اپدیش دیا پرجا اور منتری بھی ایسا ہی
چاہتے ہیں ماتا جی نے بھی مناسب سمجھ کر یہی آگیا دی ہے اور میں
تو بھی اس کو سر چڑھا کر دلیا ہی کرنا چاہتا ہوں

گر پتر ماتو سوامی ہت بانی   سنی من مدت کیجئے بھلی جانی
اچیت کہ انوچت کیں بچارو   دھرم ہو جائی سر پاتک بھارو

گرو پتا ماتا سوامی اور ہتیشی کی بانی سن کر اسے کلیان مئے
جان کر برتن من سے اس کے انوسار برتنا چاہیئے اچیت انوچیت
کا وچار نہ کرنے سے دھرم جاتا ہے اور سر پر پاپ کا بھاری
چڑھتا ہے۔

تمہہ تو دیہو سرل سکھ ہوئی   جا چرت موہر بھیل ہوئی
جدپی یہ سمجھت ہٹھو نیکیں   تدپی ہوت پریتو شو نہہ جی کیں

آپ تو مجھے وہی سرل اپدیش دے رہے ہیں جس کے انوسار
برتنے سے میرا بھلا ہوگا اگرچہ اس اپدیش کو میں بھلی بھانت سمجھتا
ہوں تو بھی میرے من کو صبر نہیں آتا۔

اب تمہہ بنئے موری سن لیہو۔ موہی انوہر سکھاولو دیہو۔
اترو دیہو چھمب اپرادھو   دکھت دوش گن گنہہ نہ سادھو

اب تم میری بنتی سن لیجئے ۔ اور میری ستھتی کے انکول مجھے شکشا دیجئے ۔ آپ جیسے پوجنیہ بزرگوں کو اتر دینے کا جو اپرادھ میں کرتا ہوں وہ کشما کیجئے سادھو پرش دکھی پرش کے گن اور دوش کو خاطر میں نہیں لاتے

پتو سر پر سیا راموہن کرن کہو موہی راجو
ایہی میں جانہو مورہت کے آپن بڑ کاجو

چنانچہ تو دیولوک میں سیتا اور شری رامچندر جی بن میں ہیں اور مجھے آپ راج کرنے کی آگیا دے رہے ہیں ایسا کرنے میں آپ میرا کلیان سمجھتے ہیں یا اپنا کوئی بڑا کاریہ سدھ کرنا چاہتے ہیں

چوپائی

ہت ہماری سیاپتی سیوکائی ۔ سو ہری لینہہ ماتو کٹلائی
میں انومانی دیکھو من ماہیں آن اپایاں مورہت ناہیں

یدی آپ کو میری بھلائی منظور ہے تو میرا کلیان تو سیتا پتی شری رامچندر جی کی سیوا کرنے میں ہے سو اسے ماتا کی کٹلتا نے مجھ سے چھین لیا ہے میں نے اپنے من میں اچھی طرح وچار کر کسی پرکار سے میرا کلیان نہیں ہے ۔

سوک سما جو راج کیہی لکہین لکھن رام سیا بنو پد دیکھیں
بادی بسن بنو بھوشن بھارو بادی برتی بنو برہم بچارو

شری رام لکشمن اور سیتا جی کے چرنوں کے درشن بغیر یہ شوک کا سماج دکھ کا مجموعہ، ایودھیا کا راج بھلا میرے لئے کس گنتی میں ہے جیسے بستروں کے بغیر گہنوں کا بوجھ اٹھانا ویرتھ ہی ہے

جاد رام بیہیں آیسو دیہو ایک ہی آنک مورہت ایہو
موہی نرپ کری بھل آپن چہو سو دیپہہ چڑ تا لبس کہو ۔

اس لئے اب آپ مجھے شری رامچندر جی کے پاس جانے کی آگیا دیجئے بس ایک ماترا یہی ایک بات میں ہی میری بھلائی ہے جو آپ مجھے راجہ بنا کر اپنا بھلا چاہتے ہو سو وہ بھی آپ موہ کے وش ہو کر ایسا کہہ رہے ہو ۔

کیکئی سٹے کٹل متی رام بمکھ گت لاج ! ۔
تمہہ چاہت سکھ موہ بس موہی سے ادھم کے راج

کیکئی کا کوکھ سے جنمے ہوئے مجھ کٹل بدھی، رام بمکھ اور نرلج کے راج میں آپ موہ وش ہو کر سکھ چاہتے ہیں دار تھات مجھ جیسے ادھم رام بمکھ کے راجہ بننے سے آپ کو کوئی سکھ نہ مل سکے گا ایسی آشا رکھنا ہی بھول کی بات ہے ۔ کہوں سانچ سب سنی پتی آہو چاہیئے دھرم سیل نرنا ہو موہی راجو ہٹی دیہو جنہیں رسا رسائل جائیہی تب ہیں

میں سچ کہتا ہوں ۔ سب میری بات پر یقین کریں کہ راجہ دھرم شیل ہی ہونا چاہیئے آپ مجھے ہٹ پوروک جوں ہی راج دیں گے توں ہی پرتھوی پاتال میں دھنس جائے گی

چوپائی

موہی سماں کا پاپ نواسو جیہی لگی سیا رام بن باسو
راین رام کہوں کانہو دینہا بچھرت گمنوا مریہ لینہا

میرے سماں پاپیوں کا گھر اور کون ہوگا جس کے کارن سیتا جی اور رام چندر جی کو بن جانا ہی ہوا لوگ سکے مارے شر تیاگ کر خود راجہ دیولوک میں چلے گئے

چوپائی

میں سٹھو سب انرتھ کر ہیتو ۔ بلیٹھ بات سب سنہیں سچیتو
بنو رگھو بیر بلوکی ابا شو رہے پران سہی جگ اپہا سو

میں دشٹ سب انرتھوں کا کارن چیت بیٹھا یہ سب باتیں سن رہا ہوں شری رگھوناتھ جی کے بنا گھر کو دیکھ کر اور جگت کی ہنسی سہہ کر بھی میرے پران ابھی تک نکلے نہیں

چوپائی

رام پنیت بشٹے رس روکھے لولپ بھومی بھوگ کے بھوکے
کہاں لگی کہوں ہردہ کٹھنائی ندری کلیشو جنہیں اپی بڑائی

بس اس کا یہی کارن ہے کہ شری رام ردیہ پوتر اس سے وہ مکھ ہیں اور لالچی بھومی اور بھوگوں کے بھوگے ہیں میں اپنے ہردے کی کٹھورتا دنگ دلی، کہاں تک کہوں؟ جس نے کٹھورتا میں بجر کو بھی لجاکر برائی پرابت کی ہے دار تھات میرا دل بجر کو بھی کٹھورتا میں مات کر گیا ہے۔

دوہا

کارن تین کار جو کٹھن ہوئی دو سو نہیں مور
کلس استھی تیں اپل تو کرال کٹھور

کارن سے کاریہ کٹھن ہوتا ہی ہے اس میں میرا کیا دوش ہے ہڈی سے بجر اور پتھر سے لوہا بھیانک اور کٹھور ہوتا ہے۔

چوپائی

کیکئی بھو تنو انو راگے پانور پران اگھائی ابھاگے
جوں پریہ برہن پریہ لاگے دیکھب سنب بہت اب آگے

میرے یہ رام اور سب پر کار ابھاگے پران کیکئی سے پیدا ہوئے اس شریر سے پریم کرنے والے ہیں جب پریتم کے دیوگ میں بھی مجھے پران پیارے لگ رہے ہیں تب تو ابھی نامعلوم مجھے کتنے بھاری دکھ دیکھنے اور سننے ہوں گے۔

چوپائی

لکھن رام سیا کہوں بنو دینہا پٹھی امر پرتی ہت کینہا
لینہہ بدھوپن اپجو آ پو دینہو پرجہی سو کو سنتا پو

لکشمن رام اور سیتا جی کو تو بن باس دیا اور دیو لوک میں بھیج کر پتی کا بھلا کیا آپ رنڈاپا اور بدنامی لی پرجا کو شوک اور سنتاپ دیا۔

چوپائی

موہی دینہہ سکھو سجو سراجو کینہہ کیکئیں سب کر کاجو
ایہی تیں مور کاہ اب نیکا تیہی پر دین کہہو تمہہ ٹیکا

اور مجھے سکھ نیک نامی اور اتم راج دیا کیکئی نے سب کے کام بنا دیئے اس سے بڑھ کر اور میرا بھلا کیا ہو گا؟ اس پر بھی آپ لوگ مجھے تلک دینے کو کہتے ہیں۔

چوپائی

کیکئی جٹھر جنمی جگ ناہیں یہ موہی کہن کچھو انوچت ناہیں
موری بات سب بدھی ہیں بنائی، پرجا پانچ کت کرہو سہائی

سو کیکئی کے پیٹ سے جنم لے کر یہ راج تلک بھی میرے لئے انوچت نہیں ہے، میرے سب کام بدھاتا نے ہی بنا دیئے ہیں پھر آپ سب پرجا اور سبھا کے لوگ کیوں میری سہائتا کرنے کا کشٹ اٹھا رہے ہو؟

دوہا

گرہ گرہیت پنی بات بس تیہی پنی بچھی مار
تیہی پیائیے بارنی کہہو کاہ اپچار

جس کو گرہ نے گھیر لیا ہو اور سنیات مگے روگ سے دکھی پھر اوپر سے اسے بچھو نے کاٹ کھایا ہو ایسے پرش کو اگر شراب پلائی جائے تو کہئے یہ کونسا علاج ہے۔

چوپائی

کیکئی سیں جو گو جگ جوئی چتر برنچی دینہہ موہی سوئی
دسرتھ تنیہہ رام لگھو بھائی دینہی موہی بدھی بادی بڑائی

کیکئی کے پتر کے لئے سنسار میں جو کچھ یوگیہ تھا بدھیمان بدھاتا نے وہی مجھے دیدیا ہے پروشرتھ جی کا پتر اور شری رام چندر کے چھوٹے بھائی ہونے کی بڑائی بدھاتا نے مجھے دیر تھ ہی دی

چوپائی

تمہہ سب کہو کڈھاون ٹیکا رائے جالیو سب کہن نیکا
اترو دیئوں کیہی بدھی کیہی کہہو سکھیں جتھا رچی جیہی

آپ سب لوگ مجھے راج تلک دینے کو کہہ رہے ہو راجہ کی آگیا سب کے لئے ہی کلیان کاری ہے میں کس کس کو کس

بس پرکا اثر دو دب؟ جس کی جیسی پسند ہو جگسکھ پو وک بے زوگ لوک کہا جائے ۔

چوپائی

موہی کماتو سمیت بہائی ۔ کمہو کہیں کے کیفیہ بھلائی

مو شو کو سچر اچر ماہیں ۔ جیہی سیارامو پران پریہ ناہیں

میری کماتا کیکئی سمیت مجھے چھوڑ کر کہئے اور کون کہیگا کہ بڑے بھائی کو بن بھجوا کر آپ راجہ بن کر بھرت نے اچھا کام کیا۔ چراچیتن جگت میں میرے سوا اور کون ہے جس کو شری سیتا رام جی پرانوں کے سمان پیارے نہ ہوں ۔

چوپائی

پرم ہانی سب کہن بڑ لاہو ۔ ادنو مور ہنہیا ردش کا ہو

سنسیہ سیل پریم بس اہہو ۔ بلئی اچت سب جو کچھ کہہو

میری جو سب سے بڑی ہانی ہے اسے آپ بڑا لابھ کہہ رہے ہیں ۔ آپکو کیا دوش ہے یہ میرا ہی دربھاگیہ ہے۔ آپ سب جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سب اچت ہی ہے ۔ کیونکہ آپ لوگ سنشے شیل اور پریم کے وش ہو ۔

دوہا

رام ماتو ستھی سرل چت مو پر پریم بسیشی

کہئی سبھائے سنیہہ بس موری دینتا دیکھی

شری رام چندر جی کی ماتا تو بہت ہی سرل سبھاو اور مجھ سے بہت ہی پریم کرنے والی ہے اس لئے میری بے چارگی دیکھکر انہوں نے بھی سبھاوک پریم وش ہو کر مجھے ایسی آگیا دی ہے ۔

چوپائی

گر بیک ساگر جگو جانا ۔ جنہہ ہی بسو کر بدر سمانا

مو کہن تلک ساج سج سوئی ۔ بھئیں بدھی بمکھ بمکھ سبو کوئی

گرو جی تو گیان کے سمندر ہیں جنہیں سارا سنسار جانتا ہے جن کے لئے سارا وشو ہتھیلی پر رکھے ہوئے بیر کے سمان ہے ۔ وہ بھی میرے لئے راج تلک کا ساج سجا رہے ہیں ۔ سچ کہتے ہیں کہ تقدیر کے الٹ جانے پر سبھی الٹ جاتے ہیں ۔

چوپائی

پری ہری رامو سیا جگ ماہیں ۔ کوؤ نہ کہیہی مور مت ناہیں

سو میں سنب سہب سکھو مانی ۔ انت ہوں پھس جہاں جہاں ہانی

سنسار میں سیتا جی اور رام چندر جی کے بغیر کوئی اس بات کو نہیں مانے گا کہ اس انرتھ میں میری صلاح نہیں ہے ۔ میں اسے سکھ مان کر سنوں گا اور سہن کروں گا ۔ کیونکہ جہاں پانی ہوتا ہے وہاں انت میں کیچڑ ہوتا ہی ہے ۔

چوپائی

ڈر و نہ موہی جگ کہیہی کہ پوچو ۔ پرلوک ہو کر ناہن سوچو

ایکئی ار بس دسہہ دواری ۔ موہی لگی بھے سیا رامو دکھاری

مجھے اس بات کا بالکل ڈر نہیں کہ سنسار مجھے برا کہے گا ۔ نہ مجھے پرلوک کا ہی کچھ سوچ ہے ۔ میرے ہردے میں بس یہ ایک ہی دسہہ (ناقابل برداشت) اگنی دہک رہی ہے

چوپائی

جیون لاہو لکھن بھل پاوا ۔ سبو تجی رام چرن من لاوا

مور جنم رگھوبر بن لاگی ۔ جھوٹھ کاہ پچھتاؤں ابھاگی

جیون کا سب سے بڑھ کر لابھ تو لکشمن جی نے پایا ۔ جنہوں نے سب کچھ تیاگ کر شری رام جی کے چرنوں میں من لگایا ۔ مجھ ابھاگے کا جنم تو صرف شری رام چندر جی کو بن باس دلانے کے لئے ہی ہوا تھا ۔ پھر اب اس پر میرا پچھتانا جھوٹا ہی ہے ۔

دوہا

آپنی دارن دینتا کہیوں ہوں سبھی سر نائی

دیکھیں بنو رگھوناتھ پد جیئے کے جرنی نہ جائی

سب کو سر نوا کر میں دارن دینتا (بے بسی ۔ بے چارگی) سے کہتا ہوں ۔ شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کے دیکھے بنا میرے

وے کی میلن نہ سکے گی ۔

چوپائی

اَن اپاؤ موہی نہیں سوجھا ۔ کو جیا کے رگھو بر بنو بوجھا

ایکہیں آنک ایہی من ماہیں ۔ پرات کال چلیہوں پربھو پائیں

مجھے اور کوئی اپائے نہیں سوجھتا ہے ۔ شری رام جی کے بغیر میرے ہردے کی بات کون جان سکتا ہے ۔ ہا میرے من میں بس یہ ایک ہی نشچے بسا ہوا ہے کہ پرات کال پربھو شری رام چندر جی کے پاس چلوں گا ۔

چوپائی

جدپی میں انبھل اپرا دھی ۔ بھے موہی کارن سکل اپادھی

تدپی سرن سن مکھ موہی دیکھی ۔ چھمی سب کریہیں کرپا بیشیشی

اگرچہ میں برا اور قصوروار ہوں ۔ اور میری وجہ سے ہی یہ سب آنرتھ ہوا ہے تو بھی سامنے شرن میں آتا ہوا دیکھ کر رام چندر جی میرے سب قصوروں کو معاف کر کے میرے اوپر بہت ہی کرپا کریں گے ۔

سیل سنکچ سشٹھی سرل سبھاؤ ۔ کرپا سنیہہ سدن رگھو راؤ

اری ہک ان بھل کینہہ نہ راما ۔ میں سسو سیوک جدپی باما

شری رگھوناتھ جی تو سشیل ۔ شرمیلے ۔ بہت ہی سرل سبھاو کر اور سیر پتی کے بھنڈار ہیں شری رام جی نے تو کبھی کسی شترو کا بھی برا نہیں کیا ہیں اگرچہ ٹیڑھا ہوں لیکن ان کا بچہ اور سیوک تو ہوں

تمہ پے پاپخ مور بھل مانی ۔ آیسو آسس دیہو سبانی

جیہیں سنی بنئے موہی جنو جانی ۔ آویں بہوری رام رجدھانی

آپ سب لوگ بھی اس بات میں میری بھلائی جان کر مجھے اپنی سندر بانی سے آگیا اور آشیرواد دیجئے جس سے میری بنتی سنکر اور مجھے اپنا داس جان کر شری رام چندر جی اجودھیا کو واپس لوٹ آویں ۔

دوھا

جدپی جنم کماتو تیں میں سٹھو سدا سدوش !

آپن جانی نہ تیاگیہیں موہی رگھو بیر بھروس

اگرچہ میرا جنم دشٹ ماتا سے ہوا ہے اور میں بھی دشٹ اور سدا سے ہی دوشی ہوں تو بھی مجھے شری رام چندر جی کا بھروسہ ہے کہ وہ مجھے اپنا داس جان کر میرا تیاگ نہیں کریں گے ۔

بھرت بچن سب کہیں پریہ لاگے ۔ رام سنیہہ سدھاں جنو پاگے !

لوگ بیوگ بشم بش داگے ۔ منتر سبیج سنت جنو جاگے

بھرت جی کے بچن سب کو پیارے لگے ۔ مانو وہ رام جی کے پریم روپی امرت سے بھری پورن تھے ۔ سب لوگ شری رام جی کے ویوگ روپی زہر سے جلے ہوئے تھے ۔ سو وہ مانو بیج سہت منتر کو سنتے ہی جاگ اٹھے

ماتو سچو گر پر نر ناری ۔ سکل سنیہاں بکل بھئے بھاری

بھرت ہی کہیہیں سراہی سراہی ۔ رام پریم مورتی تنو آ ہی

ماتا ، منتری ، گرو ، نگر واسی استری پرش سب پریم کے کارن بہت ہی ویاکل ہو گئے ۔ سب بھرت جی کی سراہنا کر رہے ہیں کہ آپ کا شریر تو شری رام جی کے پریم کی ساکشات مورتی ہی ہے ۔

تات بھرت اس کاہے نہ کہہو ۔ پران سمان رام پریہ اہہو

جو پاور اپنی جڑتا ہیں ۔ تمہہ سنکا سپنیہ چت ماہیں

ہے تات بھرت ! آپ ایسا کیوں نہ کہیں ؟ شری رام چندر جی کو آپ پرانوں کے سمان پیارے ہیں ۔ جو مہا نیچ اپنی مورکھتا کے کارن تمہاری ماتا کی کٹلتا لے کر آپ پر کوئی دوش لگائے گا وہ دشٹ کروڑوں پشت سمیت سو کلپوں تک نرک کے گھر میں نواس کرے گا ۔ بلکہ سانپ کے دوش اور پاپوں کو منی نہیں گرہن کرتی ہے بلکہ سانپ کے کاٹنے ہوئے کے زہر کو دور کرتی ہے اور دکھ درد تا کو بھی تقسیم کر دیتی ہے ۔

دوہا

اودھی چلیئے بن رامو جہاں بھرت منتر بھل کینہہ
سوک سندھو نورت سب ہی تہہ ابلمبنو دینہہ

ہے بھرت جی۔ آپ ضرور بن کو چلیئے۔ جہاں کہ شری رام چندر جی ہیں۔ آپ نے یہ بہت اچھی صلاح کی ہے شوک سمندر میں ڈوبتے ہوئے ہم سب کو آپ نے بڑا سہارا دے دیا۔

بھا سب کے من مود نہ تھورا جنو گھن دھنی سنی چاتک مورا
چلت پرات لکھی نرنیو نیکے بھرت پران پریہ بھی سبھی کے

بھرت جی کے بچن سنتے ہی سب کے من میں ایسا بڑا آنند ہوا مانوں بادلوں کے گرجنے کی آواز سن کر پپیہے اور مور خوش ہو رہے ہوں پراتہ کال شری رام چندر جی کے پاس چلیں گے یہ نرنے دیکھ کر بھرت جی سب کے پران پیارے ہو گئے

منی ہی بندی بھرت ہی سر نائی چلے سکل گھر بدا کرائی
دھنیہ بھرت جیونو جگ مائیں، سیل سنیہو سراہت جائیں

منی وشسٹھ جی کو بندنا کر کے اور بھرت جی کو سر نوا کر سب لوگ وداع مانگ کر گھر کو چلے۔ بھرت کا جینا جگت میں دھنیہ ہے۔ اس پرکار کہتے ہوئے وہ سب ان کے شیل اور پریم کی سراہنا کرتے جاتے ہیں۔

کہہیں پرسپر بھا بڑ کاجو سکل چلے کر ساجہیں ساجو
جیہی راکھہیں رہو گھر رکھواری سو جانئی جنو گردنی ماری

وہ سب آپس میں کہہ رہے ہیں کہ یہ بہت ہی اچھا کام ہوا سبھی چلنے کی تیاری کرنے لگے جس کو بھی پیچھے سے گھر کی رکھوالی کرنے چھوڑنا چاہتے ہیں وہ سمجھتا ہے مانو میری گردن پر چھری چلی گی

کوکہہ رہن کہئے نہیں کاہو کو نہ چہئی جگ جیون لاہو

کوئی کوئی کہنے لگے کہ کسی کو پیچھے رہنے کے لئے نہ کہو جگت میں جیون کا لابھ کون نہیں چاہتا ہے۔

دوہا

جرو سو سمپتی سدن سکھوں سہرد ماتو پتو بھائی
سنمکھ ہوت جو رام کرے نہ سہس سہائی

وہ سمپتی گھر سکھ متر ماتا پتا اور بھائی جل جائیں جو شری رام جی کے چرنوں کے سنمکھ ہونے سے پرسن من سے سہاتا نہ کریں

گھر گھر ساجہیں باہن نانا ہر شو ہردیال پربھات پیانا
بھرت جائی گھر کنہہ بچارو نگر باجی گج بھنڈ ادو۔

گھر گھر لوگ انیک پرکار کی سواریاں سجا رہے ہیں من میں یہ خوشی ہے کہ کل پراتہ کال چلنا ہے بھرت جی نے گھر جا کر وچار کیا کہ نگر گھوڑے ہاتھی محل خزانہ وغیرہ

سمپتی سب رگھوپتی کے آہی جوں بنو جتن چلوں تجی تاہی
تو پرنام نہ موری بھلائی پاپ سرومنی سائیں دوہائی

سب سمپتی شری رگھوناتھ جی کی ہے یدی اس کا انتظام کئے بغیر اسے چھوڑ کر چلا جاؤں تو انت میں میری بھلائی نہ ہوگی کیوں کہ سوامی کو ہانی پہنچانا سب پاپوں میں سے بڑھ کر پاپ ہے ارتھات مہا پاپ ہے

کری سوامی ہت سیوکو سوئی دوشن کوٹی دیئی کن کوئی
اس بچاری سچی سیوک بولے جے سپنیہوں نج دھرم نہ ڈولے

سیوک وہی ہے جو سوامی کا ہت کرے چاہے کوئی کروڑوں دوش کیوں نہ دے بھرت جی نے ایسا وچار کر سیوکوں کو بلایا جو کبھی سپنے میں بھی اپنے دھرم سے نہیں گر سکتے تھے

کہی سب مرمو دھرمو بھل بھاشا، جو جیہی لایک تیہیں راکھا
کری سب جتنو راکھی رکھوارے، رام ماتو پہیں بھرت سدھارے

بھرت جی نے ان کو سب بھید اور سب دھرم کہہ کر سنایا جو جس یوگیہ تھا اسے اسی کام پر لگایا۔ سب انتظام کر کے پہرے لگا

کو بھرت جی کوشلیا جی کے پاس گئے

دوہا

آرت جننی جانی سب بھرت سنیہہ سجان
کہیو بناون پالکیں سجن سکھاسن جان

پریم کرنے میں چتر بھرت جی نے ماؤں کو دکھی جان کر ان کے لئے پالکیاں اور سکھ آسن (سکھ پال) سجانے کیلئے کہا

چک چکی جمی پر نر ناری — چہت پرات آرارت بھاری
جاگت سب نسی بھیو بہانا — بھرت بلائے سچو سجانا

نگر کے نر ناری چکوی کے بھانت پراتہ کال کا انتظار نہایت بے تابی سے کر رہے ہیں ساری رات جاگتے جاگتے سویرا ہوگیا تب بھرت جی نے چتر منتریوں کو بلایا۔

کہیو لیہو سب تلک سماجو — بن ہیں دیب منی رامہی راجو
بیگی چلہو سنی سچو جوہارے — ترت ترت تھناگ سنوارے

اور کہا راج تلک دینے کا سب سامان ساتھ لے چلو بن میں ہی منی وششٹ جی رام چندر جی کو راج دیں گے جلدی چلو یہ سن کر منتریوں نے بندنا کی اور ترنت گھوڑے ہاتھی اور رتھ سجا دیے گئے۔

ارندھتی اُرو آگنی سماؤ — رتھ چڑھی چلے پرتھم منی راؤ
بپر برند چڑھی باہن نانا — چلے سکل تپ تیج ندھانا

سب سے پہلے منی راج وششٹ جی اپنی استری ارندھتی سمیت اگنی ہوتر کی سب سامگری ساتھ لئے رتھ پر سوار ہوکر چلے پھر برہمن منڈلی جو سب کے سب تپ اور تیج کے بھنڈار تھے ان کو سواریوں پر چڑھ کر چلے

نگر لوگ سب سجی سجی جانا — چترکوٹ کہنہ کینہ پیانا۔
سبی کا سبھگ نہ جاہیں بکھانی — چڑھی چڑھی چلت بھئیں سب رانی

نگر کے سب لوگ چترکوٹ کو چل پڑے۔ جن سندر پالکیوں پر چڑھ کر رانیاں چلیں ان پالکیوں کی سندرتا کا ورنن نہیں کیا جاسکتا

دوہا

سونپی نگر سچی سیوکنی سادر سکل چلائی
سمری رام سیا چرن تب چلے بھرت دو بھائی

نگر کو معتبر سیوکوں کے حوالے کر کے اور سب کو آدر پورک روانہ کر کے شری رام چندر جی کے چرنوں کا سمرن کر کے بھرت اور شترگھن دونوں بھائی چلے۔

رام درس بس سب نر ناری۔ جنو کری کرن چلے تکی باری
بن سیا رامو سمجھی من ماہیں — سانج بھرت پیادیہں جاہیں

شری رام چندر جی کے درشن کے پیاسے استری پرش ایسے تیزی سے چلے جاتے ہیں جیسے پیاس سے دیاکل ہاتھی اور ہتھنی پانی کو دیکھ کر دوڑتے ہیں سیتا رام اور لکشمن بن میں سب سکھوں کو چھوڑ کر پیدل ہی ننگے پاؤں گھومتے ہوں گے یہ دچار کر کے بھرت اور شترگھن پیدل ہی چلے جارہے ہیں

دیکھی سنیہو لوگ انوراگے — اتری چلے ہئے گئے رتھ تیاگے
جائی سمیپ راکھی نج ڈولی — رام ماتو مہرد و بانی بولی

بھرت اور شترگھن دونوں بھائیوں کے پریم کو دیکھ کر لوگ پریم میں مگن ہوگئے۔ اور وہ سب گھوڑے ہاتھی اور رتھ کو چھوڑ کر ان سے اتر کر پیدل ہی چلنے لگے۔ بھرت جی کے پاس اپنی پالکی رکھوا کر کوشلیا جی ان سے کومل بانی سے بولیں۔

تات چڑھو رتھ بلی مہتاری۔ ہوئیہی پریہ پریوار دکھاری
تمہریں چلت چلیہی سب لوگو۔ سکل سوک کرس نہیں مگ جوگو

ہے تات! میں تمہارے بلہاری جاتی ہوں۔ تم رتھ پر سوار ہو جاؤ۔ نہیں تو سارا پریوار دکھی ہو جائیگا۔ تمہارے پیدل چلنے سے سبھی لوگ پیدل چلیں گے۔ سب رام کے دیوگ دکھ کے مارے نربل ہو رہے ہیں۔ کوئی بھی پیدل چلنے میں سمرتھ نہیں۔

سر دھری جگ چرن سُہرو نائی۔ رتھ چڑھی چلت بھئے دوؤ بھائی
تمسا پر کتھم دوس کری باسُو۔ دوسر گومتی تیر نواسُو

ماتا کے بچنوں کو سر ماتھے پر دھر کر اور اُن کے چرنوں میں سر نوا کر دونوں بھائی رتھ پر سوار ہو کر چلنے لگے۔ پہلے دن تمسا ندی کے کنارے اور دوسرے دن گومتی کے کنارے مقام کیا۔

دوھا

پئے اہار پھل اسن ایک نشی بھوجن ایک لوگ
کرت رام ہت نیم برت پر یہری بھوشن بھوگ

کوئی تو صرف دودھ ہی پیتا ہے۔ کوئی پھل کھا کر ہی رہ جاتا ہے۔ کوئی رات کو ہی صرف ایک بار بھوجن کرتا ہے۔ اس پرکار سب پُرواسی لوگ شری رام چندر جی کے لئے بھوگ ولاس کو چھوڑ کر نیم اور برت کرتے ہیں۔

سئی تیر بسی چلے بہانے۔ سرنگ بیر پُر سب نیا رانے
سماچار سب سُنتے نشادا۔ ہردے وچار کری سبشادا

رات بھر سئی ندی کے کنارے رہ کر سویرے وہاں سے چل دیئے۔ اور شرنگ ویر پُر کے نزدیک جا پہنچے نشاد راج نے سب سماچار سُنے۔ تو وہ دُکھی ہو کر من میں سوچنے لگا۔

کارن کون بھرت بن جاہیں۔ ہے کچھ کپٹ بھاؤ من ماہیں
جوں پے جیان ہوتی کُٹلائی۔ توں کت لینہہ سنگ کٹکائی

بھرت کے بن جانے کا کیا کارن ہے؟ ان کے من میں کچھ کپٹ بھاؤ ضرور ہے۔ اگر اُن کے من میں کپٹ نہ ہوتا۔ تو اپنے ساتھ سینا کیوں لے جا رہے ہیں۔

جانہیں سانج راہی ماری۔ کرہوں اکنٹک راج سکھاری
بھرت نہ راج نیتی اُر آئی۔ تب کلنک اب جیون ہانی

بھرت یہ جانتے ہیں۔ کہ چھوٹے بھائی لکشمن سمیت شری رام جی کو مار کر بے کھٹکے ہو کر سُکھ سے راج کروں گا۔ بھرت نے راج نیتی من میں نہیں وچاری۔ شری رام کو بن باس دلا کر پہلے تو بدنام ہی ہوئے تھے۔ اب تو جیون سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا۔

سکل سُر اسُر جُرہیں جُجھارا۔ رامہی سمر نہ جیتنہارا
کا اچرج بھرت اس کرہیں۔ نہیں بش بیلی امی پھل پھرہیں

سارے دیوتا اور راکشش ویر بھی اکٹھے ہو کر یُدھ کے لئے جُٹ جائیں۔ تو بھی یُدھ میں شری رام جی کو جیتنے والا کوئی نہیں ہے بھرت کے ایسا کرنے میں آشچریہ ہی کیا ہے کیونکہ زہریلی بیل کو امرت پھل کبھی نہیں لگتے۔ (ارتھات جیسا ماتا نے کیا ویسا اگر یہ بھی کریں تو اس میں آشچریہ کیا ہے۔ کیونکہ جیسی برتی ماتا و پیسے پُترا اس کا بیٹا)

اس بچاری گوہن گیاتی سن کہیئو سجگ سب ہوہو
ہتھوا النہو بورہو ترنی کیجئے گھاٹا روہو

نشاد راج نے ایسا وچار کر اپنے جاتی والوں سے کہا کہ سب لوگ ہوشیار ہو جاؤ۔ ساری ناؤوں کو اپنے قابو کر کے انہیں پانی میں ڈبو دو۔ اور سبھی گھاٹ روک لو۔ کوئی پار نہ اُترنے پائے۔

ہوہو سنجوئیل روک ہو گھاٹا۔ ٹھاٹ ہو سکل مرے کے ٹھاٹا
سنمکھ لوہ بھرت سن لیئوں۔ جیت نہ سُرسری اُترن دیئوں

تُم سب ہو کر گھاٹوں کو روک لو سب لوگ مرنے کے ساج سنبھالو ارتھات بھرت سے یُدھ لڑ کر مرمٹنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میں خود بھرت جی کے ساتھ سامنے ہو کر لوہا لوں گا۔ اور جیتے جی انہیں گنگا پار اُترنے نہ دوں گا۔

سمر مرن پُنی سُرسری تیرا۔ رام کاج چھن بھنگ سریرا
بھرت بھائی نرپ میں جن نیچو۔ بڑیں بھاگ اسی پائیے میچو

یارن بھومی میں مرنا اور وہ بھی گنگا جی کے کنارے۔ اور وہ بھی رام چندر جی کے نمت اس ناش وان شریر کو پا کر۔ اُدھر میں ایک ادم

جی کا ادنے سیوک اُدھر اُن کے بھائی راجہ بھرت۔ اگر میں
اُن کے ہاتھ سے مارا جاؤں۔ تو ایسی موت دُرلبھ ہے۔

سوامی کاج کر مہیوں رن راری۔ جس دھولہیوں بھو بن دس چاری
تجیوں پران رگھوناتھ نہوریں۔ دُہوں ہاتھ مُد مودک موریں

میں اپنے سوامی شری رام چندر جی کے لئے رن میں لڑائی کروں گا اور چودہ لوک میں اُجل یش پاؤں گا۔ یدی جیت گیا تو سوامی کا کاریہ سدھ ہوگا۔ اور یدی اُن کے نمت پران تیاگ دُوں گا۔ تو اُن کی اس پرکار سیوا کرکے کرت کرتیہ ہو جاؤں گا۔ میرے تو دونوں ہاتھوں میں ہی آنند کے لڈو ہیں۔

سادھو سماج نہ جاکر لیکھا۔ رام بھگت مہوں جاسو نہ ریکھا
جائیں جئیت جگ سو مہی بھارو۔ جننی جوبن بٹپ کٹھارو

نیک پُرشوں کی سماج میں جس پُرش کی گنتی نہیں اور رام جی کے بھگتوں میں جس کی کوئی جگہ نہیں۔ اس کا جیون ویرتھ ہے۔ وُہ تو پرتھوی کے لئے بوجھ ہے۔ اور اپنی ماتا کے جوبن رُوپی برکش کو کاٹنے والے کلہاڑے کے سمان ہے۔

بگت بشاد نشاد پتی سب ہی بڑائی اُچھا ہو
سُمری رام مانگیؤ تُرت ترکس دھنش سنہا ہو

اس پرکار نشچے کرکے نشاد راج نے پرسن ہوکر سب جاتی بھائیوں کا حوصلہ بڑھایا۔ اور رام جی کا سمرن کرکے ترکش دھنش اور کوچ (زرہ بکتر) مانگا۔

بیگہو بھائیہو سجہو سنجوُ۔ سُنی رجائی کدرائی نہ کوئی
بھلیہیں ناتھ سب کہہیں سہرشا۔ ایکہیں ایک بڑھاوئی کرشا

نشاد راج نے کہا۔ ہے بھائیو! جلدی تم سب لڑائی کا سامان تیار کرو۔ میرے حکم کو سن کر کوئی ڈرنے نہ پائے۔ سب نے آنند پوروک کہا۔ ہے ناتھ! بہت اچھا۔ اور سب آپس میں ایک دوسرے کا جوش بڑھانے لگے۔

چلے نشاد جوہاری جوہاری۔ شور سکل رن روچئی راری

سُمری رام پد پنکج پنہیں۔ بھاتیں باندھی چڑھاہنی دھنہیں

سب نشاد اپنے سوامی گوہ کو بندنا کرکے چلے۔ وہ بھی شور ویر ہیں۔ اور رن میں لڑنا انہیں بہت بھاتا ہے۔ شری رام چندر جی کے چرن کملوں کا سمرن کرکے وہ سب اپنے اپنے ترکشوں کو باندھ کر دھنش کو چڑھانے لگے۔

انگری پہری کونڑی سر دھرہیں۔ پھرسا بانس سیل سم کرہیں
ایک کُسل اتی اوڑن کھانڑے۔ کودہیں گگن منہوں چھتی چھانڑے

کوچ پہن کر سر پر لوہے کا ٹوپ رکھتے ہیں۔ اور پھرسے۔ بھالے اور برچھوں کو سیدھا کر رہے ہیں۔ ارتھات سنوار رہے ہیں کوئی تلوار کا وار روکنے میں بہت ماہر ہیں۔ وہ تو مانو خوشی کے مارے زمین کو چھوڑ کر آکاش میں کود رہے ہیں۔

نج نج ساجو سماجو بنائی۔ گوہ راؤت ہی جوہارے جائی
دیکھی سبھٹ سب لایک جانے۔ لئے لے نام سکل سنمانے

اس پرکار اپنا اپنا لڑائی کا سامان سجا کر اور دل بندی کرکے انہوں نے جاکر نشاد راج گوہ کو نمسکار کیا۔ نشاد راج نے سب یودھاؤں کو دیکھا۔ اور سب کو ہی لائق جانا۔ اور نام لے لے کر سب کا آدر کیا۔

بھائیہو لاوہو دھوکھ جنی آجو کاجو بڑموہی
سُنی سروش بولے سبھٹ بیر ادھیر نہ ہوہی

نشاد راج نے کہا۔ ہے بھائیو! دھوکا نہ دینا۔ آج میرا بڑا بھاری کام ہے۔ یہ سن کر سب یودھا جوش میں آکر بول اُٹھے۔ ہے ویر! ادھیر نہ ہو (ارتھات حوصلہ نہ چھوڑو)

رام پرتاپ ناتھ بل تورے۔ کرہیں کٹک بنو بھٹ بنو گھوڑے
جیوت پاؤ نہ پاچھیں دھرہیں۔ رُنڈ منڈ مئے میدنی کرہیں

ہے ناتھ! شری رام جی کی کرپا سے اور آپ کے بل سے ہم سب سینا کو بنا ویروں کے اور گھوڑوں کے کر دیں گے۔ ارتھات

سب ویر اور گھوڑوں کا صفایا کر دیں گے۔ جیتے جی پاؤں پیچھے نہیں رکھیں گے۔ اور رُنڈ منڈوں سے دھرتی بھر دیں گے۔

دیکھہ نشاد ناتھ بھلی ٹولو ۔ کہیو بجاؤ جُھاؤ ڈھولو
اتینا کہت چھینک بھئی بائیں۔ کہیو سگنیئیہ کھیت سہائیں

نشاد راج نے ویروں کی بڑھیا سینا دیکھ کر کہا۔ کہ لڑائی کا ڈھول بجاؤ۔ اتنا کہتے ہی بائیں طرف چھینک ہوئی۔ شگُن وچار نے والوں نے کہا۔ کہ یہ چھینک اچھے ستھان پر ہوئی ہے۔

بُوڑھ ایکو کہہ شگن بچاری۔ بھرت ہی ملیئے نہ ہوئیہی راری
راہی بھرتو مناون جاہیں۔ سگن کہئی اس بگر ہو ناہیں

ایک بزرگ نے شگُن وچار کر کہا۔ کہ بھرت سے مل لیجئے لڑائی نہیں ہوگی۔ بھرت جی رام جی کو منانے جا رہے ہیں۔ شگنی ایسا کہہ رہا ہے کہ اُن کے من میں ویر کبھاؤ نہیں ہے۔

سُنی گوہ کہئی نیک کہہ بُوڑھا ۔ سہسا کری پچھتاہیں بموڑھا
بھرت سُبھاؤ سیلو بنو بُوجھیں ۔ بڑی ہت ہانی جانی بنو جُوجھیں

یہ سُن کر نشاد راج گوہ نے کہا۔ بزرگ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ جلد بازی کر کے موڑھ لوگ پچھتاتے ہیں۔ بھرت جی کے خُلق اور سبھاؤ کو جانے بغیر اور بنا وچارے ہی لڑائی کرنے میں بجائے لابھ کے ہانی ہے۔

گہہو گھاٹ بھٹ سمٹی سب لیئوں مرم ملی جائی
بُوجھی متر ارکی مدھیہ گتی تس تب کر ہیئوں آئی

اس لئے ویرو! تم لوگ سب اکٹھے ہو کر گھاٹوں کو روک لو۔ میں بھرت جی سے مل کر بھید نکالتا ہوں۔ وہ رام جی کے متر ہیں یا دشمن یا اُداسین۔ ! اُن کا سب بھاو جان کر جیسا بھی پھر مناسب ہوگا۔ میں پربندھ کروں گا۔

لکھب سنیہو سُبھایں سُہائیں ۔ بیرو پریتی نہیں دُریں دُرائیں
اس کہی بھینٹ سنجوون لاگے ۔ کند مُول پھل کھگ مرگ ماگے

اُن کے سُندر سبھاؤ کو دیکھ کر اُن کے پریم کا پتہ چل جائے گا۔ ویر اور محبت چھپائے نہیں چھپتے۔ ایسا کہہ کر بھینٹ کے لئے سامان اکٹھا کرنے لگے۔ کند مُول پھل کھانے کے لئے اور کھیلنے کے لئے ہرن اور پکشی منگوائے گئے۔

مین پین پاٹھین پیرا لنے ۔ بھری بھری بھار کہار نہ آنے
ملن ساجو سجی ملن سدھالے ۔ منگل مُول سگُن شبھ پائے

کہار لوگ پرانی اور موٹی موٹی مچھلیوں کے بھار بھر بھر کر لائے۔ بھینٹ کا سامان اکٹھا کر کے جب ملنے کے لئے چلے تو منگل مُول شبھ شگن ہونے لگے۔

دیکھی دُوری تیں کہی نج نامُو ۔ کینہہ مُنی سہی ڈنڈ پرنامُو
جانی رام پریہ دینہی اسیسا ۔ بھرت ہی کہیو بجھائی مُنیسا

مُنی وشِشٹ کو دور سے ہی دیکھ کر اپنا نام اُچارن کر کے نشاد راج نے ڈنڈوت پرنام کیا۔ رام کا پیارا سمجھ کر جا کر منیشور وشِشٹ جی نے اُسے آشیرواد دیا اور بھرت جی سے بھی اُن کا تعارف کرایا۔

رام سکھا سُنی سندنُو تیاگا ۔ چلے اُتری اُمگت انُوراگا
گاؤں جاتی گوہ ناؤں سُنائی ۔ کینہہ جوہار ماتھ مہی لائی

"یہ سری رام جی کا متر ہے" یہ سُن کر بھرت جی رتھ کو چھوڑ کر اس سے نیچے اُتر کر پریم اُمنگ سے بھرے ہوئے چلے۔ نشاد راج گوہ نے اپنا گاؤں ذاتی اور نام بتلا کر دھرتی پر ماتھا ٹیک کر بھرت جی کی بندنا کی۔

کرت دنڈوت دیکھی تیہی بھرت لینہہ اُر لائی
منہوں لکھن سن بھینٹ بھئی پریمو نہ ہردے سمائی

نشاد راج کو ڈنڈوت پرنام کرتے دیکھ کر بھرت جی نے اُس کو چھاتی سے لگا لیا۔ مانو خود لکشمن جی سے بھینٹ ہو گئی ہو۔ بھرت جی کے ہردے میں پریم سماتا نہیں تھا۔

بھینٹت بھرت تاہی اتی پریتی ۔ لوگ سہاہیں پریم کے ریتی
دھنیہ دھنیہ دُھنی منگل مُولا ۔ سُر سراہی تیہی برسہیں پھُولا

بھرت جی نشاد راج کو بڑی پریتی سے گلے لگا رہے ہیں۔ پریم کی ریتی کو دیکھکر سب لوگ رشک کرنے لگے۔ منگل کی مُول "دھنیہ ہو دھنیہ ہو"، کی دھن کرکے دیوتا اُنکی پرشنسا کرتے ہیں۔ اور کھُول برسا رہے ہیں۔

لوک بید سب بھانتی ہی نیچا۔ جاسُو چھانہہ چھُئی لیئے سینچا
تیہی بھری انک رام لگھو بھراتا۔ ملت پُلک پریپورت گاتا

جو لوک اور وید دونوں میں سب پرکار سے نیچ مانا جاتا ہے۔ جس کے شریر کی چھایا چھو جانے سے بھی اشنان کرنا پڑتا ہے۔ اُسی نشاد راج کو بازوؤں میں لے کر چھاتی سے لگا کر رام جی کے چھوٹے بھائی بھرت پُلکت شریر سے آنند پوروک مل رہے ہیں۔

رام رام کہی جے جمھو ہا ہیں۔ تنہہ ہی نہ پاپ پُنج سمو ہا ہیں
یہ تو رام لائی اُر لینہا۔ کُل سمیت جگ پاون کینہا

جمہائی لیتے وقت بھی جن کے منہ سے رام رام کا شبد نکل جاتا ہے۔ اُن کے سامنے بھی پاپوں کے سمُوہ نہیں آتے۔ پھر نشاد راج کا تو کہنا ہی کیا۔ جسے خود شری رام چندر جی نے اپنی چھاتی سے لگا کر کل سمیت سنسار کو پوتر کرنے والے بنا دیا۔

کرم ناس جلو سُرسری پرئی۔ تیہی کو کہہو سیس نہیں دھرئی
اُلٹا نام جپت جگُ جانا۔ بالمیکی بھے برہم سمانا

کرم ناشا ندی کا جل جب گنگا جی میں مل جاتا ہے۔ تب کہیئے اُسے کون سر پر نہیں دھرتا؟ سارا سنسار جانتا ہے۔ کہ رام کا اُلٹا نام مرا مرا جپتے جپتے بالمیک جی برہم رُوپ ہو گئے۔

سوپچ سبر کھس جمن جڑ پانور کول کِرات
رام کہت پاون پرم ہوت بھون بکھیات

مورکھ اور پاپر چنڈال۔ سبر کھس (پہاڑ پر رہنے والی نیچ جاتیاں) یون۔ کول اور بھیل بھی رام نام کا سمرن کر کے پرم پوتر اور تینوں لوکوں میں مشہور ہو جاتے ہیں۔

نہیں اچرج جُگ جُگ چلی آئی۔ کیہی نہ دینہی رگھوبیر بڑائی
رام نام مہما سُر کہہیں۔ سُنی سُنی اودھ لوگ سُکھ لہہیں

اس میں کوئی حیرانگی کی بات نہیں۔ یُگ یُگانتر یہی ریتی چلی آئی ہے۔ شری رگھو ناتھ جی نے کس کو بڑائی نہیں دی؟ اس پرکار دیوگن رام نام کی مہما کہہ رہے ہیں۔ اور جسے سُن کر اودھ کے لوگ سُکھی ہو رہے ہیں۔

رام سکھہی ملی بھرت سپریما۔ پُوچھی کُسل سُمنگل کھیما
دیکھی بھرت کر سیل سنیہو۔ بھا نشاد تیہی سمے بدیہو

نشاد راج کو مل کر بھرت جی نے اُس سے کُشل منگل کھشیم (خیر و خیریت) پوچھی۔ بھرت جی کے شیل اور پریم کو دیکھ کر نشاد راج گوہ کو ایسا آنند ہوا۔ کہ وہ اپنے شریر کی سُدھ بدھ بھول گیا۔

سکچ سنیہو مود مَن باڈھا۔ بھرت ہی چتوت ایک ٹک ٹھاڑھا
دھری دھیر جگ پد بندی بہوری۔ بِنے سپریم کرت کر جوری

نشاد راج کے من میں سنکوچ (اس بات کی شرمندگی کہ اکان پن میں ان پر دوش لگاتا رہا)، پریم اور آنند اتنا بڑھ گیا۔ کہ وہ ٹکٹکی لگا کر بھرت جی کو کھڑا دیکھتا رہا۔ پھر دھیرج دھر کر بھرت جی کی چرن بندنا کی۔ اور پریم کے ساتھ ہاتھ جوڑ کر بینتی کرنے لگا۔

کُسل مُول پد پنکج پیکھی۔ میں تہوں کال کُسل نج لیکھی
اب پربھو پرم انوگرہ تورین۔ سہت کوٹی کُل منگل مورین

ہے پربھو! آپ کے کُشل کے مُول چرن کملوں کو دیکھ کر میں تینوں کال میں اپنی کُشل جانتا ہوں۔ اب آپ کی پرم کرپا سے کروڑوں پشتوں سمیت میرا کلیان ہو گیا۔

سمجھی موری کرتوتی کلو پربھو مہما جیاں جوئی
جو نہ بھجئی رگھو بیر پد جگ بدھی بنچت سوئی

میرے نیچ کرم اور نیچ جاتی کو اور پربھو شری رام جی کی مہما کو من میں وچار کر بھی جو شری رگھو ناتھ جی کے چرنوں کا بھجن نہیں کرتا۔

وہ جگت میں دیو (قسمت) دوارا ٹھگا گیا ہے۔ اور کہاں
تو ہیں نیچ کرم کرنے والا۔ نیچ جاتی میں پیدا جیو اور کہاں
بھگوان شری رام چندر جی اننت کوٹی برہمانڈوں کے سوامی۔
پرنتو انہوں نے مجھے اپنی کرپا کا پاتر سمجھ کر گلے لگایا۔ سو آج مجھے
اُن کے بھائی۔ آپ جیسے اُتم کُل اُتپن سادھو سبھاو راجہ سے
بغلگیر ہونے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔ اتنی بڑائی مان پرتشٹھا
مجھ نیچ پرانی کو صرف پربھو کی کرپا سے پراپت ہوئی۔ یہ سب کچھ
جان کر بھی جو بھگوان کے چرنوں کا بھجن نہیں کرتا اُس کی تو مانو
تقدیر ہی الٹی ہے۔

کپٹی کایر کُمتی کُجاتی ۔ لوک بید باہیر سب بھانتی
رام کینہ آپن جبہیں تیں ۔ بھیئوں بھُون بھوشن تب ہی تیں

میں کپٹی کایر بے عقل اور نیچ جاتی کا ہوں لوک اور وید
دونو سے سب پرکار باہر ہوں۔ لیکن جب سے شری رام چندر
جی نے مجھے اپنایا ہے تب سے وشو کا بھوشن ہو گیا ہوں۔

دیکھی پریتی سُنی بنئے سہائی ۔ ملیئو بہوری بھرت لگھو بھائی
کہی نشاد نج نام سُبانیں ۔ سادر سکل جوہاریں رانیں

نشاد راج کے پریم کو دیکھ کر اور اُنکی سُندر بینتی کو سُنکر
پھر شتروگھن جی اس سے ملے۔ اس کے بعد نشاد راج نے سُندر
بانی سے اپنا نام لے لے کر آدر کے ساتھ ساری رانیوں کو نمسکار
کیا۔

جانی لکھن سم دیہیں اسیسا ۔ جیئے ہو سُکھی سے لاکھ برلیسا
نرکھی نشادُو نگر نر ناری ۔ بھئے سُکھی جنو لکھن نہاری

اس کو لکشمن جی کے سمان جان کر رانیاں اُنہیں آشیرواد
دیتی ہیں کہ تم سو لاکھ برس تک آنند پورک جیو۔ نگر کے استری
پُرش نشاد راج کو دیکھ کر ایسے پرسن ہوئے۔ مانو لکشمن جی کو
دیکھ رہے ہوں۔

کہہیں لہیو ایہیں جیون لاہو ۔ بھینٹیو رام بھدر بھری باہو
سُنی نشادُو نج بھاگ بڑائی ۔ پرمُدت من لئی چلیئو لیوائی

سب کہہ رہے ہیں۔ کہ جیون کا لابھ تو اسی نے پایا ہے۔
جس کو رام چندر جی نے بغل میں لے کر چھاتی سے لگایا ہے۔
نشاد راج اپنے بھاگ کی بڑائی سُن کر پرسن من سے سب کو
اپنے ساتھ لے چلا۔

سن کارے سیوک سکل چلے سوامی رُکھ پائی
گھر ترو تر سر باگ بن باس بنائین جائی

سب سیوکوں کو نشاد راج نے اشارہ کر کے کہا۔ وہ
اپنے سوامی کی مرضی پا کر چلے اور اُنہوں نے ایودھیا واسیوں
کے لئے گھروں میں۔ درختوں کے نیچے۔ تالابوں پر اور باغیچوں
اور جنگلوں میں ٹھہرنے کے لئے جگہ بنا دی۔

سرنگ بیر پُر بھرت دیکھ جب ۔ بھے سنہیں سب انگ سِتھل تب
سوہت دئیں نشاد ہی لاگو ۔ جنو تنو دھریا بنئے انُوراگو

بھرت جی نے جب سرنگ ویر پُر کو دیکھا تب اُن کے
سارے انگ پریم کے مارے شتھل ہو گئے۔ بھرت جی نشاد راج
کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے ایسی شوبھا دے رہے ہیں۔
مانو بنیتی اور پریم شریر دھارن کر کے پرگٹ ہو گئے ہوں۔

ایہی بدھی بھرت سینو سبو سنگا ۔ دیکھی جائی جگ پاونی گنگا
رام گھاٹ کہہ کینہہ پرنامو ۔ بھا منو مگنو ملے جنو رامو

اس پرکار ساری سینا سمیت بھرت جی نے جگت کو پوتر
کرنے والی گنگا جی کے درشن کئے۔ جس گھاٹ پر شری رام چندر جی
نے اشنان اور سندھیا کی تھی۔ اس رام گھاٹ کو بھرت جی نے
پرنام کیا۔ اُن کا من ایسا پرسن ہو گیا۔ مانو خود شری رام چندر جی مل
گئے ہوں۔

کرہیں پرنام نگر نر ناری ۔ مُدت برہم مئے باری نہاری
کری مجنو مانگہیں کر جوری ۔ رام چندر پد پریتی نہ تھوری

نگر کے استری پُرش پرنام کر رہے ہیں۔ گنگا جی کے پریم مئے
جل کو دیکھ کر سبھی پرسن ہو رہے ہیں۔ گنگا جی میں اشنان کر کے سب

یہی وردان مانگتے ہیں کہ شری رام چندر جی کے چرنوں میں ہمارا پریم نت بڑھتا ہی رہے۔

بھرت کہیئو سُرسری تُو رینوُ ۔ سکل سُکھد سیوک سُر دھینوُ
جوری پانی برمانگیئوں ایہوُ ۔ سیارام پدسہج سنیہوُ

بھرت جی نے کہا۔ ہے گنگا! آپ کی رج سب کو سُکھ دینے والی اور سیوکوں کے لئے تو کام دھینو ہی ہے۔ میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے یہ وردان مانگتا ہوں۔ کہ سیتا رام جی کے چرنوں میں میرا سبھاوک ہی پریم ہو۔

ایہی بدھی مَجّنُو بھرتُو کری گرُو انو ساسن پائی
ماتُو نہانیں جانی سب ڈیرا چلے لوا ئی

اس پرکار اشنان کرکے بھرت جی گرو کی آگیا پاکر اور یہ جان کرکہ سب ماتائیں نہا چکی ہیں۔ وہاں سے ڈیرا اُٹھائے چلے۔

جہاں تہاں لوگنہہ ڈیرا کینہا ۔ بھرت سودھُو سب ہی کر لینہا
سُر سیوا کری آیسُو پائی ۔ رام ماتُو پہیں گئے دوُ بھائی

لوگوں نے جہاں تہاں ڈیرا ڈال دیا۔ بھرت جی نے سبھی کی خبر گیری کی۔ پھر دیو پوجا کرکے آگیا پاکر دونو بھائی بھرت اور شترگھن شری رام چندر جی کی ماتا کوشلیا جی کے پاس گئے۔

چرن چانپی کہی کہی مردُو بانی ۔ جننیں سکل بھرت سنمانی
بھائیہی سونپی ماتُو سیوکائی ۔ آپُو نشادہی لینہہ بولائی

چرن دبا کر اور کومل باتیں کہہ کر بھرت جی نے ساری ماتاؤں کا آدر ستکار کیا۔ پھر ماتاؤں کی سیوا کا کام شترگھن کو سونپ کر بھرت جی نے نشاد راج کو بُلا لیا۔

چلے سکھا کر سوں کر جوریں ۔ سِتھل سریرُ سنیہہ نہ تھوریں
پوُچھت سکھہی سو ٹھاؤں دیکھاؤ ۔ نیکُو نین من جرنی جُڑاؤ

سکھا نشاد راج کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے بھرت جی چلے۔ بہت ادھک پریم کے کارن اُن کا شریر شتھل ہو رہا ہے۔ بھرت جی نشاد راج سے پوچھتے ہیں۔ کہ مجھے وہ جگہ دکھاؤ۔ اور میری آنکھوں اور من کی جلن کو شانت کرو۔

جہاں سیا رامُو لکھنو لنسی سوئے ۔ کہت بھرے جل لوچن کوئے
بھرت بچن سُنی بھیئو لیشا دوُ ۔ تُرت تہاں لئی گیئو نشادوُ

جہاں سیتا رام اور لکشمن جی رات کو سوئے تھے۔ ایسا کہتے ہی اُن کے نیتروں میں جل بھر آیا۔ بھرت جی کے بچن سُن کر نشاد راج کو بڑا دکھ ہوا۔ وُہ تُرنت ہی انہیں وہاں لے گئے۔

جہاں سنسپا پُنیت تر رگھوُ پر کیئے بشرامُو
اتی سنیہہ سیا در بھرت کینہیو دنڈ پرنامُو

جہاں پوتر اشوک کے برکش کے نیچے شری رگھوناتھ جی نے رات کو آرام کیا تھا۔ وہاں بھرت جی نے بڑے پریم اور آدر کے ساتھ ڈنڈوت پرنام کیا۔

کُسّ ساتھری نہاری سُہائی ۔ کینہہ پرنامُو پردچھن جائی
چرن ریکھ رج آنکھنہہ لائی ۔ بنئی نہ کہت پریتی ادھیکائی

کُشا کی سُندر سیج دیکھ کر اُس کی پرکرما کرکے بھرت جی نے پرنام کیا۔ بھگوان شری رام چندر جی کے چرنوں کی ریکھا کی مٹی کو بھرت جی نے آنکھوں میں لگایا۔ اس سمے کی بڑی پریتی کہی نہیں جا سکتی۔

کنک بندُو دوئی چارک دیکھے ۔ راکھے سیس سیا سم لیکھے
سجل بلوچن ہردے گلانی ۔ کہت سکھا سن بچن سُبانی

شری سیتا جی کے کپڑوں کے دو چار سونے کے ستارے گرے ہوئے وہاں بھرت جی کی نظر پڑے۔ بھرت جی نے اُن کو سیتا جی کے سمان سمجھ کر سر پر رکھ لیئے۔ اُن کے نیتر آنسوؤں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور ہردے میں پچھتاوا ہو رہی ہے۔ وہ نشاد راج سے سُندر بانی سے کہنے لگے۔

شری ہت سیا برہن دُتی ہینا ۔ جتھا اودھ نر ناری بلینا
پتا جنک دیئوں پٹ ترکیہی ۔ کرتل بھوگو جوگو جگ جیہی

وہ سورن کے سنارے سیتاجی کے ویوگ میں شوبھا رہت اور چمک رہت ہو گئے۔ جیسے کہ اودھ کے استری پُرش شری رام جی کے ویوگ میں شوک کے کارن گھُلے جا رہے ہیں۔ جن کے پتا شری جنک جی ہیں۔ سنساری بھوگ اور یوگ جن کے ہاتھ کی ہتھیلی پر ہیں۔ اور جن کا ثانی اس سنسار میں کوئی نہیں ہے۔

سُسُر بھانُو کُل بھانُو بھُوآلُو۔ جیہی سِہات امراوتی پالُو
پران ناتھُو رگھُو ناتھ گوسائیں۔ جو بڑ ہوت سو رام بڑائیں

سوریہ ونش کے سُورج راجہ دشرتھ جن کے سُسُر ہیں۔ جن کے دھن اور اشیور کو دیکھ کر دیو اندر بھی اُن سے رشک کرتے ہیں۔ جن کے پتی پربھو شری رگھوناتھ جی ہیں۔ جن کی بڑائی سے ہی دُنیا میں سب لوگ بڑائی پاتے ہیں۔

پتی دیوتا سُتی مُنی سیا سانتھری دیکھی
بھرت ہر دیئو نہ ہہری ہر ہی تیں کٹھن بسیکھی

سر شیشٹھ پتی برتا استریوں میں شرومنی (سرتاج) سیتاجی کی گُستا سیج کو دیکھ کر بھی میری چھاتی نہیں پھٹتی۔ تو میں سمجھتا ہُوں کہ میرا ہردہ پتھر سے بھی ادھک کٹھور ہے۔

لالن جوگُو لکھن لگھُو لونے۔ بھے نہ بھائی اس اہہیں نہ ہونے
پُرجن پریہ پتُو ماتو دُلارے۔ سیا رگھُوبیر ہی پران پیارے

لاڈ پیار کرنے کے یوگیہ میرے بھائی لکشمن جی بہت ہی سلونے ہیں۔ ایسے بھائی نہ تو کسی کے ہوئے۔ نہ ہیں اور نہ آیندہ ہوں گے ہی۔ وہ لکشمن ایودھیا پُری کے لوگوں کے پیارے اور ماتا کے دُلارے ہیں۔ اور سیتاجی اور رگھُوناتھ جی کے تو پران پیارے ہیں۔

مردُو مُورتی سُکُمار سبھاؤ۔ تات باؤ تن لاگ نہ کاؤ
تے بن سہہیں بپتی سب بھانتی۔ نہرے کوٹی کُلس اہہیں چھاتی

اور جو لکشمن جی کومل مُورتی اور نازک سبھاؤ ہیں۔ جن کے شریر کو کبھی گرم ہوا بھی نہیں لگی۔ وہ لکشمن بن میں سب پرکار کی تکلیفیں

سہن کر رہے ہیں۔ ہائے یہ سب کچھ دیکھ کر بھی میری چھاتی نہیں پھٹتی اس نے اپنی کٹھورتا سے تو کروڑوں بجروں کو بھی مات کر دیا ہے

رام جنمی جگُو کینہہ اُجاگر۔ رُوپ سیل سکھ سب گُن ساگر
پُرجن پریجن گرُو پتُو ماتا۔ رام سبھاؤ سبھی سکھ داتا

شری رام جی نے جنم لے کر سارے سنسار کو پرکاشمان کر دیا ہے وہ رُوپ شیل سُکھ اور سارے گُنوں کے سمُندر ہیں نگر نواسی کٹمبھی، گُرُو پتا اور ماتا سبھی کو شری رام جی سبھاوک سُکھ دینے والے ہیں۔

بَیرِہیُو رام بڑائی کر ہیں۔ بولنی ملنی بنیٔ من ہر ہیں
سارد کوٹی کوٹی ست سیشا۔ کری نہ سکہیں پربھو گُن لیکھا

شترو بھی شری رام جی کی بڑائی کرتے ہیں۔ جو اپنی بول چال۔ میل ملاپ اور نمرتا سے من کو ہر لیتے ہیں۔ کروڑوں سرسوتی اور سو کروڑ سیش جی بھی پربھو شری رام چندر جی کے اننت گُنوں کی گنتی نہیں کر سکتے۔

سُکھ سوروپ رگھُو بنس مُنی منگل مود ندھان
تے سووت کُس ڈاسی مہی بدھی گتی اتی بلوان

جو سُکھ سروپ رگھُوکُل شرومنی منگل اور آنند کے بھنڈار شری رام چندر جی ہیں۔ وہ دھرتی پر کُشا کا بچھونا کر کے سوتے ہیں او ہو بدھاتا کی گتی کتنی بلوان ہے۔

رام سُنا دُکھُو کان نہ کاؤ۔ جیون ترو جیمی جوگ ئی راؤ
پلک نین پھنی منی جیہی بھانتی۔ جوگو ہیں جننی سکل دن راتی

شری رام جی نے تو کبھی کانوں سے دُکھ کا نام تک نہیں سُنا۔ راجہ جیون کے بوٹے کے سمان اُنکی دیکھ بھال کیا کرتے تھے۔ جیسے پلکیں نیتروں کی اور سانپ منی کی رکھشا کرتے ہیں۔ ویسے ہی ساری مائیں دن رات رام جی کی سار سنبھال رکھتی تھیں۔

تے اب پھرت بپن پد چاری۔ کند مُول پھل پھُول اہاری
دھگ کیکئی امنگل مُولا۔ بھئی سی پران پریتم پرتیکولا

وہی شری رام چندر جی بن میں پیدل گھومتے ہیں اور کند مول پھل پھول کھاتے ہیں۔ منگل کی جڑ کیکئی کو لعنت ہے۔ جو اپنے پران پیارے پتی (راجہ دسرتھ) کے بھی برخلاف ہوگئی۔

میں دھگ ٹھگ انگھ اودھی ابھاگی۔ سبُو اُتپات بھیئو جیہی لاگی

کُل کلنکو کری سرجیو بدھاتاں۔ سائیں دوہ موہی کینہہ کُماتاں

مجھ پاپیوں کے سمندر اور ابھاگے کو لعنت ہے۔ جس کی وجہ سے یہ سب اُپدرو ہوئے۔ مجھے بدھاتا نے کل کا کلنک بنا کر ہی پیدا کیا۔ اور دُشٹ ماتا نے مجھے سوامی کا شترو بنا دیا۔

سُنی سپریم سمجھاوِ نشادو۔ ناتھ کریئے کت بادی بشادو

رام تمہہی پریہ تمہہ پریہ راہی۔ یہ نرجو سُو دوسُو بدھی باہی

بھرت جی کی آرت بانی سُنکر نشاد راج سمجھانے لگا ہے ناتھ! آپ ویرتھ ورلاپ کس لئے کرتے ہو؟ شری رام جی کو آپ پیارے ہیں۔ اور آپ کو شری رام جی پیارے ہیں۔ ہونہار بلوان ہے۔ یہ دوش بدھاتا کے پرتی کول ہو جانے کا ہے۔ یہ نسندیہہ سچ ہے۔ (آپ کا یا آپ کی ماتا کا اس میں کوئی دوش نہیں)

بدھی بام کی کرنی کٹھن جیہیں ماتو کینہی باوری

تیہی راتی پُنی پُنی کرہیں پربھو سادر سرہنا اوری

(چھند) تُلسی نہ تمہہ سو رام پریتم کہتُو ہوں سونہیں گئیں

پرنام منگل جانی اپنے آنئے دھیرج دھہیں

پرتی کول بدھاتا کی کرنی بڑی کٹھن ہے۔ جس نے ماتا کیکئی کو باؤلی بنا دیا۔ اُس رات کو پربھو شری رام جی بار بار آدر کے ساتھ آپ کی بڑی سراہنا کرتے رہے۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں (نشاد راج بھرت سے کہہ رہے ہیں) شری رام جی کو آپ کے سمان پرم پیارا اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔ میں سوگند کھا کر کہتا ہوں۔ پرنام میں منگل ہوگا۔ یہ جان کر آپ اپنے من میں دھیرج دھریں۔

انتر جامی رام سکچ سپریم کرپا نکیتن

چلئے کریئے بشرام یہ بچاری دڑھ آنی من

شری رام چندر جی انتر یامی۔ سنکوچ (شرمیلا سبھاؤ) پریم اور دیا کے بھنڈار ہیں۔ من میں یہ درڑھ وشواس کر کے آپ اب چلئے اور آرام کیجئے۔

سکھا بچن سُنی اُر دھری دھیرا۔ باس چلے سُمرت رگھو بیرا

یہ سُدھی پائی نگر نر ناری۔ چلے بلوکن آرت بھاری

نشاد راج کے بچن سُن کر اور ہردے میں دھیرج دھر کر شری رگھو ناتھ جی کا سمرن کر کے بھرت جی ڈیرے کو چلے۔ نگر کے سارے استری پُرش یہ سماچار سُن کر بڑے بھاری دُکھ کے ساتھ اس استھان کو دیکھنے چلے جہاں پر کہ پربھو شری رام چندر جی نے رات کو سیتا سہت آرام کیا تھا۔

پردکھنا کری کرہیں پرناما۔ دیہیں کیکئی ہی کھوری نکاما

بھری بھری باری بلوچن لیہیں۔ بام بدھاتہی دوشن دیہیں

وہ اس استھان کی پرکرما کر کے پرنام کرتے ہیں۔ اور کیکئی کو بہت دوش دیتے ہیں۔ آنکھوں میں جل بھر لیتے ہیں۔ اور پرتی کول بدھاتا کو دوش دیتے ہیں۔

ایک سراہہیں بھرت سنیہو۔ کوؤ کہہ نرپتی نباہیو نیہو

نندہیں آپو سراہی نشادہی۔ کو کہی سکئی بموہ بشادہی

کوئی بھرت جی کے پریم کی سراہنا کرتے ہیں۔ کوئی کہتے ہیں۔ کہ راجہ نے اپنا پریم خوب نباہا سب اپنی نندا کر کے نشاد راج کی سراہنا کرتے ہیں۔ اس سمے کے پریم اور دُکھ کا ورنن کون کر سکتا ہے۔

ایہی بدھی راتی لوگو سبُو جاگا۔ بھا بھنسُو سار گُدارا لاگا

گُرہی سناون چڑھائی سُہائیں۔ نئی ناؤ سب ماتُو چڑھائیں

اس پرکار باتیں کرتے کرتے سب لوگ رات بھر جاگتے رہے۔ صبح ہوتے ہی ناؤ پانی میں ڈال دی گئیں۔ پہلے سُندر سہاونی ناؤ پر وششٹ جی کو چڑھایا اور پھر نئی ناؤ پر سب ماتاؤں کو چڑھایا

دنڈ چاری مہن بھا سبُو بارا۔ اُتری بھرت تب سبھی سمبھارا

چار گھڑی میں سب گنگا پار اُتر گئے۔ تب بھرت جی نے سب کو سنبھال لیا۔

پرات کریا کری ماتُو پدبندی گُرہی سِر نائی
آگیں کئے نشاد گن دینہوُ کٹک چلائی

پراتہ کال کی سب کریا کر کے ماتا کے چرنوں کی بندنا کر کے اور گرو کو سر نوا کر نشاد راج کو آگے کر کے ساری سینا سمیت بھرت جی نے کوچ کیا۔

کیئو نشاد ناتھ اگوائیں۔ ماتُو پالکیں سکل چلائیں
ساتھ بولائی بھائی لگھو دینہا۔ بپرنہہ سہت گونو گر کینہا

نشاد راج کو آگے کر کے اُس کے پیچھے ماتاؤں کی سب پالکیاں چلائیں۔ چھوٹے بھائی شترگھن جی کو اُن کے ساتھ کر دیا۔ پھر برہمنوں سمیت گرو جی نے روانگی کی

آپو سُرسری ہی کینہہ پرنامو۔ سُمرے لکھن سہت سیا رامو
گونے بھرت پیادیہیں پائے۔ کوتل سنگ جاہیں ڈوری آئے

اسکے بعد بھرت جی نے گنگا جی کو پرنام کیا۔ اور لکشمن سہت سیتا رام جی کو سمرن کیا۔ بھرت جی پیدل ہی چل دیئے۔ خالی ہی گھوڑے ڈوری سے بندھے ہوئے اُن کے ساتھ ہی چلے جا رہے ہیں۔

کہہیں سو سیوک بارہیں بارا۔ ہوئیے ناتھ اسو اسوارا
رامُو پیادیہی پائیں سِدھائے۔ ہم کہن رتھ گج باجی بنائے

اچھے سیوک لوگ بار بار کہتے ہیں۔ کہ ہے ناتھ! اب گھوڑے پر چڑھ چلیئے۔ بھرت جی کہنے لگے شری رامچندر جی بھی تو پیدل ہی گئے۔ اور ہمارے لئے رتھ ہاتھی گھوڑے بنائے گئے ہیں۔

سر بھر جاؤں اُچت اس مورا۔ سب تیں سیوک دھرم کٹھورا
دیکھی بھرت گتی سُنی مرُدو بانی۔ سب سیوک گن گرہیں گلانی

میرے لئے مناسب تو یہ ہے کہ میں سر کے بل چل کر جاؤں۔ سیوک کا دھرم سب سے مشکل ہوتا ہے۔ بھرت جی کی ایسی دشا دیکھ کر اور اُن کی کومل بانی کو سُن کر سب سیوک لوگ دُکھ کے مارے گھُٹے جا رہے ہیں۔

بھرت تیسرے پہر کہں کینہہ پربیسُو پریاگ
کہت رام سیا رام سیا اُمگی اُمگی انوراگ

اس پرکار بھرت جی پیدل ہی تیسرے پہر پریاگ راج میں جا پہنچے سیتا رام سیتا رام کہہ رہے ہیں۔ اور من پریم کی امنگوں سے اُچھل رہا ہے۔

جھلکا جھلکت پائینہہ کیسیں۔ پنکج کوس اوس کن جیسیں
بھرت پیادیہیں آئے آجُو۔ بھیئو دُکھت سُنی سکل سماجُو

بھرت کے چرنوں کے چھالے کیسے چمکتے ہیں جیسے کمل کی کلی پر اوس کی بوند چمکتی ہے۔ آج بھرت پیدل چل کر ہی آئے ہیں۔ یہ سُن کر سب لوگ دُکھی ہو گئے۔

خبری لینہہ سب لوگ نہائے۔ کینہہ پرنامو تربینی ہیں آئے
سبدھی ستاسِت نیر نہانے۔ دیئے دان مہی سُر سنمانے

یہ خبر پا کر سب لوگ نہا چکے ہیں۔ بھرت جی نے تروینی پر آ کر پرنام کیا۔ پھر ودھی پوروک گنگا اور جمنا کے سفید جل میں اشنان کیا۔ اور برہمنوں کو دان دے کر اُنکا سنمان کیا۔

دیکھت سیامل دھول ہلورے۔ پُلکی سریر بھرت کر جورے
سکل کام پرد تیرتھ راؤُ۔ بید بدت جگ پرگٹ پربھاؤ

سانولی اور سفید لہروں کو دیکھ کر بھرت جی کا شریر پُلکت ہو گیا۔ انہوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے تیرتھ راج! آپ ساری کامناؤں کو پوری کر دینے والے ہیں۔ آپ کا پربھاؤ ویدوں میں اور جگت میں پرسدھ ہے۔

ماگیوں بھیکھ تیاگی نج دھرمُو۔ آرت کاہ نہ کرئی ککرمُو
اس جیاں جانی سُجان سُداتی۔ سپھل کریں جگ جاچک بانی

یدپی میں کھشتری ہوں۔ اور مانگنا میرا دھرم نہیں۔ تھاپی اپنا دہرم چھوڑکر بھی میں آپ سے بھیک مانگتا ہوں۔ کیوں کہ دُکھی لوگ کیئی نہ کرنے یوگیہ کرم بھی دُکھ کے مارے کر لیتے ہیں۔ ایسا بردہ میں وچار کر جو جتر اُتم داتا لوگ ہیں۔ وہ مانگنے والوں کی بانی کو سپھل کیا کرتے ہیں۔

ارتھ نہ دھرم نہ کام رُچی گتی۔ نہ چہیوں نربان
جنم جنم رتی رام پدریہ بردانو نہ آن

میں دھرم ارتھ کام اور موکھش کچھ نہیں چاہتا۔ میں آپ سے کیوں ایک ہی بردان مانگتا ہوں کہ جنم جنمانتر میرا شری رام جی کے چرنوں میں پریم ہو۔

جانہو رامو کٹل کری موہی۔ لوگ کہیو گرسا ہب دروہی
سیتا رام چرن رتی موریں۔ انودن بڑھیو انوگرہ توریں

خواہ شری رام چندر جی مجھے دُشٹ سمجھیں اور لوگ مجھے گرو دروہی اور سوامی دروہی بھلے ہی کہیں۔ پر شری سیتا رام جی کے چرنوں میں میری پریتی دن بدن آپ کی کرپا سے بڑھتی ہی رہے۔

جلدُو جنم بھری سُرتی بسارہیو۔ جاچت جلو پبی پاہن ڈاریو
چاتکو رٹنی گھٹیں گھٹی جائی۔ بڑھیں پریمو سب بھانتی بھلائی

بادل خواہ جنم بھر پپیہے کی سدھ بھلا دے اُس کے جل مانگنے پر تو خواہ وہ بجتر اور اولے برسائے لیکن پپیہے کی رٹ گھٹنے سے تو باول کی مہما گھٹ جاتی ہے۔ اُس کی تو پریم بڑھانے میں ہی بھلائی ہے

کنک ہیں بان چڑھی جیمی دائیں۔ تمی پریتم پد نیم نباہیں
بھرت بچن سُنی ماجھ تری بینی۔ بھئی مرُدو بانی سُمنگل دینی

جیسے آگ میں تپانے سے سونے کی چمک بڑھجاتی ہے۔ ویسے ہی پریتم کے چرنوں میں پریم نباہ کر سیوک کا تیج بڑھجاتا ہے۔ بھرت جی کے بچن سُن کر تروینی کے بیچ سے منگل دینے والی کومل بانی ہوئی۔

تات بھرت تمہہ سب بدھی سادھو۔ رام چرن انو راگ اگا دھو
بادی گلانی کرہو من ماہیں۔ تمہہ سم رامہی کوؤ پریہ ناہیں

ہے تات بھرت! آپ سب پرکار سادھو پُرش ہیں۔ رام جی کے چرنوں میں آپکا اگادھ پریم ہے۔ آپ ویرتھ ہی من میں دُکھی ہو رہے ہیں۔ شری رام چندر جی کو تمہارے سمان کوئی پیارا نہیں ہے۔

تنو پلکیو ہیاں برش سُنی بینی بچن انوکول
بھرت دھنیہ کہی دھنیہ سُر ہرشت برشہیں پھول

تروینی جی کے ایسے کرپا کے بچن سُنکر بھرت جی کے ہردے میں آنند ہوا۔ اور خوشی کے مارے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ آکاش سے دیوتا لوگ بھرت "تو دھنیہ ہے تو دھنیہ ہے"، کہہ کر پرسن ہوکر پھول برسانے لگے۔

پرمدت تیرتھ راج نواسی۔ بیکھانس بٹو گرہی اُداسی
کہہیں پرسپر مِلی دس پانچا۔ بھرت سنیہو سیلو سُچی ساںچا

تیرتھ راج پریاگ میں نواس کرنے والے بان پرستی، برہمچاری۔ گرہستی اور سنیاسی پرسن ہوکر دس دس یا پانچ پانچ مل کر آپس میں بات چیت کر رہے ہیں۔ کہ بھرت جی کا پریم اور شیل سچا اور پوتر ہے۔

سُنت رام گُن گرام سُہائے۔ بھردواج مُنی بر پہیں آئے
دنڈ پرنامُو کرت مُنی دیکھے۔ مورتی منت بھاگیہ نج لیکھے

شری رام چندر جی کے سُندر اننت گنوں کو سُنتے ہوئے بھرت جی مُنی سریشٹھ بھردواج جی کے پاس آئے۔ بھردواج جی نے بھرت کو ڈنڈوت پرنام کرتے دیکھا۔ اور انہیں اپنا مورتی مان (مجسم) سوبھاگیہ سمجھا۔

دھائی اُٹھائی لائی اُر لینہے۔ دینہے اسیس کرتارتھ کینہے
آسنو دینہہ نائی سرو بیٹھے۔ چہت سکچ گرہاں جنو بھجی بیٹھے

اُنہوں نے دوڑکر بھرت جی کو اُٹھاکر چھاتی سے لگا لیا۔ اور

اور آشیرواد دے کر کرتارتھ کیا۔ منی بھردواج جی نے انہیں بیٹھنے کے لئے آسن دیا۔ بھرت جی سر نواکر اس طرح بیٹھے مانو بھاگ کر سنکوچ کے گھر (لجا کے گھر) گھس جانا چاہتے ہوں۔

مُنی پوچھب کچھُو یہ بڑ سوچُو۔ بولے رشی لکھی سیلُو سنکو چُو

سُنہُو بھرت ہم سب سُدھی پائی۔ بدھی کرتب پر کچھُو نہ بسائی

بھرت جی کے من میں یہ بڑی سوچ لگی ہوئی ہے۔ کہ منی کچھ پوچھیں گے۔ تو میں کیا جواب دوں گا۔ بھردواج جی بھرت کے سیل اور ہچکچاہٹ کو دیکھ کر بولے۔ بھرت! سنو ہم سب خبر پا چکے ہیں۔ بدھاتا کی کرنی پر کسی کا کچھ چارہ نہیں چلتا۔

تمہہ گلانی جیاں جنی کرہُو۔ سمجھی ماتو کرتُوتی

تات کیکئی ہی دوشُو نہیں گئی گرا متی دھُوتی

اپنی ماتا کی کرتوت کو یاد کر کے من میں سوچ مت کرو۔ ہے تات! کیکئی کا اس میں کوئی دوش نہیں ہے۔ سرسوتی جی نے اس کی بدھی کو پھیر دیا تھا۔

سیہُو کہت بھل کہہی نہ کوؤ۔ لوکُو بیدُو بدُھ سمّت دُوؤ

تات تمہار بمل جسُو گائی۔ پائی ہی لوکُو بیدُو بڑائی

ایسا کہنے پر بھی تو کوئی لوک میں بھلا نہ کہے گا۔ کیوں کہ لوک اور وید دونو کے مت کو ہی پنڈت لوگ مانتے ہیں۔ کنتو ہے تات! تمہارا نرمل یش گاکر لوک اور وید دونوں بڑائی پائیں گے۔

لوک بید سمّت سبُو کہئی۔ جیہی پتُو دیہی راجُو سو لہئی

راوُ ستیہ برت تمہہ ہی بولائی۔ دیت راجُو سکھُو دھرمُو بڑائی

کیوں کہ اس بات پر تو وید اور لوک دونو متفق ہیں۔ کہ جسے پتا راج دیں۔ وہی راج پاتا ہے راجہ ستیہ برتی ہے تم کو بلاکر راج دیتے تو سکھ دھرم اور بڑائی کی پراپتی ہوتی۔

رام گوَنُو بن انرتھ مُولا۔ جو سُنی سکل بسُو بھئی سُولا

سو بھاوی بس رانی ایانی۔ کری کچالی انتہُو پچھتانی

رام جی کا بن باس میں جانا ہی سارے انرتھ کا مول ہے۔ جس کو سن کر سارے سنسار کو دکھ ہوا۔ بن باس بھی ہونہار وش ہوا انجان رانی تو بھاوی کے وش ہو کر یہ کچال کر کے بعد میں پچھتائی ہے۔

تہنیُو تمہار الپ اپرادھُو۔ کہے سو ادھم ایان اسادھُو

کرتیہُو راجُو تو تمہہ ہی نہ دوشُو۔ راہی ہوت سُنت سنتُو شو

اس بات میں تمہیں ذرا سا بھی الزام لگائے تو وہ نیچ ہے۔ مورکھ اور دشٹ ہے۔ اگر تم راج کرتے تو بھی تمہیں کوئی دوش نہ تھا۔ بلکہ شری رام چندر جی کو تو سن کر سنتوش ہی ہوتا۔

اب اتی کینہیُو بھرت بھل تمہہ ہی اُچت مت ایہُو

سکل سُمنگل مُول جگ رگھوبر چرن سنیہُو

ہے بھرت! اب تو تم نے بہت ہی اچھا کیا۔ تم کو ایسا کرنا ہی اُچت تھا۔ شری رام چندر جی کے چرنوں میں پریم کا ہونا ہی سنسار میں سارے سُندر منگلوں کی جڑ ہے۔

سو تمہار دھنُو جیونُو پرانا۔ بھوری بھاگ کو تمہہ ہی سمانا

یہ تمہار آچرجُو نہ تاتا۔ دسرتھ سُئن رام پریہ بھراتا

سو رام پریم ہی تمہارا جیون دھن اور پران ہے۔ تمہارے سمان سوبھاگیہ شالی (خوش قسمت) دوسرا بھلا اور کون ہے؟ ہے تات! تمہارا یہ پریم کچھ آچرج کی بات نہیں کیوں کہ تم دسرتھ جی کے پتر اور شری رام چندر جی کے پیارے بھائی ہو۔

سُنہُو بھرت رگھوبر من ماہیں۔ پریم پاترُو تمہہ سم کوؤ ناہیں

لکھن رام سیتہی اتی پریتی۔ نسی سب تمہہ ہی سراہت بیتی

ہے بھرت سنو! شری رگھوناتھ جی کے من میں تمہارے سمان پریم کا پاتر اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔ شری رام لکشمن اور سیتا جی کو وہ رات بڑی پریت سے تمہاری سراہنا کرتے ہوئے گذری۔

جانا مرمُو نہات پریاگا۔ مگن ہوہیں تمہہ ہی انوراگا

تمہہ پر اس سنیہُو رگھوبر کے۔ سکھ جیون جگ جس جڑ نر کے

پریاگ میں اُن کے نہاتے سمے مجھ پر یہ بھید کھلا۔ کہ وہ تینوں تمہارے پریم میں مگن ہو رہے تھے۔ تمہارے ساتھ شری رام چندر جی کو اتنی پریتی ہے۔ جتنی اگیانی پُرشوں کو سنسار میں عیش و عشرت بھرے جیون سے ہوتی ہے۔

یہ نہ ادھک رگھوبیر بڑائی ۔ پرنت کُمبھ پال رگھو رائی
تمہہ تو بھرت مور مت ایہو ۔ دھریں دیہہ جنو رام سنیہو

یہ شری رگھوناتھ جی کی بہت بڑائی نہیں ہے۔ کیوں کہ شری رگھوناتھ جی تو شرناگتوں کے پریوار بھر کو پالنے والے ہیں۔ میری سمجھ میں تو ہے بھرت! تم شری رام چندر جی کی پریم مورتی ہو۔

تمہہ کہہ بھرت کلنک یہ ہم سب کہہ اُپدیشو
رام بھگتی رس سدھی ہت بھا یہ سمیو گنیشو

ہے بھرت! تمہاری سمجھ میں تو یہ کلنک ہے لیکن ہم سب کے لئے تو یہ اُپدیش ہے شری رام جی کی بھگتی رس کے نمت یہ سماں بڑا ہی شُبھ ہُوا ہے۔

نو بدھو بمل تات جسُو تورا ۔ رگھو بر کنکر کمُد چکورا
اُدت سدا انتھیہی کبہوں نا ۔ گھٹیہی نہ جگ نبھ دن دن دُونا

ہے بھرت جی! تمہارا نرمل یش تو ایک اوبھت (نرالا) چندرما ہے۔ اور شری رام چندر جی کے سیوک مانو کمُد اور چکور ہیں آکاش پر کے اور آپ کے نرمل یش رُوپی چندرما میں یہ انتر ہے کہ آپکا نرمل یش روپی چندرما کے آکاش پر کے چندرما کی بھانت نہ است ہوگا۔ اور نہ گھٹے گا ہی۔ بلکہ سنسار بھر میں دن پرتی دن دُوگنا ہوتا جائیگا جس سے رام جی کے سیوک گن رُوپی کمُد اور چکور کو سدا ہی آنند رہے گا۔

کوک تلوک پریتی اتی کریہی ۔ پربھو پرتاپ روی چھبی ہی ہریہی
نسی دن سُکھد سدا سب کاہو ۔ گرسی نہ کیکئی کرتبو راہو

تینوں لوک رُوپی چکر آپ کے یش رُوپی چندرما پر اتی پریتی کرتا رہے گا۔ اور آکاش پر کے سوریہ کی بھانت پربھو شری رام جی کا پرتاپ رُوپی سوریہ آپ کے یش رُوپی چندرما کی شوبھا کو ہرن نہیں کرے گا۔ یہ چندرما رات دن سب کے لئے سُکھدایک ہوگا کیکئی کا کرتوت رُوپی راہو اس آپکے یش رُوپی چندرما کا گراس نہیں کرے گا۔

پُورن رام سپریم پیوُ سا ۔ گرُ اومان دوش نہیں دُوشا
رام بھگت اب امیں اگھا ہوں ۔ کینہیہو سُلبھ سُدھا بسُودھا ہوں

آپ کا یہ نرمل یش رُوپی چندرما شری رام جی کے پریم امرت سے پری پورن ہے۔ گرو کے اپمان کا دوش بھی اس کو نہیں لگ سکتا۔ اس لئے اب پرتھوی پر بسنے والے جیوُں (خاکی بندوں) کے لئے بھی رام بھگت رس رُوپی امرت کے اتھاہ سمندر کو سلبھ کر دیا ہے۔

بھُوپ بھاگیرتھ سُرسری آنی ۔ سمرت سکل سُمنگل کھانی
دسرتھ گن گن برنی نہ جاہیں ۔ ادھکو کہا جیہی سم جگ ناہیں

راجہ بھاگیرتھ گنگا جی کو لائے۔ جیں گنگا جی کا سمرن سارے سُند منگلوں کی کھان ہے۔ دسرتھ جی کے گنُوں کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ اُن سے بڑھ کر تو کوئی کیا ہوگا۔ اُن کے سمان بھی سنسار بھر میں کوئی دوسرا نہیں ہے۔

جاسُو سنیہہ سکوچ بس رام پرگٹ بھئے آئی
جے ہر ہیے نینی کبہُوں نرکھے نہیں اگھائی

جن کے پریم اور شیل سبھاؤ کے وش میں ہو کر بھگوان شری رام چندر جی پرگٹ ہُوئے۔ جن شری رام چندر جی کو اپنے ہردے کے نیتروں سے دیکھتے دیکھتے شری مہادیو جی کبھی تھکتے ہی نہیں۔ اُن کو دیکھنے کی لالسا اُن میں برابر بنی رہتی ہے۔ وُہی رام دسرتھ جی کے گھر پُتر رُوپ میں پرگٹ ہوئے۔ اس لئے دسرتھ جی کی برابری دُوسرا کون کر سکتا ہے؟

کیرتی بدھو تمہہ کینہہ انُوپا ۔ جہنہ بس رام پریم مرگ رُوپا
تات گلانی کرہو جیاں جائیں ۔ ڈرہو دردرہ پارس پاہیں

تم نے کیرتی رُوپی انوپم (لاثانی) چندرما کو پیدا کیا ہے۔ جس میں رام پریم ہرن کا رُوپ بنکے بستا ہے۔ ہے تات! من میں کسی پرکار کی سوچ نہ کرو۔ پارس پاکر کنگالی کا ڈر کیسا؟

سُنہو بھرت ہم جھُوٹھ نہ کہہیں۔ اُداسین تاپس بن رہہیں
سب سادھن کر سپھل سہاوا۔ لکھن رام سیا درسنو پاوا

ہے بھرت! ہم اُداسین تپسوی اور بن میں رہنے والے ہیں۔ اس لئے نرپکش ہوکر ہم یہ سچ سچ کہتے ہیں۔ کہ سیتارام اور لکشمن کا درشن پاکر ہم نے مانو سب سادھنوں کا اُتم پھل پالیا ہے۔

تیہی پھل کر پھلُو درس تمھارا۔ سہت پیاگ سُبھاگ ہمارا
بھرت دھنیہ تمہہ جس جگُو جیتو۔ کہی اس پریم مگن مُنی بھیئیو

اس پھل کا بھی پریم پھل تمہارا درشن ہے۔ پریاگ راج سمیت ہمارا اسو بھاگیہ ہے۔ جو تمہارے درشن پائے۔ ہے بھرت! تم دھنیہ ہو۔ تم نے اپنے یش سے جگت کو جیت لیا ہے۔ ایسا کہہ کر مُنی بھردواج پریم میں مگن ہو گئے۔

سُنی مُنی بچن سبھا سد ہرشے۔ سادھو سراہی سُمن سُر برشے
دھنیہ دھنیہ دُھنی گگن پیاگا۔ سُنی سُنی بھرتو مگن انُورا گا

بھردواج مُنی کے بچن سُنکر سبھا سد سب پرسن ہوئے "ستیہ ہے"۔ ایسا کہہ کر سراہنا کرتے ہوئے دیوگن پھول برسانے لگے۔ آکاش اور پریاگ راج دونوں میں دھنیہ دھنیہ کی دُھن سُن کر بھرت جی پریم میں مگن ہو گئے۔

پُلک گات ہیاں رامُو سیا سجل سروہ نین
کری پرنامو مُنی منڈلی ہی بولے گد گد بین

پریم کے مارے بھرت جی کا شریر پُلکت ہے۔ ہردے میں سیتارام ہیں اور کمل کے سمان سُندر نیتروں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ وہ مُنیوں کی منڈلی کو پرنام کر کے گد گد بچن بولے۔

مُنی سماجُو اور تیرتھ راجُو۔ ساچیہوں سپتھ اگھائی اکاجُو
ایہیں تھل جوں کچھو کہئے بنائی۔ ایہی سم ادھک نہ اگھ ادھمائی

مُنیوں کا سماج ہے۔ اور پریاگ راج تیرتھ ہے۔ یہاں سچی سوگندھ کھانے سے بھی بھاری ہانی ہوتی ہے۔ اس تیرتھ ستھان میں اگر کچھ جھوٹ موٹ بات بناکر کہی جاوے تو اس سے بڑھ کر پاپ اور نیچ کرم اور کوئی نہیں ہے۔

تمہہ سہر بگیہ کہوں سبھی بھاؤ۔ ار انتر جامی رگھوراؤ
موہی نہ ماتُو کرتب کر سوچُو۔ نہیں دُکھُو جیاں جگُو جانیہی پوچُو

میں سچے بھاؤ سے کہتا ہوں۔ کہ آپ سروگیہ ہیں۔ اور شری رگھوناتھ جی کے ہردے کی سب کچھ جاننے والے ہیں۔ مجھے اپنی ماتا کی بُری کرتوت کا کچھ بھی سوچ نہیں ہے۔ نہ میرے من میں اس بات کا دُکھ ہے۔ کہ دُنیا مجھے بُرا کہے گی۔

ناہن ڈرو بگرہیہی پرلوکُو۔ پِتہُو مرن کر موہی نہ سوکُو
سُکرت سُجس بھری بُھون سُہائے۔ لچھمن رام سرس سُت پائے

نہ ہی مجھے پرلوک بگڑنے کا ڈر ہے۔ پتاجی کے مرنے کا بھی مجھے شوک نہیں۔ کیونکہ اُن کے سُندر پُنیہ کرم اور اُتم یش سنسار بھر میں شوبھا پا رہے ہیں۔ جنہوں نے شری رام اور لکشمن جیسے پُتر پائے۔

رام برہن تجی تنو چھن بھنگُو۔ بھُوپ سوچ کر کون پرسنگُو
رام لکھن سیا بنُو پگ پن ہیں۔ کری مُنی بیش پھرہیں بن بن ہیں

اور جنہوں نے شری رام چندر جی کے دیوگ میں اپنے کشن بھنگر شریر کو تیاگ دیا۔ ایسے راجہ کی مرتیو پر شوک کرنے کا کیا کارن ہے! مجھے سوچ تو کیول اسی ایک بات کا ہے کہ سیتارام اور لکشمن ننگے پاؤں مُنیوں کے بھیس بنائے بن بن میں گھومتے ہیں۔

اجن بسن پھل اسن مہی سین ڈاسی کُس پات
بسی ترُو تر نت سہت ہم آتپ برشا بات

وہ مرگ چھالا اوڑھتے ہیں۔ پھلوں کا بھوجن کرتے ہیں۔ کُشا کے اور پتوں کے بچھونے پر سوتے ہیں۔ اور برکشوں کے نیچے نواس کر کے ہر روز سردی۔ گرمی۔ بارش اور آندھیوں کو سہن کرتے ہیں۔

ایہی دُکھ داہن دہئی دن چھاتی۔ بھُوکھ نہ باسر نید نہ راتی
ایہی کرُوگ کر اوشدھ ناہیں۔ سودھیئوں سکل بسو من ماہیں

میری چھاتی لگاتار اسی دُکھ کی جلن سے جلتی رہتی ہے۔ نہ مجھے دن میں بھوک لگتی ہے۔ اور نہ ہی رات کو نیند آتی ہے۔ میں

نے اپنے من میں سارے سنسار کو وچار کر دیکھ لیا ہے۔ کہ اس
مہا روگ کی کوئی دوائی نہیں ہے۔

ماتو کمت بڑھئی اگھ مولا۔ تیہیں ہمارہت کینہہ بنسولا
کلی کرکاٹھ کر کینہہ کنجتر و۔ گاڑی اودھی پڑھی کٹھن کمنتر و

ماتا جی کی بُری چیشٹا پاپوں کی جڑ بڑھئی ہے۔ جیسے ہمارے
ہیت ارتھ راج تلک رُوپی بسُولا بنایا۔ اس بسولے سے
کلیش رُوپی منحوس لکڑی کاٹ شری رام بن باس رُوپی بڑا جنتر
بنایا۔ اور چودہ برس کی میعاد رُوپی بُرا منتر پڑھکر اس بُرے
جنتر کو گاڑ دیا۔

موہی لاگی یہہ کُٹھا تو تیہیں ٹھاٹا۔ گھالیسی سب جگو بارہ باٹا
مٹئی کجُو گو رام پھری آئیں۔ بسئی اودھ نہیں آن اُپائیں

میرے نمت اُس نے یہ سارا ٹھاٹھ باٹ سجایا جس نے
سارے سنسار کو تتر بتر کر کے گھائل کر دیا۔ یہ بُرا ساج تبھی مٹ
سکتا ہے۔ جب شری رام چندر جی لوٹ آویں۔ اس کے بغیر اودھ
کے بسنے کا اور کوئی دوسرا اُپائے نہیں ہے۔

بھرت بچن سُنی مُنی سُکھ پائی۔ سبہیں کینہی بہو بھانتی بڑائی
تات کرہو جنی سوچ بسیکھی۔ سب دکھ مٹیہی رام پگ دیکھی

بھرت جی کے بچن سُنکر مُنی بھردواج جی نے سکھ پایا۔ سب نے
ہی بہت پرکار بھرت جی کی بڑائی کی۔ اور کہا ہے تات! زیادہ
سوچ نہ کرو۔ شری رامچندر جی کے چرنوں کے درشن کر کے تمہارا
سارا کلیش مٹ جائیگا۔

کرمی پربودھو مُنی برکہیو اتتھی پریم پریہ ہوہو
کند مول پھل پھول ہم دیہیں لیہی کری چھو ہو

اس پرکار بھرت جی کو سمجھا کر مُنی سرشٹھ کہنے لگے۔ کہ ہے بھرت!
اب آپ سب ہمارے پریم پیارے مہمان بنئے۔ اور کند مول پھل
پھول جو کچھ ہم بھینٹ کریں وہ کرپا کر کے سویکار کریئے۔

سُنی مُنی بچن بھرت ہیاں سوچو۔ بھئیو کواوسر کٹھن سنکوچو

جانی گروئی گرگرا بہوری۔ چرن بندی بولے کر جوری

مُنی بھردواج کے بچن سُنکر بھرت جی کے من میں یہ بڑا سوچ
ہُوا۔ کہ بے موقع ہی یہ کٹھن سنکوچ (پس وپیش، ہچکچاہٹ)
آپڑا۔ پھر گرو بھردواج کی بانی کو پوجنیہ جان کر اُن کی چرن بندنا
کر کے ہاتھ جوڑ کر بولے۔

سردھری آیسو کرئیے تمہارا۔ پرم دھرم یہو ناتھ ہمارا
بھرت بچن مُنی بر من بھائے۔ سُچی سیوک سش نکٹ بولائے

ہے ناتھ! آپ کی اگیا سر ماتھے پر دھارن کرنا ہی ہمارا پرم
کرتویہ ہے۔ بھرت جی کے بچن مُنی سرشٹھ بھردواج جی کے من کو
بہت بھائے۔ انہوں نے معتبر سیوک اور شاگردوں کو اپنے
پاس بُلایا۔

چاہیے کینہی بھرت پہونائی۔ کند مول پھل آنہو جائی
بھلیہی ناتھ کہی تنہہ سر نائے۔ پرمدت نج نج کاج سدھائے

اور انہوں نے کہا۔ کہ بھرت جی کی مہمان نوازی کرنی چاہیئے
تم سب جاکر کند مول اور پھل لے آؤ۔ ہے ناتھ! بہت اچھا۔
ایسا کہہ کر سب نے سر نوایا۔ اور پرسن ہو کر اپنے اپنے کام کو چلے۔

مُنی ہی سوچ پاہُن بڑ نیوتا۔ تسی پوجا چاہیئے جس دیوتا
سُنی ردھی سدھی انیماد آئیں۔ آیسو ہوئی سو کرہیں گوسائیں

مُنی بھردواج جی سوچ نے لگے کہ ہم نے بہت بڑے مہمان
کو دعوت دی ہے۔ جیسا دیوتا ہو اُس کی ویسی ہی پوجا ہونی چاہیئے
یہ سُن کر انیما آدی ردھی سدھیاں آگئیں اور بولیں۔ ہے سوامی! جو
آپ اگیا دیں سو ہم کریں۔

رام برہ بیاکل بھرت سانج سہت سماج
پہونائی کری ہرہو شرم کہا مُدت مُنی راج

مُنی بھردواج پرسن ہو کر کہنے لگے۔ کہ رام جی کے ویوگ میں
بھرت جی اپنے چھوٹے بھائی شترو گھن اور سارے سماج سہت بیاکل

ہے۔ اُن کی مہمان نوازی کر کے اُنکی تھکاوٹ کو دُور کرو۔

ردھی سدھی سر دھری مُنی بربانی۔ بڑبھاگنی آگیہی اگو ۃ نی :
کہیں پرسپر سدھی سمُو دائی۔ اُتلت اتتھی رام لگھو بھائی

ردھی سدھی نے مُنی شریشٹھ کے بچنوں کو اپنے سر پر دھر کر اپنے آپ کو بڑا ہی بڑبھاگی (خوش قسمت) سمجھا۔ سب سدھیاں آپس میں کہنے لگیں۔ کہ رام جی کے چھوٹے بھراتا بھرت ہمارے لاثانی مہمان ہیں۔

مُنی پد بندی کریئے سوئی کاجو۔ ہوئی سُکھی سب راج سماجو
اس کہی رچیو رُچر گرہہ نانا۔ جیہی بلو کی بلکھاہیں بمانا

اس لئے مُنی بھردواج جی کے چرنوں کی بندنا کر کے آج وہی کچھ کرنا چاہئے جس سے سارا راج سماج سُکھی ہو جائے ایسا کہہ کر انہوں نے بہت سُندر گھروں کی رچنا کی جنہیں دیکھ کر بمان بھی شرمندہ ہوتے تھے۔

بھوگ بھبوتی بھوری بھری راکھے۔ دیکھت جنہیں امر ابھیلا کھے
داسیں داس ساجو سب لینہیں۔ جوگ وُت رہیں منہیں منُو دینہے

اُن گھروں کو طرح طرح کے عیش و آرام کے سامان سے بھر دیا۔ جن کو دیکھکر دیوتاؤں کے منہ میں بھی پانی بھر آیا۔ داسی اور سیوک گن سب پرکار کا ساج سامان لیئے ہوئے دیکھتے رہتے ہیں۔ کسی کو کس وقت کونسی وستو کی ضرورت ہے۔

سب سماجو سجی سدھی پل ماہیں۔ جے سُکھ سُر پُر سپنہوں ناہیں
پرتھم ہی باس دیئے سب کیہی۔ سُندر سُکھد جتھا رُچی جیہی

سدھیوں نے پل بھر میں ہی سب سامان سجا دیئے۔ ایسی عیش و آرام کی وستوئیں تو سپنے میں بھی سورگ میں دیکھنے میں نہیں آئیں۔ پہلے تو جیسے کسی کی پسند تھی اس کو ویسا ہی سُندر اور سُکھدائیک نواس ستھان دیئے۔

بہوری سپر جن بھرت کہوں رشی اس آئیسُو دینہہ
بدھی بسمئے دایکو بھو مُنی برتپ بل کینہہ

پھر رشی بھردواج جی کی آگیا انوسار پریوار سہت بھرت جی کو نواس ستھان دیا۔ مُنی شریشٹھ نے اپنے تپ کی شکتی سے ایسا ٹھاٹ باٹ رچایا کہ جسے دیکھ کر برہما جی بھی حیران ہو جائیں۔

مُنی پربھاؤ جب بھرت بلوکا۔ سب لگھو لگے لوک تپی لوکا
سُکھ سماجو نہیں جائی بکھانی۔ دیکھت برتی بسارہیں گیانی

بھرت جی نے جب مُنی کا پربھاو دیکھا۔ تو اس کے سامنے انہیں لوکپالوں کے لوک بھی ہیچ دکھائی دینے لگے۔ سُکھ کے سمان کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ جس کو دیکھکر گیانی پُرش بھی ویرکت بھاؤ کو کھو بیٹھتے ہیں۔

آسن سئین سبسن بیتانا۔ بن باٹکا بہگ مرگ نانا
سُربھی پھول پھل امئے سمانا۔ بمل جلاسئے بیبدھ بدھانا

آسن پان سُچی امئے امی سے۔ دیکھی لوگ سکچات جمی سے
سُر سُربھی سُرترو سب ہی کیں۔ لکھی ابھیلاشو سُر سچی کیں

آسن سیج۔ سُندر بستر۔ چندوے۔ بن باغیچے پشو پنچھی نانا پرکار کے سُگندھت پھول اور امرت کے سمان پھل کوئیں۔ تالاب آدک نرمل جل استھان بہت پرکار کے اور امرت کے بھی امرت پوتر کھانے پینے کے پدارتھ تھے جنہیں دیکھ کر سب لوگ ویرکت وان پُرشوں کی طرح لش وپیش کر رہے ہیں۔ کام دھینو اور کلپ برکش سبھی کے گھروں میں ہیں جسکو دیکھ کر اندر اور اندرانی کے مُنہ میں بھی پانی بھر آیا۔

رتو بسنت بہہ تری بدھ بیاری۔ سب کہوں سُکھ پدارتھ چاری
سرک چندن بنتا دک بھوگا۔ دیکھی ہرش بسمیئے بس لوگا۔

بسنت کا موسم ہے شیتل مند سُگندھ ان تین پرکار کی ہوا چل رہی ہے۔ دھرم ارتھ کام موکش چاروں پدارتھ سبھی کو سُلبھ ہیں۔ مالا چندن استری آدک بھوگوں کو دیکھکر سبھی لوگ پرتن ہو رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ انہیں رشی آشرم میں نانا پرکار کے

بھوگ ولاس دیکھ کر حیرانی بھی ہو رہی ہے۔

سمپتی چکئی بھرتُو چک مُنی آئیس کھیل وار
تیہی رشی آشرم پنجراں راکھے بھاپھٹُو سار

سارا ٹھاٹھ باٹھ کا سامان مانُو چکوی ہے۔ اور بھرت

مانو چکوا ہیں۔ اور مُنی کی آگیا کھلاڑی ہے۔ جس نے رات کو ان دونوں کو آشرم رُوپی پنجرہ میں بند کر رکھا۔ اور ایسے ہی سویرا ہو گیا۔ دارتھات جیسے چکوا چکوی رات کو ایک ہی پنجرے میں اکٹھے رہنے پر بھی ایک دوسرے کو سپرش نہیں کرتے ویسے ہی نانا پرکار کا بھوگ ولاس میں رہتے ہوئے بھی بھرت جی نے اُنکا سپرش تک نہ کیا۔

ماس پارائن اُنیسواں وِشرام

کینہہ نِمجّنُو تیرتھ راجا۔ نائی مُنی ہی سُروسہت سماجا
رشی آئیسُو آسیس سر راکھی۔ کری دنڈوت نیئے بہو بھاکی

پھر بھرت جی نے تیرتھ راج میں اشنان کیا۔ اور سماج سہت مُنی کو سر نوا کر اور اُنکی آگیا اور آشیرواد کو سر پر دھر کر ڈنڈوت کر کے بہت بنیتی کی۔

پتھ گتی کُسل ساتھ سب لینہے۔ چلے چترکُوٹ ہیں چِت دینہے
رام سکھا کر دینہیں لاگُو۔ چلت دیہہ دھری جنُو انُوراگُو

بن کے راستوں کے بھیدیوں کو ساتھ لئے بھرت جی سمیت سب لوگوں کے من میں چترکوٹ کی دھارنا کئے ہوئے چلے۔ نشاد راج گوہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے۔ بھرت جی ایسے چلے جا رہے ہیں۔ مانو ساکشات پریم کی مورتی ہوں۔

نہیں پدتران سیس نہیں چھایا۔ پریمُو نیمُو برتُو دھرمُو امایا
لکھن رام سیا پنتھ کہانی۔ پُوچھت سب ہی کہت مرِدُو بانی

بھرت جی کے پاؤں میں جوتے نہیں سر پر سایہ نہیں۔ اُن کا پریم اور نیم برت اور دھرم سب چھل کپٹ رہت (سچا) ہے۔ وہ نشاد راج سے سیتا رام اور لکشمن کی بن جاتے ہوئے جو بات چیت ہوئی وہ سب کہانی پُوچھ رہے ہیں۔ اور نشاد راج کومل بانی سے کہہ رہا ہے۔

رام باس تھل بٹپ بلوکیں۔ اُر انُوراگ رہت نہیں روکیں
دیکھی دسا سُر برسہیں پھُولا۔ بھئی مرِدُو مہی مگو منگل مُولا

شری رام چندر جی کے آرام کرنے کی جگہوں اور برکشوں کو دیکھ کر اُن کے ہردے میں پریم روکنے سے رکتا ہی نہیں ہے۔ بھرت جی کی یہ پریم دشا دیکھ کر دیوتا لوگ پھُول برسانے لگے۔ پرتھوی کومل ہو گئی۔ اور مارگ منگل کا مُول بن گیا۔

کیئے جاہیں چھایا جلد سُکھد بہئی بر بات
تس مگو بھیئو نہ رام کہن جس بھا بھرت ہی جات

بادل سایہ کئے جا رہے ہیں۔ سُکھ دینے والی سُندر وایُو چل رہی ہے۔ ایسا سُکھ دینے والا راستہ شری رام چندر جی کو بھی ہُوا تھا جیسا جاتے سمے بھرت جی کو ہُوا۔

جڑ چیتن مگ جیو گھنیرے۔ جے چتئے پربھو جنیہہ پربھو ہیرے
تے سب بھئے پرم پد جوگو۔ بھرت درس میٹا بھو روگو

راستے میں بے شمار جو جڑ چیتن جیو تھے جن کو شری رام چندر جی نے بن کو جاتے سمے دیکھا تھا اور انہوں نے پربھو شری رام چندر جی کو دیکھا تھا بھگوان شری رام کے درشن سے وہ اس سمے پرم پد کے ادھیکاری ہی ہو گئے تھے۔ پرنتو بھرت جی کے درشن کر کے تو اُن کا بھو ارتھات جنم مرن

روپی شول مٹ گیا۔ ابھات اُنہیں پرم پدکی پراپتی ہی ہوگئی۔

یہ بڑی بات بھرت کئی ناہیں۔ سُمرت جنہی رامُو من ماہیں
بارک رامو کہت جاگ جبہو۔ ہوت ترن تارن نر تیہوُ

بھرت جی کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ جنہیں سوئم شری رام چندر جی اپنے من میں سمرن کرتے رہتے ہیں۔ جگت میں جو بھی منش ایک بار "رام" کہہ دیتا ہے وہ بھی ترنے اور تارنے والا ہو جاتا ہے۔

بھرتُو رام پریہ پُنی لگھو بھراتا۔ کس نہ ہوئی مگو منگل داتا
سدھ سادھُو مُنی برائن کہہیں۔ بھرت ہی ہرکھی ہرشو ہیاں لہہیں

پھر بھرت جی شری رام چندر جی کے پیارے اور اُنکے چھوٹے بھائی ہیں۔ تب بھلا اُن کیلئے راستہ منگل دینے والا کیوں نہ ہو۔ سِدھ۔ سادھو اور سریشٹھ مُنی جن ایسا کہتے ہیں۔ اور بھرت جی کو دیکھکر من میں بڑا پرسن ہوتے ہیں۔

دیکھی پربھاؤ سُرلیس ہی سوچو۔ جگو بھل بھلیہی پوچ کہوں پوچو
گُرسن کہیئو کریئے پربھو سوئی۔ راہی بھرت ہی بھیٹ نہ ہوئی

بھرت جی کے پریم بھاؤ کو دیکھ کر دیوراج اندر کو سوچ ہوگئی۔ بھلے پُرش کو سنسار بھلا اور بُرے کو بُرا بھاسنے لگتا ہے۔ اُس نے گُرو برہسپتی سے کہا۔ ہے پربھو آپ کوئی ایسا جتن کیجیے جس سے شری رام چندر جی اور بھرت جی کا ملاپ نہ ہو۔

رامُو سنکوچی پریم لیس بھرت سپریم پیودھی
بنی بات بگرن جہتی کریئے جتنُو چھلو سودھی

شری رام چندر جی تو سنکوچی (شرمیلا سبھاؤ) اور پریم کے وش میں ہیں۔ اور بھرت جی پریم کے سمُندر ہیں۔ بنی بنائی بات بگڑا چاہتی ہے۔ اندر کو ڈر ہے کہ کہیں بھرت جی اپنے پریم بل سے رامچندر جی کو واپس نہ لوٹا لائیں۔ اور اس طرح دیوتاؤں کا کاریہ پورا ہونے سے رہ جائے) اس لئے کچھ چھل ڈھونڈ کر اس کا جتن کیجیے۔

بچن سُنت سُر گرُو مُسکانے۔ سہس نین بنُو لوچن جانے
مایا پتی سیوک سن مایا۔ کری تاں اُلٹی پری سُرراایا

دیوتاؤں کے گرو برہسپتی جی دیو اندر کے یہ بچن سُنکر مُسکرائے۔ انہوں نے ہزار نیتروں والے اندر کو بغیر گیان کی آنکھوں کے جانا۔ اور کہا ہے دیوتاؤں کے سوامی! مایا پتی شری رام چندر جی کے سیوک کے ساتھ جو کوئی مایا (چھل۔ دھوکہ بازی) کرتا ہے۔ وہ اُلٹ کر اپنے ہی اوپر آپڑتی ہے۔

تب کچھُو کینہہ رام رُکھ جانی۔ اب کچالی کری ہوئیہی ہانی
سُنو سُریس رگھوناتھ سبھاؤ۔ نج اپرادھ رسایئں نہ کاوُ

اس سے پہلے تو شری رام چندر جی کی مرضی پاکر کچھ کیا تھا۔ مگر اب کوئی چھل کپٹ ادھی کچالی کی گئی تو ہانی ہوگی۔ ہے دیوراج اندر شری رگھوناتھ جی کے سبھاؤ کو سنو۔ جو کوئی اُن کے ساتھ اپرادھ کرتا ہے۔ وہ اُس پر غصے نہیں ہوتے۔

جو اپرادھُو بھگت کر کرئی۔ رام روش پاوک سو جرئی
لوکہُوں بید بدت اتہاسا۔ یہ جہما جانہیں دُرباسا

بھرت سرس کو رام سنیہی۔ جگو جپ رام رامو جپ جیہی

پر جو کوئی اُس کے بھگت کے ساتھ اپرادھ کرتا ہے۔ وہ رام جی کی کرودھ اگنی میں بھسم ہو جاتا ہے۔ لوک اور وید میں ایسی کتھائیں پرسد ہیں۔ بھگوان کی اس مہما کو دُرباسا جی جانتے ہیں۔ ساری دُنیا شری رامچندر جی کو جپتی ہے۔ وہ شری رام جی بھرت کو جپتے ہیں۔ تو پھر اُن بھرت جی کے سمان شری رام چندر جی کا پریمی اور کون ہوگا۔

منہُوں نہ آنئے امرتی رگھُو بر بھگت اکاجُو
اجسُو لوک پرلوک دُکھ دن دن سوک سماجُو

ہے دیوراج! شری رگھوناتھ جی کے بھگت کو ہانی پہنچانے کا خیال بھول کر بھی من میں نہ لانا۔ اس سے لوک میں نندا اور پرلوک میں دُکھ ہوگا اور دن پرتی دن دُکھ کی سامگری بڑھتی ہی جائیگی

سُنو سُریس اُپدیسُو ہمارا۔ رامہی سیوکو پرم پیارا
مانت سُکھو سیوک سیو کائیں۔ سیوک بیر بیرُو ادھکائیں

ہے دیوتاؤں کے سوامی ہمارا اُپدیش سُنئے شری رام چندر جی کو اپنا

سیوک پرم پیارا ہے۔ سیوک کی سیوا سے پربھو سکھ مانتے ہیں۔
اور سیوک کے ساتھ ویر کرنے سے بڑا بھاری ویر مانتے ہیں۔

جدپی سم نہیں راگ نہ روشو۔ گہہیں نہ پاپ پونو گن دوشو
کرم پردھان بسوکری راکھا۔ جو جس کرئی سو تس پھلو چاکھا

اگرچہ شری رام چندر جی سم بھاؤ رکھتے ہیں۔ اُن میں نہ راگ ہے۔ نہ غصہ۔ اور نہ وہ کسی کے پن پاپ اور گن دوش کو ہی گرہن کرتے ہیں۔ انھوں نے سنسار کا کرم ہی سنسار کا پردھان کر رکھا ہے۔ جو جیسا کرتا ہے۔ ویسا ہی پھل بھوگتا ہے۔

تدپی کرہیں سم بشم بہارا۔ بھگت ابھگت ہردہ انوسارا
اگن الیپ امان ایک رس۔ رامو سگن بھئے بھگت پریم بس

تو بھی وہ بھگت اور ابھگت (جو بھگت نہیں) کے ہردے (منوبھاونا) کے انوسار سم (یکساں) اور بشم (امتیازی) بیوہار کرتے ہیں۔ جو شری رام اپنے پرمارتھ سروپ میں نرگن نرلیپ مان رہت اور ایک رس ہیں۔ وہ بھگت کے پریم کے وش میں ہو کر سگن روپ میں اوتار لے کر پرگٹ ہوئے ہیں۔

رام سدا سیوک رچی راکھی۔ بید پُران سادھو سُر ساکھی
اس جیاں جانی تجہو کٹلائی۔ کرہو بھرت پد پریتی سہائی

شری رام چندر جی سدا اپنے سیوکوں کی کامنا کی پورتی کرتے ہیں وید پُران سادھو اور دیوتا اس کے ساکشی ہیں۔ من میں ایسا وشواس کر کے کٹلتا چھوڑ دو اور بھگت جی کے چرنوں میں سچا پریم کرو۔

رام بھگت پرہت نرت پر دُکھ دُکھی دیال
بھگت سرومنی بھرت تیں جنی ڈرہو سُرپال

ہے دیوتاؤں کے سوامی اندر! رام جی کے بھگت دوسروں کی بھلائی میں لگے رہتے ہیں۔ وہ دوسروں کے دُکھ سے دُکھی ہوتے ہیں۔ اور نشکام بھاو سے دوسروں پر دیا کرتے ہیں۔ پھر بھرت جی تو بھگتوں کے سرتاج ہیں وہ آپکی بھلا کیوں کر ہانی کریں گے! اس لئے اُن سے بالکل نہ ڈرو۔

ستیہ سند دہ پکھو سُر ہتکاری۔ بھرت رام آئیس انوساری
سوارتھ بیبس بکل تمہہ ہوہو۔ بھرت دوشو نہیں راؤر موہو

شری رام چندر جی تو ست سنکلپ والے اور دیوتاؤں کے ہتکاری ہیں۔ بھرت جی اُن کی آگیا انوسار چلنے والے ہیں۔ تم ویرتھ ہی سوارتھ کے وش ہوکر گھبرا رہے ہو۔ اس میں بھرت جی کا تو کوئی دوش نہیں اُلٹا تمہارا اپنا ہی موہ تمہاری اس ویاکلتا کا کارن ہے۔

سُنی سُر بر سُر گرُ بر بانی۔ بھا پر مودُ من مٹی گلانی
برشی پرسُون ہرشی سُر راؤ۔ لگے سراہن بھرت سبھاؤ

دیو اندر اپنے گرُو برہسپتی کی سریشٹھ بانی سُن کر بڑے پرسن ہوئے اُن کی ساری سوچ مٹ گئی۔ تب آنندت ہوکر دیو اندر پھولوں کی برشا کر کے بھرت جی کے سبھاؤ کی سراہنا کرنے لگے۔

ایہی بدھی بھرت چلے مگ جاہیں۔ دسا دیکھی مُنی سدھ سہاہیں
جبہیں رامو کہی لیہیں اُساسا۔ اُمگت پریمو منہوں چہو پاسا

اس پرکار بھرت جی مارگ میں چلے جا رہے ہیں۔ اُنکی پریم دشا کو دیکھکر مُنی اور سدھ لوگ رشک کرتے ہیں۔ بھرت جی جب سرد آہ بھر کر رام" کہتے ہیں۔ تبھی مانو چاروں طرف پریم اُمڈ پڑتا ہے۔

دروہیں بچن سُنی کلس پشانا۔ پُرجن پریمو نہ جائی بکھانا
بیچ باس کری جمُن ہیں آئے۔ نرکھی نیرو لوچن جل چھائے

بھرت جی کے ان دین بچنوں کو سُنکر بجر اور پتھر بھی پگھل جاتے ہیں۔ ایودھیا کے نواسیوں کا پریم کہتے نہیں بنتا۔ بیچ میں مقام کرتے ہوئے جمنا جی کے جل کو دیکھکر اُنکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

رگھو بر برن بلوکی برباری سمیت سماج
ہوت مگن باردھی بره چڑھے بیبیک جہاج

شری رگھوناتھ جی کے شیام رنگ جیسے جمنا جی کے شیام رنگ والے جل کو دیکھکر بھرت جی سمیت ساری سماج کے رام جی کے ویوگ روپی سمندر میں ڈوبتے ڈوبتے وویک روپی جہاز پر چڑھ بیٹھے۔ (ارتھات جمنا جی کے شیام جل کو دیکھکر سب لوگ شیام ودن شری

رام چندر جی کے ویوگ کی پیڑا سے ویاکل ہو گئے۔ اور یہ وچار کر کے کہ جلدی ہی اُنکے درشن ہونے والے ہیں۔ اُنکے من شانت ہوئے۔)

جمُن تیر تیہی دِن کری باسُو ۔ بھییُو سمے سم سب ہی سُپاہو
راتی ہی گھاٹ گھاٹ کی ترنی ۔ آئیں اگنت جاہیں نہ برنی

اُس دِن جمنا کے گھاٹ پر ہی مقام کیا۔ سمے انُوسار سب کیلئے کھانے پینے کی سہولیت رہی۔ رات ہی رات گھاٹ گھاٹ پر انیک ناوٗیں آگئیں۔ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

پرات پار بھئے ایک ہی کھیواں ۔ توشے رام سکھا کی سیواں
چلے نہائی ندی ہی سِر نائی ۔ ساتھ نشادناتھ دوؤ بھائی

پراتہ کال ہوتے ہی وہ سب ہی پُوریں جمنا پار ہو گئے اور رام جی کے سکھا نشادراج کی اِس سیوا سے سب ہی سنتشٹ ہوئے۔ پھر جمنا جی میں اشنان کر کے اور سر نوا کر نشادراج کے ساتھ دونوں بھائی بھرت اور شترو گھن نے کوچ کیا۔

آگیں مُنی بر باہن آچھیں ۔ راج سماج جائی سبُو پاچھیں
تیہی پاچھیں دوؤ بندھو پیادیں ۔ بھوشن بسن بیش سُٹھی سادیں

سب سے آگے سندر سواریوں پر شریشٹھ مُنی ہیں۔ اُنکے پیچھے سارا راج سماج جا رہا ہے۔ اُن سب کے پیچھے بھرت اور شترو گھن بیدھے سادے بستر اور گہنے پہنے ہوئے پیدل جا رہے ہیں۔

سیوک سُہر دِ سچو سُت سا تھا ۔ سُمرت لکھنو سیار گھوٗ ناتھا
جہاں جہاں رام باس بشراما ۔ تہاں تہاں کرہیں سپریم پرناما

سیوک متر اور منتریوں کے پُتر اُن کے ساتھ ہیں سب لکشمن سیتا رام کا سمرن کرتے جا رہے ہیں۔ جہاں جہاں جاتے وقت شری رام چندر جی نے مقام کیا تھا۔ وہاں وہاں وہ بڑی شردھا سے پرنام کرتے ہیں۔

مگ باسی نرناری سُنی دِھام کام تجی دھائی
دیکھی سرُوپ سنیہ سب مُدت جنم پھلو پائی

راہ میں رہنے والے گاوٗں کے نرناری یہ سُن کر گھر کے کام کاج

چھوڑ کر دوڑے آئے اور اُن کے سُندر روٗپ اور پریتی کو دیکھ کر اپنے جنم کا پھل پا کر وہ سب بہت ہی پرسن ہوئے۔

کہہیں سپریم ایک ایک پاہیں ۔ رامُو لکھنو سکھی ہوہیں کہ ناہیں
بئے بپُو برن رُوپُو سوئی آلی ۔ سیلُو سنیہُو سرس سم چالی

گاوٗں کی استریاں ایک دوسری سے بڑے پریم کے ساتھ کہتی ہیں ہے سکھی۔ دیکھو تو یہ رام لکشمن ہیں یا نہیں۔ ہے سکھی! انکی عمر۔ شریر اور رنگ روٗپ تو اُن جیسا ہے۔ شیل پریم اور چال سب اُن کے سمان ہی ہے۔

بیشُو نہ سو سکھی سیانہ سندگا ۔ آگیں انی چلی چتُر نگا
نہیں پرسنُ مکھ مانس کھیدا ۔ سکھی سندیہُو ہوئی ایہیں بھیدا

پرنتو اُن کے شریر پر اُن جیسے بستر نہیں سیتا جی اُن کے ساتھ نہیں۔ اور اُنکے آگے چترنگنی سینا چلی جا رہی ہے۔ مکھ ان کے پرسن نہیں۔ من میں ان کے بڑا دکھ ہے۔ ان بھیدوں سے ہے سکھی یہ شک ہوتا ہے۔ کہ یہ وہ نہیں۔

تاسُو ترک تیاگُن من مانی ۔ کہہیں سکل تیہی سم نہ سیانی
تیہی سراہی بانی پھُری پُوجی ۔ بولی مدھر بچن تیا دُوجی

اُس سکھی کی یہ دلیل سبھی استریوں کے من میں جچ گئی۔ سب کہنے لگیں کہ اس کے سمان کوئی چتُر نہیں۔ اُسکی چترتا کی سراہنا کر کے کہ "تمہارا کہنا سچ ہے۔" اس پرکار اُس کا آدر کر کے دوسری استری مدھر بچن بولی۔

کہی سپریم سب کتھا پرسنگوٗ ۔ جیہی بدھی رام راج رس بھنگوٗ
بھرت ہی بہوری سراہن لاگی ۔ سیل سنیہ سُبھائے سبھاگی

شری رام چندر جی کے راج تلک کا رس (مزا) جس پرکار بھنگ ہُوا تھا وہ سب کتھا کا پرسنگ اس نے پریم سہت کہا۔ پھر بھرت جی کے شیل پریم اور سوبھاگیہ کی پرشنسا (تعریف) کرنے لگی۔

چلت پیادیں کھات پھل پتا دینہہ تجی راجوٗ
جات مناون رگھوبیر ہی بھرت سرس کو آجوٗ

ہے سکھی! دیکھو۔ بھرت جی پتا کے دیئے ہوئے راج کا تیاگ

کر کے پیدل چلتے اور پھل کھاتے ہوئے شری رام چندر جی کو منانے کے لئے جا رہے ہیں۔ اُن کے سمان دوسرا آج کون ہے ؟

بھائپ بھگتی بھرت آچر نوٗ۔ کہت سُنت دُکھ دوش ہر نوٗ
جو کچھُ کہب تھور سکھی سوئی۔ رام بندھُو اس کا ہے نہ ہوئی

بھرت جی کا بھراتری بھاؤ بھگتی اور اُن کا آچرن کہنے اور سُننے سے دُکھ اور دوشوں کے ہرنے والے ہیں۔ ہے سکھی! جو کچھ بھی کہا جائے تھوڑا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو! شری رام چندر جی کے بھائی جو ٹھہرے۔

ہم سب سانج بھرت ہی دیکھیں۔ بھئینہ دھینہ جُبتی جن لیکھیں
سُنی گُن دیکھی دسا پچھتا ہیں۔ کیکئی جننی جوگو سُتو ناہیں

ہم سب بھرت اور اُنکے چھوٹے بھائی شترو گھن جی کو دیکھ کر آج سو بھاگیہ وان استریوں کی گنتی میں آ گئیں۔ اس پرکار بھرت جی کے گُنوں کو اور اُنکی دشا کو دیکھ کر سب استریاں پچھتاتیں ہیں۔ اور کہتی ہیں۔ کہ یہ پُتر کیکئی جیسی ماتا کے یوگیہ نہیں ہے۔

کوؤ کہہ دُوشن رانی ہی ناہن۔ بدھی سبُو کینہہ ہمہی جو داہن
کہاں ہم لوک بید بدھی ہینی۔ لگھُو تیا کل کرتوتی ملینی
بسہیں کُدیس کُگاؤں کُبا ما۔ کہاں یہ درسُو پُنیہ پرینا ما
اس آنند اچرجُ پرتی گراما۔ جنُو مُرو بھومی کلپتُرو جاما

کوئی کہتی ہے کہ اس میں کیکئی کا کوئی دوش نہیں۔ بدھاتا آج ہمارے انکول (مطابق) ہیں جنہوں نے یہ سنجوگ کر دیا۔ کہاں ہم لوگ۔ وید ودھی سے ہین جو جنگلی علاقے اور گنوار گاؤں میں بستی ہیں اور استریوں میں ادھم استریاں ہیں۔ اور کہاں ستیہ کرموں کا پرنام سُروپ اُنکا درشن۔ ایسا آنند اور آشچریہ گاؤں گاؤں میں ہو رہا ہے۔ مانو کلپ برکش رتیلی زمین میں اُگ گیا ہو۔

بھرت درسُو دیکھت کھُلیُو مگ لوگنہہ کر بھاگو
جنُو سنگھل باسنہہ بھئیو بدھی بس سُلبھ پر یاگو

بھرت جی کے درشن کرتے ہی راستے میں رہنے والے لوگوں کے بھاگ کھُل گئے مانو سنگھل دیپ کے رہنے والوں کو دیو یوگ سے تیرتھ راج پریاگ کی آسانی سے پراپتی ہو گئی ہو۔ (سنگھل دیپ دُور ہونے کے کارن وہاں کے لوگوں کا پریاگ راج میں آ کر اشنان کرنا ممکن نہیں۔)

نج گن سہت رام گُن گاتھا۔ سُنت جاہیں سمرت رگھُو ناتھا
تیرتھ مُنی آشرم سُر دھاما۔ نرکھی نمجّیں کرہیں پرناما

اس پرکار اپنے گن سمیت شری رگھُو ناتھ جی کے گنوں کی کتھا سُنتے ہوئے اور شری رگھُو ناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے بھرت جی جا رہے ہیں۔ راستے میں کے تیرتھوں میں اشنان کرتے ہوئے مُنی آشرم دیو مندروں کو دیکھ کر پرنام کرتے ہیں۔

من ہیں من ماگہیں بر وا ایہو۔ سیا رام پد پدم سنیہو
ملہیں کرات کول بن باسی۔ بیکھانس بٹو جتی اُداسی

اور من ہی من یہ ور دان مانگتے ہیں کہ شری سیتا رام جی کے چرن کملوں میں میری پریتی ہو۔ راستے میں بھیل۔ کول وغیرہ بن میں رہنے والے اور بان پرستھی برہمچاری جتی اور سنیاسی ملتے ہیں۔

کری پرنامُو پوچھہیں جیہی تیہی۔ کیہی بن لکھنو رامُو بیدیہی
تے پربھو سماچار سب کہہیں۔ بھرت ہی دیکھی جنم پھلُو لہہیں

اُن میں سے ہر ایک کو پرنام کر کے پوچھتے ہیں۔ کہ سیتا رام اور لکشمن کس بن میں ہیں؟ وہ پربھو کے سب سماچار بھرت جی کو کہتے ہیں۔ اور اُنہیں دیکھ کر جنم کا پھل پاتے ہیں

جے جن کہہیں کُسل ہم دیکھے۔ لے پریہ رام لکھن سم لیکھے
ایہی بدھی بُوجھت سبہی سُبانی۔ سُنت رام بن باس کہانی

جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اُن کو کُشل پوروک دیکھا ہے۔ اُن کو وہ رام لکشمن کے سمان ہی پیارے جانتے ہیں۔ اس پرکار سب سے سُندر بانی سے پوچھتے اور شری رام جی کے بن جانے کی کتھا سُنتے جاتے ہیں

تیہی باسر بسی پرات ہیں چلے سمری رگھُو ناتھ
رام درس کی لالسا بھرت سرس سب ساتھ

اس دن وہاں ٹھہر کر دوسرے دن سویرے ہی شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے چلے۔ ساتھ میں جانے والے سب لوگوں کو بھی شری رام جی کے درشن کرنے کی ابھلاشا بھرت ہی کے سمان ہے۔

منگل سگن ہوہیں سب کاہو۔ پھرکہیں سکھد بلوچن باہو
بھرت سہت سماج اچھاہو۔ ملہیں رامو مٹہیں دکھ داہو

سب کو منگل شگن ہو رہے ہیں۔ سکھ دینے والے (پرشوں کے داہنی اور استریوں کے بائیں) نیتر اور بازو پھڑک رہے ہیں۔ سارے سماج سہت بھرت جی کے من میں اُتساہ (حوصلہ) ہے۔ کہ شری رام جی کے ملنے سے سب دکھ درد مٹ جائے گا۔

کرت منورتھ جس جیاں جاکے۔ جاہیں سنیہہ سُرا سب چھاکے
ستھل انگ پگ مگ ڈگ ڈولہیں۔ بہبل بچن پریم بس بولہیں

جو جس کے من میں ہے وہ ویسا ہی منورتھ کرتا ہے۔ سب پریم کی شراب میں متوالے ہوئے جارہے ہیں۔ سب کے انگ شتھل ہیں اور راستے میں قدم دھرتے ہوئے اُن کے پاؤں ڈگمگا رہے ہیں۔ پریم کے وش ہوئے سب گدگد بچن بول رہے ہیں۔

رام سکھاں تیہی سمے دکھاوا۔ سیل سرو منی سہج سہاوا
جاسو سمیپ سرت پئے تیرا۔ سیا سمیت بسہیں دوؤ بیرا

نشاد راج گوہ نے اُسی سمے پربتوں میں سرتاج سبھاؤ سے ہی سُندر کامد گری دکھلایا۔ جس کے نزدیک ہی پیسونی ندی کے کنارے سیتا جی سمیت دونوں بھائی نواس کرتے ہیں۔

دیکھی کرہیں سب دنڈ پرناما۔ کہی جے جانکی جیون راما
پریم مگن اس راج سماجو۔ جنو پھری اودھ چلے رگھوراجو

سب لوگ اُس پربت کو دیکھ کر دنڈوت پرنام کرنے لگے۔ اور جانکی جیون شری رامچندر جی کی جے ہو۔ ایسا جیکار کرنے لگے۔ سارا راج سماج پریم میں مگن ہے۔ مانو شری رگھوناتھ جی ایودھیا کو واپس لوٹ چلے ہوں۔

بھرت پریمو تیہی سمے جس تس کہی سکئی نہ سیشو
کبی ہی اگم جمی برہم سکھو اہم ملن جنیشو

اس سمے بھرت جی کا جیسا پریم تھا۔ اس کا ورنن شیش جی بھی نہیں کرسکتے۔ کوی کے لئے تو اس کا ورنن کرنا ایسے ہی مہا کٹھن ہے جیسے اہنکار اور ممتا سے ملین چت والے منشوں کے لئے برہم سکھ کی پراپتی۔

سکل سنیہہ ستھل رگھوبر کیں۔ گئے کوس دوئی دن کر ڈھرکیں
جلو تھلو دیکھی بسے نسی بیتیں۔ کینہہ گون رگھوناتھ پریتیں

شری رگھوناتھ جی کے پریم کے مارے ستھل ہونے کے کارن سورج غروب ہونے تک سب لوگ صرف دو کوس ہی چل سکے۔ اور اچھی جگہ اور پانی کا آرام دیکھکر رات بسر کرنے کیلئے وہاں ہی ٹھہر گئے۔ رات کے بیت جانے پر شری رگھوناتھ جی کے پریمی بھرت جی نے آگے کوچ کیا۔

اُہاں رامو رجنی اوسیشا۔ جاگے سیاں سپن اس دیکھا
سہت سماج بھرت جنو آئے۔ ناتھ بیوگ تاپ تن تائے

اُدھر شری رام چندر جی جب جاگے تو ابھی کچھ رات باقی تھی۔ رات کو سیتا جی نے ایسا سپنا دیکھا مانو سماج سہت بھرت جی وہاں آئے۔ وہ پربھو کے ویوگ کی آگ میں جل رہے ہیں۔

سکل ملن من دین دکھاری۔ دیکھیں ساسو آن انوہاری
سُنی سیا سپن بھرے جل لوچن۔ بھئے سوچ بس سوچ بموچن

سب ہی من میں اُداس اور دین دکھی ہیں۔ ساسوں کو دوسری ہی شکل میں دین دکھی دیکھا۔ سیتا جی کے سپنے کو سن کر شری رام جی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ سب کی چنتا کو دور کرنے والے بھگوان سویم چنتا میں مگن ہوگئے۔ دیکھو کیسی وچتر اُن کی لیلا ہے۔

لکھن سپن یہ نیک نہ ہوئی۔ کٹھن کچاہ سنائہی کوئی
اس کہی بندھو سمیت نہانے۔ پوجی پراری سادھو سنمانے

پربھو شری لکشمن جی سے کہنے لگے۔ کہ ہے لکشمن! اس سپنے کا پرنام اچھا نہ ہوگا۔ کوئی بری خبر سنائیگا۔ ایسا کہہ کر بھائی سمیت شری رام چندر جی نے اشنان کیا۔ اور شو جی کی پوجا کی۔ اور سادھوؤں کا آدر ستکار کیا۔

چھند سنمانی سُر مُنی بندی بیٹھے اُتر دِسی دیکھت بھئے
نبھ دھُوری کھگ مرگ بھُوری بھاگے بکل پربھُو آشرم گئے
تُلسی اُٹھے اولوکی کارنُو کاہ چِت سچکت رہے
سب سماچار کرات کولنہی آئی تیہی اوسر کہے

دیوتاؤں کا سمان اور مُنی جنوں کو بندنا کر کے شری رام چندر جی بیٹھ گئے اور اُتر دِشا (شمال کیجانب) کی طرف دیکھنے لگے۔ آکاش میں دھُول چھا رہی ہے۔ بہت سے پشو پنچھی گھبرائے ہوئے پربھُو کے آشرم کی طرف بھاگے آ رہے ہیں۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ پربھُو یہ سب دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور سوچنے لگے کہ اِس کا کیا کارن ہے؟ من میں وہ بڑے حیران تھے۔ اتنے میں کول اور بھیلوں نے آ کر سب سماچار سُنایا۔

سورٹھا

سُنت سُمنگل بَین مَن پرمود تن پُلک بھر
سرد سرورُہ نین تُلسی بھرے سنیہہ جل

تُلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ سُندر منگل بچن سُن کر پربھُو شری رام چندر جی کا شریر پُلکت ہو گیا۔ من میں بڑا آنند ہُوا۔ اور موسم سرما کے کمل کے سمان سُندر نیتر پریم جل سے بھر گئے۔

بہوری سوچ بس بھے سیار ونُو۔ کارن کون بھرت آگونُو
ایک آئی اس کہا بہوری۔ سین سنگ چترنگ نہ تھوری

سینا پتی شری رام چندر جی پھر چنتا مگن ہو گئے کہ بھرت جی کے آنے کا کیا کارن ہے؟ پھر کسی ایک نے آ کر کہا۔ کہ بھرت جی کے ساتھ بڑی بھاری چترنگنی سینا بھی ہے۔

سو سُنی رامہی بھا اتی سوچُو۔ اِت پِتو بچ اِت بندھو سکوچُو
بھرت سبھاؤ سمجھی من ماہیں۔ پربھُو چِت ہِت تھتی پاوت ناہیں

یہ سُن کر شری رام چندر جی بہت ہی سوچ کے وش ہو گئے۔ اِدھر پتا جی کے بچنوں کا پالن اُدھر بھرت جی کا راج سنبھالنے میں سنکوچ ہونے کے کارن اُنہیں منانے کے لئے آنا۔ بھرت جی کے سبھاؤ کو من میں جان کر پربھُو شری رام چندر جی کا من ٹھہرنے کیلئے کوئی ٹھکانا ہی نہیں پاتا۔

سمادھان تب بھا یہ جانے۔ بھرتُو کہے مہُوں سادھُو سیانے
لکھن لکھیُو پربھُو ہردے کھبھارُو۔ کہت سمے سم نیتی بچارُو

تب یہ جان کر انہیں سمادھان (تسلی) ہو گیا کہ بھرت سادھو سبھاو اور چتر ہے۔ اور میرے کہنے میں ہے۔ لکشمن جی نے پربھُو شری رام چندر جی کے من کو چنتا مگن دیکھا۔ تو وہ سمے کے انوسار نیتی بھرے بچن کہنے لگے

بنو پُوچھیں کچھو کہیُوں گوسائیں۔ سیوکو سمیں نہ ڈھیٹھ ڈھٹھائیں
تمہہ سرو گیہ سرومنی سوامی۔ آپنی سمجھی کہیُوں انوگامی

ہے سوامی! میں آپ سے پوچھے بغیر ہی کچھ کہنے لگا ہوں۔ کیونکہ سیوک کسی اُچت کال میں ڈھٹھائی کرنے سے ڈھیٹھ نہیں سمجھا جاتا۔ ہے سوامی! آپ سرو گیہ شرومنی ہیں۔ میں تو اپنی بدھی کے انوسار کہتا ہوں۔

ناتھ سُہرد سُٹھی سرل چِت سِیل سنیہہ نِدھان
سب پر پریتی پرتیتی جیاں جانئے آپُو سمان

ہے ناتھ! آپ سب کا بناہی کارن پرم ہِت کرنے والے ہیں۔ آپ سرل سبھاو شیل اور پریم کے بھنڈار ہیں۔ آپ کو سبھی سے پریم اور سبھی پر وشواس ہے۔ آپ اپنے ہردے میں سب کو اپنے سمان جانتے ہیں۔

بشئی جیو پائی پربھُوتائی۔ مُوڑھ موہ بس ہوہیں جنائی
بھرتُو نیتی رت سادھُو سجانا۔ پربھُو پد پریمُو سکل جگ جانا

لیکن وِشئی بھوگوں میں آسکت مُوڑھ جیو پربھُتا (سوامی پن) پا کر موہ وش اپنے اصلی روپ میں ننگے ہو جاتے ہیں۔ بھرت نیتی نپُن و سادھو سبھاؤ اور چتر ہے۔ آپکے چرنوں میں اُس کا پریم ہے۔ اس بات کو سارا سنسار جانتا ہے۔

تیئو آجُو راج پدُو پائی۔ چلے دھرم مرجاد مٹائی
کُٹل کبندھو کو اوسر تاکی۔ جانی رام بن باس ایکاکی
کری کمنتر و بین ساجی سماجُو۔ آئے کرے اکنٹک راجُو

کونی پیرکار کلپی کُٹلائی ۔ آئے دُئی بھوری دوؤ بھائی

وہ بھرت بھی آج آپ کے ادھیکار کو پلکر دھرم کی مریادا بھنگ کرکے چلے ہیں ۔ کُٹل کھوٹے بھائی آپ پر بیپت کال کا سمے دیکھکر اور یہ جان کر کہ آپ بن میں بغیر کسی مددگار کے اکیلے ہیں ، من میں بُرا وچار کرکے سماج کو سجا کر آپ کو ٹھکانے لگا کر راج کو لے کھٹکے کرنے کے لیے یہاں آئے ہیں ۔ انیک پرکار کے کپٹ اور کُٹلتا من میں لے کر سینا اکھٹی کرکے دونوں بھائی چڑھ دوڑے ہیں ۔

جوں جیاں ہوتی نہ کپٹ کُچالی ۔ کیہی سوہاتی رتھ باجی گجا لی

بھرت ہی دوسُو دیئی کو جائیں ۔ جگ بورائی راج پدُ پائیں

اگر اُنکے من کپٹ اور کُچال نہ ہوتی تو رتھ گھوڑے اور ہاتھی کیسے اچھے لگتے بھرت جی کو بھی کیا دوش دیا جائے ۔ راج پد پا جانے پر سنسار میں سبھی مد میں اندھے ہو جاتے ہیں ۔

سسی گُرُ تیا گامی نگھشو چڑھیو بھُومی سُر جان

لوک بید تیں بمُکھ بھا ادھم نہ بین سمان

دیکھو ! چندرما نے گرُو کی استری سے بھوگ کیا ۔ راجہ نہُش برہمنوں کی پالکی پر چڑھا ۔ راجہ بین جیسا تو کوئی نیچ اور نہیں ہوگا جو لوک اور وید دونوں سے بمکھ ہو گیا ۔

سہسبا ہُو سُر ناتھو تر یسنکو ۔ کیہی نہ راج مد دینہہ کلنکو

بھرت کینہہ یہ اُچِت اُپاؤ ۔ رپُو رن ریچ نہ راکھب کاؤ

سہسر باہو ، دیوراج اندر اور تری شنگو آدی کس کو راج کے گھمنڈ نے کلنکت نہیں کیا ۔ بھرت جی نے یہ اُپائے ٹھیک ہی کیا کیونکہ شترو اور قرضے کے کسی انش کو بھی باقی نہیں رہنے دینا چاہیے ۔

ایک کینہی نہیں بھرت بھلائی ۔ نِدرے رام جانی اسہائی

سمجھی پریہی سوؤ آجو لبیشی ۔ سمر سروش رام مُکھُو پیکھی

بھرت جی نے ایک کام اچھا نہیں کیا ۔ جو آپکو بن میں بے یار و مددگار پاکر آپکا نرادر کیا ۔ جب وہ یدھ میں آپکے کرودھ سے بھرپور مُکھ کو دیکھیں گے ۔ تو وہ اس نیچ کرم کا مزہ بھی اچھی طرح سے چکھ لیں گے

اتینا کہت نیتی رس بھُولا ۔ رَن رس بٹپو پُلک مس پھُولا

پھر کھُو پد بندی سیس رج راکھی ۔ بولے ستیہ سہج بلو بھاشی

اتنا کہتے ہی لکشمن جی نیتی رس تو بھول گئے ۔ اور یدھ رس رُوپی برکش پلکاولی کے بہانے سے پھول اُٹھا ۔ ارتھات (نیتی کی باتیں) تو انہیں بھول گئیں ۔ اور ویرتا نے اندر ہی اندر جوش مارا) پھر پربھو شری رام چندر جی کے چرنوں کی بندنا کر کے اُن کے چرنوں کی دھول سر پہ رکھ کر اور اپنا سچا اور سبھاوک بل کہتے ہوئے بولے ۔

اُنوچِت ناتھ نہ مانب مورا ۔ بھرت ہم ہی اُچار نہ تھورا

کہن لگی سہئیے رہئیے منُو ماریں ۔ ناتھ ساتھ دھنو ہاتھ ہماریں

ہے ناتھ ! میرا کہنا انُوچِت (نامناسب) نہ مانیئے ۔ بھرت نے ہمارے ساتھ کچھ کم چھیڑ خانی نہیں کی ہے ۔ ارتھات ہمارے ساتھ بہت زیادتی کی ہے ۔ آخر کہاں تک من کو مار کر اُنکی زیادتی سہتے جائیں ۔ دھنش ہمارے ہاتھ میں ہے ۔ اور ہے ناتھ ! آپ ہمارے ساتھ ہیں ۔

چھتری جاتی رگھُو کُل جنمُو رام اُنوگ جگُو جان

لات ہُوں ماریں چڑھتی سر نیچ کو دھُوری سمان

کھشتری جاتی ۔ رگھو کُل میں جنم اور آپکا سیوک ہوں ۔ سارا سنسار اسے جانتا ہے ۔ پھر بھلا زیادتی کیسے سہن کرتا جاؤں ۔ دھول کے سمان نیچ اور کون ہے ۔ پرنتو لات مارنے پر وہ بھی سر ہی چڑھتی ہے ۔

اُٹھی کر جوری رجا ئیسو ماگا ۔ منہوں بیر رس سووت جاگا

باندھی جٹا سر کسی کٹی بھاتھا ۔ ساجی سر اسنو سایکو ہاتھا

ایسا کہہ کر کھڑے ہو کر ہاتھ جوڑ کر لکشمن جی نے پربھو سے آگیا مانگی ۔ مانو ویر رس نیند سے جاگ اُٹھا ہو ۔ سر پر جٹا باندھکر کمر میں ترکش کس کر اور دھنش کو سجا کر بان کو ہاتھ میں لے کر کہا ۔

آجُو رام سیوک جسُو لیئُوں ۔ بھرت ہی سمر سکھاون دیئُوں

رام نرادر کر پھلو پائی ۔ سوؤھوں سمر سیج دوؤ بھائی

ہے پربھو ! آج میں آپ کے سیوک ہونے کا یش لُوں گا ۔

اور یدھ میں بھرت کو شکست دونگا۔ آپکے نرادر کرنے کا پھل پاکر دونو بھائی یدھ سیج پر چین سے سوئیں گے۔

آئی بناپھل سکل سماجو۔ پرگٹ کرہوں رس پاچھل اہو
جیمی کری نکر دلتی مرگ براجو۔ لیتی لپیٹی لوا جیمی باجو
تیسیہیں بھرت ہی سین سمیتا۔ سانج نِدری نپاتہوں کھیتا
جوں سہائے کرسنکرو آئی۔ توں مارہیوں رن رام دوہائی

اچھا ہوا جو سارا سماج اکٹھے ہوکر چڑھ آیا۔ آج میں پہلا بہار اکرودھ پرگٹ کروں گا۔ جیسے ہاتھیوں کے جھنڈ کو شیر کچل سکتا ہے۔ اور باز لوا پچھی کو جیسے لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ ویسے ہی بھرت کو ساری سینا سمیت اور شترُوگھن سہت نرادر کرکے انہیں یدھ میں پراست کردوں گا۔ اگر خود شوجی مہاراج بھی اُن کی سہاتا کو آئیں۔ تو بھی رام آپکی دوہائی" میں انہیں یدھ میں ماردونگا کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

اتی سروش ماکھے لکھنو لکھی سُنی سپتھ پروان
سبھے لوگ سب لوکپتی چاہت بھبھری بھگان

لکشمن جی کو کرودھ سے لال پیلا ہوا دیکھکر اور انکی سچی پرتگیا کو سُن کر سب لوگ ڈر گئے۔ اور لوک پال ڈر کے مارے گھبرائے ہوئے بھاگنا چاہتے ہیں۔

جگو بھے مگن گگن بھئی بانی۔ لکھن باہوبل بپل بکھانی
تات پرتاپ پربھاو تمہارا۔ کو کہی سکئی کو جانن ہارا

سارا سنسار ڈر میں مگن ہوگیا۔ لکشمن جی کے اپار باہوبل (قوت بازو) کی پرشنسا کرتی ہوئی آکاش بانی ہوئی۔ کہ ہے تات! تمہارے پرتاپ کے پربھاو کو کون کہہ سکتا ہے۔ اور کون جان سکتا ہے۔

انوچت اُچت کاجو کچھ ہوؤ۔ سمجھی کریئے بھل کہہ سبکوؤ
سہسا کری پاچھیں پچھتاہیں۔ کہہیں بید بدھ تے بدھ ناہیں

پرنتو جو کچھ بھی کرنا ہو۔ پہلے اُس کے سمبندھ میں اُچت انوچت (مناسب اور نامناسب) کا خوب اچھی طرح سے وچار کرنا چاہیے سوچ سمجھ کر وچار پوروک جو کام کیا جائے اُسے سبھی بھلا کہتے ہیں۔ وید اور پنڈت لوگ کہتے ہیں کہ جو جلدبازی کرکے بعد میں پچھتاتے ہیں وہ بدھی مان نہیں ہیں۔

سُنی سُر بچن لکھن سکچانے۔ رام سیاں سادر سنمانے
کہی تات تمہہ نیتی سُہائی۔ سب تیں کٹھن راج مدو بھائی

دیوبانی سُن کر لکشمن جی لجا گئے۔ شری رام چندر جی نے آدر کیساتھ اُن کا سنمان کیا۔ ہے تات! تم نے بڑی سُندر نیتی کہی ہے۔ راج کا مد (گھمنڈ) سب سے کٹھن ہوتا ہے۔

جو اچونت نرپ ماتہیں تیہی۔ ناہن سادھو سبھا جیہیں سیئی
سنہو لکھن بھل بھرت سریسا۔ بدھی پرپنچ مہن سُنا نہ دیسا

پرنتو راج کے مد کا آچمن کرکے وہی راجہ متوالے ہوتے ہیں۔ جنہوں نے سادھوں کی سبھا کا ست سنگ نہیں کیا۔ ہے لکشمن سُنو! بھرت جی کے سمان اُتم پرش برہما جی کی رچائی ہوئی سرشٹی میں نہ کہیں سُنا ہے اور نہ کہیں دیکھنے میں آیا ہے۔

بھرت ہی ہوئی نہ راج مدو بدھی ہری ہر پد پائی
کبہوں کہ کانجی سیکرنی چھیر سندھو بن سائی

ایودھیا کے راج کی تو بات کیا ہے۔ برہما وشنو اور شو جی کا پد پاکر بھی بھرت کو کبھی راج مد نہیں ہوگا۔ کیا کبھی کھٹائی کی بوندوں سے کھشیر ساگر پھیٹ سکتا ہے۔

تمر ترُن ترنی ہی مکو گلئی۔ گگنو مگن مکو میگھہیں ملئی
گوپد جل بوڑہیں گھٹ جونی۔ سہج چھما برو چھاڑے چھونی

اندھیرا چاہے دوپہر کے سورج کو نگل جائے آکاش چاہے بادلوں میں نل کر لین ہوجائے۔ اگست مُنی گائے کے کھر جتنے جل میں بھلے ہی ڈوب جائیں۔ اور پرتھوی چاہے اپنی سبھاوک سہن شیلتا (قوت برداشت) کو چھوڑدے۔

مساک پھونکی مکو میرو اُڑائی۔ ہوئی نہ نرپ مدو بھرت ہی بھائی
لکھن تمہار سپتھ پتو آنا۔ سُچی سبندھو نہیں بھرت سمانا

مچھر چاہے اپنی پھونک سے سمیرو پربت کو اُڑادے۔ یہ سب ناممکن باتیں ممکن ہوسکتی ہیں۔ لیکن ہے بھائی! بھرت کو راج مد کبھی نہیں

ہو سکتا۔ ہے لکشمن میں تمہاری اور پتا جی کی سوگند کھا کر کہتا ہوں۔ کہ بھرت جی کے سمان کوئی پوتر اور اتم بھائی سنسار میں نہیں ہے۔

سگنو کھیر و اوگن جل تا تا۔ ملئی رچی پر پنچو بدھا تا
بھرت ہنس رَبی بنس تڑا گا۔ جنمی کینہہ گن دوش بھاگا

شبھ گنوں سے یکت جل ان دونوں کو ملا کر بدھاتا اس ورشیہ جگت کی رچنا کرتا ہے۔ اد تھات ساری سرشٹی گنوں اور اوگنوں سے ملی جلی ہے) بھرت جی نے تو سورج ونش رُوپی تالاب میں ہنس رُوپ سے جنم لے کر گن اور دوشوں کو الگ الگ کر دیا ہے۔

گہی گن پئے تجی اوگن باری۔ نج جس جگت لینہی اُجیاری
کہت بھرت گن سیل سبھاؤ۔ پریم پیودھی مگن رگھو راؤ

گن رُوپی دودھ کو گرہن کر کے اور اوگن رُوپی جل کا تیاگ کر کے بھرت جی نے اپنے یش سے سنسار کو روشن کر دیا ہے۔ بھرت جی کے گن شیل سبھاؤ کو کہتے کہتے شری رگھوناتھ جی پریم ساگر میں مگن ہو گئے۔

سُنی رگھوبر بانی بِبُدھ دیکھی بھرت پر ہیتو
سکل سراہت رام سو پربھو کو کرپا نکیتو

دیوتا لوگ شری رام چندر جی کی بانی سُن کر اور بھرت کے تئیں اُنکی پریتی دیکھ کر سراہنا کرنے لگے۔ اور کہنے لگے۔ کہ شری رام چندر جی کے سمان کرپا ندھان پربھو اور کون ہے؟

جَوں نہ ہوت جگ جنم بھرت کو۔ سکل دھرم دُھر دھرنی دھرت کو
کوی کُل اگم بھرت گُن گا تھا۔ کو جانئی تمہہ بنُو رگھو ناتھا

اگر سنسار میں بھرت جی کا جنم نہ ہوتا تو پرتھوی پر دھرم کی دھُری کو کون دھارن کرتا۔ ؟ کوی سماج کے لئے بھرت جی کے گنوں کی کتھا اگم ہے۔ (اد تھات کوی لوگ اس کا پار نہیں پا سکتا ہے) رگھوناتھ! آپ کے بغیر سے دوسرا کوئی نہیں جان سکتا۔

لکھن رام سیاں سُنی سُر بانی۔ اتی سکھو لہیو نہ جائی بکھانی
اہاں بھرت سب سہت سہائے۔ منداکنی پنیت نہائے

لکشمن رام اور سیتا جی نے دیوتاؤں کی بانی سُن کر بہت ہی سکھ پایا۔

جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ ادھر بھرت جی نے سارے سماج کے سہت منداکنی کے پوتر جل میں اشنان کیا۔

سرت سمیپ راکھی سب لوگا۔ مانگی ماتو گر سچو نیو گا
چلے بھرت جہاں سیا رگھو رائی۔ ساتھ نشادناتھ لگھو بھائی

ندی کے کنارے باقی سب سماج کو ٹھہرا کر ماتا گرو اور منتری کی آگیا پا کر بھرت جی شترو گھن اور نشادراج کو ساتھ لے کر وہاں کو چلے جہاں پر کہ شری سیتا جی اور شری رگھوناتھ جی براجمان تھے۔

سمجھی ماتو کرتب سکچائیں۔ کرت کُترک کوٹی من ماہیں
رامو لکھنو سیا سُنی مم ناؤں۔ اٹھی جنی انت جاہیں تجی ٹھاؤں

بھرت جی اپنی ماتا کی کرتوت کو من میں یاد کر کے آگے بڑھتے ہیں ہچکچاتے ہیں۔ اور اپنے من میں کروڑوں کو ترک (اعتراض۔ شک شبہات) کرتے ہیں۔ اور سوچتے ہیں۔ کہ میرا نام سُن کر رام لکشمن اور سیتا جی ستھان چھوڑ کر کہیں دوسری جگہ اُٹھ کر نہ چلے جائیں۔

ماتو متے مہوں مانی موہی۔ جو کچھو کرہیں سو تھور
اگھ اوگن چھمی آدر ہیں۔ سمجھی اپنی اور

میری ماتا کی کرتوت پر وچار کر کے اور مجھے اُس کا بیٹا جان کر وہ جو کچھ بھی میرے ساتھ کریں۔ سو تھوڑا ہے۔ پر وہ اپنی طرف سمجھ کر ارتھات مجھے اپنا چھوٹا بھائی اور سیوک جان کر اس سمبندھ کی درشٹی سے وہ میرے پاپوں اور دوشوں کو کشما کر کے میرا ہی آدر کریں گے

جَوں پریہریں ملن منو جانی۔ جَوں سنما نہیں سیوک مانی
مورین سرن رام ہی کی پن ہی۔ رام سُسوامی دوسُ سب جن ہی

خواہ مجھ کو ملین من جان کر تیاگ دیں خواہ اپنا سیوک سمان کر میرا سنمان کریں۔ میں تو انکی جوتیوں کی شرن ہوں۔ شری رام جی تو بڑے اتم سوامی ہیں۔ دوش تو سب داس کا ہی ہے۔

جگ جس بھاجن چاتک مینا۔ نیم پیم رنج نپن نہین
اس [illegible] چلے مگ جاتا۔ سنکچ سنیہ سنتل سب گاتا

سنسار میں یش کے پاتر تو پپیہے اور مچھلی ہیں جو اپنے نیم اور پریم کو [illegible] ہی نبھایا۔

نت نیا بنا رکھنے میں لہریں لیا من میں سوچتے ہوئے بھرت جی راستے میں چلے جا رہے ہیں۔ اُن کے شریر کے سب انگ سنکوچ اور پریم کے مارے شتھل ہو رہے ہیں۔

پھِرتی مُنہوں ماتو کرت کھوری۔ چلت بھگتی بل دھیرج دھوری
جب سمجھت رگھوناتھ سبھاؤ۔ تب پتھ پرت اُتا ئل پاؤ

ماتا کی بُری کرتوت کو یاد کر کے اُن کے پاؤں پیچھے کو ہٹتے ہیں۔ پر دھیرج کی دُھری کو دھارن کرنے والے بھرت جی اپنے بھگتی بل سے آگے بڑھے جاتے ہیں۔ جب وہ شری رگھوناتھ جی کے سبھاؤ کو سمرن کرتے ہیں۔ تب راستے میں اُن کے قدم تیزی سے اُٹھنے لگتے ہیں۔

بھرت دسا تیہی اوسر کیسی۔ جل پرواہن جل الی گتی جیسی
دیکھی بھرت کر سوچ سنیہو۔ بھا نشاد تیہی سمے بدیہو

اس سمے بھرت جی کی دشا ایسی ہے۔ جیسی جل کے پرواہ میں جل کے بھنور کی گتی ہوتی ہے۔ بھرت جی کے پریم اور چنتا کو دیکھ کر اس سمے نشاد راج اپنے شریر کی سُدھ بُدھ کھو بیٹھے۔

لگے ہون منگل سگن سُنی گُنی کہت نشادُ
مٹیہی سوچ ہوئی ہرش پُنی پرینام وشادُ

منگل شگن ہونے لگے۔ انہیں سن کر اور اُن پر وچار کر کے نشاد راج کہنے لگا۔ کہ چنتا دُور ہو گی اور خوشی ہو گی۔ پر آخیر میں پھر دُکھ ہو گا

سیوک بچن ستیہ سب جانے۔ آشرم نکٹ جائی نیارانے
بھرت دیکھ بن سیل سماجو۔ مدت چھدھت جنو پائی سناجو

بھرت جی نے سیوک گوہ کے سب بچن سچ جانے۔ اتنے میں وہ آشرم کے نزدیک جا پہنچے۔ وہاں کے بن اور پربتوں کے سلسلوں کو دیکھ کر تو بھرت جی اتنے پرسن ہوئے مانو کسی بھوکے کو لذیذ بھوجن کی پراپتی ہو گئی ہو۔

اِتی بھیتی جنو پرجا دُکھاری۔ تری بدھ تاپ پیڑت گرہ ماری
جائی سُراج سُدیس سکھاری۔ ہوہی بھرت گتی تیہی انوہاری

جیسے کہ چھ پرکار کی آفت کے بھے سے ڈری ہوئی دُکھی پرجا تینوں تاپوں (ادھیا تماک ادھی دیوِک اور ادھی بھوتک) سے پیڑت اور بُرے بھاری گرہوں سے ستائی ہوئی کسی اُتم دیش اور اُتم راج میں جا کر سُکھی ہو جائے۔ بھرت جی کی ٹھیک ویسی دشا ہو رہی ہے (بہت زیادہ بارش کا ہونا۔ بالکل بارش کا نہ ہونا۔ چوہوں کا بہت بڑھ جانا۔ ٹڈی دَل کا فصل کا صفایا کر دینا۔ طوطوں کا کھیتوں کو اجاڑ دینا۔ اور کسی دشمن کی فوج کا کھیتوں اور فصلوں کو برباد کر دینا۔ ان چھ آفتوں کو ایتی کہتے ہیں)

رام باس بن سمپتی بھراجا۔ سُکھی پرجا جنو پائی سُراجا
سچو براگو ببیکو نریسو۔ بپن سہاون پاون دیسو

شری رام جی کے رہنے سے بن باس کی سمپتی ایسی شوبھا پا رہی ہے۔ مانو اچھے راج کو پا کر پرجا سُکھی ہو گئی۔ وہ ایک راجہ ہے۔ اور ویراگ منتری ہے۔ اور سُندر سہاؤنا بن پوِتر دیش ہے۔

بھٹ جم نیم سیل رجدھانی۔ سانتی سُمتی سُچی سُندر رانی
سکل انگ سمپن سُراؤ۔ رام چرن آشرت چت چاؤ

یم (اہنسا ستیہ۔ استیہ (چوری نہ کرنا)۔ برہمچریہ اور اپری گرہ (کسی وستو پر میرے پن کا ابھیمان نہ کرنا)) اور نیم (شوچ یعنی پوترتا سنتوش تپ۔ شاستروں کا پڑھنا پڑھانا۔ اور ایشور پرنیدھان) اس راجہ کے مشہور یودھا ہیں۔ پربت راج دھانی ہے۔ شانتی اور سریشٹھ بُدھی اس راجہ کی سُندر اور پوتر رانیاں ہیں۔ وہ سریشٹھ راجہ راج کے سب انگوں سے پورن ہے۔ اور راجہ رام چندر جی کے چرنوں کے آشرت رہنے سے اُس کے من میں بڑا بھاری اُتساہ ہے۔

جیتی موہ مہی پال دل سہت بیبیک بھوآلو
کرت اکنٹک راج پُر سُکھ سمپدا سکالو

موہ روپی راجہ کو اس کی فوج سمیت جیت کر یہ وویک روپی راجہ بے کھٹکے راج کر رہا ہے۔ اس کے نگر میں سکھ سمپتی اور سکال (اناج کی بہتات و خوشی کا ہونا) چھایا ہوا ہے۔

بن پردیس منی باس گھنیرے۔ جنو پُر نگر گاؤں گن کھیرے
بپل بچتر بہگ مرگ نانا۔ پرجا سماج نہ جائی بکھانا

ان بن اُوپی یرانت میں جو مُنی لوگوں کے آشرم ہیں۔ وہ مانو شہر نگر گاؤں اور کھیڑوں کا سموہ ہے۔ بہت سے پرانے لیشو پنچھی جو انیک پرکار کے وہاں وچرتے ہیں۔ وہ مانو پرجا لوگ ہیں جن کا ورنن نہیں کیا جاسکتا۔

کھگ ہاکری ہری باگھ براہا۔ نِکھی جھیشی پرش سا جو سراہا
بیر وبھانی چرہیں ایک سنگا۔ جہاں تہاں منہُوں سین چتُر نگا

گینڈا۔ ہاتھی، شیر، باگھ، سوُر، بھینسے اور بیلوں کو دیکھکر راجہ کے اس ساج کی سراہنا کرتے ہی بنتی ہے۔ جو اپنے بیر وبرکھاو چھوڑ کر ایک ساتھ ہی اِدھر اُدھر وچرتے ہیں۔ مانو چتُر نگی سینا ہو۔

جھرنا جھرہیں مت گج گاجہیں۔ منہوُں نسان بِبِدھی بدھا جہیں
چک چکور چاتک سُگ پک گن۔ کوُجت منجو مرال مُدِت من

پانی کے جھرنے جھر رہے ہیں مست ہاتھی گرج رہے ہیں۔ مانو انیک پرکار کے نقارے بج رہے ہوں۔ چکوا، چکور پپیہے۔ طوطا اور کوئلوں کے جھنڈ اور سُندر ہنس پرسن من ہوکر کوُج رہے ہیں۔

البگن گاوت ناچت مورا۔ جنو سراج منگل چہوُ اورا
بیلی بٹپ ترن سپھل سپھوُلا۔ سب سماجو مُد منگل موُلا

بھونروں کے جھنڈ گنجار کر رہے ہیں۔ مور ناچ رہے ہیں۔ مانو اس وویک روُپی راجہ کے سُندر راج میں چاروں طرف منگل ہی منگل ہے۔ بیل و برکش، گھاس سب پھل اور پھولوں سے لدے ہوئے ہیں۔ سب سماج آنند اور منگل کا موُل ہے۔

رام سَیل سوبھا نرکھی بھرت ہردے اتی پیموُ
تاپس تپ پھلوُ پائی جیمی سُکھی سرانیں نیموُ

شری رام جی کے پربت کی شوبھا دیکھ کر بھرت جی کے ہردے میں بہت ہی پریم اُمڈا۔ جیسے کوئی تپسوی تپ کے نیم کے پورا ہوجانے پر تپسیہ کا پھل پاکر سُکھی ہوتا ہے۔

ماس پارائن بیسواں وشرام

نواہن پارائن. پانچواں وِشرام

تب کیوٹ اُونچے چڑھی دھائی۔ کہیو بھرت سن بھُجا اُٹھائی
ناتھ دیکھئے ہی بٹپ بسالا۔ پاکری جمبوُ رسال تمالا

تب نشاد راج کسی اُونچے ٹیلے پر چڑھ گیا۔ اور ہاتھ اُٹھاکر بھرت جی سے کہنے لگا۔ ہے ناتھ! یہ جو بڑے بڑے بھاری درخت پاکر، جامن آم اور تمال کے دکھائی دیتے ہیں۔

جنہ ترُو برنہہ مدھیہ بٹو سوہا۔ منجو بسال دیکھی منو موہا
نیل سگھن پلو پھل لالا۔ ابرل چھاہ سُکھد سب کالا

ماہنوُں تمہر اروُ تمیئے راسی۔ برچی بِدھی سنکیلی سُشماسی
اے ترو سرِت سمیپ گوسائیں۔ رگھوُبر پرن کُٹی جہاں چھائی

جن سُندر برکشوں کے درمیان میں بڑ کا وشال اور سندر برکش شوبھایادہا ہے۔ جس کو دیکھکر من موہت ہوتا ہے۔ اس بڑ کے برکش کے پتّے نیلے رنگ کے اور گھنے ہیں۔ اور اس میں لال پھل لگے ہوئے ہیں۔ اس کا گھنا سایہ سب موسموں میں سُکھ دینے والا ہے۔ اس کا سایہ ایسا ہے۔ مانو بدھاتا نے اندھکار اور لالی کی راشی (ڈھیر: خانہ) ہی

رِیح دی ہو۔ ہے سوامی! یہ بڑ برکش ناری کے نزدیک ہے۔
جہاں شری رام جی کی پتوں کی بنی ہوئی کُٹیا چھائی ہوئی ہے۔

تُلسی تروبر بِبِدھ سُہائے۔ کہوں کہوں سیا کہوں لکھن لگائے
بٹ چھایاں بیدی کا بنائی۔ سیا نج پانی سروج سُہائی

وہاں تُلسی جی کے بہت سے پیڑ شوبھا پا رہے ہیں۔ جو کہیں کہیں سیتا جی اور لکشمن جی نے لگا رکھے ہیں۔ اسی بڑ برکش کے سایہ میں سیتا جی نے اپنے کر کملوں سے سُندر ویدی بنائی ہے۔

جہاں بیٹھی مُنی گن سہت نت سیا رامُو سُجان
سُنہیں کتھا اتہاس سب آگم نگم پُران

جہاں چتر شری سیتا رام جی مُنی جنوں کے ساتھ بیٹھ کر ہر روز شاستر وید اور پُران کی کتھا اتہاس سُنتے ہیں۔

سکھا بچن سُنی بٹپ نہاری۔ اُمگے بھرت بلوچن باری
کرت پرنام چلے دوؤ بھائی۔ کہت پریتی سارد سکچائی

نشاد راج کے بچنوں کو سُن کر اور برکشوں کو دیکھ کر بھرت جی کے نیتروں میں آنسو اُمڈ آئے۔ دونوں بھائی پرنام کر کے آگے چلے۔ اُنکی پریتی کا ورنن کرتے ہوئے شری سرسوتی جی بھی ہچکچاتی ہیں۔

ہرشہیں نرکھی رام پد انکا۔ مانہوں پارسُو پائیئو رنکا
رج سرِ دھری ہیاں نینہنی لاوہیں۔ رگھوبر ملن سرس سُکھ پاوہیں

شری رام جی کے چرنوں کے نشانوں کو دیکھکر دونو بھائی ایسے پرسن ہوئے۔ مانو کسی کنگال کو پارس منی مل گئی ہو۔ وہاں کی مٹی کو اُٹھا کر وہ سر پر رکھ کر چھاتی اور آنکھوں پر لگاتے ہیں! ور ایسا کرتے ہوئے وہ ایسا سُکھ پا رہے ہیں۔ مانو خود شری رام جی سے ملے ہوں۔

دیکھی بھرت گتی اکتھ اتیوا۔ پریم مگن مرگ کھگ جڑ جیوا
سکھہی سنیہہ بیبس مگ بھولا۔ کہی سُپنتھ سُر برشہیں پھولا

بھرت جی کی ایسی اتیوا کتھنیہ (کہنے سے نہایت ہی باہر کی حالت) دشا کو دیکھکر پشو پکشی اور جڑ جیو بھی پریم میں مگن ہو گئے

نشاد راج بھی پریم کے بہت ہی وش ہو کر راستہ بھول گئے۔ تب دیوتا لوگ سُندر راستہ بتلا کر پھول برسانے لگے۔

نرکھی سِدھ سادھک انُراگے۔ سہج سنیہُو سراہن لاگے
ہوت نہ بھُوتل بھاؤ بھرت کو۔ اچر سچر چر اچر کرت کو

بھرت جی کی پریم دشا کو دیکھ کر سِدھ اور سادھک لوگ بھی اپریم میں مگن ہو گئے۔ اور وہ بھرت جی کے سہج سبھاوک پریم کی سراہنا کرنے لگے۔ کہ اگر پرتھوی تل پر بھرت جی کا ایسا پریم بھاؤ نہ ہوتا تو جڑ کو چیتن اور چیتن کو جڑ کون کرتا۔

دوہا
پریم امیئے مندر رُو برہُو بھر تُو پیوذھی گمبھیر
متھی پرگٹیو سُر سادھو ہت کرپا سندھو رگھوبیر

پریم امرت ہے۔ مندراچل پربت شری رام جی کا وِیوگ ہے بھرت جی گہرے سمُندر ہیں۔ کرپا کے ساگر شری رگھوبیر جی نے دیوتاؤں اور سادھوؤں کی بھلائی کے لیئے اس بھرت رُوپی گہرے سمُندر کو اپنے ویوگ رُوپی متھانی سے متھن کر کے اس پریم امرت کو پرگٹ کیا ہے۔

سکھا سمیت منوہر جوٹا۔ لکھیو نہ لکھن سگھن بن اوٹا
بھرت دیکھ پربھو آشرم پاون۔ سکل سُمنگل سدن سُہاون

نشاد راج جی کے ساتھ بھرت اور شترُگھن کی سُندر جوڑی کو گھنے بن کی اوٹ کے کارن لکشمن جی دیکھ نہ سکے۔ بھرت جی نے پربھو شری رام جی کے پوِتر اور سارے منگلوں کے بھنڈار سُندر آشرم کو دیکھا۔

کرت پربیس مِٹے دُکھ داوا۔ جنو جوگیں پرمارتھو پاوا
دیکھے بھرت لکھن پربھو آگے۔ پوچھے بچن کہت انُراگے

آشرم میں پرویش کرتے ہی بھرت جی کی جلن اور دُکھ مٹ گیا۔ جیسے یوگی کو پرمارتھ تتو کی پراپتی ہو گئی ہو۔ بھرت جی کیا دیکھتے ہیں۔ کہ لکشمن جی پربھو شری رام جی کے آگے کھڑے ہیں۔ اور جو کچھ پربھو شری رام چندر جی اُنہیں پوچھ رہے ہیں۔ اس کا وہ پریم کے ساتھ اُتر دے رہے ہیں۔

سیس جٹا کٹی مُنی پٹ باندھیں۔ تُون کسیں کر سر دھنو کاندھیں

بیدی پر منی سادھو سماجو۔ بیا سہت راجت رگھو راجو

سر پر جٹا ہے کمر میں منیوں کے بستر مرگ چھالا باندھی ہوئی ہے۔ اس میں ہی ترکش باندھ رکھا ہے۔ ہاتھ میں بان اور کاندھے پر دھنش ہے۔ ویدی پر منی اور سادھوؤں کی منڈلی بیٹھی ہے۔ شری رگھوناتھ جی بھی سیتا جی سمیت وہاں ہی شوبھا پا رہے ہیں۔

ملکل بسن جٹل تنو سیاما۔ جنو منی بیش کینہہ رتی کاما

کر کملنی دھنو سایکو پھیرت۔ جیئے کی جرنی ہرت ہنسی ہیرت

شری رام جی کے تن پر مرگ چھالا ہے۔ سر پر جٹائیں ہیں۔ شریر سانولا ہے۔ وہ سیتا جی سمیت ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو رتی اور کامدیو منیوں کا بھیس دھارن کئے بیٹھے ہیں۔ وہ اپنے ہاتھوں سے دھنش بان پھیر رہے ہیں۔ اور اپنے ہنس مکھ سے جیو کی اور بھی دیکھتے ہیں۔ اس کے ہردے کی جلن مٹ کر اسے پرم شانتی مل جاتی ہے۔

(دوہا)

لست منجو منی منڈلی مدھیہ سیا رگھو چندرو

گیان سبھان جنو تنو دھریں بھگتی سچدا نندو

اُتم منڈلی کے درمیان میں سیتا جی اور شری رگھو کل کے چندرما شری رام چندر جی ایسے براج رہے ہیں۔ مانوں گیان کی سبھا میں بھگتی اور برہم مورتی مان ہوئے شوبھا پا رہے ہوں۔

سانج سکھا سمیت مگن من۔ بسرے ہرش سوک سکھ دکھ گن

پاہی ناتھ کہی پاہی گوسائیں۔ بھوتل پرے لکٹ کی نائیں

شترگھن اور نشاد راج سمیت بھرت جی کا من پریم میں مگن ہوا۔ سب سکھ دکھ۔ خوشی غمی بھول گیا۔ ہے ناتھ! رکھشا کیجئے۔ ہے ناتھ! رکھشا کیجئے! ایسا کہتے ہوئے بھرت جی ڈنڈ کے سمان پرتھوی پر گر پڑے۔

بچن سپریم لکھن پہچانے۔ کرت پرنامو بھرت جیاں جانے

بندھو سنیہہ سرس ایہی اورا۔ اُت ساہب سیوا بس جورا

ملی نہ جاتی نہیں گدرت بنیٔ۔ سکبی لکھن من کی گتی بھنیٔ

رہے راکھی سیوا پر بھارو۔ چڑھی چنگ جنو کھینچے کھیلارو

پریم بھرے بچنوں سے لکشمن جی نے پہچان لیا اور من میں جان لیا کہ بھرت جی پرنام کر رہے ہیں۔ ایک طرف تو بہت دنوں کے بچھڑے ہوئے بھائی کے ملنے کا پریم امڈ رہا ہے اور دوسرے اور سوامی کی... سیوا کی بہت ہی پربلتا (بہت ہی زور) ہے۔ نہ تو ملتے ہی بنتا ہے۔ اور نہ چھوڑتے ہی۔ کوئی شریشٹھ کوی ہی لکشمن جی کی اس وقت کی پس و پیش کی حالت کا ورنن کر سکتا ہے۔ آخر انہوں نے سیوا کو ہی ترجیح دی۔ مانو پتنگ چڑھانے والے کھلاڑی نے پتنگ چڑھی ہوئی کو کھینچ لیا ہو۔

کہت سپریم ناہی مہی ماتھا۔ بھرت پرنام کرت رگھو ناتھا

اُٹھے رامو سنی پیم ادھیرا۔ کہوں پٹ کہوں نشنگ دھنو تیرا

لکشمن جی نے پریم کے ساتھ دھرتی پر مستک ٹیک کر کہا۔ ہے رگھوناتھ جی! بھرت جی پرنام کر رہے ہیں۔ یہ سن کر شری رام جی پریم میں بے صبر ہو کر اٹھے۔ ان کا بستر کہیں گر گیا۔ کہیں ترکش دھنش اور بان گر گئے۔

برنس لئے اُٹھائی اُر لائے کرپا ندھان

بھرت رام کی ملنی لکھی بسرے سب ہی اپان

کرپا ساگر شری رام چندر جی نے زبردستی بھرت جی کو اٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔ بھرت اور رام جی کے ملاپ کو دیکھ کر سب اپنی سدھ بدھ بھول گئے۔

ملنی پریتی کیمی جائی بکھانی۔ کبی کل اگم کرم من بانی

پرم پیم پورن دوؤ بھائی۔ من بدھی چت اہم اِتی بسرائی

اُن کے ملاپ کی پریتی کا کس طرح سے ورنن کیا جا سکتا ہے؟ کوی منڈلی کے لئے تو وہ کرم من اور بانی سے اگوچر ہے۔ شری رام اور بھرت جی دونوں بھائی من بدھی چت اور اہنکار کو بھلا کر پریم سے پری پورن ہو رہے ہیں۔

کہہو سپیم پرگٹ کو کرئی۔ کیہی چھایا کبی متی انوسرئی

کبی ہی ارتھ آکھر بلو سانچا۔ انوہری تال گتی ہی نٹو ناچا

کہو اُتم پریم کو کون پرگٹ کرے؟ کوی کی بدھی کس کی چھایا کا انوسرن (پیروی) کرے۔ کوی کے پاس تو ارتھ اور اکھشر کی سچی

شکتی ہے۔ نٹ تال کی گنتی کے انوسار ہی ناچتا ہے۔

اگم سنیہہ بھرت رگھوبر کو۔ جہاں جائی منو بدھی ہری ہر کو
سو میں کمتی کہوں کیہی بھانتی۔ باج سُراگ کہ گانڈر تانتی

بھرت جی اور شری رگھوناتھ جی کا پریم ورنن میں تچھ عقل والا بھلا کس طرح کروں کیا گھاس کی جڑ کی تانت سے بھی کہیں سُندر راگ بج سکتا ہے۔

ملنی بلوکی بھرت رگھوبر کی۔ سُرگن سبھے دھکدھکی دھرکی
سمجھائے سُرگرو جڑ جاگے۔ برشی پرسُون پرسنن لاگے

بھرت جی اور شری رام جی کے ملاپ کو دیکھکر دیوتا بھے بھیت (ڈر) گئے اور اُنکی چھاتی دھڑکنے لگی۔ دیوگرو برہسپتی جی نے اُن کو سمجھایا تب کہیں جاکر اُنکے ہوش ٹھکانے آئے۔ اور پھر تو پھول برساکر پرسنسا کرنے لگے۔

ملی سپریم رپُوسودنہی کیوٹو بھینٹیو رام
بھوری بھاین بھینٹے بھرت لچھمن کرت پرنام

پھر شری رام چندر جی بڑے پریم کے ساتھ شترگھن جی سے ملے اور اُس کے بعد نشادراج سے ملے۔ تب بھرت جی لکشمن جی کو پرنام کرتے دیکھ کر اُن سے بڑے پریم سے ملے۔

بھینٹیو لکھن للکی لگھو بھائی۔ بہوری نشاد لینہہ اُر لائی
پُنی مُنی گن دوہوں بھائن بندے۔ ابھمت آسش پائی آنندے

تب لکشمن جی بڑی اُمنگ کے ساتھ اپنے چھوٹے بھائی شترگھن جی سے ملے۔ پھر انہوں نے نشادراج کو ہردے سے لگا لیا۔ پھر بھرت اور شترگھن نے منیوں کو پرنام کیا۔ اور من چاہی آشیرواد پاکر پرسن ہوئے۔

سانج بھرت اُمگی انوراگا۔ دھری سر سیا پد پدم پراگا
پُنی پُنی کرت پرنام اُٹھائے۔ سر کر کمل پرسی بیٹھائے

بھرت اور شترگھن دونوں بھائی پریم اُمنگوں سے بھرے ہوئے سیتا جی کے چرن کملوں کی دھول سر پر دھارن کرکے بار بار پرنام کرنے لگے۔ سیتا جی نے اُن کے سروں پر پیار کا ہاتھ پھیرا۔ اور پھر دونوں کو بٹھایا۔

سیاں اسیس دینی من ماہیں۔ مگن سنیہن دیہہ سُدھی ناہیں
سب بدھی سانوکول لکھی سیتا۔ بھے نسوچ اُر اپڈر بیتا

سیتا جی نے من ہی من میں آشیرواد دیا۔ کیونکہ وہ دونو تو پریم میں ایسے مگن ہیں کہ اُنہیں اپنی دیہہ کی بھی سُدھ بُدھ نہیں۔ سیتا جی کو سب پرکار سے اپنے انوکول جان کر بھرت جی کا سوچ جاتا رہا۔ اور اُن کے من کا ڈر سب دور ہو گیا۔

کوؤ کچھو کہئی نہ کوؤ کچھو پوچھا۔ پریم بھرا من نج گتی چھوچھا
تیہی اوسر کیوٹو دھیرجُو دھری۔ جوری پانی برنوت پرنامو کری

اُس سمے نہ تو کوئی کچھ کہتا ہے۔ اور نہ کوئی کچھ پوچھتا ہے۔ من پریم سے پری پورن ہے۔ اور سنکلپ وکلپ سے رہت ہے اس سمے نشادراج نے دھیرج دھر کر اور ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا اور بنتی کر کے کہا۔

ناتھ ساتھ مُنی ناتھ کے ماتُو سکل پُر لوگ
سیوک سیناپ سچو سب آئے بکل بیوگ

ہے ناتھ! منیشور وسشٹ جی اور اُنکے ساتھ سب ماتائیں نگر کے لوگ وسیوک سیناپتی اور منتری آپکے دیوگ سے ویاکل ہو کر آئے ہیں۔

سیل سندھو سُنی گرُ آگونو۔ سیا سمیپ راکھے رپُو دونو
چلے سبیگ رام تیہی کالا۔ دھیر دھرم دُھر دین دیالا

گرو کا آنا سن کر شترگھن جی کو سیتا جی کے پاس چھوڑ کر شیل کے سمندر۔ دھیرج وان دھرم دھرندھر اور دین دیال پربھو شری رام چندر جی بڑی تیزی کے ساتھ گرو جی کو لینے چل پڑے۔

گرُہی دیکھی سانج انوراگے۔ دنڈ پرنام کرن پربھو لاگے
مُنی بر دھائی لئے اُر لائی۔ پریم اُمگی بھینٹے دوؤ بھائی

گرو جی کو دیکھکر لکشمن سمیت شری رام چندر جی پریم سے ڈنڈوت پرنام کرنے لگے مُنی سریشٹھ وسشٹ جی نے دوڑ کر انہیں

چھاتی سے لگالیا۔ اور پریم اُمنگوں سے بھرے ہوئے وہ دونوں بھائیوں سے ملے۔

پریم پُلکی کیوٹ کہی نا مو۔ کینہہ دُوری تیں زنڈ پرنامو
رام سُکھارشی برلس بھینیٹا۔ جنُو مہی لُٹھت سنیہہ سمیٹا

پریم سے پُلکت ہوکر پھر نشادراج نے اپنا نام لے کر دُور سے ہی وسشٹ جی کو ڈنڈوت پرنام کیا۔ رشی وسشٹ جی نے رام چندر جی کا مِتر جان کر اُنہیں زبردستی چھاتی سے لگالیا۔ مانو زمین پر بکھرے ہوئے پریم کو سمیٹ لیا ہو۔

رگھوپتی بھگتی سُمنگل مُولا۔ نبھ سراہی سُر برساہیں پھولا
ایہی سم نپٹ نیچ کوؤ ناہیں۔ بڑ وسشٹ سم کو جگ ماہیں

شری رگھوناتھ جی کی بھگتی سُندر منگلوں کی مُول ہے۔ اس پرکار کہہ کر سراہنا کرتے ہوئے دیوتا لوگ آکاش سے پھول برسا رہے ہیں۔ اور کہنے لگے۔ کہ دیکھو۔ کہ جگت میں اس کے سمان کوئی نیچ نہیں۔ اور منی وشسشٹ جی کے سمان کوئی بڑا نہیں۔

جیہی لکھی لکھنہو تیں ادھک ملے مُدِت مُنی راؤ
سو سیتاپتی بھجن کو پرگٹ پرتاپ پربھاؤ

جس نشاد کو دیکھ کر وشسشٹ جی لکشمن جی سے بھی زیادہ پرسن ہو کر اس سے ملے۔ تو یہ سب سیتاپتی شری رگھوناتھ جی کے بھجن کا پرگٹ پرتاپ اور پربھاؤ ہے۔

آرت لوگ رام سب جانا۔ کرُونا کر سُجان بھگوانا
جو جیہی بھاین رہا ابھلاشی۔ تیہی تیہی کے تسی تسی رُکھ راکھی
سانُج ملی پل ہئوں سب کاہو۔ کینہہ دُوری دُکھ دارُن داہو
یہ بڑی بات رام کے ناہیں۔ جمی گھٹ کوٹی ایک روی چھاہیں

دیا کے بھنڈار سروانتریامی بھگوان شری رام چندر جی نے سب لوگوں کو دین دُکھی اور اپنے وِیوگ سے وِیاکُل جانا۔ تب تو جس کی جس بھاو سے پربھُو کو ملنے کی ابھلاشا (خواہش) تھی۔ اُس اُس کا

اُس اُس پرکار رُخ دیکھتے ہوئے لکشمن جی سہت پل بھر میں سب کسی کو مل کر اس کا دُکھ اور مہا جلن دُور کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ جیسے سورج کے لئے ایک ہوتے ہُوئے بھی کروڑوں گھڑوں میں اپنی کروڑوں چھایوں (پرتی بمبوں) کو ایک ساتھ پرگٹ کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔

ملی کیوٹ ہی اُمگی انورا گا۔ پُرجن سکل سراہیں بھاگا
دیکھیں رام دُکھت مہتاریں۔ جنُو سُبیلی اولیں ہم ماریں

ایودھیا نواسی پریم اُمنگوں سے بھرے ہوئے نشاد راج سے مل کر اُس کے سوبھاگیہ کی سراہنا کرتے ہیں۔ شری رام جی نے سب ماتاؤں کو دُکھی دیکھا۔ مانو سُندر بیلوں کی قطاروں کو کُہر مار گیا ہو۔

پرتھم رام بھینٹی کیکئی۔ سرل سُبھایں بھگتی مت بھیئی
پگ پری کینہہ پربودھ بہوری۔ کال کرم بِدھی سر دھری کھوری

سب سے پہلے شری رام چندر جی کیکئی سے ملے۔ اور اپنے سرل سبھاو سے اور بھگتی بھاو سے اُس کی بدھی کو تر کر دیا۔ پھر اس کے چرنوں میں گر کر کال کرم اور بدھاتا کو دوشی ٹھہرا کر شری رام چندر جی نے اُسے دھیرج دیا۔

بھینٹی رگھوبر ماتو سب کری پربودھ پری توشو
انب ایس آدھین جگ کاہو نہ دیئے دوشو

پھر شری رگھوبر جی سب ماتاؤں سے ملے۔ اور سب کو سمجھا کر سنتشٹ کیا۔ کہ ہے ماتا! سارا وشو ایشور کے آدھین ہے۔ کسی کو بھی دوش نہیں دینا چاہیئے۔

گرتیا پد بندے دوؤ بھائی۔ سہت بپر تیہہ جے سنگ آئی
گنگ گوری سم سب سنمانی۔ دیہیں اسیس مُدِت مردو بانی

پھر دونوں بھائیوں نے گرو وشسشٹ جی کی پتنی اور برہمنوں کی استریاں جو ساتھ آئیں تھیں اُنکے چرنوں کی بندنا کی۔ اور ان سب کا گنگا اور گوری (پاربتی) جی کے سمان آدر ستکار کیا۔ وہ سب پرسن ہو کر کومل بانی سے آشیرواد دینے لگیں۔

گہی پد لگے سُمترا انکا۔ جنُو بھیٹی سمپتی اتی رنکا

ہی منی چرنتی دوؤ بھراتا۔ پرے پریم بیاکل سب گاتا

سمترا جی کے چرن پکڑ کر دونو بھائی اُس کی گود میں جا بیٹھے مانو کسی مہا کنگال کو پارس منی ہاتھ آ گئی ہو۔ پھر دونو بھائی کوشلیا جی کے چرنوں میں گر پڑے۔ پریم کے مارے اُن کے سب انگ بیاکل ہیں۔

اتی انوراگ انب اُر لائے۔ نین سنیہہ سلل انہوائے
تیہی اوسر کر ہرش بشادو۔ کیمی کبی کہے مُوک جیمی سوادو

بہت ہی پریم سے ماتا نے اُن کو چھاتی سے لگایا۔ اور اپنے نیتروں کے پریم جل سے دونوں بھائیوں کو نہلا دیا۔ اِس سمے کے ہرش اور بشاد (خوشی اور غمی) کو کوی کیسے کہے! جیسے گونگا سواد کو کیسے بتاوے؟

ملی جننی ہی سانج رگھوراؤ۔ گرسن کہیو کہ دھاریے پاؤ
پُر جن پائی مُنیس نیوگو۔ جل تھل ملی اُتر بیٹو لو گو

شری رگھوناتھ جی نے چھوٹے بھائی لکشمن سمیت کوشلیا جی سے مل کر گرو وشسٹھ جی سے کہا۔ کہ آپ آشرم پر پدھارئیے۔ منیشور وشسٹھ جی کی آگیا پا کر نگر واسی لوگوں نے جل اور جہاں صاف ستھری جگہ کا آرام دیکھا جہاں تہاں ڈیرہ ڈال دیا۔

مہی سُر منتری ماتو گُرو گنے لوگ لئے ساتھ
پاون آشرم گونو کیا بھرت لکھن رگھو ناتھ

برہمن۔ منتری، ماتائیں، گرو اور چیدہ چیدہ لوگوں کو ساتھ لئے ہوئے بھرت جی، لکشمن جی اور رگھوناتھ جی پوتر آشرم کو چلے۔

سیا آئی مُنی بر پگ لاگی۔ اُچیت اسیس لہی من ماگی
گرو پتنیہی مُنی تیتنہہ سمیتا۔ ملی پیمو کہی جائی نہ جیتا

سیتا جی نے آکر مُنی سریشٹھ وشسٹھ جی کے چرن چھوئے۔ اور من مانی اُچت آسیش پائی۔ پھر منی جنوں کی استریوں سمیت گرو پتنی ارندھتی جی سے ملیں۔ اُس سمے کے پریم کا ورنن کیا نہیں جا سکتا۔

بندی بندی پگ سیا سب ہی کے۔ آسر بچن لہے پریہ جی کے
ساسو سکل جب سیاں نہاریں۔ مُوندے نین سہمی سکماریں

سیتا جی نے سبھی کے چرنوں کی بندنا کر کے من بھاتی آشیرواد پائیں۔ سب ساسوؤں کو دیکھ کر نازک سیتا جی نے سہم کر آنکھیں موند لیں۔

پریں بدھک بس منہوں مرالی۔ کاہ کینہہ کرتار کچالی
تنہہ سیا نرکھی نپٹ دُکھ پاوا۔ سو سبھو سہئے جو دیو سہاوا

ساسوؤں کی ایسی دیاکُل دشا ہے۔ مانو راج ہنسنیاں شکاری کے وش میں پڑ گئی ہوں۔ وہ من میں سوچنے لگیں۔ کہ بے بدھاتا تو نے یہ کچال (کرتوت) کر ڈالی۔ ساسوؤں نے بھی سیتا جی کو دیکھ کر بڑا دُکھ پایا۔ اور کہنے لگیں۔ کہ جو کچھ بدھاتا کو منظور ہے وہ سب سہنا ہی پڑتا ہے۔

جنک سُتا تب اُر دھری دھیرا۔ نیل نلن لوین بھری نیرا
ملی سکل ساسُنہہ سیا جائی۔ تیہی اوسر کرونا مہی چھائی

تب جانکی جی اپنے من میں دھیرج دھر کر نیل کمل کے سمان نیتروں میں جل بھر کر سب ساسوؤں سے جا کر ملیں۔ اُس سمے پرتھوی پر کرونا (رحم۔ ترس۔ دیا) چھا گئی۔

لاگی لاگی پگ سبنی سیا بھینٹتی اتی انوراگ
ہردے اسیس ہیں پریم بس رہئے ہو بھری سہاگ

سب کے چرنوں کو چھو چھو کر سیتا جی بہت ہی پریم کے ساتھ مل رہی ہیں۔ اور سب ساسوئیں پریم وش ہو کر سچے ہردے سے آشیرواد دے رہی ہیں۔ کہ تیرا سُہاگ اٹل ہے۔

بکل سنیہن سیا سب رانیں۔ بیٹھن سب ہی کہیو گُر گیانیں
کہی جگ گتی مایک مُنی ناتھا۔ کہے کچھک پرمارتھ گاتھا

سیتا جی اور سب رانیاں پریم کے مارے دیاکُل ہو گئیں۔ تب گیانی گرو وشسٹھ جی نے سب کو بیٹھ جانے کے لئے کہا۔ منیشور نے جگت کی گتی کو مایک (ابتھارتھ جگت مِتھیا ہے سچ نہیں۔ یہ ایک سپنا کی بھانت ہے۔ جو کیول اگیان کے کارن ہی بھاستا ہے۔ واستو میں اس کی ستا کچھ نہیں۔ رسی میں سانپ کی بھانت یہ اگیان ہی دُکھ سُکھ کا کارن بنتا ہے۔ اِس لئے

منتھیا ہے) کہہ کر کچھ پیر بار لکھ کی باتیں کہیں۔

نرپ کر سُر سُرگ گو نوستا دا۔ سُنی رگھوناتھ دُسہہ دُکھو پاوا

مرن ہیتو نج سنیہو بچ بیاری سبھےاتی بکل دھیر دُھر دھاری

اس کے بعد منیشور وشسٹھ جی نے راجہ دسرتھ کے دیولوک کو سدھارنے کا شوک سماچار سنایا۔ جس کو سُن کر شری رگھوناتھ جی نے دُسہہ دُکھ پایا۔ اور یہ وچار کر کہ میرے پرتی جو اُن کا پریم تھا وہی اُنکی مرتیو کا کارن ہُوا۔ دھیر دُھر دھر شری رام چندر جی بہت ویاکل ہو گئے۔

کلش کٹھور سُنت کٹو بانی۔ بلپت لکھن سیا سب رانی

سوک بکل اتی سکل سماجو۔ مانہوں راجو اکا جیئو آجو

بجر کے سمان کٹھور کڑوی بانی سُن کر لکشمن جی سیتا جی اور سب رانیاں ولاپ کرنے لگیں۔ سارا سماج شوک سے بہت ویاکل ہو گیا۔ مانو راجہ کی آج ہی مرتیو ہوئی ہو۔

مُنی بہر بہوری رام سمجھائے۔ سہت سماج سُسرت نہائے

برتُو نر ہتو تیہی دن پرکھو کینہا۔ مُنی ہو کہیں جلکو کاہو نہ لینہا

پھر مُنی شرشٹھ نے رام جی کو سمجھایا۔ تب انہوں نے ساری سماج کے ساتھ مندا کنی میں اشنان کیا۔ اس دن پربھو شری رام چندر جی نے نرجل برت کیا۔ مُنی وشسٹھ جی کے کہنے پر بھی کسی نے پانی نہیں پیا۔

بھور و بھئیس رگھونندن ہی جو مُنی آئیسو دینہہ

شردھا بھگتی سمیت پربھو سو سبُو سادرُ کینہہ

دوسرے دن سویرا ہوتے ہی شری رام چندر جی کو مُنی وسشٹھ جی نے جو جو آگیا دی۔ شردھا بھگتی اور پریم کے ساتھ پربھو شری رام چندر جی نے آدر کے ساتھ اُن سب آگیاؤں کا پالن کیا۔

کری پتو کریا بید جسی برنی۔ بھے پنیت پاتک تم ترنی

جاسو نام پاوک اگھ تولا۔ سمرت سکل سمنگل مولا

سُدھ سو بھیئو سادھو سمت اس۔ تیرتھ آواہن سر سری جس

سُدھ بھئیں دُئی باسر بیتے۔ بولے گُرسن رام پریتے

وید ودھی انوسار پتا جی کا کریا کرم کر کے پاپ رُوپی اندھیرے کو نشٹ کرنے والے سورج روپ شری رام چندر جی پوتر ہوئے۔ جن کا نام پاپ رُوپی روئی کے لئے اگنی ہے اور جن کا سمرن سارے شبھ منگلوں کا مُول ہے۔ وہ سبھاؤ سے ہی نِتیہ شُدھ بھگوان شری رام جی بھی شُدھ ہوئے۔ یہ لوک اُکتی ہے۔ مہاتماؤں کا ایسا مت ہے کہ اُن کا شُدھ ہونا ویسے ہی ہے۔ جیسے تیرتھوں کے آواہن سے گنگا جی کا شُدھ ہونا (جیسے گنگا جی تو سبھاؤ سے ہی شُدھ ہے اُن میں جن تیرتھوں کا آواہن کیا جاتا ہے۔ وہ گنگا جی کو کیا شُدھ کریں گے۔ اُلٹا اس کے سنگ سے وہ خود پوتر ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی پربھو رام چندر جی کا سنگ پاکر کرم پوتر ہو گئے) اس کے بعد ارتھات شُدھ ہونے کے دو دن بعد شری رام چندر جی گرو جی سے پریم کے ساتھ بولے۔

ناتھ لوگ سب نپٹ دُکھاری۔ کند مول پھل امبو اہاری

ساج بھرت ترتیو سب ماتا۔ دیکھی موہی پل جیمی جگ جاتا

ہے ناتھ! سب لوگ یہاں پر بہت ہی دُکھی ہیں۔ کند مول پھل کھا کر اور جل پی کر دن کاٹتے ہیں۔ بھائی شتروگھن اور بھرت کو منتریوں اور ماتاؤں کو دیکھ کر مجھے ایک ایک پل ایک ایک یگ کے سمان بیتنے رہا ہے۔

سب سمیت پُر دھارئیے پاؤ۔ آپ ایہاں امراوتی راؤ

بہت کہیوں سب کیئوں ڈھٹھائی۔ اُچت ہوئی تس کرئیے گوسائیں

اس لئے آپ سب کو ساتھ لے کر ایودھیا پوری کو لوٹ جائیے آپ یہاں ہیں۔ راجہ دیولوک کو چلے گئے۔ ایودھیا سونی ہے میں نے بہت کچھ کہنے کی ڈھٹھائی کی ہے۔ آپ جیسا اُچت ہو ویسا کریں۔

دھرم سیتو کرو تاتن کس نہ کہیو اس رام

لوگ دُکھت دن دُئی درس دیکھی لہہوں بشرام

وشسٹھ جی نے کہا۔ ہے رام! تم دھرم کے سیتو (پُل) ہو۔ دیا کے بھنڈار ہو۔ تم بھلا ایسا کیوں نہ کہو۔ ارتھات تمہارا ایسا کہنا بنتا ہی ہے۔ لوگ سب دُکھی ہیں۔ دو دن تمہارے درشن کر کے شانتی لابھ کریں۔

رام بھگن سُنی سبھے سماجو۔ جنو جل ندھی مہن بکل جہاجو
سُنی گرُ گرا سُمنگل مُولا۔ بھیئو منہوں مارُت انُوکولا

شری رام چندر جی کے بچن سُن کر سارا سماج ڈر گیا۔ مانو سمندر کے بیچ جہاز ڈگمگا رہا ہو۔ گرو کی سُندر منگل مئے بانی سن کر مانو اس جہاز کو انو کول دِشا (موافق سمت) کی ہوا مل گئی ہو۔

پاون پئین تیہوں کال نہائیں۔ جو بلوکی اگھ اوگھ نساتیں
منگل مورتی لوچن بھری بھری۔ نرکھہیں ہرشی دنڈوت کری کری

سب لوگ پوتر مندا کنی ندی میں تینوں وقت نہاتے ہیں۔ جس ندی کے درشن سے ہی پاپوں کے سمُوہ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ اور شری رام جی منگل مورتی کو آنکھیں بھر بھر کر دیکھتے ہیں۔ اور پرسن ہو کر دنڈوت اور پرنام کرتے ہیں۔

رام سیل بن دیکھن جاہیں۔ جہاں سُکھ سکل سکل دُکھ ناہیں
جھرنا جھرہیں سُدھا سم باری۔ تری بدھ تاپ ہر تری بدھ بیاری

تب شری رام چندر جی کے کامدگری پربت کو دیکھنے جاتے ہیں۔ جہاں سُکھ ہی سُکھ ہے۔ اور دُکھ کوئی بھی نہیں۔ امرت کے سمان جل کے جھرنے جھرتے ہیں۔ اور تین پرکار کی شیتل مند اور سوگندھ ہوا تینوں پرکار کے ادھیاتمک (من کی ویاکلتا) ادھی دیوک (بارش۔ دھوپ۔ بجلی آدی سے جو تکلیف پہنچتی ہے) ادھی بھوتک (پشو درندوں اور ظالم شخصوں یعنی بھوتک شریروں سے جو دُکھ ہوتا ہے) تاپوں کو ہر لیتی ہے۔

بِٹپ بیلی ترن اگنت جاتی۔ پھل پرسون پلو بہو بھانتی
سُندر سِلا سُکھد ترو چھاہیں۔ جائی برنی بن چھبی کیہی پاہیں

بے شمار قسموں کے درخت بیلیں اور گھاس ہیں اور بہت پرکار کے پھل پھول اور پتے ہیں۔ سُندر پربت ہیں۔ درختوں کا سایہ سُکھ دینے والا ہے۔ بن کی ساری شوبھا کو کوئی بھی ورنن نہیں کر سکتا۔

سرنی سرو رُہ جل بہاگ۔ کوجت گنجت بھرنگ

بہر بگت بہرت زہن جھرک بہنگ۔ بھونر ناگ

تالابوں میں کمل کھلے ہوئے ہیں۔ جل پر جل بھونرے گونج رہے ہیں۔ بھونرے گنجار رہے ہیں۔ اور بہت رنگوں کے پشو اور پنچھی اپنا ویر بھاو چھوڑ کر بن میں وچر رہے ہیں۔

کول کرات بھیل بن باسی۔ مدھو سُچی سُندر سوادو سُدھا سی
بھری بھری پرن پُٹیں رچی رُری۔ کند مول پھل انکر جوری
سبہی دیہیں کری بنئے پرناما۔ کہی کہی سواد بھید گُن ناما
دیہیں لوگ بہو مول نہ لیہیں۔ پھیرت رام دوہائی دیہیں

کول کرات اور بھیل وغیرہ بن کے رہنے والے لوگ سُندر۔ پوتر اور امرت کے سمان میٹھے شہد کو پتوں کے بنے ہوئے سُندر ڈونوں میں بھر بھر کر اور کند مول پھل اور انکر وغیرہ کی جوڑیوں کو سب کو نمرتا پوروک پرنام کر کے دیتے ہیں۔ اور اُن چیزوں کے سواد۔ بھید گُن اور ناموں کو الگ الگ کہہ کر بتلاتے ہیں۔ ایودھیا نواسی ان کو بہت دام دیتے ہیں۔ پر وہ نہیں لیتے اور لوٹاتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رام جی کی دوہائی ہم دام نہ لیں گے۔

کہہیں سنیہہ مگن مردو بانی۔ مانت سادھو پریم پہچانی
تمہ سُکرتی ہم نیچ نشادا۔ پاوا درسن رام پرسادا

پریم میں مگن ہوئے وہ کومل بانی سے کہتے ہیں۔ کہ سادھو لوگ تو پریم کو پہچان کر اس کا سنمان کرتے ہیں (ارتھات ہم آپ کو یہ وستوئیں دام لینے کے لئے نہیں دے رہے۔ جہاں پریم ہے وہاں دام کا کیا کام۔ آپ سادھو لوگ ہیں۔ اس لئے ہمارے پریم کو داموں سے تول کر اس پریم کا نرادر نہ کیجئے) آپ تو بڑے پنیہ آتما ہیں۔ ہم نیچ نشاد ہیں۔ رام جی کی کرپا سے ہمیں آپکے درشنوں کا لابھ ہوا ہے۔

ہم ہی اگم اتی درسُو تمہارا۔ جس مرو دھرنی دیو دھنی دھارا
رام کرپال نشاد نیواجا۔ پریجن پرجیو چہئے جس راجا

ہم جیسے نیچ نشادوں کو آپکا درشن دُرلبھ ہے۔ جیسے صحرا کی (ریتلی زمین) کے لئے گنگا جی کی دھارا دُرلبھ ہے۔ کرپا او بھگون

شری رام جی نے نشاد راج پر کیسی کرپا کی ہے۔ جیسا راجہ ہے ویسا ہی برتاؤ اُس کے پریوار اور پرجا کا بھی ہونا چاہیئے۔

یہ جیاں جانی سنکوچ تجی کریئے چھوہ لکھی نیہو
ہم ہی کرتارتھ کرن لگی پھل ترن انکر لیہو

ہر دے میں ایسا وچار کر سب بس وبیش چھوڑ کر اور ہماری پریتی کو دیکھ کر ہم پر کرپا کیجیئے۔ ہم کو کرتارتھ کرنے کے لئے ہی آپ پھل ترن (ساگ وغیرہ) اور انکر لیجیئے۔

تمہہ پریہ پاہنے بن پگو دھارے سیوا جوگو نہ بھاگ ہمارے
دیب کاہ ہم تمہہ ہی گوسائیں۔ ایندھنو پات کرات متائیں

آپ جیسے پیارے مہمان اس بن میں پدھارے ہیں۔ ہمارا یہ سوبھاگیہ کہاں کہ ہم آپ کی سیوا کرنے یوگیہ ہوں۔ ہے سوامی! ہم آپکو کیا دے سکتے ہیں بھیلوں کی دوستی تو بس لکڑی اور پتوں تک ہی ہے۔

یہ ہماری اتی بڑی سیوکائی۔ لیہیں نہ باسن بسن چورائی
ہم جڑ جیو جیو گن گھاتی۔ کٹل کچالی کمتی کجاتی

ہماری تو یہی سب سے بڑی سیوا ہے۔ کہ ہم آپ کے کپڑے اور برتن نہیں چُرا لیتے ہیں ہم لوگ موڑھ جیو ہیں۔ اور جیوؤں کے مار ڈالنے والے کٹل کچالی موڑھ بدھی اور نیچ جاتی ہیں۔

پاپ کرت نسی باسر جاہیں۔ نہیں پٹ کٹی نہیں پیٹ اگھاہیں
سپنے ہوں دھرم بدھی کس کاؤ۔ یہ رگھونندن درس پربھاؤ

ہمارے دن رات پاپ کرتے ہی گذرتے ہیں نہ تو تن کو کپڑا ملتا ہے اور نہ پیٹ ہی بھرتا ہے۔ ہم میں تو کبھی سپنے میں بھی دھرم وچار نہیں آتا۔ یہ سب شری رام چندر جی کا پرتاپ ہے۔

جب تیں پربھو پد پدم نہارے۔ مٹے دسہ دکھ دوش ہمارے
بچن سُنت پرجن انوراگے۔ تنہہ کے بھاگ سراہن لاگے

جب سے ہم نے پربھو کے چرن کملوں کو دیکھا ہے تب سے ہمارے دُسہ دکھ اور پاپ سب مٹ گئے ہیں۔ اُن بھیلوں کے بچن سُن کر ایودھیا نواسی لوگ اُن کے پریم سے کھنچ گئے۔ اور اُن کے سوبھاگیہ کی سراہنا کرنے لگے۔

لاگے سراہن بھاگ سب انوراگ بچن سُناوہیں
بولنی ملنی سیا رام چرن سنیہو لکھی سُکھو پاوہیں
نرناری ندرہیں نیہو نج سُنی کول بھلنی کی گرا
تلسی کرپا رگھو بنس منی کی لوہ لے لو کا ترا

سب اُن کے سوبھاگیہ کی سراہنا کرنے لگے۔ اور اُنہیں پریم بھرے بچن سُنانے لگے۔ اُنکی بول چال وملاپ کا ڈھنگ اور سیتا رام جی کے چرنوں میں اُنکی پریتی ان سب کو دیکھ کر ایودھیا نواسی استری پُرش اپنے پریم کو دھکار دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اُنکے مقابلہ میں ہمارا پریم تُچھ ہے۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ دیکھو! یہ شری رگھو ونش منی شری رام چندر جی کی کرپا ہے کہ لوہا ناؤ کو اپنے اوپر لے کر تیر گیا ہے۔

بہرہیں بن چہوں اور پرتی دن پرمدت لوگ سب
جل جیوں دادر مور بھئے پین پاوس پرتھم

ہر روز سب لوگ بن کے چاروں طرف پرسن ہوئے گھومتے ہیں۔ جیسے پہلی بارش کے جل سے مینڈک اور مور موٹے ہو جاتے ہیں۔ اور پرسن ہو کر ناچتے کودتے ہیں۔

پر جن ناری مگن اتی پریتی۔ باسر جاہیں پلک سم بیتی
سیا ساسو پرتی بیش بنائی۔ سادر کرتی سرس سیوکائی

ایودھیا پُرواسی استری پُرش سبھی پریم میں بہت ہی مگن ہو رہے ہیں۔ اُن کے دن آنکھ کی جھپک کے سمان گذرتے جاتے ہیں۔ جتنی ساسوئیں تھیں۔ سیتا جی اُتنے ہی روپ دھارن کر کے اُن سب کی برابر ہی سیوا کرتی ہیں۔

لکھا نہ مرم رام بنو کاہوں۔ مایا سب سیا مایا ماہوں
سیا ساسو سیوا بس کینہی۔ تنہہ لہی سُکھ سکھ آسیس دینہی

شری رام جی کے بغیر اس بھید کو کسی نے نہ جانا جنسا کی سب

مایائیں (کھیں) سیتا جی کی مہامایائیں ہیں۔ سیتا جی نے ساری ساسوؤں کو سیوا سے اپنے وش میں کر لیا۔ انہوں نے سکھ پا کر شکشا اور آشیرواد دی۔

لکھی سیا سہت سرل دوؤ بھائی۔ کُٹل رانی پچھتانی اگھائی
اونی جمھی جاچتی کیکئی۔ مہی نہ بیچ بدھی مبچو نہ دیئی

سیتا جی سہت رام اور لکشمن دونو بھائیوں کو سرل سبھاو دیکھ کر کُٹل رانی کیکئی جی بھر کر پچھتائی۔ کیکئی دھرتی اور یم راج سے یاچنا کرتی (مانگتی ہے) ہے۔ لیکن دھرتی اپنے بیچ سما جانے کے لئے اُسے جگہ نہیں دیتی۔ اور بدھاتا موت نہیں دیتے۔

لوکہوں بیدبدت کبی کہہیں۔ رام بمکھ تھلو نرک نہ لہہیں
یہو سنسیو سب کے من ماہیں۔ رام گون بدھی اودھ کہ ناہیں

لوک اور وید میں پرسدھ ہے۔ اور کوی (عارف) بھی کہتے ہیں۔ کہ رام جی کے بمکھ مہاپاپی جیو کو نرک میں بھی جگہ نہیں ملتی۔ سب کے من میں یہ شک ہے۔ کہ ہے بدھاتا! شری رام واپس ایودھیا کو اب جائیں گے۔ یا نہیں۔

کسی نہ نیند نہیں بھوکھ دن بھرتو بکل سچی سوچ
نیچ کیچ ورچ مگن جیس مین ہی سلل سنکوچ

بھرت جی کو نہ تو رات کو نیند آتی ہے اور نہ دن میں بھوک لگتی ہے۔ وہ پوتر سوچ میں ایسے ویاکل ہیں۔ جیسے نیچے کے کیچڑ میں ڈوبی ہوئی مچھلی پانی سوکھ جانے سے ویاکل ہوتی ہے۔

کیئیہی ماتو مس کال کچپائی۔ اتی بھیتی جیس پاکت سالی
کیہی پاسی ہوئی رام بھیشیکو۔ موہی او کلت اُپاؤ نہ ایکو

بھرت جی سوچتے ہیں۔ کہ ماتا کو نمت بنا کر کال نے کچپائی (شری رام کو بن میں بھیجنے کا انیائے) کی ہے۔ جیسے دھان میں پکتے سمے (حد سے زیادہ بارش۔ بالکل نہ بارش ہونا۔ چوہوں طوطوں ٹڈی ... کے ہونے اور راجہ کی فوج کا چلنے) کا ڈر اُن گھیرتا ہے۔ شری ... مجھ تو ایسا کوئی اُپائے نظر نہیں

آتا۔

اوسی پھر ہیں گرو آیسو مانی۔ منی پُنی کہب رام رچی جانی
ماتو کیہو بہر ہیں رگھو راؤ۔ رام جننی ہٹھ کربی کہ کاؤ

گرو جی کی آگیا مان کر تو شری رام جی ضرور ہی ایودھیا کو لوٹ چلیں گے۔ لیکن گرو وششٹ جی بھی تو شری رام جی کی مرضی جان کر ہی کچھ کہیں گے۔ ماتا کوشلیا جی کے کہنے پر بھی شری رگھو ناتھ جی کی ماتا کبھی ہٹ نہیں کرے گی۔

موہی انوچر کر کو تاک باتا۔ تیہی مہں کسمیو بام بدھاتا
جوں ہٹھ کر ہوں تو نپٹ کگرمو۔ ہر گری تیں گرو سیوک دھرمو

مجھ داس کی تو گنتی ہی کیا ہے۔ میرے تو دن ہی گردش کے ہیں۔ تقدیر کھوٹی ہے۔ اگر میں ہٹھ بھی کروں۔ تو یہ سب ہی بُرا کرم ہوگا۔ کیوں کہ سیوک کا دھرم تو شو جی کے کیلاش پربت سے بھی بھاری ہے۔

ایکیو جگتی نہ من ٹھہرانی۔ سوچت بھرت ہی رینی بہانی
پرات نہائی پربھو ہی سرنائی۔ بیٹھت پٹھے رشیئیں بولائی

بھرت جی کے من میں کوئی بھی یکتی (تدبیر) نہیں ٹھہرتی۔ سوچتے سوچتے رات گذر گئی پراتہ کال نہا کر پربھو شری رام چندر جی کو نمسکار کیا۔ اُن کے پاس نمسکار کر کے ابھی وہ بیٹھے ہی تھے۔ کہ انہیں رشی وششٹ جی نے بلا بھیجا۔

گرو پد کمل پرنامو کر ہی بیٹھے آیسو پائی
رہیپر مہاجن سچو سب جُڑے سبھا سد آئی

گرو جی کے چرن کملوں کو پرنام کر کے اُنکی آگیا پا کر بھرت جی بیٹھ گئے۔ برہمن، مہاجن، منتری اُس سمے سب سبھا سد آ کر اکٹھے ہو گئے۔

بولے منی بر سمے سمانا۔ سنہو سبھا سد بھرت سُجانا
دھرم دھرین بھانو کُل بھانو۔ راجا رامو سوبس بھگوانو

منی شریشٹھ وششٹ جی وقت کے مطابق بولے۔ ہے سبھا سدو! اور ہے چتر بھرت! سُنو۔ سوریہ ونش کے سوریہ شری رام چندر جی دھرم دھُر ندھر اور بھگوان سوتنتر (آزاد مطلق) بھگوان

ہیں۔

ستیہ سندھ پالک شرُتی سیتوُ۔ رام جنموُ جگ منگل ہیتوُ
گرُ پتوُ ماتُو بچن انوُ سارِی۔ کھل دلُو دلن دیو ہتکاری

وہ سچی پرتگیا والے اور وید مریادا کے رکھشک (محافظ ہیں) رام جی کا جنم ہی سنسار کے منگل کے لئے ہُوا ہے۔ گرُو پیتا ماتا کی آگیا انوُسار چلنے والے ہیں۔ دُشٹ راکشوں کے دَلوں کا ناش کرنے والے اور دیوتاؤں کی بھلائی کرنے والے ہیں۔

نیتی پریتی پرمارتھ سوارتھوُ۔ کوُو نہ رام سم جان جتھارتھوُ
بِدھی ہر ہرُو سسی ربی دِسی پالا۔ مایا جیو کرم کلی کالا
اہپ مہپ جہاں لگی پربھتائی۔ جوگ سِدھی نگما گم گائی
کری بچار جیاں دیکھہُو نیکیں۔ رام رجائی سیس سب ہی کیں

نیتی۔ پریم۔ پرمارتھ، سوارتھ کو شری رام جی کے سمان یتھارتھ کوئی بھی نہیں جانتا۔ برہما۔ وشنوُ، شِو، چندرما، سوُرج۔ دگ پال مایا، جیو، کل کرم اور کال شیش جی اور سبھی راجہ وغیرہ جہاں تک پربھتا (بڑاپن بسوامی پن) ہے۔ اور وید شاستروں میں کہی ہوئی لوگ سدھیاں جو ہیں۔ اچھی طرح سے اپنے من میں وچار کر دیکھو۔ تو اچھی طرح سے سمجھ جاؤ گے۔ کو شری رام جی کی آگیا سب کے سر پر ہے۔

راکھیں رام رجائی رُکھ ہم سب کر ہت ہوئی
سمجھی سیانے کرہُو اب سب ملی سمت سوئی

اس لیے شری رام چندر جی کی مرضی اور اُن کا رُخ رکھنے میں ہی (ملحوظات اُنکی مرضی کو سب سے مقدم سمجھتے ہوئے) ہم سب کی بھلائی ہے۔ اب آپ چُتر لوگ سب کی نیک صلاح سے جو کچھ سمجھ میں آوے سو کرو۔

سب کہُوں سُکھد رام ابھشیکوُ۔ منگل مود مُول مگ ایکوُ
کیہی بدھی اودھ چلہیں رگھوراؤُ۔ کہہُو سمجھی سوئی کریئے اُپاؤُ

شری رام جی کا راج تلک سب کے لئے سُکھ دایک ہے۔ کلیان اور آنند کا مُول بس یہی ایک مارگ ہے۔ شری رامچندر جی کس پرکار ایودھیا کو واپس لوٹیں؟ آپ سوچ سمجھ کر کوئی اُپائے بتلائیے۔ تاکہ ہم وہی اُپائے

کریں۔

سب سادر سُنی مُنی بر بانی۔ نیے پرمارتھ سوارتھ سانی
اُتر و نہ آو لوگ بھئے بھورے۔ تب سِرُو نائی بھرت کر جورے

مُنی شر لیشٹھ کی سُندر بانی سب نے آدر سے سُنی۔ جو کہ نیتی، پرمارتھ اور سوارتھ سے ملی جُلی تھی۔ پر کسی سے کوئی جواب نہ بن پڑا سب لوگ نگدھ ہو چکے تھے۔ تب بھرت جی نے سر نوا کر ہاتھ جوڑ کر بنتی کی۔

بھانو بنس بھئے بھوپ گھنیرے۔ ادھک ایک تیں ایک بڑیرے
جنم ہیتُو سب کہن پتُو ماتا۔ کرم سُبھا سُبھ دیئی بدھاتا

سورج ونش میں بہت سے راجہ ہو چکے ہیں۔ وہ سب ایک سے ایک بڑے تھے۔ سب کے جنم کے کارن ماتا پتا ہیں۔ اور شبھ اور اشبھ (نیک و بد) کرموں کا پھل بدھاتا دیتے ہیں۔

دلی دُکھ سجئی سکل کلیانا۔ اَس اسیس راؤری جگوُ جانا
سو گوسائیں بدھی گتی جہیں چھینکی۔ سکئی کو ٹاری ٹیک جو ٹیکی

یہ سارا جگت جانتا ہے۔ کہ آپکی آشیرواد ہی ایک ایسی وستو ہے۔ جو دُکھوں کا ناش کر کے کلیان کا ساج سجا دیتی ہے۔ ہے سوامی! آپ نے برہما جی کے ودھان کو بھی روک دیا تھا۔ آپ نے جو ٹیک دی (ارادات جو مصمم ارادہ کر لیا) پھر بھلا کون ہے جو اُسے ٹال سکے؟!

بُوجھیئے موہی اپاؤ اب سو سب مور ابھاگوُ
سُنی سنیہہ مئے بچن گرُو اُر اُمگا انوُ راگوُ

اب آپ جیسے شکتی سمپن منیشور مجھ جیسے ادھم سیوک سے اپاؤ پوچھتے ہیں۔ تو سمجھو کہ میرا دُربھاگیہ ہے۔ بھرت جی کے پریم بھرے بچنوں کو سُن کر گرُو وسشٹ جی کے من میں پریم اُمڈ آیا۔

تات بات پھری رام کرپا ہیں۔ رام بمکھ سدھی سپنے ہوں ناہیں
سکچیوں تات کہت ایک باتا۔ اردھ تجہیں بُدھ سرس جاتا

وشِشٹ جی کہنے لگے کہ ہے تات! جو کچھ تم نے کہا سب سچ ہے۔ پرنتو مجھے یہ سمرتھ صرف شری رام جی کی کرپا سے ملا ہے۔ رام جی کے بمکھ ہو کر تو سپنے میں بھی سپھلتا نہیں ہو سکتی۔ ہے تات! میں تمہیں ایک

بات کہنا چاہتا ہوں۔ پردیس ویش میں پڑا ہوا ہوں۔ بدھیمان لوگ جب سارا دھن لٹتا دیکھتے ہیں۔ تو آدھا بانٹ دیا کرتے ہیں۔

تمہہ کانن گونہو دوؤ بھائی۔ پھیریہیں لکھن سیار گھوسائی
سُنی بچن ہرشے دوؤ بھراتا۔ بھے پرمود پریپورن گاتا

اُن کے بدلے تم دونو بھائی بن کو جاؤ تو لکشمن سیتا اور شری رگھوناتھ جی کو ایودھیا لوٹا دیا جائے۔ یہ سندر بچن سُن کر دونوں بھائی بھرت اور شترو گھن پرسن ہوئے۔ اُن کے سارے انگ آنند سے بھرپور ہو گئے۔

من پرسن تن تیجو براجا۔ جنو جیا راؤ رامو بھئے راجا
بہت لابھ لوگنہہ لگھو ہانی۔ سم دُکھ سُکھ سب روویں رانی

اُن کا من پرسن ہو گیا۔ شریر میں تیج شوبھا پانے لگا۔ مانو راجہ دشرتھ زندہ ہو گئے ہوں اور شری رام چندر جی ایودھیا کے راجہ بن گئے ہوں۔ دوسرے لوگوں نے شری رام لکشمن اور سیتا جی کے بدلے بھرت اور شتروگھن جی کے بن میں رہنے میں زیادہ لابھ اور کم ہانی سمجھی۔ پرنتو ماتاؤں کو دُکھ سُکھ سمان ہی لگتے۔ (کیوں کہ اُنکے تو دونوں ہی صورتوں میں دو پُتر بن میں رہیں گے۔ رام لکشمن نہ سہی۔ ارتھات اُن کے دل کی جلن نہ رہی) یہ جان کر وہ سب رونے لگیں۔

کہہیں بھرت مُنی کہا سو کینہے۔ پھلو جگ جیونہہ ابھمت دینہے
کانن کرہوں جنم بھری باسو۔ اِیہی تیں ادھک نہ مور سپاسو

بھرت جی نے کہا۔ کہ ہے ناتھ! جو کچھ آپ نے کہا۔ وہ کیجئے۔ اِس سے سبھی جیووں کو جگت میں من چاہی دستو دینے کا پھل ہوگا۔ میں تو جنم بھر بن میں رہنے کو تیار ہوں میرے لئے اِس سے بڑھ کر اور کوئی سُکھ نہیں ہے۔

انترجامی رامو سیا تمہہ سربگیہ سُجان
جوں پھر کہہو تو ناتھ نج کیجئے بچنو پروان

شری رام اور سیتا جی انترجامی ہیں اور آپ سروگیہ اور چتر ہیں۔ ہے ناتھ! اگر آپ نے یہ بات سچ کہی ہے۔ تو اسے سچی کر دکھلایئے۔ (ارتھات، مجھے اور شتروگھن کو بن میں رہنے کی آگیا دیجئے اور شری رام سیتا اور لکشمن کو ایودھیا کو لوٹایئے)

بھرت بچن سُنی دیکھی سنیہو۔ سبھا سہت مُنی بھئے بدیہو
بھرت مہا مہما جل راسی۔ مُنی متی ٹھاڈھی تیر ابلا سی

بھرت جی کے بچن سُن کر اور اُن کے پریم کو دیکھ کر ساری سبھا سہت مُنی وسشٹ جی اپنی دیہہ کی سُدھ بُدھ بھول گئے۔ بھرت کی مہا مہما سمندر ہے۔ اور مُنی وششٹ جی کی بُدھی اُس کے کنارے پر نربل استری کے سمان بے بس کھڑی ہے۔

گا چہہ پار جتنو ہیاں ہیرا۔ پاوتی ناو نہ بوہتو بیرا
اور و کری ہہی کو بھرت بڑائی۔ سرسی سیپی کی سندھو سمائی

وہ بھرت جی کی مہا روپی سمندر کے پار جانا چاہتی ہے۔ ہردے میں پار جانے کے انیک اُپائے ڈھونڈھتی ہے۔ پر اُسے نہ تو کوئی ناؤ ملی نہ جہاز اور نہ کوئی بیڑا ہی ملا۔ جب مُنی وششٹ جی کی بُدھی کا یہ حال اور بے بسی ہے تو اُنکی بڑائی کرنے میں بھلا اور کون کرنے میں سمرتھ ہے۔ کیا تالاب کی سیپ میں کبھی سمندر سما سکتا ہے!

بھرت مُنی ہی من بھیتر بھائے۔ سہت سماج رام پہیں آئے
پربھو پرنامو کری دینہہ سُو آسنو۔ بیٹھے سب سُنی مُنی انوساسنو

مُنی کے من کو بھرت جی بہت ہی اچھے لگے۔ وہ ساری سماج سہت رام جی کے پاس آئے پربھو شری رام چندر جی نے اُنہیں پرنام کر کے بیٹھنے کے لیئے سندر آسن دیا۔ مُنی وششٹ جی کی آگیا پا کر سب لوگ وہاں بیٹھ گئے۔

بولے مُنی بر بچن بچاری۔ دیس کال اوسر انو ہاری
سُنہو رام سربگیہ سُجانا۔ دھرم نیتی گن گیان ندھانا

مُنی شریشٹھ دیش کال اور موقع کے مطابق وچار کر کے بچن بولے۔ ہے سروگیہ! ہے انترجامی! سُو دھرم نیتی گُن اور گیان کے بھنڈار رام! سُنئے۔

سب کے اُر انتر بسہو جانہو بھاؤ کبھاؤ

پر جن جتنی بھرت ہت ہوئی سو کہئے اُپاؤ
آپ سب کے ہردے کے بھیتر بستے ہیں۔ اور سب کے
اچھے بُرے بھاو کو جانتے ہیں۔ جن میں ایودھیا نواسیوں، ماتاؤں
اور بھرت کی بھلائی ہو وہی اُپائے بتلائیے۔

آرت کہہیں بچاری نہ کاؤ۔ سوجھ جُوار ہی آپن داؤ
سُنی مُنی بچن کہت رگھوراؤ۔ ناتھ تمہارے ہی ہاتھ اُپاؤ

دُکھی لوگ کبھی وچار کر نہیں کہتے۔ جواری کو اپنا ہی داؤ سوجھتا
ہے۔ مُنی وشِشٹ جی کے بچن سُن کر شری رگھوناتھ جی کہنے لگے۔
کہ ہے ناتھ! سب اُپائے تو آپ ہی کے ہاتھ ہے۔

سب کر ہت رُکھ راؤ ر راکھیں۔ آیسو کئیں مُدت پھر بھاشیں
پرتھم جو آیسو مو کہوں ہوئی۔ ماتھیں مانی کروں سکھ سوئی

آپ کی مرضی انوسار آپ کی آگیا کو سچ کہہ کر پریم سے اُس سے
پالن کرنے میں ہی سب کی بھلائی ہے۔ پہلے تو جو مجھے آگیا ہو۔ میں
اُسی اُپدیش کو سر ماتھے پر دھر کر کروں۔
پُنی جیہی کہہ جس کہب گوسائیں۔ سو سب بھانتی گھٹیہی سیوکائیں

کہہ مُنی رام ستیہ تمہہ بھاشا۔ بھرت سنیہیں بچار نہ راکھا

پھر ہے گوسائیں! آپ جس کو جیسا کہیں گے وہ سب طرح
سے سیوا میں لگ جائے گا۔ مُنی وشِشٹ جی کہنے لگے۔ ہے رام!
تم نے سچ ہی کہا ہے۔ لیکن بھرت کے پریم نے وچار کو رہنے
ہی نہیں دیا۔
تیہی تیں کہیوں بہوری بہوری۔ بھرت بھگتی بس بھئی مَتی موری
موریں جان بھرت رُچی راکھی۔ جو کیجے سو سبھ سو ساکھی
اس لئے ہی میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ بھرت جی کی بھگتی کے
وش میری بدھی ہو گئی ہے۔ میری سمجھ میں تو جو کچھ بھی آپ بھرت
جی کی رُچی رکھ کر (پسند مطابق) کریں گے۔ وہ شُبھ ہی ہوگا۔ شوجی
اس کے ساکشی ہیں۔

بھرت بنئے سادر سُنئے کریئے بچار و بہوری
کرب سادھو مت لوک مت نرپ نئے نگم نچوری

پہلے بھرت کی بنتی آدر کے ساتھ سُنئے پھر اُس پر وچار کیجئے۔
تب سادھو مت، لوک مت راج نیتی اور ویدوں کا نچوڑ نکال کر
اُسی کے انوسار کیجئے۔

گُر انوراگو بھرت پر دیکھی۔ رام ہردیاں آنند وسیشی
بھرت ہی دھرم دُھرندھر جانی۔ نج سیوک تن مانس بانی

بھرت جی پر گرو جی کا پریم دیکھ کر شری رامچندر جی کے ہردے
میں بہت ہی آنند ہوا۔ بھرت جی کو دھرم دھرندھر جان کر اور تن من
بچن سے اپنا سیوک جان کر۔

بولے گُر آیس انوکولا۔ بچن منجو مردو منگل مولا
ناتھ سپتھ تیو چرن دوہائی۔ بھیو نہ بھوین بھرت سم بھائی

شری رام چندر جی گرو کی آگیا انوسار سُندر کومل اور منگل کے
مول بچن بولے۔ ہے ناتھ! آپ کی سوگند اور پتا جی کے چرنوں کی دہائی
ہے۔ کہ وشو بھر میں بھرت کے سمان کوئی نیک بھائی ہوا ہی نہیں۔

جے گُر پد انبج انورا گی۔ تے لوکیہوں بیدیں بڑ بھاگی
رائر جا پر اس انوراگو۔ کو کہی سکئی بھرت کر بھاگو

جو لوگ گرو جی کے چرن کملوں میں پریتی رکھتے ہیں۔ وہ
لوک درشٹی سے (دنیاوی نکتہ نگاہ سے) اور ویدوں کی درشٹی سے
(پرماتھ کی درشٹی سے) بھی بڑ بھاگی (خوش نصیب) ہوتے ہیں۔
جس پر آپ کا ایسا پریم ہے۔ اُس بھرت کے سو بھاگیہ کی کون سرہنا
کر سکتا ہے۔؟

لکھی لگھو بندھو بدھی سکچائی۔ کرت بدن پر بھرت بڑائی
بھرت کہہیں سوئی کئیں بھلائی۔ اس کہی رام رہے ارگائی

چھوٹا بھائی جان کر بھرت کے منہ پر اُس کی بڑائی کرنے میں
میری بدھی سنکوچ (پس و پیش) کرتی ہے۔ بھرت جی جو کچھ کہیں۔
وہی کچھ کرنے میں بھلائی ہے۔ یہ کہہ کر شری رام چندر جی چپ ہو رہے۔

تب مُنی بولے بھرت سن سب سنکوچ تجی تات
کرپا سندھو پریہ بندھو سن کہہو ہردے کے بات

تب مُنی وشِشٹ جی بھرت جی سے بولے۔ ہے تات! سب

سنکوچ چھوڑکر کرپاساگر اپنے پیارے بھائی سے اپنے من کی بات کہو۔

سُنی مُنی بچن رام رُکھ پائی۔ گرو ساہب انوکول الگھائی

لکھی اپنے سر سبو چھر و بھارو۔ کہی نہ سکہیں کچھ کرہیں بچارو

مُنی کے بچن سُن کر اور شری رام جی کی مرضی جان کر گرو اور سوامی کو اپنے حق میں پاکر سدا بوجھ اپنے ہی سر پر جان کر بھرت جی کچھ نہ کر سکے۔ وہ وچار کرنے لگے۔

پُلکی سریر سبھاں بھئے ٹھاڈھے۔ نیرج نین نیہہ جل باڈھے

کہب مور مُنی ناتھ نباہا۔ ایہی تیں ادھک کہوں میں کاہا

پلکت شریر ہوکر وہ سبھا میں کھڑے ہوئے کمل جیسے سُندر نیتروں سے پریم آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ وُہ بولے۔ ہے ناتھ! میرا کہنا تو مُنی ناتھ نے ہی نباہ دیا ہے۔ اس سے زیادہ میں اور کیا کہوں۔

میں جانیوں نج ناتھ سبھاؤ۔ اپرادھی ہو پر کوہ نہ کاؤ

مو پر کرپا سنیہو بسیشی۔ کھیلت کھنس نہ کبہوں دیکھی

میں اپنے سوامی کا سبھاو جانتا ہوں۔ وہ اپرادھی پر بھی کبھی غصہ نہیں کرتے۔ مجھ پر تو اُن کی اپار کرپا اور پریم ہے۔ کھیل میں بھی کبھی انہوں نے مجھ پر غصہ نہیں کیا۔

سِسُوپن تیں پرہریوں نہ سنگو۔ کبہوں نہ کینہہ مور من بھنگو

میں پربھو کرپا ریتی جیہں جوہی۔ ہارہوں کھیل جتاوہیں موہی

بال اوستھا سے ہی میں نے کبھی اُن کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اور انہوں نے بھی کبھی میرے من کو توڑا نہیں۔ میں نے پربھو کی ریتی کو اپنے من میں اچھی طرح سے دیکھا ہے۔ وہ کھیل میں ہار کھا جانے پر بھی مجھے جتاتے رہے ہیں۔

مہوں سنیہہ سکوچ بس سنمکھ کہی نہ بین

درسن ترپت نہ آجو لگی پیم پیاسے نین

میں نے بھی پریم اور لجا کے وش اُن کے سامنے آج تک مُنہ نہیں کھولا۔ میرے پریم کے پیاسے نیتر اُن کے درشن کرتے کرتے کبھی ترپت نہیں ہوئے۔

بِدھی نہ سکیو سہی مور دُلار۔ نیچ بیچو جننی مس پارا

یہو کہت موہی آجو نہ سوبھا۔ اپنیں سمجھی سادھو سُچی کو بھا

بدھاتا میرے اس پریم کو سہہ نہ سکے انہوں نے نیچ ماتا کو نمت بنا کر میرے اور سوامی کے بیچ بہت فرق ڈال دیا ہے۔ یہ کہنا بھی آج مجھ کو شوبھا نہیں دیتا۔ کیونکہ اپنی زبانی اپنے آپ کو نیک اور پاک باز کہنے سے کوئی نیک اور پاک باز نہیں بن جاتا۔

ماتو مندی میں سادھو سُچالی۔ اُر اس آنت کوٹی کچالی

پھرئی کہ کودو بالی سُسالی۔ مُکتا پرسو کہ سنبک کالی

میری ماتا نیچ ہے۔ اور میں اچھے چال چلن والا نیک پُرش ہوں من میں ایسا وچار کرنا ہی کروڑوں نیچ کرموں کے برابر ہے۔ کیا نیچ کودو کی بالی اُتم دھان پھل سکتی ہے۔ کیا گھونگی موتی پیدا کر سکتی ہے۔

سپنیہوں دوسک لیسو نہ کاہو۔ مور ابھاگ اُدَدھی اوگاہو

بنو بجھیں رنج اگھ پری پاکو۔ جارہیوں جائیں جننی کہی کاکو

سپنے میں بھی کسی کو دوش کا لیش ماتر بھی نہیں ہے۔ میرا دُربھاگیہ (بُری تقدیر) ہی اتھاہ سمندر ہے۔ اپنے پاپوں کے انجام کو سمجھے بغیر ہی میں نے ماتا کو کڑوے بچن کہہ کر بِرتھا ہی جلایا ہے۔

ہردیاں ہیری ہارئیوں سب اور۔ ایک ہی بھانتی بھلیہی بھل مورا

گر گوسائیں ساہب سیارامو۔ لاگت موہی نیک پرینامو

ہردے میں میں سب طرف ڈھونڈ ڈھونڈ کر ہار گیا ہوں۔ مجھے کوئی اُپائے ہاتھ نہیں آیا۔ اب ایک ہی طرف سے نشچے ہی (یقیناً) میرا بھلا ہوگا۔ وہ یہ کہ گرو مہاراج پرم دیالو اور سرو سامرتھ ہیں۔ اور شری سیتا رام جی میرے سوامی ہیں۔ اس سے مجھے جان پڑتا ہے کہ انت میں میرا بھلا ہوگا۔

سادھو سبھاں گر پربھو نکٹ کہیوں سُتھل ستی بھاؤ

پریم پرپنچو کہ جھوٹھ پھر جانہیں مُنی رگھو راؤ

سادھو کی سبھا میں گرو جی اور سوامی جی کے نزدیک اس تیرتھ

سنتھان ہیں یہی سچے بھاؤ سے کہتا ہوں۔ یہ پریم ہے یا چھل ہے۔ جھوٹ ہے یا سچ ہے۔ اس کو منی وسشٹ جی اور شری رگھوناتھ جی ہی جانتے ہیں۔

بھوپتی مرن پیم پنو راکھی۔ جننی گنتی جگت سب ساکھی
بلکی نہ جاہیں بکل مہتاری۔ جرہیں دسہہ جر پر نر ناری

پریم پرن کو نباہ کر پتا جی کا مرن ہوا۔ اس کو اور ماتا کی بری عقل کو سب جگت جانتا ہے۔ ماتائیں اتنی بہا دکھی ہیں کہ دیکھی نہیں جاتیں۔ ایودھیا پوری کے استری پرش دسہہ تاپ کے مارے جل رہے ہیں

مہیں سکل انرتھ کر مولا۔ سو سنی سمجھی سہیوں سب سولا
سنی بن گون کینہہ رگھوناتھا۔ کری منی بیش لکھن سیا ساتھا
بنو پانہنہ پیادے ہی پائیں۔ شنکر و ساکھی رہیوں اہی گھائیں
بہوری نہاری نشاد سنیہو۔ کلس کٹھن ار چھید نہ بیہو

میں ان سارے انرتھوں کی جڑ ہوں۔ یہ سن کر اور سمجھ کر میں نے سب دکھ سہن کر لیا ہے۔ یہ سن کر کہ شری رام چندر جی منی کا سا بھیس دھارن کر کے سیتا کو اور لکشمن کو ساتھ لے کر ننگے پاؤں پیدل ہی بن کو چل دیئے شنکر جی ساکشی ہیں۔ کہ ایسے گھاؤ سے بھی میں زندہ رہ گیا۔ پھر نشاد راج کا پریم دیکھ کر میرا جگر سے بھی سخت ہردہ پھٹ نہیں گیا۔

اب سب آنکھنہہ دیکھیوں آئی۔ جیئت جیو جڑ سبئی سہائی
جنہہ ہی نرکھی مگ سانپنی بیچھی۔ تجہوں لشم بشو تامس تیچھی

اب یہاں آ کر سب آنکھوں سے دیکھ لیا یہ جڑ جیو (یعنی میں) زندہ رہ کر سب کچھ سہن کرے گا۔ جن کو دیکھ کر راستے کی سانپنی اور بچھی بھی اپنی تیز زہر کو تیاگ دیتی ہیں۔ اور غصے سے پھنکارتی ہوئی اپنے غصہ کو چھوڑ دیتی ہیں۔

تیہی رگھونند لکھن سیا انہت لاگے جاہی
تاسو تنیہ تجی دسہہ دکھ دیو سہاوی کاہی

ایسے شری رگھوناتھ لکشمن اور سیتا جی کو بھی جس کیکئی نے اپنے دشمن سمجھا۔ اس کیکئی کے پتر مجھ کو چھوڑ کر بدھاتا دسہہ دکھ اور کس کو دے؟

سنی اتی بکل بھرت بر بانی۔ آرتی پریتی بنے نہئے سانی
سوک مگن سب سبھاں کھبھارو۔ منہوں کمل بن پریو تسارو

بھرت جی کی سندر بانی جو دیا کلتا دکھ پریم نمرتا نیتی سے بھری پوری تھی کو سن کر سب لوگ شوک کے سمندر میں ڈوب گئے۔ ساری سبھا میں ایسا کلیش چھا گیا۔ مانو کمل کے بن میں کہر پڑ گئی ہو۔

کہی انیک بدھی کتھا پرانی۔ بھرت پربودھو کینہہ منی گیانی
بولے اچت بچن رگھونندو۔ دن کر کل کیرو بن چندو

تب گیانی منی وسشٹ جی نے انیک پرکار کی پرانی کتھائیں کہہ کر بھرت جی کا سمادھان کیا۔ (تسلی تشفی کی) پھر سوریہ کل رُوپی کمد بن کے کھلانے والے چندرما شری رگھونندن اچت بچن بولے۔

تات جایاں جیاں کرہو گلانی۔ ایس ادھین جیو گتی جانی
تینی کال تیہوں بھون مت موریں۔ پنیہ سلوک تات تر توریں

ہے تات اس میں تم ویرتھ ہی سوچ کرتے ہو۔ جیو پرتنتر ہے۔ اس کی ساری گتی کو ایشور کے ادھین سمجھو۔ میرے مت میں تو بھوت بھوشیہ اور ورتمان تینوں کالوں (ماضی مستقبل اور حال) اور پرتھوی سورگ پاتال تینوں لوکوں کے سب پنیہ آتما سگری لوگ تم سے نیچے ہیں۔

اُرانت تمہہ پر کٹلائی۔ جائی لوک پرلوک نسائی
دوش دیہیں جننی ہی جڑ تیہی۔ جنہہ گر سادھو سبھا نہیں سیئی

من میں بھی تم پر کٹلتا کا دوش لگانے سے یہ لوک اور پرلوک دونوں نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ماتا کیکئی کو وہی مورکھ لوگ دوشی ٹھہراتے ہیں۔ جنہوں نے گرو اور سادھوؤں کی سبھا کا کبھی ست سنگ نہیں کیا۔

میٹہہیں پاپ پرپنچ سب اکھل امنگل بھار

لوک سبھجسو پرلوک سکھو سُمرت نامو تمہار

ہے بھرت تمہارے نام کا سمرن کرتے ہی سب پاپ، اگیان اور سب امنگلوں کا بھار (سب آفتوں کا بوجھ) مٹ جائے گا۔ اور لوک میں نیک نامی ہوگی اور پرلوک میں سُکھ کی پراپتی ہوگی۔

کہیُوں سبھاؤ ستیہ سِو ساکھی۔ بھرت بھُومی رہ رائری راکھی

تات کُترک کرہو جنی جائیں۔ بیر پریم نہیں دُرئی دُرائیں

ہے بھرت! شوجی ساکشی ہیں۔ میں بالکل سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ پرتھوی تمہارے ہی ستیہ دھرم اور بھگتی بھاؤ کے آسرے ٹھہری ہوئی ہے۔ ہے تات! تم دیکھا کو ترک نہ کرو۔ ویر اور پریم چھپانے سے نہیں چھپا سکتے۔

مُنی گن نکٹ بہگ مرگ جاہیں۔ بادھک بدھک بلوکی پراہیں

ہت انہت پسو پچھیو جانا۔ مانش تنو گن گیان ندھانا

پشو اور پنچھی بھی بے دھڑک منیوں کے پاس چلے آتے ہیں۔ پر ہنسا کرنے والے شکاریوں کو دیکھتے ہی وہ بھاگ جاتے ہیں۔ پشو پنچھی دوست دشمن کو پہچانتے ہیں۔ پھر منش شریر کا تو کہنا ہی کیا! وہ تو گُن اور گیان کا بھنڈار ہی ہے۔

تات تمہہ ہی میں جانیوں نیکیں کروں کاہ اسمنجس جیکیں

راکھیو رایں ستیہ موہی تیاگی تنو پرہریو پیم پن لاگی

ہے تات! تمہیں میں بھلی بھانت جانتا ہوں۔ پر کیا کروں۔ من میں بڑا اسمنجس (پس و پیش کی حالت جب کہ دو باتوں میں سے ایک کا بے لوگ نشچہ نہ ہو جائے اس دشا کو اسمنجس کہتے ہیں) ہے۔ راجہ نے مجھے تیاگ کر ستیہ دھرم کا پالن کیا۔ اور اپنے پریم کے پرن کو نباہتے ہوئے پران تیاگ دیئے۔

تاسُو بچن میٹت من سوچو۔ تیہی تیں ادھک تمہار سنکوچو

تا پر گرمو ہی آیسو دینہا۔ اوسی جو کہہو چہیوں سوئی کینہا

اُن کے بچنوں کو مٹاتے ہوئے میرے من میں سوچ ہوتا ہے۔ پرنتو

اس سے بڑھ کر مجھے تمہارا سنکوچ ہے (تمہارے پریم کا ڈر۔ الفاظ تمہارے پریم میں کوئی بادھا نہ آجائے اس بات کا ڈر ہے)۔ اس پر بھی گروجی نے مجھے آگیا دی ہے۔ اس لئے اب تم مجھ سے جو کچھ کہو وہ میں اوشیہ ہی کرنا چاہتا ہوں۔

منو پرسن کری سکیچ تجی کہہو کروں سوئی آجو

ستیہ سندھ رگھو بر بچن سُنی بھا سُکھی سماجو

تم من کو پرسن کر کے اور سنکوچ کو تیاگ کر جو کچھ کہو میں آج وہی کروں گا۔ ستیہ برت دھاری شری رگھو بیر جی کے بچن سُن کر سارا سماج سُکھی ہو گیا۔

سُر گن سہت سبھے سُرراجو۔ سوچہیں چاہت ہون اکاجو

بنت اپاؤ کرت کچھو ناہیں۔ رام سرن سب کے من ماہیں

دیوتاؤں سہت دیوراج اندر ڈر کر سوچنے لگے کہ بس اب بنا بنایا کام بگڑا ہی چاہتا ہے۔ اپائے کرتے کچھ بنتا نہیں تب تو وہ اپنے من سے شری رام چندر جی کی شرن گئے۔

بہوری بچاری پرسپر کہہیں۔ رگھوپتی بھگت بھگتی بس اہہیں

سُدھی کری انبرلش پرہلادا۔ بھے سُر سُرپتی نپٹ نراسا

پھر سب دیوتا گن وچار کر کے آپس میں کہنے لگے۔ کہ شری رگھوناتھ جی تو بھگتوں کی بھگتی کے وش میں ہیں۔ امبریش اور دُرباسا کی یاد آتے ہی دیوتا اور دیوراج اندر بالکل ہی نراش (مایوس) ہو گئے۔

سہے سُرنہ بہُو کال لیشادا۔ نرہری کئے پرگٹ پرہلادا

لگی لگی کان کہہیں دُھنی ماتھا۔ اب سُر کاج بھرت کے ہاتھا

پہلے دیوتاؤں نے بہت کال تک کلیش سہے تب بھگت شرومنی پرہلاد نے نرسنگھ بھگوان کو پرگٹ کیا تھا۔ سب دیوتا سر دھُن کر کانا پھوسی کرتے ہیں۔ کہ اب دیوتاؤں کا کام بھرت جی کے ہاتھ ہے۔

آن اپاؤ نہ دیکھئے دیوا۔ مانت رام سُسیوک سیوا

ہیاں سپریم سُمرہو سب بھرت ہی۔ نج گن سیل رام بس کرت ہی

ہے دیوگن! اور اُپائے کوئی دکھائی نہیں دیتا۔ شری رام جی اپنے اُتم سیوک کی سیوا کو مانتے ہیں۔ اس لئے اپنے من سے سچے پریم بھاؤ سے اپنے گُن شیل سے شری رام جی کو وش میں کرنے والے بھرت جی کا سمرن کرو۔

سُنی سُر مت سُر گرُ کہیو بھل تمہار بڑ بھاگو
سکل سُمنگل مُول جگ بھرت چرن انُوراگو

دیوتاؤں کے گرو برہسپتی جی اُن کے ایسے مت کو سُن کر کہنے لگے کہ ہے دیوتاؤ! تمہارا بڑا ہی سوبھاگیہ ہے۔ جو تم نے ایسا اچھا وچار کیا۔ بھرت جی کے چرنوں کی پریتی سنسار میں سارے سُندر منگلوں کا مُول ہے۔

سیتاپتی سیوک سیو کائی۔ کام دھینو سیئے سرس سُہائی
بھرت بھگتی تمہرے من آئی۔ تجہو سوچ بدھی بات بنائی

سیتاپتی شری رام جی کے سیوک بھرت جی کی سیوا سینکڑوں کام دھینوؤں کے سمان اُتم ہے۔ تمہارے من میں بھرت جی کے پرتی جو اب بھگتی بھاو پرگٹ ہو گیا ہے۔ سو اب تم سوچ چھوڑ دو۔ یقین جانو کہ بدھاتا نے سب بات بنا دی ہے۔

دیکھو دیوپتی بھرت پربھاؤ۔ سہج سُبھائے بیبس رگھوراؤ
من تھر کرہو دیو ڈرو ناہیں۔ بھرت ہی جانی رام پرچھاہیں

ہے دیوراج اندر! بھرت جی کا پربھاو تو دیکھو۔ کہ جن کے سبھاوک پریم کے وش میں شری رگھوناتھ جی ہیں۔ اپنے من کو سیتھر کرو ڈرو نہیں۔ بھرت جی کو شری رام چندر جی کی پرچھائیں (سایہ) جانو (جیسے سایہ منش کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ اُسکی مرضی کا اُلنگھن نہیں کرتا ویسے ہی بھرت جی بھی شری رام جی کی اچھیا انوسار ہی چلیں گے۔ جو شری رام جی کی مرضی ہوگی بھرت جی بھی وہ ہی کچھ کریں گے اور کہیں گے۔

سُنی سُر گُر سُر سمّت سوچُو۔ انترجامی پربھوہی سکوچو
نج سر بھارُ بھرت جیاں جانا۔ کرت کوٹی بدھی اُر انُومانا

دیوتاؤں اور دیو گرو برہسپتی جی کی آپس میں بات چیت کو سُن کر انترجامی پربھو شری رام چندر جی کو بڑا سنکوچ ہوا۔ جب بھرت جی نے جان لیا کہ پربھو نے ساری ذمہ داری کا بھار مجھ پر ہی ڈال دیا ہے۔ اتھوا میری اچھیا کو ہی پردھان مان لیا ہے تو وہ اپنے من میں کروڑوں پرکار کے وچار کرنے لگے۔

کری بچارُ من دینہی ٹھیکا۔ رام رجائیس آپن نیکا
نج پن تجی راکھیو پن مورا۔ چھوہ سنیہو کینہ نہیں تھورا

سب طرف وچار کر کے انت میں بھرت جی نے من میں یہی فیصلہ کیا کہ شری رام جی کی آگیا میں ہی میرا کلیان ہے۔ انہوں نے اپنا پرن چھوڑ کر میرا پرن رکھا ہے۔ یہ ان کی مجھ پر اپار کرپا اور اتھاہ پریم ہے۔

کینہہ انُوگرہ امت اتی سب بدھی سیتا ناتھ
کری پرنامو بولے بھرتو جوری جلج جگ ہاتھ

سب پرکار سیتاپتی شری رگھوناتھ جی نے مجھ پر اپار کرپا کی ہے۔ یہ سب کچھ وچار کر کے بھرت جی اپنے کمل کے سمان سُندر ہاتھوں کو جوڑ کر پرنام کر کے بولے۔

کہوں کہاوؤں کا اب سوامی۔ کرپا امبونِدھی انترجامی
گُر پرسن صاحب انُوکولا۔ مٹی ملن من کلپت سُولا

ہے کرپا کے سمندر! ہے انتریامی! ہے سوامی! اب میں کیا کہوں اور کیا کہاؤں۔ گرو دیو مجھ پر پرسن ہیں۔ اور آپ سوامی میرے انوکول (حق میں) ہیں۔ یہ جان کر میرے من کی کلپت ملین پیڑ مٹ گئی ہے۔

اپڈر ڈریوں نہ سوچ سمولیں۔ ربی ہی دوس دیو دسی بھولیں
مور ابھاگو ماتو کٹلائی۔ بدھی گتی بشم کال کٹھنائی
پاؤں روپی سب ملی سوہی گھالا۔ پرنتپال پن آپن پالا
یہ نئی ریتی نہ راؤری ہوئی۔ لوک ہوں بید بدت نہیں گوئی

میں جھوٹے ڈر سے ہی ڈگمگیا تھا۔ میری سوچ کا کوئی کارن ہی

نہ تھا! ہے دیو. یدی کوئی دشا بھول جائے تو اس میں سورج کا کیا دوش ہے. میری بُری تقدیر و ماتا کی کٹلتا و بدھاتا کی گتی اور کال کی کٹھنتا ان سب نے مل کر پاؤں پھیلا کر مجھے نشٹ کرنا چاہا تھا سو ہے پرنتپال (شرن میں آئے ہوئے کی رکشا کرنے والے) سوامی آپ نے اپنا پرن نباہ کر مجھے بچا لیا. یہ آپ کی کوئی نئی ریتی نہیں ہے. یہ لوک اور وید میں پرسدھ ہے چھپی ہوئی نہیں ہے۔

جگ انبھل بھل ایکو گوسائیں۔ کہیئے ہوئی بھل کاسو بھلائیں
دیو دیو تر و سرس سبھاؤ۔ سنمکھ بمکھ نہ کاہو کاؤ

سارا جگت تیری گن آتمک ہونے کے کارن گنوں اور دوشوں سے سنا ہوا ہے. اس لئے پورن روپ سے کوئی بھی نردوش نہیں ایک آپ ہی گن انیت ہونے کے کارن بھلے ہیں تو پھر آپ جیسے سوامی کی شرن میں آ کر اگر میری بھلائی نہ ہوتی تو اور کس کے دوارا بھلائی کی جانے پر میری بھلائی ہو سکتی تھی؟ ہے دیو! آپ کا سبھاؤ کلپ برکش کے سمان ہے. وہ نہ کسی کا کبھی شترو ہے. اور نہ متر. سب کے لئے سمان ہے.

جائی نکٹ پہچانی تر و چھاہیں سمنی سب سوچ
مانگت ابھمت پاو جگ راؤ رنک بھل پوچ

اس کلپ برکش کو پہچان کر جو اس کے پاس جائے. تو اس کا سایہ ساری چنتاؤں کو ناش کر دیتا ہے. راجہ. کنگال و بھلے برے سنسار میں سبھی اس سے مانگتے ہی من چاہی وستو پاتے ہیں.

لکھی سب بدھی گر سوامی سنیہو۔ مٹیہو چھوبھ نہیں من سندیہو
اب کرونا کر کیجئے سوئی۔ جن ہت پربھو چت چھوبھ نہ ہوئی

میں گرو اور سوامی کا سب پرکار اپنے پرتی پریم دیکھ کر شانت چت ہو گیا ہوں. من کی ساری ویاکلتا مٹ گئی ہے. ہے دیا کے بھنڈار! اب آپ وہی کچھ کیجئے جس سے میری وجہ سے آپ کے چت میں اشانتی نہ ہو.

جو سیوک صاحب ہی سنکوچی۔ نج ہت چہئی تاسو متی پوچی
سیوک ہت صاحب سیوکائی۔ کرے سکل سکھ لوبھ بہائی

جو سیوک سوامی کو سنکوچ میں (بیس و پیش میں) ڈال کر اپنی بھلائی کرنی چاہتا ہے. اُس کی بدھی نیچ ہے سیوک کا بھلا تو سوامی کی سیوا کرنے میں ہی ہے. وہ سیوا سارے سُکھوں اور لوبھوں کو چھوڑ کر کرنی چاہیئے.

سوارتھ ناتھ پھیرے سب ہی کا۔ کیئیں رجائی کوٹی بدھی نیکا
یہ سوارتھ پرمارتھ سارو۔ سکل سکرت پھل سگتی سنگارو

ہے ناتھ! آپ کے ایودھیا واپس لوٹنے میں سبھی کا سوارتھ اور پرمارتھ کا نچوڑ ہے. اور سارے پُن کرموں کا پھل اور سُندر گتیوں کا سنگار ہے. (ارتھات سب سے اوچی گتی بھی ہے.)

دیو ایک بنتی سُنی موری۔ اُچت ہوئی تس کرب بہوری
تلک سماج ساجی سب آنا۔ کریئے سپھل پربھو جوں من مانا

ہے دیو! میری ایک بنتی سُنیئے! پھر جیسا اُچت ہو ویسا ہی کر لینا. راج تلک کا سارا سامان سجا کر لایا گیا ہے. یدی آپ کا من مانے تو سپھل کیجئے.

سانج پٹھیئی موہی بن کیجئے سب ہی سناتھ
نتر و پھیریہیں بندھو دو و ناتھ چلوں میں ساتھ

چھوٹے بھائی شترُوگھن سمیت آپ مجھے بن باس دیجئے اور آپ ایودھیا لوٹ کر سب کو سناتھ (یتیمی کو دور کرنا) کیجئے نہیں تو ہے ناتھ! لکشمن اور شترُوگھن دو تو بھائیوں کو لوٹا دیجئے. میں آپ کے ساتھ چلوں گا.

نتر و جاہیں بن تینیو بھائی۔ بہوریئے سیا سہت رگھو رائی
جیہی بدھی پربھو پرسن من ہوئی۔ کرونا ساگر کیجئے سوئی

تاہم تینوں بھائی بن میں جائیں اور آپ ہے رگھوناتھ جی! سیتا جی سمیت ایودھیا لوٹ جائیے. ہے پربھو! جس پرکار بھی آپ کا من پرسن ہو. ہے دیا کے سمندر! آپ وہی کیجئے.

دیوں دینہہ سب موہی ابھارو۔ مورین نیتی نہ دھرم بچارو
کہیؤں بچن سب سوارتھ ہیتو۔ رہت نہ آرت کیں چت چیتو

ہے دیو! آپ نے سب ذمہ داری مجھ پر ہی ڈال دی ہے۔ پر مجھ میں نہ تو نیتی ہے نہ دھرم اور نہ وچار ہی ہے۔ جو بھی بچن کہہ رہا ہوں وہ سب سوارتھ کے لئے کہہ رہا ہوں۔ دُکھی مُنش کے من میں سوچ وچار کی شکتی نہیں رہتی ہے۔

آتر رُود بیٹھی نہیں سوامی کہائی۔ سو سیوکو لکھی لاج لجائی
اس میں اوگن اُودھی اگادھو۔ سوامی سنیہہ سراہت سادھو

سوامی کی آگیا کو سُن کر جو جواب دیتا ہے۔ ایسے سیوک کو دیکھ کر شرم کو بھی شرم آتی ہے۔ چونکہ میں بھی آپ کو جواب دے رہا ہوں۔ اس لئے ایسا نیچ سیوک اوگنوں کا اتھاہ سمندر بن ہی رہا ہوں۔ ہے سوامی! آپ کا مجھ پر ایسا پریم ہے کہ آپ پھر بھی مجھے سادھو فرش کہہ کر میری سراہنا کرتے ہیں۔

اب کرپال موہی سو مت بھاوا۔ سکچ سوامی من جائیں نہ پاوا
پربھو پد سپتھ کہیوں ستی بھاؤ۔ جگ منگل ہت ایک اُپاؤ

ہے کرپالو! اب تو مجھے وہی بات من کو بھاتی ہے جس سے آپ کے من میں کچھ سنکوچ نہ ہو۔ پربھو! آپ کے چرنوں کی سوگند ہے میں بالکل سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جگت کے کلیان کے لئے ایک ہی اُپائے ہے۔

پربھو پرسن من سکچ تجی جو جیہی آیسو دیب
سو سر دھری دھری کری ہی سب میٹیہی انٹ اور یب

پرسن من سے سنکوچ چھوڑ کر ہے پربھو! آپ جیسے جو آگیا دیں گے۔ اُسے سب لوگ آدر پوروک سر ماتھے پر دھر کر کرینگے اور سب اُپدرو اور الجھنیں مٹ جائیں گی۔

بھرت بچن سُچی سُنی سُر ہرشے۔ سادھو سراہی سُمن سُر برشے
اسمنجس بس اودھ لواسی۔ پرمُدت من تاپس بنباسی

بھرت جی کے سُندر بچن سُن کر دیوتا لوگ پرسن ہوئے۔ اور "ٹھیک کہا ٹھیک"، ایسا کہہ کر سراہنا کرتے ہوئے پھول برسانے لگے۔ ایودھیا نواسی سخت بے چین ہو گئے کہ دیکھیں اب شری رامچند

کیا کہتے ہیں۔ بن میں رہنے والے تپسوی لوگ من میں یہ آشا رکھ کر کہ بھگوان بن میں رہیں گے بہت ہی پرسن چت ہو گئے۔

چُپ ہی رہے رگھوناتھ سنکوچی۔ پربھو گتی دیکھی سبھا سب سوچی
جنک دُوت تیہی اوسر آئے۔ مُنی بسشٹھ سُنی بیگی بولائے

شری رگھوناتھ جی سنکوچ کے وش ہوئے چُپ ہو رہے ہیں۔ پربھو کی یہ دشا دیکھ کر ساری سبھا سوچ کے وش ہو گئی۔ اُسی سمے وہاں جنک جی کے دُوت آئے۔ ان کا آگمن سُن کر مُنی وشِشٹ جی نے انہیں فوراً بلا لیا۔

کری پرنام تنہہ رام نہارے۔ بیشو دیکھی بھئے نپٹ دُکھارے
دُوتنہہ مُنی بر بوجھی باتا۔ کہہو بدیہہ بھوپ کُسلاتا

وہ دُوت شری رگھوناتھ جی کو پرنام کر کے اور اُن کو مرگ شالا اوڑھے ہوئے دیکھ کر بہت ہی دُکھی ہوئے۔ مُنی شریشٹھ وشِشٹ جی نے دُوتوں سے پوچھا کہ کہو! راجہ جنک کُشل تو ہیں؟

سُنی سکچائی ناہی مہی ماتھا۔ بولے چر بر جوریں ہاتھا
بوجھب راؤر سادر سائیں۔ کُسل ہیتو سو بھیئو گوسائیں

مُنی کے پرشن کو سُن کر بڑے ادب سے لجاتے ہوئے دھرتی پر مستک ٹیک کر ہاتھ جوڑ کر وہ شریشٹھ دُوت بولے۔ ہے سوامی! آپکا آدر کے ساتھ کُشل پوچھنا ہی ہے گوسائیں! کُشل کا کارن ہو گیا۔

ناہیں تے کوسل ناتھ کیں ساتھ کُسل گئی ناتھ
متھلا اودھ بسیش تیں جگ سب بھیئو اناتھ

نہیں تو ہے ناتھ! کوشل پتی شری دشرتھ جی کے ساتھ ہی کُشل چلی گئی۔ اُن کے دیولوک جانے سے سب جگت ہی اناتھ ہو گیا ہے۔ پرنتو متھلا اور اودھ تو خاص کر بے آسرے ہو گئے۔

کوسل پتی گتی سُنی جنکورا۔ بھے سب لوک سوک بس بورا
جیہیں دیکھے تیہی سمے بدیہو۔ نامو ستیہ اس لاگ نہ کیہو

کوشل پتی دسرتھ جی کی مرتیو کا سماچار سُن کر جنک پُرواسی

سبھی لوگ شوک کے مارے پاگل ہو گئے۔ جنہوں نے اُس سمے بدیہہ راج جنک کو دیکھا ہے۔ وہ اس شنک میں پڑ گئے۔ کہ ان کا بدیہہ نام سچا ہے۔ (ارتھات بدیہہ راج جنک جی کو دیہہ ابھیمان رہت ہونے کے کارن شوک ہونا نہیں چاہیئے۔ تھا لیکن دشرتھ جی کے مرنے کی خبر سُن کر اُن کو اتنا شوک ہوا۔ کہ لوگوں کو یہ شنک گذرا کہ یہ بدیہہ کہاں ؟ ان کا جھوٹا ہی نام بدیہہ رکھدیا ہے۔ کیونکہ دیہہ ابھیمان رہت بدیہہ کو شوک کیسا۔ ؟)

رانی کُچالی سُنت نرپالہی۔ سُوجھ نہ کچھو جس مُنی بِنُو بیالہی
بھرت راج رگھوبر بنباسُو۔ بھا مِتھلیسہی ہردیاں ہراسُو

رانی کیکئی کی اس بُری کرتُوت کو سُن کر راجہ کو کچھ نہ سُوجھا۔ جیسے سانپ کو منی کے بنا کچھ نہیں سوجھتا ہے۔ پھر بھرت کو راج تلک اور شری رامچندر جی کو بن باس سُن کر تو متھلا نریش جنک جی کے من میں بہت ہی دُکھ ہُوا۔

نرپ بُوجھے بُدھ سچو سماجُو۔ کہہُو بچاری اُچت کا آجُو
سمجھی اودھا سمنجس دوؤُ۔ چلیے کہ رہیئے نہ کہہ کچھو کوؤُ

راجہ نے تب پنڈتوں اور منتریوں سے پُوچھا کہ اب کیا کرنا چاہیئے ؟ ایودھیا جانا چاہیئے یا نہ جانا چاہیئے" من میں اس بات کا نشچیہ کوئی نہ کر سکا۔ اس لئے سب ہی لیس و پیش میں پڑ گئے۔ اور اُتر نہ دے سکنے کے کارن چُپ رہے۔

نرہیں دھیر دھری ہردیاں بچاری۔ پٹھئے اودھ چتر چر چاری
بُوجھی بھرت ستی بھاؤ کبھاؤ۔ آیہُو بیگی نہ ہوئی لکھاؤ

جب کسی نے کوئی بھی صلاح نہ دی۔ تو راجہ نے من میں دھیر دھر کر اور سوچ سمجھ کر ایودھیا کو چار جاسُوس بھیجے۔ اُنہیں یہ ہدایت کی گئی کہ جا کر دیکھ آؤ کہ بھرت جی کی شری رام چندر جی کے پرتی کیسی بھاونا ہے۔ وہ اُن کے سمبندھ میں اچھا بھاو رکھتے ہیں یا بُرا۔ ایسا پتہ کر کے جلدی لوٹ آنا۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی ایودھیا میں پہچان لیوے۔

گئے اودھ چر بھرت گتی بُوجھی دیکھی کرتُوتی
چلے چتر کُوٹ ہی پھر تو چار چلے ترہُوتی

جاسُوس ایودھیا کو چلے گئے۔ اور بھرت جی کا بھاو دیکھ کر اور اُنکی اتم کرنی کو جان کر جیسے ہی بھرت جی چتر کوٹ کو چلے وہ متھلا کو چل دیئے۔

دوتنہہ آئی بھرت کئی کرنی۔ جنک سماج جتھا متی برنی
سُنی گُر پرجن سچو مہی پتی۔ بھے سب سوچ سنیہہ بکل اتی

جاسُوسوں نے جنک پور آ کر جنک سبھا میں اپنی بُدھی انوسار بھرت جی کی اتم کرنی کا ورنن کیا۔ جس کو سُنکر گرو کُٹمبھی منتری اور راجہ سب سوچ اور پریم کے مارے ویاکل ہو گئے۔

دھری دھیر جو کری بھرت بڑائی۔ لئے سُبھٹ ساہنی بولائی
گھر پُر دیس راکھی رکھوارے۔ ہئے گئے رتھ بہو جان سنوارے

پھر جنک جی نے دھیر دھر کر بھرت جی کی بڑی پرسنشا کی اور شریشٹھ یودھا اور سینا پتیوں کو بُلایا۔ گھر نگر اور دیش میں رکھشکوں کو رکھ کر (گھر نگر اور دیش کی حفاظت کا پربندھ کر کے) گھوڑے ہاتھی رتھ وغیرہ بہت سی سواریاں تیار کیں۔

دُگھری سادھی چلے تت کالا۔ کئے بشرامُو نہ مگ مہی پالا
بھورہیں آجُو نہائی پریاگا۔ چلے جمنُو اُترن سبُو لاگا

وہ دُگھڑیا مہُورت سادھ کر اُسی سمے چلدیئے۔ راستے میں راجہ جنک نے کسی جگہ بھی مقام نہیں کیا۔ آج ہی سویرے پریاگ راج میں نہا کر چلے ہیں۔ جب سب راج سماج جمنا جی کے پار اُترنے لگا۔

خبری لین ہم پٹھئے ناتھا۔ تنہہ کہی اس مہی ناٹیو ماتھا
ساتھ کرات چھ ساتک دینہے۔ مُنی برتُرت بدا چر کینہے

تب ہے ناتھ! ہمیں خبر لینے کے لئے بھیجا اُنہوں نے ایسا کہہ کر پرتھوی پر مستک ٹیکا۔ مُنی شریشٹھ وسشٹ جی نے چھ سات بھیلوں کو ساتھ دے کر دوتوں کو فوراً وداع کر دیا۔

سُنت جنک آگونُو سبُو ہرشیُو اودھ سماجُو
رگھونندن ہی سکوچُو بڑ سوچ بیبس سُر راجُو

ایودھیا کے لوگ جنک جی کے آنے کی خبر سُن کر پرسن ہو گئے

شری رام جی کو بڑا سنکوچ ہُوا۔ اور دیوراج اندر تو بہت ہی سوچ کے وش ہو گئے۔

گرئی گلانی کُٹل کیکئی۔ کاہی کہے کیہی دوشنو دیہی

اس من آنی مُدت نرناری۔ بھیو بھوی رہب دِن چاری

کیکئی شرم کے مارے مری جاتی ہے۔ کِس کو کہے۔ اور کِس کو دوش دے؟ ایودھیا کے استری پُرش من میں یہ سوچ کر پرسن ہو رہے ہیں۔ کہ اب جنک جی کے آنے پر ہمیں دو چار دن اور ٹھہرنے کا موقع مِل جائے۔

ایہی پرکار گت باسر سوؤ۔ پرات انہان لاگ سبُو کوؤ

کری مجنو پو جہیں نرناری۔ گنپ گوری تِرپُراری تماری

اس پرکار وہ دِن بھی بیت گیا۔ پراتہ کال اُٹھ کر سب اشنان کرنے لگے۔ اشنان کر کے سب استری پُرش گنیش، پاربتی، شوجی اور سوریہ بھگوان کی پوجا کرنے لگے۔

رما رمن پد بندی بہوری۔ بنوہیں انجُل انچل جوری

راجا رامُو جانکی رانی۔ آنند اودھی اودھ رجدھانی

سُبس بسو پھری سہت سماجا۔ بھرت ہی رامُو کرہُوں جُب راجا

ایہی سُکھ سُدھاں سینچی سب کاہُو۔ دیو دیہُو جگ جیون لاہُو

پھر لکشمی کے سوامی شری وشنو بھگوان کے چرنوں کی بندنا کر کے دونو ہاتھ جوڑ کر اور آنچل پسار کر بنتی کرتے ہیں۔ کہ شری رام چندر جی راجہ ہوں اور جانکی جی رانی ہوں۔ اور راجدھانی اودھ آنند کی حد ہو کر سماج سہت پھر سُکھ اور شانتی سے بسے۔ شری رام چندر جی بھرت جی کو یوراج بنائیں۔ اور اس سُکھ امرت سے پری پورن کر کے ہے دیو! ہمیں سنسار میں جیون کا لابھ دیجئے۔

گُر سماج بھائینہ سہت رام راجُو پُر ہوؤ

اچھت رام راجا اودھ مریئے مانگ سبُو کوؤ

گُرو سماج بھائیوں سمیت شری رام جی کا راج ایودھیا پُری میں ہو اور رام جی کے راجہ ہوتے ہی ہم لوگ ایودھیا میں مر جائیں

سب کوئی یہی مانگتے ہیں۔

سُنتی سنیہہ مئے پُرجن بانی۔ نندہیں جوگ برتی مُنی گیانی

ایہی بدھی نتیہ کرم کری پُرجن۔ راہی کرہیں پرنام پُلکی تن

ایودھیا پُری کے لوگوں کی پریم مئے بانی کو سُن کر گیانی مُنی بھی اپنے یوگ اور ویراگ کو اُن کے پریم کے مقابلے میں تُچھ سمجھتے ہیں اس پرکار اودھ نواسی نتیہ کرم کر کے پُلکت شریر ہو کر شری رام جی کو پرنام کرتے ہیں۔

اونچ نیچ مدھیم نرناری۔ لہہیں درسُ نج نج انوہاری

ساودھان سب ہی سنمانہیں۔ سکل سراہت کرپا ندھانہیں

اونچ نیچ درمیانی سبھی جاتیوں کے استری پُرش اپنی اپنی بھاونا کے انوسار شری رام جی کا درشن کرتے ہیں۔ شری رام جی ساودھانی (پورے غور کے ساتھ) کے ساتھ سب کا آدر کرتے ہیں اور سبھی استری پُرش کرپا کے بھنڈار شری رام چندر جی کی سراہنا کرتے ہیں۔

لرکائی ہی تیں رگھو بر بانی۔ پالت نیتی پریتی پہچانی

سیل سکوچ سندھو رگھو راؤ۔ سُمکھ سُکو چن سرل سبھاؤ

کہ شری رام چندر جی کی تو بچپن سے ہی یہ عادت ہے۔ کہ وہ پریم کو پہچان کر نیتی کا پالن کرتے ہیں۔ شری رگھوناتھ تو شیل اور سنکوچ کے سمندر ہیں۔ سُندر مکھ والے، سُندر نیتر والے اور سرل سبھاؤ ہیں۔

کہت رام گُن گن انورا گے۔ سب نج بھاگ سراہن لاگے

ہم سم پُنیہ پُنج جگ تھورے۔ جنہہ ہی رامُو جانت کری مورے

وہ سب رام کے گُن گان کرتے ہوئے پریم میں مگن ہو گئے اور سب اپنے اپنے سوبھاگیہ کی سراہنا کرنے لگے۔ کہ ہمارے سمان پُنیہ کی راشی پُرش تھوڑے ہی ہوں گے۔ جن کو شری رام چندر جی اپنا کر کے جانتے ہیں۔

پریم مگن تیہی سمے سب سُنی آوت متھلیسُو۔

سہت سبھا سنبھرم اُٹھیو روی کُل کمل دنیسُو۔

اس سمے سب پریم میں مگن ہو گئے۔ اتنے میں راجہ جنک جی کے آنے کی خبر سنی۔ سوریہ ونش روپی کمل کے سوریہ شری رام چندر جی ساری سماج سمیت تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

بھائی سچو گرو پرجن ساتھا۔ آگیں گوُنو کینہہ رگھو ناتھا
گرو برو دیکھ جنک پتی جب ہی۔ کری پرنامو رتھ تیاگیو تب ہی

بھائی منتری گرو اور ایودھیا واسیوں کو ساتھ لئے شری رگھو ناتھ جی جنک جی کا سواگت کرنے کے لئے آگے چلے۔ جنک جی نے جوں ہی پربتوں کے سرتاج کا ناتھ کو دیکھا۔ توں ہی پرنام کرنے کے لئے انہوں نے رتھ چھوڑ کر پیدل چلنا شروع کیا۔

رام درس لالسا اچھاہو۔ پتھ شرم لیشو کلیشو نہ کاہو
من تہاں جہاں رگھوبر بیدیہی۔ بنو من تن دکھ سکھ سدھی کیہی

شری رام چندر جی کے درشن کی لالسا اور چاؤ کے کارن کسی کو راستے کی تکان اور کلیش ذرا بھی نہیں رہا ہے۔ من تو وہاں ہے جہاں شری رگھوناتھ اور جانکی جی ہیں۔ پھر من کے بغیر شریر کے سکھ دکھ کا احساس کون کرے۔

آوت جنکو چلے ایہی بھانتی۔ سہت سماج پریم متی ماتی
آئے نکٹ دیکھی انوراگے۔ سادر ملن پرسپر لاگے

جنک جی اس پرکار چلے آرہے ہیں۔ سماج سمیت انکی بدھی پریم میں متوالی ہو رہی ہے۔ نزدیک آتے دیکھ کر سب پریم میں مگن ہو گئے اور آدر کے ساتھ آپس میں ملنے لگے۔

لگے جنک منی جن پد بندن۔ رشنہہ پرنامو کینہہ رگھونندن
بھائنہ سہت امو ملی راجہی۔ چلے لوائی سمیت سماجہی

جنک جی منی جنوں کے چرنوں کی بندنا کرنے لگے۔ شری رام چندر جی نے جنک جی کے ساتھ میں آئے ہوئے شتانند آدی جنک پردادی رشیوں کو پرنام کیا۔ شری رام جی سارے بھائیوں سمیت جنک جی سے ملے اور ان کو سماج سمیت ساتھ لے چلے۔

آشرم ساگر سانت رس پورن پاون پاتھو
سین جنہوں کرونا سرت لئیں جائیں رگھوناتھو

شری رام چندر جی کا آشرم مانو شانت رس سے بھری پورن پوتر سمندر ہے۔ جنک جی کا سماج مانو کرونا کی (دکھ کی) ندی ہے۔ جس کو شری رام چندر جی اس شانت رس روپی سمندر میں ملانے کے لئے ساتھ لئے جا رہے ہیں۔

بورتی گیان براگ کرارے۔ بچن سسوک ملت ند نارے
سوچ اساس سمیر ترنگا۔ دھیرج تٹ ترو بر کر بھنگا

یہ کرونا کی ندی اپنی باڑھ سے گیان اور ویراگیہ روپی کناروں کو توڑتے جا رہی ہے شوک بھرے بچن ندی اور نالے ہیں جو اس ندی میں ملتے ہیں۔ سوچ آہیں ہوا کی لہریں ہیں۔ جو دھیرج روپی کنارے پر کے اُتم درختوں کو توڑ مروڑ رہی ہے۔

بشم بشاد تورا وتی دھارا۔ بھئے بھرم بھنور ابرت اپارا
کیوٹ بدھ بدیا بڑی ناوا۔ سکہیں نہ کھیئی ایک نہیں آوا

بھاگ کشٹ دکھ ہی اس ندی کی دھارا ہے بھئے بھرم اس کے بے شمار چکر اور بھنور ہیں۔ وودان لوگ ملاح ہیں۔ ودیا ہی بڑی ناو ہے۔ پر تو مہا شوک کے کارن ویاکل ہوئے وہ ملاح اس ودیا روپی ناو کو کام میں نہیں لا سکتے ہیں۔ ان کے ہوش و حواس گم ہیں۔ انہیں کچھ سوجھتا ہی نہیں۔

بن چر کول کرات بچارے۔ تھکے بلوکی پتھک ہیاں ہارے
آشرم اودھی ملی جب جائی۔ منہوں اٹھیو ابندھی اکلائی

بن میں وچرنے والے کول اور بھیل بچارے یاتری مسافر ہیں۔ جو اس ندی کو دیکھ کر من میں ہار مان کر تھک سے گئے ہیں۔ یہ کرونا کی ندی جب آشرم روپی سمندر میں جا گری۔ تو مانو وہ سمندر بھی تڑپ اٹھا۔

سوک بکل دوؤ راج سماجا۔ رہا نہ گیان نہ دھیرج لاجا
بھوپ روپ گن سیل سراہی۔ روویں سوک سندھو اوگاہی

دونو راج سماج شوک کے مارے ویاکل ہو گئے ہیں۔ اُن میں نہ گیان رہا نہ دھیرج ہی رہی اور نہ لجّا ہی رہی۔ راجہ دشرتھ جی کے رُوپ گُن اور شیل سبھاو کی سراہنا کر کے رو رہے ہیں اور دُکھ کے سمُندر میں غوطہ لگا رہے ہیں۔

اوگاہی سوک سمُندر سوچہیں ناری نر بیاکُل جہا
دئے دوش سکل سروش یوں کہیں بام بادھی کیتہو کہا
سُر سدّھ تاپس جوگی جن مُنی دیکھی سا بدیہہ کی
تُلسی نہ سمرتھو کوؤ جو تری سکے سرت سنیہہ کی

شوک کے سمُندر میں غوطہ لگاتے ہوئے استری پُرش بہت ویاکُل ہوئے سوچ رہے ہیں۔ وہ سب بدھاتا کو دوش دیتے ہوئے غصے سے بھرے ہوئے کہہ رہے ہیں۔ کہ بام بدھاتا (پرتیکُول بدھاتا) نے یہ کیا کیا؟ دیوتا سدّھ تپسوی یوگی لوگ اور مُنی جنوں میں بادیہہ (راجہ جنک) کی دشا دیکھ کر کوئی بھی سمرتھ نہیں جو پریم رُوپی ندی کو پار کر سکے۔ ارتھات وہ سب پریم رُوپی ندی میں ڈوبے ہی رہ گئے۔

کئے امِت اُپدیس جہاں تہاں لوگنہ مُنی بر تہہ
دھیرج دھریئے نرپس کہیو بسشٹ بدیہہ سن

جہاں تہاں شریشٹھ مُنیوں نے لوگوں کو بہت اُپدیش کئے وششٹ جی نے جنک جی سے کہا کہ ہے راجن! آپ من میں دھیرج دھارن کیجئے۔

جا سُو گیانو ربی بھو نسی ناسا۔ بچن کرن مُنی کمل بکاسا
تیہی کہ موہ ممتا نیا راتی۔ یہ سیا رام سنیہہ بڑائی

جن راجہ جنک کے گیان کے سورج کے سامنے سنسار رُوپی راتری کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور جن کی بچن رُوپی کرنیں مُنی رُوپی کملوں کو کھلا دیتی ہیں۔ اُن کے نزدیک بھی کیا یہ موہ اور ممتا پھٹک سکتی ہے؟ یہ تو شری رام چندر جی کے پریم کی مہما ہے۔

بشئی سادھک سدّھ سیانے۔ تری بد جیو جگ بید بکھانے
رام سنیہہ سرس من جاسُو۔ سادھو سبھاں بڑ آدر تاسُو

بھوگ وِلاس کرنے والے مکت پُرش اور گیانی کی اچھیا رکھنے

والے جگیاسو پُرش یہ جگت میں تین پرکار کے جیو ویدوں نے بتلائے ہیں۔ ان تینوں میں جس کا چِت شری رام جی کے پریم سرووَر میں لگا رہتا ہے۔ سادھوؤں کی سماج میں اُسی پُرش کا بڑا آدر ہوتا ہے۔

سوہ نہ رام پیم بنُو گیانو۔ کرن دھار بنُو جیمی جل جانو
مُنی بہو بدھی بدیہہ سمجھائے۔ رام گھاٹ سب لوگ نہائے

شری رام جی کے پریم بنا گیان شوبھا نہیں پاتا جیسے ملّاح کے بنا ناؤ پار نہیں ہو سکتی ہے۔ مُنی وششٹ جی نے بدیہہ راج جنک جی کو بہت سمجھایا۔ اس کے بعد سب لوگوں نے رام گھاٹ پر اشنان کیا۔

سکل سوک سنکُل نر ناری۔ سو باسرُو بیتیؤ بنُو باری
پسُو کھگ مرگنہہ نہ کینہہ اہارُو۔ پریہ پرجن کر کون بچارُو

سب استری پُرش شوک سے بھرپور تھے وہ دن بنا جل پان کئے ہی بیت گیا۔ پشو، پنچھی اور ہرنوں تک نے بھی کچھ بھوجن نہ کیا پیارے کٹمبیوں کے شوک کا تو پھر ٹھکانہ ہی کیا۔

دوؤ سماج نمی راجو رگھوراجو نہانے پرات
بیٹھے سب بٹ بٹپ تر من ملین کر سم گات

دونو سماج سمیت نمی راج جنک اور رگھوراج شری رام چندر جی نے پراتہ کال اشنان کیا۔ پھر سب درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ سب کے شریر دُبلے اور من اُداس تھے۔

جے مہی سُر دسرتھ پُر باسی۔ جے متھلاپتی نگر نواسی
ہنس بنس گُر جنک پُرودھا۔ جنہہ جگ مگو پرمارتھو سودھا
لگے کہن اُپدیس انیکا۔ سہت دھرم نئے برتی بیبیکا
کوسک کہی کہی کتھا پُرانیں۔ سمجھائی سب سبھا سُبانی

ایودھیا پُری کے رہنے والے شریشٹھ برہمن اور جنک پُور کے رہنے والے شریشٹھ برہمن۔ سوریہ ونش کے گرو وششٹ جی اور جنک جی کے پروہت شتانند جی جنہوں نے اس سنسار میں پرمارتھ مارگ کی چھان بین کر ڈالی تھی۔ وہ سب انیک پرکار کے دھرم نیتی ویراگ اور وویک کے لئے اُپدیش دیتے تھے۔ سوامی شری

نے سندر بانی سے پُرانی کتھائیں کہہ کر سب سبھا کو سمجھایا۔

تب رگھوناتھ کوسک ہی کہہو۔ ناتھ کالی جل بِنُو سبُو رہیوُ
مُنی کہہ اُچت کہت رگھوُرائی۔ گیئو بیتی دِن پہر اڈھائی

تب رگھوناتھ جی نے وشوامتر جی سے کہا۔ ہے ناتھ! کل سب لوگ بنا جل پان کئے ہی رہے ہیں۔ اب کچھ آہار کرنا چاہئے مُنی وشوامتر جی نے کہا۔ کہ ہے رگھوناتھ جی! آپ نے ٹھیک ہی کہا۔ آج بھی اڑھائی پہر دن بیت گیا ہے۔

رشی رُکھ لکھی کہہ تیرہُتی راجُو۔ ایہاں اُچت نہیں اسن اناجُو
کہا بھُوپ بھل سب ہی سوہانا۔ پائی رجائیسُو چلے نہانا

رشی وشوامتر جی کا رُخ دیکھ کر جنک جی نے کہا۔ کہ یہاں ان کھانا ٹھیک نہیں ہے۔ راجہ کے سُندر بچن سبھی کے منوں کو اچھے لگے۔ سب لوگ آگیا پاکر نہانے لگے۔

تیہی اوسر پھل پھُول دل مُول انیک پرکار
لئی آیے بن چر بِپل بھری بھری کانوری بھار

بن باسی کول بھیل ادھک انیک پرکار کے پھُول پھل پتے مُول آدی بہنگوں اور بوجھوں میں بھر بھر اُسی سمے لے آئے

کامد بھئے گری رام پرسادا۔ اولوکت اپہرت بِشادا
سر سرِتا بن بھُومی بھاگا۔ جنُو اُمگت آنند انُوراگا

شری رام چندر جی کی کرپا سے سب پربت سب کامناؤں کی پُورتی کرنے والے ہو گئے وُہ صرف دیکھنے ماتر سے ہی دُکھوں کو بالکل ہر لیتے تھے۔ وہاں کے تالابوں۔ ندیوں۔ بن اور پرتھوی کے سبھی حصّوں میں مانو آنند اور پریم اُمڈ رہا ہے۔

بیلی بِٹپ سب سپھل سپھُولا۔ بولت کھگ مرگ الی انُوکُولا
تیہی اوسر بن ادھک اُچھاہو۔ تری بد سمیر سُکھد سب کاہُو

بیلیں اور درخت سب پھل پھُولوں سے لد گئے پشو پکشی اور بھنورے انوکُول بولنے لگے اس سمے بن میں بہت آنند چھایا

دھا شیتل مند اور سوگندھ تین پرکار کی سب کے لئے سُکھد ایک ہوا چل رہی تھی۔

جائی نہ برنی منوہرتائی۔ جنُو مہی کرتی جنک پہونائی
تب سب لوگ نہائی نہائی۔ رام جنک مُنی آئیسُو پائی
دیکھی دیکھی تروبر انُوراگے۔ جہاں تہاں پُرجن اُترن لاگے
دل پھل مُول کند بِدھی نانا۔ پاون سُندر سُدھا سماتا

بن کی سندرتا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ مانو پرتھوی راجہ جنک کی مہمان نوازی کر رہی ہو۔ تب سب لوگ اشنان کر کے رام چندر جی، جنک جی اور مُنی وششٹ جی کی آگیا پاکر سُندر برکشوں کو دیکھ دیکھ کر پریم میں مگن ہوئے! ادھر اُدھر ڈیرہ ڈالنے لگے۔ پتے پھل پھُول و مُول و کند انیکوں پرکار کے امرت کے سمان میٹھے۔

سادر سب کہں رام گُر پٹھئے بھری بھری بھار
پوجی پِتر سُر اتِتھی گُر لگے کرن پھرہار

شری رام چندر جی کے گُرو وششٹ جی نے سب کو بوجھ بھر بھر کر بڑے آدر کے ساتھ بھیجے۔ وہ سب پِتر و گرو دیو اور اتِتھی پوجا کر کے پھل آہار کرنے لگے۔

ایہی بِدھی باسر بیتے چاری۔ رامُو نرکھی نر ناری سُکھاری
دُہُو سماج اسی رُچی من ماہیں۔ بِنُو سیا رام پھرب بھل ناہیں

اس پرکار چار دن گُذر گئے۔ سب استری پُرش شری رام جی کو دیکھ کر سُکھی ہیں۔ دونوں طرف کے سماج کے من میں ایسی اِچھا ہے۔ کہ سیتا اور رام جی کے ایودھیا جی کو واپس لوٹ جانے کے بغیر ہمارا لوٹ جانا اچھا نہیں ہے۔

سیتا رام سنگ بن باسُو۔ کوٹی امر پُر سرس سُپاسُو
پرہری لکھن رامُو بیدیہی۔ جیہی گھرُو بھاو بام بِدھی تیہی

سیتا جی اور رام جی کے ساتھ بن میں نواس کرنا دیو لوک کے سُکھوں سے کروڑوں گُنا سُکھد ایک ہے۔ لکشمن جی۔ رام چندر جی اور سیتا جی کو چھوڑ کر جس کو گھر اچھا لگے مانو بدھاتا اُس کے

الٹ ہیے
داہن نہ ہیہوئی جب سب ہی۔ رام سمیپ بسیئے بن ناب ہی
مندا کنی مجبو تیہو سکا طا۔ رام درشو مد منگل مالا
اُتو رام گری بن تاپس تھل۔ اسنو امیئے سم کند مول پھل
سکھ سمیت ستیت دُئی ساتا۔ چل سم ہویں نہ جنہیں جاتا

جب بدھاتا سب کے حق میں ہو (جب قسمت اچھی ہو) تب ہی تو شری رام جی کے پاس بن میں نواس ہو سکتا ہے۔ تینوں وقت مندا کنی ندی میں اشنان کرنا اور آنند اور منگل کا سموہ شری رام جی کا درشن کرنا شری رام جی کے کامنا تھ پربت اور بن اور تپسیوں کی آشرموں میں گھومنا اور کند مول پھل پھول جو کہ امرت کے سمان میٹھے ہیں کا بھوجن کرنے سے چودہ برس سکھ کے ساتھ پل کے سمان گذرتے ہوئے معلوم بھی نہ ہوں گے۔

ایسی سکھ جوگ نہ لوگ سب کہہیں کہاں اس بھاگو
سہج سبھایں سماج دُہو رام چرن انو راگو

سب لوگ کہہ رہے ہیں۔ کہ ایس سکھ کے ہم یوگیہ نہیں۔ ہمارا ایسا بھاگ کہاں جو ہمیں بن میں شری رام جی کے ساتھ رہنے کا اوسر پراپت ہو۔ دونو طرفوں کے سماج کا شری رام جی کے چرنوں میں سبھاوک پریم ہے۔

ایہی بدھی سکل منورتھ کرہیں۔ بچن سپریم سُنت من ہرہیں
سیا ماتو تیہی سمے پٹھائیں۔ داسیں دیکھی سُواوسر و آئیں

سب اس پرکار منورتھ کر رہے ہیں اُن کے پریم بھرے بچن سنتے ہی من موہت ہو جاتا ہے۔ اسی سمے سیتا جی کی ماتا کی بھیجی ہوئی داسیاں رانیوں کا فرصت کا سمے دیکھ کر آئیں۔

ساوکاس سُنی سب سیا ساسُو۔ آئیو جنک راج رنیواسُو
کوسلیاں سادر سنماتی۔ آسن دیئے سمے سم بھاتی

اُن داسیوں سے سن کر کہ سیتا جی کی ساری ساسوئیں اس سمے فرصت میں ہیں جنک جی کا رنواس اُن سے ملنے آیا۔

کوشلیا جی نے اُن کا آدر ستکار کیا۔ اور موقع کے مطابق انہیں بیٹھنے کو سندر آسن دیئے۔

سیل سنیہہ سکل دُہو اورا۔ دروہیں دیکھی سُنی کلس کٹھورا
پلک سِتھل تن باری بلوچن۔ مہی نکھ لکھن لگیں سب سوچن

دونوں طرفوں کے رنواس کے شیل پریم کو دیکھ کر اور سُن کر کٹھور بجر بھی پگھل جاتے ہیں۔ شریر پُلکت اور شِتھل ہے۔ آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ سب اپنے ناخنوں سے زمین کریدتی ہوئی سوچنے لگیں۔

سب سیا رام پریتی کی سی مُورتی۔ جنو کرونا بہو بیش بسورتی
سیا ماتو کہہ بدھی بدھی بانکی۔ جو پے پھینو پھوڑ پبی ٹانکی

سبھی مانو سیتا رام جی کے پریم کی مانو مُورت ہی ہیں۔ یا یوں سمجھو کہ خود کرونا ہی بہت سے روپ دھارن کر کے بسور رہی ہو۔ سیتا جی کی ماتا کہنے لگی کہ بدھاتا کی بدھی بڑی ٹیڑھی ہے۔ جو دودھ کے پھین جیسی کومل دستو کو بجر کی ٹانکی سے پھوڑ رہا ہے۔

سُنیئے سُدھا دیکھیہیں گرل سب کرتوتی کرال
جہاں تہاں کاک اُلوک بک مانس سکرت مرال

امرت تو کیول سُننے میں ہی آتا ہے۔ زہر عام دکھائی دیتا ہے۔ بدھاتا کی سب کرنی ہی اُلٹی ہے! اور انوکھی ہے کوے اُلو بگلے تو ادھر اُدھر عام دکھائی دیتے ہیں پر نتو ہنس تو کہیں ایک مانسرور میں ہی ہے۔

سُنی سسوچ کہہ دیبی سُمترا۔ بدھی گتی بڑی بپریت بچترا
جو سرجی پالئی ہرئی بہوری۔ بال کیلی سم بدھی متی بھوری

یہ سُن کر دیوی سُمترا شوک کے ساتھ کہنے لگی کہ بدھاتا کی گتی بڑی اُلٹی ہے اور انوکھی ہے۔ جو پہلے تو سرشٹی کی پیدائش اور پرورش کرتا ہے۔ اور پھر نشٹ کر ڈالتا ہے۔ بدھاتا کی بدھی تو لڑکوں کے کھیل کے سمان بھولی بھالی ہے۔

کوسلیا کہہ دوسُو نہ کاہو۔ کرم بیبس دُکھ سکھ چھتی لاہو

کٹھن کرم گتی جان بدھاتا۔ جو شبھ اشبھ سکل پھل داتا

کوشلیا جی نے کہا۔ کسی کا کوئی دوش نہیں ہے۔ دُکھ سُکھ لابھ ہانی سب کرموں کے وش ہے۔ کرم کی گتی بڑی کٹھن ہے اسے تو بدھاتا ہی بچار کر جانتے ہیں۔ جو سارے شبھ اشبھ (نیک و بد) کرموں کا پھل دینے والے ہیں۔

ایس رجائی سیس سب ہی کیں۔ اُتپتی تھتی لے بشھوامی کے
دیبی موہ بس سوچئیے بادی۔ بِدھی پرپنچو اس اچل انادی

الیشور کی آگیا سبھی کے سر پر ہے۔ پیدائش قیام اور فناہ امرت اور وِش سب اُسی کے آدھین ہیں۔ ہے دیوی! اگیان وش شوک کرنا ویرتھ ہے۔ بدھاتا کی سرشٹھی ایسی ہی اچل اور انادی ہے۔

بھوپتی جیئب مرب اگر آتی۔ سوچئیے سکھی لکھی رنج ہت ہانی
سیا مالو کہہ سیتہ سُبانی۔ سُکرتی اودھی اودھ پتی رانی

مہاراج (دسرتھ) کے مرنے اور جینے کی بات کو من میں یاد کر کے جو ہم چنتا کرتی ہیں وہ تو ہے سکھی! ہم اپنے ہی ہت کی ہانی دیکھ کر (ارتھات اپنی ہی غرض کے مارے) کرتی ہیں۔ سیتا جی کی ماتا کہنے لگی۔ آپ نے ستیہ اور اُتم کہا۔ آپ پنیوں کی حد اودھ پتی کی ہی تو رانی ہیں۔ پھر بھلا آپ ایسی اُتم بات کیوں نہ کہو

لکھن رام سیا جاہوں بن بھل پرنام نہ پوچھو
گہہ بیری ہیاں کہہ کوسلیا موہی بھرت کر سوچو

دُکھ بھرے ہردے سے کوشلیا جی نے کہا شری رام لکشمن اور سیتا بن میں بھلے ہی جائیں۔ انت میں اس سے بھلائی ہی ہوگی بدھاتا کی کرنی کوئی بھی بُری نہیں ہوتی۔ مجھے تو ایک بھرت کی چنتا ہے۔

ایس پرساد اسیس تمہاری۔ ست سُت بدھو دیوسری پاری
رام پچھ میں کبھی نہ کاؤ۔ سو کری کہئیوں سکھی ستی بھاؤ

الیشور کی کرپا اور آپکی آشیرواد سے میرے پتر اور بہوئیں گنگا جی کے جل کے سمان نرمل ہیں۔ میں نے کبھی شری رام جی کی سوگند نہیں کھائی۔ سو ہے سکھی! آج شری رام جی کی سوگند کھا کر بالکل سچے بھاؤ سے کہتی ہوں۔

بھرت سیل گن بنئے بڑائی۔ بھاپ بھگتی بھروس بھلائی
کہت سارد ہو کر متی ہیچے۔ ساگر سیپ کہ جاہیں اُلیچے

کہ بھرت جی کے شیل گن نمرتا بڑائی بھراتری بھاو بھگتی شردھا اور نیکی کا ورنن کرنے میں سرسوتی کی بدھی بھی ہچکچاتی ہے۔ کیا سیپ سے سمندر خالی کئے جا سکتے ہیں۔

جانیئوں سدا بھرت کل دیپا۔ بار بار موہی کہیو مہیپا
کسیں کنک منی پارکھی پاہیں۔ پرش پرکھئیے ہی سمیں سبھائیں

میں بھرت کو سدا سے اپنے کُل کا دیپک مانتی ہوں۔ مہاراج نے بھی بار بار مجھے یہی کہا تھا۔ سونے کے کھرے اور کھوٹے کی پہچان کسوٹی پر کسے جانے پر ہوتی ہے اور رتن کے اصل اور نقل کی پہچان جوہری کے ملنے پر ہی ہوتی ہے۔

اُنوچت آج کہب اس مورا۔ سوک سنیہیں سیانپ تھورا
سُنی سُرسری سم پاونی بانی۔ بھئیں سنیہ بکل سب رانی

کنتو آج میرا ایسا کہنا بھی انوچت ہے۔ شوک اور موہ میں وچار شکتی گھٹ جاتی ہے۔ کوشلیا جی کی گنگا جی کے سمان پوتر کرنے والی بانی سُن کر سب رانیاں پریم کے مارے ویاکل ہو گئیں۔

کوسلیا کہہ دھیر دھری سنہو دیبی متھلیسی
کو ببیک نِدھی بلبھہ ہی تمہہی سکئی اُپدیسی

کوشلیا جی نے پھر دھیرج دھر کر کہا۔ ہے دیوی متھلیشوری! سُنئے۔ آپ گیان کے بھنڈار شری جنک جی کی پتنی ہیں۔ بھلا آپ کو کون اُپدیش دے سکتا ہے۔؟

رانی رائے سن اوسر پائی۔ اپنی بھانتی کہب سمجھائی
رکھئیہیں لکھن بھرت گونہی بن۔ جوں یہ مت مانے مہیپ من

ہے رانی! موقع پا کر آپ راجہ کو اپنی طرف سے جہاں تک

ہوسکے سمجھ کر کہنا کہ لکشمن جی کو گھر رکھ لیا جائے۔ اور بھرت بن کو جائیں اگر یہ صلاح راجہ کے من میں ٹھیک بیٹھ جائے۔

توبھل جتنو کرب سنچاری۔ موریں سوچ بھرت کر بھاری
گوڑھ سنیہہ بھرت من ماہیں۔ رہے نیاک موہی لاگت ناہیں

تو خوب وچار کر بھلی بھانت ایسا جتن کریں مجھے بھرت کی بہت چنتا لگی ہوئی ہے۔ بھرت جی کے من میں گوڑھ پریم ہے۔ اُن کے گھر رہنے پر مجھے بھلائی نظر نہیں آتی (ایسا نہ ہو کہ پریم کے مارے وُہ اپنے پرانوں کو ہی نہ تیاگ دیں)

لکھی سبھاؤ سُنی سرل سُبانی۔ سب بھئی مگن کرن رس رانی
نبھ پرسُون جھری دھنیہ دھنی۔ سنتھل سنیہیں سدھ جوگی مُنی

کوشلیا جی کا سبھاؤ دیکھ کر اور اُنکی سرل اور سندر بانی کو سُن کر سبھی رانیاں کرونا رس میں مگن ہو گئیں۔ آکاش سے پھولوں کی بارش کی جھڑی لگ گئی۔ اور دھنیہ دھنیہ کی دُھن ہونے لگی۔ سدھ یوگی اور مُنی لوگ پریم کے مارے شتھل ہو گئے۔

سبُھ رنواس بتھکی لکھی رہیؤ۔ تب دھیر دھر سمترا کہیؤ
دیبی دنڈ جگ جامنی بیتی۔ رام ماتو سُنی اُٹھی سپریتی

سارا رنواس دیکھ کر شتھل ہو گیا تب سمترا جی نے دھیرج دھر کر کہا کہ ہے دیوی! دو گھڑی رات بیت چکی ہے۔ یہ سُن کر شری رام جی کی ماتا کوشلیا جی پریم پوروک اُٹھی۔

بیگی پاؤ دھاریے تھلہی کہہ سنیہیں ستی بھائے
ہمریں توں اب ایس گتی کے متھلیس سہائے

اور بڑے پریم سے ستیہ بھاو سے بولی۔ اب جلدی نواس ستھان کو جائیے۔ ہمارے تو اب ایشور ہی گتی ہے (ارتھات ہمیں تو ایک ماتر ایشور کا ہی بھروسہ ہے) یا متھلا نریش جنک جی سہایک ہیں۔

لکھی سنیہہ سُنی بچن بہنیتا۔ جنک پریا گہہ پائے پُنیتا
دیبی اُچت اسی بنئے تمہاری۔ دسرتھ گھر نیہی رام مہتاری

کوشلیا جی کے پریم کو دیکھ کر اور اُن کے نمر بچن سُنکر جنک جی کی پیاری پتنی نے اُن کے پوتر چرن پکڑ لیئے۔ ہے دیوی! آپ دسرتھ جی کی پتنی اور شری رام جی کی ماتا ہیں۔ آپ کی ایسی نمرتا اُچت ہی ہے۔

پربھو اپنے نیچہو آدر ہیں۔ اگنی دھوم گری سر تنو دھر ہیں
سیوکُو راؤ کرم من بانی۔ سدا سہائے مہیسُو بھوانی

پربھو اپنے نیچ سیوکوں کا بھی آدر کرتے ہیں اگنی دُھوئیں کو اور پربت گھاس پھوس کو اپنے سر پر دھارن کرتے ہیں۔ ہمارے راجہ (جنک جی) تو من بچن کرم سے آپ کے سیوک ہیں۔ پرنتو سدا سہائتا کرنے والے تو ایک ماتر شری شو جی اور پاربتی جی ہیں۔

رورے انگ جو گو جگ کو ہے۔ دیپ سہائے کہ دن کر سوہے
جائی بن ہو کری سُر کا جو۔ اچل اودھ پُر کری ہیں راجو

آپکا سہایک (مددگار) ہونے یوگیہ سنسار بھر میں بھلا اور کون ہے؟ دیپک سورج کی سہائتا کرنے کا دعویٰ کر کے کہیں شوبھا پا سکتا ہے؟ شری رام چندر جی بن میں جا کر دیوتاؤں کا کارج کرینگے۔ اور اس کے بعد اودھ پُری میں جا کر اچل راج کریں گے۔

امر ناگ نر رام باہو بل۔ سُکھ بسیہیں اپنیں اپنیں تھل
یہ سب جاگ بلک کہی راکھا۔ دیبی نہ ہوئی مُدھا مُنی بھاکھا

دیوتا، ناگ اور منش سب شری رام چندر جی کے بھج بل کے آشرت اپنے اپنے لوکوں میں سُکھ سے نواس کریں گے۔ یہ سب یگیہ ولک جی نے پہلے سے ہی کہہ رکھا ہے۔ ہے دیوی! مُنی کی بات متھیا نہیں ہو سکتی۔

اس کہی پگ پری پیم اتی سیا ہت بنئے سُنائی
سیا سمیت سیا ماتو تب چلی سوا سُو پائی

ایسا کہہ کر بہت ہی پریم سے پاؤں پڑ کر سیتا جی کو اپنے ساتھ لینے نواس میں لے جانے کے لئے بنتی کی۔ اور کوشلیا جی کی سُندر آگیا پاکر سیتا جی کو ساتھ لئے سیتا جی کی ماتا اپنے نواس ستھان کو چلی۔

پریہ پریحن ہی ملی بیدہہی ۔ جوجیہی جوگوبھانتی تنہی تیہی
تاپس بیش جانکی دیکھی ۔ بھاسبھو بکل بشاد بسیشی

سیتاجی اپنے پیارے پریوار کو جو جس ہو گیہ تھا اُس کو اُسی پرکار سے ملیں۔ سیتاجی کو تپسیوں کے بھیس میں دیکھ کر سبھی پریوار والے مہا دیاکل ہو گئے۔

جنک رام گُرُ آیسُو پائی ۔ چلے تھلہی سیا دیکھی آئی
لینہی لائی اُر جنک جانکی ۔ پاہُنی پاون پیم پران کی

جنک جی رام جی کے گُرُو دشِشٹ جی کی آگیا پاکر اپنے ڈیرے کو چلے۔ اور وہاں جاکر انہوں نے سیتاجی کو دیکھا۔ جنک جی نے اپنے پوتر پریم اور پرانوں کی مہمان جانکی جی کو چھاتی سے لگا لیا۔

اُر امیگیو امبودھی انُوراگو ۔ بھیو بھوپ منو منہوں پیاگو
سیا سنیہہ بٹو بادھت جوہا ۔ تاپر رام پیم سِسُو سوہا

اس سمے راجہ کے ہردے میں پریم کا سمندر اُمڈ پڑا۔ راجہ کا من مانو پریاگ ہو گیا۔ اس سمندر کے اندر انہوں نے سیتاجی کے پریم روپی کلپ برکش کو بڑھتے ہوئے دیکھا۔ اس برکش پر شری رام جی کا پریم مانو بالک روپ سے شوبھا پا رہا ہے۔

چرجیوی مُنی گیان بکل جنو ۔ بُوڑت لہیو بال اولمبنو
موہ مگن متی نہیں بدیہہ کی ۔ مہما سیا رگھوبر سنیہہ کی ۔

جنک جی کا برہم گیان مانو چرنجیوی مارکنڈے منی ہیں۔ جو دیاکل ہو کر ڈوبتے جاتے ہوئے اس رام پریم روپی بالک کا سہارا پکڑ کر بچ گئے۔ بدیہہ راج جنک جی کی بدھی موہ میں مگن نہیں ہے۔ یہ تو سیتاجی اور شری رگھوناتھ جی کے الوکک پریم کی مہما ہے۔

سیا پتُو ماتُو سنیہہ بس بکل نہ سکی سنبھاری
دھرنی سُتاں دھیر دھرہو سمیو سُدھرم بچاری

اپنے ماتا پتا کے پریم کے کارن سیتاجی ایسی دیاکل ہو گئیں کہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکیں پرنتو دھیرج کی دھرتی کنیا سیتاجی نے سمان اور اُتم دھرم کا وچار کر کے دھیرج دھری۔

تاپس بیش جنک سیا دیکھی ۔ بھئیو پیمو پرتیوشو بسیشی
پُتری پوتر کئے کُل دوؤ ۔ سُجس دھول جگو کہہ سبو کوؤ

سیتاجی کو تپسوی بھیس میں دیکھکر جنک جی کو بڑا ہی پریم اور سنتوش ہوا۔ تب وہ کہنے لگے بیٹی! تو نے دونو کُل پوتر کر دیئے تیرے اُتم یش سے سارا سنسار اُجّل ہو رہا ہے یہ سب کوئی ایسا کہتے ہیں۔

جتی سُرسری کیرتی سری توری ۔ گوتو کینہہ بدھی انڈ کروری
گنگ اوَنی تھل تینی بڈیرے ۔ ایہیں کئے سادھو سماج گھنیرے

تیری کیرتی روپی ندی دیو ندی گنگا جی کو جیت کر کروڑوں برہمانڈوں میں بہہ نکلی ہے۔ گنگا جی نے تو پرتھوی پر تین ہی استھانوں (ہردوار، پریاگ راج اور گنگا ساگر) کو بڑائی دی ہے۔ پر اس تیری کیرتی روپی ندی نے بہت سے سنت سماج روپی تیرتھوں کو بڑا کیا ہے۔

پتو کہہ سینتہ سنیہہ سُبانی ۔ سیا سکچ جھوبل منہوں سمانی
پُنی پتو ماتو لینہی اُر لائی ۔ سکھ آسِش ہِت دینہی سُہائی

پتا نے تو پریم سے بھری ہوئی سچی بانی کہی پرنتو سیتاجی اپنی بڑائی سُن کر لجا گئی۔ پتا ماتا نے انہیں پھر ہردے سے لگا لیا۔ اور انہیں سندر ہت بھری شکشا اور آشیرواد دی۔

کہتی نہ سیا سکچ من ماہیں ۔ ایہاں بسب رجنیں بھل ناہیں
لکھی رُخ رانی جنایئو راؤ ۔ ہردے سراہت سیل سبھاؤ

سیتاجی کچھ نہیں کہتی ہے۔ وہ پتا ماتا کو یہ کہنے میں پس و پیش میں پڑی ہوئی ہے۔ کہ رات میں یہاں رہنا اچت نہیں۔ سیتاجی کی ماتا نے اُن کا رُخ دیکھکر راجہ کو جتلا دیا۔ تب دونو اپنے ہردے میں سیتاجی کے شیل اور سبھاؤ کی سراہنا کرنے لگے۔

بار بار ملی بھینٹی سیا بدا کینہی سنمانی
کہی سمے سر بھرت گتی رانی سُبانی سیانی

راجہ رانی نے بار بار مل کر اور گلے لگا کر سیتا جی کو آدر کے ساتھ وداع کیا۔ پھر چتُر رانی نے موقع پا کر راجہ کو بھرت جی کی دشا سُنائی۔

سُنی بھوپال بھرت بیوہارُو۔ سون سُگندھ سُدھا سسی سارُو
مُوندے سجل نین پُلکے تن۔ سجسُو سراہن لگے مُدِت من

سونے اور سوگندھ اور چندر رس کے سمان امرت سے بھرت جی کے بیوہار کو سُن کر راجہ جنک نے اپنے آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھوں کو مُوند لیا۔ اُن کا شریر پُلکت ہو گیا وہ پرسن من ہو کر بھرت جی کے سُندر یش کی سراہنا کرنے لگے۔

ساودھان سُنو سُمکھی سُلوچنی۔ بھرت کتھا بھو بندھ بموچنی
دھرم راج نیئے برہم بچارُو۔ ایہاں جتھا متی مور پرچارُو

کہ ہے سُندر مکھی! ہے سندر نیتروں والی! ساودھان ہو کر سُنو! بھرت جی کی کتھا سنسار بندھن سے چھڑانے والی ہے۔ دہرم راج نیتی اور برہم وچار ان تینوں میں میری بدھی کی تھوڑی بہت پہنچ ہے (ادتھات میں ان تینوں کو تھوڑا بہت جانتا ہوں)

سو متی موری بھرت مہما ہی۔ کہے کاہ چھلی چھوتی نہ چھاہی
بِدھی گن پتی اہی پتی سو سارد۔ کوی کووِد بُدھ بُدھی بسارد
بھرت چرت کیرتی کرتُوتی۔ دھرم سیل گُن بمل بھبُوتی
سمجھت سُنت سُکھد سب کاہُو۔ سُچی سُر سری رُچی ندر سُدھا ہُو

سو ایسی میری بُدھی بھرت جی کی مہما کا ورنن تو کیا کریگی۔ کنتُو وہ چھل کر کے بھی اُس کے سایہ تک کو بھی نہیں چھو سکتی۔ برہما گنیش شیش شو اور سرسوتی جی۔ کوی پنڈت گیانی اور بدھیمان ہے۔ کسی کو بھرت جی کے چرتر کیرتی کرنی دھرم شیل گُن نرمل ایشوریہ سمجھنے سے اور سُننے سے سُکھ دینے والے ہیں۔ پوتر تا میں گنگا جی کے سمان اور مٹھاس میں امرت کے سمان ہیں۔

نرودھی گُن نرُپم پُرشو بھرتُو بھرت سم جانی
کہیئے سُمیرُو کہ سیر سم کبی کُل متی سکچانی

بھرت جی کے گُنوں کی کوئی حد نہیں ہے۔ وہ ایک لاثانی پُرش ہیں۔ اُن کے سمان اور کوئی نہیں ہیں۔ وہ اپنی مثال آپ ہی ہیں۔ سمیرُو پربت کو سیر کے برابر کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے انہیں اُپما (تشبیہ) دینے میں کوی لوگوں کی بدھی بھی شرمندہ ہو گئی۔

اگم سب ہی برنت برنبرنی۔ جمی جل ہین مین گمُو دھرنی
بھرت امت مہما سُنو رانی۔ جانہیں رامُو نہ سکہیں بکھانی

ہے اُتم ورن والی! بھرت جی کی مہما کا پار پانا سبھی کے لئے ایسے ہی اگم ہے۔ جیسے جل رہت دھرتی پر مچھلی کا چلنا۔ ہے رانی! سُنو بھرت جی کی امت (جس کا ناپ نہ کیا جا سکے) مہما کو صرف شری رام چندر ہی جانتے ہیں۔ اور اس مہما کا ورنن تو وہ بھی نہیں کر سکتے۔

برنی سپریم بھرت انو بھاؤ۔ تیا جیا کی رُچی لکھی کہہ راؤ
بہوریں لکھنُو پھرتُو بن جاہیں۔ سب کر بھل سب کے من ماہیں

اس پرکار پریم کے ساتھ بھرت جی کے سبھاؤ کا ورنن کر کے اپنی رانی کے من کی رُچی جان کر راجہ جنک جی نے کہا۔ لکشمن جی گھر لوٹ جائیں اور بھرت جی بن میں جائیں۔ سب کا اس میں بھلا ہے۔ اور سب کے من میں بھی یہی ہے۔

دیبی پرنتُو بھرت رگھوبر کی۔ پریتی پرتیتی جائی نہیں ترکی
بھرتُو اودھی سنیہہ ممتا کی۔ جدپی رامُو سیم سمتا کی

ہے دیوی! بھرت جی اور رام چندر جی کا آپس میں پریم اور ایک دوسرے پر وشواش کا ورنن کرنا بُدھی کی شکتی سے باہر ہے۔ بھرت جی تو پریم اور ممتا کی حد ہیں۔ اور شری رام چندر جی سمتا (سب کو سمان بھاو سے دیکھنا) کی حد ہیں۔

پرمارتھ سوارتھ سُکھ سارے۔ بھرت نہ سپنیہوں منہوں نہارے
سادھن سِدھی رام پگ نیہو۔ موہی لکھی پرت بھرت مت ایہو

شری رام جی کے تئیں شردھا اور پریم کے بغیر بھرت جی نے پرمارتھ سوارتھ اور سُکھوں کی طرف تو سپنے میں بھی دھیان کر نہ

بھی نہیں تا کا ہے۔ اُن کے سادھن اور سدّھی تو ایک ماتر رام جی کے چرنوں کا پریم ہی ہے۔ مجھے تو بھرت جی کا ہی مت جان پڑتا ہے۔

بھورہیہوں بھرت نہ پیلیہیں منسہوں رام رجائی
کریئے نہ سوچو سنیہ بس کہیو بھوپ بلکھائی

راجہ جنک نے پریم سے گدگد بانی سے کہا کہ بھرت جی تو بھول کر بھی رام جی کی آگیا کو من سے بھی نہیں ٹالیں گے۔ اس لئے پریم کے وش ہو کر سوچ نہیں کرنی چاہئے۔

رام بھرت گن گنت سپریتی۔ نسی دمپتی ہی پلک سم بیتی
راؤ سماج پرات جاگ جاگے۔ نہائی نہائی سُر پوجن لاگے

اس پرکار رام جی اور بھرت جی کے گنوں کو پریم سے کہتے کہتے راجہ رانی کو رات پلک کے سمان گذر گئی۔ دونوں راج سماج سویرا ہونے پر جاگے۔ اور اشنان کر کے دیو پوجا کرنے لگے۔

گئے نہائی گر پہیں رگھو رائی۔ بندی چرن بولے دکھ پائی
ناتھ بھرت پرجن جہت اری۔ سوک بکل بن باس دکھاری

شری رگھوناتھ جی اشنان کر کے گرو وششٹ جی کے پاس گئے۔ اُن کی چرن بندنا کر کے اُنکا رُخ پا کر بولے۔ ہے ناتھ! بھرت نگر نواسی اور ماتائیں شوک سے ویاکل اور بن میں رہنے سے دکھی ہیں۔

سہت سماج راؤ مِتھلیشو۔ بہت دوس بھئے سہت کلیشو
اُچِت ہوئی سوئی کیجیے ناتھا۔ ہت سب ہی کر روریں ہاتھا

اپنی ساری سماج سہت متھلا نریش جنک جی کو بھی دکھ اور کشٹ سہتے سہتے بہت دن بیت گئے۔ ہے ناتھ! جو مناسب ہو وہ کیجیے۔ سب کی بھلائی آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

اس کہی اتی سکچے رگھو راؤ۔ منی پلکے لکھی سیلو سبھاؤ
تمہہ بنو رام سکل سکھ ساجا۔ نرک سرس دہو راج سماجا

ایسا کہہ کر شری رگھوناتھ جی سکچا (سکڑ گئے یعنی لجا گئے) گئے۔ وششٹ جی ان کے شیل سبھاؤ کو دیکھ کر آنند کے مارے پلکت ہو گئے اور کہنے لگے۔ ہے رام! دونوں طرف کی راج سماج کے لئے تمہارے بغیر سب سُکھ کا سامان نرک کے سمان دُکھدائک ہے۔

پران پران کے جیو کے جیو سُکھ کے سُکھ رام
تمہہ تجی تات سُہات گرہ جنہیں تنہیں بدھی بام

ہے رام! سب کے پرانوں کے تم پران ہو سب کی آتماؤں کے تم آتما ہو۔ اور سب کے سکھوں کے تم سُکھ ہو۔ تمہیں چھوڑ کر ہے تات! جس کو گھر اچھا لگتا ہے۔ بدھاتا اس کے برخلاف ہے

سو سکھ کرم دھرم جری جاؤ۔ جہاں نہ رام پد پنکج بھاؤ
جوگ کجوگ گیان اگیانو۔ جہاں نہیں رام پریم پردھانو

جہاں شری رام جی کے چرن کملوں میں پریم نہیں ہے۔ وہ سُکھ کرم اور دھرم سب بھسم ہو جائے۔ جس یوگ اور گیان میں شری رام جی کے پریم کی پردھانتا نہیں وہ یوگ کجوگ اور گیان اگیان ہی ہے۔

تمہہ بنو دکھی سکھی تمہہ تیہی۔ تمہہ جانہو جیا جو جیہی کیہی
رائر آئیسو سر سب ہی کیں۔ بدت کرپال ہی گتی سب نیکیں

ہے رام! یہ سارا سماج تمہارے بنا دکھی ہے۔ یہ تمہارے ہی پاس رہنے سے سکھی ہے۔ جو جس کے دل میں ہے۔ وہ سب آپ جانتے ہی رہو۔ سب آپ کی آگیا کے آدھین ہیں۔ ہے کرپالو! آپ کو سب کی گتی اچھی طرح سے پرگٹ ہے۔

آپو آشرم ہی دھریے پاؤ۔ بھیو سنیہہ سِتھِل منی راؤ
کری پرنام تب رامو سدھائے۔ رشی دھری دھیر جنک پہیں آئے

آپ آشرم کو پدھاریئے۔ ایسا کہہ کر منی راج وششٹ جی پریم کے مارے شتھل ہو گئے۔ تب شری رام چندر جی پرنام کر کے چل دیئے رشی دھیرج دھر کر جنک کے پاس آئے۔

رام بچن گرو نرپ ہی سنائے۔ سیل سنیہہ سبھائے سہائے
مہاراج اب کیجیئے سوئی۔ سب کر دھرم سہیت ہت ہوئی

گرو وشسشٹ جی نے شری رام چندر جی کے شیل پریم سے بھرے ہوئے سندر بچن جنک جی کو سنائے۔ اور کہا ہے مہاراج! اب آپ وہی کیجیئے جس میں سب کا دھرم سمیت بھلا ہو۔

گیان ندھان سُجان شُچی دھرم دھیر نرپال
تمہ بنُو اسنجس سمن کو سمرتھ ایہی کال

ہے راجن! تم گیان کے بھنڈار۔ چتر پوتر اور دھرم اور دھیرج دھارن کرنیوالے ہو۔ سمے آپ کے سوائے اس دُبدھا دیس ویس کی سی حالت۔ جب کر نو یہ اور اگر تو یہ کا نشچہ نہ ہو سکے ہے کو دُور کرنے میں اور کوئی سمرتھ نہیں۔

سُنی منی بچن جنک اُنراگے۔ لکھی گتی گیان و براگو براگے
شتھل سنیہہ گُنت من ماہیں۔ آئے ایہاں کینہہ بھل ناہیں

مُنی وشسشٹ جی کے بچن سُن کر جنک جی پریم میں مگن ہو گئے۔ اُن کی دشا کو دیکھ کر اُن کے گیان اور ویراگ کو بھی ویراگ ہو گیا۔ وہ پریم کے مارے شتھل ہو گئے۔ اور من ہی من میں وچار کرنے لگے۔ کہ یہاں ہمارا آنا ہی ٹھیک نہیں تھا۔

راجہی رائے کہیو بن جانا۔ کینہہ آپو پریہ پریم پرمانا
ہم اب بن میں بن ہی بیٹھائی۔ پرمُدت پھرب بیبیک بڑائی

راجہ دشرتھ جی نے بن جانے کے لیئے آ گیا دی۔ اور آپ کو ان کے پریم پر نچھاور کر دیا۔ ہم اب اُن شری رام جی کو اس بن سے بھی آگے گھنے بن میں بھیج کر اور اپنے گیان وچار سے پرسن ہوتے ہوئے واپس لوٹیں۔ تو ہمارے ایسے گیان اور جیتے پر لعنت ہے۔

تاپس منی مہی سُر سُنی دیکھی۔ بھئے پریم بس بکل بسیشی
سمیو سمجھی دھری دھیر جو راجا۔ چلے بھرت پہیں سہت سماجا

تپسوی منی اور برہمن یہ سب کچھ سُن کر اور دیکھ کر پریم کے وش ہو کر بہت ہی ویاکل ہو گئے۔ وقت وچار کر راجہ جنک نے دھیرج دھری اور وہ اپنی ساری سماج کے ساتھ بھرت جی کے پاس آ گئے۔

بھرت آئی آگیل بھئی لینہے۔ اُوسر سرس سوآسن دینہے
تات بھرت کہہ تیرہت رادُو۔ تمہہ ہی بدت رگھوبیر سبھاؤ

بھرت جی نے آگے بڑھ کر اُن کا سواگت کیا۔ اور موقع کے مطابق اُنہیں سندر آسن دیئے۔ تب جنک جی نے کہا۔ ہے تات! تم شری رگھوناتھ جی کے سبھاؤ کو جانتے ہو۔

رام ستیہ برت دھرم رت سب کر سیلو سنیہو
سنکٹ سہت سکوچ بس کہیئے جو آیسو دیہو

شری رام چندر جی ستیہ برت دھاری اور دھرم میں رمن کرنیوالے اور سب کے شیل اور پریم کو رکھنے والے ہیں۔ اس لیئے سنکوچ وش سنکٹ سہہ رہے ہیں۔ اب تم جو آگیا دو وہی اُن سے کہا جائے۔

سُنی تن پلکی نین بھری باری۔ بولے بھرت دھیر دھری بھاری
پربھو پریہ پوجیہ پتا سم آپو۔ کل گرو سم ہت مائے نہ باپو

یہ سُن کر بھرت جی کا شریر پلکت ہو گیا۔ اُن کے نیتروں میں آنسو اُمڈ آئے۔ وہ بڑی بھاری دھیرج دھر کر بولے۔ ہے پربھو! آپ ہمارے پتا جی کے سمان ہیں۔ اور پوجنیہ ہو۔ اور کل گرو وشسشٹ جی کے سمان ہماری بھلائی کو چاہنے والا دوسرا کوئی نہیں۔ جتنے کہ ماتا پتا بھی نہیں۔

کوسیک آدی منی سچو سماجو۔ گیان امبو ندھی آپنو آجو
سسو سیوکو آئیسو انوگامی۔ جانی موہی سکھ دیئے سوامی

وشوامتر جی جیسے پربھاوشالی منیوں اور منتریوں کا یہ سماج ہے اور آپ گیان کے بھنڈار بھی آج موجود ہیں۔ ہے سوامی! مجھے اپنا شاگرد سیوک اور پیرو جان کر اپدیش دیجیئے۔

ایہیں سماج تھل بوجھب رائو۔ مون ملن میں بولب بائرو
چھوٹے بدن کہیوں بڑی باتا۔ چھمب تات لکھی بام بدھاتا

ایسے سماج اور تیرتھ استھان میں آپ جیسے گیانی اور پوجیہ

سبھا آتماؤں کا مجھ سے پوچھنا شوبھا نہیں دیتا۔ اگر میں جواب نہ دوں تو بُرا سمجھا جاؤں گا۔ اور اگر جواب دوں تو یہ پاگل پن ہے۔ تو بھی میں چھوٹے منہ بڑی بات کہتا ہوں۔ ہے تات! میرے دن گردش میں جان کر آپ مجھے کشما کریں۔

آگم نگم پر سدھ پُرانا۔ سیوا دھرم کٹھن جگ جانا
سوامی دھرم سوارتھ بِرودھو۔ بیر اندھ پریم ہی نہ پربودھو

وید شاستر اور پرانوں میں یہ سدھ ہے اور عام دنیا جانتی ہے۔ کہ سیوا دھرم کتنا کٹھن ہے۔ سوامی دھرم اور سوارتھ میں کیس میں ورودھ (دشمنی) ہے۔ ویر اندھا ہوتا ہے اور پریم میں گیان نہیں رہتا۔ اس لئے میں پریم وش کہوں یا سوارتھ وش۔ مجھ سے دونوں صورتوں میں بھول ہو گی۔ کیونکہ اگیان ہی دونوں صورتوں میں پردھان ہے۔

راکھی رام رُکھ دھرم برت پرادھین موہی جانی
سب کیں سمّت سرب ہت کریئے پریم پہچانی

اس لئے آپ مجھے بے بس جان کر اور شری رام جی کے رُخ دھرم برت کا خیال رکھتے ہوئے جو سب کو منظور ہو اور واستو میں (دراصل) جس سے سب کا کلیان ہو۔ آپ سب کا پریم پہچان کر وہی کیجئے۔

بھرت بچن سُنی دیکھی سُبھاؤ۔ سہت سماج سراہت راؤ
سُگم اگم مرِدو منجو کٹھورے۔ ارتھ امت اتی آکھر تھورے

بھرت جی کے بچن سن کر اور اُن کا سُبھاؤ دیکھ کر سماج سہت راجہ جنک اُن کی سراہنا کرنے لگے۔ بھرت جی کے بچن سننے میں بہت آسان پرنتو ارتھ سمجھنے میں بہا کٹھن۔ دیکھنے میں سندر اور کومل لیکن واستو میں بڑے کٹھور ہیں۔ اگرچہ اُن بچنوں میں اکھشر بالکل تھوڑے ہیں۔ پرنتو اُن کے ارتھ کا تو کوئی ٹھکانا ہی نہیں۔

جیوں مکھ مکر مکر نج پانی۔ گہی نہ جائی اس ادبھُت بانی
بھوپ بھرت مُنی سہت سماجو۔ گے جہاں بِبُدھ کمُد دوِج راجو

جیسے چہرے کا عکس شیشے میں پڑتا ہے اور شیشہ ہاتھ میں ہوتا ہے۔ پرنتو تو بھی وہ عکس پکڑا نہیں جاتا۔ ویسے ہی بھرت جی کی انوکھی بانی پکڑی نہیں جاتی۔ راجہ جنک بھرت وششٹ جی اور ساری سماج سہت وہاں گئے جہاں دیو کُل رُوپی کمُد کے کھلانے والے چندرما شری رام چندر جی تھے۔

سُنی سُدھی سوچ بِکل سب لوگا۔ منہوں مین گن نو جل جوگا
دیو پرتھم کُل گرو گتی دیکھی۔ نرکھی بدیہہ سنیہہ بسیشی

یہ سماچار پا کر سب لوگ سوچ میں دیاکُل ہو گئے۔ جیسے نئے بارش کے جل سے (پہلی بارش کے جل سے) سنجوگ پا کر مچھلیاں دیاکُل ہو جاتی ہیں۔ دیوتاؤں نے پہلے گرو وششٹ جی کی پریم مئی دشا دیکھی پھر راجہ جنک جی کے بڑھے ہوئے پریم کو دیکھا۔

رام بھگتی مئے بھرت نہارے۔ سُر سوارتھی ہہری ہیاں ہارے
سب کو رام پریم مئے پیکھا۔ بھئے الیکھ سوچ بس لیکھا

اور تب بھرت جی کو رام جی کی بھگتی سے پری پورن دیکھا۔ ان سب کو دیکھ کر خود غرض دیوتا من میں ہار مان گئے۔ انہوں نے سب کو ہی شری رام جی کے پریم میں ڈوبا ہوا دیکھا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر دیوتا لوگ بے انت سوچ کے وش ہو گئے۔ اتنی سوچ کہ جس کا کوئی حساب نہیں۔

رام سنیہہ سکوچ بس کہہ سسوچ سُرراجو
رچہو پرپنچہی پنچ ملی ناہیں تے بھیو اکاجو

دیوراج اندر سوچ کے وش ہو کر کہنے لگے کہ شری رام چندر جی تو بھگتوں کے پریم اور سنکوچ (ادب لجا) کے وش ہیں۔ اس لئے آپ سب لوگ مل کر کوئی مایا کا کھیل رچائیے نہیں تو کام تو بگڑا ہی چاہتا ہے۔

سُرنہہ سمرِی شاردا سراہی۔ دیبی دیو سرناگت پاہی
پھیری بھرت متی کری نج مایا۔ پالو ببُدھ کُل کری چھل چھایا

دیوتاؤں نے سرسوتی جی کا سمرن کیا اور اُنکی بڑی استتی کی۔ اور کہا ہے دیوی! ہم دیوتا آپکی شرن میں آئے ہیں۔ کرپا کر کے ہماری رکھشا کیجئے۔ اپنی مایا رچ کر بھرت جی کی بدھی کو پھیر دیجئے اور

اس پرکار چھل کپٹ کر کے دیوکل کی پالنا کیجئے۔

بِبُدھ بینے سُنی دیبی سیانی۔ بولی سُرسوارتھ جڑ جانی
مُوسن کہہُ بھرت مت پھیرُو۔ لوچن ہاس نہ سُوجھ سُمیرُو

دیوتاؤں کی نمرتا پرارتھنا سُن کر اور اُن کو غرض کے اندھے جان کر چتُر سرسوتی جی بولیں یہ مجھ سے آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کہ بھرت جی کی بدھی میں پھیر دُوں! افسوس تمہیں اپنی ہزار آنکھوں سے بھی سمیرُو نظر نہیں آتا۔

بِدھی ہری ہر مایا بڑی بھاری۔ سوؤ نہ بھرت مت سکئی نہاری
سو مت موہی کہت کرو بہوری۔ چندنی کر کہ چنڈ کر چوری

برہما وشنو اور مہادیو جی کی مایا بڑی بلوان ہے وہ بھی بھرت جی کی بدھی کی طرف آنکھ نہیں کر سکتی۔ آپ مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ میں بھرت جی کی بدھی کو بگڑی کر دوں۔ کیا چاندنی تیز کرنوں والے سورج کو چُرا سکتی ہے؟

بھرت ہردے سیا رام نواسُو۔ تہاں کہ تمر جہاں ترنی پرکاسُو
اس کہی سارد گئی بدھی لوکا۔ بِبُدھ بکل نسی مانہُوں کوکا

بھرت جی کے ہردے میں سیتا رام جی کا نواس ہے۔ جہاں سُورج کا پرکاش ہے۔ وہاں بھی کہیں اندھیرا رہ سکتا ہے ایسا کہہ کر سرسوتی جی برہم لوک میں چلی گئی۔ دیوتا لوگ ایسے ویاکل ہو گئے۔ جیسے رات کو چکوا بیاکل ہوتا ہے۔

سُرسوارتھی ملین من کینہہ کمنتر کُٹھا ٹُو
رچی پرپنچ مایا پربل بھے بھرم آرتی اُچاٹُو

ملین من والے خود غرض دیوتاؤں نے بُرا وچار کر کے بُرا ٹھاٹ رچ دیا۔ بہت ہی بل شالی مایا جال رچ کر بھے بھرم گھبراہٹ اور اُچاٹ یعنی اُداسی سب کے منوں میں بھر دی۔

کری کُچالی سوچت سُرراجُو۔ بھرت ہاتھ سبُو کاجُو اکاجُو
گئے جنکُو رگھوناتھ سمیپا۔ سنمانے سب رِبی کُل دیپا

ایسی کُچالیں (بُری چالیں) کر کے دیوراج اندر پھر سوچنے لگے۔ کہ کام کا بگڑنا اور بننا تو سب بھرت جی کے ہی ہاتھ ہے۔ اُدھر راجہ جنک جی شری رگھوناتھ جی کے پاس گئے سورج کُل کے دیپک شری رام چندر جی نے اُن کا آدر ستکار کیا۔

سمے سماج دھرم ابیرودھا۔ بولے تب رگھو ونس پُرودھا
جنک بھرت سمبادُو سُنائی۔ بھرت کہاؤتی کہی سُہائی

تب رگھوکُل کے پروہت شری وششٹ جی وقت سماج اور دھرم کے مطابق بچن بولے انہوں نے پہلے جنک جی اور بھرت جی کی آپس کی بات چیت سُنائی اور بھرت جی کی کہی ہوئی سُندر بانی کہہ سُنائی۔

تات رام جس آیسُو دیہُو۔ سو سبُو کرے مور مت ایہُو
سُنی رگھوناتھ جوری جگ پانی۔ بولے ستیہ سرل مردُو بانی

وششٹ جی پھر بولے۔ ہے تات رام! آپ جیسی آگیا دیں ویسا ہی سب کریں میری تو یہی صلاح ہے۔ یہ سُن کر شری رگھوناتھ جی دونو ہاتھ جوڑ کر ستیہ سرل اور کومل بانی بولے۔

وِدیا وان آپنی متھلیسُو۔ مور کہب سب بھانتی بھدیسُو
رائ‌رائے رجائیسُو ہوئی۔ راؤری سپتھ سہی سر سوئی

آپ کے اور متھلا نریش جنک جی کی موجودگی میں مجھے آگیا دینے کے لئے کہنا انوچت ہی ہے۔ آپ کی اور مہاراج جنک جی کی جو آگیا ہوگی۔ میں آپ کی سوگند کھا کر کہتا ہوں۔ کہ وہ ہم سب کے لئے بڑے آدر سے قابل قبول ہوگی۔

رام سپتھ سُنی مُنی جنکُو سکُچے سبھا سمیت
سکل بلوکت بھرت مُکھُو بنئی نہ اُترُو دیت

رام جی کی سوگند سُن کر ساری سبھا سمیت مُنی وششٹ جی اور جنک جی پر سکتہ طاری ہو گیا کسی کو کچھ جواب دیتے نہ بنا۔ سب لوگ جواب کے لئے بھرت جی کے مُنہ کی طرف دیکھنے لگے۔

سبھا سکُچ بس بھرت نہاری۔ رام بندھو دھری دھیرج بھاری
کُسمیُو دیکھی سنیہو سنبھارا۔ بڑھت بِندھی جمی گھٹج نوارا

بھرت جی نے ساری سبھا کو سکتے کی حالت میں دیکھا۔ انہوں نے بڑی بھاری دھیرج دھارن کر کے بے موقع دیکھکر اپنے بڑھتے ہوئے پریم کو تھام لیا۔ جیسے بڑھتے ہوئے بندھیاچل اگست جی نے تھام لیا تھا۔

سوک کنک لوچن مَتی چھونی ۔ ہری بمل گن گن جاگ جونی
بھرت بلیک براہ بسالا ۔ انایاس اُدھری تیہی کالا

شوک رُوپی ہرنیاکش تے سب نربل گُنوں والی جگت کے پیدا کرنے والی بدھی رُوپی پرتھوی کو ہر لیا۔ بھرت جی کے وویک رُوپی (گیان رُوپی) وشال براہ اوتار نے شوک رُوپی ہرنیاکش کو نشٹ کر کے بنا کسی سخت محنت کے ہی اس کا اُدھار کر دیا۔

کری پرنام سب کہن کر جوڑے ۔ رام راؤ گرُ سادھو نہورے
چھمب آجو اتی انوچت مورا ۔ کہیوں بدن مرِدو بچن کٹھورا

بھرت جی نے پرنام کر کے سب کے آگے ہاتھ جوڑے اور رام چندر جی، جنک جی، وششٹ جی اور سادھو لوگوں سے بنتی کی۔ اور بولے آج میں کومل مُکھ سے کٹھور (کڑوے) بچن کہتا ہوں۔ اس نامناسب کرم کے لئے مجھے کشما کریں۔

ہئے سُمری سارد اُ سہائی ۔ مانس تیں مکھ پنکج آئی
بمل بیبک دھرم نئے سالی ۔ بھرت بھارتی منجو مرالی

انہوں نے ہردے میں سُندر سرسوتی جی کا سمرن کیا۔ وہ من رُوپی مانسرووَر سے نکل کر مُکھ کمل پر آ گئی۔ نِرمل وویک، دھرم نیتی سے بھرپور بھرت جی کی بانی سُندر ہنسنی ہے۔ جو گنوں کو دوشوں سے الگ کر دینے والی ہے۔

نرکھی بیبک بلوچنہی سِتھل سنیہہ سماجو
کری پرنام بولے بھرت سُمری سیا رگھو راجو

بھرت جی نے اپنے گیان کے نیتروں سے سب راج سماج کو جب پریم کے مارے شتھل دیکھا۔ تو سب کو پرنام کر کے شری سیتا جی کا سمرن کر کے بھرت جی بولے۔

پربھو پتو ماتو سُہرد گر سوامی ۔ پوجیہ پرم ہت انتر جامی
سرل سُسا ہب سیل ندھانو ۔ پرنتپال سربگیہ سُجانو

ہے پربھو! آپ پتا، ماتا، متر، گرو، سوامی، پوجیہ، پرم ہتکاری اور انترجامی ہیں، سرل سبھاؤ، اتم سوامی، شیل کے بھنڈار، شرن پڑے کی رکھشا کرنے والے، سروگیہ، چتر۔

سمرتھ سرناگت ہتکاری ۔ گُن گاہکو اوگن اگھ ہاری
سوامی گوسائیں ہی سرس گوسائیں ۔ موہی سمان میں سائیں دوہائیں

سرو شکتیمان، شرن میں آئے ہوئے کا بھلا چاہنے والے گنوں کے گاہک اور دوشوں کو ہرنے والے ہیں۔ ہے گوسائیں! آپ کے سمان سوامی تو آپ ہی ہیں (اور حقیقت آپ ہی ان گنوں سے یکت ایک واحد سوامی ہیں۔ اور میرے سمان سوامی کے ساتھ دھوکہ کرنے والا سیوک بھی میں ہی ہوں۔

پربھو پتو بچن موہ بس پیلی ۔ آئیئوں یہاں سماجو سکیلی
جگ بھل پوچ اونچ اُرو نیچو ۔ امیئ امرپد ماہر و میچو

رام رجائی میٹ من ماہیں ۔ دیکھا سُنا کتہوں کوُ ناہیں
سو میں سب بدھی کینہی ڈھٹھائی ۔ پربھو مانی سنیہہ سیوکائی

ہے پربھو! میں آپ کی اور پتا جی کی آگیا کو بھنگ کر کے سماج کو اکٹھی کر کے یہاں آیا ہوں۔ سنسار میں بھلے بُرے اونچ اور نیچ، امرت، امر پد (دیوتاؤں کا رتبہ) زہر اور موت وغیرہ۔ ان میں سے کسی کو بھی من سے آپ کی آگیا کو بھنگ کرتے نہ دیکھا گیا ہے۔ اور نہ سُنا ہی گیا ہے۔ لیکن میں نے سب پرکار آپکی آگیا کو مٹانے کی ڈھٹھائی کی ہے۔ اور پربھو نے اس میری ڈھٹھائی کو بھی پریم اور سیوا ہی سمجھ لیا ہے۔

کرپا بھلائی آپنی ناتھ کینہہ بھل مور
دوشن بھے بھوشن سرس سُجسو چارو چہو اور

ہے ناتھ! آپنے اپنی کرپا اور بھلائی سے میرا بھلا کیا جس سے میرے دوش بھی گنوں کے سمان ہو گئے۔ اور چاروں طرف میرا سُندر یش

پھا گیا۔

رانڈی ریتی سبانی بڑائی۔ جگت بدت نگما گم گائی
کرکٹل کھل کمتی کلنکی۔ نیچ نیشل نرلیس نسنکی
تیتوسُنی سرن ساموہیں آئے۔ سکرت پرنامو کہیں اپنائے
دیکھی دوش کبہوں نہ ار آنے۔ سُنی گن سادھو سماج بکھانے

آپکی ایسی سندر ریتی اور سُندر بانی کی بڑائی سنسار میں پرگٹ ہے۔ اور وید شاستروں نے بھی اس کا گان کیا ہے۔ جو کرُور (نردیا) کُٹل، دُشٹ، سوٹھ بدھی، کلنکی، نیچ وشیل رہت۔ نڈر ہیں۔ انہیں بھی سامنے شرن میں آئے سن کر ایک بار پرنام کرنے پر بھی آپ نے اپنا لیا۔ اُن کے دوش کو دیکھکر بھی آپ اپنے من میں نہیں لائے۔ اور اُن کے گنوں کو سُن کر سادھو سماج میں آپ ہی نے اُن کا ورنن کیا۔

کوساہب سیوک ہی نبواج۔ آپو سماج ساج سب ساجی
نج کرتوتی نہ سمجھے سپنیں۔ سیوک سکچ سوچو اُر اپنیں

سیوک پر ایسی کرپا کرنے والا سوامی اور کون ہے! جو آپ ہی سیوک کا سارا ساج سامان سج دے۔ اور اپنی کرنی کا تو کبھی سپنے میں بھی خیال نہ کرے۔ کنتو سیوک کے سنکوچ (شرمساری) کا سوچ سدا اپنے من میں رکھے۔

سو گوسائیں نہیں دُوسر کوپی۔ بھجا اُٹھائی کہیوں پن روپی
پشو ناچت سُک پاٹھ پربینا۔ گن گتی نٹ پاٹھک آدھینا

ایسا سوامی آپ کے بنا اور کوئی دوسرا نہیں ہے۔ میں بھجا اُٹھا کر اور پران باندھ کر (بڑی دڑھتا سے) کہتا ہوں۔ بندر آدک پشو ناچتے ہیں۔ اور طوطے بھی سکھائے جانے پر پڑھنے میں ماہر ہو جاتے ہیں۔ پرنتو طوطے میں پڑھنے کا جو گن ہے۔ اور پشو میں ناچنے والے کے بالترتیب آدھین ہے۔

یوں سُدھاری سنمانی جن کئے سادھو سرمور
کو کرپال بنو پا لیہے برداولی بر جور

اس پرکار اپنے سیوکوں کی بگڑی بات سُدھار کر اور آدر سے آپ نے اُنہیں سادھوؤں کا سرتاج بنا دیا ہے۔ ہے کرپالو! آپکے بنا اپنی ورداولی (کُل کا یش و کیرتی) کا اور کون زبردستی پالن کریگا (اتھات کون زبردستی اپنے ونش کے یش و کیرتی بڑھاوے گا۔!

سوک سنیہہ کہ بال سبھائیں۔ آئیوں لائی رجا بسو بائیں
تبہوں کرپال ہیری نج اورا۔ سب ہی بھانتی بھل مانیو ورا

میں شوک کے مارے یا پریم کے مارے یا اپنے بالک پن کے سبھاؤ کے کارن پتا کی آگیا کو بھنگ کر کے آپکے پاس چلا آیا۔ تو بھی ہے کرپالو! آپ نے اپنی طرف دیکھکر سبھی پرکار سے میرا بھلا ہی مانا (ارتھات میرے سبھی دوشوں کو بھی گن ہی سمجھا)

دیکھیوں پائے سُمنگل مولا۔ جانیوں سوامی سہج انوکولا
بڑے سماج بلو کیوں بھاگو۔ بڑی چوک صاحب انوراگو

میں نے آپکے سُندر منگلوں کے مول چرنوں کا درشن کیا۔ اور یہ بھی جان لیا کہ سوامی مجھ پر سبھاؤ سے ہی پرسن ہیں۔ اس بڑے سماج میں میں نے اپنے سوبھاگیہ کو دیکھا کہ اتنی بڑی بھاری غلطی ہونے پر بھی سوامی کا مجھ پر کتنا پریم اور کرپا ہے۔

کرپا انوگرہو انگو اگھائی۔ کینہی کرپاندھی سب ادھیکائی
راکھا مور دُلار گوسائیں۔ اپنے سیل سُبھائے بھلائیں

ہے کرپاندسان! آپ نے مجھ پر سرداانگوں سے پورن کرپا اور دیا بڑھ چڑھ کر کی ہے۔ ہے سوامی! آپ نے اپنے شیل سبھاؤ اور بھلائی سے میرا لاڈ چاؤ ہی کیا۔

ناتھ نپٹ میں کینہی ڈھٹھائی۔ سوامی سماج سکوچ بہائی
اپنے بنے جتھا رچی بانی۔ کہی ہی دیوانی آرتی جانی

ہے ناتھ! میں نے سوامی اور سماج کے سامنے سب پرکار شرم و حیا چھوڑ کر نر ٹھور جیسے بھی جی میں آیا کہہ دیا ہے۔ ہے دیو! مجھے بہت ہی دکھی جان کر معاف کرنا۔

سُہرد سُجان سُسا ہیب ہی بہت کہت بڑی کھوری
آئیسُو دیہئے دیو اب سبئی سُدھاری موری

ہتکاری بدھیمان اور اُتّم سوامی سے بہت کہنے میں بڑا دوش ہے۔ اس لئے ہے دیو! اب آپ مجھے آگیا دیجئے آپ نے میری سب بگڑی ہوئی دشا کو سُدھار دیا ہے۔

پربھو پدپدم پراگ دوہائی۔ سنیہہ سکرت سُکھ سیما سُہائی
سو کری کہیُوں ہئے اپنے کی۔ رچی جاگت سووت سُپنے کی

ہے پربھو! آپ کے چرن کملوں کی رج جو ستیہ پُن اور سُکھ کی سندر حد ہے کی سوگند کھا کر میں اپنے ہردے کی بات کہتا ہوں وہ یہ کہ جاگتے سوتے اور سُپنے میں بھی میرے من میں یہ اچھیا بنی رہے کہ۔

سہج سنیہہ سوامی سیو کائی۔ سوارتھ چھل پھل چاری بہائی
اگیا سم نہ سُسا ہیب سیوا۔ سو پرساد جن پاؤ سے دیوا

کپٹ، خود غرضی اور دھرم ارتھ کام موکش چاروں پھلوں کو چھوڑ کر سبھاوک پریم سے سوامی کی سیوا کرتا رہوں۔ سوامی کی آگیا کا پالن کرنا ہی اُنکی سب سے بڑی سیوا ہے۔ سو آپ ہے دیو! مجھے وہی آگیا دینے کی کرپا کریں۔

اس کہہ پریم بیبس بھئے بھاری۔ پُلک سریر بلوچن باری
پربھو پد کمل گہے اکلائی۔ سمو سنیہہ نہ سو کہہ جائی

ایسا کہہ کر بھرت جی بہت ہی پریم کے وش ہو گئے۔ شریر پُلکت ہو گیا۔ اور آنکھوں میں پریم آنسو بھر آئے۔ انہوں نے ویاکل ہو کر پربھو شری رام چندر جی کے چرن کمل پکڑ لئے۔ اُس سمے کے پریم کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔

کرپا سندھو سنمانی سُبانی۔ بیٹھائے سمیپ گہی پانی
بھرت بنے سُنی دیکھی سبھاؤ۔ سِتھل سنیہہ سبھا رگھوراؤ

کرپا کے سمندر شری رام چندر جی نے سندر بچنوں سے بھرت جی کا آدر کر کے پکڑ کر انہیں اپنے پاس بٹھا لیا۔ بھرت جی کی بنتی سن کر

اور اُن کے پریم بھرے سبھاؤ کو دیکھ کر ساری سماج اور شری رگھوناتھ جی پریم سے شِتھل ہو گئے۔

رگھوراؤ سِتھل سنیہہ سادھو سماج مُنی متھلا دھنی
من مہوں سراہت بھرت بھایپ بھگتی کی مہما گھنی
بھرتہی پرسنسَت بِبُدھ برشت سُمن مانس ملن سے
تُلسی بِکل سب لوگ سُن سکچے نسا گم نلن سے

شری رگھوناتھ جی، سادھوؤں کی منڈلی مُنی وششٹ جی، اور متھلا نریش جنک جی پریم کے مارے شِتھل ہو گئے۔ وہ سب من میں بھرت جی کے بھراتری بھاؤ اور بھگتی کی مہما کی سراہنا کرنے لگے۔ اور اس من سے بھرت جی کی تعریف کرتے ہوئے دیوتا لوگ پھول برسانے لگے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ سب لوگ بھرت جی کے بچن سُن کر ویاکل ہو گئے۔ اور وہ ایسے سُکڑ گئے جیسے رات کے آنے پر کمل مُرجھا جاتے ہیں۔

دیکھی دُکھاری دین دُہو سماج نر ناری سب
مگھوا مہا ملین مُئے ماری منگل چہت

اُسی سمے دونوں راجاؤں کے سماج کے سب استری پُرشوں کو دین دُکھی دیکھ کر مہا ملین من والا اندر مرے ہوؤں کو مار کر اپنا کلیان چاہتا ہے۔

کپٹ کُچالی سیما سُرراجو۔ پر اکاج پریہ آپن کاجو
کاک سمان پاک رگھو رینی۔ چھلی ملین کتہوں نہ پرتیتی

دیوراج اندر کپٹ اور کُچال کی حد ہے اُسے تو اپنے لابھ سے ہی پیار ہے۔ دوسروں کی بھلے ہی ہانی ہو جائے۔ اندر کا سبھاؤ کوّے جیسا ہے۔ وہ چھل کرنے والا اور میلے من کا ہے۔ وہ کسی پر بھی وشواس نہیں کرتا۔

پرتھم کُمت کر کپٹ سنکیلا۔ سو اُچاٹو سب کیں سر میلا
سُرمایا سب لوگ بموہے۔ رام پریم اتسیہ نہ بچھوہے

پہلے تو دیو اندر نے بُرا وچار کر کے کپٹ کا سارا ساز سجا دیا

تھا. پھر وہ کپٹ سے پیدا ہوئی اُچاٹ سب لوگوں کے سر پر ڈال دی تھی۔ اب اس نے دیو مایا سے سب لوگوں کو موہت کر دیا۔ لیکن پھر بھی شری رام چندر جی کے پریم سے اُن کا بالکل ہی ویراگ نہیں ہوا. ارتھات اُن کے من میں شری رام جی کا پریم کچھ تو بنا ہی رہا۔

بھے اُچاٹ بس من تھر ناہیں۔ چھن بن رُچی چھن سدن سوہاہیں
دُبدھ منوگتی پرجا دُکھاری۔ سرت سندھو سنگم جنو باری

بھے اور اُچاٹ کے کارن کسی کا من ستھر نہیں ہے۔ انہیں چھن بھر میں تو رہنے کے لئے بن اچھا لگتا ہے اور چھن میں گھر کی یاد آ کر اچھے لگتے ہیں. من کی اس دو بدھا کے کارن پرجا دُکھی ہو رہی ہے۔ مانو ندی اور سمندر کے سنگم کا جل بے قرار ہو اُٹھا ہو.

دُچت کتہوں پرتیو شونہ ناہیں۔ ایک ایک سن مرم نہ کہہیں
لکھی ہِیہ ہنسی کہہ کرپا ندھانو۔ سرس سوان مگھوان جُبانو

دونو طرف چت کے بھٹکنے کے کارن انہیں ذرا بھی سنتوش نہیں ہوتا۔ وہ سب ایک دوسرے سے اپنا اپنا بھید بھی نہیں کہتے۔ اُن کے من کی دشا دیکھ کر کرپا ندھان شری رام چندر جی من ہی من ہنس کر کہنے لگے. کہ کتے اندر اور کامی پرش کا ایک ہی سبھاو ہے۔

بھرت جنک مُنی جن سچو سادھو سچیت بہائی
لاگی دیو مایا سب ہی جتھا جوگو جنو پائی

بھرت جی، جنک جی، مُنی جن، منتری اور گیان وان سادھو پرشوں کو چھوڑ کر باقی سب استری پرشوں پر اُن کے اپنے سبھاو اوستھتی کے انوسار۔ دیو مایا کا پربھاو پڑ گیا.

کرپا سندھو لکھی لوگ دُکھارے۔ نج سنیہہ سُرپتی چھل بھارے
سبھا راؤ گُرمہی سُر منتری۔ بھرت بھگتی سب کے متی جنتری

کرپا کے سمندر شری رام چندر جی نے لوگوں کو اپنے پریم اور دیو راج اندر کے بھاری چھل سے دُکھی پایا۔ سبھا، راجہ جنک، گرو وششٹھ جی، برہمن اور منتری آدی سبھی بدھیاں بھرت جی کی بھگتی کے ہاتھ کا کھلونا بن گئیں۔

راکھی جیتوت ہِتر لکھے سے۔ سکچت بولت بچن سکھے سے
بھرت پریتی نتی بنے بڑائی۔ سُنت سُکھد برنت کٹھنائی

سب لوگ پریم کے مارے مورت کی بھانت شری رام چندر جی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ وہ لجاتے ہوئے سکھائے ہوئے سے بچن بولتے ہیں. بھرت جی کی پریتی، نمرتا اور ونے بھاو اور بڑائی سننے میں تو سُکھ دینے والی ہے پر کہنے میں کٹھن ہے۔

جاسو بلوکی بھگتی لولیسو۔ پریم مگن مُنی گن متھلیسو
مہما تاسو کہے کمی تلسی۔ بھگتی سبھاو سُمتی ہیہ ہلسی

جن کی بھگتی کے تھوڑے سے انش کو دیکھ کر مُنی گن اور متھلا نریش جنک جی پریم میں مگن ہو گئے۔ اس بھرت جی کی مہما کو میں تلسی داس کیسے کہوں! اُن کی بھگتی اور سندر بھاؤ سے میرے ہردے میں (کوی کے ہردے میں) اچھی بدھی کا وکاس ہو رہا ہے

آپو چھوٹی مہما بڑی جانی۔ کبی کُل کانی مانی سکچانی
کہہ نہ سکتی گُن رُچی ادھیکائی۔ متی گتی بال بچن کی نائی

میری بدھی چھوٹی ہے اور مہما بڑی ہے۔ ایسا جان کر میری بدھی کوی کُل کی مریادا کو مان کر سکچا گئی۔ ارتھات اُسے اس مہما کا ورنن کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ بدھی کی گنوں میں رُچی تو بڑھ رہی ہے۔ پرنتو انہیں کہنے میں یہ اسمرتھ ہے۔ بدھی کی گتی بالک کے بچنوں کی طرح ہو گئی (ارتھات جیسے بالک توتلی زبان میں کہتا ہے صاف صاف نہیں بول سکتا! ایسے ہی بدھی کی حالت ہو گئی۔ وہ مہما کا ورنن کس طرح کرے۔)

بھرت امل جس ومل بدھو سُمتی چکور کماری
اُدت ومل جن ہردے نبھ ایک ٹک رہی نہاری

بھرت جی کا نرمل یش نرمل چندرما ہے۔ اور میری سندر بدھی بالی چکوری ہے۔ جو بھگتوں کے نرمل ہردے آکاش میں اس چندرما (بھرت جی کا نرمل یش روپی چندرما) کو چڑھا ہوا دیکھ کر ٹکٹکی لگائے دیکھتی ہی رہ گئی ہے۔ پھر بھلا وہ ورنن کیسے کرے۔!

بھرت سبھاؤ نہ سُگم نگمہوں۔ لگھو متی چاپلتا کبی چھمہوں
کہت سُنت ستی بھاؤ بھرت کو۔ سیام رام پد ہوئی نہ رت کو

بھرت جی کے سبھاؤ کا ورنن کرنا تو ویدوں کے لیئے بھی آسان نہیں ہے۔ اس لیئے میری تُچھ بُدھی کی ڈھٹھائی کی کوئی لوگ کشما کریں۔ بھرت جی کے سدبھاو کو کہتے سُنتے کون ایسا منش ہے جو سیتا رام جی کے چرنوں میں لولین نہ ہو جائے۔

سُمرت بھرت ہی پریمو رام کو۔ جیہی نہ سُلبھ تیہی سرس بام کو
دیکھ دیال دسا سب ہی کی۔ رام سُجان جانی جن جی کی

بھرت جی کا سمرن کرنے سے بھی جس کو رام جی کا پریم آسانی سے پراپت نہ ہوا ہو۔ مانو اس کے سمان ابھاگا پرانی اور کون ہے! دیالو اور انتریامی بھگوان شری رام چندر جی سب کی دشا دیکھ کر اور بھگت بھرت جی کے ہردے کی گتی جان کر۔

دھرم دُھرین دھیر نیے ناگر۔ ستیہ سنیہہ سیل سُکھ ساگر
دیسو کالو لکھی سمیو سماجو۔ نیتی پریتی پالک رگھو راجو
بولے بچن بانی سرسُو سے۔ ہت پرینام سُنت سسی رسُو سے
تات بھرت تمہہ دھرم دُھرینا۔ لوک بید بد پریم پربینا

دھرم دھرندھر، دھیر، نیتی میں ماہر، ستیہ، پریم، سیل، سکھ کے سمندر، نیتی اور پریم کا پالن کرنے والے شری رگھو مہاراج جی دیش کال اور موقع اور سماج کو دیکھ کر ایسے بچن بولے جو مانو بانی کا سارا سرمایہ ہی تھے۔ انہوں نے کہا ہے تات بھرت! تم دھرم دھرندھر ہو۔ لوک اور وید دونو کو جاننے والے ہو۔ اور پریم کرنے میں تم سے ماہر ہو۔

کرم بچن مانس بمل تمہہ سمان تمہہ تات
گر سماج لگھو بندھو گن کُسمے کمی کہی جات

ہے بھرت! من بچن کرم سے نرمل تم اپنی مثال آپ ہی ہو۔ گرو سماج میں اور ایسے بے وقت میں چھوٹے بھائی کے گنوں کا ورنن کس پرکار کیا جائے!

جانہو تات ترنی کل ریتی۔ ستیہ سندھ پتو کیرتی پریتی
سمیو سماجو لاج گرو جن کی۔ اُداسین ہت انہت من کی

ہے تات! تم سورج کل کی ریتی کو ستیہ سندھ پتا جی کی کیرتی اور پریم کو، سمے سماج اور گرو جنوں کی لاج اور اداسین (نرپکش) متر اور دشمن سب کے من کی بات کو جانتے ہو۔

تمہہ ہی بدت سب ہی کر کرمو۔ آپن مور پرم ہت دھرمو
موہی سب بھانت بھروس تمہارا۔ تاپی کہیوں اوسر انوسارا

تم سب کے کرتویہ کو اور اپنے اور میرے پرم ہتکاری دھرم کو جانتے ہو۔ اگرچہ مجھے سب پرکار سے تمہارا بھروسہ ہے تو بھی موقع کے مطابق کچھ کہتا ہوں۔

تات تات بنُو بات ہماری۔ کیول گرو کل کرپا سنبھاری
نترو پرجا پرجن پریوارو۔ ہم ہی سہت سبُو ہوت کھوارو

ہے تات! پتا جی کے بعد ہماری بات صرف کل گرو وششٹ جی کی کرپا نے ہی سنبھال رکھی ہے۔ نہیں تو پرجا سمیت ہماری پرجا کٹمب اور پریوار سب ہی خوار (ذلیل) ہوتے۔

جوں بنُو اوسر اتھوا دنیسُو۔ جگ کیہی کہہو نہ ہوئی کلیسُو
تس اُتپات تات بدھی کینہا۔ مُنی متھلیس راکھی سبو لینہا

اگر سورج اپنے اصلی وقت سے پہلے ہی غروب ہو جائے تو کہو جگت میں کس کو کلیش نہ ہوگا؟ ہے تات! اسی پرکار پتا جی کو بے وقت ہم سے سدا کے لئے جدا کر کے بدھاتا نے غضب ڈھایا ہے۔ لیکن منی وششٹ جی نے اور جنک جی نے ہم سب کو بچا لیا ہے۔

راج کاج سب لاج پتی دھرم دھرنی دھن دھام
گرو پربھاو پالیہی سب ہی بھل ہوئیہی پرینام

راج کا کام کاج، لجا، عزت، دھرم، دھرتی، دھن اور گھر ان سبھی کا پالن گرو جی کا پربھاو (روحانی بل) ہی کرے گا۔ اور انت میں ہماری سب کی بھلائی ہی ہوگی۔

سہت سماج تمہار ہمارا۔ گھر بن گرو پرساد رکھوارا
ماتو پتا گرو سوامی ندیسُو۔ سکل دھرم دھرنی دھر سیسُو

گھر بیا اور بن بیں سماج سہت تمہاری اور ہماری رکھشا گرو جی کی کرپا ہی کرے گی۔ ماتا پتا گرو اور سوامی کی آگیا کا پالن سارے دھرم رُوپی پرتھوی دھارن کرنے میں شیس ناگ جی کے سمان ہے۔

سو تُمہ کرہُو کراوہُو موہُو ۔ نات ترنی کُل پالک ہوہُو
سادھک ایک سکل سِدھی دینی ۔ کیرتی سگتی بھُوتی مئے بینی

ہے نات! تم ماتا پتا کی گرو اور سوامی کی آگیا کا پالن کرو اور مجھ سے بھی کرواؤ۔ اور سورج ونش کے پالنے والے بنو. یہ آگیا پالن رُوپی سادھنا سادھک کے لئے سمپُورن سِدّھیوں کی دَاتا ہے! اور کیرتی، سدگتی اور دھن و مال ان تینوں کی یہ تروینی ہے۔

سو بچار سہہ سنکٹُو بھاری ۔ کرہُو پرجا پریوارُو سُکھاری
بانٹی بِپتی سبہیں موہی بھائی ۔ تمُہہی اودھی بھر بڑ کٹھنائی

اسے وچار کر بھاری کشٹ سہہ کر بھی پرجا اور پریوار کو سُکھی کرو. ہے بھائی! میری مصیبت کو سبھی نے بانٹ لیا ہے. پر اُن سب سے بڑھ کر تمہارے لئے تو چودہ برس تک بڑی کٹھنائی ہے.

جان تمُہہی مردُو کہئیوں کٹھورا ۔ کُسمے نات نہ اُنوچِت مورا
ہوہیں کُٹھائے سُبندھُو سہائے ۔ اوڑیہیں ہاتھ اسنیہو کے گھائے

تمہیں نازک سمجھ جان کر بھی میں کٹھور بچن کہہ رہا ہوں. ہے نات! مصیبت کے وقت میں ایسا کہنا میرے لئے نامناسب نہیں ہے. بپتا کال میں اُتم بھائی ہی مددگار ہوتے ہیں: تلوار کے حملے وار کو ہاتھ ہی روکتے ہیں.

سیوک کر پد نین سے مُکھ سو صاحب ہوئی
تُلسی پرِیتی کی ریتی سُن سُکبی سراہیں سوئی

سیوک ہاتھ پاؤں اور آنکھوں کے سمان اور سوامی مُکھ کے سمان ہونا چاہیئے. تُلسی کہتے ہیں. کہ سیوک سوامی کی ایسی پریتی کی ریتی کو سُن کر سریشٹھ کوی اس کی سراہنا کرتے ہیں.

سبھا سکل سُن رگھُو بر بانی ۔ پریم پیودھی امیں جنُو سانی
سِتھِل سماج سنیہہ سمادھی ۔ دیکھی دسا چُپ سارد سادی

شری رگھُو ناتھ جی کی بانی سُن کر جو پریم ساگر سے نکلے ہُوئے امرت رس سے بھری پُورن تھی. سارے سماج پر سکتہ سا طاری ہو گیا. سب کی پریم سمادھی لگ گئی. نکی اس دشا کو دیکھکر سرسوتی جی نے چُپ سی سادھ لی.

بھرت ہی بھیئو پرم سنتوشُو ۔ سنمُکھ سوامی بِمُکھ دُکھ دوشُو
مُکھ پرسنّ من مِٹا بِشادُو ۔ بھا جنُو گونگے ہی گرا پرسادُو

یہ سُن کر بھرت جی بڑے سنتُشٹ ہُوئے سوامی کے سامنے ہوتے ہی اُن کے سارے دُکھ اور دوش مُنہ موڑ گئے. ان کے من کا کلیش مٹ گیا. چہرہ پرسن ہو گیا مانو کسی گونگے پر سرسوتی جی کی کرپا ہو گئی ہو. (ارتھات گونگے کو قوت گویائی مل گئی)

کینہہ سپریم پرنامُو بہوری ۔ بولے پانی پنکرُوہ جوری
ناتھ بھیئو سُکھُو ساتھ گئے کو ۔ لہیئوں لاہُو جگ جنمُو بھئے کو

انہوں نے پھر بڑے پریم کے ساتھ شری رام چندر جی کو پرنام کیا. اور اپنے کمل کے سمان سندر ہاتھوں کو جوڑ کر بولے. ہے ناتھ! میں نے آپکے ساتھ جانے کا سُکھ پراپت کر لیا ہے. ارتھات بن میں آپکے ساتھ جانے سے آپکی سیوا کرنے سے مجھے جتنا سُکھ ملنا تھا اتنا ہی سُکھ میں نے اب پراپت کر لیا ہے. اور میں نے سنسار میں جنم لینے کا لابھ بھی پراپت کر لیا ہے۔

اب کرپال جس آئیسُو ہوئی ۔ کروں سیس دھر سادر سوئی
سو اولمب دیو موہی دیئی ۔ اودھی پار پاؤں جیہی سیئی

ہے کرپالو! اب جیسی بھی آگیا ہو. اس کو سر ماتھے پر رکھ کر آدر کے ساتھ کروں گا. آپ مجھے اب کوئی ایسا سہارا دیجئے جس کی سیوا کر کے میں اس چودہ سال کی میعاد کو گذار سکوں.

دیو دیو ابھیشیک ہت گُر انُوساسنُو پائی
آنیئو سب تیرتھ سلِلُو تیہی کہہ کاہ رجائی

ہے دیو! آپ کے راج تلک کے لئے گرو جی کی آگیا پاکر میں سب تیرتھوں کا جل لیتا آیا ہوں. اس کے لئے آپ کی کیا آگیا ہے؟

ایکو منورتھ بڑ من ماہیں. سبھے سکوچ جات کہہ ناہیں
کہہو تات پربھو آیسو پائی. بولے بانی سنیہہ سہائی

ہے ناتھ! میرے من میں ایک اور بڑی خواہش ہے. بھئے اور لجا کے کارن وہ کہی نہیں جا سکتی. شری رام چندر جی نے کہا. ہے بھائی! کہو بھرت جی نے پربھو کی آگیا پاکر پریم بھری سندر بانی سے کہا

چترکوٹ منی تھل تیرتھ بن. کھگ مرگ سر سری نرجھر گری گن
پربھو پد انکت اونی بسیشی. آیسو ہوئی تو آوؤں دیکھی

چترکوٹ کے پوتر ستھان، تیرتھ، بن، پکھشی، پشو، تالاب. ندیاں. اور پربتوں کے سلسلے اور خاص کر آپ کے چرنوں کے نشان والی زمین ان سب کو یدی آپ آگیا دیں. تو میں دیکھ آؤں.

اوسی اتری آیسو سر دھر ہو. تات بگت بھئے کانن چرہو
منی پرساد بنو منگل داتا. پاون پرم سہاون بھراتا

شری رگھوناتھ جی بولے. ضرور اتری رشی کی آگیا سر پر دھارن کرو. اور نربھئے ہو کر بن میں گھومو. اتری منی کی کرپا سے یہ بن سب منگلوں کا دینے والا پرم پوتر اور سندر ہے.

رشی نایکو جہنہ آیسو دیہیں. راکھیہو تیرتھ جل تھل تیہیں
سنی پربھو بچن بھرت سکھو پاوا. منی پد کمل مدت سرو ناوا

رشی راج اتری جی جہاں آگیا دیں. وہاں ہی تیرتھوں کا جل جو تم لائے ہو. دھر کر رکھ دینا. پربھو شری رام چندر جی کے بچن سنکر بھرت جی نے سکھ پایا. اور پرسن ہو کر منی اتری کے چرن کملوں میں سر نوا دیا.

بھرت رام سمباد سنی سکل سمنگل مول
سر سوار تھی سراہی کل برشت سر ترو پھول

بھرت جی اور شری رام چندر جی کے سمواد (مکالمہ. بات چیت) کو سن کر جو سارے سندر منگلوں کا مول ہے. خود غرض دیوتا سورج ونش

کی استتی کر کے کلپ برکش کے پھول برسانے لگے.

دھنیہ بھرت جے رام گوسائیں. کہت دیو ہرشت برپائیں
منی متھلیس سبھا سب کاہو. بھرت بچن سنی بھیو اچھاہو

"بھرت جی دھنیہ ہیں" سوامی رام جی کی جے ہو،، ایسا کہتے ہوئے دیوتا لوگ بہت ہی پرسن ہو رہے ہیں. بھرت جی کے بچن سن کر منی وششٹ جی. متھلا نریش جنک جی اور ساری سبھا میں سب کسی کو بڑا ہی آنند ہوا.

بھرت رام گن گرام سنیہو. پلک پرسنست راؤ بدیہو
سیوک سوامی سبھاؤ سہاون. نیم پیم اتی پاون پاون

جنک جی پلکت ہو کر بھرت جی اور شری رام چندر جی کے گنوں اور ان کے آپس کے پریم کی تعریف کر رہے ہیں. کہ سیوک اور سوامی دونو کا کیسا سندر سبھاؤ ہے. اور ان کے نیم اور آپس کا پریم پوتر تا کو بھی ادھک پوتر کرنے والے ہیں.

متی انوسار سراہن لاگے. سچو سبھا سد سب انورا گے
سن سن رام بھرت سمبادو. دہو سماج ہیہ ہرش بشادو

منتری اور سبھا سد پریم میں مگن ہوئے. اپنی اپنی بدھی انو سار سراہنا کرنے لگے. شری رام چندر جی اور بھرت جی کے سمواد کو سن سن کر دو نو طرف کی سماج کو خوشی بھی ہوئی اور غمی بھی ہوئی (بھرت جی کے سندر سبھاؤ اور پریم کو دیکھ کر خوشی اور یہ جان کر کہ پربھو واپس ایودھیا نہیں لوٹیں گے غمی ہوئی.

رام ماتو دکھو سکھو سم جانی. کہہ گن رام پربودھی رانی
ایک کہہیں رگھو بیر بڑائی. ایک سراہت بھرت بھلائی

کوشلیا جی نے دکھ سکھ کو برابر جان کر شری رام جی کے گنوں کا ورنن کر کے دوسری رانیوں کو سمجھایا. کوئی تو شری رام چندر جی کی بڑائی کرتی ہے. اور کوئی بھرت جی کی نیکی کی تعریف کرتی ہے.

اتری کہیو بھرت سن سیل سمیپ سکوپ
راکھیئے تیرتھ توئے تہنہ پاون امیئے انوپ

تب اتری جی نے بھرت جی سے کہا۔ کہ پربت کے نزدیک ایک سندر کوآں ہے وہاں اُس کوئیں میں پوتر لائی اور امرت جیسے تیرتھ جل کو رکھدو۔

بھرت اتری انوساسن پائی۔ جل بھاجن سب دیئے چلائی
سانج اسپو اتری مُنی سادھو۔ سہت گئے جہنہ کوپ اگادھو

بھرت جی نے اتری مُنی کی آگیا پاکر پانی کے سب برتن آگے بھیجدیئے۔ اور چھوٹے بھائی شترگھن اتری مُنی اور سادھوؤں کے ساتھ آپ وہاں گئے۔ جہاں کہ وُہ اتھاہ کوآں تھا۔

پاون پاتھ پنیہ تھل راکھا۔ پرمُدت پریم اتری اس بھاشا
تات اناد سدھ تھل ایہو۔ لوپیو کال بدت نہیں کیہو

تیرتھوں کے اس پوتر جل کو اُس کوئیں کی پنیہ بھُومی میں رکھ دیا۔ پریم سے مگن ہوئے اتری مُنی نے کہا ہے تات! یہ ستھان سدا سے ہی سدھ ہے۔ کال چکر سے یہ چھُپ گیا تھا۔ اسلئے کوئی اسے نہیں جانتا تھا۔

تب سیوکنہہ سرس تھلو دیکھا۔ کینہہ سُجل ہت کوپ بسیتا
بدھی بس بھیو بسو اُپکارو۔ سُگم اگم اتی دھرم بچارو

تب بھرت جی کے سیوکوں نے اُس جل کے ستھان کو دیکھا۔ اور اس سندر جل کے لئے ایک خاص کوآں بنا لیا۔ دیوِیوگ سے وشو بھر کا اُپکار (بھلا بہتری) ہوگیا۔ دھرم کا وچار جو بہت ہی کٹھن ہے اس کوئیں کی وجہ سے آسان ہوگیا۔

بھرت کوپ اب کہہیں لوگا۔ اتی پاون تیرتھ جل جوگا
پریم سنیم نمجت پرانی۔ ہوئہیں بمل کرم من بانی

اب آج سے اس کو لوگ بھرت جی کا کوآں کہیں گے۔ تیرتھوں کے جل کے مِلاپ سے تو یہ بہت ہی پوتر ہوگیا ہے۔ اس میں پریم اور نیم پوروک نہانے سے پرانی من بچن کرم سے شدھ ہوجائیں گے۔

کہت کوپ مہما سکل گئے جہاں رگھوراؤ
اتری سُنایو رگھوبرہی تیرتھ پنیہ پربھاؤ

کوئیں کی مہما کہہ کر سب لوگ شری رگھوناتھ جی کے پاس گئے۔ اور شری رگھوناتھ جی کو اتری جی نے اس تیرتھ کے پُن کے پربھو کو کہہ سُنایا۔

کہت دھرم اتہاس سپریتی۔ بھیو بھور نسی سو سُکھ بیتی
نتیہ نباہی بھرت دوؤ بھائی۔ رام اتری گُر آیسو پائی
سہت سماج ساج سب سادیں۔ چلے رام بن اٹن پیادیں
کومل چرن چلت بنو پنہیں۔ بھئی مردو بھومی سکچی من ماہیں

پریم سے دھرم اتہاس کہتے کہتے وہ رات سُکھ سے گذر گئی۔ اور سویرا ہوگیا۔ بھرت اور شترگھن دونو نتیہ کرم کرکے شری رام چندر جی گُرو وششٹ جی اور اتری مُنی کی آگیا پاکر سماج سہت سارے ساز و سامان سے رام بن میں گھومنے کے لئے پیدل ہی چلے۔ اُن کے نازک پاؤں ہیں۔ اور جوتے کے بنا ننگے ہی چل رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر پرتھوی من ہی من میں شرمندہ ہوکر کومل (نرم) ہوگئی۔

کُش کنٹک کانکری کُرائیں۔ کٹک کٹھور کُبستو دُرائیں
مہی منجُل مردو مارگ کینہے۔ بہت سمیر ترببدھ سُکھ لینہے

کُشا۔ کانٹے، کنکر اور کرچھوں آدی کڑوی سخت اور بھدی چیزوں کو پرتھوی نے چھپا لیا۔ اور اُن کے لئے سندر کومل راستے بنا دیئے۔ شیتل مند اور سُگندھ تین پرکار کی سکھدائک ہوا چلنے لگی۔

سُمن برشی سُر گھن کر چھاہیں۔ بٹپ پھول پھل ترن مردتائیں
مرگ بلوک کھگ بول سُبانی۔ سیوہیں سکل رام پریہ جانی

دیوتا پھول برسا کر، بادل سایہ کرکے، درخت پھول پھل کر گھاس کھُوس اپنی کوملتا سے۔ پشو دیکھکر اور پنچھی چہچہا کر سبھی بھرت جی کی۔ شری رام جی کا پیارا جان کر سیوا کرتے ہیں۔

سُلبھ سدھی سب پراکرت ہُو رام کہت جمہات
رام پران پریہ بھرت کہُوں یہ نہ ہوئی بڑی بات

جب سادھارن منشوں کو بھی جمائی لیتے ہوئے رام کہنے سے سب سدھیاں آسانی سے مل جاتی ہیں۔ تو رام چندر جی کے پران پیارے

بھرت جی کے لئے پرتھوی آدک کا سندر اور کومل مارگ بنانا اور بادلوں کا سایہ کرنا وغیرہ انوکاٹ سدھیوں کا پراپت ہونا کون سی بڑی بات ہے۔

ایہی بدھی بھرت بن ماہیں۔ نیم پریم لکھی منی سکچا ہیں
پنیہ جل آسرم بھومی بیبھاگا۔ کھگ مرگ ترو ترن گری بن باگا
چارو وچتر پوتر بسیشی۔ پوچھت بھرت دیہ سب دیکھی
سنی من مدت کہت رشی راؤ۔ ہیتو نام گن پنیہ پربھاؤ

اس پرکار بھرت جی بن بن گھوم رہے ہیں۔ ان کے نیم اور پریم کو دیکھکر منی لوگ شرمندہ ہوتے ہیں۔ پوتر جل استھان، پرتھوی کے الگ الگ حصے پنچھی، پشو، گھاس، پربت بن اور باغیچے ان سب کو بہت ہی سندر نرالے، پوتر اور دیو دیکھکر بھرت جی پوچھتے ہیں۔ رشی راج اتری جی من ہی من پرسن ہوکر ان سب کے کارن، نام، گن اور اتم پربھاد کو کہتے ہیں۔

کتہوں مجن کتہوں پرناما۔ کتہوں بلوکت من ابھیراما
کتہوں بیٹھی منی آیسو پائی۔ سمرت سیا سہت دوؤ بھائی

بھرت جی کہیں اشنان کرتے ہیں اور کہیں پرنام کرتے ہیں کہیں دل کش جگہوں کو دیکھتے ہیں۔ کہیں منی کی آگیا پاکر بیٹھ کر سیتا جی سمیت شری رام اور لکشمن کا سمرن کرتے ہیں۔

دیکھ سبھاؤ سنیہہ سسیوا۔ دیہیں اسیس مدت بن دیوا
پھرہیں گئیں دن پہر اڑھائی۔ پربھو پد کمل بلوکہیں آئی

ان کے سبھاؤ کو پریم اور اتم سیوا کو دیکھ کر بن دیوتا پرسن ہوکر آشیرواد دیتے ہیں۔ جوں گھوم کر اڑھائی پہر دن گزر جانے پر واپس لوٹ پڑتے ہیں۔ اور آکر پربھو شری رام چندر جی کے چرن کملوں کا درشن کرتے ہیں۔

دیکھے تھل تیرتھ سکل بھرت پانچ دن ماجھ
کہت سنت ہری ہر سجسو گیو دوس بھی ساجھ

سارے تیرتھ استھانوں کو بھرت جی نے پانچ دنوں میں دیکھ لیا۔ بھگوان وشنو اور شوجی کے سندر یش کو کہتے سنتے وہ دن بھی گزر گیا۔ اور شام ہو گئی۔

بھور نہائے سب جرا سماجو۔ بھرت بھومی سر تیر ہتی راجو
بھل دن آجو جانی من ماہیں۔ رام کرپال کہت سکچا ہیں

اگلے دن سویرے نہا کر سب سماج بھرت جی، برہمن اور راجہ جنک سمیت اکٹھا ہو گیا۔ آج یاترا کے لئے شبھ دن ہے من میں یہ وچار کر بھی کرپالو بھگوان شری رام چندر جی کہتے ہوئے ہچکچاتے ہیں۔

گر نرپ بھرت سبھا اولوکی۔ سکچی رام پھر اونی بلوکی
سیل سراہی سبھا سب سوچی۔ کہوں نہ رام سم سوامی سنکوچی

شری رام چندر جی نے گرو وششٹ، راجہ جنک، بھرت اور ساری سبھا کو دیکھا۔ پھر سکچا کر (شرمیلے پن سے) وہ پرتھوی کی طرف دیکھنے لگے۔ سب سبھا ان کے شیل کی سراہنا کرکے سوچتی ہے۔ کہ شری رام چندر جی کے سمان سنکوچی (شرمیلے سبھاو والا) سوامی کہیں نہیں ہے۔

بھرت سجان رام رکھ دیکھی۔ اٹھ سپریم دھر دھیر بسیشی
کر دنڈوت کہت کر جوری۔ راکھیں ناتھ سکل رچی موری

جتر بھرت جی رام چندر جی کے رخ کو دیکھ کر بڑی دھیرج دھر کر پریم پور وک اٹھے دنڈوت پرنام کرکے دونوں ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے۔ آپ نے میری سب اچھیاؤں کو پورن کیا ہے۔

موہی لاگ سہیو سبہیں سنتاپو۔ بہت بھانت دکھ پاوا آپو
اب گوسائیں موہی دیئو رجائی۔ سیوؤں اودھ اودھی بھر جائی

میرے کارن سب نے بڑے دکھ سہے۔ اور آپ نے بھی بہت پرکار سے دکھ پایا۔ اب ہے سوامی! مجھے آگیا دیجئے۔ تاکہ میں جاکر چودہ برس تک ایودھیا پوری کا سیون کروں۔

جیہیں اپائے پنی پائے جنو دیکھے دین دیال
سو سکھ دیئے اودھی لگ کوسل پال کرپال

ہے دین دیال! ہے کرپالو! ہے کوشل ناتھ! جس اپائے سے

یہ داس آپ کے چرنوں کا پھر درشن کر سکے۔ چودہ برس کی میعاد بھر کے لئے مجھے وُہی اُپدیش دیجئے۔

پُرجن پرجن پرجا گوسائیں۔ سب سچی سرس ستیہہ گوسائیں
دائر بدی پھل بھو دُکھ داہو۔ پربھو بنو بادِ پرم پد لاہو

ہے ناتھ! اودھ پُر کے نواسی، کُٹمبھی اور پرجا سبھی آپ کے پوتر پریم رس سے بھرپور ہیں آپ کے واسطے تو میرے لئے جنم مرن کی آگ میں جلنا بھی اچھا ہے! اور ہے پربھو! آپ کے بنا مُکتی کی پراپتی بھی دیرتھ ہے۔

سوامی سُجا نو جان سب ہی کی۔ رُچی لالسا رہنی جن جی کی
پرنت پالو پابیہی سب کا ہو۔ دیو دُو مہو بسی اور نبا ہو

ہے سوامی! آپ انتر یامی ہیں۔ سب کے ہردے کی جانتے ہیں۔ مجھ سیوک کے ہردے کی رُچی، لالسا اور رہنی جان کر ہے شرناگتوں کے سوامی! آپ سب کا پالن کریں گے اور ہے دیو! دونوں طرفوں کی (بن کی بھی اور اودھ پُری کی بھی) اور نباہ دیں گے۔ (الغرض آپ چودہ برس بن میں رہ کر پتا جی کی آگیا کا پالن بھی کریں گے۔ اور اپنی کرپا سے چودہ برس تک اودھ پُری کا سیون کرنے میں بھی مجھے سمرتھ کریں گے

اس موہی سب بدھی بھور بھروسو۔ کیئیں بچار وُنہ سوچ کھروسو
آرتی مور ناتھ کر چھو ہو۔ دُہوں مِل کینہہ ڈھیٹھ ہٹھ موہو

مجھے سب پرکار سے ایسا بھاری بھروسہ ہے وچار کرنے پر تنکے کے برابر بھی سوچ نہیں رہ جاتا۔ ہے ناتھ! میری دینتا (بے چارگی بے بسی) اور آپ سوامی کے پریم ان دونوں نے مل کر مجھے زبردستی ڈھیٹھ بنا دیا ہے۔

یہ بڑ دوش دُور کر سوامی۔ تج سنکوچ سِکھیئے انو گامی
بھرت بنے سُن سبھیں پرسنسی۔ کھیر نیر بیبرن گتی ہنسی

ہے سوامی! اس مہا اپرادھ کو کشما کر کے اور سنکوچ کو چھوڑ کر آپ مجھ سیوک کو اُپدیش دیجئے۔ دودھ اور جل کو الگ الگ کر دینے میں ہنس کے سمان سبھاؤ والے بھرت جی کی بینتی سُن کر اُس کی سبھی نے تعریف کی۔

تات تمہاری موری پرجن کی۔ چنتا گُرہی نرپہی گھر بن کی
ماتھے پر گُرو مُنی متھلیسو۔ ہم ہی تمہہ ہی سپنیہوں نہ کلیسو

ہے تات! تمہاری میری اور پریوار کی اور گھر کی اور بن کی ساری چنتا گُرو وششٹ جی اور مہاراج جنک جی کو ہے۔ جب تک ہمارے سر پر گُرو وششٹ جی اور مُنی وشوامتر جی اور متھلا پتی جنک جی کا سایہ ہے۔ ہمیں اور تمہیں سپنے میں بھی کسی پرکار کا دُکھ نہیں ہے۔

مور تمہار پرم پُرشارتھو۔ سوارتھو سُجسو دھرمو پرمارتھو
پتو آئیسو پالیہیں دُہو بھائی۔ لوک بید بھل بھوپ بھلائی

میرا تمہارا سب سے بڑا پُرشارتھ، سوارتھ سُندر یش، دھرم اور پرمارتھ اتنا ہی ہے کہ ہم دونو بھائی پتا جی کی آگیا کا پالن کریں۔ پتا جی کے کلیان سے ہی (الغرض اس پرکار اُنکی پرتگیا کو پرمان کر کے) لوک اور وید دونو میں بھلا ہے۔

گُرو پتو ماتو سوامی سکھ پالیں۔ چلیہوں کُمگ پگ پربن کھالیں
اَس بچار سب سوچ بہائی۔ پالہو اودھ اودھی بھر جائی

گُرو پِتا ماتا اور سوامی کی آگیا کا پالن کرنے سے اگر بھی راستے سے بھٹک بھی جائیں تو بھی ہانی نہیں ہوتی۔ ایسا وچار کر کے سب سوچ چھوڑ کر چودہ برس تک جا کر اودھ کا پالن کرو۔

دیسو کوسو پرجن پریوارو۔ گُرپد رجہیں لاگ چھر و بھارو
تمہہ مُنی ماتو سچو سکھ مانی۔ پالیہو بہومی پرجا رجدھانی

دیش۔ خزانہ، کُٹمبھی اور پریوار ان سب کا بھار تو گُرو جی کے چرنوں کی رج پر ہے۔ تم تو مُنی وششٹ جی، ماتا جی اور منتریوں کی شکھشا مان کر پرجا اور راجدھانی کا چودہ برس تک پالن کرتے رہنا۔

مُکھیا مُکھ سو چاہیے کھان پان کہوں ایک

پالئی پوشئی سکل انگ تلسی سہت ببیک

تلسی داس جی کہتے ہیں، کہ شری رام چندر جی نے کہا) مکھیا (چودھری۔ مالک) مکھ کے سمان ہونا چاہئے۔ جو کھانے پینے کو ایک ہی ہے لیکن وچار کر سب انگوں کا پالن پوشن (جو جس قابل ہو) پالن کرتا ہے۔

راج دھرم سربسو اتنیوئی۔ جمے من ماہنہ منورتھ گوئی
بندھو پربودھ کینہہ بہو بھانتی۔ بنُو ادھار من توش نہ سانتی

راج دھرم تو بس اتنا ہی ہے۔ جیسے ایک ہی من میں سب منورتھ چھپے رہتے ہیں۔ شری رام چندر جی نے بہت پرکار بھرت جی کو سمجھایا۔ لیکن بغیر کسی آدھار کی پراپتی کے اُن کے من میں نہ سنتوش ہوا اور نہ شانتی۔

بھرت سیل گرو سچو سماجو۔ سکچ سنیہہ بیبس رگھو راجو
پربھو کر کرپا پانوری دینہیں۔ سادر بھرت سیس دھر لینہیں

بھرت جی کے پریم اور گرو منتری اور سماج کی حاضری دیکھ کر شری رگھو ناتھ جی سنکوچ اور پریم کے وش میں ہو گئے (ارتھات پربھو شری رام چندر جی اور بھرت جی کے پریم کو دیکھ کر انہیں آدھار کے روپ میں اپنی کھڑاؤں دینا چاہتے ہیں۔ لیکن ایسا کرتے ہوئے وہ پوجیہ گرو اور سماج کے بڑے بوڑھوں کے سامنے شرم کھاتے ہیں۔ اس لئے وہ پریم اور سنکوچ کے وش ہو گئے) آخر پربھو شری رام چندر جی نے بھرت جی کو کھڑاؤں دے دیں۔ اور بھرت جی نے انہیں آدر کے ساتھ سر پر رکھ لیا۔

چرن پیٹھ کرونا ندھان کے۔ جنو جگ جامک جا پران کے
سمپٹ بھرت سنیہہ رتن کے۔ آکھر جگ جنو جیو جتن کے

کرپا ندھان شری رام چندر جی کی دونو کھڑاویں مانوں پرجا کے پران کی رکھشا کیلئے دو پہرے دار ہیں۔ بھرت جی کے پریم روپی رتن کے لئے مانو ڈبیا ہیں۔ اور جیووں کے موکش اُپائے کے لئے مانو رام نام کے دو اکشر ہیں۔

کل کپاٹ کر کسل کرم کے۔ بمل نین سیوا سدھرم کے
بھرت مدت اوالمب لہے تیں۔ اس سکھ جس سیا رام رہے تیں

یہ دونو کھڑاویں رگھو کل کی رکھشا کے لئے مانو دو نو کواڑ ہیں۔ سب اُتم کرم کرنے کیلئے مانو دونو ہاتھ ہیں۔ اور سیوا اور دھرم کے تو مانو دونو نینتر ہیں۔ بھرت جی اس آدھار (کھڑاؤں) کو لے کر بہت پرسن ہوئے انہیں ان کو سر پر دھارن کر کے اتنا سکھ ہوا۔ جتنا کہ شری رام چندر و سیتا جی کے رہنے سے ہوتا۔

ماگیؤ بدا پرنامو کر رام لئے اُر لائی
لوگ اُچاٹے امرپتی کٹل کواوسر پائی

بھرت جی نے پرنام کر کے وداع مانگی۔ تب شری رام چندر جی نے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔ اُدھر کٹل دیو راج اندر نے برا وقت پا کر لوگوں کے منوں کو اُچاٹ کر دیا۔

سو کُچال سب کہنہ بھئی نیکی۔ اودھی آس سم جیونی جی کی
نتر و لکھن سیا رام وبیوگا۔ ہہر ی مرت سب لوگ کروگا

دیو اندر کی وہ کُچال (بُری چال) بھی سب لوگوں کے لئے سکھ دائک ہی ہوئی۔ جیسے چودہ برس کے بعد پھر بھگوان ایودھیا پدھار کر ہم سب کو درشن دیں گے، یہ آشا لوگوں کا پران آدھار تھی۔ ویسے ہی اندر کی یہ بُری چال بھی لوگوں کے لئے سنجیونی (اکسیر) ہو گئی۔ نہیں تو اگر ایودھیا نواسیوں کے من میں اُچاٹ نہ ہوتی تو وہ لکشمن جی، سیتا جی اور رام چندر جی کے ویوگ روپی جہاد روگ سے ہائے ہائے کر کے تڑپ تڑپ کر ہی مر جاتے۔

رام کرپا اورہب سدھاری۔ ببدھ دھار بھئی گنڈ گوہاری
بھینٹت بھج بھر بھائی بھرت سو۔ رام پریم رسُو کہہ نہ پرت سو

شری رام جی کی کرپا نے یہ اُلجھن سلجھا دی۔ دیوتاؤں کی سینا آئی تو تھی لوٹ مار کرنے کے لئے لیکن اُلٹا وہ ہتکاری اور سہائک (مددگار) بن گئی۔ شری رام جی بڑے پریم سے بھرت جی کو بازوؤں میں لے کر بغل گیر ہوئے۔ رام جی کے اس پریم رس کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔

تن من بچن اُمگ انوراگا۔ دھیر دھرندھر دھیر جو تیاگا۔
بارج لوچن موچت باری۔ دیکھی دسا سُر سبھا دُکھاری

تن من بچن تینوں سے ایسا پریم اُمڈ پڑا۔ کہ دھیر دھر نہ دھر شری رام چندر جی نے بھی دھیرج کو تیاگ دیا۔ اُن کے کمل نیتروں سے پانی کی دھار بہہ نکلی۔ اُنکی دشا کو دیکھ کر دیوتاؤں کی سبھا بہت دُکھی ہوگئی۔

مُنی گن گرُ دھر دھیر جنک سے۔ گیان انل من کسیں کنک سے
جے برنچی نرلیپ اُپائے۔ پدم پتر جمی جگ جل جائے

مُنی گن، گرو وشششٹ جی اور جنک جی جیسے دھیر دھر ندھ جو اپنے منوں کو گیان اگنی میں سونے کے سمان کس چکے تھے (ارتھات جیسے اگنی میں میلا پن جل جانے کے بعد سونا کندن بن کر نکلتا ہے۔ ویسے ہی وہ من کی آسکتی موہ وغیرہ میل کو گیان اگنی میں دگدھ کر کے پرم ویراگی بن چکے تھے۔) جن کو برہما جی نے نرلیپ ہی پیدا کیا۔ جو جگت میں جل میں پیدا ہوئے کمل کے سمان نراسکت پیدا ہوئے (جیسے کمل پانی میں رہتے ہوئے بھی بھیگتا نہیں۔ پانی سے سنگ نہیں پاتا ویسے ہی جو جگت میں سب بیوہار کرتے ہوئے نرلیپ تھے)

تیؤ بلوک رگھوبر بھرت پریتی انوپ اپار
بھئے مگن من تن بچن سہت براگ بچار

وہ شری رام چندر جی اور بھرت جی کے لاثانی اپار (غیر محدود) پریم کو دیکھ کر ویراگ اور وچار کے ہوتے ہوئے بھی تن من بچن سے پریم میں مگن ہو گئے۔

جہاں جنک گرُ گتی متی بھوری۔ پراکرت پریتی کہب بڑی کھوری
برنت رگھوبر بھرت بیوگو۔ سُن کٹھور کوی جانہی لوگو

جہاں جنک جی اور گرو وششٹ جی کی بدھی کی گتی بھی بھولی ہوگئی۔ اس الوکک پریتی کو لوکک موہ کہتے بڑا دوش ہے۔ شری رگھوناتھ جی اور بھرت جی کے ویوگ کا ورنن اگر میں کروں۔ تو لوگ مجھے پتھر دل کوی کہیں گے۔

سو سکوچ رس اکتھ سُبانی۔ سمیؤ سنیہو سمر سُکچانی
بھینٹ بھرتو رگھوبر سمجھائے۔ پُنی رپو دون ہرش ہیہ لائے

وہ سنکوچ رس اکتھنیہ ہے۔ اس لئے کوی کی سندر بانی

اس سمے اس کے پریم کا سمرن کر کے سکچا گئی (سکڑ گئی) بھرت جی کو مل کر پربھو شری رام چندر جی نے سمجھایا۔ پھر پرسن ہو کر شترگھن جی کو چھاتی سے لگا لیا۔

سیوک سچو بھرت رکھ پائی۔ نج نج کاج لگے سب جائی
سُن دارُن دُکھ دُہوں سماجا۔ لگے چلن کے ساجن ساجا

سیوک اور منتریوں نے بھرت جی کا رُخ پا کر وداع ہونے کی تیاری کرنی شروع کر دی۔ یہ سن کر دونو سماجوں میں بڑا ہی دکھ چھا گیا۔ وہ سب واپس چلنے کے لئے ساج سجانے لگے۔ ارتھات سواریاں پالکیاں وغیرہ تیار کرنے لگے۔

پربھو پد پدم بندی دوؤ بھائی۔ چلے سیس دھر رام رجائی
مُنی تاپس بن دیو نہوری۔ سب سنمان بہوری بہوری

پربھو شری رام چندر جی کے چرن کملوں کی بندنا کر کے دونو بھائی بھرت اور شترگھن اُن کی آگیا کو سر پر رکھ کر چلے۔ مُنی، تپسوی اور بن دیوتا سب کا بار بار سنمان کر کے بھرت جی اور شترگھن جی نے اُن کی بنیتی کی۔

لکھن ہی بھینٹ پرنام کر سر دھر سیا پد دھور
چلے سپریم اسیس سُنی سکل سمنگل مور

پھر دونو بھائی لکشمن جی کو مل کر اور انہیں پرنام کر کے اور سیتا جی کے چرنوں کی دھول کو سر پر دھارن کر کے سمپورن منگلوں کی مول آشیرواد پا کر بڑے سپریم کے ساتھ ایودھیا جی کو چل پڑے۔

سانُج رام نرپ ہی سرنائی۔ کینہی بہت بدھی بنے بڑائی
دیو دیا بس بڑ دکھو پائیو۔ سہت سماج کانن ہی آئیو

چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت شری رام چندر جی نے راجہ جنک جی کو سر نوا کر اُن کی بہت پرکار سے بنتی کی اور بڑائی کی۔ اور کہا۔ ہے دیو! آپ نے ہم پر دیا کر کے بڑا دکھ اٹھایا۔ آپ سماج سہت بن میں آئے۔

پالئی پوشئی سکل انگ تلسی سہت ببیک

تلسی داس جی کہتے ہیں، کہ شری رام چندر جی نے کہا) مکھیا (چودھری) مالک اُمکھ کے سمان ہونا چاہیئے۔ جو کھانے پینے کو ایک ہی ہے لیکن وچار کر سب انگوں کا پالن کرتا ہے (جو جس قابل ہے) پالن کرتا ہے۔

راج دھرم سربسو اتنیوئی۔ جیے من ماہہ منورتھ گوئی
بندھو پربودھ کینہہ بہو بھانتی۔ بنو ادھار من توشو نہ سانتی

راج دھرم تو بس اتنا ہی ہے۔ جیسے ایک ہی من میں سب منورتھ چھپے رہتے ہیں۔ شری رام چندر جی نے بہت پرکار بھرت جی کو سمجھایا۔ لیکن بغیر کسی آدھار کی پراپتی کے اُن کے من میں نہ سنتوش ہوا اور نہ شانتی۔

بھرت سیل گرو سچو سماجو۔ سکچ سنیہہ بببس رگھو راجو
پربھو کر کرپا پانوریں دینہیں۔ سادر بھرت سیس دھر لینہیں

بھرت جی کے پریم اور گرو منتری اور سماج کی حاضری دیکھ کر شری رگھو ناتھ جی سنکوچ اور پریم کے وش میں ہو گئے (ارتھات پربھو شری رام چندر جی اور بھرت جی کے پریم کو دیکھکر انہیں آدھار کے روپ میں اپنی کھڑاؤں دینا چاہتے ہیں۔ لیکن ایسا کرتے ہوئے وہ پوجنیہ گرو اور سماج کے بڑے بوڑھوں کے سامنے شرم کھاتے ہیں۔ اس لیئے وہ پریم اور سنکوچ کے وش ہو گئے) آخر پربھو شری رام چندر جی نے بھرت جی کو کھڑاؤں دے دیں۔ اور بھرت جی نے انہیں آدر کے ساتھ سر پر رکھ لیا۔

چرن پیٹھ کرونا ندھان کے۔ جنو جگ جامک پرجا پران کے
سنپٹ بھرت سنیہہ رتن کے۔ اکھر جگ جنو جیو جتن کے

کرپا ندھان شری رام چندر جی کی دونو کھڑاویں مانوں پرجا کے پرانوں کی رکھشا کیلیئے دو پہریدار ہیں۔ بھرت جی کے پریم روپی رتن کے لیئے مانو ڈبیا ہیں۔ اور جیووں کے موکش اُپائے کے لیئے مانو رام نام کے دو اکشر ہیں۔

کل کپاٹ کر کسل کرم کے۔ بمل نین سیوا سدھرم کے
بھرت مدت اولمب لہے تیں۔ اس سکھ جس سیا دوئیہے تیں

یہ دونو کھڑاویں رگھو کل کی رکھشا کے لیئے مانو دونو کواڑ ہیں۔ سب اُتم کرم کرنے کیلیئے مانو دونو ہاتھ ہیں۔ اور سیوا اور دھرم کے تو مانو دونو نو کیان کے نرمل نیتر ہیں۔ بھرت جی اس آدھار (کھڑاؤں) کو لے کر بہت پرسن ہوئے انہیں ان کو سر پر دھارن کر کے اتنا سکھ ہوا۔ جتنا کہ شری رام چندر و سیتا جی کے رہنے سے ہوتا۔

ماگیؤ بدا پرنام کر رام لیئے ار لائی
لوگ اُچاٹے امرپتی کٹل کو او سرو پائی

بھرت جی نے پرنام کر کے وداع مانگی۔ تب شری رام چندر جی نے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔ ادھر کٹل دیوراج اندر نے برا وقت پا کر لوگوں کے منوں کو اُچاٹ کر دیا۔

سو کچال سب کہنہ بھئی نیکی۔ اودھی آس سم جیونی جی کی
نتر و لکھن سیا رام وبوگا۔ ہہری مرت سب لوگ کروگا

دیو اندر کی وہ کچال (بری چال) بھی سب لوگوں کے لیئے سکھدائک ہی ہوئی۔ جیسے چودہ برس کے بعد پھر بھگوان ایودھیا پدھار کر ہم سب کو درشن دیں گے، یہ آشا لوگوں کا پران آدھار تھی۔ ویسے ہی اندر کی یہ بری چال بھی لوگوں کے لیئے سنجیونی (اکسیر) ہو گئی۔ نہیں تو اگر ایودھیا نواسیوں کے من میں اُچاٹ نہ ہوتی تو وہ لکشمن جی، سیتا جی اور رام چندر جی کے ویوگ روپی چھاروگ سے ہائے ہائے کر کے تڑپ کر ہی مر جاتے۔

رام کرپا اوریب سدھاری۔ ببدھ دھار بھئی گند گو ہاری
بھینٹت بھج بھر بھائی بھرت سو۔ رام پریم رسو کہہ نہ پرت سو

شری رام جی کی کرپا نے یہ اُلجھن سلجھا دی۔ دیوتاؤں کی سینا آئی تو تھی لوٹ مار کرنے کے لیئے، لیکن اُلٹا وہ ہتکاری اور سہائک ثابت ہو گئی۔ شری رام جی بڑے پریم سے بھرت جی کو بازوؤں میں لے کر بغل گیر ہوئے۔ رام جی کے اس پریم رس کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔

تن من بچن اُمگ انوراگا۔ دھیر دھرندھر دھیر جو تیاگا۔
بارج لوچن موچت باری۔ دیکھی دسا سر سبھا دکھاری

تن من بچن تینوں سے ایسا پریم اُمڈ پڑا. کہ دھیر دھر نُدھر شری رام چندر جی نے بھی دھیرج کو تیاگ دیا۔ اُن کے کمل نیتروں سے پانی کی دھار بہ نکلی۔ اُنکی دشا کو دیکھ کر دیوتاؤں کی سبھا بہت دُکھی ہوگئی۔

مُنی گن گرُ دُھر دھیر جنک سے ۔ گیان انل من کسیں کنک سے
جے برنچی نرلیپ اُپائے ۔ پدم پتر جمی جگ جل جائے

مُنی گن، گرُو وشششٹ جی اور جنک جی جیسے دھیر دھر ندھر جو اپنے منوں کو گیان اگنی میں سونے کے سمان کس چکے تھے (ارتھات جیسے اگنی میں میلا پن جل جانے کے بعد سونا کندن بن کر نکلتا ہے۔ ویسے ہی وہ من کی آسکتی موہ وغیرہ میل کو گیان اگنی میں دگدھ کر کے پرم ویراگی بن چکے تھے۔) جن کو برہما جی نے نرلیپ ہی پیدا کیا۔ جو جگت میں جل میں پیدا ہُوئے کمل کے سمان نر اسکت پیدا ہوئے (جیسے کمل پانی میں رہتے ہُوئے بھی بھیگتا نہیں۔ پانی سے سنگ نہیں پاتا ویسے ہی جو جگت میں سب بیوہار کرتے ہُوئے نرلیپ تھے)

تیئو بلوک رگھُوبر بھرت پریتی انوپ اپار
بھئے مگن من تن بچن سہت براگ بچار

وہ شری رام چندر جی اور بھرت جی کے لاثانی اپار (غیر محدود) پریم کو دیکھ کر ویراگ اور وچار کے ہوتے ہوئے بھی تن من بچن سے پریم میں مگن ہو گئے۔

جہاں جنک گُر گتی متی بھوری ۔ پراکرت پریتی کہب بڑی کھوری
برنت رگھُوبر بھرت بیوگو ۔ سُن کٹھور کوی جانہی لوگو

جہاں جنک جی اور گرُو وششٹ جی کی بدھی کی گتی بھی بھولی ہو گئی۔ اس الوکک پریتی کو لوکک موہ کہتے پر بڑا دوش ہے۔ شری رگھوناتھ جی اور بھرت جی کے دیوگ کا ورنن اگر میں کروں. تو لوگ مجھے پتھر دل کوی کہیں گے۔

سو سکوچ رسو اکتھ سُبانی ۔ سمیئو سنیہو سمرسُکچانی
بھینٹ بھرت رگھُوبر سمجھائے ۔ پُنی رپُو دوُ ہرشِ ہیہ لائے

وہ سنکوچ رس اکتھنیہ ہے۔ اِس لئے کوی کی سُندر بانی

اس سمے اُس کے پریم کا سمرن کر کے سُکچا گئی (سکڑ گئی) بھرت جی کو مل کر پربھو شری رام چندر جی نے سمجھایا۔ پھر پریتی ہو کر شترگھن جی کو چھاتی سے لگا لیا۔

سیوک سچو بھرت رُکھ پائی ۔ نج نج کاج لگے سب جائی
سُن دارُن دُکھ دُہُوں سماجا ۔ لگے چلن کے ساجن ساجا

سیوک اور منتریوں نے بھرت جی کا رُخ پا کر وداع ہونے کی تیاری کرنی شروع کر دی۔ یہ سُن کر دونو سماجوں میں بڑا ہی دُکھ چھا گیا۔ وہ سب واپس چلنے کے لئے ساج سجانے لگے۔ ارتھات سواریاں پالکیاں وغیرہ تیار کرنے لگے۔

پربھو پد پدُم بندی دوُ بھائی ۔ چلے سیس دھر رام رجائی
مُنی تاپس بن دیو نہوری ۔ سب سنمان بہوری بہوری

پربھو شری رام چندر جی کے چرن کملوں کی بندنا کر کے دونو بھائی بھرت اور شترگھن اُن کی آگیا کو سر پر رکھ کر چلے۔ مُنی، تپسوی اور بن دیوتا سب کا بار بار سنمان کر کے بھرت جی اور شترگھن جی نے اُن کی بنیتی کی۔

لکھن ہی بھینٹ پرنام کر سر دھر سیا پد دھور
چلے سپریم اسیس سُنی سکل سمنگل مُور

پھر دونو بھائی لکھشمن جی کو مل کر اور انہیں پرنام کر کے اور سیتا جی کے چرنوں کی دھول کو سر پر دھارن کر کے سمپورن منگلوں کی مُول آشیرواد پا کر بڑے سپریم کے ساتھ ایودھیا جی کو چل پڑے۔

سانج رام نرپ ہی سر نائی ۔ کینہی بہت بدھی بنے بڑائی
دیو دیا بس بڑ دُکھ پائیو ۔ سہت سماج کانن ہی آئیو

چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت شری رام چندر جی نے راجہ جنک جی کو سر نوا کر اُن کی بہت پرکار سے بنیتی کی اور بڑائی کی۔ اور کہا. ہے دیو! آپ نے ہم پر دیا کر کے بڑا دُکھ اُٹھایا۔ آپ سماج سہت بن میں آئے۔

پربھو دھاریئے دیئی اسیسا۔ کیتہہ دھیر دھر گونو ہیسا
مُنی مہی دیو سادھو سنمانے۔ بداکئے ہری ہر سم جانے

اب آشیرواد دے کر نگر کو پدھاریئے۔ یہ سُن کر راجہ جنک جی نے دھیرج دھر کر اپنے دیش کو پرستھان کیا (روانگی کی) پھر شری رام جی نے مُنی برہمن اور سادھوؤں کا سنمان کیا۔ اور انہیں بھگوان وشنو اور شو جی کا روپ سمجھتے ہوئے آدر کے ساتھ وداع کیا۔

ساسو سمیپ گئے دوؤ بھائی۔ پھرے بندی پگ آسش پائی
کوشک بامدیو جابالی۔ پُرجن پرجن سچو سچالی

تب شری رام جی اور لکشمن جی اپنی ساس کے پاس گئے اور اُنکے چرنوں کی بندنا کر کے آشیرواد پا کر لوٹ آئے۔ شری وشوامتر بامدیو اور جابالی اور سداچاری نگر واسی کٹمبھی اور منتری

جتھا جوگو کر بنے پرناما۔ بداکئے سب سانج راما
ناری پُرش لگھو مدھیہ بڈیرے۔ سب سنمانی کرپاندھی پھیرے

ان سب کو یتھایوگیہ بنیتی اور پرنام کر کے شری رام جی اور لکشمن جی نے وداع کیا۔ پھر چھوٹے درمیانے اور بڑے سبھی استھانوں کے استری پُرشوں کو آدر ستکار کر کے کرپا ندھان شری رام چندر جی نے وداع کیا۔

بھرت ماتو پد بندی پربھو سُچی سنیہہ مل بھیٹ
بدا کینہہ سج پالکی سکچ سوچ سب میٹ

پھر بھرت جی کی ماتا کیکئی جی کے چرنوں کی بندنا کر کے پربھو شری رام چندر جی پوتر پریم کے ساتھ اُنہیں ملے۔ اُنکی شرمندگی اور سوچ کو سب پرکار سے دور کر کے پالکی سجا کر اُن کو بھی وداع کر دیا۔

پرجن ماتو پت ہی مل سیتا۔ پھری پران پریہ پریم پُنیتا
کری پرنامو بھینٹی سب ساسو۔ پریتی کہت کبی ہیہ نہ ہُلاسو

وہ سیتا جی جن کو شری رام چندر جی پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔ اور جو ان سے سچا پریم کرنے والی ہیں۔ اپنے کٹمبیوں اور ماتا پتا سے مل کر لوٹ آئیں۔ پھر پرنام کر کے سب ساسوؤں سے سیتا جی ملیں۔ اُنکی پریتی کا ورنن کرنے کے لیئے کوی کے ہردے میں جرأت ہی نہیں ہوتی۔

سُنی سکھ سمیت آسش پائی۔ رہی سیا دہو پریتی سمائی
رگھو پتی پٹو پالکیں منگائیں۔ کری پربودھو سب ماتو چڑھائیں

اُن کی شکشا سُن کر سیتا جی نے من بھاتی آشیرواد پائیں۔ وہ دونو طرفوں کی یعنی سسرال کی طرف کی اور میکے کی طرف کی پریتی میں مگن ہو گئیں۔ پھر شری رام چندر جی نے پردہ دار پالکیں منگوائیں۔ اور سب ماتاؤں کو دھیرج بندھا کر اُن پر چڑھایا۔

بار بار ہلی ملی دہو بھائیں۔ سم سنیہہ جننیں پہنچائیں
ساجی باجی گج باہن نانا۔ بھرت بھوپ دل کینہہ پیانا

بار بار دونوں بھائی ماتاؤں سے سمان پریم سے مل جل کر اُن کو دور تک پہنچا کر واپس لوٹ آئے۔ بھرت جی اور راجہ جنک جی کی سماجوں نے گھوڑے ہاتھی اور بھانت بھانت کی سواریاں سجا کر کوچ کیا۔

ہردے رامو سیا لکھن سمیتا۔ چلے جاہیں سب لوگ اچیتا
بسہہ باجی گج پسو ہیہ ہاریں۔ چلے جاہیں پربس من ماریں

سب لوگ اپنے اپنے ہردوں میں شری رام سیتا رام اور لکشمن جی کو دکھ کر بیکلتے کی سی حالت میں چلے جا رہے ہیں۔ بیل گھوڑے ہاتھی اور پشو من میں ہارے ہوئے ہٹھ سے اپنے من کو مار کر چلے جا رہے ہیں۔

گر گُر تیا پد بندی پربھو سیتا لکھن سمیت
پھرے ہرش بسمے سہت آئے پرن نکیت

سیتا جی اور لکشمن جی کے سمیت پربھو شری رام چندر جی نے گرو وششٹ جی اور گرو پتنی ارندھتی جی کے چرنوں کی بندنا کی اُن کو وداع کر کے وہ خوشی اور غمی کی ملی جلی حالت میں پرن کٹی پر لوٹ آئے۔

بداکینہہ سنمانی نشادُو ۔ چلیئو ہردہ بڑ بِرَہ بشادُو
کوَل کرات بھیل بن چاری ۔ پھرے پھرے جوہاری جوہاری

پھر بڑے آدر کے ساتھ نشاد راج کو وداع کیا۔ وُہ اپنے ہردے میں شری رام جی کے ویوگ کی پیڑا کو ساتھ لے کر چلا۔ پھر کول کرات بھیل وغیرہ بن میں وچرنے والے لوگوں کو وداع کیا۔ وہ سب بار بار بندنا کر کے اپنے ٹھکانوں کو چلے۔

پربھُو سیا لکھن بیٹھ بٹ چھائیں ۔ پریہ پریجن بیوگ بلکھاہیں
بھرت سنیہہ سبھاؤ سُبانی ۔ پریا اَنُج سن کہت بکھانی

تب شری رام چندر جی سیتا جی اور لکشمن جی بڑ کے سایہ میں بیٹھ کر پیارے پریوار کے ویوگ میں تڑپنے لگے۔ بھرت جی کے پریم سبھاؤ اور پریم بھری بانی کا بار بار ورنن کر کے شری رام چندر جی لکشمن جی اور سیتا جی سے کہنے لگے۔

پریتی پرتیتی بچن من کرنی ۔ شری مکھ رام پریم بس برنی
تیہی اوسر کھگ مرگ جل مینا ۔ چترکوٹ چر اچر ملینا

من بچن کرم سے بھرت جی کے پریم اور وشواس کا ورنن شری رام چندر جی نے اپنے مکھ سے پریم وش ہو کر کیا۔ اس سمے پشو پنچھی اور جل کی مچھلیاں اور چترکوٹ کے سبھی جڑ چیتن، جیو دُکھی ہو گئے۔

بِبُدھ بلوک دسا رگھو بر کی ۔ برشی سُمن کہہ گتی گھر گھر کی
پربھو پرنامو کر دینہہ بھروسو ۔ چلے مُدت من ڈر نہ کھروسو

شری رگھوناتھ جی کی ایسی دشا دیکھ کر دیوتا لوگ پھولوں کی بارش کر کے اپنے اپنے گھر کی دشا کہنے لگے۔ ارتھات اپنے اپنے دکھڑے رونے لگے۔ پربھو شری رام چندر جی نے اُن کو پرنام کر کے حوصلہ دیا۔ اُن کے من میں ذرا سا بھی ڈر نہ رہا۔ پرسن من سے وُہ اپنے گھروں کو چلے۔

سانُج سیا سمیت پربھُو راجت پرن کُٹیر
بھگتی گیانُو بیراگیہ جنو سوہت دھرے سریر

چھوٹے بھائی لکشمن جی اور سیتا جی سمیت پربھو شری رام چندر جی اپنی تینوں کی کٹیا میں ایسے براجمان ہیں مانو بھگتی گیان و ویراگ ساکار رُوپ دھارن کر کے شوبھا پا رہے ہوں۔

مُنی مہی سُر گُر بھرت بھوآلو ۔ رام برہ سبُو ساجُو بِہالو
پربھو گُن گرام گنت من ماہیں ۔ سب چُپ چاپ چلے مگ جاہیں

مُنی جن، برہمن، گرُو وششٹ جی، بھرت اور راجہ جنک شری رام جی کے پریم میں سہت سارے سماج کے گھبرا دیا کُل ہیں۔ پربھو کے گُنوں کا من میں سمرن کرتے ہوئے سب لوگ چُپ چاپ راستے میں چلے جا رہے ہیں۔

جمنا اُتر پار سبُو بھیئو ۔ سو باسر بِنُو بھوجن گیئو
اُتر دیو سری دُوسر باسُو ۔ رام سکھا سب کینہہ سُپاسُو

پہلے دن سب لوگ جمنا اُتر کر پار ہو گئے۔ وہ دن بغیر کھائے ہی گذر گیا۔ دوسرے دن گنگا جی پار اُتر کر شرنگ ویر پُر میں مقام کیا۔ وہاں رام سکھا نشاد راج نے سب پرکار کے آرام کے سادھن پیدا کر دیئے۔

سئی اُتر گومتیں نہائے ۔ چوتھیں دِوس اودھ پُر آئے
جنکو رہے پُر باسر چاری ۔ راج کاج سب ساج سنبھاری

پھر سئی اُتر کر گومتی جی میں نہائے اور چوتھے دن سب ایودھیا پُری میں پہنچ گئے۔ جنک جی ایودھیا پُری میں چار دن رہے۔ اور راج کاج سمبندھی سب بندوبست کیا۔

سَونپ سچیو گُر بھرت ہی راجُو ۔ تیرہُتی چلے ساج سب ساجُو
نگر ناری نر گُر سِکھ مانی ۔ بسے سُکھین رام رجدھانی

پھر منتری، گرُو وششٹ جی اور بھرت جی کو راج سونپ کر سارا ساز و سامان ٹھیک کر کے جنک پور کو چلے۔ نگر کے لوگ گرو وششٹ جی کی شکھشا (آگیا) مان کر شری رام جی کی راجدھانی ایودھیا پُری میں سُکھ سے بسنے لگے۔

رام درس لگ لوگ سب کرت نیم اُپباس
تج تج بھُوشن بھوگ سُکھ جیئت اَودھی کی آس

رام جی کے درشن کے نمت سب لوگ نیم اور برت کرنے لگے۔

وہ سب زیوروں اور بھوگ ولاس کو چھوڑ کر اس آشا پر جی رہے ہیں۔ کہ چودہ برس کی میعاد ختم ہونے پر شری رام جی کے درشن ہوں گے۔

سیچو سیبسوک بھرت پربودھے۔ نج نج کاج پائے سکھ اودھے
پُنی سکھ دِنہی بول لگھو بھائی۔ سَونپی سکل ماتو سیوکائی

منتریوں اور اُتم سیوکوں کو بھرت جی نے سمجھایا۔ وہ سب سیکھ (ہدایت) پاکر اپنے اپنے کام میں لگ گئے۔ پھر چھوٹے بھائی شترو گھن جی کو بلاکر شکشا دی اور سب ماتاؤں کی سیوا کا کام اُنہیں سنبھال دیا۔

بھوسُر بول بھرت کر جورے۔ کر پرنام بیئے بنے نہورے
اونچ نیچ کار جو بھل پوچو۔ آیسو دیب نہ کرب سنکوچو

براہمنوں کو بُلاکر بھرت جی نے ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا۔ اور اُنکی اوستھا کے انوسار بنتی اور بندنا کی کہ آپ لوگ چھوٹا بڑا بھلا بُرا کوئی بھی کام ہو اس کے لئے مجھے آگیا دینے میں کسی پرکار کا سنکوچ (لحاظ ہچکچاہٹ، پس و پیش) نہ کرنا۔

پرجن پُرجن پرجا بولائے۔ سمادھان کر سُبس بسائے
سانج گے گُر گیہہ بہوری۔ کر ڈنڈوت کہت کر جوری

پھر بھرت جی نے نگر نواسیوں کو اور پریوار کے لوگوں کو سب پرجا کو بلاکر اُنکی دھیرج بندھائی اور ان کو سُکھ پُوروک بسنے کی سہولیات دیں۔ پھر چھوٹے بھائی شترو گھن جی سمیت وہ گرو جی کے گھر گئے اور ڈنڈوت پرنام کر کے ہاتھ جوڑ کر بنتی کی۔

آئیس ہوئے تو رہوں سینما۔ بولے مُنی تن پُلک سپیما
سمجھب کہب کرب تمہہ جوئی۔ دھرم سار جگ ہوئیہی سوئی

اگر آپ آگیا دیں تو میں بھی نیم سے رہوں؟ یہ سُن کر مُنی وشسٹھ جی کا شریر پُلکت ہو گیا۔ اور وہ پریم کے ساتھ کہنے لگے۔ ہے تات! تم جو ہی سمجھو گے وہی کہو گے اور وہی کرو گے جو سنسار میں دھرم کا سار ہوگا

سُن سکھ پائے اسپس ہڑ گنگ بول دِل سادھ

سنگھاسن پربھو پادُکا بیٹھارے نِرُ اپادھ

گرو جی کی شکشا اور بڑی آشیرواد پاکر بھرت جی نے جوتشیوں کو بلایا اور شبھ دن اور شبھ مہورت سادھ کر پربھو شری رام چندر جی کی کھڑاؤں کو بغیر کسی وگھن کے سنگھاسن پر براجت کر دیا۔

رام مات گُر پد سِر ناوئی۔ پربھو پد پیٹھ رجا لیس پائی
نندی گرام کر پرن کُٹیرا۔ کینہہ نواس دھرم دُھر دھیرا

پربھو شری رام چندر جی کی ماتا کوشلیا جی کے اور گرو وشسٹھ جی کے چرنوں میں سر نوا کر اور پربھو شری رام چندر جی کی کھڑاؤں کی آگیا پاکر دھرم دُھرندھر شری بھرت جی نے نندی گرام میں پتوں کی کٹیا بنائی۔ اور اس کٹیا میں نواس کیا۔

جٹا جُوٹ سر مُنی پٹ دھاری۔ مہی کھن کُس سانتھری سنواری
اسن بسن باسن برت نیما۔ کرت کٹھن رشی دھرم سپریما

سر پر جٹاؤں کا جوڑا بنا لیا۔ مُنیوں کے سے مرگ چھالا آدک بستر دھارن کئے۔ زمین کو کھود کر کُشا کا بچھونا بنایا۔ بھوجن۔ بستر۔ برتن برت نیم ان سبھی باتوں میں پریم کے ساتھ رشیوں کے کٹھن دھرم کا پالن کرنے لگے۔

بھوشن بسن بھوگ سُکھ بھوری۔ من تن بچن تجے ترن توری
اودھ راج سُر راج سِہائی۔ دسرتھ دھن سُن دھند لجائی

تیہیں پُر بست بھرت بنُو راگا۔ چنچریک جیمے چمپک باگا
رہ بلاس رام انُو را گی۔ تجت بمن جیمے جن بڑ بھاگی

بھرت جی نے گہنے کپڑے، بھوگ اور سب سُکھوں کو من تن بچن سے تنکے کی طرح تیاگ دیا۔ جس اودھ کے راج کو دیو راج اندر بھی دیکھ کر رشک کرتے تھے۔ اور راجہ دسرتھ جی کی مال و دولت کو سُن کر کبیر بھی پانی پانی ہو جاتے تھے۔ اس اودھ پوری میں بھرت جی بیرکت ہوئے بستے ہیں۔ مانو جیسے چمپا کے باغ میں بھونرا رہتا ہے۔ شری رام چندر جی کے پیارے بڑ بھاگی بھگت لکشمی کے بھوگ ولاس اور دھن دولت کو قے کی بھانت تیاگ دیتے ہیں۔

رام پیم بھاجن بھرت بڑے نہ ایہہ کرتوتی

چاتک ہنس سراہیت ٹینک ببیک بھوُ تی

پھر بھرت جی تو خود شری رام چندر جی کے پریم کے پاتر ہیں۔ اُن کے لئے ایسی کرنی کون سی بڑی بات ہے! ارتھات اُن کا ایسے نیم برتوں کا پالن کرنا ایک ساوھارن سی بات ہے۔ پرتھوی کا جل نہ پینے کا ہٹھ کرنے سے پپیہے کی اور دودھ کو پانی سے الگ کر دینے کی کلا سے ہنس کی بھی سراہنا ہوتی ہے۔ (بھرت جی کی سراہنا صرف نیم اور برت کا پالن کرنے سے ہی نہیں ہوتی بلکہ اُن کی سراہنا تو شری رام جی کے پرتی سچے پریم کے کارن ہوتی ہے۔ ہٹھ یوروک کئی پرکار کے برتوں کا پالن تو لیشو پنچھی اور دُشٹ منش بھی کر پاتے ہیں)

دیہہ دِنہوُں دن دوُ بر ہوئی۔ گھٹئے تیج بل مکھ چھبی سوئی
نت نَو رام پریم پنُ پینا۔ بڑھت دھرم دل مَن نہ ملینا

بھرت جی کا شریر دن بدن دُبلا ہوتا جاتا ہے۔ پرنتو تیج اور بل نہیں گھٹتا ہے۔ چہرے کی آب ویسے ہی بنی ہوئی ہے۔ شری رام چندر جی کے پریم کا پرن نت پرتی نیا اور درڑھ ہوتا جاتا ہے۔ دھرم کا ئی بڑھتا ہے۔ اور من کبھی اُداس نہیں ہوتا۔

جمے جل گھٹت سرد پرکا سے۔ بلست بیتیس بنج بکا سے
سم دم سنیم نیم اُپاسا۔ نکھت بھرت ہیہ بمل اکاسا

جیسے موسم سرما کے آنے پر جل گھٹتا ہے۔ کنتو بنیت شوبھا پاتے ہیں۔ اور کمل کھلتے ہیں۔ شم دم وسنیم۔ نیم اور برت آدی بھرت جی کے نرمل ہردے آکاش کے تارا گن ہیں۔

دھرُو لبسواس اودھی راکاسی۔ سوامی سرُتی سُر بیتھی بکاسی
رام پریم بِدھ اچل ادوشا۔ سہت سماج سوہ نت چوکھا

وشواس ہی اُس آکاش میں دُھرُو تارا ہے۔ چودہ برس کی میعاد کا دھیان پورنماشی کے سمان ہے۔ اور سوامی شری رام جی کی سمرتی کہکشاں ہے۔ شری رام جی کا پریم اچل اور دوش رہت (چندرما میں جو سیاہی اُس سے رہت) چندرما ہے۔ جو اپنی سماج سمیت نت نئی سندر شوبھا پا رہا ہے۔

بھرت رہنی سمجھن کرتوُتی۔ بھگتی برتی گُن بمل بھوُتی
برنت سکل سُکبی سکچا ہیں۔ سیس گنیس گرا گم ناہیں

بھرت جی کا رہن سہن و سمجھ، کرنی، بھگتی، ویرکت بھاوا گُن اور نرمل بڑائی۔ ان سب کا ورنن کرنے میں سبھی کوی ہچکچاتے ہیں۔ کیوں کہ اُنکی مہما کا ورنن کرنے میں تو شیش، گنیش، اور سرسوتی جی کو بھی پہنچ نہیں۔ پھر پراکرت کویوں کی تو بات ہی کیا۔

نت پوُجت پربھو پانوری پریتی نہ ہردے سمات
مانگ مانگ آئیس کرت راج کاج بہو بھانت

وہ ہر روز پربھو شری رام چندر جی کی کھڑاؤں کا پوُجن کرتے ہیں۔ اُنکے ہردے میں پریم سماتا نہیں ہے۔ کھڑاؤں سے آگیا مانگ کر وہ سب پرکار سے راج کا کام کرتے ہیں۔

پُلک گات ہیہ سیا رگھوُ بیرُو۔ جیہہ نام جپ لوچن نیرُو
لکھن رام سیا کانن بسہیں۔ بھرت بھون بس تپ تن کسہیں

بھرت جی کا شریر پریم کے مارے سدا پُلکت رہتا ہے۔ ہردے میں سدا سیتا رام جی براجتے ہیں جیبھ سدا رام نام جپتی رہتی ہے نیتروں میں پریم آنسو چھائے رہتے ہیں۔ لکشمن سیتا اور رام جی تو بن میں رہتے ہیں لیکن بھرت جی گھر میں ہی رہ کر تپ کا جیون بسر کر کے شریر کو سُکھاتے ہیں۔

دوُو دِسی سمجھ کہت سب لوگوُ۔ سب بدھی بھرت سراہن جوگوُ
سُن برت نیم سادھو سکچا ہِیں۔ دیکھ دسا مُنی راج لجا ہیں

دونو طرف کی دشا پر وچار کر کے سب لوگ کہتے ہیں۔ کہ بھرت جی سب پرکار سے سراہنے کے یوگیہ ہیں۔ اُنکے برت اور نیم کو دیکھ کر سادھو لوگ بھی لجاتے ہیں۔ اور اُنکی دشا کو دیکھ کر منیشور بھی شرماتے ہیں۔

پرم پنیت بھرت آچرنوُ۔ مدھر منجُ مد منگل کرنوُ
ہرن کٹھن کلی کلُش کلیشوُ۔ مہاموہ نسی دلن دنیسوُ

بھرت جی کا پرم پوتر آچار بیوہار مدھر سندر اور آنند منگل کرنے والا ہے۔ کلجگ کے کٹھن پاپوں کو ہر لینے والا ہے۔ اور مہاموہ روپی راتری

کا ناش کرنے والا مانو سورج ہے

پاپ پُنج کُنجر مرگ راجوُ۔ سمن سکل سنتاپ سماجوُ
جن من رنجن بھنجن بھو بھارُو۔ رام سنیہہ سُدھا کر سارُو

(بھرت جی کا آچرن) پاپ رُوپی ہاتھیوں کے جھنڈوں کو مار بھگا نے والا سنگھ رُوپ ہے۔ سب دکھوں کے سماج کا ناش کرنے والا ہے بھگتوں کو شانتی دینے والا اور سنسار کے دُکھوں کو دُور بھگانے والا ہے۔ اور شری رام جی کے پریم رُوپی چندرما کا سار (آب حیات) ہے۔

سیارام پریم پیُوش پُورن ہوت جنم نہ بھرت کو
مُنی من اگم جم نیم سم دم بشم برت آچرت کو
دُکھ داہ دارد دمبھ دوش سُجس مس اپہرت کو
کلی کال تُلسی سے سٹھنہہ ہٹھ رام سنمکھ کرت کو

اگر شری سیتارام جی کے پریم امرت سے پری پُورن بھرت

جی کا جنم اس سنسار میں نہ ہوتا تو جو یم نیم اور شم دم آدی کٹھن برت ہیں اور جن کا پالن کرنا منی جنوں کے لیے بھی سہج نہیں۔ ایسے برتوں کا پالن پھر کون کرتا؟ اپنے سندر یش کے بہانے دکھ سنتاپ دردِ رتا آدی دمبھ آدی دوشوں کو کون ہرن کرتا؟ اور کلجگ میں مجھ تلسی داس جیسے ادھم جیووں کو کون ہٹھ پُورک شری رام جی کی شرن میں لے آتا؟

بھرت چرت کر نیم تُلسی جو سادر سُنہیں
سیارام پد پریم ادس ہوئے بھورس برتی

تُلسی داس جی کہتے ہیں۔ جو بھرت جی کے چرت کو نیم سے آدر کے ساتھ (شردھا پوروک) سُنیں گے۔ اُن کو سنسار کے تُچھ وشے بھوگوں سے ویراگ ہو گا۔ اور شری سیتارام جی کے چرنوں میں پریم ہو گا۔

ماس پارائن۔ اکیسواں وشرام۔ ایودھیا کانڈ سماپت ہوا
تُلسی رامائن انک حصہ اول سماپت ہوا

شری رگھوناتھ چالیسہ

لیکھک کوی لوک ناتھ دلؔ

دوہا

جے شری رگھوکُل مُکٹ مُنی راگھویندر رگھوناتھ
بسو ہردیہ میں جگدمبا جنک للی کے ساتھ

دوہا

سکھ سُروپ انوپ پربھو سکھ ساگر سکھ دھام
من وانچھت پھل دیجئے رگھوپتی راجہ رام

چوپائی

جے جے رگھوونش دُلارے ۔ رگھوکُل مُکٹ مُنی اُجیالے
بھو سندھو سے تارن ہارے ۔ بھگت جنوں کے پرم سہارے

جے جے شری رگھوکُل بھوشن ۔ جانکی ولبھ جانکی جیون
جے جے سُر نر مُنی من رنجن ۔ بھو بھئے ہاری کھل دل گنجن

جے جے مریادا پرشوتم ۔ نارائن نرپتی نروتم
رگھوکُل شوبھا رگھوکُل چندن ۔ دشرتھ سُت دل دوش نکندن

جے رگھوناتھ کنور اودھیشور ۔ جے رگھوویر پربھو کرُنیشور
جے سُر نپتی سُر بھوپ منوہر ۔ سُندر رُوپ انوپ منوہر

جے سیاکیت پتی سُر نایک ۔ جے سکھ ساگر جے سکھدایک
جے پرن پالک بنو سہایک ۔ تم رکھشک ہم جن شرنایک

پنکج سادرس نین تمہارے ۔ کارے کجرارے متوارے
مدھر منوہر ادبھت نیارے ۔ کرونا رس برساون ہارے

نیل امبج سم ورن تمہارا ۔ نیل منی سدرش اُجیارا
مکراکرت کُنڈل اتی سُندر ۔ رتن جڑت مُنی کھچت منوہر

اُرمیں گج مکتا ولی سوہے ۔ گھٹنوں تک بنماولی سوہے
شبھ وجینتی مال سُہاوے ۔ نرکھ اندر کا دھنش لجاوے

تلک للاٹ پہ شوبھا پاوے ۔ جیوں آکاش پہ چندر سہائے
شانتی کھشما دیا کے ساگر ۔ شبھ گن آگر وشو اوجاگر

مات پتا کے آگیا کاری ۔ گئو براہمن رکھشا ورت دھاری
تاڑکا مار سُبا ہو مارا ۔ وکٹ نساچر دل سنگھارا

سنگ شلا کے چرن چھوہایا ۔ کی پروان ناری کی کایا
ترن سمان شو دھنش اُٹھایا ۔ پرشورام کا مان مٹایا

رگھوکُل ونی پہ پشپ چڑھائے ۔ وچن نبھایا بن کو دھائے
کھبوٹ چیواودھوٹے ہرشایا ۔ نردھن نے ورشن دھن پایا

اگن بان جب چلے تمہارے ۔ سگھر سمان جب تم لٹکائے
کھشن میں کھردوکھشن سنگھارے ۔ جے بن باسی راج دولارے

جب ماریچ نے جال بچھایا ۔ راون نے ہرلی چھایا مایا
کر پر بھگت کھگیس جلایا ۔ کرونا کر نج دھام بٹھایا

پمپا سر پر شبوری تاری ۔ ہُوئی وِپر سے بھینٹ تماری
کپسکندھا سُگریو اُبھارا ۔ سُرپتی سُت بالی سنگھارا

بھگت بھبھیکشن شرن میں آیا ۔ سو تم کنٹھ سے اُسے لگایا
یودھا کُمبھ کرن کو مارا ۔ مہابلی راون کو سنگھارا

نل نیل ہنومنت کے سوامی ۔ انگد جامونت کے سوامی
تم ہو وندت ویدوں دوارا ۔ تم دیتوں کا پرم سہارا

ویدرُوپی سندھو منتھنے سے ۔ تم روی کُل میں روی سم چمکے
جے جے روی کُل کے اُجیالے ۔ وندنیہ پریہ اِشٹ ہمارے

تم نے بپنت جنوں کو تارا ۔ دُکھی جنوں نے تمہیں پکارا
کہت کومی دل سانچ سکالے ۔ کرپا کرو رگھو ونش دولارے

دوہا
نینوں میں بس جائیے کوشلیش اودھیش
کرُونا درشٹی کیجئے کرُونا ندھی کرونیش

آرتی

(دیکھک کومی دل)

جے رگھو ناتھ ہرے ۔ جے جے رگھو ناتھ ہرے
نام کا رس جو پیوے ۔ بھو سندھو سے ترے جے جے

جے رگھو کُل اُجیارے جے رگھو کُل بھوشن
دشرتھ راج دولارے کوشلیا نندن جے جے

راگھویندر رگھو ناتھک رگھو کُل تلک منی
رگھوپتی رگھوور راگھو یودھا جسوی جے جے

کنچن مکٹ سشوبھت رتن جٹت سُندر
کانن کنڈل ادھ بھت اُر مالا من ہر جے جے

نینن کی شوبھا پر روی ششی بلہاری
پریہ مکھ کی پریہ چھبی پر کوٹی مدن واری

کومل کر کملوں میں دھنش بان ساجے
شری مِتھلیش کماری وام انگ ساجے جے جے

دینا ناتھ دیا نِدھی دینن ہتکاری
دین دیال دیا ندھی دانو سنگھاری جے جے

نینن ابھاگے چکورے چندر کی تم جیوتی
انچل میں بھر لائے شردھا کے شبھ موتی جے جے

نردھن کے انچل میں بھگتی رتن بھرو
کہت کومی دل نندن کرُونا درشٹی کرو

جے جے جے

آرنیہ کانڈ

मूलं धर्मतरोर्विवेक जलधेः पूर्णेन्दुमानन्ददं
वैराग्याम्बुज भास्करं ह्यघघन ध्वान्तापहं तापहम्
मोहाम्भोधर पूग पाटन विधौ स्वः सम्भवं शंकरं
वन्दे ब्रह्म कुलं कलङ्क शमनं श्रीराम भूप प्रियम्
॥ १ ॥

شلوک ۱

مُولم دھرم ترو وویک جلدھیہ پورن انّدم آنندم
ویراگیہ امبُج بھاسکرم ہی اگھ گھن دھونوان تاپہم تاپہم
موہ ابھودھر پگ پاٹن ودھو سو سمبھوم شنکرم
بندے برہم کلم کلنک شمنم شری رام بھوپ پریم

ترجمہ

دھرم برکش کے مُول۔ وویک روپی سمندر کی آننگ بڑھانے والے پورن چندرما وویراگ روپی کمل بن کے کھلانے والے سُوریہ دیو۔ پاپ مئے اندھکار کا ناش کرنے والے تینوں تاپوں (ادھیاتمک آدی دیوک۔ ادھی بھوتک) کو ہرنے والے۔ موہ رُوپی۔ بادلوں کی گھٹاؤ کو چھن بھن کرنے کی کریا میں آکاش سے پیدا ہوئی۔ وایو سرُوپ برہما جی کی کُل میں پیدا ہونے والے اور کلنک کا ناش کرنے والے مہاراج رام جی کے پیارے شری شنکر جی کی میں بندنا کرتا ہوُں۔

सान्द्रानन्दपयोद सौभ गतनुं पीताम्बरं सुन्दरं
पाणौ बाण शरासनं कटिलसतूणीर भारं वरम्
राजीवाय तलोचनं धृतजटा जूटेन संशोभितं
ससीता लक्ष्मण संयुतं पथिगतं रामाभिरामं भजे
॥ २ ॥

شلوک ۲

ساندر آنند پیودسو بھگ تنُم پیتامبرم سُندرم
پانو بان شراسنم کٹی لست تونیر بھارم ورم
راجی وایت لوچنم دھرت جٹا جُوٹین سنشوبھتم
سیتا لکشمن سنیُتم پتھیگتم رام ابھیرامم بھجے۔

ترجمہ

جن کا شریر جل سہت گھنے میگھ کے سمان سندر اور آنند گھن ہے۔ جو سندر پیتامبر دھارن کئے ہیں جن کے ہاتھوں میں دھنُش اور بان ہیں۔ کمر اُتم ترکش کے بوجھ سے شوبھا پا رہی ہے کمل کے سمان وشال جن کے نیتر ہیں مستک پر جٹا جوٹ دھارن کئے ہیں۔ اُن شوبھائمان شری سیتا جی اور لکشمن جی سمیت مارگ پر چلے جاتے ہوئے آنند دینے والے شری رام چندر جی کو میں بھجتا ہوُ۔

سورٹھا

اُما رام گُن گوڑھ پنڈت مُنی پاویں برتی
پاویں موہ بموڑھ جے ہری بمکھ نہ دھرم رتی

ہے پاربتی! شری رام جی کے گُن گوُڑھ ہیں۔ پنڈت اور مُنی

لوگ اُن گنوں کو سمجھ کر ویراگ پراپت کرتے ہیں۔ جو بھگوان سے بمکھ ہیں اور جن کی دہرم میں پریتی نہیں ہے۔ وہ مہا مُوڑھ بھگوان کے گنوں کو سُن کر موہ کو پراپت ہوتے ہیں۔

چوپائی

پُر نر بھرت پریتی میں گائی۔ متی انُورُوپ انُوپ سہائی
اب پربھو چرت سنہو اتی پاون۔ کرت جے بن سُر نر مُنی بھاون

میں نے اپنی بدھی کے انُوسار پُر واسیوں اور بھرت جی کے لاثانی اور سندر پریم کا گان کیا ہے۔ اب پربھو رام چندر جی کے پرم پوتر چرتر کو سُنو جو وہ بن میں کر رہے ہیں۔ وہ چرتر دیوتا، منش اور منیوں کے من بھانے والے ہیں۔

ایک بار چُن کُسُم سہائے۔ نج کر بھوشن رام بنائے
سیتہہ پہرائے پربھو سادر۔ بیٹھے پھٹک سلا پر سُندر

شری رام جی نے ایک بار اپنے ہاتھوں سے سُندر پھول چُن کر طرح طرح کے گہنے بنائے اور سُندر شفاف شلا پر بیٹھے ہوئے پربھو نے بڑے پریم کے ساتھ وہ گہنے سیتا جی کو پہنا دیئے۔

۲
سُرپتی سُت دھر بایس بیشا۔ سٹھ چاہت رگھوپتی بل دیکھا
جمی پپیلیکا ساگر تھاہا۔ مہا مند متی پاون چاہا

دیوراج اندر کے مہا نیچ جینت نامی پُتر نے کوّے کا شریر دھارن کر کے پربھو شری رام چندر جی کے بل کی پریکشا کرنے کی چیشٹا کی (بُرا ارادہ من میں ٹھانا) جیسے مہا مُوڑھ چیونٹی سمندر کا تھاہ پانا چاہتی ہے۔

۳
سیتا چرن چونچ ہت بھاگا۔ مُوڑھ مند متی کارن کاگا
چلا رُدھر رگھونایک جانا۔ سینک دھنش سایک سندھانا

وہ مُوڑھ مند متی پربھو کے بل کی پریکشا کرنے کیلئے بنا ہوا کوّا سیتا جی کے چرنوں میں چونچ مار کر بھاگا۔ جب خون بہہ نکلا تب شری رگھوناتھ نے جانا اور دھنش پر سرکنڈے کا بان چڑھایا۔

اتی کرپال رگھونایک سدا دین پر نیہہ
دوہا تا سن آئے کینہہ چھل مُورکھ اوگن گینہہ

دیکھو۔ جو پرم کرپالو شری رگھوناتھ جی سدا ہی دین دکھیوں سے پریم کرتے ہیں۔ اُن سے بھی اُس دوشوں کے بھنڈار مورکھ جینت نے آکر چھل کیا۔

پریرت منتر برہم سر دھاوا۔ چلا بھاج بایس بھے پاوا
دھر نج رُوپ گیئو پت پاہیں۔ رام بمکھ راکھا تیہہ ناہیں

منتر سے پریرا ہوا وہ برہم بان دوڑا۔ کوّا ڈرتا ہوا بھاگ چلا۔ وہ اپنا اصلی رُوپ دھارن کر کے اپنے پتا کے پاس گیا۔ لیکن شری رام جی کا وردھی جان کر (مخالف جان کر) دیوراج اندر نے اُسے پناہ نہ دی۔

بھا نراس اُپجی من تراسا۔ جتھا چکر بھے رِشی دُرباسا
برہم دھام سوپر سب لوکا۔ پھرا شرمت بیاکل بھے سوکا

تب وہ نراش ہو گیا۔ اُس کے من میں بہت ڈر پیدا ہو گیا۔ جیسے راجہ امبریکھ کو ستانے کے کارن وشنو بھگوان کے چکر کے ڈر کے مارے مُنی دُرباسا بھے کمپت ہوئے تھے وہ برہم لوک و شولوک آدی سب لوکوں میں تھکا ماندہ بھے شوک سے بیاکل ہوا بھاگتا پھرا۔

۲
کاہوں بیٹھن کہا نہ اوہی۔ راکھ کو سکئے رام کر دروہی
ماتو مرتیو پتو سمن سمانا۔ سُدھا ہوئے بِش سُنو ہری جانا

پرنتو کسی نے اس کو بیٹھنے تک کو بھی نہ کہا شری رام جی کے دروہی کو بھلا کون پناہ دے سکتا ہے۔ کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ! سُنیئے۔ رام دروہی کے لئے اُس کی ماتا تو موت بن جاتی ہے۔ اور پتا اس کا کال دیو (یم راج) کے سمان بن جاتا ہے۔ اور اس کے لئے امرت بھی زہر بن جاتا ہے۔

۳
متر کرے سَت ریپو کے کرنی۔ تاں کہنہ بِبُدھ ندی بیترنی

سب جگ تاہی انلھو نے تاتا۔ جو رگھو بیر بمکھ سُنو بھراتا

اس کا ہتر سینکڑوں دشمنوں کی سی گرمی کرنے لگتا ہے اس کے لئے دیوندی گنگا جی یم پُر کی دیترنی ندی کے سمان ہو جاتی ہے۔ ہے بھائی! سُنئے۔ جو شری رگھوناتھ جی سے بمکھ ہوتا ہے۔ اس کے لئے سارا جگت اگنی سے بڑھ کر داہ کارک ہو جاتا ہے۔

(دوہا)

جم جم بھاجت شکر سُت بیاکُل آرت دین
تم تم دھاوت رام شر پاچھے پرم پربین

جیسے جیسے اندر کا پُتر جینت بہا ویاکل اور بہت ہی دین دُکھی ہوا بھاگتا جاتا ہے۔ تیسے تیسے پرم پروین رام بان اس کے پیچھے پیچھے لگا چلا آتا ہے۔

نارد دیکھا بکل جینتا۔ لاگ دیا کومل چیت سنتا
دور ہی تے پربھو تُجھ سناوا۔ بھیج جات بہو بدھی سمجھاوا

نارد جی نے جینت کو بہا ویاکل دیکھا۔ انہیں دیا آگئی۔ کیونکہ سادھو سنتوں کے چیت بڑے کومل ہوتے ہیں۔ انہوں نے دور ہی سے جینت کو شری رام جی کا سندیش کہہ سنایا۔ اور اُسے بھاگتے ہوئے کو بہت پرکار سے سمجھایا۔

پٹھوا تُرت رام پہیں تاہی۔ کہیسی پکار پرنت ہت پاہی
سُن مُنی بچن نائے پد ماتھا۔ آوا جہینہ کرپال رگھوناتھا

نارد جی نے سمجھا کر اُسے تُرنت شری رام چندر جی کے پاس بھیج دیا۔ اور اُسے سمجھایا کہ جا پکار کر یہ کہنا کہ ہے شرناگتوں کے رکھشک! میں آپکی شرن میں آیا ہوں۔ میری رکھشا کیجیے جینت نے مُنی نارد کے بچن سُن کر سیس نوایا اور وہ وہاں آیا۔ جہاں کہ شری رگھوناتھ جی کرپالو بھگوان براجمان تھے۔

آتر سبھے گہیسی پد جائی۔ تراہی تراہی دیال رگھورائی
اتُلت بل اتُلت پربھتائی۔ میں مت مند جانی نہیں پائی

بہت ہی دُکھی اور ڈرے ہوئے جینت نے جا کر شری رام جی کے چرن پکڑ لئے۔ اور کہا۔ ہے دیالو رگھوناتھ جی! رکھشا کیجئے۔ آپ کے بے پناہ بل اور بے پناہ پربھاؤ کو میں مند بدھی جان نہیں پاتا تھا۔

نج کرت کرم جنت پھل پایہوں۔ اب پربھو پاہی شرن تک آیوں
سُن کرپال اتی آرت بانی۔ ایک نین کر تجا بھوانی

میں نے اپنی کرتوت کا پھل پالیا ہے۔ ہے پربھو! میں آپکی شرن آیا ہوں۔ میری رکھشا کیجئے۔ ہے پاربتی! کرپالو بھگوان شری رام چندر جی نے اس کی دُکھ بھری فریاد کو سن کر اُسے ایک آنکھ سے کانا کر کے چھوڑ دیا۔

سورٹھا

کینہہ موہ بس دروہ جدپی تیہی کر بدھ اُچت
پربھو چھاڑیو کر چھوہ کو کرپال رگھو بیر سم

اس نے اگیان وش پربھو سے دروہ کیا تھا۔ اگرچہ اُسے کو مار دینا ہی چاہیے تھا۔ تو بھی پربھو شری رام چندر جی نے کرپا کرکے اُسے چھوڑ دیا۔ شری رگھو بیر جی کے سمان کرپالو اور کون ہوگا۔

رگھوپتی چترکوٹ بس نانا۔ چرت کئے شرتی سُدھا سمانا
بہوری رام اس من انومانا۔ ہوئیہی بھیر سب ہی موہی جانا

چترکوٹ میں رہ کر شری رگھوناتھ جی نے بہت سے چرتر کئے جو کانوں کو سکھ دائک۔ اور امرت کے سمان پرم منوہر تھے پھر کچھ سمے بعد شری رام چندر جی نے من میں وچار کیا۔ کہ مجھے سب لوگ جان گئے ہیں۔ (ایودھیا نواسی اور جنک پوری نواسی بھی ہمارے ٹھکانے کو دیکھ گئے ہیں) اس لئے یہاں لوگوں کے آنے جانے کے کارن بڑی بھیڑ رہا کرے گی۔

سکل منیہہ سن بدا کرائی۔ سیتا سہت چلے دوؤ بھائی
اتری کے آشرم جب پربھو گیئو۔ سُنت مہامُنی ہرشت بھیئو

اس لئے سب مُنیوں سے وداع مانگ کر سیتا جی سہت دونوں بھائی وہاں سے چل دیئے جب مُنی اتری جی کے آشرم میں

پربھو گئے تو من کے آنے کی خبر سُن کر دہاتمنی اتری جی بڑے پرسن ہوئے۔

۳

پُلکت گات اتری اُٹھ دھائے۔ دیکھ رام آتُر چل آئے
کرت دنڈوت مُنی اُرلائے۔ پریم باری دوُ جن انہوائے

پُلکت شریر ہوکر اتری جی اُٹھ دوڑے انہیں دوڑے آتے دیکھ کر شری رام چندر جی بھی تیزی سے۔ دنڈوت پرنام کرتے ہوئے ہی شری رام جی کو مُنی اتری نے چھاتی سے لگا لیا۔ اور پریم آنسوؤں کے جل سے دونو بھائیوں کو تر بتر کر دیا۔

۴

دیکھ رام چھبی نین جُڑانے۔ سادر نج آشرم تب آنے
کرپوجا کہہ بچن سُہائے۔ دیئے مُول پھل پربھو من بھائے

شری رام جی کی شوبھا کو دیکھ کر مُنی جی کے نیتر شیتل ہو گئے۔ تب وہ اُن کو آدر ستکار کر کے اپنے آشرم میں لے آئے۔ اُن کی پوجا کر کے مُنی اتری نے سُندر بچن کہہ کر پربھو کو کند مُول پھل دیئے۔ جو پربھو شری رام چندر جی کے من کو بہت بھائے۔

سورٹھا

پربھو آسن آسین بھر لوچن شوبھا نرکھ
مُنی بر پرم پربین جور پانی استُتی کرت

پربھو آسن پر بیٹھے ہیں۔ اُن کی شوبھا کو جی بھر کر آنکھوں سے دیکھ کر پرم چتر منیشور۔ اتری جی ہاتھ جوڑ کر استُتی کرنے لگے۔

چھند (۱)

نمامی بھگت وتسلم۔ کرپالو شیل کوملم
بھجامی تے پدامبوجم۔ اکامنام سودھام دم

ہے بھگت وتسل: ہے کرپالو! ہے کومل سبھاؤ والے آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ ہے نشکام بھگتوں کو موکھش پد دینے والے! میں آپ کے چرن کملوں کو بھجتا ہوں۔

۲

نکام شیام سُندرم۔ بھوامبو ناتھ مندرم
پرپھُل کنج لوچنم۔ مدآدی دوش موچنم

آپ اتی انت شیام سُندر ہیں۔ بھو ساگر کو متھن کرنے کے لئے مندراچل رُوپ ہیں کھِلے ہوئے کمل کے سمان آپ کے نیتر ہیں اور آپ اہنکار آدی دوشوں کا ناش کرنیوالے ہیں۔

۳

پرلمب باہو بکرمم۔ پربھو اپر میئے ویبھوم
نشنگ چاپ سائکم۔ دھرم ترلوک نائکم

آپ کی لمبی بھجاؤں کا بل اور آپ کا بدھی سے اگوچر ایشوریہ (ٹھاٹھ باٹھ) ہے آپ ترکش دھنش بان دھارن کرنے والے تینوں لوکوں کے سوامی ہیں۔

۴

دنیش بنش منڈنم۔ مہیش چاپ کھنڈنم
منیندر سنت رنجنم۔ سُراری برند بھنجنم

سوُریہ ونش کو شوبھا دینے والے اور شوجی کے دھنش کو توڑنے والے ہیں۔ منیشوروں اور سنتوں کو آنند دینے والے اور دیوتاؤں کے شترُوؤں کی سینا کا ناش کرنے والے ہیں۔

۵

منوج ویری وندتم۔ اجادی دیو سیوتم
وشُدھ بودھ وگرہم۔ سمست دوش ناشنم

کام دیو کے شترُو شو جی آپ کی بندنا کرتے ہیں۔ برہما آدی سب دیوتا آپ کی سیوا کرتے ہیں۔ شُدھ گیان بھوشن ہیں اور سارے دوشوں کا ناش کرنیوالے ہیں۔

۶

نمامی اندرا پتم۔ سُکھاکرم ستانگ گتم
بھجے سا شکتی سانوجم۔ شچی پتی پریا نوجم

ہے لکشمی پتی! ہے سُکھوں کے بھنڈار! ہے ستپُرشوں کی گتی: میں آپکو نمسکار کرتا ہوں۔ ہے شچی پتی اندر کے چھوٹے بھائی! میں جی آپکی آدی شکتی سیتا جی اور چھوٹے بھائی لکشمن سمیت آپ کو میں بھجتا ہوں۔

श्री राम स्तुति

नमामि भक्त वत्सलं । कृपालु शील कोमलं ॥
भजामी ते पदाम्बुजं । अकामिनां स्वधामदं ॥ १ ॥
निकाम श्याम सुन्दरं । भवाम्बुनाथ मन्दरं ॥
प्रफुल्ल कंजँ लोचनँ । मदादि दोष मोचनँ ॥ २ ॥
प्रलंब बाहु विक्रमँ । प्रभोऽप्रमेय वैभवं ॥
निषंग चाप सायकं । धरं त्रिलोक नायकं ॥ ३ ॥
दिनेश वंश मंडनं । महेश चाप खंडनं ॥
मुनीन्द्र संत रँजनं । सुरारि वृंद भँजनँ ॥ ४ ॥
मनोज वैरि वँदितँ । अजादि देव सेवितँ ॥
विशुद्ध बोध विग्रहँ । समस्त दूषणापहँ ॥ ५ ॥
नमामि इँदिरा पतिं । सुखाकरँ सताँ गतिं ॥
भजे सशक्ति सानुजँ । शची पति प्रियानुजँ ॥ ६ ॥
त्वदँघ्रि मूल ये नराः । भजँति हीन मत्सराः ॥
पतँति नो भवार्णवे । वितर्क वीचि सँकुले ॥ ७ ॥
वविक्त वासिनः सदा । भजँति मुक्तये मुदा ॥
निरस्य इन्द्रियादिकँ । प्रयान्ति ते गतिं स्वकँ ॥ ८ ॥
तमेकमद्भुतँ प्रभुँ । निरीहमीश्वरँ विभुँ ॥
जगद्गुरुँ च शाश्वतँ । तुरीयमेव केवलँ ॥ ९ ॥
भजामि भाव वल्लभँ । कुयोगिनाँ सुदुर्लभँ ॥
स्वभक्त कल्प पादपँ । समँ सुसेव्यमन्वहँ ॥ १० ॥
अनूप रूप भूपतिं । नतो ऽहमुर्विजापतिं ॥
प्रसीद मे नमामि ते । पदाब्ज भक्ति देहि मे ॥ ११ ॥
पठँति ये स्तवँ इदँ । नरादरेण ते पदँ ॥
व्रजँति नात्र सँशयँ । त्वदीय भक्ति सँयुताः ॥ १२ ॥

تو د گھیر موُل پیے نراہ ۔ بھجنتی ہین مُتسراہ
پتنتی نو بھواوُنو ہے ۔ وِترگ بیج سنکلپے

آپ کے چرنوں کو جو لوگ حد رہت ہو کر بھجتے ہیں وہ ترگ وترک (انیک پرکار کے شک) روُپی ترنگوں سے پورن سنسار روُپی سمندر ہیں نہیں گرتے۔ (ارتھات وہ پرم پد کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

وِوکت واسنہہ سدا ۔ بھجنتی مُکتئے مُدا
نرسیہ اندریہ آدکم ۔ پریانتی تے گتم سوکم

جو ایکانت شاسی گوشہ نشین ۔ تنہائی میں رہنے والے) پُرش مُکتی کے لئے پرسن من ہو کر ۶ اندریوں کو جیت کر آپ کو بھجتے ہیں۔ وہ اپنے آتم سروُپ کو پراپت ہوتے ہیں۔

تم ایکم ادبھُوتم پربھُم ۔ نریہم ایشورم وِبھُم
جگد گُرم چہ شاشوتم ۔ ترِیم ایو کیولم ۹

آپ ایک ہی ادبھوت پرکرتی سے پرے ۔ پربھو ہیں۔ سب سنکلپوں سے رہت اور سب کے سوامی ہیں۔ سروویاپک اور جگت کے گرو ہیں۔ آنانت رہت و تینوں گنوں سے پرے ارتھات نرگن ہیں۔ اور آپ اپنی ہی مہما میں پرتشٹھت ہیں۔

بھجامی بھاو وِلبھم ۔ کُیوگینام سُدُرلبھم
سوبھگت کلپ پادپم ۔ سمم سُسیویم انوُہم ۱۰

آپ بھاؤ کے پیارے ہیں (ارتھات آپ شردھا کے لوبھی ہیں) اور وشے بھوگوں میں لین پُرشوں کے لئے آپکی پراپتی اسمبھو ہے ۔ اپنے بھگتوں کے لئے اُن کی سب کامناؤں کی پورتی کرنے والے کلپ برکش ہیں پکشپات رہت ارتھات سم بھاؤ سے سب کو دیکھنے والے ہیں۔ اور سدا سُکھ پوروک سیون کرنے یوگیہ ہیں۔ ارتھات آپکی بڑی آسانی سے سیوا کی جاسکتی ہے۔ آپ کو میں سدا بھجتا ہوں۔

۱۱

انُوپ روُپ بھوُپتم ۔ نتو اہم اُروجا ہم
پرسید مے نمامی تے ۔ پدابج بھکتی دیہی مے

ہے لاثانی رُوپ والے! ہے پرتھوی کے سوامی! ہے سیتاپتی! میں آپ کو پرنام کرتا ہوں۔ مجھ پر پرسن ہو جائیے۔ میں آپکو نمسکار کرتا ہوں۔ مجھے اپنے چرن کملوں کی بھگتی دیجئے۔

۱۲

پٹھنتی یے ستونگ اِدم ۔ نراٰدرین تے پدم
برجنتی ناتر سنشیم ۔ تو دئیہ بھگتی سنیتاہ

جو منش اِس استتی کو آدر کے ساتھ (شردھا پوروک) پڑھتے ہیں۔ وہ آپکی بھگتی میں لین ہوئے نسندیہہ (یقیناً) آپکے پرم پد کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

دوہا

بنتی کر مُنی نائے سر کہہ کر جور بہوری
چرن سروُرہ ناتھ جن کبہوں تجے متی موری

مُنی نے بنیتی کر کے اور پھر سر نوا کر ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے ناتھ! میری بُدھی آپکے چرن کملوں کو کبھی نہ چھوڑے۔

چوپائی

انسوئیا کے پد گہی سیتا ۔ ملی بہور سُسیل بنیتا
رشی پتنی من سکھ ادھیکائی ۔ آسیش دینے نکٹ بیٹھائی

پھر سُشیل اور نمرتا سمپن سیتاجی اتری جی کی پتنی ستی شرومنی انسویا جی کے چرن پکڑ کر اُن سے ملیں۔ رشی کی پتنی انسویا جی کے من میں بڑا ہی آنند ہُوا۔ انہوں نے سیتاجی کو آشیش دے کر اپنے پاس بٹھا لیا۔

۲

دِویہ بسن بھوشن پہرائے ۔ جے نت نوتن امل سُہائے
کہہ رشی بدھو سرس مرِدو بانی ۔ ناری دہرم کچھو بیاج بکھانی

اور سیتاجی کو برہم لوک کے بستر اور گہنے پہنائے۔ جو نت نئے نرمل اور سندر بنے رہتے ہیں۔ اسکے بعد رشی پتنی انسویا جی میٹھی اور کومل بانی سے سیتاجی کو نمت بنا کر استری دہرم کا کچھ ورنن کرنے لگیں۔

۳
ماتُ پِتا بھراتا ہتکاری ۔ مِت پَرد سب سُنو راجکماری
اَمِت دانِ بھرتا بیدیہی ۔ اَدھم سو ناری جو سیو نہ تیہی

ہے راجکماری! ماتا پِتا اور بھراتا یہ سب تھوڑی دُور تک ہی بھلائی کرنیوالے ہیں پرنتو ہے جانکی! پتی تو موکھش رُوپی اننت سُکھ دینے والا ہے۔ وہ استری نیچ ہے جو پتی کی سیوا نہیں کرتی۔

۴
دھیرج دھرم مِتر اَرو ناری ۔ آپد کال پرکھیہیں چاری
بِردھ روگ بس جڑ دھن ہینا ۔ اندھ بدھر کرودھی اتی دِینا

دھیرج (استقلال) دھرم مِتر اور استری یہ چاروں مصیبت کے وقت میں ہی پرکھے جاتے ہیں۔ اگر پتی بوڑھا۔ روگی۔ مُورکھ و کنگال۔ اندھا۔ بہرہ۔ کرودھی۔ اور بہت لاچار بھی ہو

۵
ایسہو پتی کر کِئیں اپمانا ۔ ناری پاو جم پُر دُکھ نانا
ایک دھرم ایک برت نیما ۔ کایا بچن من پتی پد پریما

تو ایسے پتی کا بھی اپمان کرنے سے استری نرک میں جا کر طرح طرح کے دُکھ پاتی ہے۔ من بچن اور شریر سے پتی کے چرنوں میں سچا پریم کرنا ہی استری کا ایک ماتر دھرم ہے یہی ایک برت ہے۔ اور استری کے لئے یہی ایک نیم ہے۔ اَرتھات پتی کی سیوا کے بغیر استری کے لئے اور کوئی کرتویہ نہیں)

۶
جگ پتی برتا چار بِدھی اہہیں ۔ بید پُران سنت سب کہہیں
اُتّم کے اس بس من ماہیں ۔ سپنے ہوں آن پُرش جگ ناہیں

سنسار میں پتی برتا استریاں چار پرکار کی ہیں۔ وید پُران اور سادھ مہاتما بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔ اُتّم پتی برتا استری وہ ہے جس کے من میں سدا ایسا بھاؤ بسا رہتا ہے۔ کہ میرے پتی کے بغیر سپنے میں بھی دوسرا پُرش نہیں ہے (اس کا من تو سدا پتی کے چرنوں میں پریم وش لین رہتا ہے۔ پھر اُسے دوسرے پُرشوں کی پرتیتی کس طرح ہو۔ کیونکہ من ہی کی پریرنا سے اندریاں اپنے اپنے وِشیوں میں وچرتی ہیں۔ اور من ایک ہی تو ہے۔ اور وہ پتی کے چرنوں میں مگن ہو چکا ہے پھر اُسے اپنے پتی کے علاوہ کسی دوسرے پُرش کی پرتیتی کس طرح ہو سکتی ہے۔

۷
مدھیم پرپتی دیکھے کیسیں ۔ بھراتا پِتا پُتر نِج جیسیں
دھرم بچار سمجھ کُل رہہی ۔ سو نکرِشٹ تریہ شرُتی اس کہہی

مدھیم (درمیانہ درجہ کی) پرکار کی پتی برتا استری پرائے پُرش کو ایسے دیکھتی ہے۔ جیسے وہ اُس کے بھائی۔ پِتا اور پُتر ہوں۔ اَرتھات اپنے برابر کے پُرشوں کو بھائی سمجھتی ہے اپنی عمر سے کم والوں کو اپنے پُتر کے سمان اور اپنی عمر سے بڑے پُرشوں کو اپنے پِتا کے سمان سمجھتی ہے۔ تیسرے درجے کی پتی برتا استری وہ ہے۔ جو دھرم کا وچار کرکے اور اپنے کُل کی مریادا نہ ٹوٹ جائے اس بھے کے کارن بچی رہتی ہے۔ وہ اِن دو پرکار کی پتی برتا استریوں سے گھٹیے درجہ کی استری ہے۔ ایسا وید کہتے ہیں۔

۸
بِنو اوسر بھے تیں رہ جوئی ۔ جانیہو ادھم ناری جگ سوئی
پتی بنچک پرپتی رتی کرئی ۔ رَورو نرک کلپ ست پرئی

جو استری من بچن کرم سے پتی کے چرنوں میں پریم نہیں کرتی پرنتو موقع نہ ملنے پر یا کسی پرکار کے بھے کے کارن دُوسرے پُرشوں کے سنگ سے بچ کر پتی برتا بنی رہتی ہے۔ وہ جگت میں پتی برتا استریوں میں سے سب سے گھٹیا درجہ کی استری ہے۔ پتی کو دھوکہ دینے والی استری جو پرائے پتی سے وِشے آنند لوٹتی ہے۔ وہ تو سو کلپ تک رَورو نرک میں پڑی رہتی ہے۔

۹
چھن سُکھ لاگ جنم ست کوٹی ۔ دُکھ نہ سمجھ تیہی سم کو کھوٹی
بِنو شرم ناری پرم گتی لہئی ۔ پتی برت دھرم چھاڑ چھل گہئی

جو چھن بھر کے آنند کے لئے سو کروڑ جنم جنمانتر کے دُکھوں پر وچار نہیں کرتی وہ استری سماج میں سب سے نیچ استری ہے۔ چھل چھوڑ کر سچے بھاو سے پتی برت دھرم کو گرہن کرنے والی استری بنا ہی کسی سخت محنت (جپ۔ تپ یوگ) کے موکھش کو پراپت کرتی ہے

پتی پرتیکول جنم جہہ جائی ۔ بِدھوا ہوئے پائے ترُونائی

جو استری پتی کے پرتیکول چلتی ہے ، ارتھات پتی جو آگیا وتیلسے اس سے بالکل اُلٹ کرتی ہے ۔ سا اہی پتی کی آگیا کا النگھن کرتی ہے) وہ جہاں بھی جاکر جنم لیتی ہے ۔ وہیں پوری جوانی میں ودھوا ہو جاتی ہے ۔

سورٹھا

سہج اپاون ناری پتی سیوت سبھ گتی لہئی
جس گاوت شرتی چاری اُجہوں تُلسی کا ہری ہی پریہ

سبھاؤ سے ہی اشدھ استری پتی کی سیوا کرکے سہج ہی اُتم گتی کو پراپت کر لیتی ہے ۔ پتی برت دھرم کا پالن کرنیکے کارن ہی آج بھی تُلسی جی بھگوان کو پیاری ہے ۔ چار وید اُس تُلسی جی کا یش گاتے ہیں ۔

کبیرجی

پتی برتا میلی بھلی کالی کچُل کرُوپ
پتی برتا کے سیس پر وارُوں کوٹی سُروپ

سُنو سیتا تو نام سمر ناری پتی برت کرہیں
توہی پران پریہ رام کہیو کتھا سنسار ہت

ہے سیتا ! تمہارے نام کا سمرن کرکے استریاں پتی برت دھرم کا پالن کریں گی ۔ تم کو تو شری رام چندر جی پرانوں کے سمان پریہ ہیں ۔ یہ کتھا تو تیرے بہانے میں نے سنسار کی بھلائی کے لئے کہی ہے ۔

سُن جانکیں پرم سُکھ پاوا ۔ سادر تاسو چرن سر ناوا
تب مُنی سن کہہ کرپا ندھانا ۔ آیسو ہوئے جاؤں بن آنا

جانکی جی نے انسویا جی کے اُپدیش کو سُن کر بہت ہی سُکھ پایا بڑے آدر کے ساتھ انہوں نے انسویا جی کو سر نوایا ۔ تب مُنی اتری سے کرپا ندھان شری رام جی نے کہا ۔ کہ آگیا ہو تو دوسرے بن میں جاؤں ۔

۲

سنتت مو پر کرپا کریہو ۔ سیوک جان تجیہو جن نیہو
دھرم دُھرندھر پربھو کے بانی ۔ سُنی سپریم بولے مُنی گیانی

مجھ پر آپ سدا کرپا کرتے رہنا اور سیوک جان کر پریتی نہ چھوڑنا ۔ دھرم دُھرندھر پربھو شری رام چندر جی کی بانی سُن کر گیانی مُنی پریم کے ساتھ بولے ۔

۳

جاسُ کرپا اج سِو سنکادی ۔ چہت سکل پرمارتھ بادی
تے تمہہ رام اکام پیارے ۔ دین بندھو مردو بچن اُچارے

جن کی کرپا کو برہما شیو اور سنک آدی تتو ویتا چاہتے ہیں ۔ ہے رام جی ! سو آپ نشکام پُرشوں کے بھی پیارے اور دین بندھو بھگوان مجھ سے اس پرکار کومل بچن کہہ رہے ہیں ۔

اب جانی میں شری چترائی ۔ بھجی تمہہ ہی سب دیو بہائی
جیہی سمان انتسیہ نہیں کوئی ۔ تاکر سیل کس نہ اس ہوئی

اب میں نے لکشمی جی کی چترائی سمجھی ۔ جنہوں نے سب دیوتاؤں کو چھوڑ کر آپ کو ہی بھجا ۔ جس (آپ) کے سمان اتنا بڑا اور کوئی نہیں ہے ۔ اُن کا ایسا شیل سوبھاؤ بھلا کیوں نہ ہو ۔

۵

کیہہ بدھی کہوں جاہو اب سوامی ۔ کہو ناتھ تمہہ انتر جامی
اس کہہ پربھو بلوک مُنی دھیرا ۔ لوچن جل بہہ پُلک سریرا

ہے سوامی ! میں آپکو جانے کے لئے کس پرکار کہوں ؟ ہے ناتھ آپ انتر یامی ہیں ۔ آپ ہی کہئے ! ایسا کہہ دھیر مُنی پربھو کو دیکھنے لگے ۔ اُن کا شریر پُلکت ہو گیا ۔ اور نیتروں سے پریم جل بہہ نکلا ۔

چھند

تن پُلک نربھر پریم پورن نین مُکھ پنکج دیئے
من گیان گُن گوتیت پربھو میں دیکھ جپ تپ کا کئے
جپ جوگ دھرم سموہ تیں نر بھگتی انوپم پاوئی
رگھوبیر چرت پنیت نس دن داس تُلسی گاوئی

مُنی اتری جی کا شریر پُلکت ہے ۔ وہ پورن پریم پرنربھر ہیں ۔ ارتھات وہ اتی انت پریم سے پری پورن ہیں ۔ اور نیتروں کو شری رام جی کے مُکھ کمل میں لگائے ہوئے ہیں ۔ مُنی من میں

سوچ رہے ہیں۔ کہ میں نے ایسے کون سے جپ تپ کئے ہیں جن کے پھل سروپ مجھ گیان اور گنوں سے انیت پربھو کے درشن ہوئے منش اس لاثانی بھگتی کو جپ یوگ اور دھرم سموہ سے پاتا ہے۔ شری رام چندر جی کے پوتر چرتر کو دن رات تلسی داس گاتا ہے۔

دوہا

کلی مل سمن دمن من رام سجس سکھ مول
سادر سنہیں جے تنہہ پر رام رہہیں انوکول

شری رام چندر جی کا سندر یش کلجگ کے پاپوں کو ناش کرنے والا دمن کو قابو میں کرنے والا۔ اور سکھ کا مول ہے۔ شری رام جی اُن پر پرسن رہتے ہیں۔ جو لوگ آدر کے ساتھ اُن کے نرمل یش کو سنتے ہیں۔

سورٹھا

کٹھن کال مل کوس دھرم نہ گیان نہ جوگ جپ
پرہر سکل بھروس رام ہی بھجہیں تے چتر نر

یہ کٹھن کلجگ کا سماں پاپوں کا خزانہ ہے۔ اس میں نہ دھرم ہے۔ نہ گیان ہے۔ اور نہ یوگ اور جپ ہی ہے۔ سارے بھروسے کو چھوڑ کر اس کلجگ میں جو لوگ شری رام جی کا ہی ایک ماتر بھجن کرتے ہیں۔ وہ لوگ ہی چتر ہیں۔

چوپائی

منی پد کمل نائے کر سیسا۔ چلے بن ہی سر نر منی ایسا
آگیں رام انج پنی پاچھیں۔ منی بر بیش بنے اتی کاچھیں

منی اتری جی کے چرن کملوں میں سیس نوا کر دیوتاؤں، منشوں اور منیوں کے سوامی بن کو چل دیئے۔ آگے شری رام جی ہیں۔ اور پیچھے اُن کے چھوٹے بھائی لکشمن جی ہیں۔ دونوں ہی منیوں کا اُتم بھیس بنائے بہت ہی شوبھا پا رہے ہیں۔

۲

اُبھئے بیچ شری سوہے کیسی۔ برہم جیو بیچ مایا جیسی
سرتا بن گری اوگھٹ گھاٹا۔ پتی پہچان دیہیں بر باٹا

اُن دونوں کے بیچ سیتا جی اس پرکار شوبھا پا رہی ہیں۔ جیسے برہم اور جیو کے بیچ مایا شوبھا پاتی ہے۔ ندی، بن، پربت اور درگم (دشوار گذار) گھاٹیاں سب اپنے مالک شری رام چندر جی کو پہچان کر سندر راستہ دے دیتے ہیں۔

۳

جہ جہ جاہیں دیو رگھورایا۔ کرہیں میگھ تہہ تہہ نبھ چھایا
ملا اسر برادھ مگ جاتا۔ آوت ہیں رگھوبیر نپاتا

جہاں جہاں شری رام چندر جی جاتے ہیں۔ وہاں وہاں بادل آکاش پر چھایا کرتے جاتے ہیں۔ برادھ نامی راکشش رستے میں جاتے ہوئے ملا۔ سامنے آتے ہی بھگوان شری رام چندر جی نے اُسے مار گرایا۔

۴

ترت ہیں رچر روپ تیہیں پاوا۔ دیکھ دُکھی نج دھام پٹھاوا
پُنی آئے جہہ منی سربھنگا۔ سندر انج جانکی سنگا

مرتے ہی اُس راکشش نے فوراً سندر دویہ روپ دھارن کر لیا۔ دُکھ کو دُکھی دیکھ کر شری رام جی نے اُسے پرم دھام کو بھیج دیا۔ پھر وہ چھوٹے بھائی لکشمن جی اور جانکی جی کے ساتھ سربھنگ منی کے آشرم میں آئے۔

دوہا

دیکھ رام مکھ پنکج منی بر لوچن بھرنگ
سادر پان کرت اتی دھنیہ جنم سربھنگ

منی شریشٹھ کے نیتر روپی بھونرے شری رام جی کے مکھ کمل کو دیکھ کر اس کا شردھا سے پریم رس پان کر رہے ہیں۔ سربھنگ منی کا جنم دھنیہ ہے۔

چوپائی

کہہ منی سنو رگھبیر کرپالا۔ سنکر مانس راج مرالا
جات رہیوں برنچی کے دھاما۔ سنیوں شرون بن ایہیں راما

منی نے کہا ہے کرپالو رگھبیر! ہے شو جی کے من روپی مانسروور کے راج ہنس! سُنئے میں برہم لوک کو جا رہا تھا۔ کہ اتنے میں کانوں سے سُنا کہ شری رام جی بن کو آویں گے۔

۲

چتوت پنتھ رہیوں دن راتی۔ اب پربھو دیکھ جڑانی چھاتی
ناتھ سکل سادھن میں ہینا۔ کینہی کرپا جان جن دینا

تب سے میں دن رات آپ کی راہ دیکھتا رہوں۔ آج آپکو دیکھکر میری چھاتی ٹھنڈی ہوگئی ہے۔ ہے سوامی! میں سارے سادھنوں سے ہین ہوں۔ مجھے اپنا سیوک جان کر آپ نے آج مجھ پر بڑی کرپا کی ہے۔

۳

سو کچھو دیو نہ موہی نہورا۔ نج پن راکھیئو جن من چورا
تب لگ رہہو دین ہت لاگی۔ جب لگ ملوں تمہہ ہی تن تیاگی

ہے دیو! مجھ دین سیوک پر کرپا کر کے آپ نے اپنے پرن کا پالن کیا ہے۔ مجھ پر یہ کوئی احسان نہیں ہے۔ ہے بھگتوں کے من کو چرانے والے! اب آپ مجھ دین کے ہت ارتھ تب تک یہاں ٹھہریئے۔ جب تک کہ میں اپنا شریر چھوڑ کر آپ کو نہ آملوں۔

۴

جوگ جگیہ جپ تپ برت کینہا۔ پربھو کہنہ دیئی بھگتی بر لینہا
ایہی بدھی سر رچی منی شربھنگا۔ بیٹھے ہردہ چھاڑ سب سنگا

یوگ۔ یگیہ۔ جپ۔ تپ اور جو کچھ برت وغیرہ منی نے کیا تھا۔ سب بھگونت ارپن کر کے اس کے بدلے میں بھگتی کا وردان لے کر منی شربھنگ چتا کی رچنا کر کے من سے ساری واسناؤں کا تیاگ کر کے اس چتا پر جا بیٹھے۔

دوہا

سیتا انج سمیت پربھو نیل جلد تنو سیام
مم ہیہ بسہو نرنتر سگن روپ شری رام

ہے نین میگھ کے سمان شیام شریر والے پربھو! ہے سگن روپ شری رام جی! سیتا جی اور چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت آپ میرے ہردے میں نواس کیجیئے۔

چوپائی

اس کہہ جوگ اگنی تنو جارا۔ رام کرپا بیکنٹھ سدھارا
تاتے منی ہر لین نہ بھیئو۔ پرتھمہیں بھید بھگتی بر لیئو

ایسا کہہ کر شربھنگ منی نے یوگ اگنی سے اپنے شریر کو بھسم کر ڈالا۔ اور شری رام جی کی کرپا سے بیکنٹھ کو چلے گئے۔ منی بھگوان میں اس کارن لین نہ ہوئے۔ کہ انہوں نے پہلے ہی بھید بھگتی کا وردان لیا تھا۔

۲

رشی نکاے منی بر گتی دیکھی۔ سکھی بھئے نج ہردہ بسیشی
استتی کرہیں سکل منی بر ندا۔ جے تی پرنت ہت کرونا کندا

اس استھان میں رہنے والے رشی سموہ نے شربھنگ منی کی اتم گتی کو دیکھا۔ وہ دیکھ کر اپنے ہردے میں بہت ہی پرسن ہوئے۔ ساری منڈلی شری رام جی کی استتی کر کے کہہ رہی ہے۔ کہ ہے! شرناگتوں کے ہتکاری دیا کے بھنڈار پربھو شری رام جی۔ آپ کی جے ہو۔

۳

پنی رگھوناتھ چلے بن آگے۔ منی بر برند بپل سنگ لاگے
استھی سموہ دیکھ رگھورایا۔ پوچھی منہہ لاگ اتی دایا

پھر شری رگھوناتھ جی آگے بن میں چلے شریشٹھ منیوں کی منڈلی ان کے ساتھ ہو لی۔ وہاں ایک جگہ پر ہڈیوں کے ڈھیر کو دیکھ کر شری رام جی کو بڑی دیا آئی انہوں نے منی لوگوں سے ہڈیوں کے اس ڈھیر کی بابت پوچھا۔

۴

جانت ہوں پوچھیے کس سوامی۔ سبھ درسی تمہہ انتر جیامی
نسچر نکر سکل منی کھائے۔ سن رگھوبیر نین جل چھائے

منیوں نے کہا۔ ہے سوامی! آپ تو جانتے ہی ہیں۔ پھر ہم سے کیا پوچھ رہے ہیں۔ آپ سب کچھ جاننے والے ہیں اور سب کے ہردوں کے گپت بھاو کو بھی جاننے والے ہیں۔ راکشسوں کے گروہوں نے ان منیوں کو کھا ڈالا ہے اور یہ انہیں منیوں کی ہڈیاں ہیں۔ یہ سنتے ہی شری رگھوبیر جی کی آنکھوں میں دیا کے آنسو بھر آئے۔

(دوہا)

نسچر ہین کروں مہی بھج اٹھائے پن کینہہ
سکل منہہ کے آشرمن جائے جائے سکھ دینہہ

شری رام چندر جی نے بھجا اٹھا کر پرتگیا کی کہ میں پرتھوی کو راکشسوں سے خالی کر دوں گا۔ پھر سب منیوں کے آشرموں میں جا جا کر انہیں سکھ دیا۔

۱

مُنی اگست کر سِشیہ سُجانا ۔ نام سُتیچھن رتی بھگوانا
من کرم بچن رام پد سیوک ۔ سپنے ہُوں آن بھروس نہ دیوک

مُنی اگست جی کے ایک گیانی شِشّ تھے اُن کا نام سُتیکھشن تھا۔ اور اُنکی بھگوان میں پریتی تھی۔ من بچن کرم سے وہ رام جی کے چرنوں کے سیوک تھے۔ اُنہیں سپنے میں بھی بھگوان کے بغیر کسی دوسرے دیوتا پر بھروسہ نہ تھا۔

۲

پربھو آگونُ شروَن سُن پاوا ۔ کرت منورتھ آتر دھاوا
ہے بِدھی دین بندھو رگھورایا ۔ مو سے سٹھ پر کرہیں دایا

جوں ہی اگست جی کے شِشّ سُتیکھشن جی نے پربھو شری رام چندر کے آنے کی خبر کانوں سے سنی۔ توں ہی من میں انیک پرکار کے منورتھ کرتے وہ ویاکل ہو کر دوڑ پڑے۔ وہ من ہی من میں کہنے لگے۔ ہے بدھاتا کیا دین بندھو شری رگھوناتھ جی مجھ سے ادھم پُرش پر بھی دیا کریں گے۔

۳

سہت انُج موہی رام گوسائیں ۔ ملیہیں نج سیوک کی نائیں
مورے جیہ بھروس دِڑھ ناہیں ۔ بھگتی برتی نہ گیان من ماہیں

کیا چھوٹے بھائی سمیت شری رام جی میرے سوامی مجھ سے اپنے سیوک کی طرح ملیں گے۔ میرے من میں تو پکا بھروسہ نہیں ہے کیونکہ میرے من میں نہ بھگتی ہے۔ نہ ویراگ اور نہ ہی گیان ہے۔

۴

نہیں ست سنگ جوگ جپ جاگا ۔ نہیں دِڑھ چرن کمل انوراگا
ایک بانی کرونا ندھان کی ۔ سو پریہ جاکیں گتی نہ آن کی

میں نے نہ کبھی ست سنگ ہی کیا ہے۔ نہ کبھی یوگ جپ یگیہ ہی کئے ہیں۔ اور نہ ہی بھگوان کے چرنوں میں میری درِڑھ پریتی ہے۔ ہاں دیا کے بھنڈار پربھو کا یہ ایک سبھاؤ ہے کہ بھگوان کے سوائے جسکو کسی اور کا سہارا نہیں ہے۔ وہ پُرش بھگوان کو پیارا ہوتا ہے۔

۵

ہوئیہیں سپھل آج مم لوچن ۔ دیکھ بدن پنکج بھو موچن
نِربھر پریم مگن منی گیانی ۔ کہہ نہ جائے سو دسا بھوانی

آہا! سنسار کے بندھن سے چھڑانے والے پربھو کے مکھ کمل کو دیکھکر آج میرے نیتر سپھل ہوں گے۔ شو جی کہتے ہیں ہے بھوانی! گیانی مُنی پریم میں پوری طرح مگن ہیں۔ اُن کی دشا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

۶

دِسِی اَرو بِدِسِی پنتھ نہیں سُوجھا ۔ کو میں چلیوں کہاں نہیں بُوجھا
کبہوں کہ پھر پاچھیں پُنی جائی ۔ کبہوں کہ نرتیہ کرے گُن گائی

اُنہیں دشا بدشا اور راستہ کچھ بھی نہیں سُوجھتا ہے۔ میں کون ہوں۔ کہاں جا رہا ہوں۔ اس کا بھی اُنہیں گیان نہیں رہا۔ وہ کبھی پیچھے گھوم کر پھر آگے چلنے لگتے ہیں۔ اور کبھی پربھو کے گُن گاتے گاتے پریم میں مگن ناچنے لگتے ہیں۔

۷

اَبِرل پریم بھگتی مُنی پائی ۔ پربھو دیکھیں ترو اوٹ لُکائی
اتِسیہ پریتی دیکھ رگھوبیرا ۔ پرگٹے ہردے ہرن بھو بھیرا

مُنی نے گوڑھ پریم بھگتی پراپت کر لی۔ پربھو شری رام جی بھگتی کے متوالے مُنی کی دشا درخت کی اوٹ میں کھڑے دیکھ رہے ہیں۔ اُنکی اتی پریتی کو دیکھ کر جنم مرن سنسار چکر کے بھے کو ہرنے والے شری رگھوناتھ جی اُن کے ہردے میں پرگٹ ہو گئے۔

۸

مُنی مگ ماجھ اچل ہوئے بیسا ۔ پُلک سریر پنس پھل جیسا
تب رگھوناتھ نکٹ چل آئے ۔ دیکھ دسا نج جن من بھائے

اپنے ہردے میں سوامی کے درشن پا کر مُنی راستے کے بیچ ستھر ہو کر بیٹھ گئے۔ کٹہل کے پھل کے سمان اُن کے شریر میں روئیں کھڑے ہو گئے۔ تب شری رگھوناتھ جی اُن کے پاس چلے آئے اور اپنے سیوک کے پریم کو دیکھکر وہ من میں بہت ہی خوش ہوئے۔

۹

مُنی ہی رام بہو بھانت جگاوا ۔ جاگ نہ دھیان جنت سُکھ پاوا
بھوپ روپ تب رام دُراوا ۔ ہردے چتر بھج روپ دکھاوا

شری رام چندر جی نے پریم سمادھی میں بیٹھے ہوئے مُنی کو بہت پرکار سے جگایا پر مُنی نہیں جاگے۔ پربھو کے دھیان میں اُنہیں آنند آ رہا تھا تب شری رام جی نے اپنے راج روپ کو چھپا لیا۔ اور

اُنکے ہردے میں اپنا چتر بھج رُوپ پرگٹ کیا۔

مُنی اکلائے اُٹھا تب کیسے۔ بکل ہین مُنی پھنی بر جیسے
آگیں دیکھ رام تن سیاما۔ سیتا انج سہت سُکھ دھاما

پربھو کے چتر بھج رُوپ کے درشن کرکے مُنی کیسے ویاکل ہوکر اُٹھے۔ جیسے سرپوں میں سریشٹھ مُنی دھر سرپ منی کے بنا ویاکل ہو جاتا ہے۔ اپنے سامنے سیتا جی اور لچھمن جی سہت شیام شریر سُکھ ندھان پربھو شری رام چندر جی کو دیکھا۔

۱۱

پربھو لکھت اد چر منہہ لاگی۔ پریم مگن مُنی۔ بر بڑ بھاگی
بھج بسال گہہ لئے اُٹھائی۔ پرم پریتی راکھے اُر لائی

پریم میں مگن سبھاگیہ وان سریشٹھ مُنی لاٹھی کی طرح گر کر شری رام جی کے چرنوں میں لگ گئے۔ شری رام جی نے انہیں اپنے لمبے بازوؤں سے پکڑ کر اُٹھا لیا۔ اور بڑے پریم سے انہیں چھاتی سے لگالیا۔

۱۲

مُنی ہی ملت اس سوہ کرپالا۔ کنک تر وہی جنو بھینٹ تمالا
رام بدن بلوک مُنی ٹھاڈھا۔ ماہنوں چتر ماجھ لکھ کاڈھا

کرپالو بھگوان شری رام چندر جی مُنی کو ملتے ہوئے ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو سونے کے برکش سے تمال کا برکش لگ کر مل رہا ہو مُنی سکتے کی حالت میں مورتی بنے ہوئے شری رام جی کے مُکھار بند کو کھڑے دیکھ رہے ہیں۔

دوہا

تب مُنی ہردے دھیر دھر گہہ پد بارہیں بار
نج آشرم پربھو آنی کر پوجا بببدھ پرکار

تب مُنی نے ہردے میں دھیرج دھر کر پربھو کے چرنوں کو بار بار پکڑا۔ پھر پربھو کو اپنے آشرم میں لاکر بہت پرکار اُن کا پوجن کیا۔

(چوپائی)

کہہ مُنی پربھو سُنو بنتی موری۔ استتی کروں کون بدھی توری
مہما امت موری متی تھوری۔ رَبی سنمکھ کھدیوت انجوری

مُنی کہنے لگے! ہے پربھو! میری بنتی سُننے میں کس پرکار آپکی استتی کروں۔ آپ کی مہما اگوچر پار نہیں اور میری بدھی تُچھ ہے۔ ۔۔۔ بھلا جگنو اپنی تُچھ روشنی سے سورج کے اپار پرکاش کا بھید کیسے پا سکتا ہے۔

۲

شیام تام رس دام شریرم۔ جٹا مکٹ پریدھن مُنی چیرم
پانی چاپ سر کٹی تونیرم۔ نومی نرنتر شری رگھو بیرم

ہے نیلے کمل کے سمان سُندر شیام شریر والے! ہے جٹاؤں کا مکٹ اور مُنیوں کے مرگ چھالا آدی بستر پہنے ہوئے ہاتھوں میں دھنش بان اور کمر میں ترکش ڈالے ہوئے شری رام جی! میں آپکو سدا نمسکار کرتا ہوں۔

۳

موہ بپن گھن دہن کرشانو۔ سنت سروہ کانن بھانو
نسی چر کری ورو تھ مرگ آجہ۔ تراتُ سدا نو بھوکھگ باجہ

آپ موہ رُوپی (اگیان مئے) گھنے بن کو نشٹ کرنے کیلئے اگنی ہیں۔ سنت رُوپی کمل بن کو کھلانے کے لئے سُوریہ ہیں۔ راکھشش رُوپی ہاتھیوں کے دلوں کو بھگانے کے لئے شیر ہیں۔ اور جنم مرن سنسار چکر رُوپی پنچھی کے مارنے کے لئے باز ہیں۔ ہے پربھو آپ ہماری سدا رکھشا کریں۔

۴

ارن نین راجیو سُبیشم۔ سیتا نین چکور نشیشم
ہر ہردی مانس بال مرالم۔ نومی رام اُر باہو بشالم

ہے لال کمل کے سمان سُندر نیتروں والے سُندر بھیس دھاری! سیتا جی کے نیتر رُوپی چکور کے چندرما! ہے شو جی کے من رُوپی مانسروور کے بال ہنس وشال ہردے اور بھجا والے شری رام چندر جی! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔

۵

سنشیہ سرپ گرسن اُرگادہ۔ شمن سُکرکش ترگ بشادہ
بھو بھنجن رنجن سُر یوتھا۔ تراتُ سدا نو کرپا وروتھا

آپ سنشے رُوپی سرپ کا گراس کرنے والے گرڑ جی ہیں اور واد وواد سے بڑھنے والے کلیش کا ناش کرنے والے ہیں سنسار کے جنم مرن رُوپی دُکھ کو مٹانے والے ہیں۔

آپ کرپا کے کھنڈا سدا ہماری رکھشا کریں۔

نرگن سگن لشم سم رُوپم ۔ گیان گرا گوتیت انوپم
املم اکھلم انو دیم اپارم ۔ نومی رام بھنجن مہی بھارم

پرکرتی کے گنوں سے آپ سدا اسنگ رہتے ہیں۔ اسلئے آپ نرگن ہیں۔ بھگتوں کو سُکھ دینے والے اور دُشٹوں کو دنڈ دینے والے ہیں۔ اس لئے آپ (امتیازی سلوک کرنے والے) ہیں۔ سادہو اور دُشٹ اونچ اور نیچ جو بھی آپکی شرن میں آجائے۔ اُن سب کی رکھشا کرنے والے ہیں۔ اس لیے سم رُوپ (یکساں رُوپ) ہیں گیان و بانی اور اندریوں سے اتیت ہیں۔ نرمل سمپورن دوش رہت اور اننت ہیں۔ ہے پرتھوی کا بھار اُتارنے والے شری رام جی! میں آپکو نمسکار کرتا ہوں۔

۸

بھگت کلپ پادپ آرامہ۔ ترجن کرودھ لوبھ مد کامہ
اتی ناگر بھو ساگر سیتو۔ تراتُ سدا دن کر کُل کیتو

بھگتوں کے لیئے آپ کلپ برکش کی پھلواڑی ہیں۔ کرودھ۔ لوبھ اہنکار اور کام کو بھیئے دینے والے ہیں۔ آپ مہا چتر ہیں۔ سنسار رُوپی ساگر کے پار اُترنے کیلئے پل ہیں ہے سوریہ کُل کی دھوجا شری رام چندر جی! آپ میری رکھشا کریں۔

اتُلت بھُج پرتاپ بل دھامہ ۔ کلی مل بپُل وبھنجن نامہ
دہرم ورم نرمد گن گرامہ ۔ سنتت شم تنوت مم رامہ

جن کی بھجاؤں کا پرتاپ لاثانی ہے۔ جو بل کے دھام ہیں۔ جن کا نام کلجگ کے بڑے بھاری پاپوں کا ناش کرنے والا ہے۔ جو دہرم کے رکھشک ہیں۔ جن کے گن سموہ آنند دینے والے ہیں۔ وہ شری رام جی سدا میرے کلیان میں اضافہ کریں۔

۹

جدپی برج ویاپک ابناشی۔ سب کے ہردے نرنتر باسی
تدپی انج شری سہت کھراری۔ لبستو مسی مم کانن چاری

یدواپی (اگرچہ) آپ نرمل، ویاپک و اوناشی اور سب کے ہردے میں سدا نواس کرنے والے ہیں۔ توبھی ہے شری راجندر جی

آپ سیتا جی اور چھوٹے بھائی لکشمن سمیت بن میں وچرنے والے رُوپ میں میرے من میں نواس کریں۔

۱۰

جے جانہیں تے جانہو سوامی ۔ سگن اگن اُر انتر جامی
جو کوسل پتی راجو نینا ۔ کرہو سو رام ہردے مم اینا

آپ نرگن ہیں۔ سگن ہیں یا انتریامی ہیں۔ ایسا کرکے جو لوگ آپکو جانتے ہیں۔ وہ جانا کریں۔ مجھے اس واد وواد سے کچھ مطلب نہیں۔ جو اودھ پتی کمل نیتر شری رام جی ہیں۔ میرے ہردے میں تو آپ ہی اپنا نواس ستھان بنائیں۔

۱۱

اس ابھیمان جائے جنی بھورے۔ میں سیوک رگھوپتی پتی مورے
سن منی بچن رام من بھائے۔ بہوری ہرشی منی بر اُر لائے

میں سیوک ہوں اور شری رگھوناتھ جی میرے سوامی ہیں۔ یہ ابھیمان میرا کبھی نہ چھوٹے۔ اور بھاؤنا سدا بنا رہے۔ منی کے بچن سن کر شری رام جی من میں بہت پرسن ہوئے۔ اور انہوں نے پرسن ہوکر سریشٹھ منی کو چھاتی سے لگا لیا۔

۱۲

پرم پرسن جان منی موہی۔ جو برما گہوں دیوں سو توہی
منی کہہ میں بر کبہوں نہ جاچا۔ سمجھی نہ پرے جھوٹھ کا سا چا

اور کہا۔ ہے منی! میں تم پر بہت پرسن ہوں۔ ایسا جان کر جو ور مانگو وہی میں تمہیں دوں۔ منی ستیکشن جی نے کہا۔ میں نے تو ور کبھی مانگا ہی نہیں۔ نہ ہی مجھے معلوم ہے۔ کہ کون سا ور جھوٹا ہے اور کون سا سچا!

۱۳

تمہہ ہی نیک لاگے رگھورائی۔ سو موہی دیہو داس سکھدائی
ابرل بھگتی برتی بگیانا۔ ہوہو سکل گن گیان ندھانا

اس لئے ہے رگھوناتھ جی! آپکو جو اچھا لگے۔ ہے سیوکوں کے سُکھ داتا! مجھے وہی ور دیجئے۔ شری رامچندر جی نے کہا۔ کہ تم گوڑھ بھگتی ویراگیہ وگیان اور سمپورن گنوں اور گیان کے بھنڈار ہو جاؤ۔

۱۴

پربھو جو دینہہ سو بر میں پاوا۔ اب سو دیہو موہی جو بھاوا

تب مُنی بولے۔ پربھُو نے جو وردان دیا۔ وہ تو میں نے پا لیا اب مجھے جو اچھا لگتا ہے۔ وہ دیجئے۔

دوہا

انج جانکی سہت پربھُو چاپ بان دھر رام
مم ہیہ گگن اندو او بسہو سدا نہکام

ہے پربھُو شری رام جی! چھوٹے بھائی لکشمن اور جانکی جی سہت دھنش اور بان دھارن کئے آپ نشکام ہوکر میرے ہردے آکاش میں چندرما کی بھانت سدا نواس کیجئے۔

چوپائی

ایوم استُو کر رما نواسا۔ ہرش چلے کمبھج رشی پاسا
بہت دوس گُرو درشن پائے۔ بھئے موہی ایہیں آشرم آئے

"ایسا ہی ہو"، یہ کہہ کر لکشمی نواس شری رام چندر جی پرسن ہوکر اگست رشی کے پاس چلے تب ستیکشن جی نے کہا۔ کہ گُرو اگست جی کے درشن کئے مجھے بھی بہت سمے گذر گیا ہے۔ جب سے میں اس آشرم میں آیا ہوں۔ تب سے پھر اُن کے پاس نہیں گیا ہوں۔

۲

اب پربھُو سنگ جاؤں گُرو پاہیں۔ تمہہ کہنہ ناتھ نہورا تاہیں
دیکھ کرپا ندھی مُنی چترائی۔ لئے سنگ بہسے دوؤ بھائی

ہے پربھُو! اب میں بھی آپ کے ساتھ گُرو جی کے پاس چلتا ہوں۔ ہے ناتھ! یہ میں آپ پر کوئی احسان نہیں کر رہا ہوں۔ کرپا ندھان شری رام جی نے مُنی کی چترتا دیکھ کر اُنہیں ساتھ لے لیا۔ اور دونوں بھائی شری رام اور لکشمن جی ہنسنے لگے۔

۳

پنتھ کہت نج بھگتی انوپا۔ مُنی آشرم پہنچے سُر بھوپا
ترت ستیکشن گُرو پہیں گئیو۔ کر ڈنڈوت کہت اس بھئیو

راستے میں اپنی لاثانی بھگتی کا ورنن کرتے ہوئے دیوتاؤں کے راجہ شری رام چندر جی اگست مُنی کے آشرم میں پہنچے۔ ستیکشن جلد ہی گُرو کے پاس گئے۔ اور ڈنڈوت پرنام کر کے ایسا کہنے لگے۔

ناتھ کوسلادھیس کمارا۔ آئے ملن جگت آدھارا
رام انج سمیت بیدیہی۔ نس دن دیو جپت ہو جیہی

ہے ناتھ! اودھ پتی شری دشرتھ جی کے راجکمار جگت کے آدھار شری رامچندر جی چھوٹے بھائی لکشمن جی اور سیتا جی سمیت آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ جن کو ہے دیو! آپ رات دن جپا کرتے ہیں۔

۴

سُنت اگست ترت اُٹھ دھائے۔ ہر بلوک لوچن جل چھائے
مُنی پد کمل پرے دوؤ بھائی۔ رشی اتی پریتی لئے اُر لائی

یہ سُنتے ہی اگست رشی جی فوراً اُٹھ دوڑے بھگوان کو دیکھتے ہی اُن کی آنکھوں میں پریم آنسو چھا گئے۔ دونو بھائی مُنی جی کے چرن کملوں پر گر پڑے۔ رشی اگست نے بڑے پریم سے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔

۵

سادر کُشل پوچھ مُنی گیانی۔ آسن بر بیٹھارے آنی
پُنی کر بہو پرکار پربھُو پوجا۔ موہی سم بھاگیہ ونت نہیں دوجا

مُنی اگست جی نے بڑے آدر کے ساتھ اُنکی کُشل پوچھ کر اُن کو سندر آسن پر لا بٹھایا۔ پھر بہت پرکار سے پربھُو شری رام چندر جی کی پوجا کر کے کہا۔ ہے ناتھ! آج میرے سمان سو بھاگیہ وان (خوش نصیب) اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔

۶

جہنہ لاگ رہے اپر مُنی برندا۔ ہرشے سب بلوک سُکھ کندا

اگست آشرم کے ارد گرد جتنے مُنی رہتے تھے۔ وہ سب مُنی گن شری رام چندر جی آنند کند کو دیکھ کر پرسن ہو گئے۔

دوہا

مُنی سموہ مہنہ بیٹھے سنمکھ سب کی اور
سرد اندو تن چتوت مانہوں نکر چکور

منیشوروں کی منڈلی میں شری رام چندر جی سب کی طرف سامنے ہی براجتے ہیں۔ ایسا دھیان پڑتا ہے۔ مانو موسم سرما کے چندرما کے مُکھ کو چکوروں کے جھنڈ دیکھ رہے ہوں۔

چوپائی

تب رگھوبیر کہا مُنی پاہیں۔ تمہ سن پربھُو دراو کچھو ناہیں
تمہ جانہو جیہی کارن آئیوں۔ تاتے تات نہ کہہ سمجھائیوں

تب شری رگھوناتھ جی نے مُنی اگست جی سے کہا۔ کہ ہے پربھُو!

آپ سے کچھ چھپا ہوا نہیں، اس لیئے میں نے آپ سے سمجھا کر کچھ نہیں کہا۔

۲
اَب سو منتر دیہہ پربھو موہی۔ جیہی پرکار ماروں منی دروہی
منی مسکانے سن پربھو بانی۔ پوچھیہو ناتھ موہی کا جانی

ہے پربھو! اَب آپ مجھے ایسی صلاح دیجیئے جس پرکار میں منیوں کے شتر و راکششوں کو ماروں۔ پربھو شری رام چندر جی کی بانی سن کر منی مسکرائے اور بولے۔ ہے ناتھ! مجھ د اس کو کیا سمجھ کر آپ نے یہ پرشن کیا ہے۔

۳
تمہریں بھجن پربھاو اگھاری۔ جانیوں مہما کچھک تمہاری
اُومر ترو بسال تو مایا۔ پھل برہمانڈ انیک نکایا

ہے پاپ ناشک! آپکے بھجن کے پربھاو سے ہی میں آپکی کچھ تھوڑی سی مہما کو جانتا ہوں۔ آپکی مایا گولر کے بڑے بھاری درخت کے سمان ہے۔ انیک برہمانڈوں کے سموہ اس درخت کے پھل ہیں۔

۴
جیو چراچر جنتو سمانا۔ بھیتر بسہیں نہ جانہیں آنا
تے پھل بھچھک کٹھن کرالا۔ تو بھے ڈرت سدا سوؤ کالا

سب چراچر جیو (چر وہ جو چلتے پھرتے ہیں۔ مثلاً پشو۔ پنشی آدی۔ اچر درخت پتھر آدی) اس مایا روپی گولر برکش کے پھل کے اندر رہنے والے چھوٹے چھوٹے کیڑوں کے سمان ہیں جو ان برہمانڈ روپی پھل میں بستے ہیں۔ اور اس چھوٹے سے جگت کے سوا دوسرا کچھ نہیں جانتے۔ اُن برہمانڈ روپی پھلوں کو کھانے والا کٹھن اور بھینکر کال ہے۔ وہ ایسا بلشالی کال بھی آپ سے سدا ڈرتا رہتا ہے۔

۵
تے تمہہ سکل لوک پتی سائیں۔ پوچھیہو موہی منج کی نائیں
یہ بر مانگیوں کرپا نکیت۔ بسہو ہردے شری انج سمیتا

آپ وہ سارے برہمانڈوں کے سوامی ہو کر بھی مجھ سے منش کی طرح پرشن کر رہے ہیں۔ ہے کرپا ندھان! میں آپ سے یہ ور مانگتا ہوں۔ کہ آپ میرے ہردے میں شری سیتا جی اور لکشمن سمیت نواس کیجئے۔

۶
ابرل بھگتی برتی ست سنگا۔ چرن سروروہ پریتی ابھنگا
جدپی برہم اکھنڈ اننتا۔ انو بھوگمیہ بھجہیں جیہی سنتا

اننیہ بھگتی ویراگ، ست سنگ، اور آپ کے چرنوں میں اٹوٹ پریم ان سب کی مجھکو پراپتی ہو۔ یدپی آپ برہم اکھنڈ اور اننت ہیں۔ جو انو بھو سے جانے جاتے ہیں۔ اور جن کو سنت جن بھجتے ہیں۔

۷
اس تو روپ بکھانیوں جانہوں۔ پھر پھر سگن برہم رتی مانیوں
سنتت داسن دیہو بڑائی۔ تاتیں موہی پوچھیہو رگھورائی

یدپی میں آپ کے ایسے روپ کو جانتا ہوں اور اس کا ورنن بھی کرتا ہوں۔ تو بھی لوٹ لوٹ کر میں آپ کے اس سندر سگن روپ میں ہی پریم جانتا ہوں۔ آپ سدا ہی اپنے سیوکوں کو بڑائی دیتے ہیں۔ اسی سے ہے رگھوناتھ جی! آپ نے مجھ سے صلاح پوچھی ہے۔

۸
ہے پربھو پرم منوہر ٹھاؤں۔ پاون پنچ وٹی تیہی ناؤں
ڈنڈک بن پنیت پربھو کرہو۔ اگر ساپ منی بو کر ھرہو

ہے پربھو! پنچ وٹی نام کا ایک پرم منوہر اور پوتر ستھان ہے۔ وہاں آپ نواس کر کے ڈنڈک بن کو پوتر کیجیئے۔ اور سریشٹھ منی گوتم جی کے کٹھور شاپ کو دور کیجیئے (ڈنڈک بن گوتم جی کے شاپ سے سوکھ چکا تھا۔)

باس کرہو تہہ رگھوکل رایا۔ کیجے سکل منہہ پر دایا
چلے رام منی آلیسو پائی۔ ترت ہی پنچ وٹی نیارائی

ہے شری رگھوناتھ جی۔ آپ وہاں نواس کر کے سب منیوں پر دیا کیجیئے۔ منی جی کی آگیا پا کر شری رام چندر جی وہاں سے چل دیئے اور جلدی ہی پنچ وٹی کے نزدیک پہنچ گئے۔

دوہا

گیدھ راج سے بھینٹ بھئی بہو بدھی پریتی بڑھائی
گوداوری نکٹ پربھو رہے پرن گرہہ چھائی

وہاں گیدھ راج جٹایو جی سے ملاقات ہوئی اُس کے ساتھ بہت پریم کا رسے پریم بڑھا کر گوداوری کے نزدیک، پربھو شری رام چندر جی پتّوں کی کٹیا بنا کر رہنے لگے۔

جب تے رام کینہہ تہنہ باسا۔ سُکھی بھئے مُنی بیتی ترا سا
گری بن ندیں تال چھبی چھائے۔ دن دن پرتی اتی ہوئی سُہائے

جب سے شری رام چندر جی نے وہاں رہنا شروع کیا تب سے مُنی بے فکر ہو کر سُکھی ہو گئے۔ پربت، بن، ندی اور تلاب شوبھا سے چھا گئے۔ اور دن پرتی دن اُنکی شوبھا بڑھنے ہی لگی۔

کھگ مرگ برند آنندت رہہیں۔ مدھپ مدھر گنجت چھبی لہہیں
سو بن برنی نہ سک اہی راجا۔ جہاں پرگٹ رگھوبیر براجا

پکشی اور پشوؤں کے جھُنڈ وہاں آنند سے رہنے لگے۔ بھونرے میٹھی میٹھی گنجار کرتے ہوئے شوبھا پانے لگے۔ جہاں شری رگھو ناتھ جی براج رہے ہیں۔ اس بن کی شوبھا کا ورنن شیش ناگ جی بھی نہیں کر سکتے۔

ایک بار پربھو سُکھ آسینا۔ لچھمن بچن کہے چھل ہینا
سُر نر مُنی سچر اچر سائیں۔ میں پوچھؤں نج پربھو کی نائیں

ایک بار بیٹھے شری رام جی سُکھ سے بیٹھے ہوئے تھے اُس وقت لکشمن جی نے اُن سے سرل بچن کہے۔ ہے دیوتاؤں، منشوں اور مُنیوں اور چراچر کے سوامی! میں آپکو اپنا سوامی سمجھ کر آپ سے پوچھتا ہوں۔

موہی سمجھائے کہہو سوئے دیوا۔ سب تج کروں چرن رج سیوا
کہہو گیان براگ اَرو مایا۔ کہہو سو بھگتی کرہو جہیں دایا

ہے دیو! مجھے سمجھا کر وہی اُپدیش کہئے جس سے سب کچھ چھوڑ کر میں آپکی چرن رج کی ہی سیوا کروں۔ گیان ویراگ اور مایا کا پورا پورا ورنن کیجئے۔ اور اس بھگتی کا بھی ورنن کیجئے جس کے کارن آپ بھگتوں پر دیا کرتے ہیں۔

ایشور جیو بھید پربھو سکل کہو سمجھائے
جاتیں ہوئے چرن رتی شوک موہ بھرم جائے

ہے پربھو! جو ایشور اور جیو میں بھید ہے وہ سارا سمجھا کر کہئے۔ جس سے آپکے چرنوں میں داس کا پریم ہو اور ہردے کے شوک موہ اور بھرم کا ناش ہو۔

تھوریہی مہنہ سب کہیوں بھائی۔ سنہو تات متی من چت لائی
میں اَرو مور تور تیں مایا۔ جیہیں بس کینہے جیو نکایا

شری رام جی نے کہا۔ ہے تات! میں مختصر طور پر ہی آپ کو سب سمجھا دیتا ہوں۔ تم من بدھی اور چیت کو ایکاگر کر کے سنو۔ میں اور میرا تُو اور تیرا یہی مایا ہے۔ جس نے جیو سمودائے کو اپنے وش میں کر رکھا ہے۔ یہ سرشٹی دو پرکار کی ہے۔ ایشور سرشٹی اور جیو سرشٹی۔ میں اور میرا تُو اور تیرا، یہ جیو سرشٹی ہے جسے ہی مایا کہتے ہیں۔ یہ جیو سرشٹی ہی دُکھ کا کارن ہے۔ اس کے علاوہ جو سرشٹی ہے اُسے ایشور سرشٹی کہتے ہیں۔ مثلاً پرتھوی، جل، اگنی، وایو، درخت، منش، استری اتیادی سبھی چراچر جگت ایشور کے سنکلپ دوارا رچا گیا ہے۔ اس لئے یہ سب ایشور سرشٹی ہے۔ ایشور سرشٹی میں کوئی دُکھ سُکھ نہیں اور جب ہم ایشور سرشٹی میں اہم بھاو کر لیتے ہیں اور میرے تُو اور تیرے کی کلپنا کر لیتے ہیں تو یہ جیو سرشٹی ہی ہمارے لئے دُکھ کا کارن بن جاتی ہے۔ ایشور سرشٹی سب کے لئے ایک جیسی ہے۔ لیکن جیو سرشٹی ہر ایک جیو کے سنکلپ کے بھید سے الگ الگ ہے۔ مثال کے طور پر ایشور کے سنکلپ سے رچی ہوئی ایک استری ہے سب کو ہی وہ استری رُوپ سے پرتیت ہوتی ہے۔ پرنتو کوئی اس میں پاتر کا اہم بھاو کر کے اسے اپنی ماتا کے رُوپ میں دیکھتا ہے تو دوسرا اسے بہن کے رُوپ میں تیسرا پتنی کے رُوپ میں اتیادی اپنے اپنے سنکلپ کے

بھید سے اُس ایک ہی ایشور رچت سرشٹی میں کئی پرکار کی منو ہتے سرشٹیاں بن گئیں اور اگر وہ استری مرجائے۔ تو جن کا اس استری میں میرے پن کا بھاؤ ہے۔ اُن کو ہی شوک ہوگا۔ دوسروں کو نہیں۔ اس لیئے یہ میرا اور تیرا بھاؤ ہی دُکھ کا مول ہے۔ اور یہی مایا ہے۔

۲

گو گوچر جہنہ لگ من جائی۔ سو سب مایا جانیہو بھائی
تیہی کر بھید سنہو تمہہ سوؤ۔ بدیا اپر ابدیا دوؤ

شبد سپرش رُوپ رس گندھ آدی جہاں تک اندریوں کے وشے ہیں۔ اور جہاں تک من کی دوڑ ہے۔ ہے بھائی۔ اُس سب کو مایا جاننا۔ اس مایا کے بدیا اور اودیا دو بھید ہیں۔ اُن بھیدوں کو بھی سُنو۔

۳

ایک دُشٹ اتیسہ دُکھ رُوپا۔ جا بس جیو پرا بھو کُوپا
ایک رچے جگ گن بس جاکیں۔ پربھو پریرت نہیں نج بل تاکیں

ایک (اودیا۔ جیو سرشٹی) دوشوں سے یکت ہے اور بہت ہی دُکھ رُوپ ہے۔ جس کے موہ میں پڑ کر جیو سنسار رُوپی اندھیرے کوئیں میں پڑا ہوا ہے۔ اور دوسری (ودیا۔ ایشور سنکلپ یا شُدھ مایا) جس کے وش میں گُن ہیں اور جو سارے جگت کی رچنا کرتی ہے۔ وہ پربھو سے ہی پریرت ہوتی ہے۔ اس کا اپنا بل کچھ بھی نہیں۔ ایربھو اُس کے آدھار چیشٹا ہیں اور وہ آدھیہ چیشٹا ہے اور کچھ کرنے میں پربھو کی پریرنا بغیر اسمرتھ ہے۔

۴

گیان مان جہنہ ایکو ناہیں۔ دیکھ برہم سمان سب ماہیں
کہیئے تات سو پرم براگی۔ ترن سم سدھی تین گن تیاگی

گیان وہ ہے جس کا منش میں پرکاش ہونے سے وہ اہنکار سے رہت ہو جاتا ہے۔ اور وہ سب کچھ چراچر جگت میں سمان روپ سے برہم کو سرو ویاپک دیکھتا ہے۔ اس کی درشٹی میں سب کچھ بھسم ہی برہم ہے۔ ہے تات! جس نے سب سدھیوں اور تینوں گنوں کو تنکے کے سمان تیاگ دیا ہے۔ وہ پرش پرم ویراگیہ وان ہے۔

"مان اور اہنکار سے رہت۔ اہنسا، کشما، سرلتا، گرو سیوا، پوترتا، ستھرتا (مستقل مزاجی) اپنے آپ کو قابو میں رکھنا (ضبط) اندریوں کے وشیوں میں ویراگ اہم بھاؤ کا تیاگ جنم موت بڑھاپا اور بیماری ان چاروں میں بار بار دوش دیکھنا، کامنا رہت ہونا پتر استری گھر وغیرہ میں لپت نہ ہونا۔ اور ہانی اور لابھ میں سم چت رہنا بھگوان میں اننیہ یوگ سے اٹوٹ بھگتی و ایکانت ستھان کا سیون لوگوں کی بھیڑ بھاڑ سے پرے رہنا۔ نیتہ آتما میں ستھتی اور تتو گیان ارتھ کا وچار کرنا۔ یہ سب گیان ہے۔ (گیتا ادھیائے ۱۳ شلوک ۷ سے ۱۱)

دوہا

مایا ایس نہ آپ کہوں جان کہیئے سو جیو
بندھ موکش پرد سرب پر مایا پریرک سیو

جو مایا کو۔ ایشور کو اور نہ اپنے پارتھک سروپ کو جانتا ہے اُسے جیو کہنا چاہیئے۔ جو جیو کے اپنے اپنے کرم انوسار بندھن اور موکش کو دینے والا۔ سب سے پرے اور مایا کا پریرک ہے۔ وہ ایشور ہے۔

چوپائی ۱

دھرم تیں برتی جوگ تیں گیانا۔ گیان موکش پد بید بکھانا
جاتیں بیگ دروؤں تیں بھائی۔ سو مم بھگتی بھگت سکھدائی

دھرم میں رُچی ہونے سے ویراگ ہوتا ہے اور یوگ (دھات شم دم نیم آسن آدی اشٹانگ یوگ یا نشکام کی آشا چھوڑ کر بھگوت ارتھ کرم کرنا روپی کرم یوگ) سے گیان ہوتا ہے۔ یہ گیان ہی مکتی دینے والا ہے۔ (بندھ اگیان جنیہ ہے اس لیئے اس کی نورتی گیان سے ہو سکتی ہے۔ اور کسی اُپائے سے نہیں۔ اور ہے بھائی! جس سے میں اس جیو پر جلدی ہی پرسن ہو جاتا ہوں۔ وہ میری بھگتی ہے جو بھگتوں کو سکھدائک ہے۔

سو سُتنتر اولمب نہ آنا۔ تیہی آدھین گیان بگیانا
بھگتی تات انوپم سُکھ مُولا۔ ملے جو سنت ہوئیں انوکولا

وہ بھگتی بالکل سوتنتر ہے۔ وہ اپنی سدھی کے لیئے گیان د

وگیان آدمی کسی دوسرے سادھن کے سہارے کی ضرورت نہیں رکھتی اور گیان اور وگیان تو اُس بھگتی کے آدھین ہیں۔ ہے تات! بھگتی انوپم (جو اپنی مثال آپ ہے) اور سُکھ کی مُول ہے۔ اور وہ تبھی ملتی ہے جب جیو پر کسی سنت مہاتما کی کرپا ہوتی ہے۔

۳

بھگتی کے سادھن کہوں بکھانی۔ سُگم پنتھ موہی پاوہیں پرانی
پرتھم ہی بپر چرن اتی پریتی۔ نج نج کرم نرت شرتی ریتی

اب میں بھگتی کے سادھنوں کا ورنن کرتا ہوں بھگتی مارگ سب سے آسان مارگ ہے۔ جس سے جیو مجھکو آسانی سے ہی پراپت کر لیتے ہیں۔ پہلے تو ویدوان برہمنوں کے چرنوں میں بہت ہی پریتی ہو۔ اور وید ریتی کے انوسار اپنے اپنے ورن آشرم دھرم کا پالن کرتا رہے۔

۴

ایہی کر پھل پُنی بشے براگا۔ تب مم دھرم اپج انُوراگا
شروَن آدک نوَ بھگتی درڑھاہیں۔ مم لیلا رتی اتی من ماہیں

اس کا پھل پھر وشے بھوگوں سے ویراگ ہوگا۔ ویراگ ہونے پر میرے دھرم میں پریتی بڑھ جائے گی۔ تب شروَن آدی نو پرکار کی بھگتی درڑھ ہوگی۔ اور من میں میری لیلاؤں کے پرتی بہت پریم ہوگا۔ (شروَن۔ کیرتن۔ وشنو سمرن۔ چرنوں کی پوجا۔ ارچن۔ بندن۔ داس بھاؤ۔ میتری بھاو۔ آتم نویدن۔ یہ نو پرکار کی بھگتی شریمد بھاگوت میں کہی گئی ہے۔

۵

سنت چرن پنکج اتی پریما۔ من کرم بچن بھجن درڑھ نیما
گرو پتو ماتو بندھو پتی دیوا۔ سب موہی کہہ جانے درڑھ سیوا

سنتوں کے چرن کملوں میں جس کی بہت ہی پریتی ہو اور من بچن کرم سے درڑھ نیم پوروک بھجن کرتا ہو۔ اور جو مجھکو ہی گرو پتا ماتا بھائی سوامی اور دیوتا سب کچھ جان کر سیوا میں درڑھتا سے لگا رہے۔

۶

مم گن گاوت پُلک سریرا۔ گدگد گرا نین بہہ نیرا
کام آدی مد دمبھ نہ جاکیں۔ تات نرنتر بس میں تاکیں

میرے گن گاتے وقت جن کے شریر میں رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بانی گدگد ہو جاتی ہے۔ نیتروں سے آنسوؤں کی دھار بہ نکلتی ہے۔ اور کام اہنکار اور پاکھنڈ آدی دوش جن میں نہیں ہیں۔ ہے بھائی میں ایسے بھگتوں کے سدا وش میں رہتا ہوں۔

دوہا

بچن کرم من مورگتی بھجن کرہیں نہ کام
تنہ کے ہردے کمل مہہ کرؤں سدا بشرام

جو کرم وچن اور من سے ایک ماتر میرے پرائن ہو چکے ہیں۔ اور جو نشکام بھاو سے میرا بھجن کرتے ہیں۔ اُن کے ہردے کمل میں میں سدا نواس کیا کرتا ہوں۔

چوپائی

بھگتی یوگ سن اتی سکھ پاوا۔ لچھمن پربھو چرنہہ سرو ناوا
ایہی بدھی گئے کچھک دن بیتی۔ کہت براگ گیان گن نیتی

اس بھگتی یوگ کو سن کر لکشمن جی بہت سُکھی ہوئے! اور انہوں نے پربھو شری رام چندر جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ اس پرکار ویراگ گیان گن اور نیتی کہتے ہوئے کچھ دن بیت گئے۔

سُوپ نکھا راون کے بہنی۔ دشٹ ہردے دارُن جس اہنی
پنچ وٹی سو گئی اک بارا۔ دیکھ بکل بھئی جگل کُمارا

شروپ نکھا نامی راون کی ایک بہن تھی۔ وہ ناگن کے سمان ڈراونی اور دشٹ سبھاؤ کی تھی۔ وہ ایک دفعہ پنچ وٹی میں گئی اور دونوں راجکماروں کو دیکھکر کام اندھ ہوکر ویاکل ہو گئی۔

۳

بھراتا پتا پتر اُرگاری۔ پرش منوہر نرکھت ناری
ہوئے بکل سک من ہی نہ روکی۔ جمے رَبی منی دروَ ربی ہی بلوکی

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں! ہے گرڑ جی! بھراتا، پتا اور پُتر کے سمان ہی پرش چاہے کیوں نہ ہو۔ کام اندھ استری ایسے منوہر پرش کو دیکھکر بھی کام سے ویاکل ہو جاتی ہے اور من کو نہیں روک سکتی۔ جیسے سوریہ کانت منی سوریہ کو دیکھ کر پگھل جاتی ہے۔

۴

رُچرُ روُپ دھر پربھو پہیں جائی۔ بولی بچن بہت مُسکائی

تمہہ سم پُرش نہ موسم ناری۔ یہ سنجوگ بدھی رچا بچاری

وہ سندر روُپ دھر کر پربھو شری رام جی کے پاس آئی اور بہت مسکرا کر یہ بچن بولی۔ تمہارے سمان تو کوئی سندر پُرش نہیں اور میرے سمان کوئی سندری نہیں۔ بدھاتا نے خوب سوچ سمجھ کر میری اور تمہاری جوڑی بنائی ہے۔

مم انُوروُپ پُرش جگ ماہیں۔ دیکھیوں کھوج لوک تہوُ ناہیں

تاتیں اب لگ رہیوں کُماری۔ من مانا کچھ تمہیں نہاری

میں نے تینوں لوکوں میں کھوج کر دیکھ لیا ہے میرے یوگ وہ جگت بھر میں نہیں ہے۔ اس کارن وش میں ابتک کنواری ہی ہوں۔ اب تم کو دیکھ کر کچھ میرا من مانا ہے۔

سیتہہ چتے کہی پربھو باتا۔ اہے کنوار مور لگھو بھراتا

گئی لچھمن رپو بھگنی جانی۔ پربھو بلوک بولے مرد و بانی

سیتا جی کی طرف دیکھ کر پربھو شری رام جی نے سروُپ نکھا سے یہ بات کہی۔ کہ میرا چھوٹا بھائی کنوارا ہے۔ تب وہ لکشمن جی کے پاس گئی۔ لکشمن جی نے اسے شترو کی بہن سمجھ کر اور پربھو کی طرف دیکھ کر کومل بچن کہے۔

سُندری سنو میں اُنہہ کر داسا۔ پرآدھین نہیں تور سُپاسا

پربھو سمرتھ کوسل پُر راجا۔ جو کچھ کرہیں اُنہہ سب چھاجا

ہے سُندری! سنو۔ میں تو اُن کا سیوک ہوں مجھ پرآدھین کے پاس رہنے سے تجھے کچھ آرام نہ ملے گا۔ وہ پربھو اودھ پُری کے راجہ ہیں۔ اور سوتنتر اور سمرتھ ہیں۔ وہ جو کچھ بھی کریں۔ اُن کے لئے سب جائز ہے۔

سیوک سُکھ چہہ مان بھکھاری۔ بیسنی دھن شُبھ گتی بھچاری

لوبھی جس چہہ چار گُمانی۔ نبھ دُہی دودھ چہت اے پرانی

سیوک سُکھ چاہے۔ بھکاری عزت بیسنی پُرش دھن چاہے

اور بھچاری (زناکار) شُبھ گتی چاہے۔ لوبھی یش چاہے۔ اور ابھیمانی پُرش چاروں پھل دھرم ارتھ کام موکش چاہے۔ تو یہ سب پرانی آکاش کو دُہ کر دودھ لینا چاہتے ہیں۔ (ارتھات ناممکن بات کو ممکن کرنا چاہتے ہیں)

9

پُنی پھر رام نکٹ سو آئی۔ پربھو لچھمن پہیں بہوری پٹھائی

لچھمن کہا توہی سو برئی۔ جو ترن تور لاج پریہری ئی

وہ لوٹ کر پھر شری رام جی کے پاس آئی۔ پربھو شری رام چندر جی نے اُسے پھر لکشمن جی کے پاس بھیجدیا۔ لکشمن جی نے کہا۔ کہ تمہیں وہی آدمی ور دیگا۔ جو اپنی لاج (شرم و حیا) کو تنکے کی طرح تیاگ دے گا (ارتھات تمہیں کوئی بہت ہی بے شرم بیاہ سکیگا۔

10

تب کھسیانی رام پہیں گئی۔ روُپ بھینکر پرگٹت بھئی

سیتہے سبھے دیکھ رگھو رائی۔ کہا انج سن سین بجھائی

تب وہ کھسیانی ہوکر شری رامچندر جی کے پاس آئی۔ آتے ہی اُس نے بھینکر روُپ پرگٹ کیا۔ سیتا جی کو سہمی ہوئی دیکھکر شری رگھو ناتھ جی نے لکشمن جی کو اشارہ کرکے سمجھا دیا۔

دوہا

لچھمن اتی لاگھو سو ناک کان بنو کینہی!

تاکے کر راون کہنہ منو چنوتی دینہی!!

لچھمن جی نے بہت ہی پھرتی سے اس کے ناک اور کان کاٹ کر الگ کر دیئے۔ انو سوروُپ نکھا کے ہاتھوں (کے ذریعہ) راون کو چنوتی (تنبیہ، وارننگ) بھیج دی ہو۔

چوپائی

ناک کان بن بھئی بکارارا۔ جنو سنرو سیل گیرو کے دھارا

کھر دوشن پہیں گئی بلپاتا۔ دھگ دھگ تو پورش بل بھراتا

ناک اور کان کے بغیر وہ بڑی بھیانک شکل کی ہو گئی۔ اسی کے ٹکڑے سے خون اس پرکار بہنے لگا۔ جیسے کالے پربت پر سے لال گیرو کی دھارا بہہ رہی ہو۔ وہ چیختی چلاتی کھر اور دوشن (اپنے بھائیوں) کے پاس گئی۔ اور بولی! ہے بھائیو! لعنت ہے تمہارے بل اور پرشارتھ کو۔

تیہیں پوچھا سب کہیسی بُجھائی ۔ جات دُھان مُن سین بنائیُ ۲
دھائے انسچر نکر بروُتھا ۔ جنو سُیٹھ کجّل گری جو تھا

اُن کے پوچھنے پر اُس نے سارا حال کہہ سُنایا سب کچھ سُن کر راکششوں نے فوج تیار کی راکششوں کے گروہ کے گروہ چڑھ دوڑے مانو پنکھ والے کاجل کے پہاڑوں کے سلسلے دوڑے ہوئے آ رہے ہیں ۔

نانا باہن نانا آکارا ۔ نانا یُدھ دھر گھور اپارا ۳
سُوپ نکھا آگیں کر لینہی ۔ اسُبھ رُوپ شرُتی ناسا ہینی

راکشش طرح طرح کی سواریوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔ اور بہت طرح کی شکلوں کے ہیں۔ گنتی میں بے شمار ہیں۔ اور بے شمار بھیانک ہتھیار لگائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ناک اور کان کٹی بدشکل منحوس سوروپ نکھا کو آگے کر لیا۔

اسگُن امت ہوہیں بھے کاری ۔ گنہیں نہ مرتیو بِبس سب جھاری ۴
گرجہیں ترجہیں گگن اُڑاہیں ۔ دیکھ کٹک بھٹ اتی ہرشاہیں

بے شمار بھیانک اشگن ہو رہے ہیں۔ پرنتو موت کے بس ہوئے وہ سب کے سب اُن اشگنوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔ وہ گرجتے ہیں۔ للکارتے ہیں۔ اور آکاش میں اُڑتے ہیں۔ اپنی بڑی سینا کو دیکھ کر یودھا لوگ بڑے خوش ہوتے ہیں۔

کوؤکہہ جیئت دھرہو دوؤ بھائی ۔ دھوار ہو تیہو چھڑائی ۵
دھوُر پُور نبھ منڈل رہا ۔ رام بُلائے انج سُن کہا

کوئی کہتا ہے دونوں بھائیوں کو زندہ باندھ لو۔ ان کی استری کو چھین کر انہیں مار ڈالو۔ آکاش منڈل گرد و غبار سے چھا گیا۔ تب شری رام چندر جی نے لکشمن جی کو بُلا کر اُن سے کہا۔

لے جانکی جاہو گری کندر ۔ آوا نسچر کٹک بھینکر ۶
رہیہو سجگ سُن پربھو کے بانی ۔ چلے سہت شری سر دھنو پانی

تم جانکی جی کو لے کر کسی پربت کی غار میں چلے جاؤ۔ راکششوں کی بھینکر فوج آ رہی ہے خوب ہوشیار رہنا۔ پربھو شری رامچندر جی کے بچن سن کر لکشمن جی ہاتھ میں دھنش بان لئے شری سیتا جی سہت چلے۔

دیکھ رام رِپو دل چل آوا ۔ بہسی کٹھن کوڈنڈ چڑھاوا ۷

شری رام جی نے دشمنوں کی فوج کو چلے آتے ہوئے دیکھ کر ہنس کر کٹھن دھنش کو چڑھایا۔

چھند

کوڈنڈ کٹھن چڑھائے سر جٹ جُوٹ باندھت سوہ کیوں
مرکت سیل پر لرت دامنی کوٹی سوں جُگ بھجگ جیوں
کٹی کس نشنگ بسال بھج گہی چاپ بسکھ سدھار کے
چتوت منہوں مرگ راج پربھو گج راج گھٹا نہار کے

کٹھن دھنش کو چڑھا کر سر پر جٹاؤں کا جوڑا باندھتے ہوئے شری رام چندر جی کیسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو نیل منی کے پربت پر چمکتی ہوئی کروڑوں بجلیوں سے دو سانپ لڑ رہے ہوں۔ کمر میں ترکش کس کر لمبے بازوؤں میں دھنش لے کر اور بان کو سدھار کر پربھو شری رامچندر جی راکششوں کی طرف ایسے دیکھ رہے ہیں۔ مانو شیر متوالے ہاتھیوں کے آتے ہوئے جھنڈ کو دیکھ رہا ہو۔

سورٹھا

آئے گئے بگ میل دھرہو دھرہو دھاوت سبھٹ
جتھا بلوک اکیل بال روی ہی گھیرت دنج

"پکڑو پکڑو" کا شور مچاتے ہوئے راکشش یودھا بے لگام ہو کر دوڑتے ہوئے آ گئے۔ انہوں نے پربھو شری رام چندر جی کو چاروں طرف سے گھیر لیا جیسے نکلتے ہوئے سورج کو اکیلا دیکھ کر مندیہہ نامی دیتیہ گھیر لیتے ہیں۔

چوپائی

پربھو بلوک سر سکہیں نہ ڈاری ۔ تھکت بھئی رجنی چر دھاری
سچو بول بولے کھر دوشن ۔ یہ کوؤ نرپ بالک نر بھوشن

دو نیہ منگل مورت شری رام جی کو دیکھ کر راکشسوں یودھا اُن پر تیر نہ چھوڑ سکے۔ وہ سب ٹکٹکی لگا کے۔ سکتہ کی حالت میں کھڑے اُنہیں دیکھنے لگے منتریوں کو بُلا کر کھر اور دوشن نے کہا۔ یہ راجکمار تو منشوں کا شرنگار ہیں۔

ناگ اسُر سُر نر مُنی جیتے۔ دیکھے جیتے ہتے ہم کیتے
ہم بھر جنم سُنہو سب بھائی۔ دیکھی نہیں اسی سُندرتائی

جتنے بھی ناگ دانشر دیوتا منش اور منی ہیں۔ اُن میں سے ہم بے شمار دیکھے جیتے اور مار ڈالے ہیں۔ پر ہے سب بھائیو! سُنو ہم نے جنم بھر میں ایسی خوبصورتی کہیں نہیں دیکھی۔

جدپی بھگنی کینھی کروپا۔ بدھ لایک نہیں پُرش انوپا
دیہو ترت نج ناری دُرائی۔ جیّت بھون جاہو دوؤ بھائی

اگرچہ انہوں نے ہماری بہن کو بدشکل کر دیا ہے تو بھی یہ رُوپ زان لاثانی پُرش مار ڈالنے کے قابل نہیں۔ یہ اپنی چھپائی ہوئی پتنی کو ہمیں دے دیں اور دونوں بھائی جیتے جی گھر لوٹ جاویں۔

مور کہا تمہ تاہی سُناوہو۔ تاسو بچن سُن آتر آوہو
دوتنہہ کہا رام سن جائی۔ سُنت رام بولے مُسکائی

میرا یہ کہنا تم لوگ انہیں جا کر سُنا دو۔ اور اس کا جواب سُن کر جلد میرے پاس چلے آؤ۔ دوتوں نے جا کر شری رام چندر جی کو اُن کا پیغام سُنایا۔ اُسے سُن کر شری رام چندر جی مسکرا کر بولے۔

ہم چھتری مرگیا بن کرہیں۔ تم سے کھل مرگ کھوجت پھرہیں
رپو بلونت دیکھ نہیں ڈرہیں۔ ایک بار کال ہُو سن لرہیں

ہم کھشتری ہیں۔ بن میں شکار کھیلنے آئے ہیں۔ اور تمہارے جیسے دُشٹ پشوؤں کو ہم کھوجتے پھرتے ہیں۔ ہم طاقتور دُشمن کو دیکھ کر ڈرتے نہیں۔ ایک بار تو ہم کال کا بھی سامنا کر سکتے ہیں۔

جدپی منُج دنج کُل گھالک۔ مُنی پالک کھل سالک بالک
جوں نہ ہوئے بل گھر پھر جاہو۔ سمر بمکھ میں ہنہوں نہ کاہو

اگرچہ ہم منش ہیں۔ لیکن دیتیوں کے کُل کا ناش کرنے والے ہیں۔ اور منیوں کی رکھشا کرنے والے ہیں۔ ہم ہیں تو بالک۔ لیکن دشٹوں کو ڈنڈ دینے والے بالک ہیں۔ اگر تم میں شکتی نہیں تو گھر کو واپس لوٹ جاؤ۔ لڑائی سے بھاگے ہوئے کو میں کبھی نہیں مارتا ہوں۔

رن چڑھ کریئے کپٹ چترائی۔ رپو پر کرپا پرم کدرائی
دوتنہہ جائے ترت سب کہیو۔ سُنی کھر دوشن اُر اتی دہیو

رن میں چڑھ کر کپٹ چترائی کرنا اور دشمن پر دیا دکھانا (ترس کھانا) تو بڑی بھاری بُزدلی ہے۔ دوتوں نے لوٹ کر ترت سب باتیں کھر اور دوشن کو کہہ سنائیں۔ جسے سن کر اُن کی چھاتی جل اُٹھی۔

چھند

اُر دہیو کہیو کہ دھرہو دھائے بکٹ بھٹ رجنی چرا
سر چاپ تومر شکتی سُول کرپان پرگھ پرسو دھرا
پربھو کینہہ دھنش ٹکور پرتھم کٹھور گھور بھیاوہا
بھئے بدھر بیاکُل جاتو دھان نہ گیان تیہی اوسر رہا

کھر دوشن کا ہردہ جل اُٹھا۔ تب انہوں نے للکار کر کہا کہ پکڑ لو۔ بھیانک راکشس یودھا۔ بان، دھنش۔ تومر، شکتی، شُول تلوار پرگھ اور پھرسا دھارن کئے ہوئے دوڑ پڑے۔ پربھو رام جی نے پہلے دھنش کا بڑا کٹھور و گھور اور ڈراؤنا ٹنکار کیا۔ جسے سن کر راکشس لوگ بہرے ہوگئے ویاکلتا کے کارن اُنہیں کچھ بھی ہوش نہ رہا۔

دوہا

ساودھان ہوئے دھائے جان سبل آراتی
لاگے برشن رام پر استر ششتر بہو بھانت

پھر وہ شترو کو مہا بلوان جان کر ساودھان ہو کر دوڑے اور انیک پرکار کے استر ششتر شری رام چندر جی پر برسانے لگے۔

تنہہ کے آیدھ تِل سم کر کاٹے رگھوویر
تان سراسن شرون لگ پُنی چھاڑے نج تیر

اُنکے ہتھیاروں کو شری رگھو بیر جی نے تل کے سمان ٹکڑے ٹکڑے کر کے کاٹ ڈالا۔ پھر دھنش کو کان تک تان کر اپنے تیر چھوڑے۔

چھند

تب چلے بان کرال۔ پھنکرت جنو بہو بیال
کوپیئو سمر شری رام۔ چلے بسکھ نسِت نکام

تب بھیانک بان ایسے چلے مانو پھنکارتے ہوئے بہت سے سرپ جا رہے ہوں۔ یدھ میں شری رام چندر جی بہت کرودھ میں ہو گئے۔ اور اُن کے دھنش سے بہت ہی زہریلے بان نکلے۔

۲
اولوک کھر ترہ تیر۔ مُر چلے نسچر بیر
بھئے کرودھ تینو بھائی۔ جو بھاگ رن تے جائی

بھگوان کے تیز بانوں کو دیکھ کر راکشس ویر پیٹھ دکھا کر بھاگنے لگے۔ تب کھر اور دوشن اور تریشرا تینوں بھائی غصے ہو کر جوش سے بولے۔ کہ جو ویر پیٹھ دکھا کر بھاگے گا۔

۳
تیہی بدھب ہم نج پانی۔ پھرے مرن من مہُ ٹھانی
آیُدھ انیک پرکار۔ سنمکھ تے کرہیں پرہار

اُس کو ہم اپنے ہاتھوں سے قتل کریں گے۔ تب من میں مرنا ٹھان کر راکشس لوٹ پڑے۔ اور سامنے ہو کر انیک پرکار کے ہتھیاروں سے شری رام جی پر وار کرنے لگے۔

۴
رپُو پرم کوپے جانی۔ پربھو دھنش سر سندھانی
چھانڑے بپل ناراچ۔ لگے کٹن بکٹ پساچ

شتروں کو کرودھ سے لال پیلا جان پربھو شری رامچندر جی نے دھنش پر بان چڑھا کر بہت سے لوہے کے بان چھوڑے جن سے بھیانک راکشس کٹ کٹ کر گرنے لگے۔

۵
اُر سیس بھج کر چرن۔ جہنہ تہنہ لگے مہی پرن
چکرت لاگت بان۔ دھر پرت کُدھر سمان

اُن کی چھاتی، سر، بھجا، ہاتھ اور پاؤں اِدھر اُدھر پرتھوی پر گرنے لگے۔ بان لگتے ہی وہ ہاتھی کی طرح چنگھاڑتے ہیں۔ پہاڑ کے سمان بھاری دھڑ اُن کے کٹ کٹ کر گر رہے ہیں۔

۶
بھٹ کٹت تن ست کھنڈ۔ پنی اُٹھت کر پاکھنڈ
نبھ اُڑت بہو بھج منڈ۔ بنُو مولِ دھاوت رُنڈ

راکشس ویروں کے شریروں کے کٹ کٹ کر سینکڑوں ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ پھر مایا کر کے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ آکاش میں بہت سی بھجائیں اور کٹے ہوئے سر اُڑ رہے ہیں! اور بغیر سر کے دھڑ دوڑ رہے ہیں۔

۷
کھگ کنک کاک سرگال۔ کٹ کٹہیں کٹھن کرال

چیل اور کوّے آدی پنچھی اور گیدڑ کٹھن اور بھینکر کٹ کٹ شبد کر رہے ہیں۔

چھند

کٹ کٹہیں جمبک بھوت پریت پساچ کھرپر سنچہیں
بیتال بیر کپال تال بجائے جوگنی نچہیں
رگھو بیر بان پرچنڈ کھنڈہیں بھٹنہہ کے اُر بھج سرا
جہنہ تہنہ پرہیں اُٹھ لرہیں دھر دھرو کرہیں بھے کر گرا

گیدڑ کھٹ کٹاتے ہیں۔ بھوت پریت اور چنڈال کھوپریاں بھر رہے ہیں۔ ویر بیتال ویروں کی کھوپریاں پر تال بجا رہے ہیں اور گنیاں ناچ رہی ہیں۔ شری رگھو بیر جی کے پرچنڈ بان یودھاؤں کی چھاتیوں بھجاؤں اور سروں کے ٹکڑے کر ڈالتے ہیں۔ اُن کے دھڑ اِدھر اُدھر گر کر پھر اُٹھتے اور لڑتے ہیں۔ اور "پکڑ لو پکڑ لو" کا بھینکر شبد کرتے ہیں۔

چھند

انتاوریں گہہ اُڑت گیدھ پساچ کر گہہ دھاوہیں
سنگرام پُر باسی منہوں بہو بال گُڈی اُڑاوہیں
مارے پچھارے اُر بدارے بپل بھٹ کہنرت پرے

اولوک رنج دل بکل بھٹ تیسر آدی کھر دوشن بھرے

راکشس ویروں کی انتڑیوں کو گیدھ لے کر اُڑتے ہیں اور اُن کے دوسرے سرے کو پکڑ کر پشاچ دوڑتے ہیں۔ مانو سنگرام روپی نگر کے رہنے والے بہت سے بالک پتنگ اُڑا رہے ہوں۔ بہت سے یودھا مارے گئے ہیں۔ اور بہت سے پچھاڑے گئے۔ بہت سے یودھا چھاتی میں کھائے ہوئے زخم کی پیڑا کے کارن دھرتی پر پڑے کراہ رہے ہیں۔ اپنے دل کو ویاکل دیکھ کر تریسرا کھر اور دوشن آدی یودھا شری رام جی کی طرف مُڑے

چھند

سکتی تومر پرشو شول کرپان ایک ہی بار ہیں
کر کوپ شری رگھوبیر پر اگنت نشاچر ڈار ہیں
پربھو نمش مہہ رپو سر نوارئ بچار نارے سایکا
دس دس بسیکھ اُر ماجھ مارے سکل نسچر نایکا

بان، شکتی، تومر، پھرسا، شول اور تلوار لے کر بہت سے راکشس غصے سے لال پیلے ہوئے جوش سے اکٹھے ہی شری رام جی پر وار کرنے لگے۔ پربھو نے چھن بھر میں شتروؤں کے بان کاٹ کر اور للکار کر اُن پر اپنے بان چھوڑے سب راکشس سینا پتیوں کے سینے میں پربھو شری رام چندر جی نے دس دس بان مارے۔

چھند

مہی پرت اُٹھ بھٹ بھرت مرت نہ کرت مایا اتی گھنی
سُر ڈرت چودہ سہس پریت بلوک ایک اودھ دھنی
سُر مُنی سبھے پربھو دیکھ مایا ناتھ اتی کوتاک کر یو
دیکھہیں پرسپر رام کر سنگرام رپو دل لر مریو

یودھا پرتھوی پر گر پڑتے ہیں۔ پھر اُٹھ کر لڑتے ہیں۔ مرتے نہیں۔ بہت پرکار کی وچتر مایا کرتے ہیں۔ دیوتا لوگ یہ دیکھ کر کہ راکشس چودہ ہزار ہیں۔ اور شری اودھ پتی اکیلے ہیں۔ پربھو

شری رام چندر جی نے دیوتاؤں اور منیوں کو بھے بھیت دیکھا۔ پھر مایا پتی پربھو نے ایک وچتر لیلا رچی۔ جس کے پربھاؤ سے راکشسوں کی سینا ایک دوسرے کو رام روپ دیکھنے لگی۔ اور آپس میں یدھ کر کے کٹ کٹ مر گئی۔

دوہا

رام رام کہہ تن تجہیں پاوہیں پد نربان
کر اُپائے رپو مارے چھن مہہ کرپا ندھان

سب راکشس ایک دوسرے کو رام رام پکار کر مارتے ہیں۔ (ارتھات یہ رام ہے۔ اسے مارو۔ اس پرکار) اور مرتے ہیں۔ اس لئے نروان پد کو پراپت ہوتے ہیں۔ کرپا ندھان شری رام جی نے یہ وچتر لیلا کر کے راکشسوں کی فوج کو چھن بھر میں مار ڈالا۔

دوہا

ہرشت برکھہیں سُمن سُر باجہیں گگن نسان
استتی کر کر سب چلے سوبھت بِبِدھ بمان

دیوتا پرسن ہو کر پھول برساتے ہیں۔ آکاش میں نقارے بج رہے ہیں۔ پھر وہ سب استتی کر کے انیک پرکار کے بمانوں پر سج دھج کر چلے گئے۔

چوپائی

جب رگھوناتھ سمر رپو جیتے۔ سُر نر مُنی سب کے بھے بیتے
تب لچھمن سیتا لے آئے۔ پربھو پد پرت ہرش اُر لائے

شری رگھوناتھ جی کے یدھ میں شتروؤں کو جیت لینے پر دیوتا منش اور منی سب کے بھے دور ہو گئے۔ تب لکشمن جی سیتا جی کو لے آئے۔ اُن کو اپنے پاؤں پر پڑتے دیکھ پربھو شری رام چندر جی نے پرسن ہو کر اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔

سیتا چتو سیام مردو گاتا۔ پرم پریم لوچن نہ اگھاتا
پنچ وٹیں بسیں شری رگھوناتھ۔ کرت چرت سُر مُنی سکھدائک

شری رام جی کے شیام کومل شریر کو پرم پریم کے ساتھ سیتا جی دیکھ رہی ہیں۔ دیکھتے دیکھتے اُن کے نیتر سنتشٹ ہی نہیں ہوتے اس پرکار پنچ وٹی میں رہ کر شری رگھوناتھ جی دیوتاؤں اور

۴۲
ڈھواں دیکھ کھر دوشن کیرا ۔ جائی سوپ نکھا تب راون پریرا
بولی بچن کرودھ کر بھاری ۔ دیس کوس کے سُرتی بساری

کھر دوشن کو بھسم ہوئے دیکھکر سوروپ نکھا نے جاکر راون کو مشتعل کیا۔ وہ بہت غصے ہوکر راون کو کہنے لگی کہ تو نے تو دیش اور خزانے کی سدھ بھلادی ہے۔

۴۔۵۔۶

کرسی پان سووسی دن راتی ۔ سدھ نہیں تو سر پہ آراتی
راج نیتی بنو دھن بنو دھرما ۔ ہر ہی سمر پے بنو ستکرما
بدیا بنو بیبک اُپجائیں ۔ شرم پھل پڑھیں کئیں اُرو پائیں
سنگ تیں جتی کمنتر تے راجہ ۔ مان تیں گیان پان تیں لاجا
پریتی پرنیہ بنو مد تے گنی ۔ ناسہیں بیگ نیتی اس سُنی

شراب پی کر مست ہوا دن رات پڑا سویا رہتا ہے۔ تجھے سدھ ہی نہیں کہ دشمن تیرے سر پر آکھڑا ہے۔ نیتی کے بنا راج دھرم کے بغیر دھن پراپت کرلینے سے، بھگوان کو ارپن کئے بغیر سب شبھ کرم اور وویک حاصل کئے بنا ودیا پڑھنے سے انت میں بغیر تھکاوٹ (مایوسی) کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ وشیوں کے سنگ سے سنیاسی و بُری صلاح سے راجہ، مان سے گیان، شراب پینے سے شرم نمرتا کے بنا پریتی اور ابھیمان سے گُن وان جلد ہی نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ایسی نیتی میں نے سُنی ہے۔

سورٹھا
رپو رُج پاوک پر بھو اہی گنئے نہ چھوٹ کر
اس کہہ بپدھ بلاپ کر لاگی رودن کرن

دشمن، روگ، اگنی، پاپ، سوامی اور سانپ کو کبھی چھوٹا نہ سمجھنا چاہئے۔ ایسا کہہ کر سوروپ نکھا بہت پرکار سے ولاپ کر کے رونے لگی۔

دوہا
سبھا مادھ پر بیاکل بہو پرکار کہہ روئی
تو ہی جیئت دس کندھر موری کہ اس گتی ہوئی

سبھا کے بیچ وہ ویاکل ہوکر اور بڑے زور سے گر پڑی اور رو رو کر کہنے لگی۔ کہ اے دس کندھر! تیرے جیتے جی کیا میری ایسی دشا ہونی چاہئے۔

چوپائی
سُنت سبھاسد اُٹھے اکلائی ۔ سمجھائی گہہ بانہہ اُٹھائی
کہہ لنکیس کہسی نج باتا ۔ کنہہ تو ناسا کان نپاتا

سوروپ نکھا کے بچن سنتے ہی سبھاسد ویاکل ہوکر اُٹھے انہوں نے کھینچ پکڑ کر سوروپ نکھا کو اُٹھا کر اُسے سمجھایا۔ لنکا پتی راون نے کہا کہ اپنی بات تو بتا۔ کہ تیرے ناک اور کان کس نے کاٹ ڈالے۔

۲
اودھ نرپتی دشرتھ کے جائے ۔ پرش سنگھ بن کھیلن آئے
سمجھ پری موہی اُنہہ کے کرنی ۔ رہت نسا چر کریہیں دھرنی

وہ بولی۔ اودھ کے راجہ دشرتھ کے پتر ہیں۔ جو پرشوں میں شیر ہیں بن میں شکار کھیلنے آئے ہیں۔ مجھے تو اُن کی کرتوت کو دیکھکر ایسے سمجھ پڑتی ہے۔ کہ وہ پرتھوی کو راکشسوں سے خالی کردیں گے

۳
جن کہہ بھج بل پائے دسانن ۔ ابھے بھئے بچرت منی کانن
دیکھت بالک کال سمانا ۔ پرم دھیر دھنوی گُن نانا

ہے دش مکھ! جن کی بھجاؤں کا بل پاکر منی لوگ بن میں نربھے ہوکر وچرنے (گھومنے) لگے ہیں۔ وہ دیکھنے میں تو بالک نظر آتے ہیں۔ پر ہیں کال کے سمان۔ وہ پرم دھیرج وان چتر اور انیک گُنوں سے یُکت ہیں۔

۴
اتلت بل پرتاپ دوؤ بھراتا ۔ کھل بدھ رت سُر مُنی سُکھداتا
شوبھا دھام رام اُس ناما ۔ تنہہ کے سنگ ناری اک سیاما

دونوں بھائیوں کا بل اور پرتاپ لاثانی ہے وہ راکشسوں کا بدھ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور منیوں کو سُکھ دینے والے ہیں۔ وہ شوبھا کے گھر ہیں۔ اُن کا نام رام ہے۔ اُن کے ساتھ ایک جوان سندر استری ہے۔

۵
روپ راسی بدھی ناری سنواری ۔ رتی ست کوٹی تاسو بلہاری
تاسُ انج کاٹے شرتی ناسا ۔ سُن تو بھگنی کرہیں پرہیاسا

بدھاتا نے اس استری کو ایسی روپ کی راشی بنایا ہے۔
کہ سوگر وڑرتی (کامدیو کی استری) کی سندرتا بھی اس پر نچھاور
ہے۔ انہیں کے چھوٹے بھائی نے میرے کان اور ناک کاٹ
ڈالے ہیں۔ انہوں نے مجھے تمہاری بہن سمجھ کر ہی میرے ساتھ
یہ مذاق کیا ہے۔

۶

کھر دوشن سن لگے پکارا۔ چھن مہنہ سکل کٹک انہہ مارا
کھر دوشن تیسرا کر گھاتا۔ سن دس سیس جرے سب گاتا

بھی یہ پکار سن کر کھر اور دوشن سہایتا کو چلے آئے تھے۔ پر انہوں
نے ساری فوج کو چھن بھر میں مار دیا۔ کھر دوشن اور ترشرا کا مرنا
سن کر راون کے سارے انگ جل اٹھے

دوہا

سوپ نکھی سمجھائے کر بل بولیسی بہو بھانت
گیو بھون اتی سوچ بس نیند پرے نہیں رات

راون سورپ نکھا کو سمجھا کر اور بہت پرکار سے اپنے
بل کا ورنن کرکے اپنے محل میں گیا۔ اسے بہت چنتا لگ گئی۔
اور اس چنتا کے کارن رات بھر اسے نیند نہ آئی۔

چوپائی

سر نر اسر ناگ کھگ ماہیں۔ مورے انوچر کہنہ کوؤ ناہیں
کھر دوشن موہی سم بلونتا۔ تنہہ کو مارے بن بھگونتا

(راون من ہی من میں سوچ رہا ہے) دیوتاؤں اور منشوں،
ناگوں اور پنچھیوں میں (میرے سمان تو کیا) میرے سیوکوں
کے سمان بھی کوئی بلوان نہیں ہے۔ کھر اور دوشن تو میرے ہی
برابر کے بلوان یودھا تھے۔ انہیں بھگوان کے بغیر کون مار سکتا ہے۔

۲

سر رنجن بھنجن مہی بھارا۔ جوں بھگونت لینہہ اوتارا
تو میں جائے بیر ہٹھ کروں۔ پربھو سر پران تجیں بھو تروں

دیوتاؤں کو سکھ دینے والے اور پرتھوی کا بھار اتارنے
والے بھگوان نے ہی اگر اوتار دھارن کیا ہے تو میں جا کر ہٹھ
کرکے ان سے ویر بڑھا کر لڑوں گا۔ اور پربھو کے بان سے مر
کر سنسار سمندر سے پار ہو جاؤں گا۔

۳

ہوئیہی بھجن نہ تامس دیہا۔ من کرم بچن منتر دڑھ ایہا
جوں نر روپ بھوپ ست کوؤ۔ ہرہوں ناری جیت رن دوؤ

اس تامسی شریر سے پربھو کا بھجن تو ہو نہیں سکے گا بس من
بچن کرم سے یہی ایک پکی صلاح ٹھہری اور اگر وہ منش روپ
کوئی راج کمار ہوں گے، تو ان دونوں کو یدھ میں جیت کر ان کی
استری چھین لاؤں گا۔

۴

چلا اکیل جان چڑھ تہواں۔ بس ماریچ سندھو تٹ جہواں
ایہاں رام جس جگتی بنائی۔ سنہو اما سو کتھا سہائی

ایسا وچار کر رتھ پر اکیلے ہی چڑھ کر راون وہاں چلا جہاں کہ
سمندر کے کنارے ماریچ نامی راکشس رہتا تھا۔ شوجی کہتے
ہیں۔ کہ ہے پاربتی! ادھر شری رام چندرجی نے جیسی جگتی بنائی
سو اس سہاونی کتھا کو سنو۔

دوہا

لچھمن گئے بن ہیں جب لین مول پھل کند
جنک سُتا سن بولے بہسی کرپا سکھ برند

لکشمن جی جب کند مول پھل لینے کے لئے بن میں گئے
تو کرپا اور سکھ کے بھنڈار شری رام چندرجی ہنس کر سیتاجی سے
بولے۔

چوپائی

سنہو پریا برت رچر سشیلا۔ میں کچھ کرب للت نر لیلا
تمہہ پاوک مہنہ کرہو نواسا۔ جو لگ کروں نسا چر ناسا

ہے پیاری! ہے پتی برتا دھرم کا پالن کرنے والی اور
سندر سشیل والی! سنو۔ میں اب کچھ منوہر منش لیلا کروں گا۔
تم اس وقت تک اگنی میں نواس کرو۔ جب تک کہ میں راکششوں
کا ناش کروں۔

۲

جبہیں رام سب کہا بکھانی۔ پربھو پد دھر ہیہ انل سمانی
نج پرتی بمب راکھ تہہ سیتا۔ تیسے سیل روپ سبنیتا

جوں ہی شری رام جی نے سمجھا کر کہا۔ توں ہی سیتاجی پربھو
کے چرنوں کا ہردے میں دھیان دھر کر اگنی میں سما گئیں سیتاجی

نے اپنی ہی چھایا مورتی وہاں رکھدی۔ سیتا جی جیسا ہی شیل روپ اور نمرتا بھاؤ اُس چھایا مورتی کا تھا۔

[۳]
لچھمن ہُوں یہ مرمُ نہ جانا۔ جو کچھُ چرتِ رچا بھگوانا
دس مُکھ گیئو جہاں مارِیچا۔ نائے ماتھ سوارتھ رت نیچا

بھگوان کی اس لیلا کو لکشمن جی نے بھی نہیں جانا۔ راون وہاں گیا جہاں کہ ماریچ تھا، نیچ اور غرض کے اندھے راون نے ماریچ کو سرنوایا۔

[۴]
نون نیچ کے اتی دُکھدائی۔ جِمے انکُس دھنُ اُرگ بلائی
بھے دایک کھل کے پریہ بانی۔ جِمے اکال کے کُسُم بھوانی

نیچ کی عاجزی بھی دُکھ دینے والی ہوتی ہے۔ جیسے آنکس جھک کر ہاتھی کو مارتا ہے۔ دھنش جھک کر ہی نشانہ مارتا ہے سانپ جھک کر ہی کاٹتا ہے۔ اور بلّی جھک کر ہی چوہے کو پکڑتی ہے۔ دُشٹوں کے میٹھے میٹھے بچن بھی بھے دینے والے ہوتے ہیں۔ جیسے بغیر موسم کے پھول۔

دوہا

کرِ پوجا ماریچ تب سادر پُوچھی بات
کون ہیتو مَن بیگرانی اکسر آئیہو تات

تب ماریچ نے راون کی پوجا کر کے بڑے آدر کے ساتھ اُن سے پوچھا ہے تات! من آپنا پریشان کیوں ہے! اور آپ اکیلے کیسے آئے!

چوپائی

دس مُکھ سکل کتھا تیہی آگیں۔ کہی سہت ابھیمان ابھاگیں
ہوہو کپٹ مرگ تمہہ چھل کاری۔ جیہی بدھی ہرآنوں نرپ ناری

ابھاگے (بدقسمت) راون نے ابھیمان کے ساتھ ساری کتھا ماریچ کے سامنے کہی اور اُس سے کہا۔ کہ تم چھل کرنے والے کپٹ کے ہرن بنو جس اپائے سے میں اودھ کے راجہ رام کی پتنی کو ہر لاؤں۔

[۲]
تیہیں پُنی کہا سُنہو دس سیسا۔ تے نرروپ چراچر ایسا
تاسُوں تات بَیرو نہیں کیجئے۔ ماریں مرئیے جیائیں جیجے۔

تب ماریچ نے کہا۔ ہے دس مُکھ! سنیئے وہ منش روپ میں چراچر جگت کے ایشور ہیں۔ ہے تات! اُن سے دشمنی نہ کیجئے اُن کے مارنے سے جب جیو مرتے ہیں۔ اُنکے جلانے سے سب جیو جیتے ہیں۔ (ارتھات جگت کی پیدائش اور پرلے کے ایک ماتر وہی سوامی ہیں) (اُنکی اچھیا سے سنسار جیتا اور مرتا ہے)

[۳]
مُنی مکھ راکھن گیئو کُمارا۔ بِنو پھر سر رگھوپتی موہی مارا
ست جوجن آئیوں چھن ماہیں۔ تنہہ سن بَیرو کئیں بھل ناہیں

وہی راج کمار مُنی وشوامتر جی کے یگیہ کی رکھشا کرنے گئے تھے۔ اُس سمے شری رگھوناتھ جی نے بنا پھل کا بان مجھے مارا تھا۔ جس سے میں چھن بھر میں سو یوجن کی دُوری پر آ گرا۔ اُن سے ویر کرنے میں بالکل بھلائی نہیں ہے۔

[۴]
بھئی مم کیٹ بھرنگ کی نائی۔ جہنہ تہنہ میں دیکھیوں دُو بھائی
جوں نر تات تدپی اتی سُورا۔ تنہہ ہی برودھی نہ آئیہی پُورا

میری دشا تو تب سے بھرنگی نام کیڑے کے منہ میں پڑے ہوئے جھینگر آدک کیڑے کی طرح ہو گئی ہے۔ اب میں جہاں تہاں شری رام اور لکشمن کو دیکھتا ہوں۔ اگر وہ منش بھی ہیں تو بھی ہے تات! وہ بہت شُورویر ہیں۔ اُن سے ورودھ کر کے کبھی پُورا نہ پڑے گا (ارتھات اُنکا ورودھ کر کے کبھی کامیابی نہ ہوگی)

جیہیں تاڑکا سباہو ہت کھنڈیو ہر کو دنڈ
کھر دُوشن ترسرا بدھیو منُج کہ اَس بریبنڈ

جس نے تاڑکا اور سباہو کو مار کر شوجی کا دھنش توڑ دیا۔ کھر دُوشن اور ترسرا کا بدھ کر ڈالا۔ بھلا منش بھی کہیں ایسے پرل پرچنڈ ہوتے ہیں!

جاہُو بھون کُل کُسل بچاری۔ سُنت جرا دینہہ سی بہو گاری
گرو جیمے مُوڑھ کرسی مم بودھا۔ کہو جگ موہی سمان کو جودھا

اس لئے آپ اپنی اندر اپنے کل کی کشلتا (خیر) وچار کر گھر لوٹ جائیے۔ یہ سن کر راون جل بھن گیا۔ اور اس نے ماریچ کو بہت سی گالیاں دیں۔ اور کہا۔ ارے مورکھ! تو گرو کی طرح مجھے اپدیش دے کر سمجھاتا ہے؟ بتا تو سہی! میرے سمان سنسار بھر میں کون شُور ویر ہے؟

تب ماریچ ہردے انومانا۔ نوہی بروڈھیں نہیں کلیانا
سستری مرمی پربھو سٹھ دھنی۔ بید بندی کوی بھانس گنی

تب ماریچ نے من میں وچار کیا۔ کہ ہتھیار بند مرمی (راز والی۔ گھر کا بھیدی) سوامی۔ مورکھ۔ دھنوان۔ بید (حکیم) بھاٹ۔ کوی اور رسوئیا۔ ان نو پرشوں سے دیر کرنے میں کلیان نہیں ہوتا۔

۳
اُبھئے بھانت دیکھا نج مرنا۔ تب تا کیسی رگھو نایک سرنا
اُتر دیت موہی بدھب بھاگیں۔ کس نہ مروں گھوپتی سر لاگیں

دونو طرف ہی ماریچ کو اپنی موت دکھائی دی۔ تب اس نے شری رگھوناتھ جی کی شرن میں جانے میں ہی بھلائی سمجھی اس نے سوچا کہ اگر میں راون کا کہنا نہیں مانتا تو یہ ابھاگا مجھے ابھی مار ڈالے گا۔ اس نیچ کے ہاتھ سے مرنے کی بجائے تو یہی بہتر ہے کہ شری رگھوناتھ جی کے تیر سے مروں۔

۴
اس جیہ جان دساتن سنگا۔ چلا رام پد پریم ابھنگا
من اتی ہرش جناوَ نہ تیہی۔ آج دیکھیہوں پرم سنیہی

ہردے میں ایسا وچار کر ماریچ راون کے ساتھ ہو گیا۔ شری رام جی کے چرنوں میں اس کی اٹوٹ پریتی ہے۔ اس کے من میں بہت ہی آنند ہے کہ آج میں دھنیہ ہوں جو اپنے پرم پیارے کے درشن کرنے جا رہا ہوں پرنتو اس نے دل کی امنگ کو راون پر ظاہر نہیں ہونے دیا۔

چھند
نج پرم پریتم دیکھ لوچن سپھل کر سکھ پائیہوں
شری سہت انج سمیت کرپانکیت پد من لائیہوں
نربان دایک کرودھ جاکر بھگتی ابس ہی بسکری
نج پانی سر سندھانی سو موہی بدھیہی سکھ ساگر ہری

ماریچ من ہی من میں سوچ رہا ہے۔ کہ آج اپنے پرم پریتم کو دیکھ کر آنکھوں کو سپھل کر سکھ پاؤں گا۔ سیتا جی اور لکشمن سمیت شری رام چندر جی کے چرنوں میں من لگاؤں گا۔ جن کا کرودھ بھی مکتی دینے والا ہے۔ اور جن کی بھگتی ان سوتنتر پربھو کو بھی وش میں کرنے والی ہے۔ آہا آج میں دھنیہ ہوں۔ کہ وہی سکھ ساگر بھگوان اپنے ہاتھوں سے بان دھنش پر چڑھا کر میرا بدھ کریں گے۔

دوہا
مم پاچھیں دھر دھاوت دھرین سراسن بان
پھر پھر پربھوہی بلوکہوں دھنیہ نہ موسم آن

میں اپنے پیچھے دوڑتے ہوئے ہاتھوں میں دھنش بان لئے ہوئے پربھو کو مڑ مڑ کر دیکھوں گا۔ میرے سمان سو بھاگیہ آج اور کس کا ہے؟

چوپائی
تیہی بن نکٹ دساانن گیؤ۔ تب ماریچ کپٹ مرگ بھیؤ
اتی بچتر کچھ برنی نہ جائی۔ کنک دیہہ منی رچت بنائی

جہاں شری رگھوناتھ جی رہتے تھے۔ راون اس بن کے نزدیک پہنچا۔ تب ماریچ کپٹ کا ہرن بن گیا۔ وہ بہت ہی نرالا تھا۔ ایسا نرالا کہ کچھ ورنن ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا شریر سنہری تھا اور منیوں سے جڑ کر بنایا ہوا تھا۔

۲
سیتا پرم رچر مرگ دیکھا۔ انگ انگ سمنوہر بیکھا
سنہو دیو رگھو بیر کرپالا۔ ایہی مرگ کر اتی سندر چھالا

سیتا جی نے اس پرم سندر مرگ کو دیکھا۔ جس کے انگ انگ کا روپ اتی انت منوہر (بے حد دلکش) تھا۔ وہ شری رام جی سے کہنے لگی۔ ہے دیو! ہے کرپالو رگھوبیر! سنئے۔ اس مرگ کی چھال بہت ہی سندر ہے۔

۳
ستیہ سندھ پربھو بدھ کر ایہی۔ آنہو چرم کہت بیدیہی
تب رگھوپتی جانت سب کارن۔ اٹھے ہرش سر کاج سنوارن

جانکی جی نے کہا۔ ہے ستیہ برت دھاری پربھو جی۔ اس کو مار کر اس کا چمڑا مجھے لا دیجئے۔ تب شری رگھوناتھ جی سب

کچھ جانتے ہوئے بھی دیوتاؤں کے ہت ارتھ پرسنّ ہو کر اُٹھے۔

مرگ بلوک کٹی پری کر باندھا۔ کرتل چاپ رُچر سرساندھا
پربھو لچھمن ہی کہا سمجھائی۔ پھرت بپن نسیچر بہو بھائی

ہرن کو دیکھ کر شری رام چندر جی نے کمر میں ترکش باندھا اور ہاتھ میں دھنش لے کر اُس پر سندر بان چڑھایا۔ پھر پربھو رام چندر جی نے لکشمن جی کو سمجھا کر کہا۔ کہ ہے بھائی! بن میں بہت سے راکشس وغیرہ گھومتے ہیں۔

۵
سیتا کیری کریہو رکھواری۔ بدھی بیبیک بل سمے بچاری
پربھو ہی بلوک چلا مرگ بھاجی۔ دھائے رام سراسن ساجی

تم بدھی اور وچار پوروک وقت کو اور بل کو وچار کر سیتا جی کی رکھوالی کرنا۔ پربھو شری رام چندر جی کو دیکھ کر ہرن بھاگ نکلا۔ شری رام چندر جی دھنش سنبھال کر اُسکے پیچھے دوڑے۔

۶
نگم نیتی سو دھیان نہ پاوا۔ مایا مرگ پاچھیں سو دھاوا
کبھوں نکٹ پُنی دُور پرائی۔ کبھوں کہ پرگٹے کبھوں چھپائی

وید جن کا پار نہ پا کر نیتی نیتی (یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہہ کر رہ جاتے ہیں۔ اور جن کو شو جی بھی دھیان سمادھی میں نہیں پاتے۔ دھاتا جو نہ بانی کا وشیہ ہے اور نہ من اور بدھی کی وہاں تک پہنچ ہے۔ وہ شری رام مایا کے بنے ہوئے جھوٹے ہرن کے پیچھے دوڑے جا رہے ہیں۔ وہ ہرن کبھی دور بھاگ جاتا ہے۔ کبھی ظاہر ہو جاتا ہے۔

۷
پرگٹت دُرت کرت چھل بھوری۔ ایہی بدھی پربھوی گیو لے دوری
تب تک رام کٹھن سر مارا۔ دھرنی پریئو کر گھور پکارا

اس پرکار ظاہر ہوتا ہوا اور چھپتا ہوا۔ اور بہت سے چھل کرتا ہوا وہ ہرن شری رام چندر جی کو بہت دور لے گیا۔ تب شری رام جی نے نشانہ تاک ایک کٹھن بان مارا۔ وہ ہرن گھور شبد کر کے دھرتی پر گر پڑا۔

۸
لچھمن کر پرتھمہی لے نا ما۔ پاچھیں سمرے سی من مہ راما
پران تجت پرگٹیسی نج دیہا۔ سمرے سی رام سمیت سنیہا

پہلے اُس نے زور سے پکار کر لچھمن کا نام لیا۔ اور پھر من میں شری رام جی کا سمرن کیا۔ پران تیاگ کرتے سمے اس نے اپنا راکشسی شریر پرگٹ کیا اور پریم اور شردھا کے ساتھ۔ شری رام جی کا سمرن کیا۔

۹
انتر پریم تاسو پہچانا۔ منی دُرلبھ گتی دینہی سجانا

انترجامی پربھو شری رام جی نے اُس کے ہردے کے سچے پریم کو پہچان کر اُسے وہ گتی دی۔ جو منیوں کو بھی دُرلبھ ہے۔

بپل سمن سُر برشہیں گاویں پربھو گن گاتھ
نج پد دینہہ اسُر کہنہ دین بندھو رگھو ناتھ

دیوتا بہت سے پھول برسا رہے ہیں اور پربھو کے گنوں کی کتھائیں گا رہے ہیں۔ کہ شری رگھوناتھ جی دین بندھو بھگوان ہیں۔ اسُر کو بھی اپنا پرم پد دے دیا۔

۱
کھل بدھ تُرت پھرے رگھو بیرا۔ سوہ چاپ کر کٹی تو نیرا
آرت گرا سُنی جب سیتا۔ کہہ لچھمن سن پرم سبھیتا

دُشٹ ماریچ کو مار کر شری رگھوبیر جی فوراً لوٹ پڑے۔ ہاتھ میں دھنش اور کمر میں ترکش شوبھا دے رہا ہے۔ اُدھر جب سیتا جی نے مرتے ہوئے ماریچ کے مُکھ سے نکلی ہوئی آواز "ہا لکشمن" سُنی تو بہت ہی ڈر کر لکشمن جی سے کہنے لگیں۔

۲
جاہو بیگ سنکٹ اتی بھراتا۔ لچھمن بہسی کہا سنو ماتا
بھرکٹی بلاس سرشٹی لے ہوئی۔ سپنے ہوں سنکٹ پرے کہ سوئی

تم جلدی جاؤ۔ تمہارے بھائی سنکٹ میں پڑے ہوئے تمہیں پکارتے ہیں۔ لکشمن جی نے ہنس کر کہا۔ ہے ماتا! سُنو۔ جن کی بھوؤں کے اشارے سے ساری دُنیا کی لے ہو جاتی ہے۔ کیا وہ شری رام چندر جی کبھی سپنے میں بھی سنکٹ میں پڑ سکتے ہیں۔!

۳
مرم بچن جب سیتا بولا۔ ہری پریرت لچھمن من ڈولا
بن دسی دیو سونپ سب کاہو۔ چلے جہاں راون سسی راہو

لکشمن جی کے بچن سن کر سیتا جی اُن سے بھلے بُرے شبد کہنے لگیں تب بھگوان کی پریرنا سے لکشمن جی کا من بھی چنچل ہو گیا۔ وہ سیتا جی کو بن اور دِشاؤں کے دیوتاؤں کو سونپ کر وہاں چلے۔ جہاں کہ نندن روپی چندرما کے لئے راہو روپ شری رام جی تھے۔

۵
سون بیچ دس کندھر دیکھا۔ آوا نکٹ جتی کے بیدشا
جا کیں ڈر سُر اسُر ڈرا ہیں۔ نسی نہ نیند دن انّ نہ کھا ہیں
سو دس سیس سوان کی نا ہیں۔ اِت اُت چتّے چلا بھڑ یہا ئیں
اِمے کُپنتھ پگ دیت کھگیسا۔ رہ نہ تیج تن بُدھی بل لیسا

جب راون نے کُٹیا کو سونی دیکھا۔ تو سنیاسی کے بھیس میں وہ سیتا جی کے نزدیک آیا۔ جس راون کے ڈر سے دیوتا اور دَیتیو لوگ ڈر کے مارے نہ رات کو نیند آتی اور نہ دن میں وہ پیٹ بھر اَن کھاتے تھے۔ وہی دس سِروں والا راون کتّے کی طرح ادھر اُدھر تاڑ کر چھپکے سے دبے پاؤں چوری کے لئے چلا۔ کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گروڑ جی! اس پرکار بُری راہ پر پاؤں رکھتے ہی شریر میں نہ تیج، نہ بُدھی اور نہ بل تنِک بھی نہیں رہتا

۶
آنا بِدھی کر کتھا سُہائی۔ راج نیتی بھے پریتی دکھائی
کہہ سیتا سُنو جتی گوسائیں۔ بولیہو بچن دُشٹ کی نا ئیں

راون نے بہت پرکار کی سندر کتھائیں کہہ کر سیتا جی کو راج نیتی، بھے اور پریم دکھلایا۔ سیتا جی نے سب کچھ سن کر کہا ہے جتی گوسائیں! سنو تم تو دُشٹوں کے سے بچن بول رہے ہو۔

تب راون نج روپ دکھاوا۔ بھئی سبھے جب نام سناوا
کہہ سیتا دھر دھیرج گاڑھا۔ آئے گیو پربھو رہو کھل ٹھاڑھا

تب راون نے اپنا اصلی روپ دکھایا۔ اور جب اس نے سیتا کو اپنا اصلی نام کہہ سنایا۔ تو وہ ڈر کے مارے سہم گئی۔ پھر انہوں نے گھبرا کر دھیرج دھر کر کہا۔ او دُشٹ! ذرا ٹھہر تو سہی پربھو آ گئے۔

۸
رچے ہری بدھو چھُدر سس چاہا۔ بھیسی کال بس نسچر ناہا

سنت بچن دس سیس رسانا۔ من مہہ چرن بندی سکھ مانا

جیسے شیر کی شیرنی کو ناچیز خرگوش چاہے ویسے ہی ہو راکشسوں کے راجہ تو کال کے وش ہو کر میری چاہ کر رہا ہے۔ یہ بچن سن کر راون جل بھن گیا۔ لیکن من میں اس نے سیتا جی کے چرنوں کی بندنا کر کے بڑا سکھ مانا۔

دوہا

کرودھ ونت تب راون لینہہ سی رتھ بیٹھائے
چلا گگن پتھ آتر بھئے رتھ ہانک نہ جائے

تب غصے ہو کر جوش میں آ کر راون نے زبردستی سیتا جی کو اُٹھا کر رتھ پر بٹھا لیا۔ اور وہ فوراً ہی آکاش مارگ سے چلا۔ وہ ڈر کے مارے اتنا سہم گیا تھا کہ اس سے رتھ ہانکا نہیں جاتا تھا۔

چوپائی

ہا جگ ایک بیر رگھورایا۔ کیہیں اپرادھ بسار یہو دایا
آرت ہرن سرن سکھ دایک۔ ہا رگھو کُل سروج دن نایک

سیتا جی ولاپ کرنے لگیں۔ ہے جگت کے لاثانی ویر شری رگھو ناتھ جی! آپ نے کس اپرادھ کے کارن مجھ پر دیا کرنا چھوڑ دی ہے۔ دُکھ پیڑا کے ہرنے والے شرناگتوں کو سکھ دینے والے! ہے رگھو کُل روپی کمل کے کھلانے والے سورج۔

۲
ہا لچھمن تمہار نہیں دوسا۔ سو پھل پایہوں کینہوں روسا
بِبِدھ بلاپ کرت بیدیہی۔ بھور کرپا پربھو دور سنیہی

ہے لکشمن! تمہارا اس میں کوئی دوش نہیں ہے میں نے کرودھ میں آ کر تم کو جو بُرے بھلے بچن کہے۔ سو اس کا پھل پا لیا۔ ہائے پربھو کی کرپا تو بہت ہے پرنتو وہ پریم پربھو بہت دور رہ گئے ہیں۔ شری جانکی جی اس پرکار بہت ولاپ کر رہی ہیں

۳
بپتی موری کو پربھو ہی سُناوا۔ پُرو ڈاس چہہ راسبھ کھاوا
سیتا کے ولاپ سُن بھاری۔ بھئے چراچر جیو دُکھاری

میری یہ بپتا (مصیبت) سوامی کو کون جا کر سنا دے۔ یگیہ کے سوم رس کو گدھا کھانا چاہتا ہے سیتا جی کے بھاری

ولاپ کو سُن کر جڑ چیتن سبھی جیو دُکھی ہوئے۔

۴ گیدھ راج سُن آرت بانی ۔ رگھو کُل تِلک ناری پہچانی
اُدھم نسا چر لینہے جائی ۔ جمے ملیچھ بس کپلا گائی

گیدھ راج جٹاؤ نے سیتا جی کی دُکھ بھری بانی سُنی۔ اس نے پہچان لیا کہ یہ رگھو کُل تِلک شری رام چندر جی کی پتنی ہیں اُس نے دیکھا کہ نیچ راکشس اس کو زبردستی لئے جا رہا ہے۔ جیسے کوئی کپلا گائے کسی ملیچھ کے وش پڑ گئی ہو۔

۵ سیتے پُتری کرسی جن تراسا ۔ کرہوں جاتو دھان کر ناسا
دھاوا کرودھ ونت کھگ کیسیں ۔ چھوٹے پبی پربت کہہ جیسیں

وہ بولا۔ ہے سیتا پُتری! ڈرو نہیں۔ میں دُشٹ راکشس کا ناش کروں گا۔ یہ کہہ کر پنچھی جٹاؤ کرودھ سے بھر کر راون پر ایسے جھپٹا جیسے پربت پر اندر کے ہاتھ سے چھوٹا ہوا بجر گرتا ہے

۶ رے رے دُشٹ ٹھاڑھ کن ہوہی ۔ نر بھے چلیسی نہ جانیہی موہی
آوت دیکھ کرتانت سمانا ۔ پھر دس کندھر کر انو ماتا

گیدھ راج جٹایو نے جوش میں آکر للکارتے ہوئے کہا۔ او دُشٹ! کھڑا کیوں نہیں ہوتا؟ نڈر ہوکر کیسے چلا جاتا ہے۔ کیا تو مجھے نہیں جانتا جٹایو کو یم راج کے سمان آتا ہوا دیکھ کر راون گھوم کر من میں سوچنے لگا۔

۷ کی میناک کہ کھگ پتی ہوئی ۔ مم بل جان سہت پتی سوئی
جانا جرٹھ جٹایو ایہا ۔ مم کر تیرتھ چھانڑہی دیہا

کہ کیا یہ مَیناک پربت میری طرف بڑھا آ رہا ہے۔ یا پنچھی راج گرڑ بڑھا آ رہا ہے۔ پر وہ گرڑ تو اپنے سوامی وشنو سمیت میرے بل کو جانتا ہے۔ کچھ پاس آنے پر راون نے پہچان لیا۔ کہ یہ تو بوڑھا جٹایو ہے۔ یہ آج میرے ہاتھ روپی تیرتھ میں اپنا شریر چھوڑے گا۔

۸ سُنت گیدھ کرودھ آتر دھاوا ۔ کہہ سُنو راون مور سکھاوا
تج جانکی ہی کُسل گرہ جاہو ۔ ناہیں تو اس ہوئی بہو باہو

یہ سُن کر گیدھ راج بڑے کرودھ سے بھر کر بڑی تیزی سے دوڑا اور بولا۔ راون! میری نصیحت کو سُنو۔ جانکی جی کو چھوڑ کر کُشل سے (خیر منا کر) اپنے گھر لوٹ جاؤ۔ نہیں تو ہے بہت بھجاؤں والے! ایسا ہوگا کہ۔

۹ رام روش پاوک اتی گھورا ۔ ہوئیہی سکل سلبھ کُل تورا
اُتر و نہ دیت وسانن جودہا ۔ تب ہیں گیدھ دھاوا کر کرودھا

شری رام جی کے کرودھ روپی بھیانک اگنی میں تیرا سارا کُل (ونش) پتنگوں کی طرح بھسم ہو جائے گا۔ یودھا راون نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ تب گیدھ راج کرودھ کر کے راون پر لپکے۔

۱۰ دھر کچ برتھ کینہہ مہی گرا ۔ سیت ہی راکھ گیدھ پُنی پھرا
چونچنہہ مار بدارسی دیہی ۔ دنڈ ایک بھئی مُورچھا تیہی

اس نے راون کے بال پکڑ کر اُسے رتھ سے اُتار لیا۔ راون زمین پر گر پڑا۔ گیدھ راج جٹایو سیتا جی کو ایک طرف بٹھا کر پھر واپس لوٹا۔ اور چونچیں مار مار کر اس کے شریر کو چھلنی کر ڈالا۔ اس سے گھڑی بھر کے لئے راون کو مُورچھا ہو گئی۔

۱۱ تب سکرودھ نسیچر کھسیانا ۔ کاڑھیسی پرم کرال کرپانا
کاٹسی پنکھ پرا کھگ دھرنی ۔ سُمر رام کر ادبھت کرنی

کھسیانا ہو کر راون نے کرودھ کے ساتھ ایک بہت ہی بھیانک کٹار نکالی۔ اور اُس کٹار سے مار کر کے جٹایو کے پنکھ کاٹ ڈالے تب گیدھ راج جٹایو شری رام جی کی وچتر لیلا کا سمرن کرتا ہوا پرتھوی پر گر پڑا۔

۱۲ سیت ہی جان چڑھائے بہوری ۔ چلا اُتائل تراس نہ تھوری
کرت بلاپ جات نبھ سیتا ۔ بیادھ بیبس جنو مرگی سبھیتا

سیتا جی کو پھر رتھ پر زبردستی چڑھا کر راون بڑی تیزی کے ساتھ چلا، وہ بہت ہی زیادہ بھیبھیت تھا۔ سیتا جی آکاش میں ولاپ کرتے ہوئے جا رہی ہیں۔ مانو شکاری کے وش میں آئی ہوئی کوئی سہمی ہوئی

ہرنی ہیو۔

۱۳
رگری پیٹھ بیٹھے کپنہہ نہارمی ۔ کہہ ہری نام دہیہہ پٹ ڈاری
ایہی بدھی سیت ہی تئے گیئو ۔ بن اسوک مہنہ راکھت بھیئو

سیتاجی نے آکاش مارگ سے جاتے ہوئے پربت پر بیٹھے ہوئے کچھ بندر دیکھے۔ اور ہری نام لے کر پیتر ڈال دیا۔ اسی پرکار راون سیتاجی کو لے گیا اور انہیں اشوک باٹکا میں جا کر رکھا۔

باؤ بیا کھل بہہ بدھی بھئے اُرو بریتی دکھائی
تب اسوک بیاد پ تر بھیسی جتن کرائی

وہ دُشٹ سیتاجی کو بہت پرکار سے بھے اور پریتی دکھا کر ہار مان گیا۔ تب سیتاجی کے رکھنے کے لئے اُس نے ایک اشوک برکش کے نیچے بندوبست کر دیا۔

——————•••••••———————

"نواہن پارائن" چھا وشرام

جیہی بدھی کپٹ کرنگ سنگ دھائے چلے شری رام
سو چھبی سیتا راکھ اُر رٹتی رہت ہری نام

جس پرکار کپٹ کے ہرن کے ساتھ شری رام جی دوڑے تھے۔ بھگوان کی اسی شوبھا کو ہردے میں دھارن کر کے وہ رام نام رٹتی رہتی ہے۔

چوپائی

رگھوپتی انج ہی آوت دیکھی ۔ باہج چنتا کینہی بسیکھی
جنک سُتا پرہیر ہو اکیلی ۔ آیہو تات بچن مم پیلی

لکشمن جی کو آتے دیکھ کر شری رگھوناتھ جی نے ظاہرداری کے طور پر بہت چنتا کر کے کہا۔ ہے بھائی! تم نے جانکی جی کو اکیلی چھوڑ دیا۔ اور میری آگیا کا الّنگھن کر کے یہاں چلے آئے۔

۲
نسیچر نکر پھرہیں بن ماہیں ۔ مم من سیتا آشرم ناہیں
گہہ پد کمل انج کر جوری ۔ کہیو ناتھ کچھ موہی نہ کھوری

راکشسوں کے گروہ بن میں گھومتے پھرتے ہیں۔ میرے من میں ایسا آتا ہے کہ سیتا کٹیا میں نہیں ہے۔ بھگوان شری رام جی کے چرن پکڑ کر ہاتھ جوڑ کر لکشمن جی نے کہا ہے ناتھ! میرا تو کچھ بھی دوش نہیں ہے۔

۳
انج سمیت گئے پربھو تہواں ۔ گوداوری تٹ آشرم جہواں
آشرم دیکھ جانکی ہینا ۔ بھئے بکل جیسے پراکرت دینا

لکشمن جی سمیت پربھو وہاں گئے۔ جہاں کہ گوداوری کے کنارے اُن کا آشرم تھا۔ آشرم کو جانکی جی سے خالی دیکھ کر وہ سادھارن دنیاوی دین دکھیوں کی بھانت ویاکل سے ہو گئے۔

۴
ہا گن کھان جانکی سیتا ۔ روپ سیل برت نیم پنیتا
لچھمن سمجھائے بہہ بھانتی ۔ پوچھت چلے لتا ترو پانتی

ہا! گنوں کی کھان جانکی! ہا! روپ سیل برت اور نیموں میں پوتر سیتا! لکشمن جی نے بہت پرکار سے سمجھایا۔ تب شری رام جی ویاکل ہوئے بیلوں اور درختوں کی قطاروں سے سیتا جی کا پتہ پوچھتے ہوئے چلے۔

۵
ہے کھگ مرگ ہے مدھکر شرینی ۔ تم دیکھی سیتا مرگ نینی
کھنجن سک کپوت مرگ مینا ۔ مدھپ نکر کوکلا پربینا

ہے لیتو پنچھیو! ہے بھونروں کی قطاروں! تم نے کہیں مرگ نینی سیتا کو دیکھا ہے؟ کھنجن، طوطا، کبوتر، ہرن، مچھلی، بھونروں کے گروہ اور سُریلی کوئل۔

۶-۷
کند کلی داڑم دامنی ۔ کمل سرد سسی آہہ بھامنی

برن پاس منوج دھنُکا ہنسا۔ گج کیہری بیچ سُننت یہ سنسا
شری پھل کنک کیلی ہرشا ہیں۔ نیک نہ سنک سکُچ من ماہیں
سُنو جانکی تو ہی بنو آجو۔ ہرشے سکل پائے جنو راجو

کنڈلی، انار، بجلی، کنول، موسم سرما کا چندرما، ناگن، برن کی پھانسی، کامدیو کا دھنش، ہنس، ہاتھی اور شیر یہ سب آج اپنی تعریف سن رہے ہیں۔ بیل، سونا اور کیلا یہ سن بہت خوش ہو رہے ہیں۔ اُن کے من میں ذرا بھر بھی شنکا اور شرم نہیں ہے۔ ہے جانکی سنو تمہارے بنا یہ سب آج ایسے پرسن ہیں۔ مانو ان کو راج مل گیا ہو۔

اویکی ان تین چوپائیوں کا بھاوارتھ یہ ہے کہ ہے جانکی! تمہاری آنکھوں کے آگے ہرن مچھلی کنول سب لجاتے تھے۔ تمہاری ناک کے سامنے بھونرے آواز کے سامنے کوئل دانتوں کے سامنے کُند کا کلی اور انار دانہ، رنگ اور تیج کے سامنے بجلی مُکھ کے سامنے کنول اور چندرما، بینی کے سامنے ناگن اور برن کی پھانسی، بھووں کے سامنے کامدیو کا دھنش، چال کے سامنے ہنس اور ہاتھی کمر کے سامنے شیر سب شوبھا ہین تھے۔ اب تمہاری غیر حاضری میں اپنے سمان اور کسی کی شوبھا نہ دیکھکر یہ آنند اور پرسن ہیں۔ مانو انہیں راج مل گیا ہو تمہاری موجودگی میں تو کوئی انہیں پوچھتا نہیں تھا۔ لیکن آج یہ اپنی تعریف سن رہے ہیں۔

کیسے سہہ جات انکھ تو ہی پاہیں۔ پریا بیگ پرگٹسی کس ناہیں
ایہی بدھی کھوجت بلپت سوامی۔ منہوں مہا برہی اتی کامی

ہے جانکی! تم سے سب کی شوبھا کیسے سہی جاتی ہے؟ کیا تجھے ان کی شوبھا دیکھکر حسد نہیں ہوتا؟ ہے پیاری! تو جلدی ہی پرگٹ کیوں نہیں ہو جاتی۔ اس پرکار سوامی شری رام جی سیتا جی کو کھوجتے ہوئے ولاپ کرتے ہیں۔ مانو کوئی استری کے ویوگ سے اتی انتہ دکھی کامی پرش ہو۔

پورن کام رام سکھ راسی۔ منج چرت کر اج ابناسی
آگیں پرا گیدھ پتی دیکھا۔ سمرت رام چرن جنہہ ریکھا

پورن کام، آنند کی راشی، اجنما اور ابناشی شری رام جی سا دھارن جن سمو دائے کی بھانت چرتر کر رہے تھے۔ آگے جانے پر انہوں نے گیدھ راج جٹایو کو دیکھا۔ جو شری رام جی کے چرنوں کا سمرن کر رہا تھا۔

دوہا

کر سروج سر پرسیو کرپا سندھو رگھو بیر
نرکھ رام چھبی دھام مکھ بگت بھئی سب پیر

کرپا ساگر شری رگھو ویر جی نے اپنے ہاتھ کمل سے گیدھ راج کے سر کو چھوا۔ شوبھا کے دھام شری رام جی کا مکھ دیکھ کر اس کی سب پیڑ مٹ گئی۔

چوپائی

تب کہہ گیدھ بچن دھر دھیرا۔ سنہو رام بھنجن بھو بھیرا
ناتھ دساتن یہ گت کینہی۔ تیہیں کھل جنک سُتا ہر لینہی

تب گیدھ راج جٹایو نے دھیرج دھر کر یہ بچن کہے۔ ہے جنم مرن سنسار کے بھے کا ناش کرنے والے شری رام جی! سنئیے۔ ہے ناتھ! میری یہ دشا راون نے کی ہے۔ اسی دشٹ نے جانکی جی کو ہر لیا ہے

لے دچھن دسی گیو گوسائیں۔ بلپتی اتی کُرری کی نائیں
درس لاگ پربھو راکھیوں پرانا۔ چلن چہت اب کرپا ندھانا

ہے گوسائیں! وہ سیتا جی کو لے کر دکھشن کی اور گیا ہے۔ کونج کی طرح سیتا جی ولاپ کرتی ہوئی جا رہی تھی۔ ہے پربھو! میں نے آپ کے درشن کرنے کے لئے پرانوں کو روکے رکھا تھا۔ ہے کرپا کے بھنڈار! اب پران نکلا ہی چاہتے ہیں۔

رام کہا تن راکھہو تاتا۔ مکھ مسکائے کہی تیہیں باتا
جا کر نام مرت مکھ آوا۔ ادھمو مکت ہوئے شرتی گاوا

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے تات۔ اپنے شریر کو قائم رکھئے۔ تب جٹایو نے مکھ سے مسکراتے ہوئے یہ بات کہی۔ کہ مرتے سمے جس پربھو کا نام زبان پر آ جانے سے مہا پاپی پرش بھی مکت ہو جاتا ہے۔ ایسا ویدوں کی شرتیوں نے گایا ہے۔

سو مم لوچن گوچر آگے۔ راکھوں دیہہ ناتھ کیہہ کانگے
تن برج تات جاہو مم دھاما۔ دیوں کاہ تمہہ پورن کاما

جن کے من میں سدا دوسروں کو بھلائی کرنے کا خیال رہتا ہے۔ اُن کے لئے اس سنسار میں کچھ بھی دُرلبھ نہیں ہے۔ ہے تات! تم اپنا شریر چھوڑ کر میرے پرم دھام کو جاؤ۔ میں تم جیسے پورن کام کو کیا دُوں؟

دوہا

سیتاہرن تات جنی کہہو پتا سن جائی
جو میں رام تو کل سہت کہہی دسانن آئی

ہے تات! سیتا ہرن کی بات تم جا کر پتا جی سے نہ کہنا۔ بلکہ میں رام ہوں تو دس مکھ راون اپنے کُل سہت وہاں آ کر خود ہی اپنی زبان سے کہیگا۔

(چوپائی)

گیدھ دیہہ تج دھری ہری رُوپا۔ بھوشن بہو پٹ پیت انوپا
سیام گات بسال بھج چاری۔ استتی کرت نین بھر باری

جٹایو نے گیدھ کا شریر تیاگ کر ہری رُوپ دھارن کیا۔ اور بہت سے زیور پہنے اور پیلے لباس پہن لئے۔ شیام شریر ہے۔ وشال چار بھجائیں ہیں۔ نیتروں میں آنند کے آنسو بھر کر وہ بھگوان کی اُستتی کرنے لگا۔

چھند

جے رام رُوپ انوپ نرگن سگن گن پریرک سہی
دس سیس باہو پرچنڈ چنڈ سر منڈن مہی
پاتھو دگات سروج مکھ راجیو آیت لوچنم
نت نومی رام کرپال باہو بسال بھو بھے موچنم

ہے رام جی! آپکی جے ہو۔ آپ کا رُوپ لاثانی ہے۔ آپ نرگن ہیں۔ سگن ہیں۔ اور مایا کے تینوں گُنوں (ست رج تم) کے پریرک سروپ ہیں۔ دس سر والے راون کی پرچنڈ بھجاؤں کو کھنڈ کھنڈ کرنے کیلئے پرچنڈ بان دھارن کرنے والے اور پرتھوی کو سجانے والے (ارتھات پرتھوی کا بھار دُور کرنے والے) جل بھرے میگھ کے سمان سندر شیام شریر دھاری، کمل کے سمان مکھ والے اور لال کمل کے سمان نیتروں والے، وشال بھجاؤں والے اور جنم مرن رُوپی بھے سے چھڑانے والے کرپالو شری رام جی میں آپ کو سدا نمسکار کرتا ہوں۔

چھند - ۲ -

بلم اپریمیم انادم اجم اویکتم ایکم اگوچرم
گوبندم گوپر دوند ہر گیان گھن دھرنی دھرم
جے رام منتر جپنت سنت اننت جن من رنجنم
نت نومی رام اکام پریہ کام آدی کھل دل گنجنم

آپ اتھاہ (اسیم، غیر محدود) بل والے ہیں۔ انادی، اجنما، نرا کار، ادُوتیہ (واحد لاشریک) من بدھی سے پرے ہیں۔ آپ پربرہم، اندریوں سے پرے۔ دُکھ سُکھ جنم مرن آدی دوندوں کو ہرنے والے۔ وگیان گھن اور پرتھوی کو دھارن کرنے والے ہیں۔ جو سنت آپ کے نام کے رام منتر کا جاپ کرتے ہیں۔ اُن انت سیوکوں کے من کو آپ آنند دینے والے ہیں۔ آپ نشکام بھگتوں کے پیارے ہیں اور کام آدی دُشٹ ورتیوں کے دل کو ناش کرنے والے شری رام جی کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

(چھند)

جیہی شرُتی نرنجن برہم بیاپک برج اج کہہ گاوہیں
کر دھیان گیان براگ جوگ انیک مُنی جیہی پاوہیں
سو پرگٹ کرونا کند سوبھا برند اگ جگ موہ ای!
مم ہردہ پنکج بھرنگ انگ اننگ بہو چھبی سوہ ای

جن کو ویدکی شرُتیاں۔ مایا رہت، برہم، ویاپک، نرو کار، اجنما کہہ کر گان کرتی ہیں۔ گیان ویراگ یوگ آدی انیک سادھنوں کا انوشٹھان کر کے مُنی جن جنہیں پراپت کرتے ہیں۔ وہی دیا کے دھام، شوبھا کے دھام پرگٹ ہو کر جڑ چیتن سارے جگت کو (اپنی لیلاؤں دوارا) موہت کر رہے ہیں۔ میرے ہردے کمل کے بھونرا رُوپی انیک انگ انگ میں بہت سے کام دیوؤں کی سندر شوبھا پا رہی ہے۔

جو اگم سگم سبھاو نرمل اسم سم سیتل سدا
پشینتی جم جوگی جتن کر کرت من گو بس سدا
سو رام رما نواس سنتت داس بس تری بھون دھنی
مم اُر بسیؤ سو سمن سنسرتی جاس کیرتی پاونی

دوسرے بھوگی پُرشوں کے لئے) جو اگم ہیں اور (شرزھالو بھگتوں کے لئے جن کی پراپتی) سُگم ہے۔ نرمل سبھاؤ ہیں (دشٹوں کو دنڈ دینا اور بھگتوں کی رکھشا کرنا۔ جن کا ایسا امتیازی سلوک کرنے کا سبھاؤ ہے) وہ بشم ہیں (اور شرناگتوں کے ساتھ بھلے ہی وہ او نچ جل یا نیچ وادھم ہو یا شریشٹھ سب کے ساتھ سمان کیفا وسے برتاؤ کرتے ہیں) اس لئے سم ہیں (دراستو میں بھگوان نرلیپ ہیں۔ سم ندشی ہیں۔ اُنہیں نہ تو کسی سے مُوتن ہے۔ جیسے اگنی ترتویک آئے ہوئے ٹھٹھرتے پُرش کی سردی کو دور کرکے اُسے سکھ پہنچاتی ہے۔ اور جو شہروں کو نہیں اگر چہ اُسے کسی سے نہ دشمنی ہے نہ متر تا اور جو اگیان وش نا اس میں گر جاتی ہیں۔ اُسے بھسم بھی کر دیتی ہے۔ یا جیسے جل پیا سے کی پیاس بجھا کر ترپت کرتا ہے۔ اور اگیان وش پیراتی اس میں ڈوب کر مر جاتے ہیں۔ سار روپ سے ان سارے کرموں کا کرتا جیووں کا سبھاؤ ہے۔ اگنی اور پانی کا کوئی دوش نہیں۔ اور نہ ہی اس امتیازی سلوک سے اگنی اور جل میں کسی پرکار کے امتیازی (اسمانتا) سلوک کرنے میں دوش آتا ہے۔ ویسے ہی منش کے کرموں کا کرتا اس کا اپنا سبھاؤ ہے۔ بھگوان تو اگنی اور جل کی بھانت دشٹوں کو دنڈ اور بھگتوں کو آنند دیتے ہوئے سدا نرلیپ اور سم ہی رہتے ہیں۔ وہ کسی کے گُن دوش سے سنگ نہیں پاتے۔ جیسے کہ گیتا میں بھی تو بھگوان نے کہا ہے "پرمیشور بھوت پرانیوں کے نہ کرتا پن کو اور نہ کرموں کو اور نہ کرموں کے پھل کے سنجوگ کو واستو میں رچتا ہے کنتو پرانیوں اور لوکوں کے اپنے سبھاؤ۔ دھانواس شری رام جی سدا اپنے بھگتوں کے بش میں رہتے ہیں۔ وہ بھگوان میرے ہردے میں نواس کریں۔ جن کی پوتر کیرتی جنم مرن سنسار چکر کا انت کرنے والی ہے۔

دوہا

اپرل بھگتی مانگ بر گیدھ گیئو ہری دھام
تیہی کی کریا جتھو چت رنج کر گینہی رام

انینہ بھگتی کا ور مانگ کر گیدھ راج جٹایو پرم دھام کو سدھار گئے۔ شری رام چندر جی نے داھ کرم سنسکار آدی اُنکی سب کریائیں اپنے ہاتھوں سے کیں۔

چوپائی

کومل چت اتی دین دیالا۔ کارن بنو رگھوناتھ کرپالا
گیدھ ادھم کھگ آمش بھوگی۔ گتی دینہی جو جاچت جوگی

شری رگھوناتھ جی بہت ہی کومل (نرم) چت والے، دین دکھیوں پر دیا کرنے والے ہیں۔ پنچھیوں میں ادھم پنچھی کو وہی شبھ گتی دی۔ جیسے یوگی لوگ مانگتے رہتے ہیں۔

سُنہو اُما تے لوگ ابھاگی۔ ہری تج ہوہیں بشے انوراگی ۲
پُنی سیتہیہ کھوجت دوؤ بھائی۔ چلے بلوکت بن بہتائی

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سنو۔ اُن لوگوں کا کتنا دُربھاگیہ ہے جو بھگوان کو چھوڑ کر وشئے بھوگوں میں پریتی رکھتے ہیں۔ پھر دونو بھائی سیتا جی کو کھوجتے ہوئے آگے چلے۔ وہ گھنے بنوں کو دیکھتے آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔

سنکُل لتا بٹپ گھن کانن۔ بہُ کھگ مرگ تہہ گج پنچانن ۳
آوت پنتھ کبندھ نپاتا۔ تیہیں سب کہی ساپ کے باتا

گھنا بن بیلوں اور درختوں سے اٹا پڑا ہے۔ اُس میں بہت سے پنچھی و پشو، ہاتھی اور شیر رہتے ہیں۔ راستے میں آتے ہوئے بھگوان رام چندر جی نے کبندھ نامی راکشش کو مار ڈالا۔ اس نے اپنے شاپ (بد دعا) کی ساری بات شری رام جی کو کہی۔

دُرباسا موہی دینہی ساپا۔ پربھو پد پیکھ مٹا سو پاپا ۴
سُنو گندھرب کہیوں میں توہی۔ موہی نہ سوہائے برہم کُل دروہی

وہ کہنے لگا۔ کہ دُرواسا جی نے مجھے شاپ دیا تھا۔ پربھو کے چرن کملوں کے درشن کرکے وہ میرا پاپ مٹ گیا۔ شری رام جی نے کہا۔ ہے گندھرو! سنو۔ میں تمہیں یہ جتلا دینا چاہتا ہوں کہ برہم دیتا برہمن کُل سے ویر بھاؤ کرنے والا پرش مجھے اچھا نہیں لگتا ہے۔

دوہا

من کرم بچن کپٹ تج جو کر بھوسر سیو
موہی سمیت برنچی سو لیس تا کیں سب دیو

سن بچن کرم سے کپٹ چھوڑ کر جو پُرش دھرتی کے دیوتا برہم
وتیا براہمنوں کی سیوا کرتا ہے۔ وہ مجھ سمیت برہما شِو آدی
سب دیوتاؤں کو اپنے وش میں کرلیتا ہے۔

کہہ نج دھرم تاہی سمجھاوا۔ نج پد پریتی دیکھ من بھاوا
رگھوپتی چرن کمل سِر ناٗئی۔ گیئو گگن اپنی گتی پائی

شری رام جی نے بھاگوت دھرم اُسے کہہ کر سمجھایا۔ اُسکی اپنے چرنوں میں پریتی دیکھکر بھگوان شری رام جی اس پر بہت پرسن ہوئے آخر شری رگھوناتھ جی کے چرن کملوں میں سر نوا کر وہ اپنے گندھرو سروپ کو پاکر آکاش میں چلا گیا۔

تاہی دیئے گتی رام اُدارا۔ سبری کے آشرم پگ دھارا
سبری دیکھ رام گرہ آئے۔ مُنی کے بچن سمجھ جیہ بھائے

اُدار (فراخدل) رام اُس کو شُبھ گتی دیکر شبری کے آشرم میں پدھارے۔ شری رام جی کو گھر میں آئے دیکھکر مُنی متنگ کے بچنوں کو یاد کرکے وہ من میں بہت ہی پرسن ہوئی۔

شبری بھیلنی تھی۔ وہ نیچ جاتی کی تھی۔ پرنتو وہ بھگوان کی شردھالو بھگت تھی۔ اس لئے بہت سا سماں ڈنڈک بن میں چھپ کر رشیوں مُنیوں کی سیوا میں گذارا تھا۔ جدھر سے رشی لوگ اشنان کرنے جاتے وہ جھاڑو لے کر رشیوں کے آنے سے پہلے پہلے راستہ صاف کردیتی۔ پتھریلی زمین پر ریت بچھا دیتی تاکہ اُن کے چرنوں میں پتھر نہ چبھ جائیں۔ جنگل سے لکڑی کاٹ کر وہ رشیوں کے آشرم میں چھوڑ آتی۔ بہت سا کال وہ رشیوں مُنیوں کی سیوا کرتی رہی۔ آخر متنگ مُنی کو اس پر دیا آئی۔ اُنہوں نے شبری کو بھگوان کے نام کا اُپدیش کیا۔ اور اُسے اپنے آشرم میں ٹھہرنے کے لئے جگہ دی۔ برہم لوک کو جاتے ہوئے رشی اُس سے کہہ گئے کہ تو صبر سے اس آشرم میں بھگوان کا بھجن کرتی رہنا۔ بھگوان رام تیری کُٹیا پر پدھاریں گے۔ اُن کے درشن پاکر تیری جنم مرن کی پھانسی کٹ جائے گی۔ شبری بھگوان کے چرنوں کے پریم میں مگن ہو گئی۔ شبری رام جی کا انتظار کرتے کرتے اُسکا بہت سا سماں بیت گیا۔ پربھو اب آتے ہی ہوں گے۔

کہیں اُن کے پاؤں میں کانٹا نہ لگ جائے۔ یہ سوچ کر شبری ہر روز آشرم سے دُور تک راستہ جھاڑو لے کر صاف کرتی۔ اس پر پانی چھڑکتی۔ آشرم کو ہر روز گوبر سے لیپتی۔ اور مٹی گوبر کی ایک سُندر چوکی بھگوان کے بیٹھنے کے لئے تیار رکھتی۔ جنگل میں جاتی۔ اور وہاں چکھ کر دیکھکر میٹھے پھل توڑ لاتی۔ پھر اُنہیں دونوں میں بھر کر رکھتی۔ اسی طرح بہت سے دن بیت گئے بھگوان کے ویوگ میں شبری پاگلوں کی بھانت بھگوان کے آنے کی انتظار کرتی رہتی۔ مُنی متنگ کے بچنوں پر کہ بھگوان تیری کُٹیا پر پدھاریں گے۔ اُسے پورن وشواس تھا۔ مہاتما لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ تیبر اچھیا (انتہائی رغبت) اور سدھی (کامیابی) میں کوئی انتر نہیں۔ شبری بھگوان کے درشنوں کے لئے جل بن مین کے سمان تڑپ رہی ہے۔ انتریامی بھگوان یہ سب کچھ جانتے تھے انہوں نے جب شبری کے انتہ کرن میں اپنے پرتی سچی پریتی اور درشن کی بے حد تڑپ دیکھی۔ تو وہ لچھمن سمیت شبری کے آشرم پر آئے۔

سرسج لوچن باہُو بسالا۔ جٹا مُکٹ سر اُر بن مالا
سیام گور سُندر دوؤ بھائی۔ سبری پری چرن لپٹائی

کمل کے سمان پربھو شری رام جی کے نیتر ہیں۔ لمبی بھجائیں ہیں۔ سر پر جٹاؤں کا مُکٹ ہے۔ ہردے پر بن مالا پہنے ہوئے ہیں اُن شیام شریر شری رام چندر جی کے اور گور شریر لچھمن جی کے چرنوں میں شبری لپٹ گئی۔

پریم مگن مُکھ بچن نہ آوا۔ پُنی پُنی پد سروج سر ناوا
سادر جل لے چرن پکھارے۔ پُنی سُندر آسن بیٹھارے

وہ پریم میں مگن ہو گئی۔ مُکھ سے کوئی بچن نہیں نکلتا۔ وہ بار بار پربھو کے چرن کملوں میں سر نواتی تھی۔ پانی لے کر بڑی شردھا سے اُس نے پربھو کے چرن دھوئے۔ اور پھر اُن کو سُندر آسن پر بٹھلایا۔

دوہا

کند مول پھل سُرس اتی دیئے رام کہہ آن
پریم سہت پربھو کھائے بارمبار بکھان

پھر اس نے بہت ہی میٹھے رسیلے زالقہ دار کند مُول اور پھل لا کر شری رام جی کو دیئے۔ پربھو شری رام چندر جی نے بار بار اُنکی سراہنا کر کے پریم کے ساتھ کھائے۔

چوپائی

پان جوڑ آگیں بھئی ٹھاڑھی ۔ پربھوہی بلوک پریتی اتی باڑھی
کیہی بدھی استتی کروں تمہاری ۔ ادھم جاتی میں جڑ متی بھاری

پھر شبری ہاتھ جوڑ کر شری رام جی کے آگے کھڑی ہو گئی۔ پربھو کے درشن کر کے اس کا پریم بہت ہی اُمڈ پڑا۔ وہ کہنے لگی۔ میں کس پرکار آپکی استتی کروں۔ میں نیچ جاتی اور بہت ہی موڑھ متی ہوں۔

۲

ادھم تے ادھم ادھم اتی ناری ۔ تنہہ مہہ میں متی مند اگھاری
کہہ رگھوپتی سنو بھامنی باتا ۔ مانیوں ایک بھگتی کر ناتا

استری ادھم سے بھی ادھم ہوتی ہے۔ اُن ادھم سے ادھم استریوں میں بھی میں اتی انت ادھم ہوں۔ اور اُن میں بھی ہے پاپو کے ناش کرنے والے پربھو! میں مند بدھی ہوں۔ شری رگھوناتھ جی نے کہا۔ ہے بھامنی! میری بات سنو۔ میں تو کیول ایک بھگتی کا ہی رشتہ مانتا ہوں۔

۳

جات پانت کُل دھرم بڑائی ۔ دھن بل پرجن گن چترائی
بھگتی ہین نر سوہے کیسا ۔ بن جل بارد دیکھیے جیسا

ذات پات، کُل، دھرم، بڑائی، دھن، بل، پریوار، گُن، عقلمندی۔ ان سب کے ہونے پر بھی بھگتی سے خالی مُنش کیسا لگتا ہے جیسے جل سے خالی بادل دکھائی پڑتا ہے۔

۴

نودھا بھگتی کہوں توہی پاہیں ۔ ساودھان سنو دھرو من ماہیں
پرتھم بھگتی سنتنہ کر سنگا ۔ دوسری رتی مم کتھا پرسنگا

میں تجھ سے اب اپنی نو پرکار کی بھگتی کہتا ہوں۔ تو ساودھان ہو کر سُن! اور اپنے من میں دھارن کر۔ سنتوں کا ست سنگ کرنا پہلی بھگتی ہے۔ میری کتھاؤں کے پرسنگ میں پریم اور شردھا رکھنا یہ دوسری بھگتی ہے۔

دوہا

گُرو پد پنکج سیوا تیسری بھگتی امان
چوتھی بھگتی مم گُن گن کرے کپٹ تج گان

ابھیمان چھوڑ کر سرل ہردے سے گُرو کے چرن کملوں کی سیوا کرنا تیسری بھگتی ہے۔ اور کپٹ چھوڑ کر میرے گُن سموہوں کا گان کرنا چوتھی بھگتی ہے۔

چوپائی

منتر جاپ مم درڑھ بسواسا ۔ پنچم بھجن سو بید پرکاسا
چھٹھ دم سیل برتی بہو کرما ۔ نرت نرنتر سجن دھرما

رام نام کا جاپ اور مجھ میں درڑھ وشواس یہ پانچویں بھگتی ہے۔ جو ویدوں میں پرسدھ ہے۔ اندریوں کو قابو میں کرنا، نیک چلن ہونا، اور بہت کرموں سے ویرکت بھاؤ رکھنا اور لگاتار سجن (نیک دھرماتما) پرشوں کا سا دھرم آچرن کرنا۔ یہ چھٹی بھگتی ہے۔

۲

ساتوں سم موہی مے جگ دیکھا ۔ موتیں سنت ادھک کر لیکھا
آٹھوں جتھا لابھ سنتوشا ۔ سپنے ہوں نہیں دیکھی پر دوشا

سارے سنسار کو سم بھاؤ سے میرا ہی رُوپ سمجھنا۔ اور سنتوں کا مجھ سے بھی زیادہ آدر ستکار کرنا یہ ساتویں بھگتی ہے۔ جو کچھ مل جائے اُسی میں سنتشٹ کرنا۔ اور سپنے میں بھی دوسرے کے دوشوں کو نہ دیکھنا۔ یہ آٹھویں بھگتی ہے۔

۳

نوم سرل سب سن چھل ہینا ۔ مم بھروس ہیہ ہرش نہ دینا
نو مہہ ایکو جنہہ کیں ہوئی ۔ ناری پُرش سچراچر کوئی

سرل سبھاؤ ہونا اور سب کے ساتھ کپٹ رہت برتاؤ کرنا۔ ہردے میں میرا بھروسہ رکھنا اور کسی بھی اوستھا میں ہرش (خوشی) اور دین بھاؤ (بیچارگی، بے بسی و عاجزی) کا نہ ہونا یہ نویں بھگتی ہے۔ ان نو بھگتیوں میں سے جن کے پاس ایک بھی ہوتی ہے۔ وہ چراچر استری پُرش کوئی بھی ہو۔

سوئی اتسیہ پریہ بھامنی موریں ۔ سکل پرکار بھگتی درڑھ توریں
جوگی برند درلبھ گتی جوئی ۔ توکہہ آج سلبھ بھئی سوئی

ہے بھامنی! مجھے وہی پریم پیارا ہے۔ پھر تم میں تو نو پرکار کی بھگتی دیڑھ ہے۔ اس لئے جو اُتم گتی یوگیوں کی منڈلی کو بھی دُرلبھ ہے۔ وہی آج تیرے لئے سُلبھ ہو گئی ہے۔

۵
مم درشن پھل پرم انُوپا۔ جیو پاو نج سہج سرُوپا
جنک سُتا کی سُدھ بھامنی۔ جانہی کہو کری برگامنی

میرے درشن کا سب سے لاثانی پھل یہ ہے۔ کہ جیو اپنے سہج سرُوپ (اپنے آتم سرُوپ) کو پراپت ہو جاتا ہے۔ ہے بھامنی! اب اگر تو ہاتھی کی سی سندر چال چلنے والی جانکی جی کی کچھ خبر دے سکتی ہو۔ تو بتاؤ۔

۶-۷
پمپا سرہی جاہو رگھُورائی۔ تہہ ہوئیہی سُگریو متائی
سو سب کہیہی دیو رگھو بیرا۔ جانت ہُوں پُوچھُو متی دھیرا
بار بار پربھُو پد سرُو نائی۔ پریم سہت سب کتھا سُنائی

شبری نے کہا ہے رگھوناتھ جی! آپ پمپا نامی سرور کو جایئے وہاں جا کر آپ کی سُگریو سے مترتا (دوستی) ہوگی۔ ہے دیو! ہے رگھوبیر! وہ آپ کو سارا حال بتا دے گا۔ آپ سب کچھ جانتے ہوئے بھی مجھ سے پُوچھ رہے ہو۔ بار بار پربھو شری رام جی کے چرنوں میں سر نوا کر پریم کے ساتھ شبری نے سب کتھا سُنائی۔

چھند
کہہ کتھا سکل بلوک ہری مُکھ ہردہ پد پنکج دھرے
تج جوگ پاوک دیہہ ہری پد لین بھئی جہنہ نہیں پھرے
نر بیبدھ کرم ادھرم بہو مت سوک پرد سب تیاگہو
بسواس کر کہہ داس تُلسی رام پد انُو راگہو

ساری کتھا کہہ کر بھگوان کے درشن کر کے ہردے میں اُنکے چرن کملوں کا دھیان دھر کر اور یوگ اگنی سے اپنے شریر کو تیاگ کر وہ بھگوان کے اُس پرم پد میں لین ہو گئی۔ جہاں سے کہ واپس لوٹنا نہیں پڑتا۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں۔ ہے منشو! بہت طرح کے کرم ادھرم اور بہت سے مت متانتر یہ سب شوک دینے والے ہیں۔ ان کا تیاگ کر دو اور وشواس کر کے شری رام جی کے چرنوں میں پریتی کرو۔

دوہا
جاتی ہین اگھ جنم مہی مکت کینہی اسی ناری
مہا مند من سُکھ چہسی ایسے پربھُو ہی بساری

جو نیچ جاتی کی اور پاپیوں کی جنم بھومی تھی۔ ایسی استری کو بھی جنہوں نے مکت کر دیا۔ ارے مہا مُورکھ من! تو ایسے پربھُو کو بھُول کر سُکھ چاہتا ہے۔! ارے مہا مُورکھ من! تو ایسے پربھُو کو بھُول کر کبھی سُکھ نہ ملے گا۔

چوپائی
چلے رام تیاگا بن سوؤُ۔ اتُلت بل نر کیہری دوؤُ
برہی اِو پربھُو کرت بشادا۔ کہت کتھا انیک سنبادا

شری رام جی اس بن کو بھی چھوڑ کر آگے چلے دونوں بھائیوں میں بے پناہ بل ہے۔ اور دونوں ہی منشوں میں شیر ہیں۔ پربھُو استری کے ویوگ میں دُکھی پُرش کی طرح ولاپ کرتے ہیں اور بہت طرح کی کتھائیں اور سنواد (مکالمے) کہتے ہیں۔

۲
لچھمن دیکھ بپن کی شوبھا۔ دیکھت کیہی کر من نہیں چھوبھا
ناری سہت سب کھگ مرگ برندا۔ مانہوں موری کرت ہہیں نندا

ہے لکشمن! بن کی شوبھا کو دیکھو۔ اسے دیکھ کر کس کا من بے چین نہ ہوگا۔ پکشی اور پشوؤں کے جھنڈ سب استریوں سمیت ہیں۔ مانو وہ میری نندا کر رہے ہیں۔

۳
ہم ہی دیکھ مرگ نکر پراہیں۔ مرگیں کہہیں تمہہ کہنہ بھے ناہیں
تمہہ آنند کرہو مرگ جائے۔ کنچن مرگ کھوجن اے آئے

ہمیں دیکھ جب ہرنوں کی ٹولیاں بھاگنے لگتی ہیں تو ہرنیاں اُن سے کہتی ہیں۔ کہ ڈرو نہیں تم تو سادھارن ہرنوں سے پیدا ہوئے ہو۔ اس لئے تم آنند سے وچرو۔ یہ راجکمار تو سونے کے ہرن کو ڈھونڈنے آئے ہیں۔

۴
سنگ لائے کرنی کری لیہیں۔ مانہوں موہی سکھاوَ نو دیہیں
ساستر سُچنتت پُنی پُنی دیکھیے۔ بھوپ سسیوت بس نہیں لیکھیے

باتھی ہتھنیوں کو ساتھ لگا لیتے ہیں۔ مانو مجھے نصیحت کر رہے ہوں۔ (کہ استری کو ہمیشہ ساتھ رکھنا چاہیئے۔) خوب اچھی طرح سے پڑھے ہوئے اور دچارے ہوئے شاستروں کو بھی بار بار دیکھتے رہنا چاہیئے۔ اور اچھی طرح سے جس راجہ کی سیوا کی ہو۔ اُس کو وشی میں نہیں سمجھنا چاہیئے۔

راکھیئے ناری جدپی اُر ماہیں۔ ۵جبتی ساستر نرپتی لس ناہیں
دیکھہو تات بسنت سُہاوا۔ پریا ہین موہی بھیے اُپجاوا

استری کو چاہے ہردے میں ہی کیوں نہ رکھا جائے۔ پرنتو نوجوان استری، شاستر اور راجہ کسی کے وش میں نہیں رہتے ہے تات! دیکھو کیسی سُہاونی بسنت ہے۔ پیاری استری کے بغیر یہ بسنت بھی مجھے ڈراؤنا معلوم ہو رہا ہے۔

بِرہ بِکل بل ہین موہی جانیسی نپٹ اکیل!
سہت بپن مدھکر کھگ مدن کینہہ بگ میل

مجھے استری کے ویوگ سے ویاکُل، نربل اور بالکل اکیلا (تن تنہا) جان کر کامدیو نے بن بھونروں پنچھیوں کو ساتھ لے کر مجھ پر حملہ بول دیا ہے۔

دیکھ گیئو بھراتا سہت تاسُو دوت سُن بات
ڈیرا کینہو منہوں تب کٹک ہٹک من جات

پرنتو جب اُس کے دوت نے یہ دیکھ لیا۔ کہ میں اکیلا نہیں۔ میرے ساتھ میرا بھائی بھی ہے۔ تب اپنے دوت کی بات سُن کر کامدیو نے مانو اپنے لاؤ لشکر کو روک کر ڈیرا ڈال دیا ہے۔

چوپائی

بٹپ بسال لتا اُرجھانی۔ بِبدھ بتان دیئے جنو تانی
کدلی تال بر دھجا پتاکا۔ دیکھ نہ موہ دھیر من جاکا

بڑے بڑے بھاری درختوں میں بیلوں کے الجھاؤ کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مانو طرح طرح کے خیمے لگا دیئے ہیں۔ کیلا اور تاڑ سُندر دھوجا اور پتاکا کے سمان ہیں۔

کوئی دھیرج وان پُرش ہی ان کو دیکھ کر موہت نہ ہوگا۔

۲بِبدھ بھانت پھُولے ترو نانا۔ جنو بانیت بنے بہو بانا
کہنہ کہنہ سُندر بٹپ سُہائے۔ جنو بھٹ بلگ بلگ ہوئی چھائے

بے شمار درخت طرح طرح کے پھولوں سے پھولے ہوئے ہیں۔ مانو علیحدہ علیحدہ وردی پہنے ہوئے بہت سے تیر انداز ہوں۔ کہیں کہیں سُندر درخت شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو یودھا لوگوں نے علیحدہ علیحدہ چھاونی ڈال دی ہو۔

۳کوجت پِک مانہوں گج ماتے۔ ڈھیک مہوکھ اونٹ بسراتے
مور چکور کیر بر باجی۔ پاراوت مرال سب تاجی

کوئلیں کوکو کر رہی ہیں۔ مانو مست جنگی ہاتھی چنگھاڑ رہے ہوں۔ ڈھیک اور مہوکھ پنچھی مانو اونٹ اور خچر ہیں۔ مور، چکور، طوطے، کبوتر اور ہنس مانو سب سُندر گھوڑے ہیں۔

۴تیتر لاوک پد چر جوتھا۔ برنی نہ جائے منوج برُوتھا
رتھ گری سِلا دُندبھی جھرنا۔ چاتک بندی گُن گن برنا

تیتر اور بٹیر مانو پیدل سپاہیوں کی ٹولیاں ہیں۔ کامدیو کی سینا کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ پربتوں کی شلائیں رتھ ہیں اور جھرنے مانو نقارے ہیں۔ پپیہے بھاٹ ہیں۔ جو کامدیو کے گُن سمُوہ کا ورنن کرتے ہیں۔

۵مدھکر مکھر بھیری سہنائی۔ تری بیار بسیٹھیں آئی
چتُرنگنی سین سنگ لینہیں۔ بچرت سب ہی چنوتی دینہیں

بھونروں کی گُنجار مانو بھیری اور شہنائی ہے۔ شیتل مند اور سُگندھت تین پرکار کی ہوا مانو دُوت بن کر آئی ہے۔ اس پرکار چترنگنی سینا کو ساتھ لئے کامدیو مانو سب کو چنوتی (اطلاع جنگ) دیتا ہوا وچر رہا ہے۔

لچھمن دیکھت کام انیکا۔ رہہیں دھیر تنہہ کے جگ لیکا
اِہی کیں ایک پرم بل ناری۔ تیہی تیں اُبر سُبھٹ سوئی بھاری

ہے لکشمن! کامدیو کی اس سینا کو دیکھ کر جو پُرش دھیر بنے

رہتے ہیں۔ (ارتھات جن کا من چنچل نہیں ہوتا جو ستیہ مارگ سے نہیں گرتے) دُنیا میں یودھاؤں میں اُنہیں کی عزت ہوتی ہے اس کامدیو کی فوج میں استری ہی سب سے بلوان یودھا ہے۔ اس سے جو بچ جائے۔ وہی شریشٹھ یودھا ہے۔

دوہا

تات تین اتی پربل کھل کام کرودھ اور لوبھ
مُنی بگیان دھام من کرہیں نمکش مہنہ چھوبھ

ہے تات! کام کرودھ اور لوبھ یہ تین بہت ہی بلوان دشٹ ہیں۔ یہ وگیان کے دھام مُنیوں کے من کو بھی پل بھر میں چلایمان کر دیتے ہیں۔

دوہا

لوبھ کیں اچھا دمبھ بل کام کیں کیول ناری۔
کرودھ کیں پُرش بچن بل مُنی بر کہیں بچاری

لوبھ کو اچھا اور پاکھنڈ کا بل ہے۔ کام کو صرف استری کا بل ہے۔ کرودھ کو کرشٹ بچنوں کا بل ہے۔ شریشٹھ مُنی وچار کر ایسا کہتے ہیں۔

چوپائی

گنا تیت سچراچر سوامی۔ رام اُما سب انتر جامی
کامیہہ کے دینتا دیکھائی۔ دھیر نہہ کیں من برتی دڑھائی

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! شری رام چندر جی پرکرتی کے تینوں گنوں ست راج تم سے پرے ہیں۔ وہ جڑ اور چیتن جگت کے سوامی ہیں۔ اور سب کے ہردوں کی جاننے والے ہیں۔ انہوں نے جو۔۔ دنیاوی پُرشوں کی بھانت استری کے ویوگ میں ولاپ کیا ہے۔ اس سے انہوں نے یہ دکھلایا ہے۔ کہ کامی پُرش استری کے موہ میں پڑھ کر کس قدر دُکھی اور بے بس ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی اس لیلا سے وِرکی (وچار وان) پُرشوں کو یہ اُپدیش دیا ہے۔ کہ وہ من میں اپنے ویرکت بھاؤ کو دڑھ کریں۔ کیوں کہ اُنہوں نے دیکھ لیا ہے کہ کامی پُرش کی موہ کے کارن کیسی درگتی (بدحالی) ہوتی ہے۔

کرودھ منوج لوبھ مد مایا۔ چھوٹہیں سکل رام کی دایا
سو نر اندر جال نہیں بھولا۔ جا پر ہوئے و نٹ انوکولا

کرودھ، کام، لوبھ، اہنکار اور مایا۔ یہ شری رام جی کی دیا سے چھوٹتے ہیں۔ (ارتھات ان سے جیو تبھی چھٹکارا پا سکتا ہے۔ جب کہ اُس پر بھگوان کی بخشش کرپا ہو) جس پُرش پر مایا پتی بھگوان پرسن ہو جاتے ہیں۔ وہ پھر مایا کے جال میں نہیں بھٹک سکتا۔ (ارتھات مایا اُسے گمراہ نہیں کر سکتی۔

اُما کہوں میں انوبھو اپنا۔ ست ہری بھجن جگت سب سپنا
پنی پربھو گئے سرور تیرا۔ پمپا نام سبھگ گمبھیرا

ہے پاربتی! میں اپنے تجربے سے بات کہتا ہوں۔ بھگوان کا بھجن کرنا ہی ستیہ ہے۔ باقی سب جگت سپنے کی طرح مِتھیا ہے پھر پربھو پمپا نامی سرور جو بڑا سندر اور گہرا تھا۔ وہاں گئے۔

سنت ہردے جس نرمل باری۔ باندھے گھاٹ منوہر چاری
جہنہ تہنہ پیہیں ببدھ مرگ نیرا۔ جنو اُدار گرہ جاچک بھیرا

اس سرور کا جل سنت مہاتماؤں کے ہِردے کے سمان نرمل ہے من کو موہنے والے چار گھاٹ اس پر بنے ہوئے ہیں طرح طرح کے پشو اِدھر اُدھر پانی پی رہے ہیں۔ مانو کسی مہادانی کے گھر پر بھکاریوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے۔

دوہا

پُرئنی سگھن اوٹ جل بیگ نہ پائیے مرم
مایا چھن نہ دیکھیے جیسیں نرگن برہم

اس سرور میں گھنے کمل کے پتوں کی اوٹ میں جلدی جل کا پتہ نہیں چلتا۔ جیسے مایا سے ڈھکے رہنے کے کارن نرگن برہم نہیں نظر آتا۔

(دوہا)

سُکھی مین سب ایک رس اتی اگادھ جل ماہیں
جتھا دھرم سیلنہہ کے دن سُکھ سنجُت جاہیں

اس سرور کے بے حد گہرے پانی میں سب مچھلیاں سدا ایک سمان سکھی رہتی ہیں۔ جیسے دھرم شیل پُرشوں کے سب دن سُکھ اور شانتی سے گذرتے ہیں۔

بکسے سرسج نانا رنگا۔ مدھر مکھر گنجت بہُ بھرنگا
بولت جل ککُٹ کل ہنسا۔ پربھو بلوک جنو کرت پرسنسا

اس میں بھانت بھانت رنگ کے کمل کھلے ہوئے ہیں۔ جل کے مرغ اور راج ہنس بول رہے ہیں۔ مانو پربھو شری رام جی کو دیکھ کر اُن کی اُستتی کر رہے ہوں۔

۲ چکرباک بک کھگ سموداۓ۔ دیکھت بنے برنی نہیں جائی
سندر کھگ گن گرا سہائی۔ جات پتھک جنو لیت بُلائی

چکرباک وبگلے آدی پنچھیوں کے گروہ دیکھتے ہی بنتے ہیں اُن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ سندر پنچھیوں کے گروہ کی بانی بڑی سہانی معلوم ہوتی ہے۔ مانو وہ راستے میں جاتے ہوئے مسافروں کو بُلا رہے ہوں۔

۳ تال سمیپ منہہ گرہ چھائے۔ چہو دسی کانن برپ سہائے
چمپک بکل کدمب تمالا۔ پاٹل پنس پراس رسالا

اس سروور کے پاس مُنی لوگوں نے اپنے رہنے کے لئے آشرم بنا رکھے ہیں اس کے چاروں طرف بن کے سندر برکش ہیں چمپا، مولسری، کدمب و تمال و پاٹل کٹھل وڈھاک اور رام وغیرہ

۴ نو پلو کسمت ترو نانا۔ چنچریک پٹلی کر گانا
سیتل مند سگندھ سبھاؤ۔ سنتت بہے منوہر باؤ

بہت پرکار کے برکش نئے نئے پتوں اور پھولوں سے لدے ہوئے ہیں۔ اُن پر بھونروں کی ٹولیاں گنجار رہی ہیں۔ سبھاؤ سے ہی شیتل و مند اور سگندھت تین پرکار کی ہوا چلتی رہتی ہے۔

۵ کوہو کو ہو کوکل دھنی کرہیں۔ سُن رو سرس دھیان مُنی ٹرہیں

کوئلیں کو کو کا شبد کر رہی ہیں۔ اُس کی سُریلی تان کو سُن کر مُنیوں کے دھیان چھوٹ جاتے ہیں۔

پھل بھارن نمی بٹپ سب رہے بھومی نیارائے
پراُپکاری پُرش جیسے نو ہیں سمپتی پلائے ۔۔۴۰۔۔

سب درخت پھلوں کے بوجھ سے جھک کر زمین پر لگ گئے ہیں۔ جیسے پراُپکاری پُرش سمپتی پاکر نمرتا سے جھک جاتے ہیں۔

چوپائی

دیکھ رام اتی رُچر تلاوا۔ مجن کینہہ پرم سُکھ پاوا
دیکھی سُندر ترو بر چھایا۔ بیٹھے انج سہت رگھو رایا

بہت ہی منوہر تالاب کو دیکھ کر شری رام چندر جی نے اشنان کیا۔ اور پرم سُکھ پایا۔ ایک سُندر درخت کی چھایا دیکھ کر شری رگھو ناتھ جی چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت بیٹھ گئے۔

۲ تہہ پُنی سکل دیو مُنی آئے۔ اُستتی کر نج دہام سدھائے
بیٹھے پرم پرسن کرپالا۔ کہت انج سُن کتھا رسالا

پھر وہاں سے سب دیوتا اور مُنی آئے اور پربھو شری راجچندر جی کی استتی کر کے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ کرپالو شری رام جی پرم پرسن بیٹھے ہوئے چھوٹے بھائی لکشمن جی سے رسیلی کتھائیں کہنے لگے۔

۳ برہ ونت بھگونت ہی دیکھی۔ نارد من بھا سوچ بسیکھی
مور ساپ کر انگی کارا۔ سہت رام نانا دُکھ بھارا

بھگوان شری رام جی کو سیتا جی کے وِیوگ میں دُکھی دیکھ کر نارد جی کے من میں بہت ہی سوچ ہُوا۔ وہ من میں وچار کرنے لگے کہ میرے شاپ کو ہی لے کر بھگوان رام نانا پرکار کے دُکھوں کا بوجھ اُٹھا رہے ہیں۔

۴ ایسے پربھو ہی بلوکیوں جائی۔ پُنی نہ بنیتی اس او سرو آئی
یہ بچار نارد کر بینا۔ گئے جہاں پربھو سُکھ آسینا

ایسے دیالو پربھو کو جا کر دیکھوں، پھر ایسا موقع ہاتھ نہیں آئے گا۔ ایسا وچار کر کے نارد جی ہاتھ میں بین لئے وہاں گئے۔ جہاں کہ پربھو رام جی سُکھ اور آنند سے بیٹھے ہوئے تھے۔

۵ گاوت رام چرت مردو بانی۔ پریم سہت بہو بھانت بکھانی
کرت دنڈوت لئے اُٹھائی۔ راکھے بہت بار اُر لائی

وہ پریم کے ساتھ کومل بانی سے بہت پرکار ورنن کر کے شری رام جی کے چرتر کا گان کرتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ ڈنڈوت کرتے ہوئے

دیکھ کر شری رام جی نے انہیں بہت دیر تک چھاتی سے لگائے رکھا۔

سوا گت پوچھ نکٹ بیٹھارے۔ لچھمن سادر چرن پکھارے

پربھو نے نارد جی کی کُشل پوچھ کر اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور لکشمن جی نے بڑے آدر کے ساتھ نارد جی کے چرن دھوئے۔

دوہا

نانا بدھی بنتی کر پربھو پرسن جیہ جان
نارد بولے بچن تب جوڑ سروُرہ پان

تب بہت پرکار سے بنتی کر کے پربھو کو من میں پرسن جان کر نارد جی اپنے ہاتھ کملوں کو جوڑ کر بچن بولے۔

سُنہو اُدار سہج رگھُونائک۔ سُندر اگم سُگم بردائک
دیہو ایک بر مانگیوں سوامی۔ جدپی جانت انترجامی

ہے سبھاؤ سے ہی اُدار دل شری رگھو ناتھ جی! سنئے۔ آپ سندر اور اگم (جن کا پار مشکل سے پایا جاتا ہے۔) ہیں اور سہج ہی بر دینے والے ہیں۔ ہے سوامی! میں آپ سے ایک بر مانگتا ہوں۔ وہ مجھے دیا کیجئے۔ اگرچہ آپ انتریامی ہیں۔ اور سب کچھ جانتے ہیں۔

جانہو مُنی تمہہ مور سبھاؤ۔ ۲ جن سن کبہوں کہ کروں دُراؤ
کون بستو اس پریہ موہی لاگی۔ جو مُنی بر نہ سکہو تمہہ مانگی

شری رام جی نے کہا۔ ہے مُنی! تم میرے سبھاؤ کو جانتے ہی ہو۔ میں بھگت جنوں سے کچھ بھی چھپا کر نہیں رکھتا ہوں۔ مجھے ایسی کون سی وستو پیاری لگتی ہے۔ جو ہے مُنی شریشٹھ! تم مجھ سے نہیں مانگ سکتے ہو۔

جن کہوں کچھ ادیہ نہیں مورین۔ ۳ اس بسواس تجہو جنی بھورین
تب نارد بولے ہرشائی۔ اس بر مانگیوں کروں ڈھٹھائی

میرے پاس ایسی کوئی وستو نہیں جو میں بھگت جنوں کو نہ دے سکوں۔ ایسا وشواس بھول کر بھی نہ چھوڑنا۔ تب نارد جی پرسن ہو کر بولے۔ کہ میں یہ ور مانگنے کی ڈھٹھائی کرتا ہوں۔

جدپی پربھو کے نام انیکا۔ شرتی کہہ ادھک ایک تیں ایکا
رام سکل نامنہہ تے ادھیکا۔ ہوؤ ناتھ اگھ کھگ گن بدھیکا

اگرچہ پربھو کے بہت سے نام ہیں اور وید کہتے ہیں۔ کہ وہ سب ایک سے ایک بڑھ کر ہیں۔ تو بھی ہے سوامی! رام سب ناموں سے بڑھ کر ہو۔ اور پاپ روپی پرندوں کے جھنڈوں کے لئے یہ جلاد کے سمان ہو۔

دوہا

راکا رجنی بھگتی تو رام نام سوئے سوم
اپر نام اُڈگن بمل بسہوں بھگت اُر بیوم

آپ کی بھگتی پورنماشی کی راتری ہے۔ اس میں رام نام ہی پورن چندرما ہو کر بھگتوں کے نرمل ہردیہ آکاش میں نواس کریں۔

دوہا

ایوم استو مُنی سن کہیو کرپا سندھو رگھو ناتھ
تب نارد من ہرش اتی پربھو پد نائیو ماتھ

کرپا ساگر شری رگھو ناتھ جی مُنی نارد سے کہنے لگے۔ "ایسا ہی ہو"، تب نارد جی نے من میں پرسن ہو کر پربھو کے چرنوں میں سر نوایا۔

چوپائی

اتی پرسن رگھو ناتھ ہی جانی۔ پُنی نارد بولے مردو بانی
رام جب پریریو نج مایا۔ موہیہو موہی سُنہو رگھو رایا

شری رگھو ناتھ جی کو بہت ہی پرسن جان کر شری نارد جی پھر کومل بانی سے بولے۔ ہے شری رام جی! جب آپ نے اپنی مایا کو پریرت (ترغیب) کر کے مجھے موہت کیا تھا۔

تب بیاہ میں چاہیوں کینہا۔ ۲ پربھو کیہی کارن کرے نہ دینہا
سُنو مُنی توہی کہیوں سہروسا۔ بھجہیں جے موہی تج سکل بھروسا

تب میں نے بیاہ کرنا چاہا تھا۔ ہے پربھو! کون سے کارن وش آپ نے مجھے بیاہ کرنے نہیں دیا؟ پربھو بولے۔ ہے مُنی! سنو! میں تمہیں بڑی خوشی سے، ساتھ کہتا ہوں۔ کہ جو لوگ سب بھروسوں کو چھوڑ کر صرف مجھ کو ہی بھجتے ہیں۔

کروں سدا تنہہ کے رکھواری۔ ۳ جمی بالک راکھے مہتاری
گہہ سسو بچھ انل اہی دھائی۔ تہہ راکھے جننی ارگائی

مَیں سدا اُنکی ویسے ہی رکھشا کرتا ہُوں ، جیسے ماں اپنے ننھے بیٹے کی رکھشا کرتی ہے۔ جب ننھا زِنڈ کر آگ یا سانپ کو پکڑنے جاتا ہے۔ تو ماتا اُسے زبردستی الگ کر کے بچا لیتی ہے۔

۴

پَرَوڈھ بھئیں تیہی سُت پر ماتا۔ پریتی کرے نہیں پاچھل باتا
موریں پروڈھ تنیہ سم گیانی۔ بالک سُت سم داس امانی

جب ننھا سیانا ہو جاتا ہے تو اُس پر ماتا پریم تو پہلے ہی کی طرح کرتی ہے۔ لیکن پھر وہ پہلے جیسی اس کی رکھوالی کرنے والی بات نہیں رہتی (کیوں کہ وہ اپنی رکھشا آپ کرنے لگتا ہے) گیانی تو میرے سیانے پتر کے سمان ہے اور ابھیمان رہت سیوک میرے ننھے پُتر کے سمان ہے۔

۵

جنہی موربل نج بل تاہی۔ دُہُو کہنہ کام کرودھ رِپُو آہی
یہ بچار پنڈت موہی بھجہیں۔ پائیہُوں گیان بھگتی نہیں تجہیں

میرے بھگت کو تو میرے بل کا ہی سہارا ہے۔ اور گیانی اپنے آتم بل کے آدھار پر ہے۔ پر کام کرودھ رُوپی دشمن تو دونوں کے لئے ہیں۔ (اگیانی کے لئے یہ مشکل ہے۔ کہ اُسے اپنے آتم بل سے ان شترُوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور بھگت کے لئے یہ آسانی ہے۔ کہ وہ سب کچھ بھگوان پر چھوڑ دیتا ہے اور بھگوان اُسکے دشمنوں کا سامنا خود بھگوان کرتے ہیں۔ اور اس طرح اس کی رکھشا کرتے ہیں۔) ایسا وچار کر کے مجھے پنڈت لوگ بھجتے ہیں۔ اور گیان پراپت کر لینے کے بعد بھی بھگتی کو نہیں چھوڑتے۔

دوہا

کام کرودھ لوبھ آدی مد پربل موہ کے دھاری
تنہہ مہنہ اتی دارن دُکھد مایا روپی ناری

کام کرودھ لوبھ اور اہنکار آدی اگیان کی بلوان فوج ہے ان میں مایا روپی استری تو بہت ہی بھیانک دُکھ دینے والی ہے۔

چوپائی

سنو مُنی کہہ پران شرتی سنتا۔ موہ بپن کہنہ ناری بسنتا
جپ تپ نیم جل آشرہ جھاری۔ ہوئے گریشم سوشئے سب ناری

ہے منی ! شنتی، پُران اور سنت کہتے ہیں۔ کہ موہ

رُوپی بن میں استری بسنت رُت کے سمان ہے۔ جپ تپ نیم سمپورن جل کے ستھان ہیں۔ جن کو گرمی بن کر استری پوری طرح سُکھا ڈالتی ہے۔

۲

کام کرودھ مد متسر بھیکا۔ انہہ ہی ہرش پردپرشا ایکا
دُربا سنا کمُد سمُدائی۔ تنہہ کہنہ سرد سدا سُکھدائی

کام کرودھ۔ مد اور حسد آدی مینڈک ہیں۔ استری ایک ماتر موسم برسات رُوپ ہو کر جل برسا کر انہیں پیدا کرنے والی ہے۔ وہ واسنائیں کمُدوں کے جھنڈ ہیں۔ ان کو سدا سُکھ دینے والی یہ استری ہی مانو یہ سرد رُت ہے۔

۳

دھرم سکل سرسیرُوہ بِرندا۔ ہوئے ہم تنہہ ہی دہئے سُکھ مندا
پُنی ممتا جواس بہتائی۔ پلہئے ناری سسر رِتُو پائی۔

سارے دھرم کنول کے جھنڈ ہیں۔ یہ وشئے بھوگوں کا چھن بھر کا سُکھ دینے والی استری موسم سرما ہو کر انہیں جلا ڈالتی ہے۔ پھر ممتا رُوپی جواسا کا بن استری روپی سردی کے موسم کو پا کر ہرا بھرا ہو جاتا ہے۔

۴

تاپ اُلوک نکر سُکھ کاری۔ ناری نبڑ رجنی اندھیاری
بدھی بل سیل ستیہ سب مینا۔ بنسی سم تریہ کہہیں پربینا

پاپ رُوپی اُلوؤوں کے لئے یہ استری سُکھ دینے والی اندھیری کالی رات ہے۔ بدھی بل شیل اور ستیہ یہ سب مچھلیاں ہیں۔ اُنکے لئے یہ استری (پھانسنے والی) بنسی کے سمان ہیں۔ وچاروان پُرش ایسا کہتے ہیں۔

دوہا

اوگن مُول سُول پرد پرمدا سب دُکھ کھان
تاتے کینہہ نوارن مُنی میں یہ جیہ جان

جوان استری اوگنوں کا مُول پیڑا دینے والی اور سب دُکھوں کی کھان ہے اس لئے ہے مُنی ! میں نے ایسا من میں وچار کر تم کو بیاہ کرنے سے روکا تھا۔

یہاں استری جاتی کی نندا اور گھرنا کرنے کا کوئی کا مطلب نہیں ہے۔ کوئی تو پرمارتھ مارگ گامی پُرشوں کے

لئے وِشے بھوگ کی نندا کرتا ہے۔ وِشے بھوگوں میں سب سے پربل
وِشے استری کا سنگ ہے، اِس لئے جو پُرش دن رات کام اندھ
جوان استریوں کے ہی خواب دیکھا کرتے ہیں۔ کوئی اُن کے لئے
یہ کلیان کاری اُپدیش کرتا ہے کہ سدا چاری گرہستیوں کی بھانت
صرف پُتر اُتپتی کے لئے استری کا سنگ کریں اور زیادہ سے
زیادہ برہمچریہ برت کا پالن کریں۔"
کوئی تو کیوں وِشے میں دوش بتلاتا ہے۔ استری جاتی میں نہیں۔

۔ کبیر جی کہتے ہیں۔

چلو چلو سب کوئی کہے پر لاچلیت کوئے
اک کنک اک کامنی دُرگم گھاٹی دوئے
ناری کی جھائیں پڑت اندھا ہوت بھجنگ
کبیرا اُن کی کون گت جو نت ناری کے سنگ

سُن رگھوپتی کے بچن سہائے۔ مُنی تن پُلک نین بھر آئے
کہہو کون پربھو کے اس ریتی۔ سیوک پر ممتا اُرو پریتی

شری رگھوناتھ جی کے سندر بچن سُن کر مُنی نارد کا شریر پُلکت ہو گیا اور نیتروں میں پریم آنسو اُمڈ پڑے۔ وہ من ہی من میں کہتے ہیں۔ کہو تو کس پربھو کی ایسی ریتی ہے جس کی اپنے بھگتوں پر اتنی ممتا اور پریتی ہو۔

جے نہ بھجہیں اس پربھو بھرم تیاگی۔ گیان رنک نر مند ابھاگی
پُنی سادر بولے مُنی نارد۔ سُنہو رام بگیان بسارد

جو منش بھرم کو تیاگ کر پربھو رام جی کا بھجن نہیں کرتے وہ گیان کے کنگال اور ابھاگے (بدنصیب) ہیں۔ نارد مُنی جی پھر آدر کے ساتھ بولے۔ ہے وگیان میں چتر شری رام جی! سُنئے۔

سنتنہہ کے لچھن رگھو بیرا۔ کہہو ناتھ بھو بھنجن بھیرا
سُنو مُنی سنتنہہ کے گُن کہہوں۔ جنہہ تے میں اُن کے بس رہہوں

ہے رگھوبیر! ہے جنم مرن کے بھے کو دور کرنے والے سوامی!
اب آپ مجھے سنتوں کے لکشن کہیئے شری رام جی نے کہا۔ ہے مُنی! سُنو۔ میں سنتوں کے گُن کہتا ہوں۔ جن گُنوں کے کارن میں سنتوں کے وش میں رہتا ہوں۔

کھٹ بکار جت انگھ اکاما۔ اچل اکنچن سُچی سُکھ دھاما
امت بودھ انیہ مت بھوگی۔ ستیہ سار کبی کووِد جوگی
ساودھان مانَد مد ہینا۔ دھیر دھرم گتی پرم پربینا

وہ سنت کام، کرودھ، لوبھ، موہ اور حسد۔ ان چھ دُشمنوں کو جیتے ہوئے نشپاپ، نشکام، شبھ بدھی بھرو تیاگی شریر سے اُنتہ کرن دونوں سے پوتر، سُکھ کے دھام و بے حد بدھیمان نراچھیا و کم خور ستیہ کا پالن کرنے والا۔ کوی ودوان یوگی وساودھان (محتاط) دوسروں کی عزت کرنے والا اہنکار سے رہت و دھیرج وان (مستقل مزاج) دھرم اور چلن میں چتر اور گیان وان۔

دوہا

گُن آگار سنسار دُکھ رہت بگت سندیہہ
تج مم چرن سروج پریہ تنہہ کہُنہ دیہہ نہ گیہہ

گُنوں کے گھر، سنسار کے دُکھوں سے رہت اور جن کی شنکائیں سب مٹ چکی ہیں۔ میرے چرن کملوں کو چھوڑ کر جسے نہ اپنے شریر اور نہ ہی اپنے گھر سے پریتی ہوتی ہے۔

چوپائی

نج گُن شرون سُنت سکچاہیں۔ پر گُن سُنت ادھک ہرکھاہیں
سم سیتل نہیں تیاگہیں نیتی۔ سرل سبھاو سب ہی سن پریتی

جو کانوں سے اپنی تعریف سُنتے میں شرماتے ہیں۔ اور دوسروں کے گُن سُننے سے جو بہت پرسن ہو جاتے ہیں۔ جو سم (متانت) اور شیتل ہیں۔ اور کبھی بھی انصاف کو نہیں چھوڑتے۔ جو سرل سبھاؤ ہیں اور سبھی سے سمان بھاؤ سے پریم کرتے ہیں۔

جپ تپ برت دم سنجم نیما۔ گُرو گوبند بپر پد پریما
شردھا چھما میتری دایا۔ مُدتا مم پد پریتی امایا

جو تپ، جپ و برت، اندریوں کو قابو کئے ہوئے سنیم اور نیم (شرعی پابندی) کے انوسار ورتتے ہیں۔ گرو،

ویرانت وتیا اور وید وان برہمنوں کے چرنوں میں پریم رکھتے ہیں۔ جن میں شرد ہا، کشما، میتری بھاو، دیا اور سنتوش آدی گن ہیں۔ اور جو میرے چرنوں میں سچا اور پوتر پریم رکھتے ہیں۔

۳
برتی بیک بنے بگیا نا ۔ بودھ جتھارتھ بید پرانا
دمبھ مان مدکرہیں نہ کاؤ ۔ بھول نہ دیہیں کمارگ پاؤ

(جن میں ویراگ، وویک، نمرتا، تتو گیان اور وید پران کا سا روپ گیان رہتا ہے جو پاکھنڈ، ابھیمان، اہنکار کبھی نہیں کرتے۔ اور کبھی بھول کر بھی برے مارگ پر قدم نہیں دھرتے۔

۴
گاوہیں سنہیں سدا مم لیلا ۔ ہیتو رہت پرہت رت سیلا
منی سنو سادھن کے گن جیتے ۔ کہہ نہ سکہیں سارد شرتی تے تے

جو سدا میری ہی کتھا جس کو گاتے اور سنتے ہیں۔

خیال سے دوسرے کے ہت میں لگے رہنا ہی جن کا سبھاو ہے۔ ہے منی! سنو۔ سنتوں کے جتنے گن ہیں ان کو سرسوتی جی اور وید بھی نہیں کہہ سکتے (سادھو کی مہما وید نہ جانے)

چھند

کہہ سک نہ سارد سیش نارد سنت پار پنکج گہے
اس دین بندھو کرپال اپنے بھگت گن نج مکھ کہے
سرنائی بار ہیں بار چرنہہ برہم پر نارد گئے
تے دھنیہ تلسی داس آس نہائے جو ہری رنگ رہے

سرسوتی جی اور شیش جی سنتوں کے گنوں کا ورنن نہیں کر سکتے یہ سن کر نارد جی نے بھگوان کے چرن کمل پکڑ لئے۔ دین بندھو (غریب نواز) کرپالو پربھو شری رام چندر جی نے اپنے مکھار بند سے اپنے بھگتوں کے گنوں کا ورنن کیا۔ بار بار بھگوان کے چرنوں میں سر نوا کر نارد جی برہم لوک کو چلے گئے۔ تلسی داس کہتے ہیں کہ وہ پرش دھنیہ ہیں۔ جو سب آشاؤں کو چھوڑ کر صرف پربھو کے رنگ میں ہی رنگے ہوئے ہیں۔

دوہا
راون اری جس پاون گاوہیں سنہیں جے لوگ
رام بھگتی درڑھ پاوہیں بنو براگ جپ یوگ

جو لوگ راون کے دشمن شری رام جی کے پوتر یش کو گاویں گے اور سنیں گے۔ وہ ویراگ جپ اور یوگ کے بنا ہی شری رام جی کی درڑھ (اننیہ) بھگتی کو پراپت کرینگے۔

دوہا
دیپ سکھا سم جبتی تن من جنی ہوسی پتنگ
بھجہی رام تج کام مد کرہی سدا ست سنگ

ہے من! جوان استریوں کا شریر دیپک کی لو کے سمان ہے۔ اس میں بھسم ہونے والا پتنگا نہ بن۔ کام اور اہنکار کو چھوڑ کر شری رام جی کا بھجن کر اور سادھو مہاتما پرشوں کا سدا ست سنگ کر۔

ماس پارائن۔ بائیسواں وشرام
ارنیہ کانڈ سماپت ہوا
تیسرا سوپان سماپت ہوا

چوتھا سوپان!

کِشکندھا کانڈ

कुन्देन्दीवर सुन्दरावित बलौ विज्ञान धामावुभौ
शोभाढ्यौ वरधन्विनौ श्रुतिनुतौ गोविप्र वृन्दप्रियौ
मायामानुष रूपिणौ रघुवरौ सद्धर्मवर्मौ हितौ
सीतान्वेषण तत्परौ पथिगतौ भक्ति प्रदौ तौ हि नः
॥ १ ॥

شلوک

کُندانْدی ور سُندرَ داتی بلَو وگیان دھام اُبھوُ
شوبھاڈھیو ور دھنوِنو شرتی نُتو گو بپر بِندہ پریو
مایا مانُش رُوپنو رگھوُ ورَو سد دھرم ورمو ہِتوَ
سیتا انویشن تت پَرَو پتھِگتو بھگتی پرَدو تو ہی نہ

کُند پھُول کے سمان سُندر گور ورن لکشمن جی اور نیل کمل کے سمان سُندر شیام ورن شری رام چندر جی جو اتی انت (بے حد) بلوان ، وگیان کے دھام ، شوبھا کے دھنی و شریشٹھ دھنش دھاری ہیں ۔ وید جن کی پرشنسا کرتے ہیں ۔ گائے اور برہمنوں کے سمبوہ کے پریمی ہیں ۔ جو مایا سے مُنش رُوپ دھارن کئے ہوئے ست دھرم کی رکھشا کے لئے کوچ روپ ، ست کی بھلائی کرنیوالے اور سیتا جی کی کھوج میں لگے ہوئے راہ چلتے مسافر ، رگھوکُل کے سرشیشٹھ شری رام اور لکشمن جی دونوں بھائی نشچے ہی ہمیں بھگتی دینے والے ہوں ۔

ब्रह्माम्भोधि समुद्भवं कलिमल प्रध्वंसनं चाव्ययं
श्रीमच्छम्भु मुखेन्दु सुन्दरवरे संशोभित सर्वदा
संसारामय भेषजं सुखकरं श्री जानकी जीवनं
धन्यास्ते कृतिनः पिबन्ति सततं श्री राम नामामृतम्

برہم امبھودھی سمُدبھوم کلی مل پردھوسنم چاوئیم
شریمت شمبھو مُکھ اندو سُندر ورے سنشوبھتم سروَدا
سنسارامئے بھیشجم سُکھ کرم شری جانکی جیونم
دھنیہ آستے کرتنہ پبنتی سنتتم شری رام نام امرتم

وید رُوپی سمُندر سے پیدا ہوئے ، کلیگ کے پاپوں کو بالکل نشٹ کر دینے والے اوناشی ، شری شوجی کے سُندر چندر مکھ میں شوبھا پا رہے ۔ جنم مرن رُوپی روگ کی دوائی ، سب کو سکھ دینے والے اور شری جانکی جی کے جیون شری رام نام امرت کا جو نرنتر پان کرتے ہیں (اسے سدا پیتے ہیں) وہ پُنیہ آتما پُرش دھنیہ ہیں ۔

سورٹھا

مُکتی جنم مہی جانی گیان کھان اگھ ہانی کر
جہٰ بس شمبھو بھوانی سو کاسی سیئے کس نہ

اس کاشی جی کا سیون کیوں نہ کیا جائے ؟ جو مُکتی کی جنم بھومی ہے ۔ گیان کی کھان اور پاپوں کا ناش کرنیوالی ہے ۔ جہاں شوجی اور پاربتی جی بستے ہیں ۔

سورٹھا

جرت سکل سُر برند بشم گرل جیہیں پان کیئے

تبہی نہ بھجسی من متد کو کرپال سنکر سرس

بس بھاری ہلاہل زہر سے سب دیوتا گن جل رہے ہیں۔ اُس کو جنہوں نے پی لیا! اے مورکھ من۔ تو اُن شیوجی کو کیوں نہیں بھجتا؟ اُن کے سمان اور کرپالو کون ہے۔؟

چوپائی ۱-۲

آگیں چلے بہوری رگھو رایا۔ رشی موک پربت نیارا یا
تہنہ رہ سچو سہت سگریوا۔ آوت دیکھا اتل بل سینوا
اتی سبھیت کہہ سنو ہنو ماتا۔ پرش جگل بل روپ ندہانا
دھر بٹو روپ دیکھو تیں جائی۔ کہیسو جان جیہ سینن بجھائی

شری رگھوناتھ پھر آگے چلے۔ رشی موک پربت نزدیک آگیا۔ وہاں اپنے وزیر کے ساتھ سگریو رہتے تھے۔ لاثانی بل کی حد شری رام جی اور لکشمن جی کو آتے دیکھ کر وہ بہت ہی ڈر کر ہنومان جی سے کہنے لگے۔ ہے ہنومان! سنو۔ یہ دونوں پرش بل اور روپ کے بھنڈار ہیں۔ تم برہمچاری کا بھیس بنا کر اُن کو جا کر دیکھو۔ اُن کے یہاں آنے کا بھید پوری طرح اپنے من میں جان کر مجھے اشارے سے سمجھا کر کہہ دینا۔

۳
پٹھئے بالی ہوہیں من میلا۔ بھاگوں ترت تجوں یہ سیلا
بپر روپ دھر کپی تہنہ گیئو۔ ماتھ نائے پوچھت اس بھئیو

اگر وہ بالی کے بھیجے ہوئے ہوں اور بُرے ارادے سے یہاں آتے ہوں تو میں فوراً ہی اس پہاڑ کو چھوڑ کر بھاگ جاؤں یہ سن کر ہنومان جی برہمن کا بھیس بنا کر اُن کے پاس گئے۔ اور سر نوا کر اس پرکار پوچھنے لگے۔

۴
کو تمہہ سیامل گور سریرا۔ چھتری روپ پھرہو بن بیرا
کٹھن بھومی کومل پد گامی۔ کون ہیتو بچرہو بن سوامی

ہے سانولے اور گورے شریر والے ویر کشتری روپ میں بن میں پھرنے والے ویرو! آپ کون ہیں! ہے سوامی! سخت پتھریلی زمین پر نازک پاؤں سے چلنے والے آپ کس کارن وحشی بن میں گھوم رہے

مردُل منوہر سندر گاتا۔ سہت دُسہ بن آتپ باتا
کو تمہہ تین دیو مہنہ کو وُ۔ نرناراین کی تمہہ دوؤ

آپ کے سندر کومل اور منوہر انگ ہیں۔ اور آپ بن کی ناقابل برداشت سخت دھوپ اور تیز ہوا کو سہن کر رہے ہیں۔ کیا آپ برہما وشنو مہیش ان تینوں دیوتاؤں میں سے کوئی ہیں۔ یا آپ دونو نر اور نارائین ہیں۔

دوہا
جگت کارن تارن بھو بھنجن دھرنی بھار
کی تمہہ اکھل بھون پتی لینہہ منج اوتار

کیا آپ جگت کے مول کارن اور سارے لوکوں کے سوامی ہیں؟ جنہوں نے پرتھوی کے بھار کو نشٹ کرتے اور لوگوں کو سنسار ساگر سے پار اُتارنے کے لئے منش اوتار دھارن کیا ہے۔

۱
کوشلیس دسرتھ کے جائے۔ ہم پتو بچن مان بن آئے
نام رام پہ لچھمن دوؤ بھائی۔ سنگ ناری سکماری سہائی

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہم کوشل راج شری دسرتھ جی کے پُتر ہیں۔ اور پتا جی کی آگیا کا پالن کرنے کے لئے بن میں آئے ہیں۔ رام اور لچھمن ہم دونو کا نام ہے۔ ہم دونو بھائیوں کے ساتھ میں ایک سندر نازک بدن استری بھی تھی۔

۲
ایہاں ہری نسچر بیدیہی۔ بپر پھرہیں ہم کھوجت تیہی
آپن چرت کہا ہم گائی۔ کہہو بپر نج کتھا بجھائی

یہاں اس بیری یعنی جانکی جی کو راکشش نے ہر لیا ہے۔ ہے برہمن! ہم اُسے ہی ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ ہم نے اپنا سارا احوال آپ سے کہہ دیا ہے۔ اب ہے برہمن! اپنی کتھا آپ ہمیں سمجھا کر کہیئے۔

۳
پربھو پہچان پریئو گہہ چرنا۔ سو سکھ اُما جائے نہیں برنا
پلکت تن مکھ آو نہ بچنا۔ دیکھت رُچر بیش کی رچنا

پربھو شری رام جی کو پہچان کر ہنومان جی ان کے چرنوں میں

گر پڑے ، شیو جی کہتے ہیں ۔ کہ ہے پاربتی ! ہنومان جی کے اسوقت کے سکھ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔ اُن کے شریر کے روئیں کھڑے ہیں ۔ مُکھ سے بچن نہیں نکلتا ۔ وہ پربھو کے سُندر بھیس کی رچنا دیکھ رہے ہیں ۔

۴
پُنی دھیرج دھر استتی کینہی ۔ ہرش ہردے نج ناتھہ ہی چینہی
موہنہ ماؤ میں پوچھا سائیں ۔ تمہہ پوچھہو کس نر کی نائیں

پھر ہنومان جی نے دھیرج دھر کر پربھو کی اُستتی کی ۔ اپنے سوامی کو پہچان لینے پر اُن کے من میں بڑی خوشی ہوئی ۔ وہ شری رام جی سے کہنے لگے ۔ ہے سوامی ! آپ سے میں نے اگر یہ پوچھ لیا کہ آپ کون ہیں ؟ تو میں ایسا پوچھنے میں حق بجانب تھا ۔ کیونکہ میں مانو جاتی اور جڑ بدھی ہونے کے کارن اپنے سوامی کو پہچان نہ سکا ۔ لیکن سادھارن منش کی طرح انتریامی ہوتے ہوئے بھی کیسے پوچھ رہے ہیں ۔

۵
تو مایا بس پھروں بھلانا ۔ تاتے میں نہیں پربھو پہچانا

میں تو آپ کی مایا سے موہت ہوا بھولا بھٹکا پھرتا ہوں اس لئے میں آپ پربھو کو نہیں پہچان سکا ۔

ایک میں مند موہ بس کٹل ہردے اگیان
پُنی پربھو موہی بسار یو دین بندھو بھگوان

ایک تو میں موڑھ بدھی ، موہ سے موہت من کا میلا اگیانی جیو ۔ تس پر ہے پربھو ! آپ دین بندھو بھگوان نے مجھے بھلا دیا ۔ پھر میرا ٹھکانا کہاں ہے ۔

چوپائی
جدپی ناتھ بہو اوگن موریں ۔ سیوک پربھو ہی پرے جن بھوریں
ناتھ جیو تو مایا موہا ۔ سو نستر ہے تمہارے ہی چھوہا

ہے ناتھ ! اگرچہ مجھ میں بہت سے اوگن (بری صفات) ہیں ۔ تو بھی آپ سیوک کو نہ بھولئے ۔ ہے ناتھ ! جیو آپکی مایا سے موہت ہے ۔ وہ صرف آپکی کرپا سے ہی تر سکتا ہے ۔

تا پر میں رگھبیر دوہائی ۔ جانیوں نہیں کچھ بھجن اُپائی
سیوک سُت پتی مات بھروسیں ۔ رہے اسوچ بنے پربھو پوسیں

اس پر ہے رگھوبیر ! میں آپکی قسم کھا کر کہتا ہوں ۔ کہ میں بھجن وغیرہ کچھ نہیں جانتا ۔ پتر ماتا کے اور سیوک سوامی کے بھروسے پر بے فکر رہتا ہے ۔ پربھو کو سیوک کا پالن اور پوشن کرنا ہی پڑتا ہے ۔

۳
اس کہہ پریو چرن اکلائی ۔ نج تن پرگٹ پریتی اُر چھائی
تب رگھوپتی اُٹھائے اُر لاوا ۔ نج لوچن جل سینچ جڑاوا

ایسا کہہ کر ہنومان جی تڑپ کر پربھو کے چرنوں پر گر پڑے ۔ انہوں نے اپنا اصلی شریر دھارن کر لیا ۔ اُن کے ہردے میں پریم چھا گیا ۔ تب اُنہیں اُٹھا کر شری رگھوناتھ جی نے چھاتی سے لگا لیا ۔ اور اپنے نیتروں کے جل سے سینچ کر ہنومان جی کو شانت کیا ۔

۴
سُنو کپی جیہ مانسی جنی اُونا ۔ تیں مم پریہ لچھمن تے دُونا
سمدرشی موہی کہہ سب کوؤ ۔ سیوک پریہ اننیہ گتی سوؤ

شری رام جی نے کہا ۔ ہے کپی ! تم اپنے آپ کو من میں کچھ نہ سمجھو ۔ مجھے تو تم لکشمن جی سے دُگنے پیارے ہو ۔ سب کوئی مجھے سم درشی (سب کو ایک نظر سے دیکھنے والے) کہتے ہیں ۔ پر مجھ کو اپنا بھگت پیارا ہے ۔ کیونکہ وہ مجھ ایک ماتر مجھ کو ہی اپنا پرم سہارا مانتا ہے ۔

دوہا
سو اننیہ جاکیں اس متی نہ ٹرے ہنومنت
میں سیوک سچراچر روپ سوامی بھگونت

اور ہے ہنومان ! اننیہ گتی وہ ہے ۔ جب کہ سیوک کی سدا ایسی دھارنا بنی رہتی ہے کہ میں سیوک ہوں ۔ اور یہ جڑ چیتن جگت میرے سوامی انتریامی کا روپ ہے ۔

دیکھ پون سُت پتی انوکولا ۔ ہردے ہرش بیتی سب سُولا
ناتھ سیل پر کپی پتی رہ ای ۔ سو سگریو داس تو اہی

سوامی کو پرتیت ہوگیا۔ بھیکھ کر یوں سنت ہنومان جی من ہی میں بہت پرسن ہو گئے۔ اُنکی سب بھیراہٹ گئی۔ وہ کہنے لگے۔ ہے ناتھ! اس پربت پر بانر راج سُگریو رہتے ہیں وہ بھی آپ کے سیوک ہیں۔

تیہی سن ناتھ میتری کیجئے۔ دین جان تیہی ابھے کریجے
سو سیتا کر کھوج کرائی۔ جہتہ تہتہ مرکٹ کوٹ پٹھائی

اُس کے ساتھ مل کر آپ دوستی کیجئے۔ اور اُسے بے بس جان کر نربھے کر دیجئے۔ وہ سیتا جی کی کھوج کرا دیگا۔ اور ادہر ادہر کروڑوں بندروں کو کھوج کرنے کے لئے بھیج دیوے گا۔

ایہی بدھی سکل کتھا سمجھائی۔ لئے دوؤ جن پیٹھ چڑھائی
جب سُگریو رام کہنہ دیکھا۔ اتی دھنیہ جنم کر لیکھا

اس پرکار سب باتیں سمجھا کر شری رام اور لکشمن جی دونوں کو ہنومان جی نے اپنی پیٹھ پر چڑھا لیا۔ جب سُگریو جی نے رام جی کو دیکھا۔ تو انہوں نے اپنے جنم کو بہت ہی دھنیہ مانا۔

سادر ملیو نائے پد ماتھا۔ بھینٹیو انج سہت رگھوناتھا
کپی کر من بچار ایہی ریتی۔ کرہیں بدھی موسن اے پریتی

پربھو شری رام جی کے چرنوں میں مستک ٹیک کر سُگریو جی اُن سے بڑے آدر سے ملے شری رگھوناتھ جی لکشمن جی سمیت بھی اُن سے بغل گیر ہوئے۔ سُگریو من میں یہ وچار کر رہے ہیں کہ ہے بدھاتا! کیا یہ مجھ سے پریم بڑھائیں گے؟ (میری دوستی قبول کریں گے۔)

دوہا
تب ہنومنت ابھئے دسی کی سب کتھا سُنائی
پاوک ساکھی دیکر جوری پریتی دڑہ رائی

تب ہنومان جی نے شری رام جی کی کتھا سُگریو سے اور سُگریو کی کتھا رام جی سے کہہ سنائی۔ اور اگنی دیو کی حضوری میں دونوں طرفوں سے پرتگیا کروا کر اُنکی دوستی کو دڑدھ (پکی) کرا دیا۔

چوپائی
کینہی پریتی کچھ بیچ نہ راکھا۔ لچھمن رام چرت سب بھاکھا
کہہ سُگریو نین بھر باری۔ ملیہی ناتھ متھلیس کماری

دونوں نے من میں کچھ بھی چھپا کر نہ رکھا۔ ایک دوسرے سے سچی پریتی کی۔ پھر لکشمن جی نے شری رام جی کا سارا چرتر سُگریو کو کہہ سُنایا۔ سُگریو نے نیتروں میں پریم آنسو بھر کر کہا۔ کہ ہے ناتھ! متھلیس کماری سیتا جی مل جائینگی۔

منترن سہت اہاں ایک بارا۔ بیٹھے رہیوں میں کرت بچارا
گگن پنتھ دیکھی میں جاتا۔ پربس پری بہت بلپاتا

ایک دن اسی پربت پر میں اپنے منتریوں سمیت بیٹھا کچھ وچار کر رہا تھا۔ تب میں نے پرائے وش میں پڑی چیختی چلاتی ولاپ کرتی ہوئی سیتا جی کو آکاش مارگ میں جاتے دیکھا تھا۔

رام رام ہا رام پکاری۔ ہمہی دیکھ دینہیوں پٹ ڈاری
مانگا رام ترت تیہیں دینہا۔ پٹ اُر لائے سوچ اتی کینہا

وہ "ہا رام۔ ہا رام" پکار رہی تھی۔ ہمیں دیکھ کر اس نے ایک بستر گرا دیا تھا۔ شری رام جی نے بستر مانگا۔ تب سُگریو نے فوراً لے کر دیدیا۔ بستر کو چھاتی سے لگا کر پربھو رام جی بہت ہی چنتا میں پڑ گئے۔

کہہ سُگریو سنہو رگھو بیرا۔ تجہو سوچ من آنہو دھیرا
سب پرکار کرہوں سیوکائی۔ جیہی بدھی ملیہی جانکی آئی

سُگریو نے کہا۔ ہے رگھوبیر! چنتا چھوڑ دیجئے۔ من میں دھیرج دھریئے۔ میں سب پرکار آپکی سیوا کروں گا۔ جس اپائے سے کہ جانکی جی آپکو آ کر ملیں۔

دوہا
سکھا بچن سُن ہرشے کرپا سندھو بل سیو
کارن کون بسہو بن موہی کہہو سُگریو

بل کی حد اور کرپا کے سمندر شری رام جی متر سُگریو کے بچن سُن کر بہت پرسن ہوئے اور اس سے پوچھنے لگے۔ کہ ہے سُگریو! مجھے بتاؤ! تمہارے بن میں رہنے کا کیا کارن ہے۔

ناتھ بالی اور میں دوؤ بھائی۔ پریتی رہی کچھ برنی نہ جائی
مے سُت مایاوی تیہی ناؤں۔ آوا سو پربھو ہمرے گاؤں

سُگریو نے کہا۔ ہے ناتھ! بالی اور میں دو بھائی ہیں۔ ہم دونو میں اتنا پریم تھا۔ کہ جس کا ورنن نہیں کیا جاسکتا۔ ہے پربھو! ایک سمے مے دانو کا ایک مایاوی نامی پُتر ہمارے گاؤں میں آیا۔

۲
اردھ راتی پُر دوار پُکارا۔ بالی رِپو بَل سہے نہ پارا
دھاوا بالی دیکھ سو بھاگا۔ مَیں پُنی گیئوں بندھو سنگ لاگا

اس مایاوی نے آدھی رات کے وقت شہر کے دروازے پر آکر للکارا۔ بالی دشمن کے للکارتے اور بل کو برداشت نہ کرسکا۔ بالی اُس کے مقابلے کے لئے دوڑا اُسے دیکھ کر مایاوی بھاگ کھڑا ہُوا میں بھی بھائی کے ساتھ ہولیا۔

۳
گِری بر گُہاں پیٹھ سو جائی۔ تب بالی موہی کہا بُجھائی
پرکھیسو موہی ایک پکھوارا۔ نہیں آوُن تب جانیسو مارا

وہ مایاوی ایک اُتم پربت کی گُپھا میں جا گھسا۔ تب بالی نے مجھے سمجھا کر کہا۔ کہ پندرہ دن یہاں بیٹھ کر میرا انتظار کرنا۔ اگر میں ان پندرہ دنوں میں گپھا سے باہر نہ آیا تو سمجھ لینا کہ میں مارا گیا۔

۴
ماس دِوس تہنہ رہیوں کھراری۔ نِسری رُدھر دھار تہنہ بھاری
بالی ہتیسی موہی مارِیہی آئی۔ سِلا دیئے تہنہ چلیئوں پراہی

ہے شری رام جی! میں مہینہ بھر گپھا کے دوار پر بیٹھا رہا۔ تب اس گپھا میں سے بڑی بھاری خون کی دھار بہہ نکلی۔ تب میں نے سمجھا کہ مایاوی نے میرے بھائی بالی کو مار ڈالا ہے۔ اب آکر مجھے مارے گا۔ اس لئے میں اس گپھا کے دوار پر ایک بڑی بھاری پتھر کی شلا رکھ کر بھاگ آیا۔

۵
منترنہہ پُر دیکھا بِنُو سائیں۔ دِینہیو موہی راج بریائیں
بالی تاہی مارِ گرِہ آوا۔ دیکھ موہی جیہ بھید بڑھاوا

منتریوں نے نگری کو بغیر راجہ کے دیکھا تو مجھکو زبردستی راج دیدیا۔ بالی مایاوی کو مار کر گھر آپہنچا۔ اس نے مجھے راجہ بنا دیکھ کر اپنے من میں بھید بھاو بڑھا لیا۔ (ارتھات اُسے یہ شک گذرا کہ سُگریو نے جان بوجھ کر راج کے لالچ سے گپھا کا دروازہ بند کر کے مجھے باہر آنے سے روکا تھا۔ تاکہ بے کھٹکے راج کرتا رہوں)

۶
رِپو سم موہی مارسی اتی بھاری۔ ہر لینہیسی سربسو اَرُو ناری
تاکیں بھے رگھوبیر کرپالا۔ سکل بھون میں پھِریوں بہالا

اُس نے مجھے دشمن جان کر بہت مارا پیٹا۔ میرا سب گھر بار اور استری بھی چھین لی ہے۔ کرپالو رگھوبیر! میں بالی کے بھے سے سارے لوگوں میں بے حال ہو کر پھرتا رہا۔

۷
اِہاں ساپ بس آوت ناہیں۔ تدپی سبھیت رہوں من ماہیں
سُن سیوک دکھ دین دیالا۔ پھرک اُٹھی دوئے بھجا بسالا

یہاں رشی شراپ کی وجہ سے بالی نہیں آسکتا۔ تو بھی میں من میں ہمیشہ اُس سے ڈرتا رہتا ہوں۔ دین دیال پربھو شری رام چندر جی کی دونو وشال بھجائیں سیوک کے دکھ کو سن کر پھڑکنے لگیں۔

دوہا
سُنو سُگریو مارِہوں بالی ایکہیں بان
برہم رُدر سرنا گت گئیں نہ اُبرہیں پران

انہوں نے سُگریو کو دھیرج بندھاتے ہوئے کہا۔ ہے سُگریو! سُنو۔ میں بالی کو ایک ہی بان سے مار ڈالوں گا۔ برہما اور رُدر کے پاس شرن لینے سے بھی اُس کے پران نہ بچ سکیں گے۔

چوپائی ۱
جے نہ مِتر دُکھ ہوہیں دُکھاری۔ تِنہہ ہی بلوکت پاتک بھاری
نج دُکھ گِری سم رج کر جانا۔ مِترک دُکھ رج میرو سمانا

جو لوگ مِتر کے دکھ سے دکھی نہیں ہوتے۔ اُنکی شکل دیکھنے سے بڑا بھاری پاپ لگتا ہے۔ اپنے تو پہاڑ سے دکھ کو دھول کے سمان جانے اور مِتر کے دھول کے سمان دکھ کو سمیرو پربت کے سمان جانے۔

جنہہ کیں اَس مَتی سہج نہ آئی۔ تے سٹھ کت ہٹھ کرت مِتائی
کُپنتھ نوار سُپنتھ چلاوا۔ گُن پرگٹے اوگُن نہہ دُراوا

جن پُرشوں کو سبھاو سے ایسی بُدھی پراپت نہیں ہوئی۔ وہ

مورکھ متر تا (دوستی) کرنے کا کیول ہٹھ کرتے ہیں۔ متر کو بُرے مارگ سے ہٹا کر اچھے مارگ پر چلانا اور اُس کے گنوں کو چھپانا ہی متر کا کرتویہ ہے۔

۵
دیت لیت من سنگ نہ دھرئی۔ بل انومان سدا ہت کرئی
بپتی کال کرست گُن نیہا۔ شرُتی کہہ سنت متر گُن ایہا

دینے لینے میں من میں شنکا نہ رکھے۔ اپنی شکتی کے مطابق متر کا سدا ہت ہی کرتا رہے۔ بپتا کے سمے تو متر سے پہلے ہی سوگنا پریم، ہمدردی کرنی چاہیئے۔ دھرماتما متر کے یہ لکشن ہیں۔ وید ایسا کہتے ہیں۔

۶
آگیں کہہ مردو بچن بنائی۔ پاچھیں انہت من کُٹلائی
جاکر چت اہی گتی سم بھائی۔ اس کمتر پریہریہیں بھلائی

جو منہ پر کومل بچن بنا بنا کر کہتا ہے۔ اور پیٹھ پیچھے بُرائی کرتا ہے اور من میں بُری بھاونا رکھتا ہے۔ ہے بھائی! جس کا چت سانپ کی چال کے سمان ٹیڑھا ہے۔ ایسے متر کو چھوڑ دینے میں ہی بھلائی ہے۔

۷
سیوک سٹھ نرپ کرپن کناری۔ کپٹی متر سول سم چاری
سکھا سوچ تیاگہو بل موریں۔ سب بدھی گھٹب کاج میں توریں

مورکھ سیوک، کنجوس راجہ، بدچلن استری۔ اور کپٹی متر یہ چاروں شول کے سمان دُکھ دینے والے ہیں۔ ہے متر! میری شکتی پر بھروسہ رکھو اور ساری چنتا کو چھوڑ دو۔ میں ہر طرح سے تمہارے کام آؤں گا۔

کہہ سُگریو سُنہو رگھوبیرا۔ بالی مہابل اتی رن دھیرا
دُندبھی استھی تال دکھرائے۔ بنو پریاس رگھوناتھ ڈھہائے

سُگریو نے کہا۔ ہے رگھوبیر! سُنیئے۔ بالی مہا بلوان اور بہت ہی بھاری یودھا ہے۔ پھر سُگریو نے شری رام جی کو دُندبھی نامی راکشس کی ہڈیاں اور تاڑ کے برکش دکھلائے۔ سُگریو کی تسلی کے لئے بھگوان شری رام جی نے ایک ہی بان سے اُن سب برکشوں کو کاٹ کر گرا دیا۔

دیکھ امت بل باڑھی پریتی۔ بالی بدھب انہہ بھئی پرتیتی
بار بار ناوئی پد سیسا۔ پربھوہی جان من ہرش کپیسا

شری رام جی کا اتھاہ بل دیکھ کر سُگریو کی پریتی بڑھ گئی اور انہیں وشواس ہو گیا۔ کہ پربھو رام جی بالی کو مار سکیں گے۔ وہ بار بار چرنوں میں سر نوانے لگا۔ پربھو کو پہچان کر سُگریو من میں بہت پرسن ہو رہے تھے۔

۸
اپجا گیان بچن تب بولا۔ ناتھ کرپا من بھیئو الولا
سکھ سمپتی پریوار بڑائی۔ سب پرہر کرہوں سیوکائی

جب سُگریو کے من میں گیان بڑھا تب وہ بچن بولے کہ ہے ناتھ آپ کی کرپا سے میرا من شانت ہو گیا ہے، سُکھ، جائداد پریوار اور عزت شہرت سب کا تیاگ کر کے میں صرف آپ کی سیوا کروں گا۔

۹
ئے سب رام بھگتی کے بادھک۔ کہہیں سنت تو پد اوراد ھاک
سترو متر سکھ دُکھ جگ ماہیں۔ مایا کرت پرمارتھ ناہیں

کیوں کہ آپ کے چرنوں کی آرادھنا کرنیوالے سنت مہاتما کہتے ہیں۔ کہ یہ سُکھ سمپتی وغیرہ سب رام جی کی بھگتی کے ورودھی ہیں۔ دُشمن متر سُکھ دُکھ آدی جگت میں جو دوند ہیں وہ سب مایا کا کھیل ہیں۔ واستو میں اُن کی ستا نہیں ہے۔

۱۰
بالی پرم ہت جاسُو پرسادا۔ ملیہو رام تمہہ سمن بشادا
سپنیں جیہی سن ہوئے لرائی۔ جاگیں سمجھت من سکچائی

ہے شری رام جی! بالی تو میرا پرم ہتیشی (بڑا بھاری خیر خواہ) ہے جس کی کرپا سے آپ شوک کا ناش کرنے والے پربھو مجھے ملے اور جس کے ساتھ سپنے میں بھی لڑائی ہو۔ تو جاگنے پر اُس کی یاد کر کے من میں لجا ہو گی کہ سپنے میں ناحق ہی اس سے لڑا۔

۱۱
اب پربھو کرپا کرہو ایہی بھانتی۔ سب تج بھجن کروں دن راتی
سن براگ سنجت کپی بانی۔ بولے بہنسی رام دھنو پانی

ہے پربھو! اب تو آپ اس پر کرپا کیجیے کہ سب کچھ چھوڑ کر دن رات آپ کا بھجن کروں۔ سگریو کی ویراگ بھری بانی سن کر ہاتھ میں دھنش دھارن کرنیوالے شری رام مسکراتے ہوئے بولے:

۱۲ جو کچھ کہہُو ستیہ سب سوئی۔ سکھا بچن مم مرشا نہ ہوئی
نٹ مرکٹ اِو سبھی نچاوت۔ رام کھگیس بید اس گاوت

ہے متر! تم نے جو کچھ کہا سب ٹھیک ہے لیکن میرا بچن جھوٹا نہیں ہو سکتا (ارتھات بالی کے مارنے کی جو بات جو میں نے کہی ہے وہ ضرور پوری ہوگی) کاک بھشنڈی جی گرڑ سے کہتے ہیں۔ کہ ہے پکچھی راج! بھگوان قلندر کے بندر کی طرح سب کو نچاتے ہیں وید ایسا کہتے ہیں)

۱۳ لے سگریو سنگ رگھوناتھا۔ چلے چاپ سائک گہہ ہاتھا
تب رگھوپتی سگریو پٹھاوا۔ گرجسی جائے نکٹ بل پاوا

اس کے بعد شری رگھوناتھ جی ہاتھ میں دھنش بان دھارن کرکے سگریو کو ساتھ لئے چلے۔ تب انہوں نے سگریو کو بالی کے پاس بھیجا۔ وہ شری رام جی کے بل کے بھروسہ پر بالی کے نزدیک جا کر گرجا اور اسے یدھ کے لئے للکارا۔

۱۴ سنت بالی کرودھ آتُر دھاوا۔ گہہ کر چرن ناری سمجھاوا
سنو پتی جنہہ ہی ملیہو سگریوا۔ تے دو بندھو تیج بل سیوا

سنتے ہی بالی کرودھ سے بھر کر تیزی سے دوڑا۔ اس کی استری تارا نے چرن پکڑ کر اسے سمجھانا چاہا۔ کہ ہے ناتھ! سگریو جن سے ملے ہیں۔ وہ دونو بھائی تیج اور بل کی حد ہیں۔

۱۵ کوسلیس سُت لچھمن راما۔ کالہو جیت سکہیں سنگراما

(اودھ نریش دشرتھ جی کے پتر جن سے سگریو ملا ہے) رام اور لکشمن سنگرام میں کال کو بھی جیت سکتے ہیں۔

دوہا

کہہ بالی سنو بھیرو پریہ سمدرسی رگھوناتھ
جوں کدا چی موہی مارہیں تو پنی ہوؤں سناتھ

بالی نے کہا۔ ہے ڈرپوک تارا! سنو شری رگھوناتھ جی سم درشی ہیں۔ (سب کو سمان دیکھنے والے) اور اگر وہ مجھے مار بھی دیں گے تو میری مکتی ہو جائے گی۔

چوپائی

اس کہہ چلا مہا ابھیمانی۔ ترن سمان سگریو ہی جانی
بھڑے اُبھو بالی اتی ترجا۔ مٹھیکا مار مہا دھنی گرجا

ایسا کہہ کر ابھیمانی بالی سگریو کو تنکے کے سمان تچھ سمجھتا ہوا چلا۔ دونو بھائی گتھم گتھا ہو گئے۔ بالی نے سگریو کو بہت دھمکایا۔ اور اس کے ایک گھونسا مار کر گرجا۔

۲ تب سگریو بکل ہوئے بھاگا۔ مشٹی پربار بجر سم لاگا
میں جو کہا رگھوبیر کرپالا۔ بندھو نہ ہوئے مور یہ کالا

تب سگریو گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ بالی کا گھونسا اسے بجر کے سمان لگا۔ اس نے شری رگھوبیر جی سے آکر کہا۔ ہے کرپالو رگھوبیر! میں نے آپ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ کہ بالی میرا بھائی نہیں۔ کنتو میرا کال ہی ہے۔

۳ ایک روپ تمہہ بھراتا دوؤ۔ تیہی بھرم تیں نہیں مارئیوں سوؤ
کر پرسا سگریو سریرا۔ تن بھا کلس گئی سب پیرا

شری رام جی نے کہا۔ تم دونوں بھائی ایک ہی شکل و صورت جیسے ہیں۔ اسی بھرم کے کارن میں نے بالی کو نہیں مارا (ایسا نہ ہو کہ اس کے بدلے دھوکے سے تم مارے جاؤ) پھر شری رگھوناتھ جی نے سگریو کے شریر پر ہاتھ پھیرا جس سے اس کا شریر بجر جیسا ہو گیا۔ اور ساری پیڑا جاتی رہی۔

۴ میلی کنٹھ سمن کے مالا۔ پٹھوا پنی بل دیئی بسالا
پنی نانا بدھی بھئی لڑائی۔ بٹپ اوٹ دیکھیں رگھورائی

تب شری رام جی نے سگریو کے گلے میں پہچان کرنے کے لئے پھولوں کی مالا پہنا دی اور اسے بڑا بھاری بل دے کر پھر بالی کے پاس بھیجا۔ پھر سگریو اور بالی میں بہت طرح سے لڑائی ہوئی۔ شری رگھوناتھ جی درخت کی اوٹ میں کھڑے دیکھ رہے تھے

مورکھ متر تا (دوستی) کرنے کا کیول ہٹھ کرتے ہیں۔ متر کو بُرے مارگ سے ہٹا کر اچھے مارگ پر چلانا اور اُس کے گنوں کو چھپانا ہی متر کا کرتویہ ہے۔

۳

دیت لیت من سنک نہ دھرئی۔ بل انومان سدا ہت کرئی
بپتی کال کرست گن نیہا۔ شرتی کہہ سنت متر گن ایہا

دینے لینے میں من میں شنکا نہ رکھے۔ اپنی شکتی کے مطابق متر کا سدا ہت ہی کرتا رہے۔ بپتا کے سمے تو متر سے پہلے ہی سوگنا پریم، ہمدردی کرنی چاہیئے۔ دھرماتما متر کے یہ لکشن ہیں، وید ایسا کہتے ہیں۔

۴

آگیں کہہ مرد و بچن بنائی۔ پاچھیں انہت من کٹلائی
جاکر چت اہی گتی سم بھائی۔ اس کمتر پریہریہیں بھلائی

جو مُنہ پر کومل بچن بنا بنا کر کہتا ہے۔ اور پیٹھ پیچھے بُرائی کرتا ہے اور من میں بُری بھاونا رکھتا ہے۔ ہے بھائی! جس کا چت سانپ کی چال کے سمان ٹیڑھا ہے۔ ایسے متر کو چھوڑ دینے میں ہی بھلائی ہے۔

سیوک سٹھ نرپ کرپن کناری۔ کپٹی متر سول سم چاری
سکھا سوچ تیاگہو بل موریں۔ سب بدھی گھٹب کاج میں توریں

مورکھ سیوک، کنجوس راجہ، بدچلن استری۔ اور کپٹی متر یہ چاروں شول کے سمان دُکھ دینے والے ہیں۔ ہے متر! میری شکتی پر بھروسہ رکھو اور ساری چنتا کو چھوڑ دو۔ میں ہر طرح سے تمہارے کام آؤں گا۔

۶

کہہ سگریو سنہو رگھوبیرا۔ بالی مہابل اتی رن دھیرا
دُندبھی استھی تال دکھرائے۔ بنو پریاس رگھوناتھ ڈھہائے

سُگریو نے کہا۔ ہے رگھوبیر! سُنیئے۔ بالی مہا بلوان اور بہت ہی بھاری یودھا ہے۔ پھر سُگریو نے شری رام جی کو دُندبھی نامی راکشس کی ہڈیاں اور تاڑ کے برکش دکھلائے سُگریو کی تسلی کے لئے بھگوان شری رام جی نے ایک ہی بان سے اُن سب برکشوں کو کاٹ کر گرا دیا۔

دیکھا امت بل باڑھی پریتی۔ بالی بدھب اب بھئی پرتیتی
بار بار ناوئی پد سیسا۔ پربھو ہی جان من ہرش کپیسا

شری رام جی کا امت بل دیکھ کر سُگریو کی پریتی بڑھ گئی اور انہیں وشواس ہو گیا۔ کہ پربھو رام جی بالی کو مار سکیں گے۔ وہ بار بار چرنوں میں سر نوانے لگا۔ پربھو کو پہچان کر سُگریو من میں بہت پرسن ہو رہے تھے۔

۸

اپجا گیان بچن تب بولا۔ ناتھ کرپا من بھئیو الولا
سکھ سمپتی پریوار بڑائی۔ سب پریہر کر یہوں سیوکائی

جب سُگریو کے من میں گیان بڑھا تب وہ بچن بولے کہ ہے ناتھ آپ کی کرپا سے میرا من شانت ہو گیا ہے۔ سُکھ، جائداد، پریوار اور عزت شہرت سب کا تیاگ کر کے میں صرف آپ کی سیوا کروں گا۔

۹

اے سب رام بھگتی کے بادھک۔ کہہیں سنت تو پد اوُرادھک
سترو متر سُکھ دُکھ جگ ماہیں۔ مایا کرت پرمارتھ ناہیں

کیوں کہ آپ کے چرنوں کی آرادھنا کرنیوالے سنت مہاتما کہتے ہیں۔ کہ یہ سُکھ سمپتی وغیرہ سب رام جی کی بھگتی کے ورودھی ہیں۔ دشمن متر سُکھ دُکھ آدی جگت میں جو دوند ہیں وہ سب مایا کا کھیل ہیں۔ واستو میں اُن کی ستا نہیں ہے۔

۱۰

بالی پرم ہت جاسو پرسادا۔ ملیہو رام تمہہ سمن بشادا
سپنیں جیہی سن ہوئے لرائی۔ جاگیں سمجھت من سکچائی

ہے شری رام جی! بالی تو میرا پرم ہتیشی (بڑا بھاری خیر خواہ) ہے جس کی کرپا سے آپ شوک کا ناش کرنے والے پربھو مجھے ملے اور جس کے ساتھ سپنے میں بھی لڑائی ہو۔ تو جاگنے پر اُس کی یاد کر کے من میں لجا ہو گی کہ سپنے میں ناحق ہی اس سے لڑا۔

۱۱

اب پربھو کرپا کرہو ایہی بھانتی۔ سب تج بھجن کروں دن راتی
سن براگ سنجت کپی بانی۔ بولے بہنسی رام دھنو پانی

ہے پربھو! اب تو آپ اس پرکار کر یا کیجئے کہ سب کچھ چھوڑ کر دن رات آپ کا بھجن کروں۔ سگریو کی ویراگ بھری بانی سن کر ہاتھ میں دھنش دھارن کرنیوالے شری رام مسکراتے ہوئے بولے۔

۱۲ جو کچھ کہیو ستیہ سب سوئی۔ سکھا بچن مم مرشا نہ ہوئی
نٹ مرکٹ اِو سبھی نچاوت۔ رام کھگیس بید اس گاوت

ہے متر! تم نے جو کچھ کہا سب ٹھیک ہے لیکن میرا بچن جھوٹا نہیں ہوسکتا (اوشیانت بالی کے مارنے کی جو بات جو میں نے کہی ہے وہ ضرور پوری ہوگی۔) کاک بھشنڈی جی گرڑ سے کہتے ہیں۔ کہ ہے پکھشی راج! بھگوان قلندر کے بندر کی طرح سب کو نچاتے ہیں وید ایسا کہتے ہیں)

۱۳ لے سگریو سنگ رگھوناتھا۔ چلے چاپ سائک گہہ ہاتھا
تب رگھوپتی سگریو پٹھاوا۔ گرجیسی جائے نکٹ بل پاوا

اس کے بعد شری رگھوناتھ جی ہاتھ میں دھنش بان دھارن کرکے سگریو کو ساتھ لئے چلے۔ تب انہوں نے سگریو کو بالی کے پاس بھیجا۔ وہ شری رام جی کے بل کے بھروسہ پر بالی کے نزدیک جاکر گرجا اور اسے یدھ کے لئے للکارا۔

۱۴ سنت بالی کرودھ آتر دھاوا۔ گہہ کر چرن ناری سمجھاوا
سنو پتی جنہہ ہی ملیٹو سگریوا۔ تے دو بندھو تیج بل سیوا

سنتے ہی بالی کرودھ سے بھر کر تیزی سے دوڑا۔ اس کی استری تارا نے چرن پکڑ کر اسے سمجھانا چاہا۔ کہ ہے ناتھ! سگریو جن سے ملے ہیں۔ وہ دونو بھائی تیج اور بل کی حد ہیں۔

۱۵ کوسلیس ست لچھمن راما۔ کالہو جیت سکہیں سنگراما

اودھ نریش دشرتھ جی کے پتر جن سے سگریو ملا ہے) رام اور لکشمن سنگرام میں کال کو بھی جیت سکتے ہیں۔

دوہا

کہہ بالی سنو بھیرو پریہ سمدرشی رگھوناتھ
جوں کدا چی موہی مارہیں تو پنی ہوؤں سناتھ

بالی نے کہا۔ ہے ڈرپوک تارا! سنو شری رگھوناتھ جی سم درشی ہیں۔ (سب کو سمان دیکھنے والے) اور اگر وہ مجھے مار بھی دیں گے تو میری مکتی ہوجائے گی۔

چوپائی

اس کہہ چلا مہا ابھیمانی۔ ترن سمان سگریوہی جانی
بھرے اُبھو بالی اتی ترجا۔ مٹھیکا مار مہا دھنی گرجا

ایسا کہہ کر ابھیمانی بالی سگریو کو تنکے کے سمان تچھ سمجھتا ہوا چلا۔ دونو بھائی گتھم گتھا ہو گئے۔ بالی نے سگریو کو بہت دھمکایا۔ اور اس کے ایک گھونسا مار کر گرجا۔

۲ تب سگریو بکل ہوئے بھاگا۔ مشٹی پرہار بجر سم لاگا
میں جو کہا رگھوبیر کرپالا۔ بندھو نہ ہوئے مور یہ کالا

تب سگریو گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ بالی کا گھونسا اسے بجر کے سمان لگا۔ اس نے شری رگھوبیر جی سے آکر کہا۔ ہے کرپالو رگھوبیر! میں نے آپ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ کہ بالی میرا بھائی نہیں۔ کنتو میرا کال ہی ہے۔

۳ ایک روپ تمہہ بھراتا دوؤ۔ تیہی بھرم تیں نہیں مارہیوں سوؤ
کر پرسا سگریو سریرا۔ تن بھا کلس گئی سب پیرا

شری رام جی نے کہا۔ تم دونوں بھائی ایک ہی شکل و صورت جیسے ہیں۔ اسی بھرم کے کارن میں نے بالی کو نہیں مارا (ایسا نہ ہو کہ اس کے بدلے دھوکے سے تم مارے جاؤ) پھر شری رگھوناتھ جی نے سگریو کے شریر پر ہاتھ پھیرا جس سے اس کا شریر بجر جیسا ہوگیا۔ اور ساری پیڑا جاتی رہی۔

۴ میلی کنٹھ سمن کے مالا۔ پٹھوا پنی بل دیئی بسالا
پنی نانا بدھی بھئی لڑائی۔ بٹپ اوٹ دیکھیں رگھورائی

تب شری رام جی نے سگریو کے گلے میں پہچان کرنے کے لئے پھولوں کی مالا پہنادی اور اسے بڑا بھاری بل دے کر پھر بالی کے پاس بھیجا۔ پھر سگریو اور بالی میں بہت طرح سے لڑائی ہوئی۔ شری رگھوناتھ جی درخت کی اوٹ میں کھڑے دیکھ رہے تھے

دوہا

بہو چھل بل سگریو کرہیہ ہارا بھے مان
مارا بالی رام تب ہردہ ماجھ سر تان

سگریو نے بہت سے داؤ پیچ کئے۔ لیکن آخر کار وہ بھئے مان کر من میں ہار گیا۔ تب شری رام جی نے تان کر بالی کی چھاتی میں بان مارا۔

پرا بکل مہی سر کے لاگیں۔ پنی اٹھہ بیٹھ دیکھ پربھو آگیں
سیام گات سر جٹا بنائیں۔ ارن نین سر چاپ چڑھائیں

بان کے لگتے ہی بالی تڑپ کر پرتھوی پر گر پڑا۔ لیکن پربھو رام جی کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر بالی پھر اٹھا۔ پربھو کا سانولا شریر ہے سر پر جٹا بنائے ہیں۔ لال نیتر ہیں اور دھنش پر بان چڑھائے ہوئے ہیں۔

۲

پنی پنی چتئے چرن چت دینہا۔ سپھل جنم مانا پربھو چینہا
ہردے پریتی مکھ بچن کٹھورا۔ بولا چتئے رام کی اورا

بار بار بالی نے شری رام جی کی طرف دیکھا۔ اور اپنے من کو انکے چرنوں میں لگا دیا۔ پربھو کو پہچان کر اپنے جنم کو اس نے سپھل مانا۔ اس کے ہردے میں بھگوان کے پرتی پریم ہے۔ پرنتو مکھ میں کٹھور بچن تھے۔ وہ شری رام جی کی طرف دیکھ کر بولا۔

۳

دھرم ہیتو اوترہو گوسائیں۔ مارہو موہی بیادھ کی نائیں
میں بیری سگریو پیارا۔ اوگن کون ناتھ موہی مارا

ہے سوامی! آپ نے دھرم کی رکھشا کرنے کے لئے اوتار لیا ہے۔ پھر مجھے شکاری کی طرح دھوکے سے چھپ کر کیوں مارا! مجھ میں کیا دوش ہے۔ جو آپ نے دشمن سمجھ کر مجھے مار ڈالا۔ اور سگریو کو اپنا متر سمجھ کر اس کی مدد کی۔

۴

انج بدھو بھگنی ست ناری۔ سنو سٹھ کنیا سم اے چاری
انہہ ہی کدرشٹی بلوکے جوئی۔ تاہی بدھیں کچھ پاپ نہ ہوئی

شری رام جی نے کہا۔ ہے مورکھ! سنو۔ چھوٹے بھائی کی استری، بہن، پتر کی استری اور کنیا۔ یہ چاروں سمان ہیں جو انکی طرف بری نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس کو مار دینے میں کچھ بھی دوش نہیں ہے۔

۵

موڑھ توہی اتسیہ ابھیمانا۔ ناری سکھاون کرسی نہ کانا
مم بھج بل آشرت تیہی جانی۔ مارا چہسی ادھم ابھیمانی

ہے موڑھ۔ تجھے اپنے بل پر بے حد ابھیمان ہے۔ تو نے اپنی استری کی بات بھی کان دھر کر نہیں سنی۔ سگریو کو میری بھجاؤں کے بل کی شرن میں آیا ہوا جان کر بھی۔ ہے نیچ ابھیمانی! تو نے اس کو مارنا چاہا۔

دوہا

سنہو رام سوامی سن چل نہ چاتری مور
پربھو اجہوں میں پاپی انت کال گتی تور

بالی نے کہا ہے شری رام جی سنئے۔ آپ سوامی ہیں۔ اس لئے آپ کے سامنے میری چترائی نہیں چل سکتی۔ ہے پربھو! انت کال میں آپکی شرن میں آکر بھی میں پاپی ہی رہ گیا؟

چوپائی

سنت رام اتی کومل بانی۔ بالی سیس پرسیو پج پانی
اچل کروں تن راکھو پرانا۔ بالی کہا سنو کرپا ندھانا

شری رام جی نے بالی کی بہت ہی کومل بانی سن کر اسکے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ اور کہا میں تمہارے شریر کو اچل کر دیتا ہوں۔ تم اپنے پرانوں کو نہ چھوڑو۔ تب بالی نے کہا۔ ہے کرپا ندھان! سنئے۔

۲

جنم جنم منی جتن کراہیں۔ انت رام کہہ آوت ناہیں
جاسو نام بل شنکر کاسی۔ دیت سبہی سم گتی اناسی

منی لوگ جنم جنمانتر انیک پرکار کے سادھن کرتے رہتے ہیں۔ پھر بھی مرنے کے سمے ان کے مکھ سے رام نام نہیں نکلتا۔ جن کے نام کے بل سے شری شوجی کاشی میں سب کو سمان روپ سے مکتی دیتے ہیں۔

(۳)

مم لوچن گوچر سوئی آوا۔ بہوری کہ پربھو اس بنہی بناوا

وہ بھگوان رام خود میری آنکھوں کے سامنے پرگٹ ہو گئے ہیں۔ ہے پربھو! پھر ایسا شبھ اوسر ہاتھ نہ آئے گا

چھند

سونین گوچر جاسو گن نت نیتی کہہ شرتی گاوہیں
جیت پون من گو نرس کر منی دھیان کبہو نک پاوہیں
موہی جان اتی ابھیمان بس پربھو کہیو راکھو شریر ہی
اس کون سٹھ ہٹھ کاٹ سرترو بار کر بیہی ببور ہی

وید نیتی نیتی (یہ بھی نہیں۔ یہ بھی نہیں) کہہ کر جن کا سدا گن گان کرتے ہیں۔ منی لوگ پران من اور اندریوں کو جیت کر اور وشیوں سے نرآسکت کر کے دھیان کرتے ہوئے کبھی کبھاری جن کی جھلک پاتے ہیں۔ وہ ہی پربھو آپ ساکشات میرے سامنے کھڑے ہیں۔ آپ نے مجھے بہت ہی شریر ابھیمانی جان کر کہا۔ کہ تم اپنا شریر رکھ لو۔ بھلا ایسا کون مورکھ ہوگا۔ ہٹھ سے کلپ برکش کو اکھاڑ کر اس سے ببور کانٹے دار جھاڑی) کے درخت کو باڑ کرے گا۔

چھند

اب ناتھ کر کرونا بلو کہو دیہو جو بر مانگیوں
جیہیں جونی جنمو کرم بس تہہ رام پد انو راگیوں۔
یہ تنیہ مم سم بنے بل کلیان پر دپربھو لیجیے
گہہ بانہہ سر نرنائے اپن داس انگد کیجیے۔

ہے ناتھ! اب آپ مجھ پر دیا درشٹی کیجئے۔ اور مجھے منہ مانگا وردان دیجئے۔ کہ میں اپنے کرموں کے انوسار جس بھی یونی میں جنم لوں۔ وہیں میں شری رام جی آپ کے چرنوں میں پریم کروں۔ ہے کلیان کاری پربھو! یہ میرا بیٹا انگد ہے۔ جو نمرتا اور بل میں میرے سمان ہی ہے۔ آپ اسے سویکار کیجئے۔ اور اس کی بانہہ پکڑ کر اسے اپنا سیوک بنایئے۔

دوہا
رام چرن درڑھ پریتی کر بالی کینہہ تن تیاگ
سمن مال جمے کنٹھ تے گرت نہ جانئے ناگ

جیسے ہاتھی کو اپنے گلے سے پھولوں کی مالا گراتے سمے ذرا سی بھی تکلیف نہیں ہوتی۔ ویسے ہی شری رام جی کے چرنوں میں درڑھ پریتی کر کے بالی نے اپنے شریر کو سہج ہی تیاگ دیا۔

چوپائی۔ ۱-۲

رام بالی نج دھام پٹھاوا۔ نگر لوگ سب بیاکل دھاوا
نانا بدھی بلاپ کر تارا۔ چھوٹے کیس نہ دیہہ سنبھارا
تارا بکل دیکھ رگھورایا۔ دینہہ گیان ہر لینہی مایا
چھت جل پاوک گگن سمیرا۔ پنچ رچت اتی ادھم سریرا

شری رام جی نے بالی کو اپنے پرم دھام کو بھیج دیا۔ نگر کے لوگ سب ویاکل ہو کر دوڑے آئے۔ بالی کی استری تارا انیک پرکار سے ولاپ کرنے لگی۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اور اسے اپنے شریر کی ذرا بھی سدھ نہ تھی۔

تارا کو شوک سے ویاکل دیکھ کر شری رگھوناتھ جی نے اسے گیان اپدیش کر کے اس کے موہ کو دور کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ پرتھوی، جل، اگنی، آکاش اور ہوا ان پانچ تتوؤں سے یہ بہت ہی ناچیز شریر رچا گیا ہے۔

۳
پرگٹ سو تن تو آگے سووا۔ جیو نیتہ کیہی لگ تمہ رووا
اپجا گیان چرن تب لاگی۔ لینہیسی پرم بھگتی بر مانگی

وہ شریر تو صاف طور پر تمہارے سامنے سویا پڑا ہے۔ اور جیو آتما نیتہ اوناشی ہے۔ پھر تم کس کے لئے شوک کر رہی ہو (ارتھات جس شریر کو تم بالی سمجھ کر اپنی روپ سے دیکھتی تھی۔ وہ پنچ بھوتوں سے رچا ہوا ہے۔ وہ تو تیرے ہی سامنے پڑا ہے۔ پھر تم کیوں روتی ہو؟ اور اگر اس شریر کے سوامی جیو آتما کو اپنا پتی مانتی ہو۔ تو جیو امر ہے۔ اس لئے بھی تمہارا رونا دھونا ویرتھ ہے) یہ سن کر تارا کے من میں گیان کا پرکاش ہو گیا۔ تب وہ بھگوان کے چرنوں میں گر پڑی۔ اور ان سے پرم بھگتی کا وردان مانگ لیا۔

اما دارو جوشت کی نائیں۔ سبھی نچاوت رام گوسائیں
تب سگریوی آئیسو دینہا۔ مرتک کرم بدھی وت سب کینہا

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی سوامی شری رام چندر جی سب

سنسار کو کٹھ پتلی کی بھانت نچاتے ہیں۔ تب شری رام جی نے سُگریو کو آگیا دی۔ تو اُس نے اپنے بھائی کا ہر تک کام کیا۔

۵

رام کہا انُج ہی سمجھائی۔ راج دیہو سُگریو ہی جائی
رگھوپتی چرن نائے کر ماتھا چلے سکل پریریت رگھو ناتھا

تب شری رام چندر جی نے لکشمن کو سمجھا کر کہا کہ تم جا کر سُگریو کو کشکندھا کا راج سنبھال دو۔ شری رگھو ناتھ جی کی آگیا پا کر سب لوگ اُن کے چرنوں میں مستک نوا کر چلے۔

دوہا

لچھمن تُرت بولائے پُرجن بپر سماج
راج دیہہ سُگریو کہنہ انگد کہنہ جُب راج

لکشمن جی نے فوراً ہی سب نگر نواسیوں کو اور برہمنوں کے سماج کو بُلا لیا۔ اور اُنکے سامنے سُگریو کو راج پد دیدیا اور انگد کو یُوراج پد (جانشین) دیا۔

چوپائی

اُما رام سم ہِت جگ ماہیں۔ گرو پِت مات بندھو پربھو ناہیں
سُر نر مُنی سب کے یہ ریتی۔ سوارتھ لاگ کریں سب پریتی

ہے پاربتی! شری رام چندر جی کے سمان ہِت کرنے والا گرو، پِتا، ماتا، بھائی اور سوامی اس سنسار میں کوئی نہیں ہے۔ دیوتا، منش اور مُنی سب کی یہی ریتی ہے۔ کہ مطلب براری کے لئے سب پریم کرتے ہیں۔

۲

بالی تراس بیاکُل دن راتی۔ تن بہو برن چنتا جر چھاتی
سوئی سُگریو کینہہ کپی راؤ۔ اتی کرپال رگھو بیر سبھاؤ

جو بالی کے بھے سے دن رات پریشان رہتا تھا۔ جس کے شریر میں بہت سے زخم ہو گئے تھے اور جس کی چھاتی چنتا سے جلتی رہتی تھی۔ اُسی سُگریو کو انہوں نے بانروں کا راجہ بنا دیا۔ شری رام چندر جی کا سبھاؤ تو بہت ہی کرپالو ہے۔

۳

جانت ہوں اس پربھو پریہرہیں۔ کاہے نہ بپتی جال نر پرہیں
پُنی سُگریو ہی لینہہ بولائی۔ بہو پرکار نرپ نیتی سکھائی

جو لوگ جانتے ہوئے بھی ایسے پربھو کو تیاگ دیتے ہیں وہ پھر کیوں مصیبتوں کے جال میں پھنسیں؟ پھر رام جی نے سُگریو کو بُلا لیا اور انہیں بہت پرکار سے راج نیتی کا اپدیش کیا۔

۴

کہہ پربھو سنو سُگریو ہرلیسا۔ پُر نہ جاؤں دس چار برلیسا
گت گریکھم برکھا رتو آئی۔ رہہوں نکٹ سیل پر چھائی

پھر پربھو نے کہا۔ ہے بانر راج سُگریو! سنو میں چودہ برس تک گاؤں میں نہیں جاؤں گا۔ موسم گرما ختم ہو گیا ہے اور برسات کا موسم آگیا ہے۔ اس لئے میں تمہارے پاس اس پربت پر ٹھہروں گا۔

۵

انگد سہت کرہو تم راجو۔ سنتت ہردے دھرہو تم کاجو
جب سُگریو بھون پھر آئے۔ رام پربرشن گری پر چھائے

تم انگد سمیت راج کرو۔ اور اپنے ہردے میں میرے کام کا بھی سدا خیال رکھنا اس کے بعد سُگریو گھر لوٹ آئے تب شری رام جی پربرشن پربت پر جا ٹکے۔

دوہا

پرتھم ہیں دیونہہ گری گہا راکھیو رُچر بنائے
رام کرپا ندھی کچھ دن باس کریں گے آئے

پہلے ہی دیوتاؤں نے اُس پربت میں ایک سُندر گپھا بنائی ہوئی تھی۔ اُنہوں نے سوچ رکھا تھا کہ کرپا ندھان بھگوان شری رام چندر جی کچھ دن یہاں آکر ٹھہریں گے۔

چوپائی

سُندر بن کُسمت اتی شوبھا۔ گنجت مدھپ نکر مدھو لوبھا
کند مول پھل پتر سُہائے۔ بھئے بہت جب تے پربھو آئے

پھولوں سے لدا ہوا سُندر بن بڑی ہی شوبھا پا رہا ہے۔ شہد کے لالچ سے بھونروں کی ٹولیاں گنجار کر رہی ہیں۔ جب سے پربھو اس بن میں آئے ہیں تب سے بن میں سُندر کند مول پھل اور پتے بہت زیادہ پیدا ہو گئے۔

۲

دیکھ منوہر سیل انوپا۔ رہے تہہ انج سہت سُر بھوپا
مدھکر کھگ مرگ تن دھر دیوا۔ کریں سِدھ مُنی پربھو کے سیوا

منوہر (دلکش) اور لاثانی بہت کو دیکھکر دیوتاؤں کے راجہ شری رام جی اپنے چھوٹے بھائی لکشمن سمیت وہاں ٹھہر گئے۔ دیوتا، سدھ اور منی بھونروں، پنچھیوں، پشوؤں کے شریر دھارن کر کے پربھو کی سیوا کرنے لگے۔

منگل روپ بھیؤ بن تب تے۔ کینہہ نواس رماپتی جب تے
پھٹک سلا اتی سبھر سُہائی۔ سُکھ آسین تہاں دوؤ بھائی

جب سے لکشمی پتی شری رام جی نے وہاں نواس کیا۔ تب سے وہ بن منگل روپ ہو گیا وہاں ایک سندر چمک دار پتھر کی شلا تھی۔ اس پر دونوں بھائی سُکھ سے بیٹھ گئے۔

کہت انج سن کتھا انیکا۔ بھگتی برتی نرپ نیتی بیبیکا
برشاکال میگھ نبھ چھائے۔ گرجت لاگت پرم سُہائے

شری رام چندر جی بھگتی، ویراگ، راج نیتی اور گیان سمبندھی انیک پرکار کی کتھائیں لکشمن جی سے کہنے لگے۔ برسات کے موسم میں آکاش پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اور وہ گرجتے ہوئے بہت ہی سندر لگتے ہیں۔

دوہا

لچھمن دیکھو مور گن ناچت بارد پیکھ
گرہی برتی رت ہرش جس بشنو بھگت کہنہ دیکھ

ہے لکشمن! دیکھو، یہ مور گن بادلوں کو دیکھ کر کیسے خوشی میں ناچ رہے ہیں۔ جیسے ویراگ وان گرہستی کسی وشنو بھگت کو دیکھ کر پرسن ہوتے ہیں۔

چوپائی ۱

گھن گھمنڈ نبھ گرجت گھورا۔ پریا ہین ڈرپت من مورا
دامنی دمک رہ نہ گھن ماہیں۔ کھل کے پریتی جتھا تھر ناہیں

آکاش میں بادل گھمنڈ کر بڑے زور سے گرج رہے ہیں۔ ان کی اس گھور گرجنا کو سن کر پیاری سیتا جی کے بغیر میرا من ڈر رہا ہے۔ چنچل بجلی چمک کر بادلوں میں ٹھہرتی نہیں۔ اور تھوڑا سی چمکتی ہے۔ پھر چھپ جاتی ہے۔ جیسے دشٹ سبھاؤ منش کی پریتی ٹھہرتی نہیں ہے۔

برکھہیں جلد بھومی نیارائیں۔ ۲ جتھا نوہیں بدھ بدیا پائیں
بوند اگھات سہیں گری کیسیں۔ کھل کے بچن سنت سہہ جیسیں

بادل زمین پر جھک جھک کر بارش برسا رہے ہیں۔ جیسے ودیا پاکر ودوان نمرتا بھاؤ سے جھک جاتے ہیں۔ بوندوں کی چوٹیں پربت کیسے سہن کر رہے ہیں۔ جیسے کہ سنت لوگ دشٹوں کے مندے بچن سہن کرتے ہیں۔

چھدر ندیں بھر چلیں تورائی۔ ۳ جس تھوریہوں دھن کھل اترائی
بھومی پرت بھا ڈھابر پانی۔ جنو جیوہی مایا لپٹانی

چھوٹی ندیوں میں جل نہیں سما رہا۔ وہ جل سے بھر بھر کر اُچھل کر اپنے کناروں کو ڈبوتی ہوئی بہہ رہی ہیں۔ جیسے ست چت آنند سروپ شدھ جیو مایا کے سنگ سے میلا ہو جاتا ہے۔

سمٹ سمٹ جل بھرہیں تلاوا۔ ۴ جمی سدگن سجن پہیں آوا
سرتا جل جل ندھی مہنہ جائی۔ ہوئے اچل جمی جن ہر پائی

جل اکٹھا ہو کر تالابوں میں کیسے بھر رہا ہے جیسے شبھ گن (نیک صفات) ایک ایک کر کے نیک پرشوں کے پاس چلے جاتے ہیں۔ ندیوں کا جل سمندر میں جا کر اس پرکار شانت ہو جاتا ہے۔

دوہا

ہرت بھومی ترن سنکل سمجھ پرہیں نہیں پنتھ
جمی پاکھنڈ باد تیں گپت ہوہیں سدا گرنتھ

گھنے گھاس سے پرتھوی ہری بھری ہو گئی ہے۔ کہ راستہ ہی دکھائی نہیں پڑتا۔ جیسے پاکھنڈ مت کے پرچار سے وید آدک سچے گرنتھ چھپ جاتے ہیں۔

چوپائی

دادر دھن چہو دسا سُہائی۔ بید پڑہیں جنو بٹو سمدائی
نو پلو بھئے بٹپ انیکا۔ سادھک من جس ملیں بیبیکا

مینڈکوں کی آواز چاروں طرف سے آ رہی ایسی سہانی لگتی ہے۔ جیسے ودیارتھیوں کے گروہ وید منتر پڑھ رہے ہوں۔ انیکوں

درختوں میں نئے نئے پتے نکل آئے ہیں جس سے وہ ایسے سرسبز ہوکر خوش نظر آتے ہیں۔ جیسے سادھک کا من گیان پراپت ہوجانے پر ہوجاتا ہے۔

ارک جواس پات بنو بھیئو۔ [۲]جس سُراج کھل اُدیم گیئو
کھوجت کتہوں ملئے نہیں دُھوری۔ کر کے کرودھ جمے دہرم ہی دُوری

مدار اور جواس کے پتے جھڑ گئے ہیں۔ جیسے دہرماتما راجہ کے راج میں دشٹوں کی سرگرمیاں جاتی رہتی ہیں۔ دھول تو کہیں دیکھنے کو بھی نہیں ملتی۔ جیسے کرودھ دہرم کو دور کر دیتا ہے۔

ششی سمپتن سوہ مہی کیسی۔ [۳]اُپکاری کے سمپتی جیسی
نسی تم گھن کھدیوت براجا۔ جنو دمبھن کر ملا سماجا

اَن سے ہری بھری دھرتی کیسے شوبھا پا رہی ہے۔ جیسے پر اُپکاری پُرش کا دھن و مال۔ رات کے گھنے اندھیرے میں جگنو شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو پاکھنڈیوں کا سماج آ جٹا ہو۔

مہا برشٹی چل پھوٹ کیاریں۔ [۴]جمے سُتنتر بھئیں بگریں ناریں
کرشی نراویں چتر کِسانا۔ جمے بُدھ تجہیں موہ مد مانا

بھاری بارش سے کھیتوں کی کیاریں پھوٹ چلی ہیں جیسے آزاد ہوکر استریاں بگڑ جاتی ہیں۔ چتر کسان کھیتوں میں نلائی کر کے گھاس پھوس کو فصل سے باہر نکال کر پھینک رہے ہیں۔ جیسے بدھیمان لوگ موہ، اہنکار اور مان کا تیاگ کر دیتے ہیں۔

دیکھیت چکرباک کھگ ناہیں۔ [۵]کلی ہی پائے جمے دہرم پراہیں
اُوشر برشے ترن نہیں جاما۔ جمے ہری جن ہیہ اُپج نہ کاما

چکوا چکوی پنچھی تو کہیں دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ جیسے کلجگ کو پاکر دہرم بھاگ جاتا ہے۔ صحرا میں بھی بارش ہوتی ہے۔ پر وہاں گھاس تک نہیں جمتی۔ جیسے ایشور بھگت کے ہردے میں کام پیدا نہیں ہوتا۔

[۶]
بِبِدھ جنتو سنکل مہی بھراجا۔ پرجا باڑھ جمے پائے سُراجا
جہنہ تہنہ رہے پتھک تھک نانا۔ جمے اندری گن اُپجیں گیانا

طرح طرح کے کیڑوں مکوڑوں سے بھری ہوئی پرتھوی کیسے شوبھا پا رہی ہے۔ جیسے اچھے راج کو پاکر پرجا بڑھتی ہے (خوشحال ہوتی ہے) بہت پانی کے بڑھنے سے مسافر لوگ ادھر ادھر تھک کر ٹھہر گئے ہیں۔ جیسے گیان وچار کے بڑھنے پر اندریوں کی وشیوں کی اور گتی رُک جاتی ہے۔

کبہوں پربل بہہ مارُت جہنہ تہنہ میگھ بلا ہیں
دوہا جمے کپوت کے اُپجیں کُل سدھرم نساہیں

کبھی کبھی بڑے زور کی ہوا چلنے لگتی ہے اور بادل ادھر اُدھر غائب ہوجاتے ہیں۔ جیسے دُراچاری پُتر کے پیدا ہونے سے کُل کے اُتم دہرم کرم نشٹ ہوجاتے ہیں۔

کبہوں دِوس مہنہ نبڑ تم کبہونک پرگٹ پتنگ
دوہا بنسے اُپجے گیان جمے پائے کُسنگ سُسنگ!!

گھنے بادلوں کے کارن کبھی تو دن میں ہی گھور اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اور کبھی سورج پرگٹ ہوجاتا ہے۔ جیسے بُری صحبت پاکر گیان نشٹ ہوجاتا ہے۔ اور اچھی صحبت (ست سنگ) پانے پر پیدا ہوتا ہے۔

چوپائی
برشا بگت سرد رِتو آئی۔ لچھمن دیکھہو پرم سُہائی
پھولیں کاس سکل مہی چھائی۔ جنو برشا کرت پرگٹ بُڑھائی

ہے لکشمن! دیکھو۔ برکھا رُت چلی گئی۔ اور پرم سُندر سرد رُت آگئی۔ پھولے ہوئے کاس سے ساری پرتھوی چھا گئی ہے۔ مانو برکھا رُت نے کاس روپی سفید بالوں کو پرگٹ کر کے اپنے بڑھاپے کو جتلا دیا ہو۔

[۲]
اُدت اگست پنتھ جل سوشا۔ جمے لوبھہی سوشئے سنتوشا
سرتا سر نرمل جل سوہا۔ سنت ہردے جس گت مد موہا

اگست (ستارے کا نام) نے آکاش میں چڑھتے ہی راستوں کے جل کو ایسے سکھا ڈالا جیسے سنتوش لوبھ کو سکھا ڈالتا ہے۔ ندیوں میں اور تالابوں میں نرمل جل ایسے شوبھا پا رہا ہے۔ جیسے اہنکار اور

اگیان سے رہت سنت مہاتماؤں کا ہردہ نرمل ہو جاتا ہے۔

رس رس سُوکھ سرت سَریانی ۔ ممتا تیاگ کریں جمے گیانی
جان سرو رتو کھنجن آئے ۔ پائے سمے جمے سُکرت سُہائے

ندیوں اور تالابوں کا جل دھیرے دھیرے سوکھ رہا ہے۔ جیسے گیانی پرش ممتا (موہ) کا تیاگ کرتے ہیں۔ سرد رتو کو جان کر کھنجن پنچھی آ گئے۔ جیسے وقت پانے پر پُن کرم اپنا پھل دینے کیلئے پرگٹ ہو جاتے ہیں۔

۵

پنک نہ رینو سوہ اَس دھرنی ۔ نیتی نپن نرپ کے جس کرنی
جل سنکوچ بکل بھئیں مینا ۔ اَبُدھ کٹمبی جمے دھن ہینا

نہ کیچڑ ہے نہ دھول۔ دھرتی صاف ستھری کیسی شوبھا پا رہی ہے۔ جیسے نیتی میں ماہر راجہ کی کرنی شوبھا پاتی ہے۔ پانی کو سوکھتے دیکھ کر مچھلیاں ویاکل ہو رہی ہیں۔ جیسے کوئی مورکھ گرہستی دھن کے بنا ویاکل ہوتا ہے۔

۶

بنو گھن نرمل سوہ اکاسا ۔ ہرجن اِو پرہر سب آسا
کہتہ کہتہ برشتی ساردی تھوری ۔ کوؤ ایک پاو بھگتی جمے موری

بغیر بادلوں کے صاف آسمان ایسا شوبھا پا رہا ہے۔ جیسے ایشور کا بھگت سب آشاؤں کو چھوڑ کر شوبھا پاتا ہے۔ کہیں کسی ستھان میں شرد موسم کی بھی تھوڑی تھوڑی بوندا باندی ہو رہی ہے۔ جیسے کوئی ہی ورلا پرش میری بھگتی کو پاتا ہے۔

چلے ہرش تج نگر نرپ تاپس بنک بھکھاری
دوہا
جمے ہری بھگتی پائے شرم تجہیں آشرمی چاری

موسم کھلا پا کر راجہ لوگ فتحیابی کے لئے، تپسوی تپ کرنے کے لئے، بیوپاری بیوپار کے لئے اور بھکاری بھکشا کے لئے اپنے اپنے مکانوں سے پرسن ہو کر چل دیئے۔ جیسے بھگوان کی بھگتی پا کر چاروں آشرم والے اپنے اپنے آشرموں کے کٹھن سادھنوں کی تکلیف کو چھوڑ دیتے ہیں۔

۱

سُکھی مین جے نیر اگادھا ۔ جمے ہری شرن نہ ایکو بادھا

پھولیں کمل سوہ سر کیسا ۔ نرگن برہم سگن بھئیں جیسا

جو مچھلیاں اتھاہ جل (سمندر) میں ہیں۔ وہ سکھی ہیں۔ جیسے بھگوت شرن میں آجانے پر ایک بھی دکھ نہیں رہتا۔ کمل کے پھولوں سے تالاب کیسے شوبھا پا رہا ہے۔ جیسے نرگن برہم سگن ہونے پر شوبھا پاتا ہے۔

۲

گنجت مدھکر مکھر انوپا ۔ سندر کھگ رَو نانا روپا
چکرباک من دکھ نسی پیکھی ۔ جمے درجن پر سمپتی دیکھی

بھونرے لاثانی شبد کرتے ہوئے گونج رہے ہیں۔ اور پنچھیوں کی طرح طرح کی سندر آواز آ رہی ہے۔ چکوا چکوی رات کو دیکھ کر من میں بہت دکھی ہیں۔ جیسے دشٹ مہاپرش دوسرں کی خوشحالی کو دیکھ کر دکھی ہوتا ہے۔

۳

چاتک رٹت ترشا اتی اوہی ۔ جمے سکھ لہے نہ سنکر دروہی
سرد اتپ نسی سسی اپہرئی ۔ سنت درس جمے پاتک ٹرئی

پپیہا پی پی کی رٹ لگاتا ہے۔ اسے بڑی پیاس ہے۔ جیسے شری شنکر جی کے دروہی (مخالف) کو کبھی سکھ نہیں ملتا۔ وہ سکھ کے لئے چلتا ہے۔ رات کو چندرما سرد رتو کے تاپ کو ہر لیتا ہے۔ جیسے سنتوں کے درشن سے پاپ دور ہو جاتے ہیں۔

۴

دیکھ اندو چکور سمدائی ۔ چتوہیں جمے ہرجن ہری پائی
مسک دنس بینتے ہم ترا سا ۔ جمے دُوج دروہ کئیں کل ناسا

چندرما کو دیکھ کر چکور منڈلی اس پرکار ٹکٹکی لگائے اس کی اور دیکھ رہی ہے۔ جیسے بھگوان کا بھگت بھگوان کے درشن پا کر ٹکٹکی لگائے ان کی اور دیکھتا ہے۔ مچھر اور ڈانس سردی کے بھے سے اس پرکار نشٹ ہو گئے۔ جیسے ودوان برہمنوں کیساتھ ویر کرنے سے کل کا ناس ہو جاتا ہے۔

بھومی جیو سنکل رہے گئے سرد رتو پائے
دوہا
سدگرو ملیں جاہیں جمے سنسے بھرم سمدائے

جیسے سچے گرو کے مل جانے پر سب تنغنکا اور بھرم سموہ کا ناش ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی برسات میں پرتھوی پر جو کیڑے مکوڑے پیدا ہو گئے تھے۔ وہ سب سرد رتو کے آنے پر نشٹ ہو گئے۔

کتھوں ہمتو جوں جیوت ہوئی۔ تات جتن کر آنیئوں سوئی
سگریو ہوں سُدھ مور لسیاری۔ پاداراج کوس پُر ناری

سیتا جی کہیں بھی ہوں۔ اگر وہ زندہ ہونگی۔ تو ہے تات! میں کوشش کر کے انہیں ضرور لاؤں گا۔ راج خزانہ و راجدھانی اور استری پا کر سگریو نے بھی میری سُدھ بھلا دی۔

جیہیں سایک مارا میں بالی۔ تیہیں سر ہتیوں موڑھ کہنہ کالی
جاسو کرپا چھوٹیں مدموہا۔ تا کہنہ اُما کہ سپنے ہوں کوہا

جس بان سے میں نے بالی کو مارا تھا۔ کل اسی بان سے اس موڑھ سگریو کو ماروں گا۔ شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جن کی کرپا سے ابھیمان اور موہ چھوٹ جاتے ہیں۔ اُن بھگوان کو کہیں سپنے میں بھی کرودھ نہیں ہو سکتا۔ یہ تو بھگوان کی نرلیلا کا ایک چمتکار ہے۔

جانہیں یہ چرت منی گیانی۔ جنہہ رگھو بیر چرن رتی مانی
لچھمن کرودھ ونت پربھو جانا۔ دھنش چڑھائے گہے کر بانا

بھگوان شری رگھو بیر جی کی اس لیلا کو وہ منی گیانی لوگ جانتے ہیں۔ جنہوں نے بھگوان کے چرنوں میں پریتی جوڑ لی ہے۔ لکشمن جی نے جب شری رام چندر جی کو غصے میں دیکھا۔ تو انہوں نے دھنش اٹھا کر بان ہاتھ میں پکڑ لیا۔

دوہا

تب انج ہی سمجھاوا رگھوپتی کرونا سیبتو
بھے دیکھائے لے آؤ ہو تات سکھا سگریو

تب دیا کی سیما (حد) شری رگھوناتھ جی نے چھوٹے بھائی لکشمن جی کو سمجھا کر کہا۔ کہ ہے تات! اہتنر سگریو کو صرف ڈرا دھمکا کر یہاں لے آؤ۔ (ارتھات اُسے کوئی گشٹ نہ پہنچانا)

ایہاں پون ست ہرئے بچارا۔ رام کاج سگریو بسارا
نکٹ جائے چرنہہ سر ناوا۔ چار ہو بدھی تیہی کہی سمجھاوا

اُدھر پون کمار شری ہنومان جی نے وچار کیا۔ کہ سگریو نے شری رام جی کے کام کو بھلا دیا ہے۔ انہوں نے سگریو کے پاس جا کر چرنن میں سر نوایا اور چاروں پرکار کی نیتی کہہ کر انہیں سمجھایا۔

سُن سگریو پرم بھے مانا۔ بشئے موہ سر لینہو گیا نا
اب مارت ست دوت سموہا۔ پٹھو جہہ تہہ بانر جوہا

ہنومان جی کے بچن سن کر سگریو بہت ڈر گیا۔ اور کہنے لگا کہ وشیوں نے میرے گیان کو ہر لیا ہے۔ اب ہے پون کمار! جہاں جہاں بانروں کے دل رہتے ہیں۔ وہاں دوتوں کے سموہ کو بھیجو۔

کہہو پاکھ مہنہ آو نہ جوئی۔ مورے کر تاکر بدھ ہوئی
تب ہنومنت بلائے دوتا۔ سب کر کر سنمان بہوتا!

اور سب بانروں کے دلوں کو کہلا بھیجا۔ کہ پندرہ دن کے اندر اندر جو نہ آئے گا۔ وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا۔ تب ہنومان جی نے دوتوں کو بلا کر سب کا بہت آدر کیا۔

بھے ارو پریتی نیتی دکھرائی۔ چلے سکل چرنہہ سر نائی
ایہی اوسر لچھمن پر آئے۔ کرودھ دیکھ جہہ تہہ کپی دھائے

اور انہیں بھے، پریتی اور نیتی بھی دکھلائی، سب دوت چرنوں میں سر نوا کر چلے اتنے میں لکشمن جی بھی نگر میں آ پہنچے۔ اُن کو غصے ہوا دیکھ کر بانر ادھر اُدھر بھاگے۔

دوہا

دھنش چڑھائے کہا تب جار کروں پر چھار
بیاکل نگر دیکھ تب آئیو بالی کمار

لکشمن جی نے دھنش چڑھا کر کہا۔ کہ نگر کو جلا کر ابھی راکھ کئے دیتا ہوں۔ تب نگر کی گھبراہٹ دیکھ کر بالی پتر انگد جی اُن کے پاس آئے۔

چوپائی

چرن نائے سر بنتی کینھی۔ لچھمن ابھے بانہہ تیہی دینھی
کرودھ ونت لچھمن سن کانا۔ کہہ کپیس اتی بھے اکلانا

لکشمن جی کے چرنوں میں سر نوا کر انگد نے بنتی کی تب

لکشمن جی نے بھجا اُٹھا کر کہا۔ ڈرو نہیں۔ سُگریو نے اپنے کانوں سے لکشمن جی کو کرودھ بھرا سُن کر ڈر کے مارے گھبرا کر کہا۔

۲ سُنو ہنومنت سنگ لے تارا۔ کر بنتی سمجھاؤ کمارا
تارا سہت جائے ہنومانا۔ چرن بندی پربھو سجس بکھانا

ہے ہنومان! سنو۔ تم اپنے ساتھ تارا کو لے کر لکشمن جی کے پاس جا کر بنتی کر کے سمجھا بُجھا کر انہیں شانت کرو۔ ہنومان جی نے تارا سمیت جا کر لکشمن جی کے چرنوں کی بندنا کی اور پربھو شری رام جی کے سُندر لش کا ورنن کیا۔

۳ کر بنتی مندر لے آئے۔ چرن پکھارے پلنگ بیٹھائے
تب کپیس چرنہہ سر ناوا۔ گہہ بھج لچھمن کنٹھ لگاوا

وہ دونو بنتی کر کے لکشمن جی کو راج محل میں لے آئے اُن کے چرن دھو کر انہیں پلنگ پر بٹھایا۔ تب سُگریو نے لکشمن جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ بھجا پکڑ کر اُسے لکشمن جی نے گلے لگا لیا

۴ ناتھ بشے سم مد کچھ ناہیں۔ مُنی من موہ کری چھن ماہیں
سُنت بنیت بچن سُکھ پاوا۔ لچھمن تیہی بہو بدھی سمجھاوا

سُگریو نے کہا۔ ہے ناتھ! وشے کے برابر اور کوئی مد نہیں ہے۔ وشے تو چھن بھر میں مُنیوں کے من کو بھی موہت کر دیتا ہے سُگریو جی کے بنتی بھرے بچنوں کو سُن کر لکشمن جی بڑے پرسن ہوئے۔ اور اُن کو بہت پرکار سے سمجھایا۔

۵ پون تنیہ سب کتھا سُنائی۔ جیہی بدھی گئے دوت سمدائی

تب جس پرکار دوتوں کے سموہ چاروں طرف کو بھیجے تھے۔ وہ سب سماچار ہنومان جی نے لکشمن جی کو کہہ سُنایا۔

دوہا
ہرش چلے سُگریو تب انگدادی کپی ساتھ
رام انج آگیں کر آئے جہنہ رگھو ناتھ

تب انگد وغیرہ بانروں کو ساتھ لے کر اور شری رام چندر جی کے چھوٹے بھائی لکشمن جی کو آگے کر کے سُگریو پرسن ہوئے چل دیئے۔ اور جہاں پر کہ شری رگھوناتھ جی تھے۔ وہاں آ پہنچے۔

چوپائی
۱ نائے چرن سر کہہ کر جوری۔ ناتھ موہی کچھ ناہیں کھوری
اتسیہ پربل دیو تو مایا۔ چھوٹے رام کرہو جوں دایا

شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں سر نوا کر اور ہاتھ جوڑ کر سُگریو نے کہا۔ ہے ناتھ میرا کچھ بھی دوش نہیں ہے۔ ہے دیو! آپ کی موہنی مایا بہت ہی بلوان ہے۔ وہ تبھی چھوٹتی ہے جب آپ کی دیا درشٹی ہو۔

۲-۳ بشے بس سُر نر مُنی سوامی۔ میں پانور پشو کپی اتی کامی
ناری نین سر جاہی نہ لاگا۔ گھور کرودھ تم نسی جو جاگا
لوبھ پاس جیہیں گر نہ بندھایا۔ سو نر تمہ سمان رگھورایا
یہ گن سادھن تیں نہیں ہوئی۔ تمہری کرپا پادے کوئی کوئی

ہے سوامی! دیوتا منش، اور مُنی سبھی وشیوں کے آدھین ہیں۔ پھر میں تو پامر پشو مہا نیچ بندر جاتی سبھاؤ سے ہی کام اندھ ہوں استری کا تیر نگاہ جس کو نہیں لگا۔ اور جو کرودھ روپی بھینکر اندھیری رات میں بھی جاگتا رہتا ہے۔ اور حالات جو کرودھ کے قابو میں نہیں آتا۔ اور جس کے گلے میں لوبھ روپی پھانسی نہیں پڑی۔ اور حالات جو کبھی لوبھ کے وش میں نہیں ہوا۔ ایسا منش تو پھر آپ کا ہی روپ ہے منش میں ایسا گن سادھنوں سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جس پر آپ کی کرپا ہو گی۔ وہ ہزاروں میں سے کوئی اسے پراپت کرتا ہے۔

۴ تب رگھوپتی بولے مُسکائی۔ تمہ پریہ موہی بھرت جیمی بھائی
اب سوئے جتن کرہو من لائی۔ جیہیں بدھی سیتا کی سُدھ پائی

تب شری رگھوناتھ جی مسکرا کر بولے۔ ہے بھائی! تم مجھے بھرت جی کی طرح پیارے ہو۔ غور کر کے وہی اُپائے کرو۔ جس اُپائے سے سیتا جی کی کچھ خبر ملے۔

دوہا
ایہی بدھی ہوت تب ہی آئے بانر جوتھ
نانا برن سکل دسی دیکھئے کیس بروتھ

اس پرکار بات چیت ہو رہی تھی۔ کہ اتنے میں بانروں کے

گرہ کے گرد آ گئے۔ وہ بہت ہی رنگوں کے تھے۔ اور جدھر دیکھو سب دشاؤں میں بانروں کے دل کے دل دکھائی دینے لگے۔

چوپائی

بانر کٹک اُما ایں دیکھ۔ سو مورکھ جو کرن چہ لیکھا
آئے رام پد ناوہیں ماتھا۔ نرکھ بدن سب ہوہیں سناتھا

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! بانروں کے اس اپار لشکر کو میں نے دیکھا تھا۔ اُس کی جو گنتی کرنا چاہے وہ مورکھ ہے۔ سب بانر آ کر شری رام جی کے چرنوں میں سر جھکاتے ہیں۔ اور اُنکے سندر مکھ کو دیکھ کر اور اپنے آپ کو اُن کی شرن میں محفوظ دیکھکر پرسن ہوتے ہیں۔

اس کپی ایک نہ سینا ماہیں۔ رام کُشل جیہی پوچھی ناہیں
یہ کچھ نہیں پربھو کے ادھکائی۔ بِسو روپ بیاپک رگھو رائی

اُس لشکر میں ایک بھی ایسا بانر نہ تھا جس سے شری رام جی نے اُس کی کُشل نہ پوچھی ہو۔ پربھو شری رام جی کے لئے یہ کچھ بڑی بات نہیں ہے۔ کیوں کہ وہ وشو روپ اور سرو دیاپک ہیں۔ اور تمام وہ سب دُنیا میں اور سب ستھانوں میں موجود ہیں۔

ٹھاڑے جہنہ تہنہ آئیس پائی۔ کہہ سُگریو سب ہی سمجھائی
رام کاج اُرو مور نہورا۔ بانر جوتھ جاہو چہوں اورا

سب بانر آگیا پاکر اِدھر اُدھر کھڑے ہو گئے تب سُگریو نے سب کو سمجھا کر کہا۔ کہ ہے بانرو! تم سیتا جی کی سُدھ کے لیے چاروں طرفوں میں جاؤ۔ یہ شری رام جی کا کام ہے۔ اور مجھ پر تم لوگوں کا احسان ہے۔

جنک سُتا کہنہ کھوجہو جائی۔ ماس دوس مہنہ آیہو بھائی
اودھی میٹ جو بنو سُدھ پائیں۔ آوے بنہی سو موہی مرائیں

جانکی جی کی تلاش کرو۔ ہے بھائی! مہینے بھر میں واپس لوٹ آنا۔ جو مہینے بھر کی میعاد گذار کر بنا پتہ لگائے ہی لوٹ آوے گا اُسے مروانا ہی پڑے گا۔

دوہا

بچن سُنت سب بانر جہنہ تہنہ چلے تُرنت

تب سُگریو بُلائے انگد نل ہنو منت

سُگریو کی آگیا پاتے ہی سب بانر ادہر اُدہر چاروں طرفوں میں چل پڑے۔ تب سُگریو نے انگد نل اور ہنومان آدی مُکھ یودھاؤں کو بلوایا۔

چوپائی

سُنہو نیل انگد ہنو ماناں۔ جامونت متی دھیر سُجاناں
سکل سُبھٹ مِل دچھن جاہو۔ سیتا سُدھ پوچھیہو سب کاہو

ہے دھیر بدھی اور چتر نیل، انگد، ہنومان اور جامونت! تم سب شریشٹھ ویر دکھن کی طرف جاؤ۔ اور جو جہاں ملے سب کسی سے سیتا جی کا پتہ پوچھو۔

من کرم بچن سو جتن بچارہو۔ رام چندر کر کاج سنوارہو
بھانو پیٹھ سیئے اُر آگی۔ سوامی ہی سرب بھاو چھل تیاگی

من بچن اور کرم سے سیتا جی کا پتہ لگانے کا ہی اُپائے سوچنا اس پرکار شری رام جی کے اس کام کو سپھل کرنا۔ سورج کو پیٹھ سے اور اگنی کو سامنے سے سیون کرنا چاہئے لیکن سوامی کی سیوا تو چھل چھوڑ کر من بچن کرم سب طرح سے سچے بھاؤ سے کرنی چاہئے۔

تج مایا سیئے پرلوکا۔ مٹہیں سکل بھو سنبھو سوکا
دیہہ دھرے کر یہہ پھل بھائی۔ بھجئے رام سب کام بِہائی

سنسار کے وِشے بھوگوں (نیادی عیش و عشرت) کو چھوڑ کر سوامی کی سیوا کرنا آدی شریشٹھ سادھنوں کا انوشٹھان کرکے پرلوک کو سُدھارنا چاہئے۔ جس سے جنم مرن روپی سنسار ساگر سے پیدا ہوئے سنتاپ مٹ جائیں۔ ہے بھائی! جنم لینے کا یہی اُتم پھل ہے۔ کہ سب کاماناؤں کو چھوڑ کر شری رام جی کا بھجن کیا جائے۔

سوئے گُن گیہ سوئی بڑ بھاگی۔ جو رگھو بیر چرن انوراگی
آئیس ماگ چرن سرُ نائی۔ چلے ہرش سُمرت رگھو رائی

وہی گُن وان ہے اور وہی سو بھاگیہ وان (خوش قسمت) ہے۔ جو شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں پریتی رکھتا ہے۔ آگیا مانگ کر اور چرنوں میں سر جھکا کر شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے۔

انگد آدی ویر پرستن ہو کر چلے ۔

۵ پاچھیں پون تنینہ بہرونادا ۔ جان کاج پربھو نکٹ بلاوا
پرسا سیس سروکرہ پانی ۔ کر مدرکا دینہی جن جانی

سب کے پیچھے پون کمار شری ہنومان جی نے سرنوایا ۔ شری رام جی نے کاریہ کا وچار کر کے انہیں اپنے پاس بلا لیا ۔ اپنا ہاتھ کمل ہنومان جی کے سر پر پھیرا ۔ اور انہیں اپنا سیوک جان کر اپنے ہاتھ کی انگوٹھی اوتار کر دی ۔

۶ بہہ پرکار سیتہی سمجھائیہو ۔ کہہ بل برہ بیگ تمہہ آئیہو
ہنومت جنم سپھل کر مانا ۔ چلیؤ ہردے دھر کرپا ندھانا

شری رام جی نے ودا ع کرتے وقت ہنومان جی کو کہا ۔ کہ تم بہت پرکار سے سیتا جی کو سمجھانا ۔ میرے بل کا ورنن کر کے انہیں دھیرج دینا ۔ اور انکے ویوگ میں جو میری دشا ہوئی ہے ۔ وہ بھی سب کہہ دینا ۔ یہ سب کام پورا کر کے جلدی لوٹ آنا ۔ ہنومان جی نے اپنا جنم سپھل سمجھا ۔ اور کرپا دھان پربھو شری رام جی کا دھیان ہردے میں دھارن کر کے چل دیئے ۔

۷ جدپی پربھو جانت سب باتا ۔ راج نیتی راکھت سر تراتا

دیوتاؤں کے بھے دور کرنے والے پربھو انتر یامی شری رام چندر جی اگرچہ سب کچھ جانتے ہیں ۔ تو بھی راج نیتی کی مریادا کا پالن کرنے کے لئے وہ ادھر ادھر بانروں کو بھیج رہے ہیں ۔

دوہا

چلے سکل بن کھوجت سرتا سر گری کھوہ
رام کاج لیلین من بسرا تن کر چھوہ

سب بانر بن ، ندی اور پربتوں کی غاروں میں سیتا جی کو کھوجتے چلے جا رہے ہیں ۔ من شری رام جی کی سیوا میں لولین ہے (لگا ہوا ہے ۔ مستغرق ہے) کسی کو اپنے شریر کی بھی موہ ممتا نہیں ہے ۔

(۱) کتھوں ہوئے نسیچر سے بھیٹیا ۔ پران لیہیں ایک ایک چپیٹا
بہہ پرکار گری کانن ہیرہیں ۔ کوؤ منی ملت تاہی سب گھیرہیں

راستے میں اگر کوئی راکشش مل جاتا ہے ۔ تو ایک ایک تھپیڑ سے ہی اس کی جان نکال لیتے ہیں ۔ پہاڑوں اور بنوں کو بہت پرکار کھوج رہے ہیں ۔ کوئی منی مل جاتا ہے ۔ تو اس سے سیتا جی کا پتہ پوچھنے کے لئے گھیر لیتے ہیں ۔

۲ لاگی تر شاا تیسہ اکلانے ۔ ملے نہ جل گھن گہن بھلانے
من ہنومان کینہہ انومانا ۔ مرن چہت سب بنو جل پانا

اتنے میں سب کو بہت ہی پیاس لگ گئی ۔ پیاس کے مارے سب تڑپنے لگے ۔ جل کہیں نہیں ملتا ۔ گھنے جنگل میں راستہ بھول گئے ہنومان جی نے من میں وچار کیا ۔ کہ پانی کے بنا سب بانر مرا ہی چاہتے ہیں ۔

۳ چڑھ گری سکھر چہوں دسی دیکھا ۔ بھومی بہر ایک کوتک پیکھا
چکرباک بک ہنس اڑاہیں ۔ بہت تک کھگ پرسہیں تاہی ماہیں

انہوں نے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر چاروں طرف دیکھا ۔ تو انہیں زمین کے اندر ایک گپھا میں ایک اچنبھا دکھائی دیا ۔ اسکے اوپر چکوے ، بگلے اور ہنس اڑ رہے ہیں اور بہت سے پنچھی اس گپھا کے اندر چلے جاتے ہیں ۔

۴ گری تے اتر پون ست آوا ۔ سب کہہ لے سوئی بہر دکھاوا
آگیں کے ہنومنت ہی لینہا ۔ پیٹھے بہر بلنب نہ کینہا

پون کمار شری ہنومان جی پربت سے اتر آئے اور پھر سب کو لے جا کر انہوں نے وہ گپھا دکھلائی ۔ سب نے ہنومان جی کو آگے کر لیا ۔ اور اس گپھا میں جانے میں ذرا دیر نہ کی ۔

دوہا

دیکھ جائے اپبن بر سر بگست بہو کنج
مندر ایک رچر تہہ بیٹھی ناری تپ پنج

اندر جا کر انہوں نے ایک سندر باغیچہ اور تالاب دیکھا ۔ جس میں کہ بہت سے کمل کھلے ہوئے ہیں ۔ وہاں ایک سندر مندر ہے جس میں ایک تپ کی راشی استری بیٹھی ہے ۔

چوپائی

دُور تے تاہی سُنھہ سہر ناوا ۔ پُونچھیں نج برتانت سُناوا
تیہیں تب کہاکر سُو جل پانا ۔ کھاہُو سُرس سُندر پھل نانا

دور سے ہی سب بانروں نے اسے سرنوایا اور اُس کے پُوچھنے پر اپنا سارا حال کہہ سُنایا ۔ تب اُس نے کہا کہ تم سب جل پان کرو اور طرح طرح کے سُندر اور میٹھے پھل کھاؤ ۔

۲ مجّن کینھہ مُدھر پھل کھائے ۔ تاسُ نکٹ پُنی سب چل آئے
تیہیں سب اپنی کتھا سُنائی ۔ مَیں اب جاب جہاں رگھوُرائی

سب نے اشنان کر کے میٹھے پھل کھائے ۔ تب سب پھر اُس کے پاس چلے آئے ۔ تب اُس نے بانروں کو اپنی ساری کتھا کہہ سُنائی اور کہا کہ مَیں اب شری رگھوناتھ جی کے پاس جاؤں گی ۔

۳ مُوُدہو نین بیبر تج جاہو ۔ پیہو سیت ہی بن پچھتا ہو
نین مُوُدپُنی دیکھہیں بیرا ۔ ٹھاڈھے سکل سِندھو کے تیرا

تم لوگ اپنی آنکھیں بند کر لو ۔ اور گپھا کو چھوڑ کر باہر جاؤ ۔ ہمّت نہ ہارو ۔ تم سیتاجی کو پاجاؤ گے ۔ انہوں نے آنکھیں بند کر لیں اور جب کھول کر دیکھا ۔ تو کیا دیکھتے ہیں ۔ کہ وہ سب سمُندر کے کنارے پر کھڑے ہیں ۔

۴ سو پُنی گئی جہاں رگھوناتھا ۔ جائے کمل پد نائے سی ماتھا
نانا بھانت بنے تیہیں کینہی ۔ ان پاینی بھگتی پربھو دینہی

وہ خود شری رام جی کے پاس گئی ۔ اس نے جا کر پربھو کے چرن کملوں میں سر نوایا ۔ اور بہت طرح سے بنتی کی ۔ پربھو شری رام چندر جی نے اُسے اپنی اچل بھگتی دی ۔

بدری بن کہنہ سو گئی پربھو آگیا دھر سیس

دوہا اُردھر رام چرن جُگ جے بندت اج ایس

پربھو کی آگیا کو سر پر دھر کر اور شری رام جی کے دونوں چرنوں کا دھیان ہردے میں دھر کر جن چرنوں کی بندنا برہما اور شیو جی بھی کرتے ہیں ۔ وہ بدری کا آشرم کو چلی گئی ۔

جوپائی

ایہاں بچار ہیں کپی من ماہیں ۔ بیتی اودھی کاج کچھ ناہیں
سب مل کہہیں پرسپر باتا ۔ بنو سُدھ لیئیں کرب کا بھراتا

ادہر بانر وچار کر رہے ہیں ۔ کہ میعاد تو ختم ہونے کو آیا ۔ پر کام کچھ بھی نہیں ہُوا ۔ سب مل کر آپس میں بات کرنے لگے کہ ہے بھائی ! اب تو سیتاجی کا کچھ پتہ لگائے بغیر لوٹ کر بھی کیا کریں گے ۔

۲ کہہ انگد لوچن بھر باری ۔ دُہُوں پرکار بھئی مرتیُو ہماری
ایہاں نہ سُدھ سیتا کے پائی ۔ اہاں گئیں ماہی کپی رائی

انگد نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا ۔ کہ دونو طرح ہی ہماری موت ہے ۔ ادہر تو سیتاجی کا کچھ پتہ نہیں چلا ۔ اور واپس جانے پر سُگریو مار ڈالیں گے ۔

۳ پتا بدھے پر مارت موہی ۔ راکھا رام نہور نہ اوہی
پُنی پُنی انگد کہہ سب پاہیں ۔ مرن بھیئو کچھ سنسیہ ناہیں

سُگریو تو پتا جی کے مارے جانے پر ہی مجھے مار ڈالتے ۔ پرنتو شری رام جی نے میری رکھشا کی ہے ۔ اس میں مجھ پر سُگریو کا کوئی احسان نہیں ہے ۔ انگد بار بار سب سے کہہ رہے ہیں ۔ کہ اب مرنا ہی ہوگا ۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے ۔

۴ انگد بچن سُنت کپی بیرا ۔ بول نہ سکہیں نین بہہ نیرا
چھن ایک سوچ مگن ہوئے رہے ۔ پُنی اس بچن کہت سب بھئے

انگد کے بچن سُن کر سب بانر ویر چُپ رہ گئے ۔ کچھ بول نہ سکے ۔ چھن بھر کے لئے سب چنتا میں مگن ہو گئے ۔ پھر سب ایسا بچن کہنے لگے ۔

۵ ہم سیتا کے سُدھ لینہیں بنا ۔ نہیں جیہیں جُبراج پربینا
اس کہہ لون سِندھو تٹ جائی ۔ بیٹھے کپی سب دربھ ڈسائی

ہے قابل یوراج ! ہم لوگ سیتاجی کی تلاش کئے بنا واپس نہیں لوٹیں گے ۔ ایسا کہہ کر سب نمکین سمندر کے کنارے پر جا کر کُشا

چھپا کر بیٹھ گئے۔

جاموَنت انگد دُکھ دیکھی ۔ کہیں کتھا اُپدیس بسیکھی
تات رام کہنہ نر جن مانہو ۔ نرگن برہم اجت اج جانہو

جاموَنت انگد کو دُکھی دیکھ کر اُسے بہت کتھا اور اپدیش کہنے لگے۔ ہے تات! شری رام جی کو تم سدا دھارن منش نہ سمجھو۔ وہ نرگن اجے (ناقابل تسخیر) اور اجنما برہم ہیں۔ ایسا سمجھو۔

ہم سب سیوک اتی بڑ بھاگی ۔ سنتت سگُن برہم انوراگی

ہم اُن کے سیوک ہیں۔ یہ ہمارا بڑا ہی سوبھاگیہ ہے۔ کہ ہم سدا اُن کے سگُن روپ شری رام جی میں پریتی رکھتے ہیں۔

دوہا
نج اچھا پربھو اوترے سُر مہی گو دوِج لاگِ
سگُن اُپاسک سنگ تہنہ رہہیں موچھ سب تیاگ

اپنی اچھیا سے پربھو۔ دیوتاؤں، پرتھوی گائے اور برہمنوں کے ہِت ارتھ اوتار لیتے ہیں۔ وہاں سگُن اُپاسک سب پرکار کے موکھش سُکھ کو تیاگ کر سدا اُن کی سیوا کے لئے ساتھ رہتے ہیں۔

چوپائی
ایہی بدھی کتھا کہہیں بہو بھانتی ۔ گری کندرا سُنی سمپاتی
باہیر ہوئے دیکھ بہو کیسا ۔ موہی اہار دینہہ جگدیسا

اس پرکار جاموَنت بہت پرکار سے کتھائیں کہہ رہے ہیں انکی سب باتیں سمپاتی نے پہاڑ کی غار میں سُنیں۔ باہر نکل کر اُس نے بہت سے بانر دیکھے۔ تب انہوں نے بھگوان کا دھنیواد کیا۔ کہ جنہوں نے اُسے بیٹھے بٹھائے کو ہی، گھر پر کھانے کے لئے بھوجن بھیج دیا۔

آج سب ہی کہنہ بھچھن کروں ۔ دن بہو چلے اہار بنو مروں
کبہوں نہ مل بھر اُدر اہارا ۔ آج دینہہ بدھی ایکہیں بارا

آج ان سب کو کھا جاؤں گا۔ بھوکے مرتے بہت دن گزر گئے۔ پیٹ بھر کر کبھی کھانا بھی نصیب نہ ہُوا۔ آج بدھاتا نے مجھے ایک بار ہی بہت سا بھوجن دے دیا۔

۳

ڈرپے گیدھ بچن سُن کانا ۔ اب بھا مرن سنیہ ہم جانا
کپی سب اُٹھے گیدھ کہنہ دیکھی ۔ جاموَنت من سوچ بسیکھی

گیدھ کے بچن کانوں سے سُنتے ہی سب بانر ڈر گئے۔ کہ اب سچ مچ ہی موت آ گئی۔ اُس سمپاتی گیدھ کو دیکھ کر بانر سب اُٹھ کھڑے ہوئے۔ جاموَنت کے من میں بہت سوچ ہُوا۔

کہہ انگد بچار من مانہیں ۔ دھنیہ جٹایو سم کوؤ ناہیں
رام کاج کارن تن تیاگی ۔ ہری پر گئیو پرم بڑ بھاگی

انگد نے من میں وچار کر کہا۔ آہا! جٹایو کے سمان کوئی بھی دھنیہ نہیں ہے۔ شری رام جی کے کارج میں سیوا کرتا ہوا اپنا شریر چھوڑ کر وہ بھاگیہ شالی بھگوان کے پرم دھام کو چلا گیا۔

سُن کھگ ہرش سوک جُت بانی ۔ آوا نکٹ کپنہہ بھے مانی
تنہہ ابھے کر پوچھیسی جائی ۔ کتھا سکل تنہہ تاہی سُنائی

خوشی اور غم سے ملے جلے بچنوں کو سُن کر سمپاتی پنچھی بانروں کے نزدیک آیا۔ بانر سب ڈر گئے۔ اُن کو تسلی دے کر اُن کا ڈر دُور کر کے اُس نے اُن سے جٹایو کا سارا حال پوچھا تب انہوں نے ساری کتھا اُسے کہہ سُنائی۔

سُن سمپاتی بندھو کے کرنی ۔ رگھوپتی مہما بہو بدھی برنی

بھائی جٹایو کی اُتم کرنی کو سُن کر سمپاتی نے بہت پرکار سے شری رگھوناتھ جی کی مہما کا ورنن کیا۔

دوہا
موہی لے جاہو سندھو تٹ دیوں تلانجلی تاہی
بچن سہائے کری ہیں پیہو کھوجہو جاہی

اُس نے کہا۔ کہ مجھے تم سمندر کے کنارے لے جاؤ۔ تاکہ میں اپنے بھائی جٹایو کو تلانجلی دے دوں۔ اُس سیوا کے بدلے میں تمہاری مدد کروں گا۔ جس سے سیتا جی کو پا جاؤ گے۔

چوپائی

انج کر یا کر ساگر نیرا ۔ کہہ نج کتھا سنہو کپی ویرا
ہم دوو بندھو پرتھم ترنائی ۔ گگن گئے روی نکٹ اڑائی

سمندر کے کنارے پر جاکر اپنے چھوٹے بھائی جٹایو کی کریا کرکے سمپاتی اپنی کتھا کہنے لگا ہے بانر ویروں! سنو جٹایو اور میں دونو بھائی ایک بار اپنی چڑھتی جوانی کی اوستھا میں آکاش میں اڑ کر سورج کے نزدیک چلے گئے۔

۲

تیج نہ سہہ سک سو پھر آوا ۔ میں ابھیمانی روی نیارا دا
جرے پنکھ اتی تیج اپارا ۔ پریوں بھومی کر گھور چکارا

جٹایو سورج کی گرمی کو سہہ نہ سکا۔ اس لئے وہ نیچے کو لوٹ آیا لیکن میں ابھیمانی تھا اس لئے سورج کے پاس چلا گیا۔ بے حد تپش سے میرے پر جل گئے۔ اور میں چیخ مار کر زمین پر گر پڑا۔

۳

منی ایک نام چندرما اوہی ۔ لاگی دیا دیکھ کر موہی
بہو پرکار تیہیں گیان سناوا ۔ دیہہ جنت ابھیمان چھڑاوا

وہاں چندرما نام کے ایک منی تھے۔ اُن کو مجھ پر دیا آئی۔ انہوں نے بہت پرکار سے مجھے گیان اپدیش کر کے میرا دیہہ کا ابھیمان چھڑا دیا۔

۴

تریتا برہم منج تن دھری ۔ تاس ناری نسچر پتی ہری
تاس کھوج پٹھیہی پربھو دوتا ۔ تنہہ ہی ملے تیں ہوب پنیتا

انہوں نے کہا۔ کہ تریتا یگ میں برہم منش شریر دھارن کریں گے۔ اُن کی استری کو راکشسوں کا راجہ ہر لے جائے گا۔ اُنکی کھوج کے لئے پربھو دوت بھیجیں گے اُن سے ملنے پر تو پوتر ہو جائیگا

۵

جمہیں پنکھ کرسی جن چنتا ۔ تنہہ تی کہاے دیہو تیں سیتا
منی کی گرا ستیہ بھئی آجو ۔ سن مم بچن کر ہو پربھو کا جو

تیرے پر پھر نکل آئیں گے چنتا نہ کر اُن دوتوں کو تو سیتا جی کو دکھا دینا۔ منی کے وہ بچن آج سچے ہو گئے۔ اب میرے بچن سن کر تم پربھو جی کا کام کرو۔

گری ترکوٹ اوپر بس لنکا ۔ تہنہ رہ راون سہج اسنکا
تہنہ اسوک اپبن جہنہ رہئی ۔ سیتا بیٹھ سوچ رت اہئی

ترکوٹ پربت پر لنکا بسی ہوئی ہے۔ وہاں سبھاو سے ہی نڈر راون بستا ہے۔ وہاں اشوک نام کی ایک پھلواڑی ہے۔ وہاں سیتا جی رہتی ہیں۔ اس وقت سیتا جی چنتا میں مگن ہیں۔

دوہا

میں دیکھیوں تم ناہیں گیدھ ہی درشٹی اپار
بوڑھ بھیوں نہ کرتیوں کچھک سہائے تمہار

میں سیتا جی کو دیکھ رہا ہوں۔ لیکن تم نہیں دیکھ سکتے کیونکہ گیدھ کی نظر بے حد تیز ہوتی ہے۔ میں تو بوڑھا ہو گیا ہوں۔ نہیں تو تمہاری اور بھی ضرور کوئی مدد کرتا۔

(چوپائی)

جو ناگھے ست جوجن ساگر ۔ کرے سو رام کاج متی آگر
موہی بلوک دھرہو من دھیرا ۔ رام کرپا کس بھیو سریرا

جو سو یوجن (چار سو کوس) سمندر لانگھ سکے گا اور بدھیمان ہوگا۔ وہی شری رام جی کا یہ کام کر سکے گا۔ گھبراؤ نہیں۔ میری طرف دیکھ کر حوصلہ رکھو۔ دیکھو رام جی کی کرپا سے میرا پروں کے بغیر بے حال شریر پر نکلنے پر کیسا سندر ہو گیا۔

۲

پاپیو جاکر نام سمر ہیں ۔ اتی اپار بھو ساگر تر ہیں
تاس دوت تمہہ تج کدرائی ۔ رام ہردے دھر کر ہو اپائی

پاپی پرانی بھی جن کے نام کا سمرن کر کے اتی اتھاہ سنسار ساگر کو تر جاتے ہیں تم اُن کے دوت ہو۔ اس لئے بزدلی چھوڑ کر شری رام جی کا دھیان ہردے میں دھر کر حوصلہ رکھ کر کوشش میں لگ جاؤ۔

۳

اس کہہ گرڑ گیدھ جب گیئو ۔ تنہہ کیں من اتی بسمے بھیو
نج نج بل سب کاہوں بھاکھا ۔ پار جائے کر سنسے راکھا

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی ایسا کہہ کر سمپاتی

چلا گیا۔ تب اُن بانروں کے من میں تعجب ہُوا۔ سب بانر اپنا اپنا بل کہنے لگے۔ پر سمندر پار جانے میں سبھی نے پس و پیش کیا۔

جرٹھ بھیتوں اب کیہہ چھیا۔ نہیں تن رہا پرتھم بل ییسا
جبہیں تری بکرم بھئے کھراری۔ تب میں ترُن رہیوں بل بھاری

ریچھ راج جاموونت کہنے لگے۔ میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں۔ شریر میں وہ پہلے سی طاقت نہیں رہی جب شری رام چندر جی نے بامن اوتار لیا تھا۔ تب میں جوان تھا۔ اور مجھ میں بہت بڑا بل تھا

دوہا
بلی باندھت پربھو باڈھیو سو تن برنی نہ جائے
اُبھے گھری مہہ دینہیں سات پردچھن دھائے

راجہ بلی کو باندھتے وقت جب پربھو نے اپنے شریر کو اتنا بڑھایا کہ جس کی حد کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ تب میں نے دو ہی گھڑی میں بھگوان کے اُس شریر کی سات پرکرما (اردگرد گھومنا) کر لی تھیں

انگد کہے جاؤں میں پارا۔ جیہ سنسے کچھ پھرتی بارا
جاموونت کہہ تُم سب لائک۔ پٹھئے کیہہ سب ہی کر نائک

انگد نے کہا۔ میں پار تو چلا جاؤں گا لیکن واپس لوٹنے میں مجھے کچھ اپنے بل پر شک ہے۔ جاموونت نے کہا۔ کہ تُم ہم سب کے سوامی ہو۔ اس لئے ہم سیوک اپنے جیتے جی آپ کو کیسے بھیج سکتے ہیں۔

۲
کہے ریچھ پتی سُنو ہنومانا۔ کا چُپ سادھ رہیو بلوانا
پون تنیہ بل پون سمانا۔ بدھی بیبیک بگیان ندھانا

ریچھ راج جاموونت نے ہنومان جی سے کہا۔ ہے ہنومان! ہے مہابلوان! سُنو۔ تم نے یہ کیا چپ سادھ رکھی ہے؟ تم پون کے پتر ہو اور بل میں پون کے سمان ہو۔ بدھیمان، وچاروان اور گیان کے بھنڈار ہو۔

۳
کون سو کاج کٹھن جگ ماہیں۔ جو نہیں ہوئے تات تمہہ پاہیں
رام کاج لگ تو اوتارا۔ سُنت ہیں بھیو پربت آکارا

ہے تات دُنیا میں کوئی بھی ایسا مشکل کام نہیں۔ جو تُم نہ کر سکو۔ تمہارا تو اوتار ہی شری رام جی کے کاریہ کے لئے ہُوا ہے یہ سُن کر ہنومان جی پربت کے سمان بڑے بھاری شریر والے ہو گئے۔

۴
کنک برن تن تیج براجا۔ مانہوں اپر گر نہہ کر راجا
سنگھ ناد کر بارہیں بارا۔ لیلہیں ناگھیوں جل ندھی کھارا

اُن کا سُنہری رنگ ہے۔ شریر پر تیج شوبھا پا رہا ہے۔ مانو دوسرا پربتوں کا راجہ سمیرو ہو۔ ہنومان جی نے بار بار شیر کی گرج نا کر کے کہا۔ میں اس کھارے سمندر کو کھیل ہی میں پار کر سکتا ہوں۔

۵
سہت سہائے راون ہی ماری۔ آنیوں ہاں ترکوٹ اُپاری
جاموونت میں پوچھیو تو ہی۔ اُچت سکھاون دیجہو موہی

اور راون کو اُن کے ساتھیوں سمیت مار کر ترکوٹ پربت کو یہاں اُٹھا کر لا سکتا ہوں۔ ہے جاموونت! میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تُم مجھے کوئی واجب نصیحت کیجئے۔ کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔

۶
ایتنا کرہو تات تمہہ جائی۔ سیتہی دیکھ کہہو سُدھ آئی
تب نج بھج بل راجو نیتا۔ کوتک لاگ سنگ کپی سینا

جاموونت نے کہا۔ ہے تات! تُم تو فقط اتنا ہی کام کرو۔ کہ سیتا جی کو دیکھ کر لوٹ کر اُن کا پتہ دو۔ تب اپنی بھجاؤں کے بل سے کمل نیتر شری رام جی خود ہی راکشسوں کا خاتمہ کر کے سیتا جی کو لے آئیں گے۔ بانروں کی سینا تو اُن کے ساتھ صرف کھیل تماشہ کے لئے ہوگی۔

چھند

کپی سین سنگ سنگھار نسچر رام سیتہی آنیہیں
تریلوک پاون سُجس سُر منی ناردادی بکھانہیں
جو سُنت گاوت کہت سمجھت پرم پد نر پاوئی
رگھو بیر پد پاتھوج مدھکر داس تُلسی گاوئی

بانروں کی فوج ساتھ لے شری رام جی راکشسوں کا سنگھار

کر کے سیتا جی کو لے آئیں گے۔ تب دیوتا اور منی نارد آدی تینو لوکوں کو پوتر کرنے والے بھگوان کے سندر یش کا ورنن کریں گے جس کو سن کر، گا کر، اور کہہ کر اور سمجھ کر منش موکھش کو پاتے ہیں اور جس کو شری رام جی کے چرن کملوں کا بھونرا سیوک تلسی داس گاتا ہے۔

دوہا

بھو بھیشج رگھوناتھ جس سنہیں جے نرا رو ناری
تنہہ کر سکل منورتھ سدھ کرہیں ترسراری

شری رگھوناتھ جی کا سندر یش جنم مرن روپی روگ کی اکسیر دوائی ہے۔ جو پرش اور استری اسے سنیں گے۔ انکے سب منورتھوں کو ترشرا راکشس کے شترو شری رام جی پورا کریں گے۔

سورٹھا

نیل اتپل تن سیام کام کوٹی شوبھا ادھک
سنئیے تاس گن گرام جاس نام اگھ کھگ بدھک

نیل کمل کے سمان شیام جن کا شریر ہے۔ کروڑوں کامدیوں سے بھی بڑھ کر جن کی شوبھا ہے۔ اور جن کا نام پاپ روپی پنچھی کے مارنے کے لئے شکاری کے سمان ہے۔ ان شری رام جی کے گنوں کے سموہ کو ضرور سننا چاہیئے۔

ماس پارائن تیئسواں وشرام۔ کشکندھا کانڈ سماپت۔ چوتھا سوپان سماپت ہوا!

پنچم سوپان
سندر کانڈ

शान्तं शाश्वतम प्रमेयमनघं निर्वाण शान्ति प्रद
ब्रह्मा शम्भु फणीन्द्र सेव्यमनिशं वेदान्त वेद्यं विभुम
रामाख्यं जगदीश्वरं सुर गुरुं माया मनुष्यं हरिं
वन्देऽहं करुणाकरं रघुवरं भूपाल चूडामणिम
॥ १ ॥

شانتم شاشوتم اپرمیم انگھم نروان شانتی پردم
برہما شمبھو پھنیندر سیویم انشم ویدانت ویدیم وبھم
راماکھیم جگدیشورم سُرگرم مایا منشیم ہرم
بندے اہم کرونا کرم رگھو ورم بھوپال چوڑا منیم!

شانت، سناتن (جو سدا سے ہو) ویرمانوں سے پرے، پاپ رہت، موکھش روپ۔ پرم شانتی دینے والے برہما شِو اور شیش جی جن کی سدا سیوا میں رہتے ہیں۔ ویدانت واکیوں سے جاننے یوگیہ سرو ویاپک، رام کہلانے والے، جگت کے سوامی، دیوتاؤں میں سب سے بڑے مایا سے منش روپ دھارن کرنے والے سب پاپوں کے ہرنے والے، دیا ندھان رگھو کل میں سریشٹھ اور راجاؤں کے سرتاج شری رام جی کی میں بندنا کرتا ہوں۔

नान्या स्पृहा रघुपते हृदयेऽस्मदीये
सत्यं वदामि च भवानखिलान्तरात्मा
भक्तिं प्रयच्छ रघु पुङ्गव निर्भरां मे
कामादि दोषरहितं कुरु मानसं च

شلوک

نانیا سپرہا رگھوُپتے ہردے اسمدیئے
ستیم بدامی چا بھوان کھل انتر آتما
بھکتم پریچھ رگھوُپنگو نربھرام مے
کام آدی دوش رہتم کرُو مانسم چا

ہے رگھوُ ناتھ جی! میرے ہردے میں اس کے علاوہ اور کوئی اچھیا نہیں ہے۔ میں بالکل سچ کہتا ہوُں۔ اور آپ بھی سب کے انتر آتما ہونے کے ناطے سب کچھ جانتے ہی ہیں۔ وہ اچھیا یہ ہے۔ کہ ہے رگھوُکُل شریشٹھ! مجھے اپنی پورن بھگتی دیجئے اور میرے انتہ کرن کو کام آدی دوشوں سے رہت کیجئے۔

अतुलित बलधामं हेम शैलाभदेहं
दनुज वन कृशानुं ज्ञानिनामग्रगण्यम्
सकल गुण निधानं वानराणामधीशं
रघु पति प्रियभक्तं वातजातं नमामि
॥३॥

شلوک

اتُلت بل دھامم ہیم شیل آبھد یہم
دنُج بن کرشانم گیانی نام اگر گنیم
سکل گن ندھانم بانرانام ادھیشم
رگھوُپتی پریہ بھکتم وات جاتم نمامی

جو بے پناہ بل کے بھنڈار ہیں۔ سونے کے پربت کے سمان چمکتا ہُوا جن کا شریر ہے۔ راکشس روُپی بن کو بھسم کرنے کے لئے جو پرچنڈ اگنی روُپ ہیں، گیانیوں میں جن کی سب سے پہلے گنتی ہے۔ جو سارے گنوں کے خزانہ ہیں۔ بانروں کے سوامی ہیں۔ اور شری رگھوناتھ جی کے پریہ بھگت ہیں اُن شری ہنومان جی کو میں پرنام کرتا ہوُں۔

چوپائی

جاموِنت کے بچن سُہائے۔ سُن ہنومنت ہردے اتی بھائے
تب لگ موہی پرکھیہو تمہہ بھائی۔ سہہ دُکھ کند موُل پھل کھائی

جاموِنت کے سُندر بچن سُن کر ہنومان جی من میں بڑے پرسن ہوئے۔ وہ کہنے لگے ہے بھائی! تم لوگ دُکھ سہہ کر اور کند موُل پھل کھا کر تب تک یہاں رہ کر میری انتظار کرنا۔

جب لگ آووُں سیتہے دیکھی۔ ہوئیہی کاج موہی ہرش بسیکھی
یہ کہہ نائے ستہہ کہنہ ماتھا۔ چلیئہ ہرش ہیہ دھر رگھوُ ناتھا

جب تک میں سیتا جی کو دیکھ کر لوٹ نہ آؤں میرے من میں بڑا آنند ہو رہا ہے۔ اس لئے یہ کٹھن کام ضرور پورا ہوگا۔ یہ کہہ کر اور سب کو مستک نوا کر من میں شری رگھوناتھ جی کا دھیان کر کے شری ہنومان جی پرسن ہو کر چلے۔

سِندھو تیر ایک بھوُدھر سُندر۔ کوتک کوُد چڑھیو تا اوُپر
بار بار رگھوبیر سنبھاری۔ ترکیو پون تنیہ بل بھاری

سمندر کے کنارے پر ایک سُندر پہاڑ تھا۔ ہنومان جی آسانی سے ہی کود کر اُس کے اوپر جا چڑھے۔ پھر بار بار شری رگھوبیر جی کا سمرن کر کے مہابلوان پون کُمار پہاڑ کے اوپر سے بڑے زور سے اُچھلے۔

جیہیں گری چرن دیئے ہنومنتا۔ چلیو سو گا پاتال ترنتا
جمہ اموگھ رگھوُپتی کر بانا۔ ایہی بھانت چلیو ہنومانا

جس پربت پر چرن دھر کر ہنومان جی کوُدے وہ فوراً ہی پاتال میں دھنس گیا۔ جیسے شری رگھوناتھ جی کا اموگھ بان چلتا ہے۔

اُسی تیزی کے ساتھ ہنومان جی چلے۔

۲

جل نِدھی رگھوپتی دُوت بچاری۔ تیں میناک ہوہی شرم ہاری

شری رام جی کے دُوت کو پہچان کر سمندر نے اپنے اندر رہنے والے میناک نامی پربت سے کہا کہ ہے میناک! تو ہنومان جی کی تھکاوٹ دُور کرنے والا ہو۔ ارتھات انہیں اپنے اوپر آرام کرنے دے۔

دوہا

ہنومان تیہی پرسا کر پُنی کینہہ پرنام
رام کاج کینہیں بنو موہی کہاں بشرام

ہنومان جی نے اُسے ہاتھ سے چھُو کر پرنام کر کے کہا۔ ہے بھائی! شری رام جی کے کام کو پُورا کئے بغیر مجھے آرام کہاں۔

جات پون سُت دیونہہ دیکھا۔ جانیں کہہ بل بُدھی بسیکھا
سُرسا نام اہنہہ کے ماتا۔ پٹھنہہ آئے کہی تیہیں باتا

دیوتاؤں نے پون کمار شری ہنومان جی کو جاتے ہوئے دیکھا۔ اُنکے مہابل اور بدھی کی پرکھ کرنے کے لئے اُنہوں نے سُرسا نامی سانپوں کی ماتا کو بھیجا۔ اُس نے آکر ہنومان جی سے یہ بات کہی۔

۲

آج سُرنہہ موہی دینہہ اہارا۔ سُنت بچن کہہ پون کمارا
رام کاج کر پھر میں آووں۔ سیتا کی سُدھ پربھوہی سُناووں

آج دیوتاؤں نے مجھے آہار (بھوجن) دیا ہے اُس کے بچن سُن کر پون کمار شری ہنومان جی نے کہا۔ شری رام چندر جی کا کام کر کے میں لوٹ آؤں۔ اور سیتا جی کا پتہ پربھو کو بتا دوں۔

۳

تب تو بدن پیٹھہوں آئی۔ ستیہ کہوں موہی جان دے مائی
کونیہوں جتن دیئے نہیں جانا۔ گرسسی نہ موہی کہیو ہنومانا

تب میں آکر تمہارے مُنہ میں گھُس جاؤں گا۔ تم مجھے شوق سے کھا لینا۔ ہے ماتا! میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ مجھے اب جانے دے وہ ہنومان کو کسی بھی اُپائے سے جانے نہیں دیتی۔ اور ہنومان جی اُس سے پرارتھنا کر رہے ہیں۔ کہ مجھے نہ کھا۔ اور مجھے اپنا کام کرنے

جوجن بھر تیہی بدن پسارا۔ کپی تن کینہہ دُگن بستارا
سورہ جوجن مُکھ تیہیں ٹھئیو۔ تُرت پون سُت بتیس بھئیو

اُس نے چار کوس میں اپنا مُنہ پھیلایا۔ تب ہنومان جی نے اپنے شریر کو دُگنا یعنی آٹھ کوس بڑا کر لیا۔ پھر اُس نے سولہ یوجن بھر مُکھ پھیلایا۔ ہنومان جی فوراً بتیس یوجن کے ہو گئے۔

۵

جس جس سُرسا بدن بڑھاوا۔ تاسُ دُون کپی رُوپ دکھاوا
ست جوجن تیہی آنن کینہا۔ اتی لگھو رُوپ پون سُت کینہا

جُوں جُوں سُرسا مُکھ کو پھیلاتی گئی۔ ہنومان جی بھی اُس سے دُگنا بڑا رُوپ کر دکھلاتے گئے۔ آخر اُس سُرسا نے سو یوجن بھر مُکھ پھیلایا۔ تب ہنومان جی نے بہت ہی چھوٹا رُوپ بنا لیا۔

۴

بدن پیٹھ پُنی باہیر آوا۔ ماگا بدا تاہی سر ناوا
موہی سُرنہہ جیہی لاگ پٹھاوا۔ بُدھی بل مرم تور میں پاوا

اور اس کے مُکھ میں گھُس کر فوراً ہی باہر نکل آئے۔ تب اُسے سر نوا کر وداع مانگی۔ اس نے کہا جس کام کے لئے مجھے دیوتاؤں نے بھیجا تھا۔ سو وہ میں نے تمہارے بُدھی بل کی پریکشا کر لی ہے۔

دوہا

رام کاج سب کریہو تُم بل بُدھی ندھان
آسِش دیئے گئی سو ہرش چلیو ہنومان

ہے بل اور بُدھی کے بھنڈار ہنومان! تم شری رام جی کا سب کام پُورا کرو گے۔ یہ آشیرواد دے کر وہ چلی گئی۔ تب ہنومان جی پرسن ہو کر آگے چلے۔

نسیچر ایک سندھو مہنہ رہئی۔ کری مایا نبھ کے کھگ گہئی
جیو جنتو جے گگن اُڑاہیں۔ جل بلوک تنہہ کے پرچھاہیں
گہے چھاہنہہ سک سو نہ اُڑائی۔ ایہی بدھی سدا گگن چر کھائی
سوئے چھل ہنومان کہنہ کینہا۔ تاسُ کپٹ کپی تُرت ہیں چینہا

اس سمندر میں ایک راکشسی رہتی تھی۔ وہ مایا کر کے آکاش میں اُڑتے ہوئے پنچھیوں کو پکڑ لیتی تھی۔ آکاش میں جو جیو جنتو اُڑتے تھے۔

وہ جل میں اُن کے عکس کو دیکھ کر پکڑ لیتی تھی۔ جس سے وہ پنچھی پھر اُڑ نہ سکتے تھے اور جل میں گر جاتے تھے۔ اس پرکار وہ جل چر اُڑنے والے پنچھیوں کو سدا کھایا کرتی تھی۔ اس نے ہنومان جی سے بھی وہی چھل کیا۔ ہنومان جی نے فوراً ہی اُس کے کپٹ کو جان لیا۔

۳

تاہی مار مارُت سُت بیرا۔ باردھی پار گیئو متی دِھیرا
تہاں جائے دیکھی بن شوبھا۔ گُنجت چنچریک مدھُو لوبھا

اُس کو مار کر پَوَن کُمار دھیر بُدھی ویر ہنومان سمندر کے پار چلے گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے بن کی شوبھا دیکھی۔ شہد کے لالچی بھونرے گنجار کر رہے تھے۔

۴

نانا ترُو پھل پھُول سُہائے۔ کھگ مرگ برند دیکھ من بھائے
بَیل بسال دیکھ ایک آگیں۔ تا پر دھائے چڑھیو بھے تیاگیں

طرح طرح کے درخت پھل پھُولوں سے لدے ہُوئے شوبھا پا رہے ہیں۔ پنچھیوں اور پشوؤں کی ٹولیوں کو دیکھ کر ہنومان جی بہت پرسن ہوئے۔ سامنے ایک بھاری پہاڑی کو دیکھ کر ہنومان جی بے دھڑک اس پر دوڑ کر جا چڑھے۔

۵

اُمانہ کچھ کپی کے ادھیکائی۔ پربھو پرتاپ جو کال ہی کھائی
گری پر چڑھ لنکا تہیں دیکھی۔ کہہ نہ جائے اَتی دُرگ بیسیکھی

شِو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! اس میں ہنومان جی کی کچھ بڑائی نہیں۔ یہ پربھو شری رام چندر جی کا ہی پرتاپ ہے۔ جو کال کو بھی کھا جاتا ہے۔ پربت پر چڑھ کر ہنومان جی نے لنکا دیکھی۔ بہت ہی بڑا قلعہ ہے۔ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

۶

اَتی اُتنگ جل ندھی چہُو پاسا۔ کنک کوٹ کر پرم پرکاسا

وہ قلعہ بہت ہی اونچا ہے۔ چاروں طرف سے سمندر سے گھرا ہُوا ہے۔ اس کے ارد گرد سونے کی چار دیواری کا بہت ہی پرکاش ہو رہا ہے۔

چھند

کنک کوٹ بچتر منی کرت سُندر آیتنا گھنا
چوہٹ ہٹ سُبٹ بیتھیں چارُ پُر بہہ بدھی بنا
گج باجی خچر نکر پد چر رتھ برُو تھنہہ کو گنے
بہہ رُوپ نسیچر جوتھ اَتی بل سین برنت نہیں بنے

سونے کی چار دیواری عجیب و غریب رتنوں سے جڑی ہوئی ہے۔ اس کے اندر بہت سے سُندر گھر ہیں۔ چوراہے، بازار، سڑکیں اور گلیاں بہت ہی سُندر ہیں۔ سُندر نگر بہت پرکار سے سجا ہوا ہے۔ ہاتھی گھوڑے خچروں کے جھنڈ، پیدل چلنے والوں اور رتھوں کے سموہ کی گنتی نہیں کی جا سکتی۔ طرح طرح کے شکلوں کے راکششوں کے گروہ ہیں۔ مہا بلوان راکششی فوج کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

چھند

بن باگ اُپبن باٹکا سر کوپ باپیں سوہہیں
نر ناگ سُر گندھرب کنیا رُوپ منی من موہہیں
کہُوں مال دیہہ بسال سیل سمان اَتی بل گرجہیں
نانا اکھارِن بھِڑہیں بہُہ بدھی ایک ایکنہہ ترجہیں

بن، باغ، باغیچے، پھلواڑیاں، تالاب، کوئیں اور باؤلیاں شوبھا پا رہی ہیں۔ منش، ناگ، دیوتا اور گندھرو جاتی کی کنیائیں اپنی خوبصورتی سے منیوں کے من کو بھی موہ رہی ہیں۔ کہیں پہاڑ جیسے بھاری شریر والے بڑے ہی بلوان پہلوان گرج رہے ہیں۔ وہ انیکوں اکھاڑوں میں آپس میں کُشتیاں لڑ رہے ہیں اور ایک دُوسرے کو للکار رہے ہیں۔

چھند

کر جتن بھٹ کوٹنہہ بکٹ تن نگر چہُو دسی رچھہیں
کہُوں مہش مانش دھینو کھر اَج کھل نسا چر بھچھہیں
ایہی لاگ تلسی داس انہہ کی کتھا کچھ ایک ہے کہی
رگھُوبیر سر تیرتھ شریرنہہ تیاگ گتی پیہہیں سہی

وکرال شریر والے کروڑوں یودھا جتن کئے ہو کر چاروں طرف سے لنکا کی رکھوالی کر رہے ہیں۔ کہیں دُشٹ راکشس بھینسوں منشوں، گائیوں، گدھوں اور بکروں کو کھا رہے ہیں۔ تلسی داس جی نے راکششوں کی تھوڑی سی کتھا اس لئے کہی ہے کہ یہ سب

شری رام جی کے بان روپی تیر تھ میں اپنے شریروں کو تیاگ کر شبھ گتی پاویں گے۔

دوہا

پُر رکھوارے دیکھ بہو کپی من کینہہ بچار
اتی لگھو رُوپ دھروں نسی نگر کروں پیٹسار

نگر کے ارد گرد پہرے داروں کی اتنی بڑی تعداد کو دیکھ کر ہنومان جی نے وچار کیا۔ کہ بہت ہی چھوٹا سا رُوپ دھارن کر کے رات کے وقت لنکا میں داخل ہو جاؤں

چوپائی

مسک سمان رُوپ کپی دھری۔ لنکاہی چلیؤ سمر نرہری
نام لنکنی ایک نسیچری۔ سو کہہ چلیسی موہی نندری

مچھر کے سمان چھوٹا سا رُوپ دھارن کر کے ہنومان جی منش رُوپ دھارن کرنے والے بھگوان شری رام جی کا سمرن کر کے لنکا کو چلے۔ لنکا کے بڑے دروازے پر لنکنی نام کی ایک راکشسی رہتی تھی۔ وہ بولی۔ تم کون ہو جو مجھ سے پوچھے بغیر بڑھے چلے جا رہے ہو۔

جانیہی نہیں مرم سٹھ مورا۔ مورا ہار جہاں لگ چورا۔
مٹھیکا ایک مہا کپی ہنی۔ رُدھر بمت دھرتی ڈھنمنی

ہے مورکھ! تو نے میرا بھید نہیں جانا۔ جہاں تک جتنے بھی چور ہیں۔ وہ سب میرا بھوجن ہیں۔ مہا کپی ہنومان جی نے اُس کے گھونسا مارا۔ وہ خون کی الٹی کرتی ہوئی دھرتی پر گر پڑی۔

پُنی سنبھار اُٹھی سو لنکا۔ جور پانی کر بنے سنسکا
جب راون ہی برہم بر دینہا۔ چلت برنچی کہا موہی چینہا
بکل ہوسی تیں کپی کے مارے۔ تب جانیئو نسیچر سنگھارے
تات مور اتی پُنیہ بہُوتا۔ دیکھیوں نین رام کر دُوتا

وہ لنکنی راکشسی پھر سنبھل کر اُٹھی اور ڈرتی ہوئی ہاتھ جوڑ کر ہنومان جی سے بنتی کرنے لگی۔ اور کہنے لگی کہ جب برہما جی نے راون کو وردان دیا تھا۔ تب چلتے وقت انہوں نے مجھے کہا تھا۔ کہ راکشسوں کے ناش کے وقت کی پہچان یہ ہے کہ جب تُو بندر کے مارنے سے ویاکُل ہو جائے۔ تب تُو جان لینا کہ راکشسوں کا ناش

ہونے والا ہے۔ ہے تات! میرے بہت ہی پُنیہ ہیں۔ جو میں اپنی آنکھوں سے آپ کو یعنی شری رام جی کے دُوت کو دیکھ رہی ہوں۔

دوہا

تات سورگ اپبرگ سُکھ دھرئیے تُلا ایک انگ
تُول نہ تاہی سکل مل جو سُکھ لو ست سنگ

ہے تات! سورگ اور مُکتی کے سب سُکھوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے تو وہ دوسرے پلڑے میں رکھے ہوئے چھن بھر کے بھی ست سنگ سے ملے ہوئے سُکھ کی برابری نہیں کر سکتے۔

چوپائی

پربسی نگر کیجے سب کاجا۔ ہردے راکھ کوسل پُر راجا
گرل سُدھا رپو کرہیں متائی۔ گوپد سندھو انل سیتلائی

اپنے ہردے میں اودھ نریش شری رام جی کا دھیان دھر کر تم لنکا میں داخل ہو کر سب کام کرو۔ اس پُرش کے لئے زہر امرت بن جاتی ہے۔ دشمن مترتا کرنے لگتے ہیں۔ اور سمندر گائے کے کھر کے برابر ہو جاتا ہے۔

۲

گرُڑ سُمیر رینو سم تاہی۔ رام کرپا کر چتوا جاہی
اتی لگھو رُوپ دھریؤ ہنومانا۔ پیٹھا نگر سُمر بھگوانا

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرُڑ جی! اس کے لئے سُمیر پربت مٹی کی کنکری کے سمان ہو جاتا ہے۔ جسے شری رام جی نے ایک بار کرپا کر کے دیکھ لیا (اور کھا ہے جس پر ایک دفعہ کرپا درشٹی کی) تب ہنومان جی نے بہت ہی چھوٹا رُوپ دھارن کیا۔ اور بھگوان شری رام جی کا سمرن کر کے لنکا میں داخل ہو گئے۔

۳

مندر مندر پرتی کر سودھا۔ دیکھے جہں تہں اگنت جودھا
گیئو دسانن مندر ماہیں۔ اتی بچتر کہہ جات سو ناہیں

انہوں نے ایک ایک محل کی تلاش کی۔ وہاں بے شمار یودھا دیکھے پھر وہ راون کے محل میں گئے۔ وہ بہت ہی نرالا تھا جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔

۴

سین کئیں دیکھا کپی تیہی۔ مندر مہں نہ دیکھ بیدیہی

بھون ایک پُنی دیکھ سہاوا ۔ ہری مندر تہنہ بھن بناوا

ہنومان جی نے محل میں راون کو سوئے ہوئے دیکھا، لیکن محل میں جانکی جی کہیں دکھائی نہ دی پھر ایک سُندر محل دکھائی دیا ۔ اس محل میں بھگوان کا ایک الگ مندر بنا ہوا تھا ۔

دوہا

رام آیادھ انکت گرہ سوبھا برنی نہ جائے
نو تلسیکا برند تہنہ دیکھ ہرش کپی رائے

اس محل پر شری رام جی کے دھنش بان کی تصویریں کُھدی ہوئی تھیں ۔ اُن کی شوبھا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔ وہاں نئے نئے تُلسی کے لگے ہوئے بہت سے پودوں کو دیکھ کر کپی راج شری ہنومان جی بہت پرسن ہوئے ۔

لنکا نسیچر نکر نواسا ۔ اہاں کہاں سجن کر باسا
من مہنہ ترک کریں کپی لاگا ۔ تیہیں سمے بھبیشنو جاگا

لنکا تو راکشسوں کے سموہ کا نواس ستھان ہے (ارتھات لنکا راکشسوں کی بستی ہے) یہاں بھگوان کے بھگت کی رہائش کہاں ۔ ! ہنومان من میں اس پرکار دلیل بازی کرنے لگے ۔ اسی سمے بھبیشن جی جاگ پڑے ۔

رام رام تیہیں سمرن کینہا ۔ ہردے ہرش کپی سجن چینہا [۲]
ایہی سن ہٹھ کر پہچانی ۔ سادھو تے ہوئے نہ کارج ہانی

بھبیشن نے رام نام کا سمرن کیا ۔ ہنومان جی اُنہیں سادھو پُرش جان کر بڑے پرسن ہوئے ۔ ہنومان جی من میں وچار کرنے لگے ۔ کہ ان سے میں ضرور ہی جان پہچان کروں گا ۔ کیونکہ سادھو پرش سے کاریہ کی کبھی ہانی نہیں ہوتی بلکہ اُلٹا لابھ ہی ہوتا ہے ۔

بپر روپ دھر بچن سنائے ۔ سُنت بھبیشن اُٹھ تہنہ آئے [۳]
کر پرنام پوچھی کُشلائی ۔ بپر کہہو نج کتھا بجھائی

برہمن کا روپ دھر کر ہنومان جی نے اُنہیں پکارا ۔ بھبیشن جی سنتے ہی اُٹھ کر وہاں آ گئے ۔ پرنام کر کے اُن کی کُشل پوچھی ۔ اور کہا کہ ہے برہمن ! اپنی کتھا سمجھا کر کہیے ۔

کی تمہہ ہری داسنہہ مہنہ کوئی ۔ مورے ہردے پریتی اتی ہوئی [۴]
کی تمہہ رام دین انوراگی ۔ آئیہو موہی کرن بڑبھاگی

کیا آپ کوئی بھگوان کے بھگت ہیں ۔ کیوں کہ آپ کو دیکھ کر میرے ہردے میں بہت پریتی بڑھ رہی ہے ۔ یا آپ دین دُکھیوں کے پریمی خود شری رام جی ہیں ۔ جو مجھے گھر بیٹھے بٹھائے کو کرتارتھ کرنے آئے ہیں ۔

دوہا

تب ہنومنت کہی سب رام کتھا نج نام
سُنت جگل تن پُلک من مگن سُمر گن گرام

تب ہنومان جی نے شری رام جی کی ساری کتھا کہہ کر اپنا نام بتایا سُنتے ہی دونوں کے شریروں کے روئیں کھڑے ہو گئے ۔ اور شری رام جی کے گنوں کا سمرن کر کے دونوں کے من پریم میں مگن ہو گئے ۔

چوپائی

سُنہو پون سُت رہنی ہماری ۔ جمے دسنہہ مہنہ جیبھ بچاری
تات کبہوں موہی جان اناتھا ۔ کریہیں کرپا بھانوکُل ناتھا

ہے پون کمار میرے رہن سہن کے ڈھنگ کو سُنو ۔ میں یہاں لنکا میں ایسے ہی رہتا ہوں ۔ جیسے دانتوں کے بیچ بچاری جیبھ رہتی ہے ۔ ہے تات ! مجھے اناتھ جان کر کیا کبھی سوریہ کُل کے سوامی شری رام چندر جی مجھ پر کرپا کریں گے ۔

تامس تن کچھ سادھن ناہیں ۔ پریتی نہ پد سروج من ماہیں
اب موہی بھا بھروس ہنومنتا ۔ بنو ہری کرپا ملہیں نہیں سنتا

میرا راکشس شریر ہے ۔ جس سے مجھ سے کچھ سادھن نہیں کیا جاتا اور نہ شری رام جی کے چرن کملوں میں پریم ہی ہے ۔ لیکن ہے ہنومان ! اب مجھے بھروسہ ہو گیا ہے ۔ کہ شری رام جی کی مجھ پر کرپا ہو گی ۔ کیونکہ آپ جیسے سنتوں کے درشن بنا اُن کی کرپا کے نہیں ہوتے ۔

جوں رگھوبیر انوگرہ کینہا ۔ تو تمہہ موہی درش ہٹھ دینہا [۴]

سُنہُو بھبیشن پربھُو کے ریتی۔ کرہیں سدا سیوک پر پریتی

جب شری رگھوناتھ جی نے مجھ پر کرپا کی ہے۔ تبھی تو آپ نے مجھے گھر بیٹھے بٹھائے کو اپنی مرضی سے آ کر درشن دیئے۔ ہنومان جی نے کہا۔ ہے بھبیشن جی! سُنیئے۔ پربھُو کی ریتی یہ ہے۔ کہ وُہ اپنے سیوک سے سدا ہی پریتی کیا کرتے ہیں۔

کہو کون میں پرم کلینا۔ کپی چنچل سبہیں بدھی ہینا
پرات لیئے جو نام ہمارا۔ تیہی دِن تاہی نہ ملے آہارا

کہلا کہیئے! میں کونسا اُتم پرانی ہوں جاتی کا چنچل سبھاو بانر اور سب پرکار سے نیچ ہوں۔ صبح سویرے جو ہم بانروں کا نام بھی لیتا ہے۔ اُسے سارا دن روٹی نصیب نہیں ہوتی۔

(دوہا)

اس میں ادھم سکھا سُنو موہو پر رگھو بیر
کینہی کرپا سُمِر گُن بھرے بلوچن نیر

ہے بہتر! سُنو۔ ایسا نیچ میں بانر ہوں پر شری رگھوبیر جی نے تو مجھ پر بھی کرپا ہی کی ہے۔ بھگوان کے گنوں کا سمرن کرتے ہی ہنومان جی کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے۔

جانتہوں اس سوامی بساری۔ پھرہیں تے کاہے نہ ہوہیں دُکھاری
ایہی بدھی کہت رام گُن گراما۔ پاوا انروا چیہ بشراما

جو ایسے کرپالو شری رگھوناتھ جی جیسے سوامی کو بھلا کر سنسار میں وشے بھوگوں کے پیچھے بھٹکتے پھرتے ہیں۔ پھر بھلا وہ کیوں نہ دُکھی ہوں! (اردھات اُن کا دُکھی ہونا سبھاوک ہی ہے) اس پرکار شری رام جی کے اُن گنوں کو کہتے ہوئے ان دونو نے ایسا دویہ سُکھ پایا جس کا ورنن کرنے میں زبان اسمرتھ ہے۔

پُنی سب کتھا بھبیشن کہی۔ جیہی بدھی جنک سُتا تہنہ رہی
تب ہنومنت کہا سُنو بھراتا۔ دیکھی چہوں جانکی ماتا

شری جانکی جی جس پرکار لنکا میں اپنے دن کاٹتی تھیں وہ سب سماچار بھبیشن جی۔۔ ہنومان جی کو کہہ سنایا۔ تب ہنومان جی نے کہا۔ ہے بھائی سنو۔ میں ماتا جانکی جی کے درشن کرنا چاہتا ہوں

جُگتی بھبیشن سکل سُنائی۔ چلیو پون سُت بدا کرائی
کر سوئے رُوپ گیئو پُنی تہواں۔ بن اسوک سیتا رہ جہواں

بھبیشن نے ہنومان جی کو سیتا جی کے درشن کا ڈھنگ بتلا دیا۔ تب ہنومان جی وداع ہو کر چلے۔ پھر وہی پہلے کا سا مچھر جتنا چھوٹا رُوپ دھر کر وہاں گئے۔ جہاں اشوک بن میں سیتا جی رہتی تھیں۔

دیکھ منہی مہنہ کینہہ پرناما۔ بیٹھہیں بیت جات نسی جاما
کرس تن سیس جٹا ایک بینی۔ جپتی ہردے رگھوپتی گن شرینی

سیتا جی کو دیکھکر ہنومان جی نے انہیں من ہی من میں پرنام کیا۔ انہیں بیٹھے بیٹھے رات کے چاروں پہر بیت جاتے ہیں۔ شریر بہت دُبلا ہو گیا ہے۔ سر پر جٹاؤں کی ایک لٹ ہے۔ ہردے میں شری رگھو ناتھ جی کے گُن گنوں کا سمرن کرتی رہتی ہیں۔

(دوہا)

نج پد نین دیئیں من رام پد کمل لین
پرم دُکھی بھا پون سُت دیکھ جانکی دین

شری جانکی جی اپنی آنکھوں کو اپنے چرنوں میں لگائے ہوئے ہیں (اردھات سر جُھکائے نیچے کو دیکھ رہی ہیں) اور اُن کا من شری رام جی کے چرن کملوں میں لین ہے۔ جانکی جی کو بے بس دیکھکر پون پُتر ہنومان جی بہت ہی دُکھی ہوئے۔

(چوپائی)

تروپلو مہنہ رہا لکائی۔ کرے بچار کروں کا بھائی
تیہی اوسر راون تہنہ آوا۔ سنگ ناری بہو کیئیں بناوا

ہنومان جی درخت کے پتوں میں چھپ کر بیٹھے رہے۔ وہ وچار کرنے لگے۔ کہ ہے بھائی! کیا کروں! اتنے میں راون وہاں آیا۔ اُس کے ساتھ بہت سی استریاں بار سنگار کیئے ہوئے تھیں۔

۳۰۲

بہو بدھی کھل سیتے سمجھاوا۔ سام دان بھے بھید دکھاوا
کہہ راون سُنو سُمکھی سیانی۔ مندودری آدی سب رانی
تو اُنکو چری کرنہو پن مورا۔ ایک بار بلوکُ مم اورا

ترن دھر اوٹ کہت بیادھی ۔ سُمر اودھ پتی پرم سنیہی

اُس دُشٹ نے سیتا جی کو بہت پرکار سمجھایا۔ سام، دان۔ بھے اور بھید دِکھلایا۔ راون نے کہا۔ ہے سندر مُکھی! ہے چتر سُنو! مندودری وغیرہ سب رانیوں کو میں تمہاری داسی بناؤں گا۔ یہ میری پرتگیا ہے۔ تو ایک بار میری طرف دیکھ تو سہی! تب تنکے کی اوٹ کر کے جانکی جی نے اپنے پریتم اودھ نریش شری رام چندر جی کا سمرن کر کے راون سے کہا۔

سُنو دس مُکھ کھدیوت پرکاسا ۔ کبہوں کہ نلینی کرے بکاسا
اس من سمجھ کہت جانکی ۔ کھل سُدھ نہیں رگھو بیر بان کی

ہے دس مُکھ! سُن۔ جگنو کی روشنی سے کیا کبھی کملنی کھل سکتی ہے! تو اپنے لئے بھی ایسا ہی من میں سمجھ لے۔ جانکی جی نے پھر کہا۔ ہے دُشٹ! تجھے شری رگھوناتھ جی کے بان کی خبر نہیں۔

۵
سٹھ سُونیں ہر آنیہی موہی ۔ ادھم نلج لاج نہیں توہی

ارے پاپی! تو مجھے اکیلی دیکھ کر ہر لایا۔ ارے نیچ بے شرم! تجھے شرم نہیں آتی۔

دوہا

آپُ ہی سُن کھدیوت سم راہی بھانو سمان
پرُش بچن سُن کاڈھ اس بولا اتی کھسیان

اپنے کو جگنو کے سمان اور شری رام جی کو سورج کے سمان سُن کر اور سیتا جی کے جگر تراش بچنوں کو سُن کر راون تلوار نکال کر شرمندہ ہُوا بڑے غصّے ہو کر سیتا جی سے بولا۔

چوپائی

سیتا تیں مم کرت اپمانا ۔ کٹہوں تو سر کٹھن کرپانا
ناہیں تو سپدِ مانُ مم بانی ۔ سُمکھی ہوت نہ تا جیون ہانی

سیتا! تو نے میری بے عزتی کی ہے، میں اس کٹھور تلوار سے تیرا سر کاٹ ڈالوں گا۔ نہیں تو جلدی میری بات مان لے۔ ہے سندر مُکھی! نہیں تو تیرے جیون کی ہانی ہوگی۔

۲

سیام سروج دام سم سُندر ۔ پربھو بھج کری کر سم دسکندھر
سو بھج کنٹھ کہ تو اسی گھورا ۔ سُنو سٹھ اس پروان پن مورا

سیتا جی نے کہا۔ ہے دسکندھر! پربھو کی بھجا کمل کی مالا کے سمان سُندر اور ہاتھی کی سونڈ کے سمان بڑی اور طاقتور ہے یا تو وہ بھجا ہی میرے گلے میں پڑے گی یا تیری بھیانک تلوار۔ ہے دُشٹ! سُن۔ یہ میرا سچا پرن ہے۔

۴
چندر ہاس ہرو مم پری تاپم ۔ رگھوپتی برہ انل سنجاتم
سیتل نسبت ہسی بر دھارا ۔ کہہ سیتا ہرو مم دُکھ بھارا

سیتا جی تلوار سے کہتی ہیں۔ ہے تلوار! شری رگھوناتھ جی کے ویوگ کی اگنی سے پیدا ہوئی میری جلن کو تو دور کر دے۔ تیری دھار بڑی شیتل اور چمکدار اور سریشٹھ ہے۔ تو میرے دُکھ کے بوجھ کو ہر لے۔

سُنت بچن پُنی مارن دہاوا ۔ مئیتنیاں کہہ نیتی بُجھاوا
کہیسی سکل نسیچر ہی بولائی ۔ سیت ہی بُہہ بدھی تراس نو جائی

سیتا جی کے بچن سنتے ہی راون مارنے کو دوڑا تب مے دانو کی پُتری مندودری نے نیتی کہہ کر راون کو سمجھایا۔ تب راون نے راکشسیوں کو بلوا کر کہا کہ جا کر سیتا کو بہت پرکار سے بھے دکھلاؤ۔

۵
ماس دِوس مُہہ کہا نہ مانا ۔ تو میں مارب کاڈھ کرپانا

اگر یہ ایک مہینہ میں میرا کہنا نہ مانے گی۔ تو میں تلوار نکال کر اس کو مار دوں گا۔

دوہا

بھون گیئو دس کندھر اہاں پسا چنی برِند
سیت ہی تراس دکھاوہیں دھریں روپ بہہ مند

یہ کہہ کر راون راج محل کو چلا گیا۔ یہاں راکشسیوں کی منڈلی بہت سے ڈراؤنے روپ دھر کر سیتا جی کو ڈرانے لگی۔

ترجٹا نام راچھسی ایکا ۔ رام چرن رتی نپُن بیبیکا
سبھنہو بول سُنائے سی سپنا ۔ سیت ہی سیئے کرہو ہت اپنا

اُس راکشسی منڈلی میں ترجٹا نام کی ایک راکشسی تھی۔ وہ شری رام جی کے چرنوں میں پریم رکھتی تھی۔ اور گیان وان تھی۔ اس نے سب راکششوں کو بُلا کر اپنا سُپنا سنایا۔ اور کہا کہ تم سب سیتا جی کی سیوا کر کے اپنا کلیان کر لو۔

سپنیں بانر لنکا جاری ۔ جاتُدھان سینا سب ماری
کھر آرُوڑھ نگن دس سیسا ۔ مُنڈت سر کھنڈت بھُج بیسا
ایہی بدھی سو دچھن دسی جائی ۔ لنکا منہوں بِبھیشن پائی
نگر پھری رگھوبیر دوہائی ۔ تب پربھو سیتا بول پٹھائی

سنو۔ سُپنے میں شری رام جی کے بھیجے ہوئے ایک بندر نے لنکا جلا ڈالی اور راکششوں کی ساری فوج کو مار دیا۔ راون سر مُنڈے ہوئے اپنی بیس بھُجا کٹائے بالکل ننگا گدھے پر سوار ہوا دکھن (یم پُری کی طرف) کو جا رہا ہے۔ لنکا کا راج بِبھیشن نے پالیا ہے۔ نگر میں شری رام جی کی دوہائی پھر گئی۔ تب پربھو نے سیتا کو بلا لیا۔

یہ سپنا میں کہیوں پکاری ۔ ہوئیہی ستیہ گئیں دن چاری
تاسُ بچن سُن تے سب ڈریں ۔ جنک سُتا کے چرننہہ پڑیں

میں دعوی سے کہتی ہوں۔ کہ میرا یہ سُپنا چند دنوں کے بعد سچا ہو کر رہے گا۔ اُس کے بچن سُن کر سب راکشسیاں ڈر گئیں۔ اور سب جانکی جی کے چرنوں پر جا گریں۔

جہں تہں گئیں سکل تب سیتا کر من سوچ
ماس دوس بیتیں موہی ماریہی نسیچر پوچ

تب وہ راکشسیاں ادھر ادھر چلی گئیں سیتا جی من میں سوچ کرنے لگیں۔ کہ ایک مہینہ گذر جانے پر نیچ راکشس مجھے مار دیگا۔

چوپائی

ترجٹا سن بولیں کر جوری ۔ مات بِپتی سنگنی تیں موری
تجوں دیہہ کرو بیگ اُپائی ۔ دُسہہ برہ اب نہیں سہہ جائی

ہاتھ جوڑ کر سیتا جی ترجٹا سے کہنے لگیں! ہے ماتا تو میری مصیبت کی ساتھی ہے۔ جلدی ہی کوئی ایسا اُپائے کر کہ جس سے میں اپنے شریر کو چھوڑ سکوں۔ پریتم کا وِیوگ اب مجھ سے سہن نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اسہیہ (ناقابل برداشت) ہوگیا ہے۔

آن کاٹھ رچ چِتا بنائی ۔ مات انل پُنی دیہی لگائی
ستیہ کریہی مم پریتی سیانی ۔ سُنے کو شرون سُول سم بانی

لکڑیاں لا کر چِتا بنا کر سجا دے۔ ہے ماتا! پھر اُس چِتا میں آگ لگا دے۔ میرے سیانی جو تیری پریتی ہے۔ اس کو سچا کر دکھا راون کے شُول کے سمان دُکھدائک بچنوں کو کانوں سے کون سُنے۔

سُنت بچن پدگہہ سمجھائیسی ۔ پربھو پرتاپ بل سُجس سنائیسی
نسی نہ انل مل سُنو سُکماری ۔ اس کہہ سو نج بھون سِدھاری

سیتا جی کے بچن سُن کر ترجٹا نے اُن کے چرن پکڑ کر سمجھایا اور پربھو شری رام جی کا پرتاپ، بل اور سُندر یش سُنایا۔ اُس نے کہا۔ ہے نازک بدن سیتا! سنو۔ رات کے وقت آگ نہیں مل سکتی۔ ایسا کہہ کر وہ اپنے گھر گئی۔

کہہ سیتا بدھی بھا پرتیکُولا ۔ ملہی نہ پاوک مٹہی نہ سولا
دیکھیت پرگٹ گگن انگارا ۔ اون نہ آوت ایکیو تارا

سیتا جی من ہی من کہنے لگیں۔ بدھاتا ہی اُلٹ ہوگیا۔ نہ آگ ملیگی اور نہ یہ برہ پِیڑا مٹے گی آکاش میں انگارے صاف دکھائی دے رہے ہیں۔ پر وہ تو زمین پر ایک بھی تارا نہیں آتا۔

پاوک مے سسی سروت نہ آگی ۔ مانہوں موہی جان ہت بھاگی
سُنہی بنئے مم بِٹپ اسوکا ۔ ستیہ نام کرو ہرو مم سوکا

اگنی مے چندرما بھی مجھ قسمت کی ماری جان کر آگ نہیں برساتا۔ ہے اشوک کے درخت! میری پرارتھنا سنو۔ میرا شوک ہر لو۔ اور اپنا اشوک (شوک سے رہت) نام سچا کر کے دکھلاؤ۔

نوتن کسلے انل سمانا ۔ دیہی اگنی جن کرہی ندانا
دیکھ پرم برہا کل سیتا ۔ سو چھن کپی ہی کلپ سم بیتا

تیرے نئے نئے کومل پتے اگنی کے سمان ہیں۔ اسلئے تو مجھے اگنی دے۔ مجھ برہمن کے برہ روگ کا انت نہ دیکھ سیتاجی کو شری رام جی کے ویوگ میں پرم ویاکل دیکھ کر ہنومان جی کو وہ تھوڑا سا سماں کلپ کے سمان گزرا۔

(سورٹھا) کپی کر ہردے بچار دینہہ مُدرکا ڈار تب
جنُ اسوک انگار دینہہ ہرش اُٹھ کر گہیو

تب ہنومان جی ہردے میں وچار کر سیتاجی کے سامنے درخت کے پتوں میں سے گرا کر انگوٹھی ڈال دی۔ مانو اشوک برکش نے سیتاجی کو من چاہا انگار دے دیا ہو۔ سیتاجی نے فوراً اٹھ کر پرسن ہو کر انگوٹھی کو ہاتھ میں لے لیا۔

تب دیکھی مُدرکا منوہر۔ رام نام انکت اتی سندر
چکت چتو مُدری پہچانی۔ ہرش بشاد ہردے اکلانی

اس منوہر انگوٹھی کو سیتاجی نے دیکھا اس پر رام نام لکھا ہوا تھا۔ سیتاجی نے انگوٹھی کو دیکھتے ہی پہچان لیا۔ وہ بڑی حیران ہوئیں۔ اور انگوٹھی کو دیکھکر وہ دکھ اور سکھ کے وش ہو کر تڑپ اٹھیں۔

جیت کو سکے اجے رگھو رائی۔ مایا تیں اس رچ نہیں جائی
سیتا من بچار کر نانا۔ مدھر بچن بولیو ہنومانا

وہ سوچنے لگیں کہ شری رگھوناتھ جی تو اجے (جو جیتے نہ جا سکیں) ہیں۔ انکو کون جیت سکتا ہے؟ لا ارتھات یہ انگوٹھی یہاں کیسے آئی۔ رگھوناتھ جی کو جیت کر جبراً ان سے انگوٹھی چھین کر تو کوئی نہیں لا سکتا) اور کسی مایا (جادوگری) سے بھی یہ دویہ انگوٹھی بنائی نہیں جا سکتی۔ سیتاجی من میں انیک پرکار کے وچار کر رہی ہیں۔ اتنے میں ہنومان جی میٹھے بچن بولے۔

رام چندر گن برنیں لاگا۔ سُنت ہی سیتا کر دکھ بھاگا
لاگیں سنیں شرون من لائی۔ آدہو تیں سب کتھا سنائی

وہ شری رام جی کے گنوں کا ورنن کرنے لگے سنتے ہی سیتاجی کی پیڑا مٹ گئی۔ وہ من لگا کر کانوں سے پربھو کے گنوں کو سننے لگیں ہنومان جی نے شروع سے لے کر ساری کتھا سیتاجی کو کہہ سنائی۔

شرون امرت جیہیں کتھا سہائی۔ کہی سو پرگٹ ہوت کن بھائی
تب ہنومنت نکٹ چل گیو۔ پھر بیٹھیں من بسمے بھیو

سیتاجی بولیں! کانوں کے لئے امرت روپ جس نے یہ سندر کتھا کہی۔ ہے بھائی! وہ تو پرگٹ کیوں نہیں ہوتا۔ تب ہنومان جی پاس چلے گئے۔ انہیں دیکھ کر سیتاجی پیٹھ دیکر بیٹھ گئیں۔ اور (بندر کو دیکھکر) انکے من میں بڑا اشچرج ہوا۔

رام دوت میں مات جانکی۔ ستیہ سپتھ کرونا ندھان کی
یہ مُدریکا مات میں آنی۔ دینہہ رام تمہ کہتہ سہیدانی

ہنومان جی نے کہا۔ ہے جانکی ماتا! میں شری رام جی کا دوت ہوں۔ دیا ندھان شری رام جی کی مجھے سچی قسم ہے۔ ہے ماتا! یہ انگوٹھی میں ہی لایا ہوں۔ شری رام جی نے آپکے لئے یہ بطور نشانی بھیجی ہے۔

نر بانر ہی سنگ کہو کیسیں۔ کہی کتھا بھئی سنگتی جیسیں

سیتاجی نے پوچھا نر اور بانر کا میل کہو کیسے ہوا؟ تب ہنومان جی نے جیسے میل ملاپ ہوا تھا۔ وہ سب کتھا کہہ سنائی۔

(دوہا) کپی کے بچن سپریم سن اُپجا من بسواس
جانا من کرم بچن یہ کرپا سندھو کر داس

ہنومان جی کے ایسے پریم بھرے بچن سیتاجی کے من میں یہ وشواس ہوا کہ من بچن اور کرم سے یہ بانر کرپا کے سمندر شری رام جی کا سیوک ہے۔

چوپائی

ہری جن جان پریتی اتی گاڑھی۔ سجل نین پلکاولی باڑھی
بوڑت برہ جلدھی ہنومانا۔ بھئے ہو تات مو کہنہ جل جانا

اسے بھگوان کا سیوک جان کر سیتاجی کو اس پر بہت گہرا پریم ہو گیا۔ نیتروں میں آنسو امڈ آئے۔ اور شریر بے حد پلکت ہو گیا۔ سیتاجی نے کہا۔ ہے تات ہنومان! رام کے ویوگ روپی سمندر میں ڈوبتی ہوئی مجھکو تم پار لگانے کے لئے جہازی ہو گئے۔

اب کہو کسل جاؤں بلہاری۔ انج سہت سکھ بھون کھراری
کومل چت کرپال رگھو رائی۔ کپی کیہی ہیتو دھری نٹھرائی

میں بلہاری جاتی ہوں۔ اب لکشمن جی سہت سکھ کے دھام کھر کے شترو شری رام جی کی کشل کہو۔ شری رگھوناتھ جی تو نرم دل اور کرپالو ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ انہوں نے مجھ سے اتنی سنگدلی اختیار کر لی ہے۔

سہج بانی سیوک سکھ دائک۔ کبہونک سرت کرت رگھونایک
کبہوں نین مم سیتل تاتا۔ ہوئہیں نرکھ سیام مردو گاتا

وہ اپنی سبھاوک عادت سے ہی سیوکوں کو سکھ دینے والے ہیں۔ کیا شری رگھوناتھ جی کبھی میری بھی یاد کیا کرتے ہیں؟ ہے تات! کیا کبھی انکے کومل گنوں کو دیکھکر میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔؟

بچن نہ آو نین بھرے باری۔ اہہ ناتھ ہوں نپٹ بساری
دیکھ پرم برہا کل سیتا۔ بولا کپی مردو بچن بنیتا

منہ سے بچن نہیں نکلتا۔ نیتروں میں ویوگ کے آنسو امڈ

پڑے۔ وہ بڑے دُکھ سے بولیں۔ ہا ناتھ! آپ نے مجھے بالکل ہی بھلا دیا۔ سیتا جی کو برہ سے نہا دُکھی دیکھ کر ہنومان جی نمر اور کومل بچن بولے۔

۵

ماتُ کُسل پربھُو انج سمیتا۔ تو دُکھ دُکھی سُکرپا نیکیتا
جنی جننی مانہُو جیہ اُونا۔ تمہہ تے پربھُو رام کی دُوتا

ہے ماتا۔ سُندر کرپا کے دھام پربھُو شری رام جی لکشمن سمیت شریر سے توکُشل ہیں۔ لیکن آپ کے دُکھ سے دُکھی ہیں۔ ہے ماتا! تو اپنے من میں اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھ شری رام جی کے ہردے میں آپ سے دُوگنا پریم ہے۔

دوہا

رگھوپتی کر سندیس اب سنُو جننی دھر دھیر
اس کہہ کپی گدگد بھئیو بھرے بلوچن نیر

ہے ماتا! اب حوصلہ رکھ کر شری رگھوناتھ جی کا سندیش سنو ایسا کہہ کر شری ہنومان جی گدگد ہو گئے۔ اُن کے نیتروں میں پریم کے آنسو بھر آئے۔

چوپائی

کہیُو رام بیوگ تو سیتا۔ مو کہنہ سکل بھئے بپریتا
نو ترو کسلے منہوں کر سانُو۔ کال نسا سم لنسی سسی بھانُو

ہنومان جی بولے کہ شری رام جی نے کہا ہے۔ ہے سیتا! تمہارے وِیوگ میں میرے لئے سبھی پدارتھ اُلٹ ہو گئے ہیں۔ برکشوں کے نرم پتے مانو اگنی کے سمان داہ کارک ہو گئے ہیں۔ رات کال راتری کے سمان اور چندرما سوریہ کے سمان ہو گیا ہے۔

۲

کُبلئے بپن کُنت بن سرسا۔ بارد تپت تیل جنُ برسا
جے ہت رہے کرت تیئی پیرا۔ اُرگ سواس سم تری بدھ سمیرا

کمل کے بن بھالوں کے بن کے سمان ہو گئے ہیں۔ بادل مانو کھولتا ہُوا تیل برساتے ہیں۔ جو بھلائی کرنے والے تھے۔ وہ اب دُکھ دینے لگے ہیں۔ نلین پرکار کی شیتل مند اور سگندھت وایُو سانپ کے مُکھ سے نکلے ہوئے زہریلے اور گرم سانس کے سمان ہو گئی ہے۔

کہیہُو تیں کچھ دُکھ گھٹ ہوئی۔ کاہی کہوں نہ جان نہ کوئی
تتو پریم کر مم اُرو تورا۔ جانت پریا ایکُ من مورا

کہنے سے بھی دُکھ کچھ گھٹ جاتا ہے۔ پر میں کس سے کہوں! یہ دُکھ کوئی دوسرا جانتا نہیں۔ ہے پیاری! میرے اور تیرے پریم کے تتو کو ایک صرف میرا ہی من جانتا ہے۔

۴

سو من سدا رہت تو ہی پاہیں۔ جان پریتی رُس اتنے ہی ماہیں
پربھُو سندیس سُنت بیدیہی۔ مگن پریم تن سُدھ نہیں تیہی!

اور میرا وہ من سدا تیرے ہی پاس رہتا ہے۔ بس میرے پریم کا سار اتنے میں ہی جان لینا۔ پربھُو کے سندیش کو سُن کر شری جانکی جی پریم میں مگن ہو گئیں۔ اور انہیں اپنے شریر کی بھی سُدھ نہ رہی۔

۵

کہہ کپی ہردے دھیر دھرُو ماتا۔ سمر رام سیوک سُکھ داتا
اُرانہو رگھوپتی پربھُتائی۔ سُن مم بچن تجہو کدرائی

ہنومان جی نے کہا ہے ماتا! من میں حوصلہ رکھو اور بھگتوں کو سُکھ دینے والے پربھُو شری رام جی کا سمرن کرو۔ اپنے ہردے میں شری رگھوناتھ جی کی بڑائی کو یاد کر کے اور میرے بچن سُن کر رونا دھونا چھوڑ دو۔

دوہا

نسچر نکر پتنگ سم رگھوپتی بان کرسانُ
جننی ہردہ دھیر دھرُو جرے نسا چر جانُ

شری رگھوناتھ جی کے بان اگنی رُوپ ہیں اور راکشسوں کے دَل اس اگنی میں بھسم ہونے والے ہیں۔ ہے ماتا! آپ من میں دھیرج رکھو اور راکششوں کو بھسم ہُوا ہی سمجھو۔

جوں رگھوبیر ہوت سُدھ پائی۔ کرتے نہیں بلمب رگھو رائی
رام بان رُبی اُئیں جانکی۔ تم برُوتھ کہہ جات دھانکی

شری رام چندر جی نے اگر تمہارے یہاں ہونے کی خبر پائی ہوتی تو وہ کبھی دیر نہ کرتے۔ ہے جانکی جی! شری رام جی کے بان رُوپی سورج کے طلوع ہونے پر راکشسوں کی فوج رُوپی اندھیرا کہاں رہ سکتا ہے!

۲ اب ہیں ماتُ تیں جاؤں لوائی۔ پربھُو آئیسُ نہیں رام دوہائی
کچھک دِوس جننی دھرُو دھیرا۔ کپن سہت آئیہیں رگھوبیرا

ہے ماتا! میں تو ابھی آپ کو یہاں سے لے جاؤں لیکن رام جی کی قسم مجھے اُن کی ایسی آگیا نہیں ہے۔ ہے ماتا! کچھ دن اور حوصلہ رکھو۔ بانر فوج لے کر شری رام جی یہاں آویں گے۔

۳ نِسچر مارِ توہی لے جیہہیں۔ تِہُن پُر نارداد آدی جس گیہیں
ہیں سُت کپی سب تمہہی سماناً۔ جاتُ دھان اَتی بھٹ بلوانا

اور راکشسوں کو مار کر آپ کو لے جاویں گے نارد آدی رشی مُنی تینوں لوکوں میں اُن کا یش گان کریں گے۔ سیتا جی نے کہا۔ ہے پُترا سب بانر تمہارے ہی سمان چھوٹے چھوٹے ہوں گے۔ اور راکشس تو بڑے بلوان یودھا ہیں۔

۴ موریں ہردے پرم سندیہا۔ سُن کپی پرگٹ کینہی نج دیہا
کنک بھُودھر آکار سریرا۔ سمر بھینکر اَتی بل بیرا

اس لئے میرے ہردے میں یہ بڑا بھاری سندیہہ ہے کہ تم بانر ان راکشسوں کو کیسے جیت سکو گے۔ یہ سُن کر ہنومان جی نے اپنا اصلی شریر پرگٹ کیا۔ سونے کے پربت جیسا چمکدار وکرال وشال شریر تھا۔ جو یدھ میں بھینکر اور مہا بلوان اور ویر تھا۔

۱۸ سیتا من بھروس تب بھیئو۔ پنی لگھو رُوپ پون سُت لیئو

تب سیتا جی کے من میں تسلی ہو گئی۔ پھر ہنومان جی نے دُہی اپنا چھوٹا سا رُوپ دھارن کر لیا۔

دوہا
سُنو ماتا ساکھا مرگ نہیں بل بُدھی بسال
پربھُو پرتاپ تیں گرُڑہی کھائے پرم لگھو بیال

ہے ماتا! سُنئے ہم پشو بانر جاتی میں بل اور بُدھی نہیں ہوتی۔ لیکن بھگوان کے پرتاپ سے چھوٹا سا ناچیز سانپ بھی گرڑ کو کھا سکتا ہے۔ ادھات نربل بھی مہا بلوان کو مار سکتا ہے۔

چوپائی

من سنتوش سُنت کپی بانی۔ بھگتی پرتاپ تیج بل سانی
آسِش دینہی رام پریہ جانا۔ ہوہُو تات بل سیل ندھانا

بھگتی پرتاپ، تیج اور بل سے بھری پورن ہنومان جی کی بانی کو سُن کر سیتا جی کے من میں تسلی ہوئی۔ انہوں نے ہنومان جی کو شری رام جی کا پیارا جان کر آشیرواد دی۔ کہ ہے تات! تم بل اور شیل کے خزانہ ہو۔

۲ اجر امر گُن ندھی سُت ہوہُو۔ کرہُوں بہت رگھو نایک چھوہُو
کرہُوں کرپا پربھُو اس سُن کانا۔ نربھر پریم مگن ہنو مانا

ہے پُتر! تم اجر امر اور گنوں کے خزانہ ہو۔ شری رگھوناتھ جی تم پر بہت کرپا کریں۔ "پربھو تم پر بہت کرپا کریں"۔ یہ بچن کانوں سے سُن کر ہنومان جی بے حد (اننیہ) پریم میں مگن ہو گئے۔

۳ بار بار نائیسی پد سیسا۔ بولا بچن جور کر کیسا
اب کرت کرتیہ بھیوں میں ماتا۔ آسِش تو اموگھ بکھیاتا

ہنومان جی نے بار بار سیتا جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ اور پھر ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے ماتا! اب میں کرتارتھ ہو گیا۔ آپ کی آشیرواد اٹل ہے یہ بات پرسدھ ہے۔

۴ سنہُو ماتُ موہی اتسیہ بھوکھا۔ لاگ دیکھ سُندر پھل رُوکھا
سُنُو سُت کرہیں بِپن رکھوادی۔ پرم سبھٹ رجنی چر بھاری

ہے ماتا! سُنو۔ ان سُندر پھل والے درختوں کو دیکھ کر مجھے بہت ہی بھوک لگ گئی ہے۔ سیتا جی نے کہا۔ ہے بیٹا! سُنو اس بن کی بڑے بڑے بھاری راکشس یودھا رکھوالی کرتے ہیں۔

۵ تِنہہ کر بھے ماتا موہی ناہیں۔ جوں تمہہ سُکھ مانہو من ماہیں

ہنومان جی نے کہا۔ ہے ماتا! اگر آپ پرسن ہو کر مجھے آگیا دیں تو اُن راکشسوں کا تو مجھے ذرا بھر بھی ڈر نہیں ہے۔

دوہا
دیکھ بُدھی بل نپُن کپی کہیؤ جانکیں جاہُو
رگھوپتی چرن ہردے دھر تات مدھر پھل کھاہُو

ہنومان جی کو بُدھی اور بل میں ماہر جان کر جانکی جی نے کہا۔ ہے تات۔ جاؤ۔ شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کا ہردے میں دھیان کر کے میٹھے پھل کھاؤ۔

چوپائی

چلیئو ناے سِر دیکھیؤ باگا۔ پھل کھائیسی ترُو توریں لاگا
رہے تہاں بہُ بھٹ رکھوارے۔ کچھُ مارسیی کچھ جائے پکارے

ہنومان جی نے سیتا جی کو پرنام کیا اور پھر باغ میں جا گھُسے۔ پھل کھانے لگے۔ اور پیڑوں کو توڑنے لگے۔ وہاں بہت سے یودھا رکھوالے تھے۔ اُن میں سے کچھ تو ہنومان جی نے مار دیئے اور جو بچ نکلے۔ انہوں نے جا کر راون سے فریاد کی۔

ناتھ ایک آوا کپی بھاری۔ [۲] تیہیں اسوک باٹکا اُجاری
کھائیسی پھل اُرُو بٹپ اُپارے۔ رچھک مَرد مرد مہی ڈارے

ہے ناتھ! ایک بڑا بھاری بندر آیا ہے۔ اس نے اشوک باٹکا کو اُجاڑ دیا ہے۔ اس نے پھل کھا کر درختوں کو اُکھاڑ پھینکا ہے اور رکھوالوں کو مسل مسل کر کے زمین پر پٹک دیا ہے۔

سُن راون پٹھے بھٹ نانا۔ [۳] تنہہ ہی دیکھ گرجیؤ ہنوماتا
سب رجنی چر کپی سنگھارے۔ گئے پُکارت کچھُ ادھ مارے

یہ سُن کر راون نے بہت سے یودھا بھیجے۔ اُن کو دیکھ کر ہنومان جی گرجے۔ انہوں نے سب راکشسوں کو مار دیا۔ کچھ ادھ موؤں نے جا کر روتے ہوئے پھر فریاد کی۔

پُنی پٹھیؤ تیہیں اچھ کمارا۔ [۴] چلا سنگ لے سُبھٹ اپارا
آوت دیکھ بٹپ گہہ ترجا۔ تاہی نپاتی مہا دھُنی گرجا

پھر راون نے اپنے پُتر اکشے کمار کو بھیجا۔ وہ اپنے ساتھ بہت سی گنتی کے یودھاؤں کو لے کر چلا۔ اُسے آتے دیکھ کر ہنومان جی نے ہاتھ میں ایک درخت اُٹھا کر لڑنے کے لئے للکارا۔

کچھُ مارسیی کچھ مردیسی کچھُ ملیسی دھر دھُور
کچھ پُنی جائے پکارے پربھُو مرکٹ بل بھور

اُن میں سے کچھ یودھاؤں کو تو ہنومان جی نے مار دیا۔ کچھ کو مسل ڈالا۔ اور کچھ کو لاتوں سے دھُول میں بلا دیا۔ کچھ بچے کھچے روتے پیٹتے ہوئے جا کر پھر راون سے فریاد کرنے لگے۔ کہ ہے سوامی! بندر بہت ہی بلوان ہے۔

سُن سُت بدھ لنکیس رسانا۔ [۱] پٹھئے سی میگھ ناد بلواتا
مارسی جنی سُت باندھیسو تاہی۔ دیکھیئے کپی کہاں کر آہی

پُتر کا مرنا سُن کر راون غصے سے لال پیلا ہو گیا۔ پھر اُس نے اپنے مہا بلوان پُتر میگھ ناد کو بھیجا۔ اور اس نے کہا کہ ہے بیٹا! اس بانر کو مارنا نہیں بلکہ باندھ کر لے آنا۔ تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ وہ کہاں کا بانر ہے۔

چلا اِندر جیت اَتُلِت جودھا۔ [۲] بندھو ندھن سُن اُپجا کرودھا
کپی دیکھا دارُن بھٹ آوا۔ کٹکٹائے گرجا اُرُو دھاوا

اندر کو جیتنے والا لاثانی یودھا میگھ ناد چلا۔ اپنے بھائی کے مارے جانے کی خبر سُن کر وہ بہت کرودھ میں تھا۔ ہنومان جی نے دیکھا کہ اب تو بڑا بھاری بھیانک یودھا آیا ہے۔ تب وہ کٹ کٹا کر (یعنی چیخ مار کر) گرجے اور دوڑے۔

اتی بسال ترُو ایک اُپارا۔ [۳] برتھ کینہہ لنکیس کمارا
رہے مہا بھٹ تاکے سنگا۔ گہہ گہہ کپی مردئی نج انگا

انہوں نے ایک بڑا بھاری درخت اُکھاڑ لیا۔ اور اُس سے وار کر کے میگھ ناد کو بغیر رتھ کے کر دیا۔ (ارتھات اُس کا رتھ توڑ ڈالا۔ اور رتھ کے گھوڑے مار ڈالے) اس کے ساتھ جو بڑے بڑے یودھا تھے اُن کو ہنومان جی نے پکڑ پکڑ کر اپنے شریر سے مسل ڈالا۔

تنہہ ہی نپات تاہی سن باجا۔ [۴] بھِڑے جُگل مانہُوں گج راجا
مُٹھیکا مار چڑھا ترُو جائی۔ تاہی ایک چھن مُورچھا آئی

اُن سب کو مار کر پھر ہنومان جی میگھ ناد سے بھِڑ گئے۔ مانو دو مہا بلی ہاتھی لڑ رہے ہیں۔ ہنومان جی نے میگھ ناد کے زور

سے ایک گھونسا مارا۔ اور کود کر درخت پر جا چڑھے۔ میگھ ناتھ کو کچھ ذرا سی دیر کے لئے مورچھا آ گئی۔

۵

اُٹھ بہوری کینہسی بہو مایا۔ جیت نہ جائے پربھنجن جایا

مورچھا سے اُٹھ کر میگھ ناد نے بہت سی مایا رچی لیکن پون کمار ہنومان جی کسی پرکار بھی جیتے نہیں جاتے۔

دوہا
برہم استر تیہیں سانداھا کپی من کینہہ بچار
جوں نہ برہم سر مانیؤں مہما مٹے اپار

انت میں میگھ ناد نے تنگ آ کر برہم استر چلانے کا نشچے کر لیا۔ تب ہنومان جی نے من میں وچار کیا کہ اگر میں برہم استر کو نہ مانوں تو اس کی اپار مہما مٹ جائیگی۔

برہم بان کپی کہہ تیہیں مارا۔ پرتہوں بار کٹک سنگھارا
تیہیں دیکھا کپی مورچھت بھیؤ۔ ناگ پاش باندھیسی لے گیؤ

اُس نے ہنومان جی کو برہم بان مارا۔ جس کے لگتے ہی وہ زمین پر گر پڑے۔ لیکن گرتے ہوئے بھی انہوں نے بہت سی سینا مار ڈالی۔ جب اس نے ہنومان جی کو مورچھت ہوئے دیکھا۔ تب وہ اُن کو ناگ پاش میں باندھ کر اپنے پتا راون کے پاس لے گیا۔

جاسُ نام جپ سنہو بھوانی۔ بھوبندھن کاٹہیں نر گیانی
تاسُ دوت کہ بندھ ترو آوا۔ پربھو کارج لگ کپہیں بندھاوا

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی سنو۔ جس سوامی کا نام جپ کر گیانی لوگ مہا کٹھن بندھن روپی سنسار سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اُس سوامی کا دوت بھلا کیسے کسی کے بندھن میں آسکتا ہے۔ ہنومان جی نے تو اپنے آپ ہی پربھو کے کاریہ کے لئے اپنے آپ کو بندھوا لیا۔

کپی بندھن سن نسچر دھائے۔ کوتک لاگ سبھا سب آئے
دس مکھ سبھا دیکھ کپی جائی۔ کہہ نہ جائے کچھ اتی پربھتائی

بندر کا بندھا جانا سن کر راکشس لوگ تماشہ دیکھنے کیلئے راج دربار میں دوڑے آئے۔ ہنومان جی نے جا کر راون کا دربار دیکھا۔ جس کے ٹھاٹھ باٹھ کا ورنن نہیں کیا جاسکتا۔

کر جوریں سُر دِسپ بنیتا۔ بھرکُٹی بلوکت سکل سبھیتا
دیکھ پرتاپ نہ کپی من سنکا۔ جیمے اہی گن مہہ گرڑ اسنکا

ہاتھ جوڑے ہوئے سب دگپال ارتھات اندر، ورُن، کبیر آدی سب دیوتا بڑی نمرتا کے ساتھ سہمے ہوئے راون کی جنبش ابرو کو دیکھ رہے ہیں۔ اس کا ایسا پرتاپ دیکھ کر بھی ہنومان جی کے من میں ذرا بھی ڈر نہ ہوا۔ وہ ایسے نڈر اور بیدھڑک ہو کر راج دربار میں کھڑے ہیں۔ جیسے سانپوں کے گروہ میں گرڑ جی نڈر ہوتے ہیں۔

دوہا
کپہی بلوک دساتن بہسا کہہ دُر باد
سُت بدھ سُرت کینہہ پنی اُپجا ہردے بشاد

ہنومان جی کو دیکھ کر راون گالیاں دیتا ہوا خوب ہنسا۔ پھر جب اپنے پتر اکشے کمار کی اس کے ہاتھوں مرتیو ہو جانے کی یاد آئی۔ تو اُس کے ہردے میں بہت کلیش بڑھا۔

چوپائی
کہہ لنکیس کون تیں کیسا۔ کیہی کیں بل گھالیہی بن کیسا
کی دھوں شروَن سنیہی نہیں موہی۔ دیکھوں اتی اسنک سٹھ توہی

لنکاپتی راون نے کہا۔ ارے بندر! بتا تو کون ہے۔ کس کے بل پر تو نے بن کو اُجاڑ کر ویران کر دیا۔ کیا کبھی تو نے میرا نام نہیں سُنا؟ میں تجھے بہت ہی نڈر دیکھ رہا ہوں۔

مارے نسچر کیہیں اپرادھا۔ کہہ سٹھ توہی نہ پران کی بادھا
سُنو راون برہمانڈ نکایا۔ پائے جاسُ بل برچتی مایا

کس اپرادھ سے تُو نے راکشسوں کو مارا؟ ارے مورکھ! بتا۔ کیا تجھے اپنے پرانوں کا ڈر نہیں ہے؟ ہنومان جی نے کہا۔ ہے راون! سُن جن کا بل پاکر مایا اننت کوٹی برہمانڈوں کے سموہوں کو رچتی ہے۔

جاکیں بل برنچی ہری ایسا ۔ پالت سرجت ہرت دس سیسا
جا بل سیس دھرت سہہ ساتن وانڈکوش سمیت ۔ گری کاتن

ہے راون! جن کے بل کے آدھار پر برہما وشنو مہیش سرشٹی کی پیدائش، پرورش اور فنا کرتے ہیں۔ جن کے بل پر ہزاروں مکھ والے شیش ناگ جی پربت اور بنوں سمیت برہمانڈ کو اپنے سر پر دھارن کرتے ہیں۔

دھرے جو بِبدھ دیہہ سُر تراتا ۔ تمہہ سے سٹھنہ سکھاون داتا
ہرکودنڈ کٹھن جیہیں بھنجا ۔ تیہی سمیت نرپ دل مدگنجا
کھر دوشن تر سرا اُرو بالی ۔ بدھے سکل اَتلت بل سالی

جو دیوتاؤں کی رکھشا کے لئے طرح طرح کے شریر دھارن کرتے ہیں۔ اور جو تمہارے جیسے مورکھوں کو نصیحت دینے والے ہیں۔ جنہوں نے شوجی کے مہا کٹھن دھنش کو توڑ ڈالا اور اس کے ساتھ ہی سارے راجاؤں کی منڈلی کا غرور بھی توڑ ڈالا جنہوں نے کھر دوشن ترشرا اور بالی کو مار ڈالا۔ جو لاثانی بلوان یودھا تھے۔

دوہا

جاکے بل لولیس تیں جتیہو چراچر جھاری
تاسُ دُوت میں جاکر ہر آنیہو پریہ ناری

جن کے بل کے تھوڑے سے انش کو پاکر تم نے چراچر جگت کو جیت لیا ہے۔ اور جن کی پیاری پتنی کو تم ہر لائے ہو۔ سو ہے راون! میں انہیں کا دُوت ہوں۔

چوپائی

جانیئوں میں تمہار پربھتائی۔ سہس باہو پرسی لرائی
سمر بالی سن کر جس پاوا۔ سُنی کپی بچن بہسی بہراوا

میں تمہاری شہرت اور بڑائی کو خوب جانتا ہوں۔ سہسا باہو کے ساتھ تمہارا یدھ کرکے جیسا کچھ لڑائی کرکے تم نے بلاپت کیا تھا۔ وہ میں سب کچھ جانتا ہوں۔ ہنومان جی کے ان طنزآمیز بچنوں کو سُن کر راون نے ان کی بات کو ہنس کر ٹال دیا۔

کھائیوں پھل پربھو لاگی بھوکھا ۔ کپی سبھاوتیں توریئوں رُوکھا
سب کیں دیہہ پرم پریہ سوامی ۔ مارہیں موہی کُمارگ گامی
جنہہ موہی مارتے میں مارے ۔ تیہی پر باندھیئوں تنے تمہارے
موہی نہ کچھ باندھے کی لاجا ۔ کینہہ چہوں نج پربھو کر کاجا

ہے راکشس راج! مجھے بھوک لگی تھی۔ اس لئے میں نے پھل کھائے۔ درختوں کو توڑنا اور مروڑنا یہ تو بندروں کا سبھاؤ ہی ہے۔ اس لئے میں درختوں کو اپنے جاتی سبھاؤ سے پرورش ہو کر توڑا۔ ہے راکشسوں کے راجہ! اپنی دیہہ سبھی کو پیاری ہوتی ہے۔ بدچلن راکشس جب مجھے مارنے لگے۔ تب انہوں نے مجھے مارا۔ اُن کو میں نے بھی مارا۔ اتنے میں تمہارے پُتر میگھناد نے مجھے باندھ لیا۔ مجھے اپنے بندھے جانے کی ذرا بھی شرم نہیں ہے۔ کیوں کہ جس طرح بھی ہو میں تو اپنے سوامی کا کام کرنا چاہتا ہوں۔

بنتی کرئیوں جوری کر راون ۔ سنہو مان تج مور سکھاون
دیکھہو تمہہ نج کل ہی بچاری ۔ بھرم تج بھجہو بھگت بھے ہاری

ہے راون! میں ہاتھ جوڑ کر تم سے بنتی کرتا ہوں تم ابھیمان چھوڑ کر میری نصیحت کو سنو۔ تم اپنے اتم ونش کا وچار کرکے دیکھو اور بھرم کو چھوڑ کر بھگتوں کے بھے کو دُور کرنے والے بھگوان شری رام جی کا بھجن کرو۔

۵

جاکیں ڈراتی کال ڈیرائی ۔ جو سُر اسر چراچر کھائی
تاسوں بیرو کبہوں نہیں کیجے ۔ مورے کہیں جانکی دیجے

دیوتا۔ راکشس اور جتنے سارے جگت کو کھا جانے والا کال دیوتا بھی جن کے بھے سے ڈرتا ہے۔ اُن سے کبھی ویر نہ کرنا چاہیئے میرا کہنا مانو اور سیتا جی شری رام جی کو دے دو۔

دوہا

پرنتپال رگھونایک کرونا سندھو کھراری
گئیں سرن پربھو راکھہیں تو اپرادھ بساری

کھر کے شترو شری رگھوناتھ جی تو دیا کے سمندر ہیں۔ اور شرناگتوں کے پالک ہیں۔ اُن کی شرن میں جانے پر وہ تمہیں تمہارا

قصور معاف کرکے شرن میں رکھ لیں گے۔

چوپائی

رام چرن پنکج اُر دھرہو ۔ لنکا اچل راج تمہہ کرہو
رشی پُلست جس بمل مینکا ۔ تیہی سسی مہنہ جنی ہوہو کلنکا

شری رام جی کے چرن کملوں کو اپنے ہردے میں دھارن کرو۔ اور لنکا کا اچل راج کرو۔ آپکے پُور وج رشی پُلست جی کا یش نرمل چندرما کے سمان ہے۔ تم اس چندرما میں کلنک نہ بنو۔

رام نام بنو گرا نہ سوہا ۔ دیکھ بچار تیاگ مد موہا
بسن ہین نہیں سوہ سُراری ۔ سب بھوشن بھوشت بر ناری

رام نام کے بنا بانی شوبھا نہیں پاتی۔ ابھیمان اور موہ کو تیاگ کر وچار کر دیکھو ہے دیوتاؤں کے دشمن! سب گہنوں سے سجی ہوئی استری بھی کپڑوں کے بنا شوبھا نہیں پاتی۔ ویسے ہی رام نام کے بنا بانی بھی شوبھا نہیں پاتی۔

رام بمکھ سمپتی پربھتائی ۔ جائے رہی پائی بنو پائی
سجل مُول جنہہ سرتنہہ ناہیں ۔ برش گئیں پُنی تبہیں سُکھاہیں

رام بمکھ پُرش کی بڑائی اور دھن دولت رہا ہُوا بھی چلا جاتا ہے۔ اس کا پانا نہ پانے کے برابر ہے۔ جن ندیوں کے پیچھے کوئی جل ندھی نہیں ہے یعنی جو صرف بارش کے پانی سے ہی بہہ نکلتی ہیں۔ وہ برسات کے خاتمہ پر خود ہی پھر سُوکھ جاتی ہیں۔

سُنو دس کنٹھ کہوں پن روپی ۔ بمکھ رام تراتا نہیں کوپی
شنکر سہس بشنو اج توہی ۔ سکہیں نہ راکھ رام کر دروہی

ہے دشمکھ! سُنو۔ میں قسم کھا کر کہتا ہُوں کہ رام بمکھ کی رکھشا کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ شری رام جی کے ساتھ ویر کرنے والے تم جیسوں کو ہزاروں شنکر، وشنو اور برہما بھی نہیں بچا سکتے۔ (پھر یہ راکشس سینا تو بھلا کس گنتی میں ہے۔)

دوہا
موہ مُول بہو سُول پرد تیاگہو تم ابھیمان
بھجہو رام رگھو نایک کرپا سندھو بھگوان

د موہ ہی جس کی جڑ ہے۔ ایسے بہت دُکھ دینے والے اندھکار مئے ابھیمان کو تیاگ دو۔ اور رگھو کل کے سوامی کرپا ندھان بھگوان شری رام جی کا بھجن کرو۔

چوپائی

جدپی کہی کپی اتی ہت بانی ۔ بھگتی بیبک برتی نے سانی
بولا بہسی مہا ابھیمانی ۔ ملا ہم ہی کپی گرُ بڑ گیانی

اگرچہ ہنومان جی نے بہت ہی بھلے کی بات کہی۔ جو بھگتی۔ گیان۔ ویراگ اور نیتی سے بھری پُورن تھی۔ تو بھی مہا ابھیمانی راون بہت ہنس کر بولا کہ ہمیں یہ بندر بڑا ہی گیانی گرو ملا ہے۔

مرتیو نکٹ آئی کھل توہی ۔ لاگیسی ادھم سکھاون موہی
اُلٹا ہوئیہی کہہ ہنو مانا ۔ متی بھرم تور پرگٹ میں جانا

ہے دُشٹ! تیری موت نزدیک آ پہنچی ہے جو مجھے نصیحت دینے لگا۔ ہنومان جی نے کہا۔ کہ میری موت نہیں کنتو تیری ہی موت آئی ہے۔ تیری بدھی ٹھکانے نہیں رہی مجھے تو ایسا ہی جان پڑتا ہے۔ اسی لئے تم اُلٹا سمجھ رہے ہو۔ موت کا سامان تو خود کئے بیٹھے ہو اور دوسروں کو موت کے نزدیک پہنچا ہُوا بتلاتے ہو۔

سُن کپی بچن بہت کھسیانا ۔ بیگ نہ ہرہو مُوڑھ کر پرانا
سُنت نسا چر مارن دھائے ۔ سچوہنہ سہت بھیشن آئے

ہنومان جی کے بچن سُنکر راون بہت ہی کھسیانہ ہو گیا۔ وہ جوش میں راکشسوں کو مخاطب ہو کر بولا۔ ارے اس مُوڑھ کی جان جلدی ہی کیوں نہیں نکال لیتے۔ سنتے ہی راکشس اُسے مارنے دوڑے۔ اتنے میں منتریوں کے سمیت وہاں بھیشن جی آ پہنچے۔

نائے سیس کرتے بہُو تا ۔ نیتی برودھ نہ مارئیے دُوتا
آن ڈنڈ کچھ کرئیے گوسائیں ۔ سبہیں کہا منتر بھل بھائیں

انہوں نے سر نوا کر بہت ہی نمر بھاو سے راون سے کہا۔ کہ دُوت کو جان سے مارنا نیتی کی مریادا کے خلاف ہے۔ ہے سوامی! اسے کچھ اور سزا دینی چاہئے۔ سب نے کہا ہاں مہاراج!

یہ صلاح اچھی ہے۔

۵ سُنت بہسی بولا دسکندھر ۔ انگ بھنگ کر پٹھیئے بندر

یہ سُنتے ہی راون ہنس کر بولا۔ ٹھیک ہے بندر کو اس کا کوئی انگ کاٹ کر واپس بھیج دیا جائے۔

کپی کیں ممتا پُونچھ پر سبھی کہیوں سمجھائے
تیل بور پٹ باندھ پُنی پاوک دیہو لگائے

میں تم سب کو سمجھا کر کہتا ہوں کہ بندر کی ممتا پُونچھ پر ہوتی ہے (اربقات بندر کو اپنی پونچھ پیاری ہوتی ہے)۔ اس لئے تیل میں کپڑا بھگو کر اس کی پونچھ پر باندھ کر پھر آگ لگا دو۔

چوپائی

پُونچھ ہین بانر تہنہ جائیہی۔ تب سٹھ نج ناتھہی لے آئیہی
جِنہ کے کینہہ سی بہت بڑائی۔ دیکھیوں میں تنہ کے پربھتائی

جب یہ بانر اپنی پونچھ کے بنا اپنے سوامی کے پاس جائیگا تب یہ مورکھ اپنے سوامی کو ساتھ لے آئے گا۔ جن کی اس نے بہت بڑائی کی ہے۔ میں بھی اُن کے سامرتھ کو دیکھ لوں گا۔

۲ بچن سُنت کپی من مسکانا۔ بھئے سہائے سارد میں جانا
جاتُدھان سُن راون بچنا۔ لاگے رچیں موڑھ سوئے رچنا

ہنومان جی یہ بچن سُن کر مسکرا دیئے اور من ہی من میں کہنے لگے۔ کہ میں جان گیا۔ کہ سرسوتی دیوی راون کے منہ چڑھ کر ایسے بچن کہلوا کر میری مددگار ہو گئی ہے۔ راون کے بچن سُن کر راکشس مورکھ لوگ پونچھ کو آگ لگانے کی تیاری کرنے لگے۔

۳ رہا نہ نگر بسن گھرت تیلا۔ باڑھی پُونچھ کینہہ کپی کھیلا
کوتُک کہنہ آئے پُر باسی۔ مارہیں چرن کرہیں بہو ہانسی

ہنومان جی نے ایسا کھیل کیا کہ وہ اپنی پونچھ کو بڑھاتے گئے حتیٰ کہ لپیٹتے لپیٹتے نگر بھر میں سارا کپڑا اور تیل ختم ہو گیا۔ نگرواسی لوگ تماشا دیکھنے آئے۔ وہ اپنے پاؤں سے ہنومان جی کو ٹھوکر مارتے ہیں اور اُنکی بہت ہنسی اُڑاتے ہیں۔

باجہیں ڈھول دیہیں سب تاری۔ نگر پھیر پُنی پُونچھ پر جاری
پاوک جرت دیکھ ہنومنتا۔ بھیو پرم لگھو روپ ترنتا

ڈھول بجتے ہی سب لوگ تالیاں بجا رہے ہیں۔ سارے نگر میں گھما کر ہنومان جی کی پونچھ کو آگ لگا دی گئی۔ آگ جلتی دیکھ کر ہنومان جی فوراً ہی چھوٹے روپ کے ہو گئے۔

۵ نبک چڑھیو کپی کنک اٹاریں۔ بھئیں سبھیت نشاچر ناریں

اس طرح بندھن پاش سے نکل کر ہنومان جی سونے کی اٹاریوں پر جا چڑھے۔ اُن کو دیکھ کر راکشسوں کی استریاں ڈر کے مارے سہم گئیں۔

دوہا

ہری پریرت تیہی اوسر چلے مرت اُنچاس
اٹہاس کر گرجا کپی بڑھ لاگ اکاس

بھگوان کی پریرنا سے اُس سمے اُنچاس ہوائیں چلنے لگیں۔ ہنومان جی بڑے زور سے قہقہہ لگا کر گرجے۔ اور بڑھ کر آکاش سے جا لگے۔

چوپائی

دیہہ بسال پرم ہرُوآئی۔ مندر تیں مندر چڑھ دھائی
جرئے نگر بھا لوگ بیحالا۔ جھپٹ لپٹ بہو کوٹی کرالا

پھر وشال روپ ہو کر بڑی پھُرتی سے وہ ایک مکان سے کود کر دوسرے مکان پر چڑھ جاتے ہیں۔ سارا نگر جل رہا ہے۔ لوگ بے حال تڑپنے لگے۔ کروڑوں آگ کی بھینکر لپٹیں بھڑبھڑا رہی ہیں۔

۴ تات مات ہا سُنیئے پُکارا۔ ایہی اوسر کو ہم ہی اُبارا
ہم جو کہا یہ کپی نہیں ہوئی۔ بانر روپ دھریں سُر کوئی

چاروں طرف ہاہاکار مچ گئی۔ ہا تات ہا ماتا! اس وقت کون ہمیں بچاوے گا۔ ہم نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ یہ بندر نہیں ہے۔ بندر کے روپ میں کوئی دیوتا ہے۔

۳ سادھو اوگیا کر پھل ایسا۔ جرئے نگر اناتھ کر جیسا
جارا نگر نمش ایک ماہیں۔ ایک بھبیشن کر گرہ ناہیں

سادھو کے اناد ر کرتے کا یہ پھل ہے۔ کہ سارا نگر اس پرکار جل رہا ہے۔ جیسے کہ اس کا کوئی مالک نہیں ہے۔ ہنومان جی نے چھن بھر میں ہی ساری لنکا جلا ڈالی۔ ایک بھبیشن کا گھر بچا دیا۔

تا کر دُوت انل جیہیں سِرجا۔ جرا نہ سو تیہی کارن گر یجا
اُلٹ پلٹ لنکا سب جاری۔ کُود پرا پُنی سِندھو مجھاری

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی جس پربھو نے اگنی کی رچنا کی۔ کِھلا اُن کے دُوت ہنومان جی خود کیسے اگنی سے جلتے! اس واسطے اُنہیں ذرا بھر سینک نہ لگا۔ ہنومان جی نے اُلٹ پلٹ کر سب لنکا جلا دی۔ اور خود پھر سمندر میں کود پڑے۔

دوہا
پونچھ بُجھائے کھوئے شرم دھر لگھو رُوپ بہور
جنک سُتا کے آگیں ٹھاڑھ بھیئو کر جور

پونچھ کی اگنی بُجھا کر تھکاوٹ کو دُور کر کے اور چھوٹا سا رُوپ دھارن کر کے ہنومان جی شری جانکی کے آگے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے۔

مات موہی دیجے کچھ چینہا۔ جیسیں رگھوناتھ موہی دینہا
چوڑامنی اُتار تب دیئو۔ ہرش سمیت پون سُت لیئو

(ہنومان جی نے کہا) ہے ماتا! جیسے یہاں آتے سمے شری رگھوناتھ جی نے مجھے آپ کے واسطے نشانی کے طور میرا انگوٹھی دی تھی۔ ویسے ہی اب یہاں سے جاتے سمے آپ بھی اُن کے لئے اپنی کوئی نشانی دیں۔ تب سیتا جی نے ہاتھ سے اُتار کر چوڑامنی دی۔ ہنومان جی نے پرسن ہو کر اُسے لے لیا۔

کہیو تات اس مور پرناما۔ سب پرکار پربھو پورن کاما
دین دیال بِرد سنبھاری۔ ہرہو ناتھ مم سنکٹ بھاری

ہے تات! جا کر میرا اُن سے پرنام کہنا۔ اور یہ بھی کہنا کہ آپ تو سب پرکار سے پورن کام ہیں۔ لیکن تو بھی دین دُکھیوں پر دیا کرنے میں ہی آپ کی شان ہے۔ اس لئے ہے ناتھ اپنے دین دیال سبھاو کے کارن آپ میرے سنکٹ کو دُور کیجئے۔

تات شکر سُت کتھا سنائیہو۔ بان پرتاپ پربھوہی سمجھائیہو
ماس دِوس مہنہ ناتھ نہ آوا۔ تو پنی موہی جیئت نہیں پاوا

ہے تات! پران ناتھ کو جا کر اندر کے پُتر جے انت کی گھٹنا (واقعہ) سُنانا اور پربھو کو اُن کے بان کے پرتاپ کی یاد دہانی کرانا۔ اگر پران ناتھ ایک مہینے میں نہ آئیں گے تو پھر مجھے جیتی نہ پائیں گے۔

کہو کپی کیہی بدھی راکھوں پرانا۔ تمہ تات کہت اب جانا
تہی دیکھ سیتل بھئی چھاتی۔ پُنی موکہنہ سوئی دِن سوراتی

ہے ہنومان! کہو میرے جینے کا کیا سہارا ہے۔ تمہیں دیکھ کر چھاتی ٹھنڈی ہوئی تھی۔ پر تو اب تم بھی جانا چاہتے ہو میرے لئے پھر وہی غم کے دِن اور آہ بھری راتیں۔

جنک سُتہی سمجھائے کر بہو بدھی دھیرج دینہہ
چرن کمل سِر نائے کپی گونو رام پہیں کینہہ

ہنومان جی نے جانکی جی کو سمجھا کر بہت پرکار سے تسلی دی۔ اور پھر اُن کے چرن کملوں میں پرنام کر کے شری رام جی کے پاس چلے۔

چلت مہا دُھنی گرجے سی بھاری۔ گربھ سروہیں سُن نسیچر ناری
ناگھ سِندھو ایہی پار ہی آوا۔ سبد کِلکِلا کپنہہ سُناوا

چلتی بار ہنومان جی اتنی بڑی بھاری آواز سے گرجے۔ کہ اُس گرج کو سُن کر راکشسوں کی استریوں کے گربھ گرنے لگے۔ سمندر لانگھ کر وُہ اِس پار آ گئے۔ اور اُنہوں نے بانروں کو کِلکِلا شبد سُنایا (خوشی کا شبد)

ہرشے سب بلوک ہنومانا۔ نُوتن جنم کپنہہ تب جانا
مُکھ پرسن تن تیج براجا۔ کینہیسی رام چندر کر کاجا

ہنومان جی کو دیکھ کر سبھی بانر پرسن ہو گئے۔ سب نے اپنا نیا جنم سمجھا۔ ہنومان جی کا چہرہ پرسن ہے۔ شریر میں تیج شوبھا پا رہا ہے۔ سب نے سمجھ لیا۔ کہ ہنومان جی رام جی کا کاریہ سپھل کر آئے ہیں۔

ملے سکل اتی بھے سکھاری۔ نِیہت بن پا وجے یادی
چلے ہرش رگھوناٹک پاسا۔ پوچھت کہت نول اتہاسا

اُٹھ کر سب بانر ہنومان جی سے ملے اور وہ بہت ہی سُکھی ہوئے۔ مانو جل کے بغیر تڑپتی مچھلی کو پانی مل گیا ہو۔ سب پرسن ہو کر راہ میں نئے نئے اتہاس کہتے سُنتے وہ شری رام جی کے پاس چلے۔

تب مدھوبن بھیتر سب آئے۔ انگد سمت مدھو پھل کھائے
رکھوارے جب برجن لاگے۔ مشٹی پرہار ہنت سب بھاگے

تب سب لوگ مدھوبن میں آئے۔ انگد کی صلاح سے سب میٹھے میٹھے پھل کھانے لگے۔ جب انہیں بن کے رکھوالوں نے روکا تو اُن کو مکے مار مار کر بھگا دیا۔

جائے پکارے تے سب بن اُجاڑ جُب راج
سُن سُگریو ہرش کپی کر آئے پربھو کاج

سب رکھوالوں نے جا کر بندر راج سُگریو سے فریاد کی۔ کہ یوراج انگد نے سب بن اُجاڑ دیا ہے۔ یہ سُن کر سُگریو جی بڑے پرسن ہوئے۔ انہیں یہ تسلی ہو گئی کہ بانر پربھو شری رام جی کا کاریہ کر آئے ہیں۔

جوں نہ ہوت سیتا سُدھ پائی۔ مادھوبن کے پھل سکہیں کہ کھائی
ایہی بدھی من بچار کر راجا۔ آئے گئے کپی سہت سماجا

اگر انہوں نے سیتا جی کا پتہ نہ پایا ہوتا تو کیا وہ مدھوبن کے پھل کھا سکتے تھے۔؟ اس پرکار راجہ سُگریو من میں وچار کر ہی رہے تھے کہ اتنے میں ہنومان جی سماج سہت وہاں آ پہنچے۔

آئے سبہہ ناوا پد سیسا۔ ملیو سبنہہ اتی پریم کپیسا
پوچھی کُشل کُشل پد دیکھی۔ رام کرپا بھا کاج بسیکھی

سب نے آ کر سُگریو جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ بانر راج سُگریو سب سے پریم کے ساتھ ملے۔ اُن کی کُشل پوچھی۔ انہوں نے کہا کہ ہے ناتھ! آپ کے چرنوں کو دیکھ کر سب کُشل ہی ہے۔ شری رام جی کی کرپا سے ہمیں پربھو کے کاج میں بڑھ کر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

ناتھ کاج کینہیو ہنومانا۔ راکھے سکل کپنہہ کے پرانا
سُن سُگریو بہوری تیہی ملیہو۔ کپنہہ سہت رگھوپتی پہیں چلیو

ہے ناتھ! ہنومان جی نے ہی سب کاریہ سپھل کیا ہے! اور اس پرکار کاریہ سپھل کر کے ہم سب بانروں کو جیون دان دیا ہے۔ یہ سُن کر سُگریو پھر ہنومان جی سے ملے۔ اور پھر بانروں سمیت شری رگھوناتھ جی کے پاس چلے۔

رام کپنہہ جب آوت دیکھا۔ کئیں کاج من ہرش بسیکھا
پھٹک سلا بیٹھے دوؤ بھائی۔ پرے سکل کپی چرننہہ جائی

شری رام جی نے جب دیکھا۔ کہ بانر کاریہ کو سپھل کیے پرسن ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ تو انہیں بڑا آنند ہوا دونوں بھائی پتھر کی شفاف شلا پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہاں سب بانر جا کر اُنکے چرنوں پر گر پڑے۔

پریتی سہت سب بھیٹے رگھوپتی کرونا پنج
پوچھی کُشل ناتھ اب کُشل دیکھ پد کنج

دیا کے بھنڈار شری رگھوناتھ جی پریم کے ساتھ انہیں گلے لگا کر ملے اور اُنکی کُشل پوچھی۔ بانروں نے کہا۔ ہے ناتھ! آپکے چرن کملوں کو دیکھ کر سب کُشل ہے۔

جاموونت کہہ سُنو رگھوُرایا۔ جا پر ناتھ کرہو تمہہ دایا
تاہی سدا سبھ کُشل نرنتر۔ سُر نر مُنی پرسن تا اوپر

جاموونت نے کہا۔ ہے رگھوناتھ جی! سُنئے۔ جس پر آپ دیا کرتے ہیں۔ اُس کے لئے سدا ہی شُبھ کلیان اور منگل ہے۔ دیوتا مُنش اور مُنی سبھی اُس پر پرسن ہو جاتے ہیں۔

سوئی بجئی بنئی گُن ساگر۔ تاس سُجس ترے لوک اُجاگر
پربھو کی کرپا بھیو سب کاجو۔ جنم ہمار سپھل بھا آجو

وہ فاتح ہے وہی حلیم (نرم سبھاؤ۔ نمرتا والا) ہے۔
اور وہی گنوں کا سمندر بن جاتا ہے۔ اُس کا سُندر یش (بڑائی عظمت) تینوں لوکوں میں روشن ہوتا ہے۔ پربھو کی کرپا سے سب کاریہ سپھل ہُوا۔ اور ہمارا بھی جنم سپھل ہوگیا۔

ناتھ پَوَن سُت کینہہ جو کرنی ۔ سہسہوں مُکھ نہ جائے سو برنی
پَوَن تنیہ کے چرت سہائے ۔ جاموَنت رگھوپتی ہی سُنائے

ہے ناتھ! پَوَن کُمار ہنومان جی نے جو کارنامے کیئے ہیں۔ اُن کا بیان تو ہزار زبان سے بھی نہیں ہوسکتا۔ جب جاموَنت جی نے شری رگھوناتھ جی کے سُندر چرتر سُنائے۔

سُنت کرپاندھی من اتی بھائے ۔ پُنی ہنومان ہرش ہیہ لائے
کہُو تات کیہی بھانت جانکی ۔ رہت کرت رچھیا سو پران کی

تو اُن کے چرتر سُن کر شری رام جی من میں بہت ہی پرسن ہوئے انھوں نے پرسن ہوکر ہنومان جی کو پھر چھاتی سے لگا لیا اور کہا۔ ہے تات! کہو۔ جانکی جی کس پرکار رہتی ہیں۔ اور راکشسوں کے گروہوں کے بیچ کس پرکار اپنی جان کی رکھشا کرتی ہیں۔

نام پاہرو دوس نسی دھیان تمہار کپاٹ
لوچن نج پد جنترت جاہیں پران کیہی باٹ

ہنومان جی نے کہا۔ کہ آپ کا نام رات دن پہرہ دینے والا ہے۔ اور آپکا دھیان ہی کواڑ ہیں۔ نیتروں کو اپنے چرنوں میں لگائے رہتی ہے۔ مانو یہی قفل ہے۔ پھر پران کس راستے سے نکلیں؟

چلت موہی چوڑامنی دینہی ۔ رگھوپتی ہردے لائے سو لینہی
ناتھ جگل لوچن بھر باری ۔ بچن کہے کچھ جنک کماری

چلتے سمے جانکی جی نے مجھے چوڑامنی اُتار کر دی۔ شری رگھوناتھ جی نے اُسے لیکر ہردے سے لگا لیا۔ اور پھر دونوں آنکھوں میں آنسو بھر کر جانکی جی نے مجھے یہ بچن کہے۔

انج سمیت گہیہو پربھو چرنا ۔ دین بندھو پرنتارتی ہرنا
من کرم بچن چرن انوراگی ۔ کیہیں اپرادھ ناتھ ہوں تیاگی

چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت پربھو کے چرن پکڑ کر میری طرف سے کہنا۔ کہ آپ دین بندھو ہیں۔ اور شرن میں آئے ہوؤں کے دُکھ کو دُور کرنے والے ہیں۔ میں من بچن کرم سے آپ کے چرنوں سے پریم کرتی ہُوں۔ پھر ہے سوامی! آپ نے مجھے کس اپرادھ کے کارن تیاگ دیا ہے۔

اوگُن ایک مور میں مانا ۔ بچھُرت پران نہ کینہہ پیانا
ناتھ سو نینہہ کو اپرادھا ۔ نسرت پران کرہیں ہٹھ بادھا

ہاں! اپنا ایک دوش میں مانتی ہُوں۔ کہ آپکے ویوگ ہوتے ہی میرے پران کیوں نہ نکل گئے۔ ہاں کنتو ہے ناتھ! یہ تو آنکھوں کا دوش ہے۔ جو آپکے پھر درشن کرنے کی آشا میں ہٹھ کرکے پرانوں کو نکلنے سے روک رہی ہیں۔

برہ اگنی تن تول سمیرا ۔ سواس جرے چھن ماہیں سریرا
نین سروہیں جل نج ہت لاگی ۔ جریں نہ پاو دیہہ برہاگی

برہ (ہجر) اگنی ہے۔ شریر رُوئی ہے اور سانس وایو ہے۔ اس پرکار ہوا رُوئی اور اگنی کا میل ہوجانے پر شریر تو چھن بھر میں بھسم ہوسکتا ہے۔ پرنتو نیتر ... ... اپنی آشا کو پُوری کرنے کے لیئے اپنی بھلائی کی خاطر آنسو برساتے رہتے ہیں۔ جس سے برہ اگنی بھی شریر کو جلانے میں اسمرتھ ہوجاتی ہے۔

سیتا کے اتی بپتی بسالا ۔ بنہیں کہیں بھل دین دیالا

سیتا جی کی مصیبت بہت ہی بڑی ہے اُس کا بیان نہ کرنا ہی بہتر ہے۔ سُننے سے آپ بہت دُکھی ہوں گے۔

نمش نمش کرونا ندھی جاہیں کلپ سم بیت
بیگ چلیئے پربھو آنیئے بھج بل کھل دل جیت

ہے دیاندھان پربھو! اُن کا تو ایک ایک سیکنڈ کلپ کے سمان گذرتا ہے۔ اس لیئے ہے سوامی! جلدی چلیئے اور اپنی بھجا بل (قوت بازو) سے راکشسوں کے لشکر کو جیت کر سیتا جی کو لے آیئے۔

سُن سیتا دُکھ پربھو سُکھ ائینا۔ بھر آئے جل راجو نینا
بچن کایا من مم گتی جاہی۔ سُپنے ہوں لُوجھئے بپتی کی تاہی

سیتا جی کے دُکھ سُن کر سُکھ دھام پربھو شری رام جی کے کمل نیتروں میں آنسو بھر آئے وہ بولے۔ کہ من بچن اور کرم سے جس کا ایک ماتر میں ہی آسرا ہوں۔ اُسے کیا کبھی سپنے میں بھی مصیبت ہو سکتی ہے۔

کہہ ہنومنت بپتی پربھو سوئی۔ جب تو سمرن بھجن نہ ہوئی
کیتک بات پربھو جاتُ دہان کی۔ پربھو ہی جیت آنی جانکی

ہنومان جی نے کہا۔ ہے پربھو! مصیبت تو تب ہی ہے۔ جب کہ آپ کا بھجن سمرن نہ ہو۔ ہے پربھو! راکشس بیچارے تو کس گنتی میں ہیں۔ آپ شترو کو جیت کر جانکی جی کو لے آئے۔

سُنو کپی توہی سمان اُپکاری۔ نہیں کو سُر نر مُنی تن دہاری
پرتی اُپکار کروں کا تورا۔ سنمکھ ہوئے نہ سکت من مورا

بھگوان کہنے لگے۔ ہے ہنومان! سُنو تیرے سمان میری بھلائی کرنے والا دیوتاؤں ومنشوں اور مُنیوں میں کوئی بھی شریر دہاری نہیں ہے۔ میں تمہارے اس احسان کا بدلہ کس طرح چکاؤں۔ میرا تو من بھی تیرے سامنے نہیں ہو سکتا۔

سُنو سُت توہی اُرن میں ناہیں۔ دیکھیوں کر بچار من ماہیں
پُنی پُنی کپی ہی چتو سُر ترا تا۔ لوچن نیر پُلک انی گاتا

ہے پُتر! میں نے اپنے من میں خوب اچھی طرح سے وچار کر دیکھ لیا ہے۔ کہ تیرے احسان کا قرضہ میں کبھی بھی ادا نہیں کر سکتا دیوتاؤں کی رکھشا کرنے والے پربھو بار بار ہنومان جی کو دیکھ رہے ہیں۔ اُن کے نیتروں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ اور شریر پر بے حد پُلکت ہے۔

سُن پربھو بچن بلوک مُکھ گات ہرش ہنومنت
چرن پریئو پریما کُل تراہی تراہی بھگونت

پربھو شری رام جی کے بچن سُن کر اور اُن کے چہرے اور انگوں کو دیکھ کر ہنومان جی بہت ہی پرسن ہوئے اور پریم کے مارے ویا کُل ہوئے۔ "ہے پربھو میری رکھشا کرو، میری رکھشا کرو۔" ایسا کہتے ہوئے اُن کے قدموں پر گر پڑے۔

بار بار پربھو چہے اُٹھاوا۔ پریم مگن تیہی اُٹھب نہ بھاوا
پربھو کر پنکج کپی کیں سیسا۔ سُمر سو دسا مگن گوریسا

پربھو شری رام جی بار بار ہنومان جی کو اُٹھانا چاہتے ہیں۔ پرنتو پریم میں ڈوبے ہوئے ہنومان جی اُٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ پربھو کے ہاتھ کمل ہنومان جی کے سر پر ہیں۔ اس پریم دشا کو دیکھ کر شو جی پریم مگن ہو گئے۔

ساوَدھان من کر پُنی شنکر۔ لاگے کہن کتھا اتی سُندر
کپی اُٹھائے پربھو ہردے لگاوا۔ کر گہہ پرم نکٹ بیٹھاوا

پھر من کو سنبھال کر شو جی مہاراج بہت ہی سندر کتھا کہنے لگے۔ ہنومان جی کو اُٹھا کر پربھو جی نے چھاتی سے لگا لیا۔ اور ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے پاس بٹھا لیا۔

ہے ہنومان! بتاؤ جس لنکا کی رکھشا راون جیسے مہابلی کرتے ہیں۔ اس قلعہ نما سندر لنکا کو تم نے کس طرح جلا ڈالا۔ ہنومان جی پربھو کو پرسن ہوا جان کر ابھیمان سے رہت ہو کر بچن بولے۔

ساکھا مرگ کے بڑ منُسائی۔ ساکھا تیں ساکھا پر جائی
ناگھ سندھو ہاٹک پُر جارا۔ نسچر گن بدھ بپن اُجارا

ہے سوامی! سُنئے۔ بندر کا ایک شاخ سے کود کر دُوسری شاخ پر چلے جانا ہی سب سے بڑا پُرشارتھ ہے۔ سمندر کو پھاندنا لنکا کو جلا کر خاکستر کرنا، راکشسوں کو مار کر باغ اور بن کو اُجاڑنا۔

سو سب تو پرتاپ گھوُدائی۔ ناتھ نہ کچھ موریہ پربھتائی

یہ سب جو کچھ مجھ سے کرنی ہوئی ہے۔ سو سب ہے رگھوناتھ جی! یہ تو آپکا ہی پرتاپ ہے۔ اس میں میری بڑائی تو کچھ بھی نہیں ہے۔ (ادکفات میں ناچیز بانر ایسے مہان کارنامے کیسے کر سکتا ہوں)۔

تا کہنہ پربھو کچھ اگم نہیں جا پر تُمہہ انکُول
تو پربھاو بڑوانل ہی جار سکے کھل تُول

ہے پربھو جس پر آپکی دیا درشٹی ہو۔ اس کے لئے کچھ بھی کٹھن نہیں ہے۔ آپکے پربھاو سے رُوئی جیسی ناچیز وستو جو فوراً جل اٹھتی ہے بھی بڑوانل (سمندر کی آگ) کو نسچے ہی جلا سکتی ہے۔ ارتھات آپ کے پرتاپ سے ناممکن بھی ممکن ہو سکتا ہے

ناتھ بھگتی اتی سُکھدائنی۔ دیہو کرپا کر انپائنی
سُن پربھو پرم سرل کپی بانی۔ ایوم استو تب کہیو بھوانی

ہے سوامی! مجھے مہا آنند دینے والی اپنی اننیہ بھگتی کرپا کرکے دیجئے۔ ہنومان جی کے بہت ہی سیدھے سادھے بچنوں کو سنکر شری رامچندر جی نے کہا۔ کہ ایسا ہی ہو۔

اُما رام سبھاؤ جیہیں جانا۔ تاہی بھجن تج بھاو نہ آنا
یہ سمباد جاسُ اُر آوا۔ رگھوپتی چرن بھگتی سو پاوا

ہے پاربتی! جس نے شری رام جی کے سبھاو کو جان لیا۔ اُسے اُن کا بھجن چھوڑ کر دوسری کوئی بات بھی اچھی نہیں لگتی۔ یہ ہنومان جی اور شری رام جی کا سمواد جس کے ہردے میں آگیا۔ مانو وہی شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کی بھگتی کو پا گیا۔

سُن پربھو بچن کہہیں کپی برندا۔ جے جے جے کرپال سکھ کندا
تب رگھوپتی کپی پتی ہی بولاوا۔ کہا چلیں کر کرہو بناوا

پربھو کے بچن سن کر باتر دل کہنے لگے۔ ہے کرپا پورن آنند کند شری رام جی! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔ تب شری رگھوناتھ جی نے کپی راج سگریو جی کو بلوایا اور کہا۔ کہ چلنے کی تیاری کرو۔

اب بلمبہ کیہی کارن کیجے۔ تُرت کپنہہ کہنہ آئیس دیجے
کوتک دیکھ سُمن بہہ برشی۔ نبھ تیں بھون چلے سُر ہرشی

اب دیر کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ بانروں کو جلدی کوچ کا حکم دو۔ بھگوان کی اس لیلا کو دیکھ کر آکاش سے پھول برساتے ہمنے دیوتا لوگ من میں پرسن ہوکر اپنے اپنے لوک کو چلے۔

کپی پتی بیگ بولائے آئے جُوتھپ جوتھ
نانا برن اتُل بل بانر بھالُو بروتھ

بانر راج سگریو نے جلدی ہی بانروں کو بلایا۔ وہ جھنڈ کے جھنڈ آ گئے۔ بانر اور بھالوؤں کے جھنڈ طرح طرح کے رنگوں کے ہیں اور اُن میں بے حد شکتی ہے۔

پربھو پد پنکج ناوہیں سیسا۔ گرجہیں بھالُو مہابل کیسا
دیکھی رام سکل کپی سینا۔ چتئے کرپا کر راجو نینا

وہ سب پربھو شری رام جی کے چرنوں میں سر جھکاتے ہیں۔ مہا بلوان بھالو اور بانر گرج رہے ہیں۔ شری رام جی نے بانروں کے لاؤ لشکر کو دیکھا۔ تب اپنے کمل نینوں سے اُن پر کرپا درشٹی کی۔

رام کرپا بل پائے کپیندا۔ بھئے پچھ جُت منہوں گریندا
ہرش رام تب کینہہ پیانا۔ سگن بھئے سندر سبھ نانا

شری رام جی کی کرپا کا بل پاکر بانر ایسے بلوان معلوم ہوتے ہیں۔ مانو پروں والے سمیرو پربت ہوں۔ تب شری رام جی نے پرسن ہوکر کوچ کیا۔ طرح طرح کے سندر اور شبھ سنگن ہونے لگے۔

جاسُ سکل منگل مئے کیتی۔ تاسُ پیان سگن یہ نیتی
پربھو پیان جانا بیدیہیں۔ پھرک بام انگ جنُ کہہ دیہیں

جن کی کیرتی سب منگلوں سے بھری پُوری ہے۔ اُنکی روانگی کے وقت شبھ شگنوں کا ہونا تو کیول لیلا ماتر ہی ہے۔ پربھو کے کوچ کرنے کو شری جانکی جی نے بھی جان لیا۔ اُنکے بائیں انگ پھڑک پھڑک کر مانو انہیں پربھو کے آجانے کی اطلاع دے رہے ہوں۔

جوئے جوئے سگن جانکی ہی ہوئی۔ اسگن بھیو راون ہی سوئی
چلا کٹک کو برنے پارا۔ گرجہیں بانر بھالُو اپارا

جانکی جی کو جو شگن ہو رہے ہیں۔ راون کو وہی اشگن

ہو رہے ہیں۔ سینا چلی۔ اُس کا ورنن کوئی نہیں کر سکتا۔ بے شمار
بانر اور بھالو گرج رہے ہیں۔

نکھ آیدھ گری یا وپ دھاری۔ چلے گگن مہی اچھا چاری
کیہری ناد بھالو کپی کرہیں۔ ڈگمگاہیں دِگ گج چکّرہیں

ناخن، پربت اور درخت ہی اُنکے ہتھیار ہیں۔ وہ اپنی مرضی
مطابق آکاش میں اور پرتھوی پر چلتے ہیں۔ شیر کے سمان بانر گرج رہے
ہیں۔ اُنکی گرجنا سن کر دشاؤں کے ہاتھی ڈگمگا کر چنگھاڑ رہے ہیں۔

چکّرہیں دِگ گج ڈول مہی گری لول ساگر کھر بھرے
من ہرش سبھ گندھرب سُر مُنی ناگ کِنّر دُکھ ٹرے
کٹکٹہیں مرکٹ بکٹ بھٹ بہو کوٹی کوٹنہ دھاوہیں
جے رام پربل پرتاپ کوسل ناتھ گُن گن گاوہیں

دشاؤں کے ہاتھی چنگھاڑ رہے ہیں پرتھوی ڈول رہی
ہے پربت چنچل ہو گئے (کانپنے لگے) سمندر میں کھلبلی مچ گئی۔
گندھرو دیوتا، مُنی، ناگ اور کِنّر سب کے سب من ہی من پرسن ہو رہے کہ
اب دکھوں کا انت ہوا ہی چاہتا ہے۔ بے شمار وکرال بانر
یودھا کٹکٹا رہے ہیں۔ اور کروڑوں دوڑ رہے ہیں۔ وہ کوشل پتی
شری رام جی کے پرتاپ اور بل کے گن گان کر رہے ہیں۔ اور
اُن کا جے کار بلا رہے ہیں۔

سہہ سک نہ بھار اُدار اہی پتی بار بارہیں موہ ای
گہہ دسن پُنی پُنی کمٹھ پرشٹ کٹھور سو کیسے سوہ ای
رگھوبیر رُچر پریان پرستھتی جان پرم سہاونی
جنُ کمٹھ کھرپر سرپ راج سو لکھت اَبِچل پاونی

اُدار دِل سیش ناگ بھی بانر سینا کا بوجھ برداشت نہ کر
سکے۔ وہ بار بار گھبرا اُٹھتے ہیں۔ وہ بار بار کچھپ کی کٹھور پیٹھ کو دانتوں
سے پکڑتے ہوئے ایسا شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو شری رام چندر جی
کی سُندر روانگی کو پرم سُندر جان کر اُس کی اَچل پوتر کتھا تاریخ
(ہسٹری وغیرہ) کو شیش جی کچھپ کی پیٹھ پر لکھ رہے ہوں۔

ایہی بدھی جائے کرپا ندھی اُترے ساگر تیر
جہں تہں لاگے کھان پھل بھالو بپل کپی بیر

اس پرکار کرپا ندھان شری رام چندر جی سمندر کے کنارے پر
جا کر سینا سمیت اُترے۔ بے شمار، بندر اور بھالو اِدھر اُدھر پھل
کھانے لگے۔

اہاں نسا چر رہیں سسنکا۔ جب تیں جار کپیو کپی لنکا
نج نج گرہ سب کرہیں بچارا۔ نہیں نسیچر کُل کیر اُبارا

جب سے ہنومان جی لنکا کو جلا کر گئے تب سے لنکا میں
رہنے والے راکشس سہم گئے۔ وہ سب اپنے اپنے گھروں میں
وچار کرتے ہیں کہ اب راکشس کُل کے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں رہی۔

جاسُ دوت بل برنی نہ جائی۔ تیہی آئیں پُر کون بھلائی
دوتنہہ سن سُن پُرجن بانی۔ مندودری ادھک اکُلانی

جن کے ایک دوت میں ہی بے پناہ بل ہے کہ جو بیان نہیں
کیا جا سکتا۔ وہ سوامی جب خود لنکا پر چڑھ دوڑیں گے۔ تو پھر ہمارا
کیا ٹھکانا؟ نگر کے لوگوں کی اس سہمی ہوئی حالت کو جاسوسوں
سے سن کر راون کی پٹ رانی مندودری ویاکل ہو اُٹھی۔

رہسی جوڑ کر پتی پگ لاگی۔ بولی بچن نیتی رس پاگی
کنت کرش ہری سن پرہرہو۔ مور کہا اتی ہِت ہر دھرہو

وہ ایکانت میں ہاتھ جوڑ کر پتی کے چرنوں میں پڑ کر نیتی سے
بھری پُورن بچن بولی۔ ہے پتی دیو! شری ہری سے دشمنی چھوڑ دیجئے۔
اور میرے کہنے کو بہت ہی بھلا کرنے والا جان کر اپنے من میں
دھارن کیجئے۔ (ارتھات اپنے من میں یہ نشچے کر لیجئے۔ کہ میرے
کہنے کے مطابق چلنے سے ہی آپکا کلیان ہوگا۔)

سمجھت جاسُ دوت کی کرنی۔ سروہیں گربھ رجنی چر گھرنی
تاسُ ناری نج سچو بولائی۔ پٹھوہو کنت جو چہہو بھلائی

جن کے ایک دوت کی کرتوت کو یاد کر کے ہی راکشسوں کی
استریوں کے گربھ گر جاتے ہیں۔ اُنکی استری کو سے ناتھ! اپنے منتری
کو بلا کر اُس کے ساتھ واپس بھیج دیجئے۔ اسی میں ہی آپکی بھلائی ہے۔

تو کُل کمل بین دُکھ دائی ۔ سیتا بست نسا سم آئی
سُنہو ناتھ سپتا بنو دیجے ۔ بہت تمہارہ سمبھو اج کینے

آپکے کُل رُوپی کمل کے بن کو دُکھ دینے والی سیتا جاڑے کی راتری کا روپ ہو کر آئی ہے۔ ہے ناتھ! سُنئیے۔ سیتا جی کو واپس بھیجے بغیر شو جی اور برہما جی کے لیئے بھی آپ کا بھلا نہیں ہو سکتا۔

رام بان اہی گن سر س نکر نسا چر بھیک !
جب لگ گرست نہ تب لگ جتن کرہو تج ٹیک

شری رام جی کے بان سانپوں کے گروہ کے سمان ہیں۔ اور راکشسوں کے دل مینڈک کے سمان ہیں۔ جب تک وہ رام بان رُوپی سانپ راکشس رُوپی مینڈکوں کو ہڑپ نہیں کر لیتے۔ تب تک آپ ہٹھ (ضد) چھوڑ کر بچاؤ کا کوئی اُپائے کر لیجیئے۔

شرون سُنی سٹھ تا کر بانی ۔ بہسا جگت بدت اکبھیمانی
سبھے سُبھاو ناری کر ساچا ۔ منگل مہنہ بھئے من اتی کاچا

مورکھ اور دُنیا کا مشہور ابھیمانی راون اپنے کانوں سے مندودری کی بانی سُن کر ہنسا اور کہنے لگا۔ کہ استری جاتی کا سبھاو سچ مچ ہی ڈر پوک ہوتا ہے۔ آنند منگل میں بھی یہ ڈرتی ہیں۔ مندودری! تمہارا دل تو بہت تھوڑا ہے۔

جوں آوے مرکٹ کٹکائی ۔ جیہیں بچارے نسیچر کھائی
کمپہیں لوکپ جاکیں تراسا ۔ تاس ناری سبھیت بڑ ہاسا

اگر یہاں بانروں کی سینا آئے گی۔ تو بچارے راکشس اُنہیں کھا کر اپنا جیون نرباہ کریں گے۔ جس کے ڈر کے مارے لوکپال تک کانپتے ہیں۔ اس کی ناری ڈرتی ہے۔ یہ بڑی ہنسی کی بات ہے۔

اس کہی بہس تاہی اُر لائی ۔ چلیو سبھا ممتا ادھکائی
مندودری ہردے کر چنتا ۔ بھیئو کنت پر بدھی بپریتا

راون ایسا کہہ کر ہنسا اور مندودری کو چھاتی سے لگا لیا۔ پھر وہ دربار کو چلا گیا۔ اس کے من میں بہت ہی اہنکار تھا۔ مندودری من میں سوچ کرنے لگی۔ کہ میرے پتی دیو کا ستارہ گردش میں ہے۔

بیٹھیو سبھا خبر اس پائی ۔ سندھو پار سینا سب آئی
بوجھسی سچو اچت مت کہہو ۔ تے سب ہنسے مشٹ کر رہہو

راون جونہی دربار میں جا کر بیٹھا۔ اُسے خبر ملی۔ کہ سمندر کے اُس پار بانر سینا آ گئی ہے۔ اُس نے اپنے وزیروں سے مشورہ پوچھا تب وہ سب ہنسے اور کہنے لگے۔ کہ چُپ سادھ کر بیٹھے رہو۔

جیتیہو سُر اسُر تب شرم ناہیں ۔ نر بانر کیہی لیکھے ماہیں

آپ نے سہج میں ہی دیوتاؤں اور راکشسوں کو جیت لیا۔ یہ بیچارے منش اور ریچھ بندر تو بھلا کس گنتی میں ہیں۔

سچو بید گرو تین جوں پریہ بولہیں بھے آس !
راج دھرم تن تین کر ہوئے بیگ ہیں ناس

وزیر، وید اور گرو یہ تینوں اگر کسی بھے یا لوبھ کے کارن راجہ، روگی اور شاگرد کو بالترتیب اُن کی من سہاونی بات کہیں۔ (مار کھانے اُن کے ہتھیار کھ ہت کو نہ دیکھ کر اُن کو خوش کرنے کے لیئے اگر تینوں میٹھی میٹھی چاپلوسی کی باتیں کریں) تو سمجھو راجہ کے راج کا، شاگرد کے دھرم کا اور روگی کے شریر کا جلد ہی ناش ہو جاتا ہے۔

سوئے راون کہنہ بنی سہائی ۔ استتی کرہیں سنائے سُنائی
اوسر جان بِبھیشن آوا ۔ بھرا تا چرن سیس تیہیں ناوا

راون کو بھی ایسے ہی خوشامدی منتریوں سے واسطہ پڑا ہوا ہے جو اس کے سامنے اُسے سنا سنا کر اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اتنے میں موقع غنیمت جان کر بِبھیشن جی راج دربار میں آئے۔ انہوں نے بڑے بھائی راون کے چرنوں میں سر نوایا۔

پُنی سِر ناٹے بیٹھ نج آسن ۔ بولا بچن پائے انو سا سن
جوں کرپال پوچھیہو موہی باتا ۔ متی انوروپ کہیوں ہت تاتا

دوسری بار سر نوا کر وہ اپنی جگہ پر جا بیٹھے اور آ گیا پا کر یہ بچن بولے۔ ہے کرپالو! جب آپ نے مجھ سے صلاح پوچھی ہے۔ تو ہے تات! میں اپنی بدھی کے مطابق آپ کے بھلے کی بات کہتا ہوں۔

جو آپن چاہے کلیانا۔ سُجس سُمتی سُبھ گتی سُکھ نانا
سو پرناری للار گوسائیں۔ تجیو چوتھ کے چند کی نائیں

جو پُرش اپنا کلیان، بڑائی، شُدھ بدھی، شُبھ گتی اور طرح طرح کے سُکھ چاہتا ہو۔ ہے سوامی! اُسے چاہیئے کہ پرائی استری کے مُکھ کو دیکھنا چوتھ کے چندرما کی طرح دوشت سمجھ کر تیاگ دے۔

چودہ بھون ایک پتی ہوئی۔ بھوت دروہ تشٹے نہیں سوئی
گُن ساگر ناگر نر جوؤ۔ الپ لوبھ بھل کہے نہ کوؤ

چودہ لوگوں کا بھی بھلے ہی کوئی راجہ کیوں نہ ہو۔ وہ بھی جیووں سے ویر کر کے رہ نہیں سکتا ہے۔ جو منش گُنوں کا سمندر اور چتر ہو۔ اسے اگر تھوڑا سا بھی لالچ ہو جائے تو بھی اسے کوئی بھلا نہیں کہتا۔

کام کرودھ مد لوبھ سب ناتھ نرک کے پنتھ
سب پری ہر رگھوبیرہی بھجہو بھجہیں جیہی سنت

ہے سوامی! کام کرودھ، اہنکار اور لالچ یہ سب نرک کے دوار ہیں۔ ان سب کو چھوڑ کر شری رگھوناتھ جی کا بھجن کرنا چاہیے جن کا بھجن کہ مہاتما پُرش کرتے ہیں۔

تات رام نہیں نر بھوپالا۔ بھونیشور کالہو کر کالا
برہم انامے اج بھگونتا۔ بیاپک اجت انادی انتتا

ہے تات! شری رام چندر جی منشوں کے راجہ ہی نہیں ہیں۔ بلکہ وہ سارے لوکوں کے ایشور اور کال کے بھی کال ہیں۔ وہ نرویکار اجنما، ویاپک اجے، انادی اور اننت برہم ہیں۔

گو دوج دھینو دیو ہتکاری۔ کرپا سندھو مانش تن دھاری
جن رنجن بھنجن کھل براتا۔ بید دھرم رچھک سُنو بھراتا

کرپا ساگر بھگوان نے دھرتی، برہمن، گائے اور دیوتاؤں کی بھلائی کرنے کے لئے ہی مانش شریر دھارن کیا ہے۔ ہے بھائی! سُنیئے۔ وہ بھگتوں کو آنند دینے والے، دُشٹوں کے دلوں کا ناش کرنے والے اور وید دھرم کی رکھشا کرنے والے ہیں۔

تاہی بیرو تج نائیے ماتھا۔ پرنت آرتی بھنجن رگھوناتھا
دیہو ناتھ پربھو کہنہ بیدیہی۔ بھجہو رام بنو ہتیو سنیہی

ہے ناتھ! ویر تیاگ کر کے انہیں سر جھکا کر ڈنڈوت پرنام کیجیے۔ وہ شری رام جی شرناگتوں کے دُکھوں کا ناش کرنے والے ہیں۔ آپ جانکی جی کو انہیں سونپ دیجیئے۔ اور نشکام بھاؤ سے پریم کرنے والے بھگوان شری رام چندر جی کا بھجن کیجیے۔

سرن گئیں پربھو تاہو نہ تیاگا۔ بسو دروہ کرت اگھ جیہی لاگا
جاسُ نام ترے تاپ نساون۔ سوئے پربھو پرگٹ سمجھ جیہ راون

جیسے ساری دُنیا سے دروہ (غداری و دشمنی) کرنے کا پاپ لگا ہے بھگوان کی شرن میں آئے ہوئے ایسے پامر پرانی کا بھی تیاگ نہیں کرتے۔ جن کا نام ادھی بھوتک ادھی دیوک اور ادھیاتمک تینوں تاپوں کا ناش کرنے والا ہے۔ وہ ہی پربھو شری رام جی کے روپ میں پرگٹ ہوئے ہیں۔ ہے کلیانی! ایسا من میں نشچے کیجیے۔

بار بار پد لاگیئوں بنے کروں دس سیس
پرہیر مان موہ مد بھجہو کوسلا دھیس

ہے دس مُکھ! میں بار بار آپ کے پاؤں پڑتا ہوں اور پرارتھنا کرتا ہوں کہ آپ ابھیمان اہنکار، موڑھ پن کو چھوڑ کر اودھ پتی شری رام چندر جی کا بھجن کیجیئے۔

مُنی پلست نج شسیہ سن کہہ پٹھئی یہ بات
ترت سو میں پربھو سن کہی پائے سواوسر تات

مُنی پلست جی نے اپنے شاگرد کے ہاتھ یہ بات کہلا بھیجی ہے۔ اور موقع غنیمت جان کر وہی میں نے شریمان جی سے کہہ دی ہے۔

مالیہ ونت اتی سچو سیانا۔ تاسُ بچن سُن اتی سُکھ مانا

تات اُنج تُو نیتی بھبھُوشن ۔ سُوارُدھر ہو جو کہت بھبھیشن

راون کا ایک مالیہ وان نامی بہت ہی بدھی مان منتری تھا۔ بھبھیشن جی کے بچن سن کر وہ بہت پرسن ہُوا۔ اس نے راون سے کہا۔ ہے تات! آپکے چھوٹے بھائی تو عدل اور انصاف کے گھیتے ہیں۔ جو کچھ بھبھیشن جی کہہ رہے ہیں۔ اُسے آپ ہردے میں دھارن کر لیجئے۔

رِپو اُتکرش کہت سٹھ دوُو ۔ دُورِ نہ کر ہو اہاں ہے کوُو
مالیہ ونت گرہ گیئو بہوری ۔ کہے بھبھیشن پُنی کر جوری

راون نے کہا۔ ارے مورکھو تم دونوں میرے سامنے میرے دُشمن کے پرتاپ اور بل کے گن گان کر رہے ہو۔ یہاں کوئی ہے؟ جو انہیں میری آنکھوں سے دُور کر دے۔ تب یہ سُنکر مالیہ وان تو اپنے گھر چلے گئے۔ اور بھبھیشن جی پھر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے۔

سمتی کُمتی سب کیں اُر رہیں ۔ ناتھ پُران نگم اس کہہیں
جہاں سُمتی تہہ سمپتی نانا ۔ جہاں کُمتی تہہ بپتی ندانا

ہے ناتھ! وید اور پرانوں کا ایسا مت ہے کہ اچھی بدھی اور بُری بدھی سب کے ہردے میں رہتی ہے۔ جہاں اچھی بدھی ہے وہاں تو طرح طرح کے سُکھ کے ساز و سامان ہوتے ہیں اور جہاں بُری بدھی ہے وہاں انت میں دُکھ ہی دُکھ ہوتا ہے۔

تو اُر کُمتی بسی بپریتا ۔ ہت انہت مانہو رِپُو پریتا
کال راتِ نسچر کُل کیری ۔ تیہی سیتا پر پریتی گھنیری

آپ کے ہردے میں اُلٹی بدھی بس گئی ہے جس سے آپ دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست سمجھ رہے ہو۔ جو سیتا راکشسوں کے لئے کال کے سمان ہے۔ اُس سیتا پر آپکی بڑی پریتی ہے۔

تات چرن گہہ مانگیؤں راکھہو مور دُلار
سیتا دیہو رام کہہ اہت نہ ہوئے تمہار

ہے تات! میں آپ کے پاؤں پڑ کر آپ سے پرارتھنا کرتا ہُوں۔ کہ آپ مجھ بالک کی ضد کو مان لیجئے۔ سیتا کو شری رام جی کو سونپ دیجئے۔ بس اسی میں ہی تمہاری بھلائی ہے۔

بُدھ پُران شرُتی سمّت بانی ۔ کہی بھبھیشن نیتی بکھانی
سُنت دسانن اُٹھا رِسائی ۔ کھل توہی نکٹ مرتیو اب آئی

پنڈتوں پرانوں و ویدوں کا جو مانا ہُوا مت ہے۔ وہ سبھی نیتی بھبھیشن جی نے وِستار سے کہی۔ پر اُسے سن کر آگ بگولا ہو کر راون اُٹھا اور بولا۔ ارے دُشٹ! تیری موت نزدیک آپہنچی ہے۔

جیئسی سدا سٹھ مور جیاوا ۔ رِپو کر پچھ مُوڑھ توہی بھاوا
کہسی نہ کھل اس کو جگ ماہیں ۔ بھج بل جاہی جتا میں ناہیں

ہے مُورکھ! تو میرا ان کھا کر جیتا ہے۔ اور دشمن کی طرفداری کرنا ہی تجھے اچھا لگتا ہے۔ اے دُشٹ! بتا تو سہی۔ جگت بھر میں ایسا کون ہے۔ جس کو اپنی قوت بازو سے میں نے نہ جیتا ہو۔

مم پُر بس تپسِن پر پریتی ۔ سٹھ مل جائے تنہہ کہہ نیتی
اس کہہ کینہیسی چرن پرہارا ۔ انج گہے پد بارہیں بارا

بستا تُو میرے نگر میں ہے اور پریتی کرتا ہے تپسیوں سے! مورکھ کہیں کا۔ جا اُنہیں سے جا مل اور اُن کو جا کر ہی نیتی کا اُپدیش کر۔ ایسا کہہ کر راون نے بھبھیشن کے ایک لات ماری لیکن بھبھیشن نے مار کھا کر بھی بار بار راون کے چرن پکڑے۔

اُما سنت کی اِہ بڑائی ۔ مند کرت جو کرے بھلائی
تمہہ پِتُ سرس بھلیہیں موہی مارا ۔ رام بھجیں ہت ناتھ تمہارا

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سنت کی یہی مہما ہے کہ وہ بُرائی کرنے والے کی بھی بھلائی کرتے ہیں۔ بھبھیشن نے کہا۔ آپ میرے پتا کے سمان ہیں۔ اچھا کیا جو آپ نے مجھے مارا۔ لیکن ہے ناتھ! شری رام جی کا بھجن کرنے میں ہی آپ کی بھلائی ہے۔

سچو سنگ لے نبھ پتھ گیئو ۔ سبھہی سنائے کہت اس بھیئو

اتنا کہہ کر اور اپنے منتری کو ساتھ لے کر بھبھیشن جی آکاش

مارگ میں گئے۔ اور سب کو سُنا کر وہ ایسا کہنے لگے۔

رام ستیہ سنکلپ پربھو سبھا کال بس توری
میں رگھوبیر سرن اب جاؤں دیہو جن کھوری

شری رام جی ستیہ سنکلپ پربھو ہیں اور ہے راون! تمہاری سبھا کال کے وش ہے۔ اس لئے میں اب شری رگھوناتھ جی کی شرن میں جاتا ہوں۔ مجھے دوش نہ دینا۔

اس کہہ چلا بھبیشن جبہیں۔ آیو ہین بھئے سب تبہیں
ساد ہو اوگیا ترت بھوانی۔ کر کلیان اکھل کے ہانی

ایسا کہہ کر جوں ہی بھبیشن جی چلے توں ہی سب راکشسوں کے سر پر موت منڈلانے لگی۔ شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سادھو کا کیا گیا اناد ر سارے کلیان کا ناش کر دیتا ہے۔

راون جبہیں بھبیشن تیاگا۔ بھیو بِبھو بِنو تبہیں ابھاگا
چلیو ہرش رگھوُنایک پاہیں۔ کرت منورتھ بہو من ماہیں

جب سے راون نے بھبیشن کو تیاگ دیا تب سے وہ ابھاگا ایشوریہ سے ہین ہو گیا۔ (ارتھات اُس کی ساری شان و شوکت جاتی رہی) بھبیشن پرسن ہو کر شری رگھوناتھ جی کے پاس چلے۔ راستے میں وہ من میں طرح طرح کے منورتھ کرتے آتے ہیں

دیکھہوں جائے چرن جل جاتا۔ ارُن مرُدل سیوک سُکھ داتا
جے پد پرس تری رشی ناری۔ دنڈک کانن پاون کاری

وہ من ہی من کہہ رہے ہیں۔ کہ میں جا کر بھگوان کے کومل کمل کے سمان سُندر لال رنگ کے اور بھگتوں کو سُکھ دینے والا اُن چرنوں کے درشن کروں گا۔ جن کے چھونے سے ہی رشی ناری اہلیہ تر گئی اور جنہوں نے دنڈک بن کو پوتر کر دیا۔

جے پد جنک سُتا اُر لائے۔ کپٹ کُرنگ سنگ دھر دھائے
ہر اُر سر سروج پد جیئی۔ اہو بھاگیہ میں دیکھہوں تیہی

جن چرنوں کو جانکی جی نے اپنے ہردے میں دھارن کر رکھا ہے جو کپٹ کے ہرن کے ساتھ زمین پر بھاگے تھے۔ جو چرن شری شوجی کے ہردے روپی سروور کے کمل ہیں میرا دھنیہ بھاگ ہے کہ آج میں ادھم راکشس جاتی اُن چرنوں کے درشن کروں گا۔

جنہہ پائنہہ کے پادُکہہ بھرت رہے من لائے
تے پد آج بلوکہہوں انہہ نینہہ اب جائے

جن چرنوں کی کھڑاؤں میں بھرت جی نے من لگا رکھا ہے۔ وہ چرن میں آج جا کر ان آنکھوں سے دیکھوں گا۔

ایہی بدھی کرت سپریم بچارا۔ آئیہو سپدی سندھو ایہیں پارا
کپنہہ بھبیشن آوت دیکھا۔ جانا کوؤ رِپو دوت بسیشا

اس پرکار پریم کے ساتھ وچار کرتے ہوئے بھبیشن جی جلدی ہی سمندر کے پار آ گئے۔ بانروں نے بھبیشن کو آتے دیکھا تو انہوں نے جانا کہ یہ کوئی دشمن کا جاسوس ہے۔

تاہی راکھ کپیس پہیں آئے۔ سماچار سب تاہی سُنائے
کہہ سُگریو سنہہو رگھو رائی۔ آوا ملن دسانن بھائی

اُنہیں پہرے داروں کے پاس سونپ کر وہ سُگریو کے پاس آئے اور انہیں سب سماچار کہہ سُنایا۔ سُگریو نے شری رام جی کے پاس جا کر کہا۔ ہے رگھوناتھ جی! سُنیئے۔ راون کا بھائی آپ سے ملنے آیا ہے۔

کہہ پربھو سکھا بوجھیئے کاہا۔ کہے کپیس سُنہو نرناہا
جانی نہ جائے نِسا چر مایا۔ کام روپ کیہی کارن آیا

پربھو شری رام جی نے سُگریو سے کہا ہے متر! تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ بھبیشن کس لئے یہاں آیا ہے۔ بانر راج سُگریو نے کہا مہاراج! سُنیئے۔ راکشسوں کی مایا وچتر ہوتی ہے۔ اُس کا جاننا بڑا کٹھن ہے۔ اپنی اچھا سے طرح طرح کے رُوپ بدلنے میں سامرتھ یہ کپٹی راکشس نہ معلوم کس کارن یہاں آیا ہے۔

بھید ہمار لین سٹھ آوا۔ راکھیئے باندھ موہی اس بھاوا
سکھا نیتی تمہہ نیک بچاری۔ مم پن سرناگت بھئے ہاری

مجھے تو ایسا جان پڑتا ہے۔ کہ یہ مورکھ ہماری سینا کا بھید لینے آیا ہے۔ اس لئے میری رائے ہے کہ اسے باندھ کر رکھا جائے
شری رام جی نے کہا۔ ہے متر! تم نے نیتی تو اچھی وچاری ہے۔ پرنتو شرن میں آئے ہوؤں کے بھئے کو دور کرنا یہ میرا سناتن پرن ہے۔

سن پربھو بچن ہرش ہنومانا۔ سرناگت بچھل بھگوانا

پربھو کے بچن سن کر ہنومان جی بڑے پرسن ہوئے۔ وہ من ہی من میں کہنے لگے۔ کہ پربھو شرناگتوں پر پتا کے سمان پیار کرنے والے ہیں۔

سرناگت کہہ جے تجہیں نج انہت انومان
تے نر پامر پاپ مئے تنہہ ہی بلوکت ہان

شری رام جی پھر بولے۔ کہ جو منش اپنی ہانی کا وچار کر کے شرن میں آئے ہوئے کا تیاگ کر دیتے ہیں۔ وہ منش پاپی اور پامر ہیں۔ ایسے پرشوں کو دیکھنے میں بھی ہانی ہے۔ (ارتھات ایسے پرش کا درشن بھی نہ کرنا چاہیئے)

کوٹ بپر بدھ لاگہیں جاہو۔ آئیں سرن تجوں نہیں تاہو
سنمکھ ہوئے جیو موہی جبہیں۔ جنم کوٹ اگھ ناسہیں تبہیں

جسے کروڑوں برہمنوں کے مارنے کا پاپ لگا ہو۔ شرن میں آنے پر میں اسے بھی نہیں تیاگتا۔ جیو جوں ہی میرے سنمکھ (سامنے) ہو جاتا ہے۔ توں ہی اس کے کروڑوں جنموں کے پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔

پاپ ونت کر سہج سبھاؤ۔ بھجن مور تیہی بھاو نہ کاؤ
جوں پے دشٹ ہدے سوئے ہوئی۔ مورے سنمکھ آو کہ سوئی

پاپی کا یہ سہج سبھاؤ ہوتا ہے۔ کہ اسے میرا بھجن کبھی اچھا نہیں لگتا۔ اگر بھبیشن سچ مچ دشٹ ہردے کا ہوتا۔ تو کیا وہ میرے سامنے آ سکتا تھا؟

نرمل من جن سو موہی پاوا۔ موہی کپٹ چھل چھدر نہ بھاوا
بھید لیں پٹھوا دس سیسا۔ تبہوں نہ کچھ بھے ہانی کپیسا

جو پرش شدھ من والا ہوتا ہے۔ وہی مجھے پراپت کرتا ہے۔ مجھے کپٹ چھل اور چھدر بالکل نہیں بھاتے۔ اگر اسے راون نے بھید لینے کے لئے بھی بھیجا ہو۔ تو بھی ہے وانر راج اس کے آنے میں کچھ بھے اور ہانی نہیں۔

جگ مہہ سکھا نساچر جیتے۔ لچھمن ہنئے نمش مہہ تے
جوں سبھیت آوا سرناٗئی۔ رکھیہوں تاہی پران کی نائی

ہے متر! اس سنسار بھر میں جتنے بھی راکشس ہیں لکشمن جی ان کو چھن بھر میں مار سکتے ہیں۔ اور اگر وہ ڈر کا مارا ہوا میری شرن میں آیا ہے۔ تو میں اسے پرانوں کے سمان رکھوں گا

ابھے بھانت تیہی آنہو ہنس کہہ کرپانکیت
جے کرپال کہہ کپی چلے انگد ہنو سمیت

کرپا کے دھام شری رام جی نے ہنس کر کہا وہ شرن میں آیا ہو۔ دونوں حالتوں میں اسے یہاں لے آؤ۔ تب انگد اور ہنومان جی کو ساتھ لئے سگریو جی "کرپالو شری رام جی کی جے ہو" ایسا جے کار کرتے ہوئے چلے۔

سادر تیہی آگیں کر بانر۔ چلے جہاں رگھوپتی کرونا کر
دور ہی تے دیکھے دو بھراتا۔ نینا نند دان کے داتا

شری بھبیشن جی کو آگے کر کے ان کا بڑا آدر ستکار کرتے ہوئے بانر پھر وہاں چلے۔ جہاں دیا کے بھنڈار شری رگھو ناتھ جی تھے۔ آنکھوں کو سکھ دینے والے دونوں بھائیوں کو بھبیشن جی نے دور ہی سے دیکھا۔

بہوری رام چھبی دھام بلوکی۔ رہیو ٹھٹکا ایک ٹک پل روکی
بھج پرلمب کنجارن لوچن۔ سیامل گات پرنت بھے موچن

پھر شوبھا کے دھام شری رام جی کو دیکھ کر تو ٹھٹک کر ٹکٹکی لگائے دیکھتے رہ گئے۔ ان کے لمبے بازو ہیں۔ لال لال کمل کے سمان سندر نیتر ہیں۔ ان کا سانولا شریر ہے۔ جو شرنا گتوں کے بھے کا ناش کرنے والا ہے۔

سنگھ کندھ آیت ار سوہا۔ آنن امت مدن من موہا

نین نیر پلکت اتی گاتا ۔ من دھر دھیر کہی مردُو باتا

اُن کے کندھے شیر کے کندھوں کے سمان ہیں۔ چوڑی چھاتی بہت شوبھا دے رہی ہے۔ چہرہ بے شمار کامدیو کے من کو موہیت کرنیوالا ہے۔ اُن کے رُوپ کو دیکھ کر بھبیشن جی کی آنکھوں میں پریم کے آنسو اُمڈ آئے اور شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ پھر من میں دھیرج دھر کر بھبیشن جی کومل بچن بولے۔

ناتھ دسانن کر میں بھراتا ۔ نسیچر بنس جنم سُر تراتا
سہج پاپ پریہ تامس دیہا ۔ جتھا اُلوک ہی تم پر نیہا

ہے ناتھ! میں دس مُکھ راون کا چھوٹا بھائی ہُوں۔ ہے دیوتاؤں کی رکھشا کرنے والے پربھو! میرا جنم راکشس کُل میں ہُوا ہے۔ میرا شریر تموگُن مئے ہے۔ اور سبھاؤ سے ہی مجھے بُرے کاموں سے رغبت ہے۔ جیسے اُلّو کو اندھیرے سے سبھاوک پریم ہے۔

شرون سُجس سُن آئیوں پربھو بھنجن بھو بھیر
تراہی تراہی آرتی ہرن سرن سُکھد رگھوبیر

ہے پربھو! آپ جنم مرن کے بھے کا ناش کرنے والے ہیں۔ آپ کے اس شُبھ سندیش کو کانوں سے سُن کر میں آیا ہُوں۔ ہے دین دکھیوں کے دُکھوں کو دُور کرنے والے اور شرناگتوں کو سُکھ دینے والے شری رگھوبیر جی! میری رکھشا کیجئے۔ میری رکھشا کیجئے۔

اس کہہ کرت دنڈوت دیکھا ۔ تُرت اُٹھے پربھو ہرش بسیشا
دین بچن سُن پربھو من بھاوا ۔ بھج بسال گہہ ہردے لگاوا

یہ کہہ کر بھبیشن جی نے پربھو شری رام جی کو ڈنڈوت پرنام کیا۔ شری رام جی اُن کو ڈنڈوت پرنام کرتے دیکھ کر بہت پرسن ہو کر فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اُن کے دین بچن پربھو کے من کو بہت ہی بھائے۔ اُنھوں نے اپنی وشال بھجاؤں سے انہیں پکڑ کر اپنی چھاتی سے لپٹا لیا۔

انُج سہت مل ڈھگ بیٹھاری ۔ بولے بچن بھگت بھے ہاری
کہو لنکیس سہت پریوارا ۔ کُسل کُٹھاہر باس تمہارا

چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت شری رام جی بھبیشن کو گلے لگا کر ملے۔ انہیں اپنے پاس بٹھا کر بھگتوں کے بھے کو دُور کرنیوالے پربھو شری رام جی یہ بچن بولے۔ کہ ہے لنکاپتی! پریوار کی اور اپنی کُشل کہو۔ بڑی تکلیف دہ جگہ پر تمہاری رہائش ہے۔

کھل منڈلی بسہو دن راتی ۔ سکھا دھرم نبھے کیہی بھانتی
میں جانیوں تمہاری سب ریتی ۔ اتی نے نپُن نہ بھاوا انیتی

تم دن رات دُشٹوں کی منڈلی میں بسنے ہو۔ ہے مِتر! کہو۔ تم ایسی بُری صحبت پر کیسے اپنے دھرم کا پالن کرتے ہو؟ میں تمہارے رہن سہن اور چلن کو سب جانتا ہُوں۔ تم بے حد دھرم پرائن ہو۔ اور ادھرم سے تمہیں سخت نفرت ہے۔

برو بھل باس نرک کر تاتا ۔ دُشٹ سنگ جن دیئے بدھاتا
اب پد دیکھ کُسل رگھو رایا ۔ جوں تمہہ کینہہ جان جن دایا

ہے تات! نرک میں رہنا دُشٹوں کے سنگ میں رہنے سے کہیں بہتر ہے۔ بدھاتا کسی کو دُشٹوں کی صحبت نہ دے۔ بھبیشن جی نے کہا۔ ہے رگھوناتھ! اب آپ کے چرنوں کو دیکھ کر کُشل ہُوں۔ جو آپ نے مجھے اپنا سیوک جان کر کرپا کی ہے۔

تب لگ کُسل نہ جیو کہہ سپنے ہوں من بشرام
جب لگ بھجت نہ رام کہہ سوک دھام تج کام

تب تک جیو کی نہ تو کُشل ہے اور نہ ہی اُس کے من کو سپنے میں بھی کبھی شانتی مل سکتی ہے۔ جب تک وہ دُکھ کے گھر وشے واسنا کو چھوڑ کر ہے رام جی! آپ کا بھجن نہیں کرتا۔

تب لگ ہردے بسبت کھل نانا ۔ لوبھ موہ مچھر مد مانا
جب لگ اُر نہ بست رگھوناتھا ۔ دھرے چاپ سایک کٹی بھاتھا

جب تک آپ دھنش بان اور کمر میں ترکش دھارن کئے ہوئے جیو کے ہردے میں نہیں بستے۔ تب تک ہے رگھوناتھ جی! لوبھ، موہ، حسد، الھبیان، اہنکار آدی انیک پرکار کے دُشٹ جیو کے ہردے میں ڈیرہ لگائے بستے ہیں۔

ممتا تُرن تمی اندھیاری ۔ راگ دویش اُلوک سُکھ کاری
تب لگ بست جیو من ماہیں ۔ جب لگ پربھو پرتاپ ربی ناہیں

ممتا رُوپی مہا اندھیری رات جو راگ دویش رُوپی اُلوؤں کو سُکھ دینے والی ہے ۔ تبھی تک جیو کے ہردے میں بستی ہے ۔ جب تک کہ پربھو آپ کا پرتاپ رُوپی سورج طلوع نہیں ہوتا ۔

اب میں کُشل مٹے بھے بھارے ۔ دیکھ رام پد کمل تمہارے
تمہ کرپال جاپر انوکولا ۔ تاہی نہ بیاپ تری بدھ بھو سُولا

ہے شری رام جی ! آپ کے چرن کملوں کو دیکھ کر میرے بھاری بھے دُور ہو گئے ہیں ۔ اب میں کُشل سے ہوں ۔ ہے کرپالو ! جس جیو پر آپ دیا درشٹی کرتے ہیں ۔ وہ تینوں پرکار کے سنسارک دُکھوں (ادھی بھوتک ، ادھی دیوک ، ادھیاتمک) سے چھوٹ جاتا ہے ۔

میں نسچر اتی ادھم سبھاؤ ۔ سُبھ آچرن کینہہ نہیں کاؤ
جاسُ رُوپ مُنی دھیان نہ آوا ۔ تیہیں پربھو ہرش ہردے موہی لاوا

میں مہا نیچ سبھاو کا راکشس ہوں ۔ میں نے کبھی بھی کوئی اچھا کام نہیں کیا ۔ جن کے رُوپ کو مُنی لوگ دھیان لگا کر بھی نہیں دیکھ پاتے اُن پربھو شری رام جی ! آپ نے مجھے پرسن ہو کر چھاتی سے لپٹا لیا ہے ۔

اہو بھاگیہ مم امت اتی رام کرپا سُکھ پنج
دیکھیوں نین برنچی سو سیبیہ جُگل پد کنج

ہے کرپا اور سُکھ کے کھنڈار شری رام جی ! میرا کتنا بڑا دھنیہ بھاگ ہے ۔ جو میں نے آپ کے دونوں چرن کملوں کے درشن پائے جن چرن کملوں کی کہ برہما اور شو جی سدا سیوا کیا کرتے ہیں ۔

سنہو سکھا نج کہیوں سبھاؤ ۔ جان بھُسنڈی سمبھو گرجاؤ
جو نر ہوئے چراچر دروہی ۔ آوے سبھے سرن تک موہی

ہے متر ! سُنو ۔ اب میں تمہیں اپنا سبھاو کہتا ہوں ۔ جسے کاک بھُشنڈی ، شو اور پاربتی جی جانتے ہیں ۔ جو کوئی منش چرچتین

جگت کا ویری بھی ہو ۔ اگر وہ بھی اپنے پاپ سے ڈر کر میری شرن میں آجائے ۔

تج مد موہ کپٹ چھل نانا ۔ کروں سدیہ تیہی سادھو سمانا
جننی جنک بندھو سُت دارا ۔ تن دھن بھون سُہرد پریوار

اور اہنکار موہ اور طرح طرح کے کپٹ چھل کو تیاگ دے ۔ تو میں اُسے بہت ہی جلدی سادھو کے سمان کر دیتا ہوں ۔ ماتا پتا ، بھائی پُتر ، استری ، شریر ، دھن ، گھر ، متر اور پریوار ۔

سب کے ممتا تاگ بٹوری ۔ مم پد من ہی باندھ برڈوری
سم درسی اچھا کچھ ناہیں ۔ ہرش سوک بھے نہیں من ماہیں

ان سب کے ممتا رُوپی تاگوں کو اکٹھا کر کے (سمیٹ کر) اور اُنکی ایک ڈوری بنا کر جو اس ڈوری سے اپنے من کو میرے چرنوں میں باندھ دیتا ہے ۔ جو سم درشی ہے ۔ جسے کچھ خواہش نہیں ہے ۔ اور جس کے من میں خوشی غمی اور ڈر نہیں ہے ۔

اس سجن مم اُر بس کیسیں ۔ لوبھی ہردے بسے دھن جیسیں
تمہ سارکھے سنت پریہ مورے ۔ دھرؤں دیہہ نہیں آن نہورے

ایسا نیک پُرش میرے ہردے میں ایسا بستا ہے جیسا کہ لالچی کے ہردے میں دھن بستا ہے تمہارے جیسے سنت ہی مجھے پیارے ہیں ایسے سنتوں کے پریم کے کارن ہی میں شریر دھارن کرتا ہوں ۔ اس کے علاوہ میرے شریر دھارن کرنے کا اور کوئی مطلب نہیں ہے ۔

سگن اُپاسک پرہت نرت نیتی درڑھ نیم
تے نر پران سمان مم جنہہ کیں دوج پد پریم

جو برہم کے سگن رُوپ کے اُپاسک ہیں ۔ دوسروں کی بھلائی کرنے میں لگے رہتے ہیں ۔ دھرم اور نیم کا پوری طرح پالن کرتے ہیں ۔ جنہیں دھرم شیل برہمنوں سے پریم ہے ۔ وہ منش مجھے پرانوں کے سمان پیارے ہیں ۔

سُنو لنکیس سکل گُن تورین ۔ تاتیں تمہ اتیسیہ پریہ مورین
رام بچن سُن بانر جوتھا ۔ سکل کہہیں جے کرپا برُوتھا

ہے لنکا پتی! سنو۔ یہ سب گُن تم میں ہیں۔ اس لئے تم مجھے بے حد پیارے ہو۔ شری رام جی کے بچن سُن کر سب بانر دل کہنے لگے۔ ہے کرپا کے بھنڈار شری رام جی! آپ کی جے ہو۔

سُنت بھبیشن پربھو کے بانی۔ نہیں اگھات شرون امرت جانی
پد انبج گہہ بار ہیں بارا۔ ہردے سمات نہ پریم اپارا

پربھو کی باتی کانوں کے لئے امرت جان کر بھبیشن جی سُنتے سُنتے ترپت ہی نہیں ہوتے (ارتھات اُن کا من بھرتا ہی نہیں۔ اُنکی بانی سننے کی خواہش اُن کی بڑھتی ہی جاتی ہے) وہ بار بار پربھو کے چرن کملوں کو پکڑتے ہیں۔ اور اُن کے ہردے میں اپار پریم سماتا نہیں ہے۔

سُنہو دیو سچراچر سوامی۔ پرنت پال اُر انتر جامی
اُر کچھ پرتھم باسنا رہی۔ پربھو پد پریتی سُرت سو بہی

بھبیشن جی نے کہا۔ ہے دیو! ہے جڑ چیتن جگت کے سوامی! ہے شرناگتوں کی پالنا کرنے والے اور سب کے ہردوں کے جاننے والے پربھو! سُنیئے۔ میرے ہردے میں پہلے کچھ واسنا تھی۔ وہ پربھو کے چرنوں کے پریم رُوپی دریا میں بہہ گئی ہے۔

اب کرپال نج بھگتی پاونی۔ دیہو سدا سو من بھاونی
ایوم استو کہہ پربھو رن دھیرا۔ ماگا تُرت سندھو کر نیرا

اب تو ہے کرپالو! مجھے اپنی پوتر بھگتی دیجیئے۔ جو سدا شو جی کے من کو پیاری لگتی ہے۔ "ایسا ہی ہو" کہہ کر رن دھیر پربھو شری رام جی نے فوراً سمندر کا جل لانے کو کہا۔

جدپی سکھا تو اِچھا ناہیں۔ موہ درس اموگھ جگ ماہیں
اس کہہ رام تلک تیہی سارا۔ سمن برشٹی نبھ بھئی اپارا

اور بھبیشن جی سے یوں کہنے لگے۔ کہ ہے متر! اگرچہ تمہاری کوئی خواہش نہیں ہے تو بھی میرا درشن کیا نشپھل نہیں جاتا۔ ایسا کہہ شری رام جی نے اُن کو راج تلک کر دیا۔ آکاش سے اُسی وقت پھولوں کی بھاری بارش ہوئی۔

راون کرودھ انل نج سواس سمیر پرچنڈ

جرت بھبیشن راکھیہو دینہیو راج اکھنڈ

راون کا کرودھ مانو اگنی ہے اور بھبیشن کے مُکھ سے اُس کے ہت ارتھ نکلے ہوئے بچن مانو ہوا ہے۔ جس سے وُہ اگنی پرچنڈ جوالا میں جلتے ہوئے بھبیشن کو پربھو شری رام چندر جی نے بچا لیا اور انہیں لنکا کا اکھنڈ راج دیا۔

جو سمپتی سو راون ہی دینہہ دئے دس ماتھ
سوئے سمپدا بھبیشن ہی سکچ دینہہ رگھو ناتھ

جو سمپتی (جائداد) شو جی نے راون کو اپنے دسوں سروں کا بلیدان کرنے پر دی تھی۔ وُہی سمپتی بھگوان شری رگھو ناتھ جی نے بھبیشن کو بہت شرماتے ہوئے دی۔

اس پربھو چھاڑ بھجہیں جے آنا۔ تے نر پسو بنو پونچھ بشانا
نج جن جان تاہی اپناوا۔ پربھو سبھاو کپی کل من بھاوا

ایسے پرم کرپالو پربھو شری رام جی کو چھوڑ کر جو منش دوسرے دیوتاوں کو بھجتے ہیں۔ وہ بنا سینگ اور پونچھ کے پشو ہیں۔ اپنا سیوک جان کر شری رام جی نے بھبیشن کو اپنا لیا۔ سب بانروں کے من کو پربھو کا سبھاو بہت ہی اچھا لگا۔

پُنی سرگیہ سرب اُر باسی۔ سرب روُپ سب رہت اُداسی
بولے بچن نیتی پرتی پالک۔ کارن منج دنج کل گھالک

پھر سب کچھ جاننے والے، سب کے ہردوں میں نواس کرنے والے سب رُوپوں میں ظاہر ہونے والے اور سب سے نرلیپ اُداسین پربھو جنہوں نے بھگتوں کی رکھشا کرنے کے نمت منش شریر دھارن کیا ہُوا ہے اور جو راکشسوں کی کُل کا ناش کرنے والے ہیں۔ وہ شری رام جی مریادا پرشوتم یہ بچن بولے۔

سُنو کپیس لنکا پتی بیرا۔ کیہی بدھی تریئے جلدھی گمبھیری
سنکل مکر اُرگ جھش جاتی۔ اتی اگادھ دُستر سب بھانتی

ہے بانر راج سُگریو اور لنکا پتی بھبیشن! سنو اس گہرے

سمندر کو کس طرح پار کیا جائے۔ یہ تو بڑے بڑے مچھ، سانپ اور مچھلیوں آدی انیک بھانت کے جل جیووں سے بھرا پڑا ہے۔ یہ اتھاہ سمندر پار کرنے میں سب پرکار سے کٹھن ہے۔

کہہ لنکیس سنہو رگھو نایک۔ کوٹی سندھو سوشک تو سایک
جدپی تدپی نیتی اسی گائی۔ بنئے کریئے ساگر سن جائی

تب بھبیشن جی بولے کہ ہے رگھوناتھ جی! سُنئیے۔ یوں تو آپکا بان ہی ایسے کروڑوں سمندروں کو سکھا دینے کی شکتی رکھتا ہے۔ تو بھی نیتی ایسی کہی گئی ہے کہ پہلے جاکر سمندر سے پرارتھنا کی جائے۔

پربھو تمہار کل گُرو جلدھی کہہی اُپائے بچار
بنو پریاس ساگر تریہی سکل بھالو کپی دھار

ہے پربھو! سمندر راجہ سگر کے پُتروں کا کھودا ہوا آپکا کل گرو ہے۔ وہ وچار کر آپ کو پار جانے کا کوئی ڈھنگ بتلا دیگا تب ریچھ اور بانروں کی ساری فوج بنا کسی محنت کے سمندر کے پار اُتر جائے گی۔

سکھا کہی تمہہ نیک اُپائی۔ کریئے دیو جوں ہوئے سہائی
منتر نہ یہ لچھمن من بھاوا۔ رام بچن سُن اتی دُکھ پاوا

شری رام جی نے کہا۔ ہے مِتر! تم نے اچھا ڈھنگ بتلایا۔ اگر بدھاتا مددگار ہوں تو یہی کیا جائے۔ یہ صلاح لکشمن جی کے من کو نہ بھائی۔ شری رام جی کے بچن سُن کر تو وہ بہت ہی بے چین ہو گئے۔

ناتھ دیو کر کون بھروسا۔ سوشیئے سندھو کریئے من روسا
کاور من کہنہ ایک ادھارا۔ دیو دیو آلسی پکارا

لکشمن جی نے کہا ہے ناتھ! بدھاتا کا کیا بھروسہ ہے۔ آپ من میں کرودھ کیجئے۔ اور سمندر کو سکھا ڈالیئے۔ دیو (بدھاتا یا قسمت) کے آدھین تو وہ ہوتا ہے۔ جو کاتر ہو اور اُس میں کام کرنے کی ہمت نہ ہو۔ کاہل آدمی ہی قسمت قسمت کی پکار کیا کرتے ہیں۔

سُنت بہسی بولے رگھو بیرا۔ ایسے ہیں کرب دھرہو من دھیرا
اس کہہ پربھو انج ہی سمجھائی۔ سندھو سمیپ گئے رگھورائی

یہ سُن کر شری رگھو ویر جی ہنس کر بولے ہے بھائی! من میں دھیرج رکھو ایسے ہی کیا جائے گا۔ ایسا کہہ کر چھوٹے بھائی کو سمجھا کر شری رگھوناتھ جی سمندر کے نزدیک گئے۔

پرتھم پرنام کینہہ سر نائی۔ بیٹھے پُنی تٹ دربھ ڈسائی
جبہیں بھبیشن پربھو پہیں آئے۔ پاچھیں راون دُوت پٹھائے

انہوں نے پہلے سر جھکا کر پرنام کیا پھر کنارے پر کُشا بچھا کر بیٹھ گئے اِدھر جونہی بھبیشن جی شری رام جی کے پاس آئے تھے۔ توں ہی راون نے اُن کے پیچھے دو جاسوس بھیجے تھے۔

سکل چرت تنہہ دیکھے دھریں کپٹ کپی دیہہ
پربھو گُن ہردے سراہیں سرناگت پر نیہہ

وہ کپٹ سے بانر روپ دھارن کر کے انہوں نے بانر سینا کی سب لیلائیں دیکھیں۔ وہ اپنے من میں پربھو کے گنوں کی اُستتی اور سرناگتو کے تئیں اُن کے پریم کی سراہنا کرنے لگے۔

پرگٹ بکھانہیں رام سبھاؤ۔ اتی سپریم گا بسر دُراؤ
رپو کے دُوت کپنہہ تب جانے۔ سکل باندھ کپیس پہیں آنے

پھر وہ کھلے عام بھی بہت پریم کے ساتھ شری رام جی کے سبھاؤ کی بڑائی کرنے لگے۔ وہ پریم میں اتنے مگن ہو گئے کہ اپنے اصلی راکشس سروپ کو چھپا نہ سکے۔ انہیں کپٹ کے بھیس کی یاد ہی نہ رہی۔ تب بانروں نے اُن کو دشمن کے جاسوس سمجھ کر باندھ لیا اور سُگریو کے پاس لے آئے۔

کہہ سُگریو سنہو سب بانر۔ انگ بھنگ کر پٹھو ہو نسچر
سُن سُگریو بچن کپی دھائے۔ باندھ کٹک چہو پاس پھرائے

سُگریو نے کہا سب بانرو سُنو راکشس جاسوسوں کے انگ بھنگ کر کے لنکا کو بھیج دو۔ سُگریو کے بچن سُن کر بانر دوڑے۔

جاسوسوں کو باندھ کر اپنی فوج کے چاروں طرف اُن کو گھمایا۔

بُہو پرکار مارن کپی لاگے۔ دین پُکارت تدپی نہ تیاگے
جو ہمار ہر ناسا کانا۔ تیہی کوسلادھیس کے آنا

بانر اُن جاسوسوں کو بہت طرح مارنے لگے۔ گڑگڑانے پر بھی بانروں نے اُن کو چھوڑا نہیں۔ تب جاسوسوں نے پکار کر کہا۔ جو ہمارے ناک کان کاٹے گا۔ اُسے اودھ پتی شری رام جی کی قسم ہے۔

سُن لچھمن سب نکٹ بُلائے۔ دیا لاگ ہنس تُرت چھوڑائے
راون کر دیجھو یہ پاتی۔ لچھمن بچن باچ کُل گھاتی

یہ سُنکر لکشمن جی نے اُن سب کو اپنے پاس بُلایا۔ اُنہیں اُن جاسوسوں کی حالت زار دیکھ کر بڑی دیا آئی۔ ہنس کر اُنھوں نے بانروں کے ہاتھوں سے اُن جاسوسوں کو چھُڑا دیا۔ اور انہیں کہا کہ لنکا میں جا کر تم راون کے ہاتھ میری یہ چٹھی دے دینا۔ اور کہنا۔ ہے کُل کا ناش کرنے والے! لکشمن کے بچنوں پر وچار کرو۔

کہیہو مکھاگر موڑھ سن مم سندیس اُدار
سیتا دیئے ملہو نہ تو آوا کال تمہار

اور اپنی زبانی بھی اُس موڑھ سے میرا یہ بہت بھرا پیغام کہہ دینا کہ سیتا جی کو دے کر شری رام جی سے صُلح کرو۔ نہیں تو سمجھو کہ تمہاری موت آپہنچی۔

تُرت نائے لچھمن پد ماتھا۔ چلے دُوت برنت گُن گاتھا
کہت رام جس لنکا آئے۔ راون چرن سیس تنہہ نائے

لکشمن جی کے چرنوں میں سر جُھکا کر شری رام جی کے گُن گان کرتے ہوئے جاسوس لنکا کو چلے۔ شری رام جی کی بڑائی کرتے کرتے وہ نگر میں پہنچے۔ اور اُنھوں نے راون کے چرنوں میں آکر سر جُھکایا

بہس دساتن پُوچھی باتا۔ کہسِ نہ سُک آپنی کُسلاتا
پُنی کہہ کھبر بِبھیشن کیری۔ جاہی مرتیو آئی اتی نیری

تب دسکھ راون نے اُن سے ہنس کر بات پوچھی۔ اے شُک! اپنی کُشل کیوں نہیں کہتا! پھر اُس بِبھیشن کا حال چال سُناؤ جس کی موت بہت نزدیک آپہنچی ہے۔

کرت راج لنکا سٹھ تیاگی۔ ہوئیہی جو کر کیٹ ابھاگی
پُنی کہہ بھالو کیس کٹکائی۔ کٹھن کال پریرت چل آئی

مورکھ نے راج کرتے ہوئے لنکا کو تیاگ دیا۔ اب وہ بھی ریچھ بانروں کے ساتھ بدنصیب گھُن کا کیڑا بنے گا۔ (ارتھات جیسے جَو کے ساتھ گھُن بھی پس جاتا ہے۔ ویسے ہی ریچھ بندروں کے ساتھ وہ بھی مارا جائے گا۔ کہو! بانروں اور ریچھوں کی فوج کا کیا حال ہے۔ جو بھیانک موت کے گھیرے ہوئے یہاں چلے آئے۔

جنہہ کے جیون کر رکھوارا۔ بھیو مردُل چت سندھو بچارا
کہہ تپسنہہ کے بات بہوری۔ جنہہ کے ہردے تراس اتی موری

اور جن کے جیون کا محافظ نرم دل سمندر بیچارہ بن گیا ہے (ارتھات اب تک راکشسوں نے اس بانر سینا کو ڈکار جانا تھا۔ اب تک جو وہ جیتے ہیں تو سمندر کی مہربانی سے۔ کیونکہ سمندر کی رکاوٹ کی وجہ سے راکشس انہیں کھا نہ سکے) پھر اُن دونو تپسیوں بھائیوں کا حال چال سُناؤ۔ جن کے من میں دن رات میرا بڑا ہی ڈر بنا رہتا ہے۔

کی بھئی بھینٹ کہ پھر گئے شروَن سُجس سُن مور
کہسی نہ رِپو دل تیج بل بہت چکت چت تور

اُن سے تمہاری بھینٹ ہوئی یا وہ کانوں سے میرے پرتاپ کو سُن کر ہی لوٹ گئے تو دشمن کی فوج کے تیج اور بل کا سماچار کیوں نہیں کہتا۔ تیرا چت تو گھبرایا ہوا معلوم پڑتا ہے۔

ناتھ کرپا کر پوچھیہو جیسیں۔ مانہو کہا کرودھ تج تیسیں
ملا جائے جب انج تمہارا۔ جاتہیں رام تلک تیہی سارا

جاسوس نے کہا۔ ہے ناتھ آپ نے جیسے کرپا کر کے پوچھا ہے۔ ویسے ہی کرودھ کو شانت کر کے میرے بچنوں پر وشواس

جب آپکا چھوٹا بھائی ببھیشن شری رام جی سے جاکر ملا۔ تب اُس کے پہنچتے ہی شری رام جی نے اُس کو لنکا کا راج تلک کر دیا۔

راون دُوت ہم ہی سُن کانا۔ کپنہہ باندھ دینہے دُکھ نانا
شروَن ناسکا کاٹیں لاگے۔ رام سپتھ دینہیں ہم تیاگے

جونہی بانروں نے سُنا کہ ہم راون کے جاسوس ہیں۔ تُوں ہی اُنہوں نے ہمیں جکڑ کر طرح طرح کے کشٹ دیئے۔ پھر وُہ ہمارے ناک اور کان کاٹنے لگے۔ آخر شری رام جی کی قسم دلانے پر انہوں نے ہم کو چھوڑا۔

پوچھہُو ناتھ رام کٹکائی۔ بدن کوٹی سَت برن نہ جائی
نانا برن بھالو کپی دھاری۔ بکٹانن بسال بھے کاری

ہے ناتھ! آپ نے شری رام جی کے لشکر کا حال پُوچھا، سو وُہ تو سو کروڑوں زبانوں سے بھی بیان نہیں کیا جا سکتا طرح طرح کے رنگوں کی بھالوؤں اور بانروں کی فوج ہے جو بڑے ڈراؤنی شکل والے اور وکرال شریر والے ہیں۔

جیہیں پُر دہیو ہتیو سُت تورا۔ سکل کپنہہ مہنہ تیہی بل تھورا
امت نام بھٹ کٹھن کرالا۔ امت ناگ بل بپُل بسالا

جس بانر نے لنکا جلائی تھی اور آپکے پُتر اکھشئے کمار کو ملا تھا وہ تو سب بانروں میں تھوڑے بل کا بندر ہے۔ بیشمار نام والے بڑے ہی وکرال کھیانک اور سخت جان یودھا ہیں۔ اُن میں بے شمار ہاتھیوں کا بل ہے۔ اور سب ہی بڑے بڑے قد آور ہیں۔

دوِد مئیند نیل نل انگد گد بکٹاسس
ددھی مکھ کیہری نشٹھ سٹھ جاموَنت بلراس

دوِید، مئیند، نیل، نل، انگد، بکٹاسیہ، ددھی مکھ، کیسری، نشٹھ، سٹھ اور جاموَنت یہ سبھی یودھا بل کی راشی ہیں۔

اے کپی سب سُگریو سمانا۔ انہہ سم کوٹنہہ گنے کو نانا
رام کرپا اتُلت بل تنہہ ہیں۔ ترن سمان ترے لوک ہی گنہیں

یہ سب بانر ہیں سُگریو کے سمان ہیں اور گنتی میں ان جیسے کروڑوں ہیں۔ ان بے شمار بانروں کی گنتی بھلا کون کر سکتا ہے۔ شری رام جی کی کرپا سے ان بانروں میں اتھاہ بل ہے۔ وہ لنکا تو کیا تینوں لوکوں کو تنکے کے سمان تُچھ سمجھتے ہیں۔

اس میں سُنا شروَن دسکندھر۔ پدم اٹھارہ جُوتھپ بندر
ناتھ کٹک مہنہ سو کپی ناہیں۔ جو نہ تمہہ ہی جیتے رن ماہیں

ہے دسکندھر! میں نے اپنے کانوں سے سُنا ہے۔ کہ اٹھارہ پدم تو اکیلے بندروں کے سیناپتی ہیں۔ ہے ناتھ! بانر سینا میں ایسا ایک بھی بندر نہیں جو آپ کو یُدھ میں نہ جیت سکے۔

پرم کرودھ میجہیں سب ہاتھا۔ آئیس پے نہ دیہیں رگھو ناتھا
سوکھہیں سندھ سمیت جھش بیالا۔ پوریں نہ تو بھر کدھر بسالا

بانر بڑے کرودھ سے ہاتھ مل رہے ہیں کہ شری رگھو ناتھ جی ہمیں آگیا نہیں دیتے جو آگیا پاویں تو اس سمندر کو مچھلیوں اور سانپوں سمیت سُکھا ڈالیں یا بڑے بڑے پربتوں سے اس سمندر کو بھر کر پُور دیویں۔

مردِ گرد ملوہیں دس سیسا۔ ایسے بچن کہیں سب کیسا
گرجہیں ترجہیں سہج اسنکا۔ مانہوں گرسن چہت ہی لنکا

اور راون کو مسل کر خاک میں ملا دیں گے۔ سب بانر ایسے ہی بچن کہہ رہے ہیں سب سبھاؤ سے ہی نڈر ہیں۔ گرجتے ہیں للکارتے ہیں۔ مانو آپ کی لنکا کو نگل ہی جانا چاہتے ہیں۔

سہج سُور کپی بھالو سب پُنی سر پر پربھو رام
راون کال کوٹی کہنہ جیت سکہیں سنگرام

سب بانر اور ریچھ سبھاؤ سے ہی شُور ویر ہیں۔ پھر اُنکے سر پر شری رام چندر جی ہیں۔ ہے راون! وہ یُدھ میں کروڑہا کالوں کو بھی جیت سکتے ہیں۔

رام تیج بل بُدھی بپُلائی۔ سیش سہس ست سکہیں نہ گائی
سک سر ایک سوشِ ست ساگر۔ تو پھر ات ہی پوچھہُو تے ناگر

شری رام جی کے تیج اور بل بُدھی کی مہما کا ورنن تو لاکھوں شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔ وہ ایک ہی بان سے ایسے سینکڑوں سمندروں کو سُکھا سکتے ہیں۔ پر مریادا پرشوتم شری رام جی نے مریادا کی رکھشا کے لیے آپ کے بھائی بھبیشن جی سے پوچھا۔

تاسُ بچن سُنِ ساگر پاہیں۔ مانگت پنتھ کرپا من ماہیں
سُنت بچن بہسا دس سیسا۔ جوں اس متی سہائے کرت کیسا

بھبیشن جی کے بچن سُن کر شری رام چندر جی سمندر سے راستہ مانگ رہے ہیں۔ اُن کے من میں بڑی کرپا ہے۔ جس کے کارن وہ سمندر کی ہستی کو ملیامیٹ کرنا نہیں چاہتے۔ جاسوس کے بچن سُن کر راون خوب قہقہے لگا کر ہنسا اور کہنے لگا۔ کہ جب اُنکی ایسی بُدھی ہے تبھی تو بانروں کو اپنا ساتھی بنایا ہے۔

سہج بھیرو کر بچن درڑھائی۔ ساگر سن ٹھانی مچلائی
مُوڑھ مِرشا کا کرسی بڑائی۔ رِپو بل بُدھی تھاہ میں پائی

سبھاؤ سے ہی بانر دل بھبیشن کے بچنوں پر وشواس کر کے اُنہوں نے سمندر سے بالکوں کی طرح ہٹھ کر کے راستہ مانگا ہے۔ ارے مُوڑھ! چُپ رہ۔ فضول کیوں اُنکی بڑائی کرتا ہے! بس میں نے دُشمن کی بل اور بُدھی کو جان لیا ہے۔

سچو بھیت بھبیشن جاکیں۔ بجے بِبھُوتی کہاں جگت تاکیں
سُن کھل بچن دُوت رِس باڑھی۔ سمے بچار پتر کا کاڑھی

جس کا بھبیشن جیسا ڈرپوک منتری ہو۔ اُسے دُنیا میں فتح و نصرت کہاں! دُشٹ راون کے بچن سُن کر جاسوس کو کرودھ بڑھ آیا اُس نے موقع غنیمت جان کر لچھمن جی کی چِٹھی نکالی۔

رامانج دینہی یہ پاتی۔ ناتھ بچائے جُڑاؤ ہو چھاتی
بہسی بام کر لینہی راون۔ سچو بول سٹھ لاگ بچاون

اور اُس چِٹھی کو راون کے حضور میں پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہے ناتھ! یہ رام جی کے چھوٹے بھائی لکشمن جی نے آپکو چِٹھی بھیجی ہے۔ اسے پڑھ کر اپنی چھاتی ٹھنڈی کیجیے۔

راون نے ہنس کر اُس چِٹھی کو بائیں ہاتھ میں لے لیا۔ اور منتری کو بُلا کر وہ مُورکھ اُسے پڑھوانے لگا۔

باتنہہ من ہی رجھائے سٹھ جن گھالسی کُل کھیس
رام برودھ نہ اُبرسی سَرن بشنو اج ایس

اُس چِٹھی میں لکشمن جی نے راون کو لکھ بھیجا تھا۔ کہ اے مُورکھ! باتوں باتوں میں ہی من میں پھُول کر تو اپنے کُل کا ستیاناش نہ کر۔ شری رام جی کا ورودھ کر کے تو تُو برہما وشنو اور شو جی کی شرن گئے بھی نہیں بچنے پائے گا۔

کی تج مان انج اِو پربھُو پد پنکج بھرنگ
ہوہیں کہ رام سر انل کھل کُل سہت پتنگ

یا تو ابھیمان چھوڑ کر اپنے چھوٹے بھائی بھبیشن کی طرح پربھو شری رام جی کی شرن میں آ کر اُن کے چرن کملوں کا بھونرا بن جا۔ اور نہیں تو ہے دُشٹ! رام جی کی بان رُوپی پرچنڈ جوالا میں اپنے پریوار سمیت بھسم ہونے والا پتنگا بن جا۔

سُنت سبھے من مُکھ مُسکائی۔ کہت دسانن سب ہی سنائی
بھُومی پرا کر گہت اکاسا۔ لگھو تاپس کر باگ بلاسا

چِٹھی کے مضمون کو سُنتے ہی راون من میں ڈر گیا۔ لیکن بظاہر مُسکراتا ہُوا وہ اپنی سبھا کو سُنا کر کہنے لگا۔ کہ جیسے کوئی پرتھوی پر پڑا ہُوا آکاش کو باتوں سے ڈینگیں مار کر پکڑنا چاہتا ہو ویسے ہی چھوٹا تپسوی "چھوٹا منہ بڑی بات کرتا ہے"۔

کہہ سُک ناتھ ستیہ سب بانی۔ سمجھہُو چھاڑ پر کرت ابھیمانی
سُنہُو بچن مم پرہر کرودھا۔ ناتھ رام سن تجہُو ورودھا

شُک جاسوس نے کہا۔ ہے ناتھ! جو کچھ چِٹھی میں لکھا ہے۔ سب سچ ہے۔ آپ اپنے سبھاؤ کے ابھیمان کو چھوڑ کر اس پر اچھی طرح سے وچار کیجیے۔ میرے بچن سُنیے اور کرودھ کو تیاگ دیجیے ہے ناتھ! شری رام جی کے ساتھ ویر کرنا چھوڑ دیجیے۔

اتی کومل رگھوبیر سُبھاؤ۔ جدپی اکھل لوک کر راؤ

بلمنت کہہ پا تمہہ پر پربھو کر بیہی۔ ارُ اپرادھ نہ اکیئو دھر نا ہیہی

اگرچہ شری رگھوبیر جی سارے لوگوں کے ایشور ہیں۔ تو بھی اُنکا سبھاو بے حد نرم ہے۔ ملتے ہی پربھو آپ پر کرپا کریں گے۔ اور اپنے من میں آپ کے ایک اپرادھ کو نہیں رکھیں گے۔

جنک سُتا رگھوناتھ ہی دیجے۔ ایتنا کہا مور پربھو کیجے

جب تیہیں کہا دین بید یہی۔ چرن پرہار کینہہ سٹھ تیہی

جانکی جی کو شری رگھوناتھ جی کو دے دیجیئے۔ ہے پربھو! میری اس بینتی کو مان لیجیئے۔ جب اس جاسُوس نے جانکی جی کو دینے کو کہا۔ تب دُشٹ راون نے اُس کو لات ماری۔

نائے چرن سر چلا سو تہاں۔ کرپا سندھو رگھونایک جہاں

کر پرنام نج کتھا سُنائی۔ رام کرپا اپنی گتی پائی

وہ راون سے ٹھوکریں کھا کر بھبھیشن کی طرح اُس کے چرنوں میں سر جھکا کر وہاں چلا جہاں شری رگھوناتھ جی تھے۔ اُن کو پرنام کر کے اس نے سب اپنی کتھا سُنائی۔ اور شری رام جی کی کرپا سے اپنے پورو جنم کے مُنی کے سروپ کو پا کر اُتم گتی پائی۔

رشی اگست کیں ساپ بھوانی۔ راچھس بھیؤ رہا مُنی گیانی

بندی رام پد بارہیں بارا۔ مُنی نج آشرم کہنہ پگ دھارا

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! وہ جاسُوس گیان وان مُنی تھا۔ اگست رشی کے شاپ سے راکشس بن گیا تھا۔ بار بار شری رام جی کے چرنوں میں پرنام کر کے وہ دوبارہ مُنی ہو کر اپنے آشرم کو چلا گیا۔

بنے نہ مانت جلدھی جڑ گئے تین دن بیت

بولے رام سکوپ تب بھے بنو ہوئے نہ پریت

ادھر سمندر سے راستے کے لئے پرارتھنا کرتے بھگوان شری رام جی کو تین دن گذر گئے۔ لیکن جڑ سمندر بینتی نہیں مانتا۔ تب شری رام جی غصے سے بول اُٹھے۔ کہ ڈر کے بغیر پریتی نہیں ہوتی۔

(ارتھات جڑ جیو ڈر کے مارے ہی پریم کیا کرتے ہیں نہیں تو کسی کو خاطر میں نہیں لاتے۔)

لچھمن بان سراسن آنو۔ سوشوں بارذھی بسکھ کرسانو

سٹھ سن بنے کُٹل سن پریتی۔ سہج کرپن سن سُندر نیتی

ہے لکشمن! میرا دھنش بان لاؤ۔ میں اگنی بان سے ابھی سمندر کو سکھا ڈالوں گا۔ مورکھ سے بینتی، کُٹل سے پریتی، سبھاؤ سے ہی کنجوس کو فراخدلی کا اُپدیش دینا۔

ممتا رت سن گیان کہانی۔ اتی لوبھی سن برتی بکھانی

کرودھی ہی سم کامی ہی ہری کتھا۔ اوسر بیج بیئیں پھل جتھا

موہ ممتا میں ڈوبے ہوئے پرش سے گیان اُپدیش کرنا۔ مہا لالچی سے تیاگ کی باتیں کہنا۔ کرودھی سے شانتی کا اپدیش کہنا۔ اور کامی پرش سے بھگوان کی کتھا کہنا یہ سب بنجر کھیت میں بیج ڈالنے کے سمان نشپھل جاتے ہیں۔

اس کہہ رگھوپتی چاپ چڑھاوا۔ یہ مت لچھمن کے من بھاوا

سندھانیئو پربھو بسکھ کرالا۔ اٹھی اودھی ار انتر جوالا

ایسا کہہ کر شری رگھوناتھ جی نے دھنش چڑھایا۔ یہ بات لکشمن جی کے من کو بہت بھائی۔ جونہی شری رام جی نے دھنش پر اگنی روپ بھیانک بان چڑھایا۔ تونہی سمندر کے ہردے میں اگنی کی جوالا اٹھی۔

مکر ارگ جھش گن اکلانے۔ جرت جنتو جل ندھی جب جانے

کنک تھار بھر منی گن نانا۔ بپر روپ آئیو تج مانا

نکر، سانپ اور مچھلیوں کے گروہ تڑپ اُٹھے جب سمندر نے اپنے ہردے میں بسنے والے جیووں کو اگنی سے جلتے ہوئے دیکھا۔ تب وہ سونے کے تھال میں طرح طرح کے رتنوں کو بھر کر اہنکار چھوڑ کر برہمن کا روپ بنا کر شری رام جی کے پاس آیا۔

کاٹہیں پئے کدری پھرے کوٹ جتن کوؤ سینچ

دوہا — بنے نہ مان کھگیس سُنو ڈانٹہیں پئے نو نیچ

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی سُنئے۔ چاہے کوئی کروڑ

اُپائے کر کے تھکے گئے پیڑ کو سینچتا پھرے لیکن وہ تو کاٹنے پر ہی پھلتا پھولتا ہے۔ نیچ بنتی نہیں مانتا۔ وہ تو ڈانٹنے سے ہی جھکتا ہے (ارتھات سختی کرنے پر ہی سیدھی راہ پر آتا ہے)

سبھے بنئے گہہ پد پربھو کیرے۔ چھمہو ناتھ سب اوگن میرے
گگن سمیر انل جل دھرنی۔ انہہ کی ناتھ سہج جڑ کرنی

ڈر کے مارے سمندر نے پربھو کے چرن پکڑ کر کہا۔ ہے ناتھ! آکاش، ہوا، اگنی، جل اور پرتھوی۔ ان پانچوں مہابھوتوں کی کرنی تو سبھاؤ سے ہی جڑ ہے۔

تب پریرت مایا اُپجائے۔ سرشٹی ہیتو سب گرنتھن گائے
پربھو آئیس جیہی کہہ جس اہئی۔ سو تیہی بھانتی رہیں سکھ لہئی

آپکی پریرنا سے مایا نے ان پانچوں بھوتوں کو پیدا کیا ہے۔ اور یہ پانچوں ہی جڑ سرشٹی کے کارن کہے گئے ہیں۔ ایسا ہی سبھی گرنتھوں کا مت ہے۔ جس کے لئے آپکی جیسی آگیا ہو وہ اسی پرکار رہ کر ارتھات آپکی آگیا انوسار اپنا جیون گذارتا ہوا سکھ پاتا ہے۔

پربھو بھل کینہہ موہی سکھ دینہی۔ مرجادا پُنی تمہری کینہی
ڈھول گنوار سُودر پسو ناری۔ سکل تاڑنا کے ادھیکاری

پربھو نے اچھا کیا جو مجھے شکشا دی لیکن ہے پربھو! جیوؤں کا سبھاؤ بھی تو آپ کا ہی بنایا ہوا ہے۔ ڈھول۔ گنوار، شودر، پشو اور استری یہ سب سزا کے ہی ادھیکاری ہیں۔

بہت سے شخص جو اس چوپائی کے اصلی معنوں پر دھیان نہیں دیتے۔ تلسی داس جی پر ناری جاتی کا اپمان کرنے کا دوش لگاتے ہیں۔ لیکن یہ اُن کا دوش لگانا دیرتھ ہے۔ کیونکہ اس چوپائی سے کوی اپنی آریہ سنبھیتا کا مت پرگٹ نہیں کرتے بلکہ وہ تو جڑ سمندر کے مکھ سے یہ بات کہتے ہیں یعنی مُوڑھ جانیوں کا ایسا مت ہے۔ آریہ جاتی کا نہیں۔

پربھو پرتاپ میں جاب سکھائی۔ اُترہے کٹک نہ موری بڑائی
پربھو آگیا اپیل شرتی گائی۔ کروں سو بیگ جو تمہہ سوہائی

پربھو کے پرتاپ سے میں سوکھ جاؤں گا۔ اور آپکی فوج پار اُتر جائے گی۔ لیکن اس میں میری کوئی بڑائی نہ رہیگی۔ تو بھی ہے پربھو! آپکی آگیا اٹل ہے۔ ایسا وید کہتے ہیں۔ اب آپکو جو اچھا لگے۔ میں فوراً ہی وہی کروں۔

سُنت بنیت بچن اتی کہہ کرپال مسکائے
جیہی بدھی اُترے کپی کٹک سو کہہو اُپائے

سمندر کے ایسے آرت بچن سن کر کرپالو شری رام جی نے مسکرا کر کہا۔ ہے تات! جس طرح بانروں کی فوج پار اُتر جائے وہ ڈھنگ بتلایئے۔

ناتھ نیل نل کپی دوؤ بھائی۔ لرکائیں رشی آسش پائی
تنہہ کے پرس کئیں گری بھارے۔ تریہیں جلدھی پرتاپ تمہارے

سمندر نے کہا۔ ہے سوامی! نل اور نیل دو بانر بھائی ہیں۔ انہوں نے بچپن میں ہی رشی سے آشیرواد پایا تھا۔ وہ جیسی بھی بھاری سے بھاری پہاڑ کو چھوڑ دیں گے وہ آپ کے پرتاپ سے سمندر پر تر جائے گا۔

میں پنی اُر دھر پربھو پربھتائی۔ کریہوں بل انومان سہائی
ایہی بدھی ناتھ پیودھی بندھائیے۔ جیہیں یہ سجس لوک تہہ گائیے

میں آپکی مہما کو اپنے ہردے میں دھارن کر کے اپنی شکتی انوسار آپکی جہاں تک ہو سکے سہائتا کروں گا۔ اس پرکار ہے ناتھ! اس سمندر کے اوپر پل بندھوایئے۔ جس سے تینوں لوک میں آپکا سندر یش گایا جاوے۔

ایہہ سر مم اُتر تٹ باسی۔ ہتہو ناتھ کھل نر اگھ راسی
سُن کرپال ساگر من پیرا۔ ترتہیں ہری رام رندھیرا

اس بان سے میرے دکھنی کنارے پر بسنے والے پاپوں کے راشی دُشٹ منشوں کا ناش کیجیے۔ کرپالو بھگوان رندھیر شری رام جی نے سمندر کے من کی پیڑا کو سن کر اُسے فوراً ہی ہر لیا۔

دیکھ رام بل پورش بھاری۔ ہرش پیونِدھی بھیو سکھاری
سکل چرت کہہ پربھو ہی سناوا۔ چرن بندی پاتھودھی سدھاوا

شری رام کے بھاری بل اور پراکرم کو دیکھ کر سمندر بہت ہی پرسن ہو گیا۔ اُن دُشٹوں کا سارا حال پربھو کو سنا کر اُنکے چرنوں میں پرنام کر کے سمندر چلا گیا۔

رج بھون گو نیٔو رندھو شری رگھوپتی ہی یہ مت بھائیٔو
یہ چرِت کلی مل ہر جتھامتی داسس تلسی گائیٔو
سُکھ بھون سنشیہ سمن دون لبشاد رگھوپتی گُن گنا
تج سکل آس بھروس گاوہی سُنہی سنتت سٹھ منا

سمندر اپنے گھر چلا گیا۔ شری رگھوناتھ جی کو اُس کی یہ صلاح بہت اچھی لگی۔ یہ چرتر کلجگ کے پاپوں کو ہرنے والا ہے۔ اسے تُلسی داس نے اپنی بدھی کے انوسار گایا ہے۔ سُکھ کے دھام، شندکا وَن کا ناش کرنیوالے اور کلیشوں کو دور کرنے والے شری رگھوناتھ جی کے سمہ کو ہے مُوڑھ من! تو سب آشا اور بھروسے کو چھوڑ کر سدا گا اور سُن۔

سکل سمنگل دایک رگھونایک گُن گان
سادر سُنہیں تے ترہیں بھو سندھو بنا جل جان

شری رگھوناتھ جی کا گُن گان سارے سُندر منگلوں کا داتا ہے۔ جو اسے آدر کے ساتھ سنینگے وہ بنا کسی جہاز کے ہی جنم مرن سندر ساگر سے تر جائینگے۔

ماس پاراین چوبیسواں وشرام پانچواں سوپان سماپت ہوا۔ سُندرکانڈ سماپت!

چھٹا سوپان

لنکا کانڈ

رامم کام اری سیویہ بھو بھئے ہرم کال متیبھ سنگھم
یوگیندرم گیان گمیم گن ندھم اجتم نرگنم نرو کارم
مایا تیتم سُریشم کھل بدھ نرتم برہم ورند یکدوم
بندے کندا ودا تم سروج نینم دیوم اُروِیش روپم

کام دیو کے شترو شری شوجی جن کی سیوا کرتے ہیں، جو بھئے کو ہرنے والے ہیں، کال رُوپ متوالے ہاتھی کے لئے شیر رُوپ، یوگیوں کے سوامی، گیان سے جاننے والے گُنوں کی کھان، اجے نرگُن نروکار، مایا سے پرے، دیوتاؤں کے ایشور، راکشسوں کے سنگھار میں لگے ہوئے برہمن منڈلی کے ایک ماتر دیوتا، نیل میگھ کے سمان سُندر سرُوپ، کمل سے نیتر والے اور پرتھوی کے راجہ کے رُوپ میں پرم دیو شری رام جی کی میں بندنا کرتا ہوں۔

شنکھ اندوآبھم اتیو سُندر تنم شاردول چرم امبرم
کال ویال کرال بھوشن دھرم گنگا ششانک پریم
کاشی ایشم کلی کلمش اوگھ شمنم کلپ ان کلپدرُمم
نومی ایڈھیم گری جاپتم گُن ندھم کندریہم شنکرم

شنکھ اور چندرما کی چمک کے سمان بہت ہی سُندر شریر والے، شیر کی کھال کا بستر دھارن کرنے والے، کال کے سمان ڈراؤنے سانپوں کو گہنوں کی طرح پہننے والے، گنگا اور چندرما کے پریمی۔ کاشی کے سوامی۔ کل یگ کے پاپوں کے سمُوہ کا ناش کرنیوالے۔ کلیان سے کلپ برکش، استتی کرنے یوگیہ، پاربتی جی کے پتی۔ گنوں کی کھان۔ کام دیو کا ناش کرنے والے شری شوجی مہاراج کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

یہ دواتی ستام شمبھو کیو لیہم اپی ذر لبھم
کھلا نام ڈنڈ گرت دیوسوشنکرہ شم تنوت مے

جو سیتا پرشوں کو بہت کٹھنتا سے پراپت ہونے والی کیولیہ مکتی تک کو دے ڈالتے ہیں۔ اور جو دُشٹوں کو ڈنڈ دینے والے ہیں۔ وہ شمبھو جی کلیان کاری میری شانتی کو بڑھائیں۔

لو نمیش پرمانو جگ بر شم کلپ سر چینڈ
بھجسی نہ من تیہی رام کو کال جاسُ کو ڈنڈ

لو وکال کی بہت تھوڑی ماترا (چھن) نمیش (آنکھ جھپکنے تک کا کال) پرمانو جگ اور کلپ جن کے پر چینڈ بان ہیں۔ اور کال جن کا دھنش ہے۔ ہے من! تو اُن شری رام جی کا بھجن کیوں نہیں کرتا؟

سندھو بچن سن رام سچو بول پربھو اس کہہ ہو
اب بلمب کیہی کام کرہو سیتو اترے کٹک

سمندر کے بچن سُن کر پربھو شری رام جی نے منتریوں کو بُلا کر کہا۔ کہ دیر کس لئے کر رہے ہو؟ پُل تیار کرو۔ تاکہ فوج پار اُترے۔

سُنہو بھانو کُل کیتو جامونت کر جور کہہ
ناتھ نام تو سیتو نر چڑھ بھو ساگر تر ہیں

تب جامونت نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے رگھو کُل کی کیرتی بڑھانے والے پربھو! سُنئے۔ ہے ناتھ! آپ تو آپکا پوتر نام ہے جس پر چڑھ کر منش جنم مرن روپی سنسار سمندر سے پار ہو جاتا ہے۔

یہ لگھو جلدھی ترت کت بارا۔ اس سُن پنی کہہ پون کمارا
پربھو پرتاپ بڑوا انل بھاری۔ سوشیو پرتھم پیو ندھی باری

پھر بھلا یہ چھوٹا سا سمندر پار کرنے میں بھلا کیا دیر لگے گی؟ ایسا سُن کر پھر ہنومان جی نے کہا۔ کہ پربھو کا پرتاپ بھاری بڑوانل (سمندر کی آگ) ہے۔ جس نے پہلے ہی سمندر کے جل کو سکھا دیا ہے۔

تو رپو ناری رُدن جل دھارا۔ بھر یہو بہوری بھیو تہیں کھارا
سُن اتی اُکتی پون سُت کیری۔ ہرشے کپی رگھو پتی تن ہیری

لیکن یہ سوکھا ہوا سمندر آپکے دشمنوں کی استریوں کے آنسوؤں کی دھارا سے پھیر بھر گیا۔ اسی لئے یہ کھارا بھی ہو گیا۔ ہنومان جی کے اس ارتھ النکار کو سُن کر بانر شری رگھو ناتھ جی کی طرف دیکھ کر پرسن ہو گئے۔

جامونت بولے دوؤ بھائی۔ نل نیل ہی سب کتھا سنائی
رام پرتاپ سمر من ماہیں۔ کرہو سیتو پریاس کچھ ناہیں

جامونت نے نل اور نیل دونو بھائیوں کو بلا کر انہیں ساری کتھا کہہ سنائی۔ اور کہا کہ من میں شری رام جی کے پرتاپ کا سمرن کر کے پُل تیار کرو۔ تمہیں کچھ تکلیف بھی اُٹھانی نہیں پڑیگی۔

بول لئے کپی نکر بہوری۔ سکل سُنہو بنتی کچھ موری
رام چرن پنکج اُر دھر ہو۔ کوتک ایک بھالو کپی کر ہو

پھر انہوں نے بانروں کے گروہ کو بلا لیا اور کہا کہ آپ سب لوگ میری کچھ بنتی سُن لیجئے! اور اپنے من میں شری رام جی کے چرن کملوں کا دھیان دھر لیجئے۔ اور سب ریچھ اور بانر ایک تماشہ کیجئے۔

دھاوہو مرکٹ بکٹ برو تھا۔ آنہو بٹپ گرنہ کے جو تھا
سُنی کپی بھالو چلے کر ہوہا جے رگھو بیر پرتاپ سموہا

ہے وکٹ بانروں کے جھنڈو! آپ سب دوڑ جاؤ اور درختوں اور پربتوں کو اکھاڑ لاؤ۔ یہ سُن کر بانر اور بھالو شری رگھو ناتھ جی کے پرتاپ سموہ کی جے پکارتے ہو ہا کرتے ہوئے چلے۔

اتی اُتنگ گری پادپ لیل ہیں لیہیں اُٹھائے
آن دیہیں نل نیل ہی رچہیں تے سیتو بنائے

بانر اور ریچھوں کے گروہ جھٹ پٹ کھیل تماشے کی طرح درختوں اور اونچے پربتوں کو اُکھاڑ کر اُٹھا لیتے ہیں اور نل نیل کو دیتے ہیں۔ وہ انہیں اچھی طرح ترتیب دے کر سندر پُل بناتے ہیں۔

سیل بسال آن کپی دیہیں۔ کندک اِو نل نیل تے لیہیں
دیکھ سیتو اتی سُندر رچنا۔ بہسی کرپاندھی بولے بچنا

بانر بڑے بڑے بھاری پربت لا کر دیتے ہیں۔ اور نل نیل گیند

کی طرح انہیں پکڑ لیتے ہیں۔ پُل کی بے حد سُندر بناوٹ کو دیکھکر کرپا ندھان شری رام چندر جی ہنس کر بچن بولے۔

پرم رمیہ اُتّم یہ دھرنی۔ مہما امت جائے نہیں برنی
کرہوں ایہاں سنبھو تھاپنا۔ مورے ہردے پرم کلپنا

یہاں کی زمین بڑی ہی سُندر ہے۔ اس کی بے حد بڑائی کا بیان نہیں ہو سکتا۔ میرے ہردے میں ایک بڑی بھاری آرزو ہے۔ کہ میں یہاں شوجی کی ستھاپنا کروں۔

سُن کپیس بہو دُوت پٹھائے۔ مُنی بر سکل بول لے آئے
لنگ تھاپ بِدھی وت کر پُوجا۔ سو سمان پریہ موہی نہ دُوجا

یہ سُن کر بانر راج سُگریو نے بہت سے دُوت بھیجے۔ وہ سب چیدہ چیدہ مُنیوں کو لے آئے۔ شو لنگ کی پُوجا کر کے وِدھی انوسار اس کا پوجن کیا۔ اور بھگوان شری رام جی نے کہا۔ کہ شوجی کے سمان مجھے دوسرا کوئی پیارا نہیں ہے۔

سو دروہی مم بھگت کہاوا۔ سو نر سپنے ہوں موہی نہ پاوا
سنکر بمکھ بھگتی چہہ موری۔ سو نارکی مُوڑھ متی تھوری

جو شوجی سے ویر بھاو رکھتا ہوا میرا بھگت کہلاتا ہے۔ وہ سپنے میں بھی مجھے نہیں پا سکتا۔ شوجی سے بمکھ ہو کر جو میری بھگتی چاہتا ہے۔ وہ نرک گامی مُورکھ اور تھوڑی عقل کا مالک ہے۔

سنکر پریہ مم دروہی سو دروہی مم داس
تے نر کرہیں کلپ بھر گھور نرک مہں باس

جن کو شوجی پریہ ہیں اور مجھ سے ویر بھاو رکھتے ہیں یا جو میرے سیوک ہیں اور شوجی سے ویر بھاو رکھتے ہیں۔ ایسے مُنش کلپ بھر گھور نرک میں پڑے سڑتے ہیں۔

جے رامیسور درشن کرہہیں۔ تے تن تج مم لوک سدھرہیں
جو گنگا جل آن چڑھائیہی۔ سو سایُجیہ مُکتی نر پائیہی

جو مُنش اس رامیشور جی کا درشن کرینگے۔ وہ شریر چھوڑ کر میرے لوک کو جائیں گے۔ اور جو گنگا جل لا کر اس پر چڑھائیں گے۔ وہ مُنش مجھے ابھِن بھاو سے پراپت ہو جائیں گے۔

ہوئے اکام جو چھل تج سیہی۔ بھگتی موری تیہی سنکر دیہی
مم کرت سیتو جو درسن کریہی۔ سو بِنو شرم بھو ساگر تریہی

جو نشکام بھاو سے چھل کپٹ چھوڑ کر شُدھ من سے شری رامیشور جی کی سیوا کرینگے۔ انہیں شنکر جی میری بھگتی دیں گے۔ اور جو میرے بنائے ہوئے پل کا درشن کریگا۔ وہ بنا کسی محنت کے جنم مرن سنسار ساگر سے پار ہو جائے گا۔

رام بچن سب کے جیہ بھائے۔ مُنی بر نج نج آشرم آئے
گرجا رگھوپتی کے یہ ریتی۔ سنتت کرہیں پرنت پر پریتی

شری رام جی کے بچن سب کے من کو بھائے۔ اس کے بعد مُنی شریشٹھ سب اپنے اپنے آشرموں کو لوٹ آئے (شوجی کہتے ہیں) ہے پاربتی! شری رگھوناتھ جی کی یہ ریتی ہے۔ کہ وہ سدا اشرناگتوں سے پریم کرتے ہیں۔

باندھا سیتو نیل نل ناگر۔ رام کرپا جس بھیو اُجاگر
بوڑہیں آنہی بورہیں جیئی۔ بھئے اپل بوہت سم تیہی

ماہر شلپی نل اور نیل نے پُل باندھا۔ شری رام جی کی کرپا سے اُنکا یہ نرمل یش سب جگہ پھیل گیا۔ جو پتھر خود ڈوبتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی ڈبو دیتے ہیں۔ (ارتھات جن کا سبھاوک خاصہ ہی ڈوبنا اور ڈبونا ہے) وہ پتھر جہاز کے سمان ہو گیا۔ جو کہ خود تیرتا ہے اور دوسروں کو پار لے جاتا ہے۔ دیکھو بھگوان کی کیسی وچتر لیلا ہے۔

مہما یہ نہ جلدھی کی برنی۔ پاہن گُن نہ کپنہہ کی کرنی

یہ تو نہ سمندر کی بڑائی کہی گئی ہے۔ نہ پتھروں کا گُن ہے اور نہ ہی بانروں کی کوئی کاریگری ہے۔

شری رگھوبیر پرتاپ تے سندھو ترے پاکھان
تے متی مند جے رام تج بھجہیں جائے پربھو آن

شری رگھوناتھ جی کے پرتاپ سے پتھر بھی سمندر کی سطح پر

تیر گئے۔ ایسے شری رام جی کو چھوڑ کر جو کسی دوسرے سوامی کو جا کر بھجتے ہیں۔ وہ مورکھ ہیں۔

باندھ سیتُو اتی سدرڑھ بناوا۔ دیکھ کرپاندھی کے من بھاوا
چلی سین کچھُ برنی نہ جائی۔ گرجہیں مرکٹ بھٹ سمُدائی

نل او نیل نے بڑا ہی مضبوط پُل باندھا کرپاندھان شری رام جی اسے دیکھ کر بڑے پرسن ہوئے۔ سینا پُل پر چلنے لگی۔ اُس کا کچھُ ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ بانر یودھاؤں کے دل کے دل گرج رہے ہیں۔

سیتو بندھ ڈھگ چڑھ رگھُورائی۔ چیتو کرپال سندھُو بہتائی
دیکھن کہُنہ پربھُو کرونا کندا۔ پرگٹ بھئے سب جل چر بوندا

کرپالو شری رام جی سیتو (پُل) بندھ کے کنارے پر چڑھ کر سمُندر کی پھیلاوٹ کو دیکھنے لگے۔ دیا کے مُول پربھُو رام جی کو دیکھنے کیلئے سب جل میں رہنے والے جیو جنتوؤں کے گروہ جل کی سطح پر آ کر پرگٹ ہو گئے۔

مکر نکر نانا جھش بیالا۔ ست جوجن تن پرم بسالا
السیتُو ایک تنہہ ہی جے کھاہیں۔ ایکنہہ کیں ڈرتے پی ڈیرا ہیں

بہُت طرح کے مگر مچھ، گھڑیال، مچھلیاں اور سانپ تھے۔ جن کے سو سو یوجن کے بہت بڑے وشال شریر تھے۔ کچھ اُن میں ایسے بھی جل چر تھے جو اُن کو بھی کھا جائیں۔ کسی کسی کے ڈر سے تو یہ بھی ڈر رہے تھے۔

پربھُو ہی بلوکہیں ٹرہیں نہ ٹارے۔ من ہرشت سب بھئے سُکھارے
تنہہ کی اوٹ نہ دیکھئے باری۔ مگن بھئے ہری رُوپ نہاری

وہ تمام پربھُو کے درشن کر رہے ہیں۔ ہٹانے سے وہ ہٹتے نہیں۔ سب کے من پرسن ہیں۔ اور سب ہی سُکھی ہو رہے ہیں۔ وہ اتنی بڑی تعداد میں جل کی سطح پر چھائے ہوئے ہیں کہ اُن کی اوٹ میں جل دکھائی نہیں دیتا۔ وہ سب بھگوان کا رُوپ دیکھ کر آنند میں مگن ہو گئے۔

چلا کٹک پربھُو آئیش پائی۔ کو کہہ سک کپی دل بپلائی

پربھُو شری رام جی کی آگیا پا کر بانر سینا چلنے لگی۔ بانر سینا کی بے شمار تعداد کا ورنن کون کر سکتا ہے۔؟

سیتُو بندھ بھئے بھیر اتی کپی نبھ پنتھ اُڑا ہیں
اپر جل چر نہہ اوپر چڑھ چڑھ پار ہی جا ہیں

پُل پر بڑی بھاری بھیڑ ہو گئی۔ اس لئے کچھ بانر آکاش میں اُڑنے لگے۔ اور دوسرے کتنے ہی بانر بڑے بڑے بھاری شریر والے جل چر جیوؤں کی پیٹھ پر چڑھ چڑھ کر پار جا رہے ہیں۔

اس کوتک بلوک دوؤ بھائی۔ بہنسی چلے کرپال رگھُورائی
سین سہت اُترے رگھُو بیرا۔ کہہ نہ جائے کپی جوتھپ بھیرا

کرپالو بھگوان شری رگھُوناتھ جی اپنے بھائی لکشمن جی سہت یہ تماشہ دیکھ کر ہنستے ہوئے چلے۔ شری رگھُو بیر جی سینا سہت پار ہو گئے۔ بانر دل کے یودھاؤں اور سپہ سالاروں کی اتنی بھیڑ بھاڑ ہے کہ جس کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔

سندھُو پار پربھُو ڈیرا کینہا۔ سکل کپنہہ کہُنہ آئیس دینہا
کھاہُو جائے پھل مُول سُہائے۔ سُنت بھالو کپی جہنہ تہنہ دہائے

پربھُو شری رام جی نے سمُندر کے پار ڈیرے ڈال دیئے۔ پھر سب بانروں کو آگیا دی کہ جا کر سُندر پھل پھُول کھاؤ۔ یہ سُنتے ہی ریچھ بانر اِدھر اُدھر کو دوڑے۔

سب تروپھرے رام ہت لاگی۔ رت اور کرت کال گتی تیاگی
کھاہیں مدھر پھل بٹپ ہلاویں۔ لنکا سنمکھ سکھر چلاویں

شری رام جی کی بھلائی کا خیال کرتے ہوئے سب درخت موسم بے موسم وغیرہ وقت کی چال کو چھوڑ کر پھل پھولوں سے لد گئے۔ بانر دل بیٹھے بیٹھے پھل کھا رہے ہیں۔ اور درختوں کو ہلا رہے ہیں اور پربتوں کے بڑے بڑے ٹکڑوں کو لنکا کی طرف پھینک رہے ہیں۔

جہنہ کہُنہ پھرت نسا چر پاویں۔ گھیر سکل بہُو ناچ نچاویں
دسنن کاٹ ناسکا کانا۔ کہہ پربھُو سُجس دیہیں تب جانا

اِدھر اُدھر گھومتے اگر اُن کو کوئی راکشس مل جاتا ہے۔ تو وہ اُسے سارے مل کر گھیر کر خوب ناچ نچاتے ہیں۔ دانتوں سے اُسکے کان اور ناک کاٹ لیتے ہیں۔ اور جب وہ شری رام جی کی بڑائی کا واسطہ دیتے ہیں تب اُن کو چھوڑ دیتے ہیں۔

جنہہ کر ناسا کان نپاتا۔ تنہہ راون ہی کہی سب باتا
سُنت شرون باردھی بندھانا۔ دس مکھ بول اُٹھا اکلانا

جن راکشسوں کے ناک اور کان کاٹ ڈالے گئے اُنہوں نے جا کر راون سے سب حال کہہ سُنایا۔ سمندر میں پُل بندھ جانے کی خبر کانوں سے سُن کر راون تڑپ اُٹھا۔ اور اپنے دسوں مکھوں سے بول اُٹھا۔

باندھیو بن ندھی نیر ندھی جلدھی سندھو باریس
ستیہ توئے ندھی کمپتی اُودھی پیودھی ندیس

بن ندھی، نیر ندھی، جلدھی، سندھو باریش، توئے ندھی، کمپتی، اودھی، پیودھی ندیش (یہ سب سمندر کے نام ہیں) کو کیا سچ مچ ہی باندھ لیا۔

نج بِکلتا بچار بہوری۔ ہنسی گیو گرہ کر بھے بہوری
مندودری سُنیو پربھو آیو۔ کوتکہیں پاتھودھی بندھایو

پھر اپنی ویاکُلتا پر وچار کرتا ہوا ظاہر ہنستا ہُوا اور بھے کو بھلا کر راون محل میں گیا۔ جب مندودری نے سُنا کہ پربھو شری رام چندر جی آ گئے ہیں۔ اور انہوں نے ہنسی کھیل میں ہی سمندر پر پُل باندھ لیا ہے۔

کر گہہ پتی ہی بھون نج آئی۔ بولی پریم منوہر بانی
چرن نائے سر وانچل روپا۔ سُنہو بچن پیا پرہر کوپا

تب وہ ہاتھ پکڑ کر پتی کو اپنے محل میں لا کر پریم منوہر بچن بولی۔ چرنوں میں سر جھکا کر اس نے اپنا آنچل پھیلا دیا۔ (ادھکات دامن پھیلا کر بنتی کرنے لگی) اور کہا۔ ہے پران ناتھ! کرودھ کو چھوڑ دیجئے۔ اور میرے بچنوں کو سُنیئے۔

ناتھ بیر کیجے تاہی سوں۔ بدھی بل سکیے جیت جاہی سوں
تمہہ ہی رگھوپتی انتر کیسا۔ کھل کھدیوت دن کرہی جیسا

ہے ناتھ! دشمنائی اُس سے کرنی چاہیئے جسے بدھی اور طاقت سے جیت سکیں۔ آپ میں اور شری رگھوناتھ جی میں اتنا ہی فرق ہے۔ جتنا کچھ جگنو اور سورج میں۔

اتی بل مدھو کیٹبھ جیہیں مارے۔ مہابیر دِتی سُت سنگھارے
جیہیں بل باندھ سہس بھج مارا۔ سوئے اوتریو ہرن مہی بھارا

جنہوں نے وشنو روپ میں مہابلی ان مدھو اور کیٹبھ دیتوں کو مارا۔ باراہ اور نرسنگھ روپ میں دِتی کے پُتروں ہرنیا کش اور ہرنیہ کشپ کا سنگھار کیا۔ اور بامن روپ میں اوتار لے کر جنہوں نے راجہ بلی کو باندھا۔ اور پرشورام کے روپ میں سہسر باہو کو مارا۔ وہ ہی بھگوان پرتھوی کا بھار دور کرنے کے لئے شری رام چندر جی کے روپ میں پرگٹ ہوئے ہیں۔

تاسُ بِرودھ نہ کیجئے ناتھا۔ کال کرم جو جاکیں ہاتھا

ہے ناتھ! جن کے ہاتھ میں کال کرم اور جیو ہیں۔ اُن ایشور سے ورودھ نہ کیجئے

دوہا
رام ہی سونپ جانکی نائے کمل پد ماتھ
سُت کہہ راج سمرپ بن جائے بھجئے رگھوناتھ

شری رام جی کے چرن کملوں میں سر جھکا کر جانکی کو اُن کے حوالے کر دیجئے اور بیٹے کو راج دے کر خود بن میں جا کر شری رگھوناتھ جی کا بھجن کیجئے۔

ناتھ دین دیال رگھورائی۔ باگھو سنمکھ گئیں نہ کھائی
چاہیے کرن سو سب کر بیتے۔ تمہہ سُر اسُر چراچر جیتے

ہے پران ناتھ! شرن میں گئے ہوئے کو تو باگھ بھی نہیں کھاتا۔ پربھو شری رام چندر جی تو دین دیال ہیں۔ وہ ضرور آپ کو کشما کریں گے۔ جو کچھ آپ نے کرنا تھا۔ وہ سب کچھ کر لیا۔ آپ نے سب دیو یا راکشس اُدھر چیتن سبھی کو جیت لیا ہے۔

سنت کہہیں اس نیتی دسانن۔ چوتھے پن جائیہی نرپ کانن
تاس بھجن کیجئے تہہ بھرتا۔ جو کرتا پالک سنگھرتا

ہے دس مکھ! مہاتما لوگ ایسی نیتی کہتے ہیں۔ کہ بڑھاپے میں راجہ کو راج چھوڑ کر بن میں چلا جانا چاہئے۔ ہے پران ناتھ۔ وہاں بن میں آپ بھگوان کا بھجن کیجئے۔ جو کہ سرشٹی کو پیدا کرتے ہیں۔ پالتے ہیں۔ پھر خود ہی اُن کا سنگھار کرتے ہیں۔

سوئی رگھو بیر پرنت انوراگی۔ بھجہو ناتھ ممتا سب تیاگی
منی بر جتن کرہیں جیہی لاگی۔ بھوپ راج تج ہوہیں براگی

ہے ناتھ۔ انہیں شرناگتوں کے پریمی رگھو بیر جی کا بھجن آپ سب ممتا چھوڑ کر کیجئے۔ جن کے لئے سریشٹھ منی جپ یوگ آدک سادھن کرتے ہیں۔ اور راجہ راج کو چھوڑ کر ویراگی ہو جاتے ہیں۔

سوئی کوسلادھیس رگھورایا۔ آئیو کرن تو ہی پر دایا
جوں پیا مانہو مور سکھاون۔ سجس ہوئے تہہ پراتی پاون

وہی اودھ پتی شری رگھوناتھ جی آپ پر دیا کرنے آئے ہیں ہے پران ناتھ! اگر آپ میری اس بینتی کو مان لیں گے۔ تو تینوں لوکوں میں آپکا پرم پوتر اور سندر یش پھیل جائے گا۔

اس کہہ نین نیر بھر گہہ پد کمپت گات
ناتھ بھجہو رگھو ناتھ ہی اچل ہوئے اہی وات

ایسا کہہ کر مندودری نے آنکھوں میں آنسو بھر کر پتی کے چرن پکڑ لرکانپتے ہوئے شریر سے کہا۔ ہے سوامی! اگر آپ شری رگھوناتھ جی کا بھجن کریں۔ تو میرا سہاگ اٹل ہو جائے۔

تب راون مے ستا اٹھائی۔ کہے لاگ کھل نج پربھتائی
سنو تیں پریا بر تھا بھے مانا۔ جگ جودھا کو موہی سمانا

تب راون نے مندودری کو اٹھایا۔ اور وہ دشٹ پھر اس سے اپنی بڑائی کہنے لگا۔ ہے پیاری! سُن تو ویرتھ ہی ڈرتی ہے۔ سنسار میں میرے سمان کوئی بھی یودھا نہیں ہے۔

برن کبیر پون جم کالا۔ بھج بل جتیو سکل دگ پالا
دیو دنج نر سب بس مورین۔ کون ہیتو اپجا بھے تو دیں

ورن۔ کبیر، پون، یم اور کال ان سبھی دگپالوں کو میں نے اپنی قوت بازو سے جیت لیا ہے۔ دیوتے۔ دَیتیہ و منش سب میرے وش میں ہیں۔ پھر تمہارے ڈرنے کی کیا وجہ ہے۔

نانا بدھی تیہی کہیسی بجھائی۔ سبھا بہوری بیٹھ سو جائی
مندودری ہردے اس جانا۔ کال بسیہ اپجا ابھیمانا

مندودری کو بہت پرکار سمجھا کر راون پھر راج دربار میں جا کر بیٹھ گیا۔ مندودری نے ہردے میں نشچے کر لیا۔ کہ کال کے وش ہونے سے پتی کو ابھیمان ہو گیا ہے۔

سبھا آئے منترن تیہہ بوجھا۔ کرب کون بدھی رپو سے جوجھا
کہہیں سچو سنو نسچر ناہا۔ بار بار پربھو پوچھہو کاہا

راج دربار میں جا کر راون نے وزیروں سے صلاح مشورہ پوچھا کہ دشمن کے ساتھ کس طرح لڑائی کرنی چاہئے۔ منتری کہنے لگے۔ ہے راکشس راج! ہے پربھو! سنئے۔ آپ بار بار کیا پوچھتے ہیں۔

کہہو کون بھے کرئیے بچارا۔ نر کپی بھالو اہار ہمارا

کہئے۔ بھلا ایسا کون سا بڑا ڈر ہے جس کے کارن کہ ہم وچار کریں۔ منش، بندر اور ریچھ تو ہمارا بھوجن ہیں۔

سب کے بچن شرون سن کہہ پرہست کر جور کی
نیتی برودھ نہ کریئے پربھو منترن مہہ متی اتی تھوری

کانوں سے سب منتریوں کے بچن سن کر راون کا پتر پرہست ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے پربھو! نیتی کے برخلاف کچھ بھی نہیں کرنا چاہئے یہ وزیر بہت ہی تھوڑی عقل کے مالک ہیں۔

کہہیں سچو سٹھ ٹھکر سوہاتی۔ ناتھ نہ پُر آوا ہی بھانتی
بار دھی ناگھ ایک کپی آوا۔ تاس چرت من مہہ سب گاوا

یہ سبھی مورکھ وزیر چاپلوسی اور خوشامد کر رہے ہیں۔ ہے ناتھ ان باتوں سے پورا نہیں پڑے گا۔ سمندر کو پھاند کر ایک ہی بندر آیا تھا۔ اُس کے کارنامے ابھی تک لوگ اپنے من میں یاد کیا کرتے ہیں۔

کُھدھا نہ رہی تمہہ ہی تب کاہو۔ جارت نگر کس نہ دھر کھاہو
سُنت نیک آگیں دُکھ پاوا۔ سچون اس مت پربھو ہی سُناوا

جب بندر تمہاری خوراک ہی ہیں۔ تو جب ایک بندر بے دھڑک ہو کر ساری لنکا کو جلا رہا تھا۔ تو کیا اُس وقت تم میں سے کسی کو بھی بھوک نہ رہی تھی۔ ان وزیروں نے سوامی! آپکو ایسی صلاح دی ہے جو سُننے میں ہی بھلی معلوم ہوتی ہے لیکن جس سے آگے چل کر دُکھ پانا ہوگا۔

جیہیں پارِس بندھایو ہیلا۔ اُترِیو سین سمیت سُبیلا
سو بھن منُج کھاب ہم بھائی۔ بچن کہہیں سب گال پھلائی

جنہوں نے کھیل تماشے میں ہی سمندر پر پل باندھ لیا۔ اور اپنی فوج سمیت سُبیلا پربت پر ڈیرا آن جمایا۔ کہو وہ منش ہیں؟ جسے کہتے ہو ہم کھا جائیں گے۔

تات بچن مم سُنو اتی آدر۔ جنی من گنہو موہی کر کادر
پریہ بانی جے سُنہیں جے کہہیں۔ ایسے نر نکائے جگ اہیں

ہے تات! میرے بچنوں کو دھیان سے سُنئے۔ مجھے اپنے من میں بزدل نہ سمجھ لینا۔ سنسار میں میٹھی میٹھی باتیں کہنے اور سُننے والے پُرش بے شمار ملتجانتے ہیں۔
بچن پرم ہت سُنت کٹھورے۔ سُنہیں جے کہہیں تے نر پربھو تھورے
پرتھم بسیٹھ پٹھیو سُنو نیتی۔ سیتا دیئے کرہو پُنی پریتی

ہے پربھو! سُننے میں جو بچن کڑوے ہوتے ہوں لیکن انت میں وہ پرم ہتکاری ہوں۔ ایسے بچن کہنے والے اور سُننے والے منش سنسار میں تھوڑے ہوتے ہیں۔ اب نیتی یہ ہے۔ کہ پہلے اپنے ایلچی کو بھیجئے اور پھر سیتا شری رام جی کے حوالے کر کے اُن کے ساتھ میل ملاپ کر لیجئے۔

ناری پائے پھر جاہیں جوں تو نہ بڑھائیے رار
ناہیں تو سنمکھ سمر مہی تات کریئے ہٹھ مار

اگر وہ استری کو پا کر بغیر لڑائی بھڑائی کے واپس لوٹ جائیں تب تو اُن کے ساتھ لڑائی جھگڑا نہ بڑھائیے۔ اگر وہ نہ لوٹیں اور لڑنے پر آمادہ ہی رہیں تو یدھ بھومی میں ڈٹ کر اُن سے لڑائی کیجئے

یہ مت جوں مانہو پربھو مورا۔ اُبھے پرکار سُجس جگ تورا
سُت سن کہہ دس کنٹھ رسائی۔ اس متی سٹھ کہہیں تو ہی سکھائی

ہے پربھو! اگر آپ میری اس صلاح کو مانیں گے۔ تو لوک اور پرلوک دونوں پرکار سے ہی آپکی بڑائی ہوگی۔ راون غصے میں بھر کر اپنے پُتر سے کہنے لگا۔ ارے مورکھ اب تجھے ایسا اُلٹا اُپدیش کس نے دیا ہے۔ ؟

اب ہیں تے اُر سنسیہ ہوئی۔ بینو مول سُت بھیے ہو گھموئی
سُن پت گِرا پرش اتی گھورا۔ چلا بھون کہہ بچن کٹھورا

ابھی سے تمہارے ہردے میں بھے ہو رہا ہے؟ ارے نالائق! تو تو بانس کی جڑ میں گھموئی جیسا تجھ بر کش پیدا ہوا۔ پتا کے بے حد کڑوے اور سخت بچنوں کو سن کر پرہست یہ کڑے بچن کہتا ہوا گھر کو چلا گیا۔

ہت مت تو ہی نہ لاگت کیسیں۔ کال بِبس کہہ بھیشج جیسیں
سندھیا سمے جان دس سیسا۔ بھون چلیو نرکھت بھُج بیسا

آپ کو بھلی صلاح ایسے ہی اچھی نہیں لگتی جیسے موت کے وش میں آتے ہوئے بیمار کو دوا نہیں لگتی۔ سندھیا کا وقت جان کر راون اپنی بیس بھجاؤں کو دیکھتا ہوا (ابھیمان سے بھرا ہوا) محل کو چلا۔

لنکا سِکھر اُوپر آگارا۔ اتی بچتر تہہ ہوئے اکھارا
بیٹھ جائے تیہیں مندر راون۔ لاگے کنر گن گن گاون

لنکا کی چوٹی پر ایک بہت ہی نرالا محل تھا وہاں ناچنے گانے

کا لکھا ہوا لگتا تھا راون اس محل میں جا کر بیٹھ گیا۔ کنر اُن کے گن گن گان کرتے لگے۔

باجہیں تال پکھاج بینا۔ نرتیہ کرہیں اپچھرا پربینا

تال مرد نگ اور بین بج رہے ہیں۔ ناچ گھر میں جتنی اپسرائیں ناچ رہی ہیں۔

سُنا سیر ست سرس سو سہت کرے بلاس

پرم پربل رپو سیس پر تدپی سوچ نہ تراس

وہاں وہ سدا ہی سینکڑوں اندریوں کے سمان بھوگ ولاس کرتا رہتا ہے۔ اگرچہ اس کے سر پر بہا بلوان دشمن کھڑا ہے۔ تو بھی نہ تو اس کو کچھ چنتا ہے اور نہ ہی کچھ ڈر ہے۔

اہاں سُبیل سَیل رگھوبیرا۔ اُترے سین سہت اتی بھیرا

سِکھر ایک اُتنگ اتی دیکھی۔ پرم رمیہ سم سبھر بسیشی

ادھر سُبیل پربت پر شری رگھوناتھ جی بڑی بھاری سینا کے ساتھ اُترے، پربت کی ایک بہت اونچی ومنوہر ہموار اور صاف چوٹی دیکھ کر۔

تہہ تر و کسلیے سمن سُہائے۔ لچھمن رچ نج ہاتھ ڈسائے

تا پر رچر مردُل مرگ چھالا۔ تیہیں آسن آسین کرپالا

وہاں لکشمن جی نے برکشوں کے نرم نرم پتے اور سُندر پھول اپنے ہاتھوں سے سنوار کر بچھا دیئے۔ اُن پر سُندر اور نرم نرم مرگ چھالا بچھا دی۔ اُس آسن پر پربھو شری رام چندر جی بیٹھ گئے۔

پربھو کرت سیس کپیس اُچھنگا۔ بام دہن دسی چاپ نسنگا

دُہو کر کمل سُدھارت بانا۔ کہہ لنکیس منتر لاگ کانا

سُگریو کی گود میں پربھو اپنا سر رکھے ہوئے ہیں۔ بائیں طرف دھنش اور دائیں طرف ترکش رکھے ہوئے ہیں۔ اپنے ہاتھ کملوں سے وہ اپنے بانوں کو سنوار رہے ہیں۔ اور بھبیشن اُن کے کانوں سے لگ کر آہستہ آہستہ کوئی مشورہ کر رہے ہیں۔

بڑ بھاگی انگد ہنومانا۔ چرن کمل چاپت بدھی نانا

پربھو پاچھیں لچھمن بیراسن۔ کٹی نشنگ کر بان سراسن

سو بھاگیہ وان انگد اور ہنومان پربھو کے چرن کملوں کو بہت طرح سے دبا رہے ہیں۔ لکشمن جی کمر میں ترکش کسے اور ہاتھ میں دھنش بان لئے بہادرانہ شان سے پربھو شری رام جی کے پیچھے بیٹھے ہیں۔

اِہہی بدھی کرپا رُوپ گُن دھام رام آسین

دھنیہ تے نر اِہیں دھیان جے رہت سدا لے لین

اس پرکار دیا، رُوپ اور گنوں کی کھان پربھو شری رام جی براجمان ہیں۔ وہ پُرش دھنیہ ہیں۔ جو پربھو کے اس رُوپ میں سدا لو لگاتے رہتے ہیں۔

پُورب دِسا بلوک پربھو دیکھا اُدت میئنک!

کہت سب ہی دیکھہو سسی ہی مرگ پتی سرس اسنگ

پُورب کی طرف پربھو شری رام جی نے چاند چڑھا ہوا دیکھا۔ تب وہ سب سے کہنے لگے۔ چندرما کو تو دیکھو۔ کیسے شیر کی طرح بے دھڑک ہے۔

پُورب دِسی گِرِی گُہا نواسی۔ پرم پرتاپ تیج بل راسی

مت ناگ تم کُنبھ بِدارِی۔ سسی کیسری گگن بن چارِی

پورب دشا رُوپی پربت کی گپھا میں رہنے والا یہ چندرما پرم پرتاپ وان، تیج اور بل کی راشی ہے۔ اندھکار رُوپی مست ہاتھی کے مستک کو کاٹ کر یہ چندرما رُوپی شیر آکاش رُوپی بن میں بے دھڑک گھوم رہا ہے۔

بِتھرے نبھ مُکتاہل تارا۔ نِسی سُندری کیر سنگارا

کہہ پربھو سسی مہہ میچکتائی۔ کہہو کاہ نج نج متی بھائی

آکاش میں جو تارا گن اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے ہیں۔ یہ مانو موتیوں کے سمان ہیں۔ جو راتری رُوپ سُندر استری کا شرنگار ہیں۔ شری رام جی نے کہا۔ بھائیو! اپنی اپنی بدھی کے انوسار وچار کر کہو کہ جو یہ چندرما میں سیاہی نظر آ رہی ہے۔ وہ کیا ہے؟

کہہ سُگریو سُنہو رگھورائی۔ سسی مہہ پرگٹ بھومی کے جھائی

ناتھ سیوراہو سسی ہی کہہ کوئی ۔ اُر جھنہ پری سیا متا سوئی
سُگریو نے کہا ۔ ہے رگھوناتھ جی سُنئے چندرما میں پرتھوی کا سایہ دکھائی دے رہا ہے ۔ کسی نے کہا ۔ چندرما کو راہو نے مارا تھا ۔ وہی چوٹ کا کالا داغ اس کی چھاتی پر پڑا ہوا ہے ۔

کوؤ کہہ جب بدھی رتی مُکھ کینہا ۔ سار بھاگ سسی کر ہر لینہا
چھدر سو پرگٹ انڈو اُر ماہیں ۔ تیہی مگ دیکھئے نبھ پرچھاہیں

کوئی کہتا ہے ۔ کہ جب کام دیو کی استری کے چہرے کو برہما جی نے بنایا تب انہوں نے چندرما کے اُتم حصّے کو نکال لیا ۔ جس سے رتی کا مُکھ تو سُندر بن گیا ۔ لیکن چندرما کی چھاتی میں سوراخ ہوگیا ۔ وہ سوراخ چندرما کی چھاتی میں اب تک ہے ۔ اور اس کے بیچ میں سے آکاش کی کالی چھایا نظر آ رہی ہے ۔

پربھو کہہ گرل بندھو سسی کیرا ۔ اتی پریہ نج اُر دینہہ بسیرا
بِش سنجُت کر نکر پسارا ۔ جارت برہ ونت نر ناری

پربھو شری رام جی نے کہا ۔ زہر چندرما کا بہت پیارا بھائی ہے ۔ اس لئے چندرما نے زہر کو اپنی چھاتی میں جگہ دے رکھی ہے ۔ وہ زہر سے بھری ہوئی اپنی کرنوں کے سمُوہ کو پھیلا کر وِیوگ سے ستاتے ہوئے استری اور پُرش کو جلاتا رہتا ہے ۔

کہہ ہنومنت سنہو پربھو سسی تمہارا پریہ داس
تو مورت بدھو اُر بست سوئے سیا متا ابھاس

ہنومان جی نے کہا ۔ ہے پربھو ! چندرما آپ کا پیارا سیوک ہے ۔ آپ کی سُندر سانولی مورتی چندرما کے ہردے میں بسی ہے ۔ وہی سانولے رنگ کی جھلک چندرما میں نظر آ رہی ہے ۔

نواہن پارائن ساتواں وشرام

پون تنیہ کے بچن سن بہنسے رام سُجان
دچھن دِس اولوک پربھو بولے کرپا ندھان

پون کمار ہنومان جی کے بچن سن سروگیہ شری رام جی ہنسے پھر دکھن کی طرف دیکھ کر کرپا ندھان شری رام جی بولے ۔

دیکھ بِبھیشن دچھن آسا ۔ گھن گھمنڈ دامنی بلاسا
مدھر مدھر گرجے گھن گھورا ۔ ہوئے برشٹی جن اپل کٹھورا

ہے بِبھیشن ! دیکھو دکھن کی طرف گھنے بادل کیسے اکٹھے ہو رہے ہیں ۔ اور بجلی چمک رہی ہے ۔ بادلوں کی گھنگھور گھٹائیں میٹھے میٹھے سُر سے گرج رہی ہیں ۔ کہیں کٹھور اولوں کی برسات نہ ہو ۔

کہت بِبھیشن سنہو کرپالا ۔ ہوئے نہ تڑت نہ بارد مالا
لنکا سِکھر اُپر آگارا ۔ تہہ دسکندھر دیکھ اکھارا

بِبھیشن بولے ۔ ہے کرپالو پربھو ! سُنئے یہ نہ تو بجلی ہے اور نہ بادلوں کی گھٹا ہے ۔ لنکا کی چوٹی پر ایک محل ہے ۔ وہاں دس مُکھ راون اکھاڑا دیکھ رہا ہے ۔

چھتر میگھ ڈمبر سر دھاری ۔ سوئی جنو جلد گھٹا اتی کاری
مندودری شرون تاٹنکا ۔ سوئی پربھو جنو دامنی دمنکا

ہے پربھو ! راون نے سر پر جو نیلا چھتر دھارن کر رکھا ہے وہی مانو بادلوں کی مہا کالی گھٹا ہے ۔ مندودری کے کرن پھول کانوں میں ہل رہے ہیں ۔ مانو وہی بجلی چمک رہی ہے ۔

باجہیں تال مِردنگ الوپا ۔ سوئی رو مدھر سُنہو سُر بھُو پا
پربھُو مُسکان سمجھ ابھیمانا ۔ چاپ چڑھائے بان سندھانا

ہے دیوتاؤں کے سوامی! اس اکھاڑے میں جولاتانی تال اور مردنگ بج رہے ہیں۔ وہی مانو بادلوں کی میٹھی میٹھی گرج ہے۔ راون کا ابھیمان سُن کر پربھو مسکرائے اُنھوں نے دھنش سنبھال کر اس پر بان چڑھالیا۔

چھتر مکٹ تاٹنک تب ہتے ایکہیں بان
سب کے دیکھت مہی پرے مرم نہ کوُ جان

بھگوان نے ایک ہی بان سے راون کے چھتر مُکٹ اور مندودری کے کرن پھُول کاٹ ڈالے۔ سب کے دیکھتے دیکھتے وہ زمین پر آپڑے۔ لیکن اس کا بھید کسی نے بھی نہیں جانا۔

اس کوتک کر رام سر پربیٹو آئے نشنگ
راون سبھا سسنک سب دیکھ مہارس بھنگ

ایسا تماشہ کر کے شری رام جی کا بان پلٹ کر ترکش میں آن گھُسا۔ راون کی ساری سبھا رنگ میں بھنگ دیکھ کر سہم گئی۔

کمپ نہ بھُومی نہ مرُت بسیشا ۔ استر سستر کچھُ نین نہ دیکھا
سوچہیں سب نج ہردے مجھاری ۔ اسگن بھیو بھینکر بھاری

نہ تو زمین کانپی اور نہ آندھی ہی چلی آنکھوں سے نہ کسی استر شستر کو ہی دیکھا۔ پھر یہ چھتر مکٹ اور کرن پھُول کیسے کٹ کر گر پڑے۔ سب اپنے ہردوں میں سوچ رہے ہیں۔ کہ بڑا بھینکر اشگن ہو گیا ہے۔

دس مُکھ دیکھ سبھا بھے پائی ۔ بہس بچن کہہ جُگتی بنائی
سِر اُ گرے سنتت سُبھ جاہی ۔ مُکٹ پرے کس اسگُن تاہی

سبھا کو سہمی ہوئی دیکھ کر دس مُکھ راون ہنسا اور یکتی رچ کر یہ بچن کہنے لگا۔ کہ جس کے لئے سدا سِروں کا کٹ کر گرنا بھی شُبھ ہوتا رہا ہے۔ بھلا اس کے لئے مُکٹ کا گرنا کیسے اشگُن ہو سکتا ہے۔!

سین کرہُو نج گرہ جائی ۔ گونے بھون سکل سر نائی
مندودری سوچ اُر بسیو ۔ جب تے سروَن پُرچھی کھسیو

سب اپنے اپنے گھروں میں جاکر آرام کرو۔ یہ سُن کر سب نے سر جھُکا کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ جب سے کانوں کے کرن پھُول کٹ کر زمین پر گر پڑے تھے تب سے مندودری کے من میں بہت چنتا ہو گئی۔

سجل نین کہہ جُگ کر جوری ۔ سُنہو پران پتی بنتی موری
کنت رام برودھ پرہرہو ۔ جان منج جن ہٹھ من دھر ہو

آنکھوں میں آنسو بھر کر اور دونوں ہاتھ جوڑ کر راون سے کہنے لگی۔ ہے پران ناتھ! میری پرارتھنا سُنیئے۔ ہے پتی دیو! شری رام جی سے ویر بھاو کرنا چھوڑ دیجئے۔ اُنہیں سادھارن منش سمجھ کر من میں فضول ہٹھ نہ کیجے۔

بسو رُوپ رگھو بنس منی کرہُو بچن بسواسُ
لوک کلپنا بید کر انگ انگ پرتی جاسُ

میرے ان بچنوں پر یقین کیجئے۔ کہ رگھو کل کے سرتاج شری رام جی وشو رُوپ بھگوان ہیں۔ وید اُن کے سمبندھ میں یہ کلپنا کرتے ہیں۔ کہ سب لوک اُن کا ایک ایک انگ ہے۔

پد پاتال سیس اج دھاما ۔ اپر لوک انگ انگ بسرامَا
بھرکٹی بلاس بھینکر کالا ۔ نین دِواکر بچ گھن مالا

پاتال اُن وِراٹ بھگوان کے چرن ہیں برہم لوک سر ہے۔ اور بیچ کے لوک اُن کے درمیان کے سب انگ ہیں مہا بھینکر کال اُن کی جنبش ابرو ہے۔ سورج اُنکی آنکھ ہے۔ بادلوں کا سموہ اُن کے بال ہیں۔

جاسُ گھران اسوِنی کمارا ۔ نسی اُرو دِوس نمیش اپارا
سروَن دِساں دس بید بکھانی ۔ مارُت سواس نگم نج بانی

اشونی کمار اُن کی ناک ہے۔ رات اور دن مانو اُنکی پلکوں کا

کھولنا اور مُوندنا ہے۔ دوس اطراف اُن کے کان ہیں۔ وید اُنکی بانی ہے۔ وایو سانس کا آنا جانا ہے۔ ایسا وید کہتے ہیں۔

ادھر لوبھ جم دسن کرالا۔ مایا ہاس باہو دگپالا
آنن انل امبو پتی جیہا۔ اُتپتی پالن پرلے سمیہا

لالچ اُن کا ہونٹ ہے۔ یم راج اُن کے بھیانک دانت ہیں۔ مایا اُن کی ہنسی ہے۔ دِگپال بازو ہیں۔ اگنی اُن کا مکھ ہے۔ ورُن جیبھ ہے۔ پیدائش و پرورش اور فنا یہ اُن کی کریڑا ہے۔

روم راجی اسٹا دس بھارا۔ استھی سیل سرِتا نس جارا
اُدر اُددھی ادھگو جاتنا۔ جگ مئے پربھو کا بہو کلپنا

اٹھارہ قسم کے بے شمار نباتات اُنکے روم ہیں۔ پربت اُنکی ہڈیاں ہیں۔ ندیاں اُنکی انتڑیاں ہیں۔ سمندر پیٹ ہے نرک جنکی نیچے کی اندریاں ہیں۔ یہ وِکیشو اتر بھگوان کی اننت کلپنا ہے۔

اہنکار سِو بُدھی اَج من سسی چیت مہان
منج باس سچر اچر رُوپ رام بھگوان

شِو جی جن کا اہنکار ہے۔ برہما بُدھی ہے چندرما من ہے وشنو چیت ہے۔ اُنہیں جڑ چیتن رُوپ بھگوان شری رام جی نے منش رُوپ میں نواس کیا ہے۔

اَس بچار سُنو پران پتی پربھو سن بیرُو بہائے
پریتی کرہو رگھوبیر پد مم اہی وات نہ جائے

ہے پران ناتھ! سُنئے۔ ایسا وچار کر پربھو شری رام جی سے ویر کرنا چھوڑ دیجئے۔ اور اُن کے چرنوں میں پریم کیجے۔ تاکہ میرا سُہاگ بنا رہے۔

بہنسا ناری بچن سُن کانا۔ اہو موہ مہما بلوانا
ناری سبھاؤ ستیہ سب کہہیں۔ اوگن آٹھ سدا اُر رہہیں

اپنی پیاری پتنی کے بچن کانوں سے سُن کر راون ہنس کر کہنے لگا۔ اوہو! موہ کی مہما بڑی بلوان ہے۔ استری کے سبھاؤ کے بارے میں سب سچ ہی کہتے ہیں کہ آٹھ دوش اِن کے ہردے میں سدا رہتے ہیں۔

ساہس انرِت چپلتا مایا۔ بھے اببیک اسوچ ادایا
رپُو کر رُوپ سکل نیں گاوا۔ اتی بسال بھے موہی سُناوا

ہٹھ، جھوٹ، چنچلتا، کپٹ، ڈر، اگیان، ناپاک پن، نردیتا (بے رحمی) یہ آٹھ دوش ہیں جو استری کے سبھاؤ میں سدا بنے رہتے ہیں۔ تو نے دشمنوں کا وِشو رُوپ گایا ہے۔ اور مجھ کو سُنا کر بڑا بھاری ڈر دکھایا ہے۔

سو سب پریا سہج بس موریں۔ سمجھ پرا پرساد اب توریں
جانیوں پریا توری چترائی۔ ایہی بدھی کہہو موری پربھتائی

ہے پیاری۔ یہ سب چراچر وِشو تو سبھاؤ سے ہی میرے وش میں ہے۔ تیری کرپا سے مجھے اب جان پڑا ہے۔ ہے پریہ! میں تیری چترائی کو جانتا ہوں۔ تو نے اس پرکار میری مہما کا ورنن کیا ہے۔

تو بَیت کہی گوڑھ مرِگ لوچنی۔ سمجھت سُکھد سُنت بھے موچنی
مندودری من مہہ اس ٹھیئو۔ پیا ہی کال بس متی بھرم بھیئو

ہے مرگ نینی! تو نے بہت ہی گوڑھ بات کہی ہے۔ جو وچار نے پر سکھ دینے والی اور سُننے پر نڈر بنا دینے والی ہے۔ مندودری نے من میں یقین کر لیا۔ کہ کال کے وش میں ہو کر پتی دیو کی عقل ماری گئی ہے۔

دوہا
ایہی بدھی کرت بنود بہہ پرات پرگٹ دس کندھ
سہج اسنک لنک پتی سبھا گیئو مد اندھ

اس پرکار کریڑا کرتے کرتے راون کو سویرا ہو گیا۔ تب سبھاؤ سے ہی نڈر اور اہنکاری راون سبھا میں گیا۔

سورٹھا
پھولے پھرے نہ بیت جدپی سدھا برسہیں جلد
مُورکھ ہردے نہ چیت جوں گرو ملہیں برنچی سم

جیسے بادلوں کے امرت رُوپی جل برسانے سے بھی بیت کا پیڑ پھلتا پھولتا نہیں۔ ویسے ہی برہما جیسے مہا گیانی گرو کے گیان

اُپدیش کرتے پر بھی مورکھ کے ہردے میں گیان نہیں ہوتا۔

اہاں پرات جاگے رگھو رائی۔ پوچھا مت سب سچو بولائی
کہہو بیگ کا کریئے اُپائی۔ جاموونت کہہ پد سر ناٹی

ادہر سبیل پربت پر صبح ہوتے ہی شری رگھوناتھ جی جاگے اور سب منتریوں کو بُلا کر صلاح مشورہ پُوچھنے لگے۔ کہ جلدی کیا اُپائے کیا جائے؟ جاموونت نے شری رام جی کے چرنوں میں سر جُھکا کر کہا۔

سُنو سرگیہ سکل اُرباسی۔ بدھی بل تیج دھرم گُن راسی
منتر کہوں نج متی انوسارا۔ دُوت پٹھایئے بالی کمارا

ہے سروگیہ سروانتریامی پربھو! ہے بدھی بل تیج دھرم اور گُنوں کی راشی! سُنیئے! میں اپنی بدھی کے مطابق صلاح دیتا ہوں۔ میری بدھی یہ کہتی ہے۔ کہ بالی کمار انگد کو اپنی طرف سے دُوت بنا کر راون کے دربار میں بھیجا جائے۔

نیک منتر سب کے من مانا۔ انگد سن کہہ کرپا ندھانا
بالی تنے بدھی بل گُن دھاما۔ لنکا جاہو تات ممہ کاما

جاموونت کی نیک صلاح سب کے من کو اچھی لگی۔ تب کرپا ندھان انگد سے کہنے لگے۔ ہے بل بدھی اور گُنوں کے بھنڈار بالی کُمار! ہے تات! تم میرے کام کے لئے لنکا جاؤ۔

بہت بُجھائے تمہہ ہی کا کہوں۔ پرم چتر میں جانت اہوں
کاج ہمار تاسُ ہت ہوئی۔ رِپو سن کرہو بتکہی سوئی

بہت سمجھا بُجھا کر تمہیں کیا کہوں؟ یہ جانتا ہوں کہ تم بے حد چتر ہو۔ تم جا کر راون سے وہی بات کرنا۔ جس میں کہ اس کی بھلائی ہو اور ہمارا کاریہ سِدھ ہو۔

پربھو آگیا دھر سیس چرن بندہی انگد اُٹھیو
سوئی گُن ساگر ایس رام کرپا جا پر کرہو

پربھو کی آگیا کو سر دھر کر اور اُن کی چرن بندنا کر کے انگد اُٹھا۔ اور کہنے لگا۔ ہے شری رام جی! آپ کی جس پر کرپا ہو وہی گُنوں کا سمندر ہو جاتا ہے۔

سوئم سِدھ سب کاج ناتھ موہی آدر دییو
اس بچار جُب راج تن پُلکت ہرشت ہییو

ہے ناتھ! آپ کا کام تو اپنے آپ ہی سِدھ ہے۔ مجھے تو آپ آدر دے رہے ہیں ایسا وچار کر یوراج انگد من میں پرسن ہو گیا۔ اور اُس کا شریر مارے آنند کے پُلکت ہو گیا۔

بندی چرن اُردھر پربھتائی۔ انگد چلیو سبہی سر نائی
پربھو پرتاپ اُر سہج اسنکا۔ رن بانکُرا بالی سُت بانکا

چرنوں کی بندنا کر کے اور پربھو کی چھبی کو ہردے میں دھارن کر کے باقی سب کو سر نوا کر انگد لنکا کو چلے۔ پربھو کے پرتاپ کو ہردے میں دھارن کئے ہوئے رن دھیر بالی کُمار بانکے ویر کی طرح سے نڈر رہیں۔

پُر پیٹھت راون کر بیٹا۔ کھیلت ہا سو ہوگئے بھیٹا
باتہیں بات کرش بڑھ آئی۔ جُگل اتُل بل پُنی ترُنائی

جب انگد جی لنکا میں داخل ہوئے تو انہیں راون کا کوئی ایک پُتر کھیلتا ہوا اتفاقیہ مل گیا۔ باتوں باتوں میں دونوں میں جھگڑا ہو گیا۔ دونوں ہی لاثانی بلوان تھے۔ اور ساتھ ہی دونوں ہم عمر جوان تھے۔

تیہہیں انگد کہنہ لات اُٹھائی۔ گہہ پد پٹکیو بھومی بھوائی
نسیچر نکر دیکھ بھٹ بھاری۔ جہہ تہہ چلے نہ سکہیں پُکاری

اُس نے انگد کے مارنے کو لات اُٹھائی۔ انگد نے اس کا وہی پیر پکڑ کر زمین پر اس کو پٹک کر مار گرایا۔ راکشسوں کے گروہ بھاری یودھا کو دیکھ کر ادھر اُدھر بھاگ گئے۔ ڈر کے مارے کسی نے شور بھی نہ مچایا۔

ایک ایک سن مرم نہ کہہیں۔ سمجھ تاسُو مدھ چُپ کر رہہیں
بھیو کُلاہل نگر مجھاری۔ آوا کپی لنکا جیہیں جاری

کوئی ایک دوسرے کو اصلی بھید نہیں بتلاتا۔ راون کا پُتر جل ہُوا جان کر ڈر کے مارے سب چُپ سادھ لیتے ہیں۔ لنکا بھر میں شور و غل مچ گیا۔ کہ جس بندر نے لنکا جلائی تھی وُہی پھر آگیا ہے۔

اب دھوں کہا کرتہی کرتا را۔ اتی بھیت سب کرہیں بچارا
بنو پوچھیں مگ دیہیں دکھائی۔ جیہی بلوک سوئی جائے سکھائی

ڈر کے مارے سہمے ہوئے راکشس وچار کر رہے ہیں۔ کہ نہ جانے بدھاتا۔ اب کیا گل کھلائے گا۔ وہ بنا پوچھے ہی انگد کو راستہ بتلا دیتے ہیں۔ انگد جس کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتے ہیں وہ ڈر کے مارے سوکھ جاتا ہے۔

گیئو سبھا دربار تب سُمر رام پد کنج
سنگھ ٹھون اِت اُت چِتو دھیر بیر بل پنج

شری رام جی کے چرن کملوں کا سمرن کرتے ہوئے انگد راون کے راج دربار کے دوار پر پہنچے۔ اور وہ دھیر ویر اور بل کے راشی انگد شیر کی طرح بہادرانہ شان سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگے۔

ترت نساچر ایک پٹھاوا۔ سماچار راون ہی جناوا
سُنت بہنسی بولا دس سیسا۔ آنہو بول کہاں کر کیسا

فوراً ہی انگد نے راون کے پاس ایک راکشس کو بھیج کر اپنے آنے کی اطلاع کر دی۔ سُنتے ہی راون ہنس کر بولا۔ اُسے بُلا لاؤ۔ دیکھیں وہ کہاں کا بندر ہے۔

آئیس پائے دُوت بہو دھائے۔ کپی کنجر ہی بول لے آئے
انگد دیکھ دسانن ویسیں۔ سہت پران کجل گری جیسیں

راون کی آگیا پا کر بہت سے دُوت دوڑے اور ہاتھی سے بل والے بندر انگد کو بُلا لائے۔ انگد نے راون کو ایسے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ جیسے کہ جیتا جاگتا سُرمے کا پہاڑ ہو۔

بھجا بٹپ سر سرنگ سمانا۔ روما ولی لتا جنو نانا
مکھ ناسکا نین اُرو کانا۔ گری کندرا کھوہ انو مانا

اس کے بازو درختوں کے سمان تھے سر پربت کی چوٹی کے سمان تھا۔ شریر کے روئیں ایسے تھے مانو بیلیں اُگی ہوئی ہوں منہ ناک آنکھیں اور کان پربتوں کے غاروں اور گپھاؤں کے سمان دکھائی دیتے ہیں۔

گیئو سبھا میں نیک نہ مُرا۔ بالی تنیہ اتی بل بانکُرا
اُٹھے سبھاسد کپی کہہ دیکھی۔ راون اُر بھا کرودھ بسیشی

مہابلوان ویر بالی کمار انگد جی ذرا بھی نہ جھجکے۔ وہ بے دھڑک راون کے دربار میں چلے گئے۔ بانر کو دیکھ کر ساری سبھا اُٹھ کھڑی ہوئی۔ یہ دیکھ کر راون کے من میں بڑا کرودھ ہُوا۔

جتھا مت گج جُوتھ مہہ پنچا نن چل جائے
رام پرتاپ سُمر من بیٹھ سبھا سر نائے

جیسے مست ہاتھیوں کے گروہ میں شیر بے دھڑک ہو کر چلا جاتا ہے۔ ویسے ہی شری رام جی کے پرتاپ کا من میں سمرن کر کے بے دھڑک ہو کر انگد سر نوا کر راج سبھا میں بیٹھ گئے۔

کہہ دس کنٹھ کون تیں بندر۔ میں رگھو بیر دُوت دسکندھر
مم جنک ہی توہی رہی متائی۔ تو ہت کارن آئیوں بھائی

راون نے کہا۔ ارے بندر! تو کون ہے! انگد نے کہا۔ ہے دسکندھر! میں شری رگھو بیر جی کا دُوت ہوں۔ میرے پتا اور تمہاری آپس میں دوستی تھی۔ اس لئے ہے بھائی! میں تمہاری ہی بھلائی کے لئے آیا ہوں۔

اُتم کُل پلست کر ناتی۔ سو برنچی پوجیہو بہو بھانتی
بر پائیو کینہو سب کاجا۔ جیتیہو لوکپال سب راجا

تمہارا اُتم کُل ہے۔ پلست رشی کے تم پوترے ہو۔ شو جی اور برہما جی کی تم نے بہت پرکار سے پوجا کی ہے۔ اُن سے وردان پا کر سب کاریہ سدھ کر لئے۔ اور سب لوکپالوں اور راجاؤں کو تم نے جیت لیا ہے۔

نرپ ابھیمان موہ بس کمبا۔ ہر آنیہو سیتا جگدمبا

اب جُھ کہا سُنھو تمہہ مورا ۔ سب اپرادھ چھمہی پربُھو مورا

راج کے ابھیمان سے پاگل یا اندھا ہو کر تم جگت ماتا سیتاجی کو ہر لائے ہو۔ اب تم میری نیک صلاح سُنو! اس کے مطابق چلنے سے پربھو شری رام جی تمہارے سب قصوروں کو معاف کر دیں گے۔

دسن گہہو ترن کنٹھ کُٹھاری ۔ پرجن سہت سنگ نج ناری
سادر جنک سُتا کر آگیں ۔ اِہی بدھی چلیو سکل بھے تیاگیں

دانتوں میں تنکا پکڑ کر گلے میں کلہاڑی ڈال کر اور اپنے سارے پریوار اور رانیوں کو ساتھ لے کر آدر کے ساتھ جانکی جی کو آگے کر کے سب بھے چھوڑ کر شری رام جی کے پاس چلو۔

پرنتپال رگھوبنس منی تراہی تراہی اب موہی
آرت گرا سُنت پربُھو ابھے کرے گو توہی

اُن کے پاس جا کر دین دُکھیوں کی طرح بنتی کرو۔ کہ ہے شرناگتوں کے پالک رگھوبنس کے سرتاج میری رکھشا کیجیے۔ درد بھری فریاد سُن کر پربھو شری رام جی تمہیں نربھے کر دیں گے۔

رے کپی پوت بول سنبھاری ۔ مُوڑھ نہ جانیہی موہی سُراری
کہہ نج نام جنک کر بھائی ۔ کیہی ناتیں مانیئے متائی

راون نے کہا ارے بندر کے بچے! مُنہ سنبھال کر بول۔ ارے مُورکھ! کیا تو مجھ دیوتاؤں کے شترُو کو نہیں جانتا۔ ارے بھائی اپنا اور اپنے باپ کا نام تو بتا۔ تو کس سمبندھ سے میرے ساتھ دوستی جتلاتا ہے۔

انگد نام بالی کر بیٹا ۔ تاسوں کبہوں بھئی ہی بھیٹا
انگد بچن سُنت سکچا نا ۔ رہا بالی بانر میں جانا

انگد نے کہا میرا نام انگد ہے۔ اور میں بالی کا پتر ہوں۔ اُن سے کبھی آپ کی ملاقات ہوئی تھی! انگد کے بچن سُن کر راون کچھ شرما گیا۔ اور بولا ہاں مجھے یاد ہے بالی نام کا ایک بندر تھا۔

انگد تہیں بالی کر بالک ۔ اُپجیہو بنس انل کُل گھالک
گربھ نہ گیہو وِیرتھ تمہہ جائیہو ۔ نج مکھ تاپس دُوت کہائیہو

ارے انگد کیا تو ہی بالی کا پُتر ہے؟ ارے کُل کا ناش کرنے والے۔ تو تو اپنے کُل رُوپی بانس کو بھسم کرنے کے لئے اگنی رُوپ پیدا ہُوا۔ تم اپنی ماتا کے گربھ میں ہی کیوں نہ نشٹ ہو گئے! تُو تو ویرتھ ہی جنما جو اپنے مُنہ سے تپسویوں کا دُوت کہلانے میں فخر محسوس کرتا ہے۔

اب کہہ کُسل بالی کہہ اہئی ۔ بِہنسی بچن تب انگد کہئی
دن دس گئیں بالی پہیں جائی ۔ پُوچھہو کُسل سکھا اُر لائی

اب بالی کی کُسل تو بتا؟ وہ آج کل کہاں ہے یہ بچن سن کر انگد نے ہنس کر جواب دیا چند روز بعد تم بھی بالی کے پاس جا کر انہیں گلے لگا کر اُن کی کُشل پوچھ لینا۔

رام بِرودھ کُسل جس ہوئی ۔ سو سب توہی سنائیہی سوئی
سُنو سٹھ بھید ہوئے من تاکیں ۔ شری رگھوبیر ہردے نہیں جاکیں

شری رام جی سے ویر کرنے پر جیسی کُشل ہوتی ہے وہ سب حال بالی تمہیں خود سُنا دے گا۔ ارے مُورکھ! سُن۔ دشمن کے دلوں میں پھوٹ ڈالو اور راج کرو کی بھید نیتی اس شخص پر اپنا پربھاو ڈالتی ہے۔ جس کے ہردے میں شری رگھوویر جی نہ ہوں۔

ہم کُل گھالک ستیہ تمہہ کُل پالک دس سیس
اندھیو بدھر نہ اس کہہیں نین کان تو بیس

سچ ہے۔ میں تو کل کا ناش کرنے والا ہوں اور ہے راون! تم کُل کے رکھشک ہو۔ یہ بات تو اندھے اور بہرے بھی نہیں کہتے۔ تمہارے تو بیس آنکھیں اور بیس کان ہیں۔

سو بِرنچی سُر مُنی سمدائی ۔ چاہت جاسُ چرن سیوکائی
تاسُ دُوت ہوئے ہم کُل بورا ۔ ایسیہُوں متی اُر بہر نہ تورا

شیوجی، برہما جی اور مُنیوں کی منڈلیاں جن کے چرنوں کی سیوا

کرنا چاہتی ہیں۔ اُن کی دُوت ہو کر میں نے اپنی کل کو ڈبو دیا!
ارے ایسی بُدھی ہونے پر تیرا ہردہ پھٹ کیوں نہیں جاتا۔

سُن کٹھور بانی کپی کیری۔ کہت دسانن نین تریری
کھل تو کٹھن بچن سب سہیوں۔ نیتی دہرم میں جانت اہیوں

انگد کے کٹھور بچنوں کو سُن کر راون آنکھیں ترچھی
کر کے کہنے لگا۔ ارے دُشٹ! میں تیرے سب کٹھور
بچن اس لئے سہہ رہا ہُوں کہ میں نیتی اور دہرم کو جانتا ہُوں۔
(دُوت کو مارنا راج نیتی میں دوش مانا گیا ہے۔ اس لئے
راون کہہ رہا ہے کہ نیتی کا لحاظ کرتے ہوئے میں تمہاری
سخت کلامی کو سُن کر برداشت کر رہا ہُوں۔ اور تمہیں کچھ
دنڈ نہیں دیتا۔

کہہ کپی دھرم سیلتا توری۔ ہم ہُوں سُنی کرت پرتریا چوری
دیکھی نین دُوت رکھواری۔ بُوڑ نہ مرہُو دہرم برت دہاری

انگد نے کہا۔ میں بھی تمہاری دہرم شیلتا سُن رکھی
ہے۔ تم نے پرائی استری کی چوری کی ہے۔ بس یہی تمہاری
دہرم شیلتا ہے۔ اور دُوت کی رکھشا کی بات تو میں نے
اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے۔ تم ایسے دہرم برت دھاری
ڈوب کر مر کیوں نہیں جاتے؟

کان ناک بنو بھگنی نہاری۔ چھما کینہہ تمہہ دہرم بچاری
دھرم سیلتا تو جگ جاگی۔ پاوا درس ہم ہُوں بڑ بھاگی

اپنی بہن کے ناک اور کان کٹے ہوئے دیکھ کر بھی
تُم نے دہرم کا وچار کر کے ہی تو معاف کر دیا تھا۔ تمہاری
دہرم شیلتا تو سنسار بھر میں مشہور ہے۔ ہم بھی خوش
قسمت ہیں جو ایسے دہرماتما کے درشن پائے۔

جنی جلپسی جڑ جنتو کپی سٹھ بلوک مم باہو
لوکپال بل بپل سسی گرسن ہیتو سب راہو

راون نے کہا۔ ارے جڑ جنتو بندر بک بک
نہ کر۔ ارے مُورکھ! میری ان بھجاؤں کو دیکھ۔ یہ
سب لوکپالوں کے مہابل رُوپی چندرما کو گرسنے
کے لئے راہو ہی ہیں۔

پنی نبھ سر مم کر نکر کملنہہ پر کر باس
سوبھت بھیو مرال او سمبھو سہت کیلاس

کیا تو نے سُنا نہیں کہ آکاش رُوپی تالاب میں میری
ان بھجاؤں رُوپی کملوں پر رہ کر شبوجی سہت کیلاش ہنس
کی طرح شوبھا کو پراپت ہُوا تھا۔

تمہرے کٹک ماجھ سُنو انگد۔ مو سن بھیرہی کون یودھا پد
تو پربھو ناری برہ بل ہینا۔ انج تاسُ دُکھ دُکھی ملینا

ارے انگد! سُن۔ بتا تیری فوج میں ایسا کون سا
یودھا ہے۔ جو میرے ساتھ ٹکر لے سکے گا؟ تیرا سوامی
تو ناری کے ویوگ میں اپنا بل کھو چکا ہے۔ اور اُس کا
چھوٹا بھائی اُس کے دُکھ کو دیکھ کر دُکھی اور اُداس ہے۔

تمہہ سگریو کول درم دوؤ۔ انج ہمار بھیرو اتی سو وُو
جامونت منتری اتی بوڑھا۔ سو کہ ہوئے اب سمر آرو ڑھا

تم اور سُگریو تو دونو ندی کے کنارے کے درخت ہو۔
میرا چھوٹا بھائی بھبیکھن جو ہے وہ تو سبھاؤ سے ہی
ڈرپوک ہے منتری جامونت بہت بوڑھا ہو گیا ہے۔ وہ اب

اگلا مضمون صفحہ ۵۲۵ پر پڑھیے

(نوٹ) یہ مضمون متعلق صفحہ 654/655 کا ہے۔

❀ भगवान शिव से प्रार्थना ❀

नमामीश मीशान निर्वाण रूपं।
विभु व्यापकं ब्रह्म वेद स्वरूपं॥
निजं निर्गुणं निर्विकल्पं निरीहं।
चिदाकाश माकाश वासं भजे ऽहं॥ (१)

निराकारमोंकार मूलं तुरीयं।
गिराज्ञान गोतीत मीशं गिरीशं॥
करालं महाकाल कालं कृपालं।
गुणागार संसार पारं नतो ऽहं॥ (२)

तुषाराद्रि संकाश गौरं गंभीरं।
मनोभूत कोटि प्रभाश्री शरीरं॥
स्फुरन्मौलि कल्लोलिनी चारुगंगा।
लसद्भाल बालेन्दु कंठे भुजंगा॥ (३)

चलत्कुंडलं भ्रू सुनेत्रं विशालं।
प्रसन्नाननं नील कंठं दयालं॥
मृगाधीश चर्माम्बरं मुण्डमालं।
प्रियं शंकरं सर्वनाथं भजामि॥ (४)

प्रचंडं प्रकृष्टं प्रगल्भं परेशं।
अखंडं अजं भानु कोटि प्रकाशं॥
त्रयः शूल निर्मूलनं शूलपाणिम्।
भजे ऽहं भवानी पतिं भावगम्यं॥ (५)

कलातीत कल्याण कल्पान्तकारी।
सदा सज्जनानन्द दाता पुरारी॥
चिदानन्द सन्दोह मोहापहारी।
प्रसीद प्रसीद प्रभो मन्मथारी॥ (६)

न यावद् उमानाथ पादारविन्दं।
भजन्तीह लोके परे वा नराणां॥
न तावत्सुखं शान्ति सन्ताप नाशं।
प्रसीद प्रभोसर्व भूताधि वासं॥ (७)

न जानामि योगं जपं नैव पूजां।
नतो ऽहं सदा सर्वदा शम्भु तुभ्यं
जरा जन्म दुःखौघ तातप्य मानं।
प्रभो पाहि आपन्नमामीश शंभो (८)

لڑائی میں ڈٹ کر کھڑا نہیں ہو سکتا۔

سلپ کرم جا نہیں نل نیلا - ہے کپی ایک مہابل سیلا
آوا پر تھم نگر جیہیں جارا - سُنت بچن کہہ بالی کمارا

نل اور نیل جو دونو بھائی ہیں۔ وہ تو صنعت کار ہیں۔ بھلا وہ لڑنا کیا جانیں؟ ہاں جو بانر یہاں پہلے آکر لنکا جلا گیا ہے۔ وہ ضرور وہ مہابلوان ہے۔ یہ بچن سُن کر بالی کمار انگد بولے۔

ستیہ بچن کہو نسیچر ناہا - سانچیہوں کہیں کیہہ پُر داہا
راون نگر الپ کپی دہئی - سُن اس بچن ستیہ کو کہیئی

ہے راکشش راج! اچھی بات کہو۔ کیا اُس بانر نے سچ مچ ہی لنکا کو جلا دیا؟ راون جیسے مہابلی کی لنکا کو ایک چھوٹے بندر نے جلا دیا۔ اس بات کو کون سچی مانے گا؟

جو اتی سبھٹ سراہیو راون - سو سُگریو کیر لگھو دھاون -
چلے بہت سو بیر نہ ہوئی - پٹھوا خبر لین ہم سوئی

ہے راون! جس بندر کو تم بہت بلشالی یودھا مان کر اُس کی استتی کر رہے ہو۔ وہ تو سُگریو کا ایک چھوٹا سا دوڑ کر چلنے والا ہرکارہ ہے وہ چلتا تو خوب ہے لیکن وہ یودھا نہیں ہے۔ اُس کو تو ہم نے صرف سیتا جی کی خبر لانے کے لئے بھیجا تھا۔

ستیہ نگر کپی جارہیو بنہ پربھو آئیس پائے
پھر نہ گیئو سُگریو پہیں تہیں ڈرپے رہا لُکائے

کیا سچ مچ ہی پربھو کی آگیا پائے بغیر اُس بانر نے لنکا کو جلا ڈالا؟ شاید یہی کارن ہے کہ وہ واپس لوٹ کر سُگریو کے پاس نہیں گیا اور ڈر کے مارے کہیں چھپ گیا۔

ستیہ کہیہی دسکنٹھ سب موہی نہ سُن کچھ کوہ
کوؤ نہ ہمارے کٹک اس تو سن لرت جو سوہ

ہے راون! تم نے سب کچھ سچ ہی کہا ہے تمہارے بچن سُن کر مجھے کچھ بھی غصہ نہیں ہے۔ در اصل ہماری فوج میں کوئی بھی ایسا یودھا نہیں ہے۔ جو تمہارے ساتھ لڑائی کر کے شوبھا پائے۔

پریتی پر ودھ سمان سن کریئے نیتی اس آہی
جوں مرگ پتی بدھ میڈکہنہ بھل کہ کہے کو تاہی

پریتی اور ویر برابر والوں سے ہی کرنا چاہئے نیتی ایسی ہی ہے

شیر اگر مینڈک کو مارے تو کیا اُسے کوئی بھلا کہیگا۔؟

جدپی لگھتا رام کہنہ تو ہی بدھیں بڑ دوش
تدپی کٹھن دسکنٹھ سُنو چھتر جاتی کر روش

اگرچہ تمہارے مارنے میں شری رام جی کی کسر شان ہے۔ اور بڑا دوش ہے۔ تو بھی ہے راون! سنو کھشتری جاتی کا کرودھ بڑا کٹھن ہوتا ہے۔

بکر اکتی دھن بچن سر برسے وا ہیو رپو کیس لو
پرتی اُتر سر سنہہ منہو کا ڈھت بھٹ دس بیس کو

ٹیڑھے ترچھے کٹھن روپی دھنش سے بچن روپی بان مار کر انگد نے راون کی چھاتی کو جلا ڈالا۔ یودھا دس مکھ راون انگد کے بچن روپی بانوں کو اپنی چھاتی سے ترکی بہ ترکی جواب روپی چموٹی سے مانو نکال رہا ہے۔

ہنس بولیو دس مول تب کپی کا بڑ گُن ایک
جو پرتی پالے تا سُنہہ ہت کرے اُپائے انیک

تب دس مکھ راون ہنس کر بولا۔ بندر میں ایک بڑی انوکھی صفت ہے کہ جو اُسے پالتا ہے۔ اُس کی بھلائی کے لئے وہ بے شمار کوشش کرتا ہے۔

دھنیہ کیس جو نج پربھو کاجا - جہہ تہہ ناچے پرہر لاجا
ناچ کود کر لوک رجھائی - پتی ہت کرے دہرم نپنائی

بندر دھنیہ ہے۔ جو اپنے پربھو کے کام کے لئے ادھر اُدھر شرم و حیا چھوڑ کر ناچتا ہے۔ ناچ کود کر لوگوں کو خوش کرنا ہے اپنے سوامی کی بھلائی کرنا بندر کے دہرم کی چترائی ہے۔

انگد سوامی بھکت تو جاتی - پربھو گن کس نہ کہسی ایہی بھانتی
میں گن گاہک پرم سجانا - تو کٹ رٹنی کر تہیں کانا

ہے انگد! تیری جاتی سوامی بھگت ہے۔ پھر بھلا تو اس طرح سبھاؤ کے کارن کیوں نہ اس پرکار اپنے سوامی کے گن گاتے؟ میں گنوں کی قدر کرنے والا ہوں۔ اور بے حد سمجھدار ہوں۔ اس لئے تیری جلی کٹی باتوں پر بالکل دھیان نہیں دیتا ہوں۔

کہہ کپی تو گن گاہک تائی - ستیہ پون سُت موہی سُنائی
بن بدھنس سُت بدھ پر جارا - تدپی نہ تہیں کچھ کرت اپکارا

انگد نے کہا۔ تمہاری گنوں کی قدردانی تو مجھے ہنومان جی نے سچ کہہ سنائی تھی۔ اُس نے اشوک باٹکا کو اجاڑ دیا اور تمہارے پتر کو مار پھر لنکا جلائی۔ لیکن تم ایسے گنوں کے قدردان نکلے کہ اپنے من میں یہی سمجھتے رہے کہ ہنومان نے تمہاری کچھ بھی ہانی نہیں کی ہے۔

سوئی بچار تو پر کرتی سُہائی ۔ دسکندھر میں کہی ڈھٹھائی
دیکھیئوں آئے جو کچھ کپی بھاشا ۔ تمہرے لاج نہ روش نہ ماکھا

تمہارے ایسے سُندر سبھاو کو وچار کر ہی ہے راون! میں نے ڈھٹھائی کی ہے جو کچھ ہنومان جی نے مجھے کہا تھا۔ اُسے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ تم میں نہ حیا ہے۔ نہ غصہ ہے اور نہ پچھتاوا ہی ہے۔

جوں اس متی پت کھائے کپیسا ۔ کہہ اس بچن ہنسا دس سیسا
پتہی کھائے کھاتیئوں پُنی توہی ۔ ابہیں سمجھ پرا کچھ موہی

جب تیری ایسی بدھی ہے۔ تبھی تو تو باپ کو کھا گیا۔ ایسا بچن کہہ کر راون ہنسا۔ انگد نے کہا۔ پتا کو کھا کر تمہیں بھی کھا ڈالتا۔ لیکن اب کچھ اور ہی بات میرے من میں آ گئی ہے۔

بالی بمل جس بھاجن جانی ۔ ہتیئوں نہ توہی ادھم ابھیمانی
کہو راون راون جگ کیتے ۔ میں نج شرون سنے سُنو جیتے

میرے پتا کے نرمل یش کا تو پاتر ہے۔ ارتھات جب تک تم زندہ ہو۔ تب تک میرے پتا بالی کی یہ بڑائی ہوتی ہی رہے گی کہ اس راون کو بالی نے برسوں اپنے قید میں رکھا۔ تمہاری وجہ سے میرے باپ کا نام مشہور ہے) اس لئے میں تمہیں نہیں مارتا۔ ارے نیچ ابھیمانی راون! یہ تو بتا کہ جگت میں کتنے راون ہیں؟ میں نے جتنے راون اپنے کانوں سے سن رکھے ہیں۔ اتنے سب مجھ سے سُن لے۔

بلی ہی جتن ایک گیئو پتالا ۔ راکھیئو باندھ سسنہہ ہے سالا
کھیلہیں بالک مارہیں جائی ۔ دیا لاگ بلی دینہہ چھوڑائی

ایک راون راجہ بلی کو پاتال میں جیتنے گیا تھا۔ وہاں بچوں نے اُسے پکڑ کر اصطبل میں باندھ دیا تھا۔ بالک کھیلتے تھے اور جا جا کر اُسے ٹھوکریں مارتے تھے۔ راجہ بلی کو اُس کی اس درگت پر ترس آیا۔ تب اُنہوں نے اُسے چھڑا دیا۔

ایک بہوری سہس بھج دیکھا ۔ دھائے دھرا جمی جنتو بسیشا
کوتک لاگ بھون لے آوا ۔ سو پلست منی جائے چھوڑاوا

پھر ایک راون کو سہسر باہو نے دیکھا۔ اُس نے دوڑ کر اُسے ایک عجیب و غریب جانور سمجھ کر پکڑ لیا۔ تماشے کے طور پر وہ اُسے دکھلانے کے لئے گھر لے آیا۔ تب پلست منی نے اُسے جا کر چھڑایا۔

ایک کہت موہی سکچ اتی رہا بالی کی کانکھ
انہہ مہہ راون تیں کون ستیہ بدہی تج ماکھ

ایک راون کا ذکر کہنے میں مجھے شرم آتی ہے۔ وہ بہت دنوں تک بالی کی کانکھ میں رہا۔ ان میں سے تم کون سے راون ہو۔ غصہ چھوڑ کر سچ سچ کہو۔

سُنو سٹھ سوئی راون بل سیلا ۔ ہرگری جان جاس بھج لیلا
جان اُماپتی جاس سُرائی ۔ پوجیئوں جیہی سر سمن چڑھائی

راون نے کہا۔ ارے مورکھ! سُن میں وہی بلوان راون ہوں جس کی بھجاؤں کی لیلا کو کیلاش پربت جانتا ہے۔ جس کی شورتا کو شو جی جانتے ہیں۔ جن کو اپنے سر کاٹ کاٹ کر پھولوں کی طرح چڑھا کر میں نے پوجا تھا۔

سر سروج نج کرنہہ اُتاری ۔ پوجیئوں امت بار ترپراری
بھج بکرم جانہیں دگ پالا ۔ سٹھ اجہوں جنہہ کیں اُر سالا

اپنے سر روپی کملوں کو اُتار کر اپنے ہاتھوں سے اُتار اُتار کر میں نے بے شمار دفعہ ترپراری شو جی کی بھینٹ کر کے پوجا کی ہے۔ ارے مورکھ! میری قوتِ بازو کو دگپال بھی جانتے ہیں۔ جن کے ہردے میں اب تک بھی اُن کی وجہ سے پیڑا ہو رہی ہے۔

جانہیں دگج اُر کٹھنائی ۔ جب جب بھڑیوں جائے برِیائی
جنہہ کے دسن کرال نہ پھوٹے ۔ اُر لاگت مولک اِو ٹوٹے

دشاؤں کے ہاتھی میری چھاتی کی کٹھورتا کو جانتے ہیں۔ جب کبھی میں زبردستی اُن سے جا ٹکرایا۔ تو اُن کے بھیانک دانت جو کسی سے بھی نہ ٹوٹے۔ میری چھاتی میں لگتے ہی وہ مولی کی طرح ٹوٹ گئے۔

جاس چلت ڈولتی ام دھرنی ۔ چڑھت مت گج جمی لگھو ترنی
سوئی راون جگ بدت پرتاپی ۔ سنیہی نہ شرون الیک پرلاپی

جس کے چلنے سے دھرتی اس پرکار کانپتی ہے جیسے مست

ہاتھی کے چڑھنے چھوٹی ناؤ کانپتی ہے۔ میں تو وہی شہرۂ آفاق پہلوان راون ہوں۔ ارے جھوٹا تکبر کرنے والے! کیا تو نے اپنے کانوں سے میرا نام اور کارنامے کبھی نہیں سُنے؟

تیہی راون کہہ کہیسی نرکرسی بکھان
ہلکر رسے کپی بربر کھرب کھل اب جانا تو گیان

اُس پہلوان اور شہرۂ آفاق راون کو تو تُو جھوٹا کہتا ہے اور اُس کے مقابلے میں ایک منش کی بڑائی کرتا ہے۔ ارے دُشٹ ناچیز جنگلی بندر! اب میں نے تیرا گیان جان لیا۔

سُن انگد سکوپ کہہ بانی۔ بولُ سنبھار ادھم ابھیمانی
سہس باہو بھج گہن اپارا۔ دہن انل سم جاسُ کٹھارا
جاسُ پرسو ساگر کھر دھارا۔ بوڑے نیپ اگنت بہہ بارا
تاسُ گرب جیہی دیکھت بھاگا۔ سو نر کیوں دس سیس ابھاگا

راون کے بچن سُن کر انگد کرودھ کے ساتھ بولے ارے نیچ ابھیمانی! منہ سنبھال کر بول جن کی کٹھار (کلہاڑا) سہسباہو کی پربل بھجاؤں رُوپی بن کو جلا دینے کے لئے پرچنڈ اگنی کے سمان تھی۔ جن کے کلہاڑہ رُوپی سمندر کی دھار میں بے شمار راجے بہت بار ڈوب گئے تھے۔ اُن پرشو رام جی کا غرور جنہیں دیکھتے ہی بھاگ گیا۔ ارے ابھاگے دس مُکھ! وہ کیا منش ہیں۔

رام منج کس رے سٹھ بنگا۔ دھنوی کام ندی پنی گنگا
پسو سُر دھینو کلپ تَرو رُکھا۔ ان دان اَرو رس پیوکھا

ارے مُورکھ! ارے سٹھ! شری رام چندر جی کیا منش ہیں؟ گنگا جی کیا ندی ہے؟ کام دھینو کیا پشو ہے؟ کلپ برکش کیا درخت ہے؟ ان کیا دان ہے؟ امرت کیا رس ہے؟ (ارتھات ان دان کیا ساودھارن دان کے سمان ہے یا امرت کیا ساودھارن رسوں کے سمان ہے)

بینتہ کھگ اہی سہہ سانن۔ چنتامنی پنی اُپل دسانن
سنو متی مند لوک بیکنٹھا۔ لابھ کہ رگھوپتی بھگتی اکنٹھا

گرڑ جی کیا پنچھی ہیں؟ شیش جی کیا سرپ ہے؟ چنتامنی کیا پتھر ہے؟ ارے مُورکھ دس مُکھ! بیکنٹھ بھی کیا لوک ہے؟ اور شری رگھوناتھ جی کی اکھنڈ بھگتی بھی کیا کوئی دُنیاوی لابھ جیسا لابھ ہے۔

سین سہت تو مان متھن بن اُجار پُر جار
کس رے سٹھ ہنومان کپی گئیو جو تو سُت مار

سیتا سمیت تیرے ابھیمان کو چُور کر کے اشوک باٹکا کو اُجاڑ کر لنکا کو جلا کر خاک سیاہ کر کے اور تیرے پتر اکشے کمار کو مار کر بھی جو صحیح سلامت لنکا سے صاف نکل گیا۔ کیا وہ ہنومان بندر ہے؟

سُنو راون پریہر چترائی۔ بھجسی نہ کرپا سندھو رگھورائی
جو کھل بھئے رام کر دروہی۔ برہم رُدر سک راکھ نہ توہی

ارے راون! چترائی چھوڑ کر سُن، کرپا ساگر بھگوان شری رام جی کا تو بھجن کیوں نہیں کرتا۔ ارے دُشٹ! اگر تو شری رام جی کا ویری ہی بنا رہے گا۔ تو تجھے برہما اور رُدر بھی نہیں بچا سکیں گے۔

مُوڑھ برتھا جن مارسی گالا۔ رام بیر اس ہوئی حالا
تو سر نکر کپنہ کے آگیں۔ پریہیں دھرنی رام سر لاگیں

ارے مُوڑھ! کیوں فضول ڈینگیں مارتا ہے، شری رام جی کے ساتھ ویر کرنے سے تیرا ایسا حال ہوگا کہ تیرے سارے سر شری رام جی کا بان لگتے ہی بندروں کے آگے دھرتی پر گر پڑیں گے۔

تے تو سر کندک سم نانا۔ کھیلہیں بھالو کیس چوگانا
جبہیں سمر کوپہی رگھونایک۔ چھوٹہیں اتی کرال بہو سایک

تیرے ان انیکوں سروں سے ریچھ اور بانر گیند کی طرح چوگان کی بازی کھیلیں گے۔ جب شری رگھوناتھ جی یُدھ میں کرودھ کریں گے۔ اور اُن کے بہت سے کرال بان چھوٹیں گے۔

تب کہہ چلہی اس گال تمہارا۔ اس بچار بھجو رام اُدارا
سُنت بچن راون پرجرا۔ جرت مہانل جن گھرت پرا

تب تیری ساری شیخی کرکری ہو جائے گی۔ ایسا وچار کر کے اُدار پربھو شری رام جی کا بھجن کر۔ انگد کے بچن سُن کر راون بہت ہی جل بھُن گیا۔ مانو جلتی ہوئی اگنی میں گھی کی آہوتی پڑ گئی ہو۔

کنبھ کرن اس بندھو مم سُت پرسدھ سکرار
مور پراکرم نہیں سُنیہی جتیوں چراچر جھار

وہ بولا۔ ارے مُورکھ! کنبھ کرن جیسا مہابلی میرا بھائی ہے

اندر کا دشمن مشہور میگھناد جیسا بلشالی میرا بیٹا ہے۔ اور میرے
پراکرم کو تو تو نے سنا ہی نہیں۔ جس نے کہ سارے جڑ چیتن سنسار
پر وجے پائی ہے۔

سٹھ ساگھا مرگ جود سہائی۔ باندھا سِند ھو ابھی پربھتائی
ناگھیں کھگ انیک بار لیبا۔ سُور نہ ہوا ہیں تے سُنو سب کیسا

رے دُشٹ! بندروں کی مدد سے رام نے سمندر پر پل
باندھ لیا۔ بس یہی اُس کی بڑائی بنی نہ! سمندر کو بے شمار پنچھی بھی
پار کر جاتے ہیں۔ پر اتنے ہی سے وہ یودھا نہیں ہو جاتے۔
مارے مُورکھ بندر سُن!

مم بھج ساگر بل جل پورا۔ جہنہ بوڑے بہو سُر نر سُورا
بیس پیودھی اگادھ اپارا۔ کو اس بیر جو پائیہی پارا

میرا ایک ایک بازو بل روپی جل سے بھرا ہوا بھرپور
سمندر ہے۔ اس بل بھرپور سمندر میں بے شمار یودھا۔ دیوتا
اور منش ڈوب چکے ہیں۔ بتا! ایسا کون سا یودھا ہے جو ان
اتھاہ اور اپار بیس سمندروں کا پار پا سکے۔

دگپال لنہہ میں نیر بھرا وا۔ بھوپ سجس کھل موہی سناوا
جو پے سمر سبھٹ تو ناتھا۔ پنی پنی کہسی جاس گُن گاتھا

ارے دُشٹ! دگپال تو میرا پانی بھرتے ہیں اور تو مجھے
ایک منش راجہ کی بڑھائی سنا رہا ہے۔ اگر تیرا سوامی جس کے گُن
بار بار گا رہا ہے میدان جنگ میں لڑنے والا یودھا ہے۔
تو بسیٹھ بھوت کیہی کا جا۔ رپو سن پریتی کرت نہیں لاجا
ہر گری متھن نرکھو مم باہو۔ پنی سٹھ کپی نج پربھو ہی سراہو

تو پھر وہ دوت کس لئے بھیجتا ہے۔ کیا دشمن کے ساتھ
پریتی کرنے سے اُسے شرم نہیں آتی پہلے کیلاش پربت کو بلونے
والے میرے ان بازوؤں کی طرف نگاہ کر۔ پھر ارے مُورکھ
بندر اپنے سوامی کی تعریف کرنا۔

سُور کون راون سرس سو کر کاٹ جیہیں سیس
ہنے انل اتی ہرش بہو بار ساکھ گورسیس

راون کے سمان شور ویر کون ہے۔ جس نے اپنے
ہاتھوں سے اپنے سر کاٹ کاٹ کر بار بار پرسنتا سے اگنی

میں ہوم دیئے شوجی اس بات کے گواہ ہیں۔

جرت بلوکیتوں جبہیں کپالا۔ بدھی کے لکھے انک نج بھالا
نر کیں کر آپن بدھ باہچی۔ ہنسیو جان بدھی گرا اساچی

مستکوں کے جلتے وقت جب میں نے اپنی پیشانی
پر بدھاتا کے لکھے ہوئے اکھشر دیکھے۔ کہ نر کے ہاتھ میری
موت ہوگی یہ پڑھ کر بدھاتا کی جھوٹی تحریر پر مجھے بڑی ہنسی
آ گئی۔

سوؤ من سمجھ تراس نہیں موریں۔ لکھا برنچی جرٹھ متی بھوریں
آن بیر بل سٹھ مم آگیں۔ پنی پنی کہسی لاج نہیں تیاگیں

برہما کے لکھے ہوئے ایسے اکھشروں کو یاد کر کے بھی
میں ذرا نہیں ڈرتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ بوڑھے برہما نے غلطی
سے ایسا لکھ دیا ہے۔ ارے مُورکھ! تو میرے سامنے دوسرے
ویر کی ویرتا کے بار بار گُن گاتا ہے۔ ایسے کرتے ہوئے
تجھے ذرا شرم و حیا نہیں آتی۔

کہہ انگد سلج جگ ماہیں۔ راون تو ہی سمان کوؤ ناہیں
لاجونت تو سہج سبھاؤ۔ نج مکھ نج گُن کہسی نہ کاؤ

انگد نے کہا۔ ارے راون! تیرے سمان بے شرم سنسار
بھر میں کوئی نہیں ہے۔ شرم و حیا تو تیرے سبھاؤ میں داخل ہے
تو اپنی زبان سے اپنے گنوں کی تعریف کر کے اپنے منہ میاں مٹھو
کبھی نہیں بنتا۔

سر ار سیل کتھا جت رہی۔ تاتے بار بیس نیں کہی
سو بھج بل راکھیہو ار گھالی۔ جیتیہو سہسباہو بلی بالی

سر کاٹنے اور کیلاش اٹھانے کی ایک کتھا تیرے من
میں باقی رہ گئی تھی۔ سو تو نے بیسیوں بار اس کی ڈینگ ماری ہے
اپنی اس قوت بازو کو تو نے ابھی تک اپنے من میں چھپا رکھا
ہے۔ جس قوت بازو سے کہ تو نے سہسباہو بلی اور بالی کو جیتا
تھا۔

سُنو ملن مند رہی اب پورا۔ کاٹیں سیس کو ہوئیے سُورا
اندر جال کہہ کہئیے نہ بیرا۔ کاٹے نج کر سکل سریرا

اے مُورکھ متی! سُن۔ اب اس سر کاٹنے اور پربت

اُٹھا لینے کے قصہ کو ختم کر سر کاٹتے ہیں کوئی بہادری نہیں ہے
اندر جال کا تماشہ کرنیوالے اپنے ہی ہاتھوں اپنے سارے شریر
کو کاٹ کر دکھا دیتا ہے۔ اُسے کوئی بہادر نہیں کہتا۔

جرہیں پتنگ موہ بس بھار بہہیں کھر برِند
تے نہیں سُور کہاوہیں سمجھ دیکھو متی مند

ارے بے عقل! ذرا سوچ کر تو دیکھ پروانے اگنی پر
موہت ہو کر اُس میں جل مرتے ہیں۔ گدھوں کے گروہ بوجھ
اُٹھا کر چلتے ہیں۔ پر ان گنوں کے کارن وہ بہادر نہیں کہلاتے۔

اب جن بت بڑھاو کھل کہی۔ سُنو مم بچن مان پرہیری
دس مُکھ میں نہ بیٹھیں آئیوں۔ اس بچار رگھوبیر پٹھائیوں

ارے دُشٹ! زیادہ بات کو مت بڑھا۔ میرا بچن
سُن اور اہنکار کو چھوڑ دے۔ ہے دس مُکھ! میں دُوت بن کر
نہیں آیا ہوں۔ شری رگھوناتھ جی نے ایسا وچار کر مجھے بھیجا ہے

بار بار اس کہے کرپالا۔ نہیں گجار جس بدھیں بیر کالا
من مہنہ سمجھ بچن پربھو کیرے، سہیؤں کٹھور بچن سٹھ تیرے

کرپالو شری رام جی بار بار ایسا کہتے ہیں کہ گیدڑ کے
مارنے میں شیر کی شان نہیں ہے۔ ارے مورکھ! پربھو کے
ان بچنوں کو یاد کر کے ہی میں نے تیری جلی کٹی باتوں کو
برداشت کیا ہے۔

ناہیں تو کر مُکھ بھنجن تورا۔ لے جاتیئوں سیتہی برجورا
جانیئوں تو بل ادھم سُراری۔ سُونیں ہری آن ہی پر ناری

نہیں تو میں تیرا منہ توڑ دیتا اور زبردستی یہاں سے
سیتا جی کو لے جاتا۔ ارے نیچ! دیوتاؤں کے دشمن! تیری
بہادری تو مجھ پر تبھی ظاہر ہو گئی جب تو پرائی استری کو اکیلی
پا کر چوری سے اُٹھا لایا۔

تیں نسیچر پتی گرب بہوتا۔ میں رگھوپتی سیوک کر دوتا
جوں نہ رام اپمان ہی ڈروں۔ توہی دیکھت اس کوتک کروں

تو راکشسوں کا مہا اہنکاری راجہ ہے۔ میں شری رگھوناتھ
جی کے سیوک سگریو کا دُوت ہوں۔ اگر مجھے شری رام جی
کی آگیا بھنگ کرنے کا ڈر نہ ہوتا۔ تو میں تیرے دیکھتے دیکھتے
ایسا تماشہ کرتا۔

توہی پٹک مہی سین ہت چوپٹ کر تو گاؤں
تو جُبتہہ سمیت سٹھ جنک سُتہ ہی لے جاؤں

کہ تجھے زمین پر پٹک دیتا۔ تیری فوج کو مار دیتا۔ تیرے
نگر کو خاکستر کر دیتا۔ تیری جوان رانیوں سمیت جانکی جی کو
لے جاتا۔

جَوں اس کروں تدپی نہ بڑائی۔ مُئےہی بدھیں نہیں کچھ منسائی
کول کام بس کرپن بموڑھا۔ اتی دریدر اجسی اتی بوڑھا
سدا روگ بس سنتت کرودھی۔ بشنو بمُکھ شرتی سنت ورودھی
تن پوشک نندک اگھ کھانی۔ جیوت سوسم چودہ پرانی

لیکن ایسا کرنے میں بھی میری کوئی بڑائی نہ تھی کیونکہ
کہ مرے ہوئے کو مارنے میں کچھ بہادری نہیں ہے۔ بام مارگی
کامی، کنجوس، موڑھ، مہا کنگال، بدنام، بہت بوڑھا، دائم
المریض۔ ہر وقت کرودھ سے بھرا ہوا، بھگوان وشنو سے بمکھ
وید اور مہاتماؤں کا مخالف، پیٹو۔ نندا کرنے والا اور پاپوں
کی کھان ارتھات مہا پاپی یہ چودہ پرانی جیتے ہی مرے ہوئے
کے سمان ہیں۔

اس بچار کھل بدھیئوں نہ توہی۔ اب جن رس اپجاوسی موہی
سُنی سکوپ کہہ نسیچر ناتھا۔ ادھر دسن دسی میجت ہاتھا

ارے دُشٹ! ایسا وچار کر کے میں تجھے نہیں مارتا
لیکن اب تو مجھ میں کرودھ پیدا نہ کر یعنی مجھے غصہ نہ چڑھا۔
راکشس راج راون انگد کے ان بچنوں کو سُن کر دانتوں میں
ہونٹ کاٹتا اور ہاتھ ملتا ہوا کرودھ سے بولا۔

رے کپی ادھم مرن اب چہسی۔ چھوٹے بدن بات بڑی کہسی
کٹ جلپسی جڑ کپی بل جاکیں۔ بل پرتاپ بدھی تیج نہ تاکیں

ارے نیچ بندر! تو اب مرنا ہی چاہتا ہے۔ چھوٹے
منہ بڑی بات کرتا ہے۔ ارے مورکھ بندر! تو جن کے بل
بوتے پہ جلی کٹی بکواس کر رہا ہے۔ اُن میں بل، پرتاپ، بدھی
تیج بھی نہیں ہے۔

اگن امان جان تیہی دینہہ پتا بن باس

سوُدکھ اَرو جبنتی بَرہ بنی نسی دن مم نراسس

اُسے گُن ہین (صفات سے عاری) اور بے آبرو سمجھ

کرہی تو تپانے جن باس سو دیا۔ آسے ایک تو وہ بن باس کا

دُکھ ہے دُوسرے جوان استری کے ویوگ کی پیڑا ہے۔ اور

تیسرے رات دن اُسے میرا بھے کھائے جارہا ہے۔

جنہہ کے بل کر گرب تو ہی ایسے منج انیک

کھاہیں نِاچر دوس بنسی مُوڑھ سمجھو تج ٹیک

جن کے بل کا تجھے گھمنڈ ہے۔ ایسے بے شمار

منشوں کو توراکشس دن رات کھایا کرتے ہیں۔ ارے مُوڑھ!

ہٹھ چھوڑ کر وچار کر۔

جب تیہیں کینہہ رام کے نِندا۔ کرودھ ونت اَتی بھئیو کپندا

ہری ہر نِندا سُنے جو کانا۔ ہوئے پاپ گو گھات سمانا

جب اُس نے شری رام جی کی نِندا کی۔ تب تو کپی انگد غصہ

سے لال پیلے ہو گئے۔ کیوں کہ شاستر ایسا کہتے ہیں۔ کہ جو

کوئی بھگوان وشنو اور شوجی کی نِندا اپنے کانوں سے سُنتا ہے

اُسے گئو ہتھیا کے سمان پاپ لگتا ہے۔

کٹکٹان کپی کنجر بھاری۔ دُہو بھج دنڈ تمک مہی ماری

ڈولت دھرنی سبھاسد کھسے۔ چلے بھاج بھے مارت گرسے

بار سرِشٹھ انگد نے بہت زور سے کٹ کٹ شبد کیا۔

اور زور سے اپنے دونو ہاتھ زمین پر دے مارے زمین کانپنے

لگی۔ راج درباری اپنی اپنی کرسیوں پر سے گر پڑے اور ڈر کر بھی

ہوا سے گرست ہو کر یعنی بہت ڈر کے مارے بھاگ گئے۔

گِرت سنبھار اُٹھا دسکندھر۔ بھوتل پرے مکٹ اَتی سُندر

کچھ تیہیں لے نج سرنہہ سنوارے۔ کچھ انگد پر بھو پاس بہارے

راون گرتے گرتے سنبھل کر اُٹھا۔ اُس کے سُندر مُکٹ

زمین پر گر پڑے۔ کچھ تو اُس نے اُٹھا کر سروں پر سنوار کر رکھ لیے

اور کچھ انگد نے اُٹھا کر پربھو رام جی کے پاس پھینک دیئے۔

آوت مُکٹ دیکھ کپی بھاگے۔ دنہیں لوگ پرن بدھی لاگے

کی راون کر کوپ چلائے۔ کُلِس چار آوت اَتی دھائے

مُکٹوں کو آتے دیکھ کر ڈر کے مارے باندر بھاگ گئے اور کہنے

لگے۔ ہے بدھاتا کیا دن میں ہی تارے ٹوٹنے لگے؟ کیا

راون نے غصے ہو کر چار بجر چلائے ہیں۔ جو بڑی تیزی سے

چلے آرہے ہیں۔

کہہ پربھو ہنس جن ہردے ڈیرا ہو۔ لوک نہ اسن کیتُو نہیں راہو

اسے کریٹ دسکندھر کیرے۔ آوت بالی تنیہہ کے پریرے

پربھو نے اُن سے ہنس کر کہا۔ من میں ڈرو نہیں۔ یہ نہ

تو تاروں کا ٹوٹنا ہے نہ بجر ہی ہے۔ اور نہ ہی کیتُو یا راہو ہے

یہ تو راون کے سر کے مُکٹ ہیں۔ جو کہ بالی کُمار انگد نے ہماری

طرف اُٹھا کر پھینک دیئے ہیں۔

ترک پَون سُت کر ہے آن دھرے پربھو پاس

کوتک دیکھیں بھالو کپی دِن کر سرس پرکاس

ہنومان جی نے اُچھل کر اُن مُکٹوں کو پکڑ لیا۔ اور پربھو

شری رام چندر جی کے آگے لا کر دھر دیئے۔ ریچھ اور باندر تماشہ

دیکھنے لگے۔ اُن کا پرکاش سُورج کے پرکاش کے سمان تھا۔

اُہاں سکوپ دسانن سب سن کہت رسائے

دھرہو کپی ہی دھر مارہو سُن انگد مُسکائے

اُدہر دربار میں کرودھ سے جل بُھن کر راون نے للکار کر

کہا۔ کہ بندر کو پکڑ لو اور پکڑ کر مار ڈالو۔ یہ سُن کر انگد مُسکرا دیئے۔

ایہی بدھی بیگ سُبھٹ سب دھاوہو۔ کھاہو بھالو کپی جہنہ جہنہ پاوہو

مرکٹ ہین کرہو مہی جائی۔ جیئت دھرہو تپسی دوو بھائی

راون پھر بولا۔ اس پکار سب یودھا فوراً اُٹھ دوڑو اور جہاں

بھی اِدھر اُدھر بندروں سے خالی کردو۔ اور جاکر اُن دونو تپسویوں

کو زندہ پکڑ لو۔

پُنی سکوپ بولیو جُب راجا۔ گال بجاوت تو ہی نہ لاجا

مرو گر کاٹ نلج کل گھاتی۔ بل بلوک بِہرت نہیں چھاتی

یُوراج انگد راون کے بچن سُن کر کرودھ سے بھر بولے۔

ارے بے شرم! تجھے ڈینگ مارتے شرم کیوں نہیں آتی ارے

بے حیا! ارے کُل گھاتی! خود کشی کر کے مرجا۔ میرے بل کو

دیکھ کر بھی تیری چھاتی نہیں پھٹتی۔

رے تریا چور کُمارگ گامی۔ کھل مل راسی مند متی کامی

سنیہ پانٹ حلپسی ورٗ بادا ۔ بھٹے سی کال لبس کھل منچاوا
ارے استری چور! ارے بُرے راہ پر چلنے والے!
ارے دُشٹ، پاپ کی راشی ارے مندبُدھی! تو سر رام
کا روگی ہوا کیا مجھ اس کر رہا ہے۔ ارے دُشٹ راکشس!
تو موت کے وش ہوگیا۔
یاکو پھل یاد ہیلگو آگیں۔ بانر بھالو چیٹنہہ لاگیں
رام منج بولت اس بانی۔ گرہیں نہ تو رسنا ابھیمانی
اس کا پھل تو آگے پائے گا۔ جب باز اور ریچھوں کے
گھونسے تیرے مکھ پر لگیں گے۔ رام منش ہیں؟ ایسے بچن کہتے
ہوئے ارے نیچ ابھیمانی! تیری زبان نہیں گر جاتی؟
گرہیں رسنا سنیہ نا ہیں۔ سر نہیہ سمیت سمر مہی ماہیں
زبان تو گرے گی ہی اس میں کچھ شک نہیں لیکن یدھ
بھومی میں یہ سروں کو ساتھ لئے گرے گی۔
سو نر کیوں دسکندھ بالی بدھیو جہیں ایک سر
بیبشھوں لوچن اندھ دھیگ تو جنم کنجاتی جڑ
ہے دسکندھر! جس نے ایک بان سے مہابلوان بالی کو
مار ڈالا۔ وہ منش کیسے ہو سکتے ہیں؟ ارے بدذات جاہل!
بیس آنکھیں رکھتا ہوا بھی تو اندھا ہے۔ دھکار ہے تیرے جنم
لینے پر!
تو سونت کیں پیاس ترشت رام سایک نکر
تجیو توہی تیہی تراس کٹ جلپک نیچر ادھم
شری رام جی کے بان سمُوہ تیرے خون کے پیاسے
ہیں۔ اس لئے اس ڈر کے مارے کہ کہیں وہ پیاسے نہ رہ جائیں
میں تجھے ارے کڑوا بکواس کرنے والے مہا نیچ راکشس!
چھوڑ تا ہوں۔
میں تو دس تورِ لے لایک۔ آئیس ہوبی نہ دینہہ رگھونایک
اس رِس ہوت دسو مکھ توروں۔ لنکا گہی سمندر مہنہ بوروں
تیرے دانت توڑنے کی مجھ میں شکتی ہے پر کیا کروں؟
مجھے شری رگھوناتھ جی کی ایسی آگیا نہیں ہے۔ مجھے غصہ تو ایسا
آرہا ہے کہ تمہارے دسوں مُکھوں کو توڑ دوں۔ اور تیری لنکا کو

پکڑ کر سمندر کی تہہ میں ڈبو دوں۔
گُولر پھل سمان تو لنکا۔ بسہو مدھیہ تمہہ جنتو اسنکا
میں بانر پھل کھات نہ بارا۔ آئیس دینہہ نہ رام اُدارا
میرے لئے تیری لنکا تو گولر کے پھل کے سمان ہے۔
اس لنکا روپی گولر کے پھل میں تم سب ناچیز کیڑے مکوڑے
بس رہے ہو۔ میں بندر ہوں۔ اس لئے اس لنکا روپی گولر پھل
کو کھانے میں مجھے کیا دیر تھی؟ لیکن دیا ساگر شری رام جی
نے مجھے ایسا کرنے کی آگیا نہیں دی۔
جگتی سُنت راون مسکائی۔ موڑھ سکھی کہنہ بہت جھٹھائی
بالی نہ کبہوں گال اس مارا۔ ملی تپسینہہ نیں بھٹے سی لبلارا
انگد کے اس کتھن کو سُنکر راون مسکرایا اور بولا ارے
موڑھ! بہت جھوٹ بولنا تونے کہاں سے سیکھ لیا؟ بالی
تو کبھی ایسی شیخی نہ بگھارتا تھا۔ تو تپسویوں سے مل کر جھوٹا
ہوگیا ہے۔
سانچیہوں میں لبار بھج بیہا۔ جوں نہ اُپارٹیوں توو دس جیبھا
سمجھ رام پرتاپ کپی کوپا۔ سبھا ماجھ پن کر پد روپا
انگد نے کہا۔ ارے بیس بازوؤں والے راون! میں
سچ مچ ہی جھوٹا ہوں۔ کیوں کہ میں نے تمہاری دس زبانیں نہیں
اُکھاڑ ڈالیں۔ شری رام جی کے پرتاپ کا سمرن کر کے انگد
غصے سے لال پیلے ہوگئے۔ انہوں نے بھرے دربار میں پرتگیا
کر کے بڑی مضبوطی سے زمین پر اپنے پاؤں کو گاڑ دیا۔
جوں مم چرن سکسی سٹھ ٹاری۔ پھر ہیں رام سیتا میں ہاری
سُنہو سُبھٹ سب کہہ دس سیسا۔ پد گہہ دھرنی پچھار ہو کیسا
اور کہا۔ ارے مُورکھ! اگر تیری لنکا بھر میں کوئی بھی میرے
اس پاؤں کو ہٹا دیوے تو شری رام جی فوج سمیت لوٹ جائیں
گے۔ میں سیتا کو ہار گیا۔ راون نے کہا۔ بہادر و بسنو۔ اس ڈھیٹھ
بندر کے پاؤں پکڑ کر اسے زمین پر پٹک دو۔
اندرجیت آدک بلوانا۔ ہرش اُٹھے جہنہ تہنہ بھٹ نانا
جھپٹہیں کر بل بپل اپائی۔ پد نہ ٹرے بیٹھہیں سر نائی
میگھ ناد آدی ہمت سے بلوان یودھا ادھر اُدھر سے

پرسن ہو کر اُٹھے - وہ طرح طرح کے ڈھنگ کر کے اُس کے پاؤں
پر جھپٹے - لیکن انگد کا پاؤں نہ ہلا سکے - تب سب کھسیانے ہو کر
سر جھکا کر بیٹھ گئے -

پنی اُٹھ جھپٹہیں سُر آراتی - ٹرے نہ کیس چرن اہی بھانتی
پُرش کجوگ جمے اُرگاری - موہ بٹپ نہیں سکہیں اُپاری

دیتا پاؤں سے کے ستشتر دراکشس پھر اُٹھ کر جھپٹے - لیکن جیسے
کی طرح انگد کے پاؤں کو نہ ہلا سکے - ہے سانپوں کے دشمن گرڑ
جی! انگد کا پاؤں اُن سے ویسے ہی نہیں اکھڑتا - جیسے کامی پرش
سے موہ رُوپی (اگیان روپی) درخت نہیں اکھڑنے پاتا -

کوٹنہہ میگھ ناد سم سبھٹ اُٹھے ہرشائے
جھپٹہیں ٹرے نہ کپی چرن پُنی بیٹھہیں سر نائے

کروڑوں ویر یودھا جو میگھ ناد کے سمان بلوان تھے
پرسن ہو کر اُٹھے - وہ بار بار پاؤں پر جھپٹتے ہیں - لیکن انگد کا پاؤں
ہلنے نہیں پاتا - تب شرم کے مارے کھسیانے ہو کر سب سر
جھکا کر بیٹھ گئے -

بھوجی نہ چھاڑت کپی چرن دیکھت رپو مد بھاگ
کوٹ بگھن تے سنت کر من جمے نیتی نہ تیاگ

انگد کا پاؤں ویسے ہی پرتھوی کو نہیں چھوڑتا جیسے کہ
کروڑوں وگھن پڑنے پر بھی مہاتماؤں کا من دھرم مارگ سے
چلایمان نہیں ہوتا - یہ دیکھ کر راون کا ابھیمان چور چور ہو گیا

کپی بل دیکھ سکل ہیہ ہارے - اُٹھا آپ کپی کیں پر چارے
گہت چرن کہہ بالی کمارا - مم پد گہیں نہ تور اُبارا

انگد کا بل دیکھ کر سب راکشس اپنی ہمت ہار بیٹھے -
انگد کے بار بار للکارنے پر راون خود طیش کھا کر اُٹھا - جب وہ
بالی کمار انگد کا پاؤں پکڑنے لگا - تب انگد نے کہا - میرے
پاؤں پکڑنے سے تیرا بچاؤ نہ ہوگا -

گہسی نہ رام چرن سٹھ جاہی - سنت پھرا من اتی سکچاہی
بھیو تیہہ ہت شری سب گئی - مدھیہ دوس جمی سسی سوہئی

رے مورکھ! تو جا کر شری رام جی کے چرن کیوں نہیں پکڑتا
یہ سُن کر بہت ہی شرمندہ ہو کر راون لوٹ گیا - اُس کی ساری
شوبھا جاتی رہی - وہ ایسا پھیکا پڑ گیا - جیسے دوپہر کے وقت
چندرما شوبھا ہین دکھائی دیتا ہے

سنگھاسن بیٹھیو سر نائی - مانہوں سمپتی سکل گنوائی
جگد آتما پران پتی راما - تاسُ بمکھ کیمے لہے بشراما

وہ سر جھکا کر سنگھاسن پر جا بیٹھا - مانو ساری دولت لٹا
کر بیٹھا ہو - شری رام چندر جی کُل سنسار کے آتما اور پرانوں کے سوامی ہیں
پھر اُن سے بمکھ رہنے والا کیسے شانتی کو پراپت کر سکتا ہے؟

اُما رام کی بھرکٹی بلاسا - ہوئے وسو پنی پاوے ناسا
ترن تے کلس کلس ترن کرئی - تاسُ دوت پن کہو کمے ٹرئی

شوجی کہتے ہیں - ہے پاربتی! جن شری رام چندر جی کی جنبش
ابرو سے سنسار پیدا ہوتا ہے - اور پھر ناش کو پراپت ہوتا ہے
جو تنکے کو بجر اور بجر کو تنکا بنا دیتے ہیں - کہو! اُن کے دوت کا
پرن کیسے ٹل سکتا ہے؟

پنی کپی کہی نیتی بدھی نانا - مان نہ تاہی کال نکٹ دانا
رپو مد متھ پربھو سجس سنائیو - یہ کہہ چلیو بالی نرپ جائیو

پھر انگد نے بہت پرکار سے راون کو نیتی کا اپدیش کیا
لیکن اُس کے سر پر تو موت منڈلا رہی تھی - اس لئے وہ نہ مانا
دشمن کے ابھیمان کو چکنا چور کر کے اور پربھو شری رام چندر جی کی
سندر مہما سنا کر بالی کمار انگد یہ کہہ کر چل دیا -

ہتیوں نہ کھیت کھیلائے کھیلائی - توہی ابہیں کا کروں بڑائی
پرتھمہیں تاسُ تنیہ کپی مارا - سو سن راون بھیو دکھارا

کہ پہلے سے ہی اپنی بڑائی کیا کروں - رن بھومی میں تجھے
خوب کھیل کھلا کر ماروں گا - دربار کو جاتے سمے انگد نے راستے
میں راون کے جس پتر کو مارا تھا - اُس کی موت کی خبر سن کر راون
بہت دکھی ہو گیا -

جاتو دھان انگد پن دیکھی - بھے بیاکل سب بھئے بیشیکھی

انگد کے پرن کو کامیاب دیکھ کر سب راکشس ڈر کے
مارے بہت ہی بیاکل ہو گئے -

رپو بل دھرش ہرشی کپی بالی تنیہ بل پنج
پلک سریر نین جل گہے رام پد کنج

ہو دشمن کے بل کو توڑ کر جن کی راکششی بالی پُتر انگد نے پرسن ہو کر
شری رام جی کے چرن کمل آ کر پکڑ لئے۔ اُن کا شریر آنند کے مارے
پُلکت ہے۔ اور آنکھوں میں پریم آنسو بھر سے ہوئے ہیں۔

سانجھ جان دسکندھر بھون گیؤ بلکھائی
مندودری راون ہی بہوری کہا سمجھائی

شام کا وقت ہوا جان کر دسکندھر راون بہت ہی اُداس ہو
کر محل میں گیا۔ مندودری نے راون کو سمجھا کر پھر کہا۔
کنت سمجھ من تجہو کمتی ہی۔ سوہ نہ سمر تمہہ ہی رگھوپتی ہی
راماج لگھو ریکھ نہ کھیچائی۔ سوؤ نہیں ناگھیہو لسو منسائی
پران ناتھ! من میں سمجھ بوجھ کر اپنی اُلٹی بدھی کو چھوڑ دیجئے
شری رگھوناتھ جی سے یدھ کر کے آپ شوبھا نہیں پاتے ہو۔ اُن کے
چھوٹے بھائی نے سیتا ہرن کے وقت ایک ذرا سی لکیر کھینچ دی تھی۔
آپ اُس لکیر کو بھی نہیں لانگھ سکے تھے۔ ایسی تو آپ کی مردانگی ہے
پیا تمہہ تاہی جیتب سنگراما۔ جاکے دوت کیر یہ کاما
کوتک سندھو ناگھ تو لنکا۔ آئیو کپی کیہری اسنکا
ہے پران پیارے! اُن کے دوت کے ایسے کارنامے
ہیں۔ وہ کیا آپ اُنہیں یدھ میں جیت سکو گے؟ کھیل میں ہی سمندر
پھاند کر شیر کے سمان طاقتوان ہنومان بے دھڑک آپ کی لنکا
میں آگھسا۔
رکھوارے ہت بپن اُجارا۔ دیکھت توہی اچھ تہیں مارا
جار سکل پر کینہیسی چھپارا۔ کہاں رہا بل گرب تمہارا
رکھواروں کو مار کر اشوک بن کو اُجاڑ ڈالا۔ آپ کے دیکھتے
دیکھتے ہی اُس نے اکشے کمار کو مار ڈالا۔ لنکا کو جلا کر خاکستر کر دیا
اُس سمے آپ کے بل کا ابھیمان کہاں چلا گیا تھا۔
اب پتی مرشا گال جن مارہو۔ مور کہا کچھ ہردے بچار ہو
پتی رگھوپتی ہی نرپتی جن مانہو۔ اگ جگ ناتھ اتل بل جانہو
ہے سوامی! اب فضول شیخی نہ بگھاریئے۔ میرے کہنے پر
کچھ من میں وچار کیجئے۔ ہے پتی! آپ شری رگھوناتھ جی کو صرف
راجہ ہی نہ سمجھیئے بلکہ انہیں سنسار جنگم جگت کے سوامی اور بے پناہ
بل شالی جانئے۔

بان پرتاپ جان ماریچا۔ تاس کہا نہیں مانیہی نیچا ؤ
جنک سبھا اگنت بھو پالا۔ رہے تمہو بل اتل بسالا
شری رام جی کے پرتاپ کو تو نیچ ماریچ بھی جانتا تھا۔
لیکن آپ نے تو اُس کا کہنا بھی نہ مانا۔ جنک کی سبھا میں بے
شمار راجہ مہاراجہ تھے۔ وہاں لاثانی طاقتور آپ بھی موجود تھے۔
بھنج دھنش جانکی بیاہی۔ تب سنگرام جتیہو کن تاہی
سُر پتی سُت جانے بل تھورا۔ راکھا جیئت آنکھ گہی پھورا
وہاں شِو جی کے دھنش کو توڑ کر شری رام جی نے جانکی کو
بیاہا۔ اُس وقت آپ نے یدھ کر کے اُنہیں کیوں نہ جیت لیا۔
اندر کا پُتر جینت اُن کے بل کو تھوڑا تھوڑا جانتا ہے۔ شری
رام چندر جی نے اُسے پکڑ کر اُس کی ایک آنکھ نکال دی اور زندہ
چھوڑ دیا۔
سوپ نکھا کے گتی تمہہ دیکھی۔ تدپی ہر دے نہیں لاج بیشیکھی
سوپ نکھا کی حالت تو آپ نے دیکھ ہی لی ہے۔ تو
بھی اُن سے لڑائی کا ارادہ کرتے ہوئے آپ کو ذرا شرم نہیں آتی
بدھ برادھ کھر دوشن ہی لیلا ہتیو کبندھ
بالی ایک سر مار ہیو تہہی جانہو دسکندھ
جس رام نے وِرادھ اور کھر دوشن کو مار کر لیلا سے ہی کبندھ
کو بھی مار دیا۔ اور ایک ہی تیر سے بالی جیسے مہابلی کو ہلاک کر دیا
ہے دسکندھر! وہ منش کیسے ہو سکتے ہیں؟ آپ اُن کی مہما کو جانیئے
جیہیں جل ناتھ بندھایو ہیلا۔ اُترے پربھو دل سہت سبیلا ؤ
کارنیک دن کر کل کیتو۔ دوت پٹھایو تو ہت ہیتو ؤ
جنہوں نے کھیل ہی میں سمندر پر پل باندھ لیا اور پربھو
اپنی فوج کے ساتھ سبیلا پہاڑ پر اُترے۔ سوریہ کل کی شان اُن
شری رام جی نے جو دیا کے سمندر ہیں۔ آپ کی بھلائی کے لیے
دوت بھیجا۔
سبھا ماجھ جیہیں تو بل متھا۔ کر بر دت مہہ مرگ پتی جتھا
انگد ہنومنت انوچر جاکے۔ رن بانکرے بیر اتی بانکے
جس نے بھرے دربار میں آپ کے بل کو ایسے چکنا چور
کر دیا۔ جیسے ہاتھیوں کے جھنڈ میں گھس کر شیر انہیں تتر بتر کر دیا

ہے۔ اندر اور ہنومان جیسے رلا بانکے بلوان یودھا جن کے سیوک ہیں۔

تیہی کہ نشہ پیانہی نہی زکہہو۔ مدُھا مان ممتا مد بہہو کو
اسہہ کنت کرت رام برودھا۔ کال بس جن انج کہ نہ بودھا

ہے پتی! اُن کو آپ بار بار منش کہتے ہیں۔ مان ممتا اور اہنکار کو فضول سمجھ اپنے آپ لادے پھرتے ہیں۔ ہے پتیم! آپ نے شری رام جی سے دُشمنی کر لی ہے۔ موت کے وش ہونے کے باعث آپ کے من میں کچھ بھی گیان پیدا نہیں ہوتا۔

کال ڈنڈ گہہ کاہو نہ مارا۔ ہرے دھرم بل بدھی بچارا
نکٹ کال جیہی آوت سائیں۔ تیہی بھرم ہوئے تمہارے ہی نائیں

کال ہاتھ میں ڈنڈا لے کر کبھی کسی کو نہیں مارتا۔ وہ جس کو مارنا چاہتا ہے۔ اُس کا دھرم بل بُدھی اور گیان کو ہر لیتا ہے۔ ہے ناتھ! جس کی موت نزدیک آجاتی ہے۔ اُسے آپ کی طرح ہی بھرم ہو جاتا ہے۔

دوئے سُت مرے دہیؤ پر اجھُوں پیہ پیا دیہہُو
کرپا سندھو رگھو ناتھ بھج ناتھ بمل جس لیہہُو

آپ کے دو بیٹے مارے گئے۔ لنکا آپ کی جل گئی۔ اب بھی سمجھ جائیے۔ اور ہر روز کے ہو رہے۔ اِن امنگوں کو ختم کیجئے یعنی سیتا کو شری رام کو دے کر اُن سے ملتجی کر لیجئے۔ اے ناتھ! کرپا کے سمندر شری رگھو ناتھ جی کا بھجن کر کے سنسار میں اُتم بڑائی حاصل کیجئے۔

ناری بچن سُن بسکھ سمانا۔ سبھا گیئو اُٹھ ہوت بہانا
بیٹھ جائے سنگھاسن پھولا۔ اتی ابھیمان تراس سب بھولا

استری کے بان کے سمان بچنوں کو سُن کر راون صبح ہونے پا اُٹھ کر دربار میں چلا گیا۔ اور مہا ابھیمان کے کارن سب ڈر کو بھلا کر سنگھاسن پر بڑی اینٹھ سے جا بیٹھا۔

ایہاں رام انگدہی بلاوا۔ آئے چرن پنکج سر ناوا
ماتی آدر سمیپ بیٹھا دی۔ بولے ہنس کرپال کھراری

اُدھر سبیلا پربت پر شری رام جی نے انگد کو بلایا۔ اُنھوں نے آ کر شری رام جی کے چرن کملوں میں سر جھکایا۔ بہت ہی آدر کر کے شری رام جی نے انہیں اپنے پاس بٹھایا۔ پھر کھر کے دشمن شری رام چندر جی ہنس کر کہنے لگے۔

بالی تنئیہ کوتک اتی موہی۔ تات ستیہ کہو پوچھیوں توہی
راون جاتو دھان کل ٹیکا۔ بھج بل اتل جاسُ جگ لیکا

ہے بالی کمار! مجھ کو آشچرج ہے۔ ہے تات! اسی لئے میں تجھ سے پوچھتا ہوں۔ سچ سچ کہنا جو راون راکشش کل کا سرتاج ہے جس کے لاثانی قوت بازو کا لوہا دنیا جانتی ہے۔

تاسُ مکٹ تم چار چلائے۔ کہہو تات کونی بدھی پائے
سنو سربگیہ پرنت سکھ کاری۔ مکٹ نہ ہوہیں بھوپ گن چاری

اُس کے چار مکٹ تم نے ہمارے پاس پھینکے تھے۔ تات وہ تم نے کیسے حاصل کئے تھے۔ انگد نے کہا۔ ہے سروگیہ۔ ہے شرناگتوں کو سکھ دینے والے! سُنئے وہ مکٹ نہیں ہیں۔ بلکہ راجاؤں کے چار گن ہیں۔

سام دان اُرو ڈنڈ بھیدا۔ نرپ اُر بسہیں ناتھ کہہ بیدا
نیتی دھرم کے چرن سُہائے۔ اس جیہ جان ناتھ پہیں آئے

ہے ناتھ! وید کہتے ہیں کہ سام، دان، ڈنڈ اور بھید یہ چار راجاؤں کے من میں بستے ہیں۔ یہ نیتی دھرم کے چار سُندر چرن ہیں۔ چونکہ راون میں دھرم ہی نہیں ہے۔ تو دھرم کے چار سُندر چرن اُس کے پاس کیسے رہ سکتے تھے۔ ایسا من میں وچار کر کے وُہ چاروں چرن آپ کے پاس چلے آئے۔

دھرم ہین پربھو پد بمکھا کال ببس دس سیس
تیہی پہر ہر گن آئے سُنو کوسلا دھیس کو

ہے اودھ پتی! دس مکھ راون دھرم سے رہت۔ آپ کے چرنوں سے مکھ موڑ موت کے وش میں ہے۔ اس لئے وہ گن کو چھوڑ کر آپ کے پاس چلے آئے۔

پرم چتُرتا شروّن سُن بہنسے رام اُدار
سماچار پُنی سب کہے گڈھ کے بالی کمار

انگد کی بے حد چترتا کانوں سے سُن کر پالو رام ہنس پڑے۔ پھر بالی کمار نے لنکا میں جو کچھ ہوا تھا۔ وہ سارا حال پربھو کو کہہ سُنایا۔

رپو کے سماچار جب پائے۔ رام سچو سب نکٹ بلائے

لنکا بانکہ چار دوارا ۔ کیہی بدھی لائیے کر ہٗو بچارا

دشمن کے صاد سے سمابیاد کو سُن کر شری رام چندر جی نے سب منتریوں کو اپنے پاس بُلایا اور اُن سے کہا۔ کہ لنکا کے چار بکٹ دروازے ہیں۔ اُن پر کس پرکار چڑھائی کی جائے؟ اس پر سب وچار کرو۔

تب کپیس رچھیس بھیشن ۔ سُمر ہردے دن کر کُل بھوشن
کرِ بچار تنہہ منتر دڑھاوا ۔ چار اَنی کپی کٹک بناوا

تب بانر راج سگریو دیہہ راج جاموتت اور بھبھیشن نے اپنے من ہی سورج کُل کے سرتاج پربھو شری رام چندر جی کا سمرن کر کے وچار کیا۔ انہوں نے وچار کر کے پختہ فیصلہ کر لیا بانروں کی فوج کے چار دل بنائے۔

جتھا جوگ سیناپتی کینہے ۔ جو متھپ سکل بول تب لینہے
پربھو پرتاپ کہہ سب سمجھائے ۔ سُن کپی سنگھ ناد کر دھائے

اور اُن کے لئے قابل سپہ سالار مقرر کئے پھر سب سیناپتیوں (سپہ سالاروں) کو بلا کر پربھو کا پرتاپ کہہ کر سب کو سمجھایا یہ سُن کر بانر شیر کے سمان گرج کر چڑھ دوڑے

ہرشت رام چرن سر نادہیں ۔ گہہ گری سکھر بیر سب دھاوہیں
گرجہیں ترجہیں بھالو کپیسا ۔ جے رگھوبیر کوسلادھیسا

وہ پرسن ہو کر شری رام جی کے چرنوں میں سر جھکاتے ہیں ۔ اور پربتوں کے بڑے بڑے ٹکڑے لے کر سب ویر لنکا کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور دھرتی شری رگھوویر جی کی جے پکارتے ہوئے بھالو اور بانر یودھا گرجتے ہیں اور للکارتے کے لئے راکشسوں کو للکارتے ہیں۔

جانت پرم درگ اَتی لنکا ۔ پربھو پرتاپ کپی چلے اسنکا
گھٹاٹوپ کر چہو دسی گھیری ۔ مکھہیں نسان بجاوہیں بھیری

لنکا کو ناقابل تسخیر جانتے ہوئے بھی بانر سینا پربھو شری رام جی کے پرتاپ سے بیدھڑک ہو کر چڑھ دوڑی۔ بادلوں کی گھٹاؤں کی طرح بانر سینا نے لنکا کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور بانر منہ سے ہی نقارے اور نفیری بجانے لگے۔

جے تی رام جے لچھمن جے کپیس سگریو

گرجہیں سنگھ ناد کپی بھالو مہابل سینو

لنکا میں بھاری کھلبلی مچ گئی۔ مہا اہنکاری راون نے بانروں کی چڑھائی کی خبر سُن کر کہا۔ بانروں کی ڈھٹائی تو دیکھو۔ یہ کہتے ہوئے ہنس کر اُس نے راکشس فوج کو بُلا لیا۔

آئے کیس کال کے پریرے ۔ چھدھاونت سب نسیچر میرے
اس کہہ اٹہاس سٹھ کینہا ۔ گرہ بیٹھے آہار بدھی دینہا

اور اُن سے جوش بھرے شبدوں میں کہنے لگا۔ کہ موت کے گھیرے ہوئے بندر یہاں آ گئے ہیں۔ میرے راکشس سبھی بھوکے ہیں۔ ودھاتا نے گھر بیٹھے بٹھائے راکشسوں کو خوراک بھیج دی ہے ایسا کہہ کر مورکھ راون قہقہہ لگا کر ہنسا۔

سُبھٹ سکل چارہُں دِسی جاہُو ۔ دھر دھر بھالو کیس سب کھاہُو
اُما راون ہی اَس ابھیمانا ۔ جِمی ٹٹبھ کھگ سوت اُتانا

اور للکار کر بولا۔ کہ سب یودھا چاروں طرفوں میں جاؤ اور ریچھ بانر سب کو پکڑ پکڑ کر کھاؤ (شو جی کہتے ہیں) اے پاربتی! راون کو ایسا ابھیمان تھا۔ جیسے ٹیٹہری جانور اوپر کو پاؤں کر کے سوتا ہے مانو وہ آکاش کو تھام رہے گا۔

چلے نساچر آیسُ ماگی ۔ گہہ کر بھنڈپال برسانگی
تومر مُدگر پرس پرچنڈا ۔ شول کرپان پرگھ گری کھنڈا

آگیا مانگ کر اور اپنے ہاتھوں میں گوپھن ۔ برچھی، تومر، مُدگر تیز کلہاڑے ۔ شول، تلوار، پرگھ اور پربتوں کے ٹکڑے لے کر راکشس چلے

جِمی اَرُن اُپل نکر نہاری ۔ دھاوہیں سٹھ کھگ مانس اہاری
چونچ بھنگ دکھ تنہہ ہی سوجھا ۔ تمی دھائے منوج دا اُو جھا

جیسے مانس کھانے والے پنچھی لال پتھروں کو خون سے لتھڑے ہوئے گوشت کے ٹکڑے سمجھ کر اُن پر ٹوٹ پڑتے ہیں انہیں یہ سوجھتا ہی نہیں کہ ان لال پتھروں پر چونچ لگنے سے چونچ ٹوٹ کر ہمارے لئے دکھ کا باعث ہوگی۔ ویسے ہی بیوقوف راکشس دوڑے۔

نانا یدھ سر چاپ دھر جاتو دھان بل بیر
کوٹ کنگورن چڑھ گئے کوٹ کوٹ رندھیرا

طرح طرح کے ہتھیار و شکتی بان دھارن کئے کروڑوں بلوان
رندھیر راکشس یودھا قلعے کی چاردیواری کے برجوں پر چڑھ گئے۔
کوٹ کنگورن سوہہیں کیسے ۔ میرو کے سرنگن جن گھن و پسے
باجہیں ڈھول نسان جھجھاؤ ۔ سُن دھن ہوت سُبھٹن من چاؤ

چاردیواری کے برجوں پر راکشس کیسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو سمیرو پربت کی چوٹی پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ جھجھا ڈھول اور نقارے بج رہے ہیں۔ جن کی آواز سُنکر یودھاؤں کے من میں جوش بڑھتا ہے۔

باجہیں بھیری نفیری اپارا ۔ سُن کادر اُر جاہیں در دارا
دیکھنہ جائے کپن کے ٹھٹّا ۔ اتی بسال تن بھالو سُبھٹا

بےشمار نفیری اور نقارے بج رہے ہیں۔ جنہیں سُنکر بزدلوں کے ہردے پھٹ جاتے ہیں۔ راکشسوں نے جاکر بڑے بڑے وکرال شریروں والے مہایودھا بانر اور ریچھوں کے دل دیکھے۔

دھاوہیں گنہیں نہ اوگھٹ گھاٹا ۔ پربت پھور کرہیں گہہ باٹا
کٹکٹاہیں کوٹنہہ بھٹ گرجہیں ۔ دسن اوٹھ کاٹہیں اتی ترجہیں

ریچھ بانر دوڑتے ہیں۔ اُونچی اونچی دشوار گذار گھاٹیوں کو کچھ نہیں گنتے۔ پربت کاٹ کاٹ کر راستہ بنا لیتے ہیں۔ کروڑوں یودھا کٹکٹا رہے ہیں اور گرج رہے ہیں۔ دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہیں اور للکارتے ہیں۔

اُت راون اِت رام دوہائی ۔ جے تی جے تی جے پری لرائی
نسیچر سکھر سموہ ڈھاوہیں ۔ کود دھرہیں کپی پھیری چلاوہیں

اُدھر راون اور اِدھر شری رام جی کی دوہائی بولی جا رہی ہے جے۔ جے کی دُھن ہوتے ہی لڑائی چھڑ گئی۔ راکشس پہاڑوں کے کنگورے اوپر سے گراتے ہیں۔ بندر اُچھل کر انہیں پکڑ لیتے ہیں اور واپس انہیں کی طرف پھینک دیتے ہیں۔

دھر کدھر کشٹ پر چنڈ مرکٹ بھالو گڑھ پر ڈاریں تو
جھپٹہیں چرن گہہ ٹپک مہی بھج چلت بہوری پچارہیں
اتی ترل ترُن پرتاپ ترپہیں تمک گڑھ چڑھ چڑھ گئے
کپی بھالو چڑھ مندرنہ جہں تہں رام جس گاوت بھئے

پہاڑوں کے ٹکڑے لے کر ریچھ اور پرچنڈ بانر قلعے پر ڈالتے ہیں۔ وہ راکشسوں پر جھپٹتے ہیں اور اُن کے پاؤں پکڑ کر انہیں زمین پر پٹک کر بھاگ جاتے ہیں۔ اور پھر للکارتے ہیں۔ چپل اور بڑے تیجسوی بانر اور ریچھ بڑی پھرتی سے اُچھل کر قلعہ پر چڑھ گئے اور اِدھر اُدھر مندروں پر چڑھ کر شری رام جی کا یش گانے لگے۔

ایک ایک نسیچر گہہ پُنی کپی چلے پرائے
اوپر آپ ہیٹھ بھٹ گرہیں دھرنی پر آئے

پھر ایک ایک راکشس کو پکڑ کر وہ بندر دوڑ چلے۔ اوپر آپ اور نیچے راکشس یودھا اسی پرکار وہ چاردیواری پر سے زمین پر آ گرتے ہیں۔

رام پرتاپ پربل کپی جوتھا ۔ مردہیں نسیچر سُبھٹ بروتھا
چڑھے دُرگ پُنی جہں تہں بانر ۔ جے رگھوبیر پرتاپ دِواکر

شری رام چندر جی کے پرتاپ سے مہا بلوان بانروں کے دل راکشسوں کے دلوں کو مسل رہے ہیں۔ بانر پھر اِدھر اُدھر قلعہ پر جا چڑھے اور سورج کے سمان پرتاپ وان پربھو شری رام جی کی جے پکارنے لگے۔

چلے نسا چر نکر پرائی ۔ پربل پون جمی گھن سمدائی
ہاہاکار بھیو پُر بھاری ۔ رودہیں بالک آتُر ناری

راکشسوں کے گروہ ویسے ہی بھاگ گئے۔ جیسے بادلوں کی گھری گھٹائیں تیز ہوا کے چلنے سے تتر بتر ہو جاتی ہیں۔ لنکا میں بھاری کہرام مچ گیا۔ بالک استریاں دیاکل ہو کر رونے لگیں۔

سب مِل دیہیں راونہی گاری ۔ راج کرت اہیں مرتیو ہکاری
نج دل بچل سنی تیہیں کانا ۔ پھیر سُبھٹ لنکیس رسانا

سب مل کر راون کو گالیاں دے رہے ہیں کہ راج کرتے ہوئے اس نے اپنے آپ موت کو دعوت دے دی ہے۔ راون نے جب اپنی فوج کو گھبرا کر بھاگتی ہوئی سُنا۔ تب وہ بھاگتے ہوئے یودھاؤں کو لوٹا کر غصّے ہو کر بولا۔

جو بن جُگ سُنا میں کانا ۔ سو میں تہب کرال کرپانا
سرب کھایا بھوگ کیرنانا ۔ سمر بھومی بھئے بلبھ پرانا

اگر میں نے اپنے کانوں سے یدھ سے پیٹھ دکھا کر بھاگتا ہوا سُن لیا تو اسے خود میں بھیانک تلوار سے ماروں گا۔ میرا سب کچھ

کھایا تھا۔ جس کے کلیجہ سے اُٹھا تھا اب دن بھُومی میں تمہیں پران پیارے ہو گئے ہیں ؟

اَگر بچن سُن سکل ڈیرانے ۔ چلے کروُدھ کر سبھٹ لجائے
سنگرام بین بیر کے سوبھا ۔ تب تبنھہ تجا پران کر لوبھا

راون کی سخت کلامی سُنکر سب ویر ڈر گئے۔ شرمندہ ہو کر غصہ میں بھر کر وُہ پھر لوٹے چلے۔ لڑائی میں دُشمن کے سامنے ڈٹ کر لڑتے لڑتے مر جانے میں ہی ویر کی شان ہے۔ یہ سوچ کر اُنھوں نے پرانوں کی ممتا چھوڑ دی۔

بیبدھ آیدھ دھر سبھٹ سب بھرا بھیا پچار پچار
جا کل کئے بھالو کپی پرگھو تو سو لنبہہ مار

بہت سے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر راکشس یودھا للکار للکار کر بانر سینا پتے جا بھڑے۔ انہوں نے پرگھوں اور ترشولوں سے مار مار کر سب بانروں اور بھالوؤں کو بیاکل کر دیا۔

بھئے اتر کپی بھاگن لاگے ۔ جدیپی اُما جیتہیں آگے
کوؤ کہہ کہنہ انگد ہنومنتا ۔ کہنہ نل نیل دُبد بلونتا

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی ! بانر بے حد ڈر کے مارے بیاکل ہو کے بھاگنے لگے۔ اگرچہ آگے چل کر وُہ ہی فتح پائیں گے۔ کوئی کہتا ہے۔ انگد ہنومان کہاں ہیں ؟ طاقتور نل نیل اور دُوِد کہاں ہیں۔

نج دل بکل سُنا ہنومانا ۔ پچھم دوار رہا بلوانا
میگھناد تہنہ کرے لرائی ۔ ٹوٹ نہ دوار پرم کٹھنائی

ہنومان جی نے جب اپنے دل کو گھبرایا ہُوا سُنا۔ اُس وقت وُہ طاقتور قلعے کے مغربی دروازے پر تھے۔ وہاں اُن سے میگھناد جنگ کر رہا تھا۔ وُہ دروازہ بڑا کٹھن تھا۔ اس لئے ٹوٹنے میں نہیں آتا۔

پون تنے بھا کروُدھا ۔ گرجیو پربل کال سم جودھا
کود لنک گڑھ اُوپر آوا ۔ گہہ گری میگھناد کہنہ دھاوا

تب پون کمار ہنومان جی کے من میں بڑا بھاری کرودھ ہُوا۔ وہ کال کے سمان بھینکر یودھا بڑے زور سے گرجا۔ اور کود کر لنکا کے قلعے پر جا چڑھا۔ اور پہاڑ اُٹھا کے میگھناد کی طرف لپکا۔

بھنجیو رتھ سارتھی نپاتا ۔ تاہی ہر دے مہا سی لاتا
دُسرے سوت بکل تیہی جانا ۔ سیندن گھال ترت گرہ آنا

اُس کا رتھ توڑ کر اُس کے سارتھی کو مار گرایا۔ پھر میگھناد کو بیاکل جان کر اُسے رتھ میں ڈال کر فوراً گھر لے آیا۔

انگد سُنا پون سُت گڑھ پہ گئیو اکیل
رن بانکرا بالی سُت تمک چڑھیو کپی کھیل

اِدھر انگد نے سُنا کہ پون کمار ہنومان جی اکیلے ہی قلعہ پر گئے ہیں۔ تو رن میں بانکا بالی کمار کھیل کی طرح اُچھل کر قلعے پر چڑھ گئے۔

جدھ بروُدھ کروُدھ دو بندر ۔ رام پرتاپ سمر اُر انتر
راون بھون چڑھے دوؤ دھائی ۔ کرہیں کوسلادھیس دوہائی

دونوں بانر یودھا کرودھ میں بھر کر دُشمنوں کے مقابلے میں لڑنے کے لئے شری رام جی کے پرتاپ کو ہردے میں سمرن کر کے راون کے محل پر چڑھ دوڑے اور شری رام جی کی دوہائی بولنے لگے ٭

کلس سہت گہہ بھون ڈھاوا ۔ دیکھ نسا چرپتی بھے پاوا
ناری برند کر پیٹ ہیں چھاتی ۔ اب دو کپی آئے اُتپاتی

وُہ کلش سمیت پکڑ کر محل کو گرانے لگے۔ یہ دیکھ کر راکشس راج راون سہم گیا۔ سب استریاں ہاتھوں سے چھاتی پیٹنے لگیں۔ اور کہنے لگیں کہ اب کی دفعہ دو اُتپاتی (اُپدرو کرنے والے) بندر آگئے۔

کپی لیلا کر تنہہ ہی ڈیراویں ۔ رام چندر کر سجس سُناویں
پنی کر گہہ کنچن کے کھمبھا ۔ کہہنی کرسی اُتپات آرنبھا

وُہ گھُرکیاں دے کر اُنہیں ڈراتے ہیں۔ اور شری رام چندر جی کی اُتم یش سُناتے ہیں۔ پھر سونے کے کھمبوں کو ہاتھوں سے پکڑ کر آپس میں کہتے ہیں کہ اب اُپدرو کرنا شروع کیا جائے۔

گرج پرے رپُو کٹک مجھاری ۔ لاگے مردے بھج بل بھاری
کاہو ہی لات چپیٹنہہ کیہو ۔ بھجہو نہ رام ہی سو پھل لیہو

وُہ دونو گرج کر دُشمن کی فوج کے درمیان کود پڑے۔ اور اپنی بھاری قوتِ بازو سے راکشسوں کو کچلنے لگے۔ کسی کو لاتیں اور کسی کو تھپیڑ مارتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جو تم نے شری رام جی کا بھجن نہیں کیا سو اب اُس کا پھل بھگتو۔

ایک ایک سوں مردہیں توڑ چلاوہیں منڈ
راون آگیں پرہیں تے جنُ پھوٹہیں دوھی کُنڈ

ایک کو دوسرے سے رگڑ کر اُن کے سر توڑ کر پھینکتے ہیں وُہ

سرجھکا کر رلوں کے سامنے گر کر ایسے پھٹتے ہیں۔ جیسے بجلی کے کوندے چمکتے رہے ہیں۔

مہا مہا منکھیا جے پاوتی - تتے پدگہہ پربھو پاس جیسا اوری
کہے بھبھیشن ننہہ کے ناما - وبھیں رام تتنہہ ہیر پنچ دھا پا

جن بڑے بڑے بلوان یودھاؤں کو وہ پکڑتے ہیں۔ ان کے پاؤں پکڑ کر وہ شری رام جی کے پاس پھینک دیتے ہیں۔ بھبھیشن جی اُن کے نام بتلاتے ہیں۔ تو شری رام چندر جی دیا کر کے انہیں بھی پرم پد دیتے ہیں۔

کھل منجاد دو جا بش بھوگی - پاوہیں گتی جو جاچت جوگی
اُما رام مرد چت کروتا کر - بیر بھاو سُمرت مہی نسیچر

مہا دُشٹ راکشس برہمنوں کا مانس کھانے والے بھی وہ اُتم گتی پاتے ہیں۔ جو یوگیوں کے لئے بھی دُرلبھ ہے۔ شیو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! شری رام جی بڑے ہی کومل چت اور دیالو ہیں۔ سوچتے ہیں کہ راکشس نے بھی بیر بھاو سے ہی سہی سمرن کیا ہے۔ وہ بیر بھاو سے ہی سہی شردھا سے نہیں۔

اس پربھو سُن نہ بھجیہہ بھرم تیاگی - نر متی مند تے پرم ابھاگی
ایسا اوپر گتی سہج جانی - اس کرپال کو کہہو بھوانی

ایسا ہردے میں وچار کر کے وہ انہیں بھی پرم گتی دیتے ہیں۔ ہے پاربتی! کہو تو۔ ایسے کرپالو اور کون ہیں؟ پربھو کے ایسے کرپالو سبھاو کو سن کر جو موہ چھوڑ کر اُن کا بھجن نہیں کرتے وہ مہا مورکھ اور بد قسمت پرانی ہیں۔

انگد او ہنومنت پربیسا - کینہہ دُرگ اس کہہ اودھیسا
لنکا دوو کپی سوہیں کیسیں - متھہیں سندھ دُوئے مندر جیسیں

شری رام جی کہنے لگے۔ کہ انگد اور ہنومان قلعے میں داخل ہو گئے ہیں۔ دونوں بانر لنکا کو نشٹ بھرشٹ کرتے ہوئے ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو دو مندراچل سمندر کو متھ رہے ہوں۔

بھج بل رپو دل دل مل دیکھو دوس کر انت
کوُدے جگل بگت شرم آئے جہہ بھگونت

اپنی قوت بازو سے دشمن کے دلوں کو کچل کر اور یہ دیکھ کر کہ دن ختم ہو گیا ہے۔ ہنومان اور انگد دونوں کود پڑے۔ اور تھکاوٹ اُتار کر وہاں آ گئے۔ جہاں کہ شری رام چندر جی براجمان تھے۔

پربھو پد کمل سیس تنہہ نائے - دیکھ سبھٹ رگھوپتی من بھائے
رام کرپا کر جگل نہارے - بھئے بگت شرم پرم سکھارے

انہوں نے پربھو کے چرنوں میں سر جھکایا۔ دونوں جوانوں کو دیکھ کر شری رام جی من میں بڑے پرسن ہوئے۔ شری رام جی نے اُن دونوں پر دیا درشٹی کی۔ جس سے وہ تھکاوٹ رہت اور بے حد سُکھی ہو گئے۔

گئے جان انگد ہنومانا - پھرے بھالو مرکٹ بھٹ نانا
جاتو دھان پردوش بل پائی - دھائے کر دس سیس دوہائی

انگد ہنومان جی کو گئے جان کر سب بانر بھالو یودھا اپنی جگہ پر لوٹ پڑے۔ شام کی تاریکی کا فائدہ اُٹھا کر دھوکا دے کر راکشس فوج پھر بانروں پر چڑھ دوڑی اور راون کی دوہائی بولنے لگے۔

نسیچر انی دیکھ کپی پھرے - جہہ تہہ کٹکٹائے بھٹ بھرے
دوؤ دل پربل پچار پچاری - لرت سبھٹ نہیں مانہیں ہاری

راکشسوں کی فوج چڑھی آتی دیکھ کر بانر لوٹ پڑے اور وہ راکشسوں سے کٹ کٹ شبد کرتے ہوئے گتھم گتھا ہو گئے۔ دونوں ہی دل کے یودھا مہا بلوان ہیں۔ وہ ایک دوسرے کو لڑنے کے لئے للکارتے ہیں۔ لڑتے لڑتے کوئی بھی ہار نہیں مانتا۔

مہابیر نسیچر سب کارے - نانا برن بلی مکھ بھارے
سبل جگل دل سم بل جودھا - کوتک کرت لرت کر کرودھا

سبھی راکشس یودھا مہا بلوان اور سیاہ رنگ کے ہیں۔ اور بانر بھی بڑے بھاری شریروں والے طرح طرح کے رنگوں کے ہیں۔ دونوں طرف کی سینا بلوان اور یودھا برابر کی ٹکر کے ہیں۔ وہ کھیل تماشے کرنے طرح طرح کے کرتب دکھاتے ہوئے بڑے کرودھ سے لڑتے ہیں۔

پراوٹ سرد پیود گھنیرے - لرت منہو ماروت کے پریرے
انپ اکمپن اور اتی کایا - بچلت سین کینہی اِنہہ مایا

دونوں طرفوں کے یودھا آپس میں لڑتے ہوئے ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے کہ برسات اور موسم سرما کے بہت سے

باولی ہم اسکے پیر سے نوسنہ لڑ رہے ہوں۔ اکمپن اور اتی کایا نامی راکشس سینا کے دو سیناپتی تھے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ راکشس سینا بے دل ہو گئی ہے تو انہوں نے بانر سینا کو بچھاڑنے کے لئے ایک مایا رچی۔

بھیو تمش جھنڈ اتی اندھیارا۔ برشتی ہوئے رودھر اپل چھارا

بل بھر میں وہاں سخت تاریکی چھا گئی اور خون پتھروں اور خاک کی بارشیں ہونے لگی۔

دیکھ تمہیں تم دسہوں دس کپی دل بھیو بھار
ایکہی ایک نہ دیکھئی جہنہ تہنہ کرہیں پکار

دسوں طرفوں میں سخت اندھیرا دیکھ کر بانر سینا میں بھگدڑ مچ گئی۔ ایک کو دوسرا دکھائی نہیں دیتا۔ سب ادھر ادھر چیخ و پکار کر رہے تھے۔

سکل مرم رگھو نایک جانا۔ لئے بول انگد ہنومانا
سماچار سب کہہ سمجھائے۔ سنت کوپ کپی کنجر دھائے

شری رگھو ناتھ جی نے سب بھید کو جان لیا اور انگد اور ہنومان کو بلا کر سب بات سمجھا دی۔ سنتے ہی ہاتھی کے سمان بلی اور مہاشکتی شالی انگد اور ہنومان طیش کھا کر دوڑ گئے۔

پنی کرپال ہنس چاپ چڑھاوا۔ پاوک سایک سپد چلاوا
بھیو پرکاس کتہوں تم ناہیں۔ گیان ادے جیمی سنشے جاہیں

پھر کرپالو بھگوان شری رام جی نے ہنس کر دھنش چڑھا کر فوراً اگنی بان چلا دیا جس سے چاروں طرف روشنی ہو گئی کہیں اندھیرا نہ رہا۔ جیسے گیان کے پرکاش ہونے پر سب شنکائیں مٹ جاتی ہیں۔

بھالو بلی مکھ پائے پرکاسا۔ دھائے ہرش بگت شرم تراسا
ہنومان انگد رن گاجے۔ ہانک سنت رجنی چر بھاجے

ریچھ اور بندر روشنی پاکر تازہ دم اور بے خوف ہو کر پرسن ہو کر دوڑے۔ ہنومان اور انگد رن میں جوش سے گرج اٹھے۔ ان کی آواز سن کر راکشس سینا بھاگ کھڑی ہوئی۔

بھاگت بھٹ پٹکہیں دھر دھرنی۔ کرہیں بھالو کپی ادبھت کرنی
گہہ پد ڈارہیں ساگر ماہیں۔ مکر ارگ جھش دھر دھر کھاہیں

بھاگتے ہوئے راکشس یودھاؤں کو بانر اور ریچھ پکڑ کر پرتھوی پر پٹک دیتے ہیں اور حیران کن کرتب دکھلاتے ہیں۔ اُن کے پاؤں پکڑ کر سمندر میں پھینکتے ہیں۔ وہاں مگرمچھ، سانپ اور مچھلیاں انہیں پکڑ پکڑ کر کھاتے ہیں۔

کچھ مارے کچھ گھائل کچھ گڑھ چڑھے پرائے
گرجہیں بھالو بلی مکھ رپو دل بل بچلائے

کچھ مارے گئے۔ کچھ زخمی ہوئے۔ کچھ بھاگ کر قلعے پر چڑھ گئے۔ ریچھ اور بندر دشمن دل کو اپنے بل سے بھگا کر گرج رہے ہیں۔

نسا جان کپی چاریو انی۔ آئے جہاں کوسلا دھنی
رام کرپا کر چتوا سبہی۔ بھئے بگت شرم بانر تبہی

رات پڑی ہوئی جان کر بانر سینا کے چاروں دل وہاں آئے۔ جہاں کہ اودھ پتی شری رام چندر جی تھے۔ شری رام جی نے سب پر کرپا درشٹی کی جس سے سب بانر تازہ دم ہو گئے۔

اہاں دسانن سچو ہنکارے۔ سب سن کہیسی سبھٹ جو مارے
آدھا کٹک کپنہہ سنگھارا۔ کہہو بیگ کا کرئے بچارا

ادھر لنکا میں دس مکھ راون نے اپنے سب منتریوں کو بلایا اور جو جو یودھا مارے گئے تھے۔ وہ سارا حال انہیں کہہ سنایا۔ اس نے کہا کہ بانر سینا نے آدھی راکشس فوج کو ختم کر دیا ہے۔ اس لئے آپ لوگ جلدی وچار کیجئے۔ کہ اب کیا اُپائے کیا جائے۔

مالیہ ونت اتی جرٹھ نسا چر۔ راون مات پتا منتری بر
بولا بچن نیتی اتی پاون۔ سنہو تات کچھ مور سکھاون

مالیہ ونت نام کا ایک بہت ہی بوڑھا منتری تھا۔ وہ راون کی ماتا کا پتا (نانا) تھا۔ اور شریشٹھ منتری تھا۔ وہ بہت ہی پوتر نیتی بھرے بچن بولا۔ کہ ہے تات! کچھ میری بات بھی سُنو۔

جب تے تم سیتا ہر آنی۔ اسگن ہوہیں نہ جاہیں بکھانی
بید پران جاس جس گایو۔ رام بمکھ کاہوں نہ سکھ پایو

جب سے تم سیتا کو ہر لائے ہو تب سے اتنے

امنگل ہوتے ہیں۔ کہ جن کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ وید اور پرانوں
نے جن کی مہما کو گایا ہے۔ اُن شری رام جی سے ہٹ کر کبھی
کسی نے سکھ نہیں پایا ہے۔

ہرنیاچھ بھراتا سہت مدھو کیٹبھ بلوان جو
جنہیں مارے سوئی اوتریو کرپا سندھو بھگوان
جنہوں نے ہرنیا کیشپ سہت ہرنیاکش کو اور بلوان
مدھو کیٹبھ کو مارا تھا۔ وہی کرپا کے سمندر بھگوان شری رام
جی کے روپ میں اوتار دھار کر پرگٹ ہوئے ہیں۔

ماس پارائن

پچیسواں وشرام

کال روپ کھل بن دہن گناگار گھن بودھ
سیو برنچی جیسی سوہیں تاسوں کون پرودھ
وہ کال روپ دُشٹ روپی بن کو بھسم کرنے والے
گنوں کے بھنڈار اور گیان گھن ہیں۔ شیو جی اور برہما
جی بھی جن کی سیوا کرتے ہیں اُن سے دشمنی کیسی؟
پرہر بیر وِدھیو بیدہی۔ بھجو کرپاندھی پرم سنیہی
تاکے بچن بان سم لاگے۔ کرِی اُتر گیا جا ہی ابھاگے
اس لئے اُن کے ساتھ بیر کرنا چھوڑ دو۔ اور جانکی
جی کو اُن کے حوالے کر دو۔ پھر کرپا کے بھنڈار پرم پیارے
شری رام جی کا بھجن کرو۔ مالیہ ونت کے بچن راون کو بان کی طرح
لگے۔ وہ بولا۔ ارے بدنصیب! منہ کالا کر کے یہاں سے چلا جا
بوڑھ بھئے سی نہ تو مرتیوں تو ہی۔ اب جن نین دیکھاوسی موہی
تینیں اپنے من اس انومانا۔ بدھیو چہت ایہی کرپا ندھانا
تو بوڑھا ہو گیا ہے۔ نہیں تو تجھے ابھی مار ڈالتا۔ اب
میری آنکھوں کے سامنے سے دور ہو جا۔ مجھے اپنا منہ نہ دکھا
راون کے ان دُربچنوں کو سن کر مالیہ ونت نے من میں یقین کر

لیا۔ کہ کرپاندھان شری رام جی اب راون کو مارنا ہی چاہتے ہیں۔
سو اُٹھ گئیو کہت دُربادا۔ تب سکوپ بولیو گھن نادا
کوتک پرات دیکھئیے مورا۔ کرہوں بہت کہوں کا تھورا
وہ راون کو دُربچن کہہ کر اٹھ کر چلا گیا۔ تب میگھ ناد جوش
میں آکر بولا۔ سویرے میرے ہاتھ کا کرتب دیکھنا۔ میں بہت
کچھ کروں گا۔ جو کچھ بھی کل کو کرنے والا ہوں کا میں
ورنن کروں وہ تھوڑا ہوگا۔ (ارتھات میں اتنا کچھ کروں گا
کہ میرے بیان سے باہر ہے)
سن سُت بچن بھروسا آوا۔ پریتی سمیت انک بیٹھاوا
کرت بچار بھیو بھنسارا۔ لاگے کپی پُنی چہوں دوارا
بیٹے کے بچن سن کر راون کو اپنی فتح کا یقین ہو گیا۔ اس
نے پریم کے ساتھ میگھ ناد کو گود میں بٹھا لیا۔ وچار کرتے
کرتے ہی سویرا ہو گیا۔ بانر سینا پھر چاروں دروازوں پر آ لگی۔
کوپ کپنہ دُرگھٹ گڑھ گھیرا۔ نگر کولاہل بھیو گھنیرا
ببدھا آیدھ دھر نسیچر دھائے۔ گڑھ تے پربت سکھر ڈہائے
بانروں نے غصے میں آ کر دُرگم قلعے کو گھیر لیا۔ نگر بھر میں
کہرام مچ گیا۔ راکشس بہت طرح کے ہتھیار لے کر دوڑے
اور انہوں نے قلعے پر سے پہاڑوں کے ٹکڑے بانر سینا پر گرائے۔
ڈھاہے مہی دھر سکھر کوٹنہ بِبِدھ بدھی گولا چلے
گھہرات جِمی پبی پات گرجت جنُ پرلے کے بادلے
مرکٹ بکٹ بھٹ جُٹت کٹت نہ لٹت تن جرجر بھئے
گہہ سیل تیہی گڑھ پر چلاوہیں جہہ سو تہہ نسیچر ہئے
انہوں نے پربتوں کے کروڑوں ٹکڑوں کو گرایا۔ بھانت
بھانت کے گولے چلنے لگے۔ وہ گولے پھٹ کر ایسے لگتے ہیں
جیسے بجلی گر پڑی ہو۔ یودھا ایسے گرج رہے ہیں۔ مانو پرلے
کال کے بادل ہوں۔ وکٹ بانر یودھا ڈٹ کر لڑتے ہیں کٹ
جاتے ہیں۔ اُن کے جسم چھلنی ہو جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی
وہ حوصلہ نہیں ہارتے۔ وہ پہاڑ اٹھا کر قلعے پر پھینکتے ہیں۔ اُن
پہاڑوں کے نیچے آکر جو راکشس جس جگہ پر ہوتا ہے وہیں
ختم ہو جاتا ہے۔

میگھ نادن شرون اس گرڈھ پٹھ چھینکا آٹے
انز یٹھ ہیپر ڈرگ ہیں سنکھ چلیئو بجا ٹے

میگھ ناد نے جب اپنے کانوں سے سنا کہ بانروں نے پھر قلعہ کو گھیر لیا ہے۔ تو وہ بہادر یودھا قلعے سے اُترا اور ڈنکا بجا کر اُن کے سامنے چلا۔

کھنڈ کوسلا وچھیس دنہ وبھراتا۔ دھنوی سکل لوک بکھیاتا
گنٹہ نل نیل دوید سگریوا۔ انگد ہنومنت بل سینوا

میگھ ناد نے پکار کر کہا۔ شہرہ آفاق دھنش دھاری اودھ پتی دو نو بھائی کہاں ہیں؟ نل نیل۔ دوِد۔ سگریو اور بل کی حد انگد اور ہنومان کہاں ہیں۔

کہاں بھیشن بھراتا درہی۔ آج سب ہی ہٹھ ماریوں اوہی
اس کہہ کٹھن بان سندھانے۔ انتیہ کرودھ شرون لگ تانے

بھائی سے غداری کرنے والا بھیشن کہاں ہے؟ آج میں سب کو اور اُس دُشٹ بھیشن کو تو ضرور ہی ماروں گا۔ ایسا کہہ کر اُس نے دھنش پر کٹھن بان چڑھا کر جوش میں آ کر اُسے کان تک کھینچا۔

سر سموہ سو چھاڑے لاگا۔ جن سپچھ دھاوہیں بہو ناگا
جہنہ تہنہ پرت دیکھیئے ہیں بانر۔ سنمکھ ہوئے نہ سکے تیہی اوسر

وہ ایک ساتھ بہت سے بان چھوڑنے لگا۔ وہ بان گیا تھے۔ مانو بہت سے پھنوں والے سانپ دوڑتے جا رہے ہوں۔ اِدھر اُدھر بانر گھائل ہو کر اور مر کر گرتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ اُس وقت کوئی بھی بانر یودھا میگھ ناد کا سامنا نہ کر سکا۔

جہنہ تہنہ بھاگ چلے کپی ریچھا۔ بسری سب ہی جُدھ کے ایچھا
سو کپی بھالو نہ رن تہنہ دیکھا۔ کینیہی جیہی نہ پران اوسیشا

ریچھ اور بانر اِدھر اُدھر بھاگ نکلے۔ سب کو یدھ کرنے کی خواہش بھول گئی۔ رن بھومی میں ایسا کوئی بانر اور ریچھ دکھائی نہ پڑتا تھا جس کو میگھ ناد کے بانوں نے قریب المرگ نہ کر دیا ہو۔

دس دس سر مارے سبی پرے بھومی کپی بیر
سنگھ ناد کر گرجا میگھ ناد بل دھیر

پھر اُس نے سب کو دس دس بان مارے۔ بانر یودھا ڈگمگا کر زمین پر گر پڑے بلوان اور دھیر میگھ ناد شیر کی طرح گرجنے لگا۔

دیکھ پون سُت کٹک بہالا۔ کرودھ ونت جن دھایو کالا
مہا سیل ایک ترت اپارا۔ اتی رس میگھ ناد پر ڈارا

ساری بانر فوج کو دیا کُل دیکھ کر پون سُت ہنومان جی کرودھ میں بھر کر ایسے دوڑے مانو کال بڑھتا آ رہا ہو۔ اُنھوں نے فوراً ہی ایک بڑا بھاری پہاڑ اُکھاڑا اور بڑے طیش میں بھر کر اُسے میگھ ناد پر پھینک دیا۔

آوت دیکھ گیو نبھ سوئی۔ رتھ سارتھی ترگ سب کھوئی
بار بار پچار ہنومانا۔ نکٹ نہ آو مرم سو جانا

پہاڑ کو آتا دیکھ کر میگھ ناد خود تو آکاش میں اُڑ گیا لیکن اُس کے رتھ سارتھی اور گھوڑے چور چور ہو گئے۔ ہنومان جی اُسے بار بار طاقت آزمائی کے لئے للکارتے ہیں۔ لیکن وہ نزدیک نہیں آتا۔ کیوں کہ وہ ہنومان جی کے بل کے بھید کو جانتا تھا۔

رگھوپتی نکٹ گیو گھن تادا۔ نانا بھانت کرے سی دربادا
استر سستر آیدھ سب ڈارے۔ کوتک ہی پربھو کاٹ نوارے

تب میگھ ناتھ شری رگھو ناتھ جی کے پاس گیا۔ اور طرح طرح کی گالیاں بکنے لگا۔ اُس نے اُن پر طرح طرح کے استر شستر اور انیک پرکار کے ہتھیار چلائے۔ لیکن پربھو نے کھیل میں سب کو کاٹ کر پھینک دیا۔

دیکھ پرتاپ موڑھ کھسیانا۔ کرے لاگ مایا بدھی نانا
جمی کوؤ کرے گرڑ سے کھیلا۔ ڈرپاوے گہہ سوئپ سپیلا

شری رام چندر جی کے پرتاپ کو دیکھ کر میگھ ناد کھسیانہ ہو گیا۔ پھر وہ بھانت بھانت کی مایا کرنے لگا۔ جیسے کوئی شخص سانپ کا چھوٹا بچہ ہاتھ میں لے کر گرڑ کو ڈرا کر اُن سے کھیل کرے

جاسُ پربل مایا بس سو برنچی بڑ چھوٹ
تاہی دکھاوے نسیچر نچ مایا متی کھوٹ

شِو جی سے لے کر برہما جی تک جتنے بھی بڑے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے پرانی ہیں۔ وہ سب جن پربھو کی مہا بلوان مایا کے وش میں ہیں۔ نیچ بدھی میگھ ناد اُن پربھو کو بھی اپنی مایا دکھلاتا ہے۔

نبھ چڑھ برش تپل انگارا۔ مہی تے پرگٹ ہوہیں جل دھارا
نانا بھانت پساچ پساچی۔ مارو کاٹو دھنی بولہیں ناچی

آکاش میں اونچے چڑھ کر وہ بہت سے انگارے برسانے لگا۔ پرتھوی سے جل کی دھارائیں پرگٹ ہونے لگیں۔ بھانت بھانت کے بھوت اور بھوتنیاں "مارو کاٹ ڈالو" کی آواز کرنے لگیں۔

بشٹا پوئے رودھر کچ ہاڑا۔ برشئے کبہوں اپل بہو چھاڑا
برش دھوری کینہسی اندھیارا۔ سوجھ نہ آپن ہاتھ پسارا

وہ کبھی تو وشٹھا (گندا) پیپ، خون بال اور ہڈیاں برساتا تھا اور کبھی بہت سے پتھروں کی بارش کرتا تھا۔ پھر اس نے دھول برسا کر ایسا اندھیرا کر دیا۔ کہ اپنا ہاتھ پسارا بھی نہیں سوجھتا تھا۔

کپی اکلانے مایا دیکھیں۔ سب کر مرن بنا ابہی لیکھیں
کوتک دیکھ رام مسکائے۔ بھئے سبھیت سکل کپی جانے

مایا دیکھ کر بانر فوج دل چھوڑ بیٹھی۔ سبھی سوچنے لگے کہ اس طرح میگھناد کی مایا چلتی رہی۔ تو اس حساب سے تو سب کی موت ہوئی سمجھو۔ یہ تماشہ دیکھ کر شری رام چندر جی مسکرائے۔ انہوں نے جان لیا۔ کہ بانر دل ڈر کے مارے سہم گئے ہیں۔

ایک بان کاٹی سب مایا۔ جمی دن کر ہر تمر نکایا
کرپا درشٹی کپی بھالو بلوکے۔ بھئے پربل رن رہہیں نہ روکے

تب شری رام جی نے ایک ہی بان سے مایا کاٹ ڈالی۔ مانو سورج نے مہا اندھکار کو نشٹ کر دیا ہو۔ پھر انہوں نے بانر اور بھالوؤں پر کرپا درشٹی کی۔ جس سے وہ ایسے پربل ہو گئے۔ کہ لڑائی سے روکنے پر بھی نہیں رکتے تھے۔

آیسُ مانگ رام پہیں انگد آدی کپی ساتھ
لچھمن چلے کرودھ ہوئے بان سراسن ہاتھ

شری رام جی کی آگیا مانگ کر لچھمن جی کرودھ میں بھر کر ہاتھوں میں دھنش بان لئے ہوئے انگد اور دوسرے بانر یودھاؤں کو ساتھ لے کر چلے۔

چھتج نین اُر باہو بسالا۔ ہم گری نبھ تن کچھ ایک لالا
اہاں دسانن سبھٹ پٹھائے۔ نانا استر سستر گہہ دھائے

ان کے لال نیتر ہیں۔ چھاتی چوڑی ہے۔ اور بازو لمبے ہیں۔ ہماچل پربت کے سمان چمکتا ہوا گورے رنگ کا شریر ہے۔ جس میں کچھ لالی بھی ملی ہوئی ہے۔ ادھر راون نے بھی بڑے بڑے یودھا بھیجے۔ جو بہت سے استر سستر لے کر دوڑے۔

بھودھر نکھ بٹپ آیدھ دھاری۔ دھائے کپی جے رام پکاری کو
بھرے سکل جوڑن سن جوری۔ ات ات جے اچھا نہیں تھوری

بانر ہاتھوں میں پہاڑ اور درخت روپی ہتھیار لئے اور تیز ناخنوں سے مسلح ہو کر شری رام چندر جی کی جے پکارتے ہوئے دوڑے۔ بانر اور راکشس ایک سے ایک گتھم گتھا ہو گئے۔ ادھر ادھر دونوں دلوں میں اپنی اپنی فتح کی بڑی زبردست خواہش بنی ہوئی ہے۔

مُٹھکنہہ لاتنہہ دانتنہہ کاٹہیں۔ کپی جے سیل مارنی ڈاٹہیں
مارو مارو دھرو دھرو دھرو مارو۔ سیس توڑ گہہ بھجا اپارو

بانر مکوں اور لاتوں سے مارتے ہیں۔ دانتوں سے کاٹتے ہیں۔ وجے شیل بانر انہیں مار کر پھر ڈانٹتے ہیں۔ مارو۔ مارو، پکڑو۔ پکڑو پکڑ کر مار ڈالو۔ سر توڑ دو۔ اور بازو پکڑ کر اکھاڑ ڈالو۔

اس رو پوری رہی نو کھنڈا۔ دھاوہیں جہاں تہاں رنڈ پرچنڈا
دیکھہیں کوتک نبھ سر برندا۔ کبہونک بسمئے کبہوں اننداا

نو کھنڈوں پر ایسی آواز گونج رہی ہے۔ پرچنڈ دھڑ ادھر ادھر دوڑ رہے ہیں۔ آکاش میں دیوتاؤں کے گروہ یہ لڑائی کا تماشا دیکھ رہے ہیں۔ انہیں کبھی تو دکھ (جب راکشس قابو پاتے ہوئے نظر آئیں) اور کبھی آنند (جب بانروں کا پلڑا بھاری دکھائی دے) ہوتا ہے۔

رودھر گاڑ بھر بھر جمیو اوپر دھور اڑائے تو
جنُ انگار راسنہہ پر مرتک دھوم رہیو چھائے

خون سے گڑھے بھر گئے۔ اور اس پر دھول اڑ اڑ کر پڑ رہی ہے وہ دردناک منظر ایسا ہے۔ مانو انگاروں کے ڈھیر پر موت کا دھواں چھا رہا ہو۔

گھائل بیر براجہیں کیسے۔ کسُمت کنسک کے ترو جیسے
لچھمن میگھناد دوؤ جودھا۔ بھرہیں پرسپر کرائی کرودھا

گھائل ہوئے یودھا پرتھوی پر پڑے ہوئے شوبھا پا رہے ہیں۔ جیسے پھولے ہوئے ٹیسو کے پیڑ ہوں۔ لکشمن اور میگھناد دونوں بہادر طیش میں آ کر ایک دوسرے سے بھڑتے ہیں۔

ایک ہی ایک سکے نہیں جیتی - نسچر چھل بل کرے انیتی
کرودھونت تب بھیؤ انِنتا - بھنجیؤ رتھ سارتھی ترُنتا

ایک دُوسرے کو جیت نہیں سکتا۔ میگھ ناد بہُت داؤ پیچ اور دھرم ودّھ کرنی کرتا ہے۔ تب شری لکشمن جی بہت جوش میں بھر گئے۔ انھوں نے میگھ ناد کے رتھ کو فوراً توڑ ڈالا اور سارتھی کو مار دیا۔

نانا بدھی پرہار کر سیشا - راچھس بھیؤ پران اوسیشا
راون سُت نج من انُومانا - سنکٹھ بھیؤ ہری ہی مم پرانا

لکشمن میگھ ناد پر طرح طرح کے وار کرنے لگے۔ جس سے میگھ ناد قریب المرگ ہو گیا۔ تب میگھ ناد نے اپنے من میں سوچا کہ اب تو میرے پران ہی لے گا۔ بڑا بھاری سنکٹ آن پہنچا۔

بیر گھاتنی چھاڑیسی سانگی - تیج پُنج لچھمن اُر لاگی
مُورچھا بھئی سکتی کے لاگیں - تب چلی گیؤ نکٹ بھے تیاگیں

تب میگھ ناتھ نے ویر گھاتنی (بہادروں کو ہلاک کرنیوالی) شکتی لچھمن پر دے ماری۔ وُہ تیج پُورن شکتی لچھمن جی کی چھاتی میں لگی۔ شکتی کے لگتے ہی لچھمن جی کو مُورچھا آگئی۔ تب میگھ ناد بیدھڑک اُن کے نزدیک چلا گیا۔

میگھ ناد سم کوٹ سہت جودھا رہے اُٹھائیے
جگت آدھار سیش کِمیے اُٹھے چلے کھسیائیے

لچھمن جی کے شریر کو سو کروڑ میگھ ناد کے سمان بلوان یودھا اُٹھانے لگے۔ لیکن جگت کے آدھار سروپ شری لکشمن جی اُن سے کیسے اُٹھائے جاسکتے تھے؟ تب وُہ ہار مان کر شرمندہ ہو کر چلے گئے۔

سنُو گرِجا کرودھ انل جاسُو - جارے بھُون چاری دس آسُو
سک سنگرام جیت کو تاہی - سیوہیں سُر نر اگ جگ جاہی

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سُنو جن کی کرودھ اگنی چودہ لوکوں کو ایک آن میں بھسم کر دیتی ہے۔ اور جن کی سیوا دیوتا منش اور سب جڑ چیتن پرانی کرتے ہیں۔ اُن لکشمن جی کو بھلا سنسار میں کون جیت سکتا ہے۔

یہ کوتوہل جانے سوئی - جا پر کرپا رام کے ہوئی

سندھیا بھئی پھر دُوؤ باہنی - لگے سنبھارن نج نج انی

اِس لیلا کو وہی جان سکتا ہے۔ جس پر کہ شری رام جی کی کرپا ہو۔ شام ہونے پر دونوں طرف کی سینا واپس لوٹ پڑی۔ اور دونوں طرف کے سیناپتی اپنی اپنی سینا کی دیکھ بھال کرنے لگے۔

بیاپک برہم اجیت بھُونیشور - لچھمن کہاں بُوجھ کرُونا کر
تب لگ لے آئیو ہنومانا - اُنج دیکھ پربھو اتی دُکھ مانا

وِیاپک، برہم، اجے، برہمانڈ کے سوامی اور دیا کے بھنڈار شری رام چندر جی نے پوچھا لکشمن کہاں ہے؟ تب تک ہنومان جی اُنہیں اُٹھا کر لے آئے۔ چھوٹے بھائی کو اس مردہ حالت میں دیکھ کر پربھو بہُت ہی دُکھی ہوئے۔

جاموَنت کہہ بید سُشینا - لنکا رہے کو پٹھئی لینا
دھر لگھو رُوپ گئیؤ ہنومنتا - آنیؤ بھون سمیت تُرنتا

جاموَنت نے کہا۔ کہ لنکا میں سُکھین نامی وید رہتا ہے اُس کو یہاں لانے کے لئے کسی کو بھیجنا چاہیئے۔ ہنومان جی چھوٹا رُوپ دھر کر گئے اور سُکھین وید کو سمیت اُس کے گھر کے فوراً ہی اُٹھا لائے۔

رام پدار بند سر نائیو آئے سُشین -
کہا نام گِری اوشدھی جاہو پون سُت لین

سُکھین وید نے آتے ہی شری رام چندر جی کے چرن کملوں میں سر نوایا اور کہا۔ کہ ہے ہنومان! درونا چل پربت پر سے سنجیونی بوٹی لینے جاؤ۔

رام چرن سرسِج اُر راکھی - چلا پربھنجن سُت بل بھاکھی
اُہاں دوُت ایک مرم جنا وا - راون کال نیمی گرہ آوا

شری رام جی کے چرن کملوں کا ہردے میں دھیان کر کے پون کمار ہنومان جی اپنی طاقت کا سب کو یقین دلا کر چلے۔ اُدھر کسی جاسُوس نے راون کو یہ اطلاع پہنچا دی۔ تب راون کال نیمی کے گھر آیا۔

دس مکھ کہا مرم تیہی سُنا - پُنی پُنی کال نیمی سر دُھنا
دیکھت تمہہ ہی نگر جیہیں جارا - تاسُ پنتھ کو روکن پارا

راون نے اُس کو سارا حال کہہ سُنایا۔ کال نیمی سُن کر سر پیٹنے لگا۔ اُس نے راون کو کہا۔ کہ آپ کے دیکھتے دیکھتے جو مہاویر

لنکا کو جلا کر صاف نکل گیا۔ اُس کا راستہ کون روک سکتا ہے ؟

بھج رگھوپتی کرو ہت اپنا۔ چھاڑ ہو نانتھ مرشا جلپنا
نیل کنج تن سندر سیاما۔ ہردے راکھو لوچن ابھیراما

اس لئے شری رگھوناتھ جی کا بھجن کر کے اپنا کلیان کرو۔ ہے ناتھ! جھوٹی بک بک چھوڑ دو۔ آنکھوں کو سکھ دینے والے نیل کمل کے سمان سندر شیام شریر کا اپنے ہردے میں دھیان دھرو۔

میں تیں مور مُوڑھتا تیاگو۔ مہاموہ نسی سُوتت جاگو
کال بیال کر بھچھک جوئی۔ سپنے ہُوں سمر کہ جتئیے سوئی

اہنکار، ممتا، موہ کو تیاگ دو۔ اگیان رُوپی رات میں سو رہے ہو۔ سو جاگ اُٹھو۔ جو کال رُوپی سانپ کو بھی ہڑپ کرنے والا ہے۔ کیا کبھی وہ خواب میں بھی لڑائی میں جیتا جا سکتا ہے ؟

سُن دس کنٹھ رِسان اتی تیہیں من کینہہ بچار
رام دُوت کر مرَوں برو یہ کھل رُت مل بھار

کال نیمی کی اِن باتوں کو سُنکر راون آگ بگولا ہو گیا۔ تب کال نیمی نے من ہی من میں وچار کیا کہ دُشٹ تو مہا پاپوں میں ڈوبا ہُوا ہے۔ اِس لئے اِس کے ہاتھوں سے مرنے کی بجائے تو یہی بہتر ہے۔ کہ شری رام جی کے دُوت کے ہاتھوں مارا جاؤں۔

اس کہہ چلا رچیسی مگ مایا۔ سر مندر بر باگ بنایا
مارُت سُت دیکھا شبھ آشرم۔ مُنی ہی بُوجھ جل پِیُوں جائے شرم

وہ من میں ایسا وچار کر کے چلا۔ اور راستے میں مایا رچائی۔ تالاب مندر اور سندر باغ بنایا۔ ہنومان جی نے سندر آشرم دیکھ کر سوچا کہ مُنی سے پُوچھ کر جل پی لوں۔ جس سے تھکاوٹ دُور ہو جائے

راچھس کپٹ بیش تہنہ سوہا۔ مایا پتی دُوت ہی چہہ موہا
جائے پون سُت نائیو ماتھا۔ لاگ سو کہے رام گُن گاتھا

راکشس وہاں کپٹ سے مُنی کا بھیس بنائے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ مُورکھ اپنی مایا سے مایا کے سوامی شری رام جی کے دُوت کو موہ میں ڈالنا چاہتا تھا۔ پون کمار ہنومان جی نے اُس کے چرنوں میں جا کر سر جھکایا۔ وہ کپٹی شری رام جی کے گنوں کی کتھائیں کہنے لگا۔

ہوت مہا رن راون رام ہیں۔ جتہیں رام نہ سنسیہ یا ہیں

اہاں بھیتیں ہیں دیکھیتوں بھائی۔ گیان درشٹی بل موہی ادھیکائی

وہ بولا۔ راون اور رام میں بڑا گھمسان کا رن پڑا ہے۔ بلا شک وشبہ شری رام جی ہی جیتیں گے۔ میں یہاں بیٹھا ہی سب یدھ کا حال دیکھ رہا ہُوں۔ ہے بھائی! مجھ میں دِویہ درشٹی کی بڑی شکتی ہے۔

ماگا جل تیہیں دینہہ کمنڈل۔ کہہ کپی نہیں اگھاؤں تھوڑیں جل
سر مجن کر آتر آوہُو۔ دِچھا دیتوں گیان جیہیں پاوہُو

ہنومان جی نے اُس سے جل مانگا۔ تو اُس نے کمنڈل دے دیا۔ ہنومان جی نے کہا۔ کہ اتنے تھوڑے جل سے میری پیاس نہیں بجھے گی۔ تب وہ بولا۔ تالاب میں نہا کر فوراً یہاں چلے آؤ میں تب تمہیں گرو منتر دُوں گا۔ جس سے تم گیان کو پراپت کر لو گے۔

سر پیٹھت کپی پد گہا مکری تب اکلان
ماری سو دھر دِویہ تن چلی گگن چڑھ جان

تالاب میں پاؤں رکھتے ہی ایک مچھلی نے ہنومان جی کے پاؤں کو پکڑ لیا۔ تب تو ہنومان جی گھبرائے ہنومان جی نے اُس مچھلی کو مار ڈالا۔ تب وہ دِویہ شریر پا کر بیمان پر چڑھ کر آکاش کو چلی۔

کپی تو درس بھیئوں نشپاپا۔ مِٹا تات مُنی بر کر سراپا
مُنی نہ ہوئے یہ نسیچر گھورا۔ مانہو ستیہ بچن کپی مورا

اُس نے کہا۔ ہے ہنومان! آپ کے درشن سے میں پاپ رہت ہو گئی۔ ہے تات! اُتم شریشٹھ کا شراپ مٹ گیا۔ ہے بانرا یہ مُنی نہیں ہے۔ بلکہ ایک بھیانک راکشس ہے میرا بچن سچ مانو۔

اس کہہ گئی اپچھرا جبہیں۔ نسیچر نکٹ گیئو کپی تبہیں
کہہ کپی مُنی گرو دچھنا لیہہُو۔ پاچھیں ہم ہی منتر تمہہ دیہُو

ایسا کہہ کر وہ اپسرا جو مُنی کے سراپ سے مچھلی بنی ہوئی تھی اپنے اصلی رُوپ کو پا کر چلی گئی۔ اُس وقت ہنومان جی راکشس کال نیمی کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کہ ہے مُنی! پہلے گرو دکشنا لے لیجئے اور پیچھے مجھے گرو منتر دیجئے۔

سر لنگور لپیٹ پچھارا۔ نج تن پرگٹیسی مرتی بارا
رام رام کہہ چھاڑ یسی پراتا۔ سُن من ہرش چلیو ہنوماتا

ہنومان جی نے اُس کے سر کو اپنی پُونچھ میں لپیٹ کر اُسے مار دیا۔ مرتے وقت اُس نے اپنا اصلی راکشس رُوپ پرگٹ

کیا۔ اور رام رام کہہ کر پران تیاگ دیئے۔ اُس کے منہ سے رام رام کا شبد سُن کر ہنومان جی بہت پرسن ہوئے۔ اور آگے چل پڑے

دیکھا سیل نہ اوشدھ چینہا۔ سہسا کپی اُپار گری لینہا
گہہ گری نسی نبھ دھاون بھیو۔ اودھ پُری اوپر کپی گیئو

ہنومان جی دروناچل پربت پر پہنچے۔ لیکن سنجیونی بوٹی کو نہ پہچان سکے۔ تب اُنہوں نے ایک دم پہاڑ کو ہی اکھاڑ لیا۔ پہاڑ کو لے کر ہنومان جی رات کو ہی آکاش مارگ سے دوڑ کر چلے۔ اور ایودھیا پوری کے اوپر پہنچ گئے۔

دیکھا بھرت بسال اتی نسیچر من انومان
بنو پھر سایک مارئیو چاپ سِتروَن لگ تان

بھرت جی نے آکاش میں بہت ہی بڑے بھاری شریر دھاری کو دیکھا۔ تب اُنہوں نے من میں سوچا کہ یہ کوئی راکشس ہے، اُنہوں نے کانوں تک دھنش کو کھینچ کر بنا پھل کا ایک بان مارا۔

پریئو مُور چھہ ہی لاگت سایک۔ سُمرت رام رام رگھونایک
سُن پریہ بچن بھرت تب دھائے۔ کپی سمیپ اتی آتُر آئے

بان لگتے ہی ہنومان جی رام رام کہہ کر بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ رام رام کے پیارے بچنوں کو سُنکر بھرت جی دوڑے اور بڑے بے قرار ہو کر ہنومان جی کے پاس آئے۔

بکل بلوک کپیس اُر لاوا۔ جاگت نہیں بہو بھانت جگاوا
مُکھ ملین من بھیئے دُکھاری۔ کہت بچن بھر لوچن باری

ہنومان جی کو بیاکل دیکھ کر بھرت جی نے اُنہیں چھاتی سے لگا لیا۔ اُنہوں نے بہت طرح سے ہنومان جی کو جگایا۔ لیکن وہ جاگتے نہ تھے۔ تب بھرت جی کا چہرہ اُداس ہو گیا۔ وہ من میں بڑے دُکھی ہوئے۔ اور نیتروں میں آنسو بھر کر یہ بچن بولے۔

جیہیں بدھی رام بمکھ موہی کینہا۔ تیہیں پُنی یہ دارُن دُکھ دینہا
جوں موریں من بچ اُرد کایا۔ پریتی رام پد کمل اماپا

جس بدھاتا نے مجھے شری رام جی سے بیمکھ کیا۔ اُنہوں نے ہی اب یہ پھر ناقابل برداشت دُکھ دیا ہے۔ اگر من بچن اور شریر سے شری رام جی کے چرن کملوں میں میرا نشکام اور سچا پریم ہو۔

تَوں کپی ہوؤ بگت شرم سُولا۔ جوں موپر رگھوپتی انوکولا
سُنت بچن اُٹھ بیٹھ کپیسا۔ کہہ جے جے تی کوسلادھیسا

اور شری رگھوناتھ جی مجھ پر پرسن ہوں۔ تو یہ بانر پیڑا سے رہت ہو کر تازہ دم ہو جائے۔ یہ بچن سُنکر ہنومان جی اودھ پتی شری رام چندر جی کی جے ہو۔ جے ہو۔ کہتے ہوئے اُٹھ بیٹھے۔

لینہہ کپی ہی اُر لائے پلکت تن لوچن سجل
پریتی نہ ہردے سمائے سُمر رام رگھوکل تلک

بھرت جی نے ہنومان جی کو چھاتی سے لگا لیا۔ اُن کا شریر پریم کے مارے پُلکت ہو گیا اور آنکھوں میں آنند کے آنسو چھلک پڑے۔ شری رگھوناتھ جی کا سمرن کر کے بھرت جی کے ہردے میں پریم اُچھل اُچھل پڑتا تھا۔

تات کُشل کہو سُکھ ندھان کی۔ سہت انُج اُرو مات جانکی
کپی سب چرت سماس بکھانے۔ بھیئے دُکھی من مہہ پچھتانے

بھرت جی بولے۔ ہے تات! لکشمن جی اور جانکی جی سمیت سُکھ ندھان شری رام چندر جی کی کُشل کہو۔ شری ہنومان جی نے سب حال مختصراً کہہ سُنایا۔ بھرت جی سُنکر بہت دُکھی ہوئے اور من ہی من پچھتانے لگے۔

اہہ دَیو میں کت جگ جائیوں۔ پربھو کے ایکہو کاج نہ آئیوں
جانِ کو اوسر من دھر دھیرا۔ پُنی کپی سن بولے بل بیرا

ہا دیو! میں جگت میں دیرتھا ہی پیدا ہوا۔ جو پربھو شری رام جی کے ایک بھی کام نہ آیا۔ پھر رونے دھونے کا وقت نہ جان کر من میں دھیرج دھر کر مہابلوان بھرت جی بولے۔

تات گہرُ ہوئیہی توہی جاتا۔ کاج نسائیہی ہوت پربھاتا
چڑھ مم سایک سیل سمیتا۔ پٹھوؤں توہی جہہ کرپانکیتا

ہے تات! تمہیں جانے میں دیر ہو جائے گی۔ اور سورج نکلتے ہی کام بگڑ جائے گا۔ اس لئے تم پربت سمیت میرے بان پر چڑھ جاؤ۔ میں تمہیں کرپا کے دھام شری رام جی کے پاس پہنچائے دیتا ہوں۔

سُن کپی من اُپجا ابھیمانا۔ موریں بھار چلیہی کمی بانا
رام پربھاو بچار بہوری۔ بندی چرن کہہ کپی کر جوری

بھرت جی کی یہ بات سُنکر ہنومان جی کے من میں ابھیمان
پیدا ہُوا کہ میرے بوجھ سے یہ بان بھلا کیسے چلے گا؟ لیکن پھر شری
رام جی کی مہما کا وچار کر کے انہوں نے بھرت جی کی چرن بندنا کر
کے ہاتھ جوڑ کر یہ بچن کہے۔

تو پرتاپ اُر راکھ پربھو جیہوں ناتھ تُرنت
اَس کہہ آیس پائے پد بندی چلیو ہنومنت

ہے ناتھ! ہے پربھو! میں آپ کے پرتاپ کا ہردے
میں دھیان دھر کر فوراً چلا جاؤں گا۔ ایسا کہہ کر اور بھرت جی سے
آگیا پا کر اُن کی چرن بندنا کر کے ہنومان جی چلے۔

اُہاں رام لچھمن ہی نہاری۔ بولے بچن مُنج انوسُاری
ادھ رات گئی کپی نہیں آیو۔ رام اُٹھائے انُج اُر لائیو

اُدھر لچھمن جی کو دیکھ کر شری رام جی سادھارن منشوں کی
طرح بچن بولے۔ آدھی رات گزر گئی۔ ابھی تک ہنومان جی نہیں
آئے۔ یہ کہہ کر شری رام چندر جی نے چھوٹے بھائی لکشمن کو
اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔

سکہو نہ دُکھت دیکھ موہی کاؤ۔ بندھو سدا تو مردل سبھاؤ
مم ہِت لاگ تجیہو پت ماتا۔ سہیہو بپن ہم آتپ باتا

اور بولے۔ ہے بھائی! تم مجھے کبھی دُکھی نہ دیکھ سکتے
تھے۔ تمہارا بڑا ہی کومل سبھاؤ تھا۔ میرے سُکھ کے لئے تم
نے ماتا پتا کو چھوڑا اور بن میں جاڑا گرمی اور ہوا سب کچھ
برداشت کیا۔

سو انوراگ کہاں اب بھائی۔ اُٹھہو نہ سُن مم بچن بکلائی
جوں جنتیو بن بندھو بچھوہو۔ پِتا بچن منتیو نہیں اوہو

ہے بھائی! اب وہ پریم کہاں گیا؟ جو میرے دُکھ بھرے
بچنوں کو سُنکر اُٹھتے نہیں۔ اگر مجھے پہلے ہی سے پتہ ہوتا کہ بن
میں بھائی کا بچھوڑا ہوگا۔ تو میں پتا کے بچنوں کو کبھی نہ مانتا۔

سُت بِت ناری بھون پریوارا۔ ہوہیں جاہیں جگ بارہیں بارا
اس بچار جیہ جاگہو تاتا۔ ملے نہ جگت سہودر بھراتا

پتر، دھن، استری، گھر، پریوار یہ بار بار سنسار
میں ہوتے ہیں اور جاتے ہیں۔ لیکن دُنیا میں ماں جائے
بھائی نہیں ملتے۔ ہردے میں ایسا وچار کر ہے تات! جاگو۔

جتھا پنکھ بنو کھگ اتی دینا۔ منی بنو پھنی کری بر کر ہینا
اس مم جیون بندھو بنو توہی۔ جوں جڑ دیو جیاوے موہی

جیسے پروں کے بغیر پنچھی، منی کے بغیر سانپ اور
سونڈ کے بغیر ہاتھی بہت ہی دین دُکھی اور بے بس ہو جاتے ہیں
ہے بھائی! اگر مورکھ قسمت مجھے بھی زندہ رکھے تو تمہارے
بغیر میرا جیون بھی ویسا ہی دردناک ہوگا۔

جیہوں اودھ کون مُنہہ لائی۔ ناری ہیتو پریہ بھائی گنوائی
برو اپجس سہتیوں جگ ماہیں۔ ناری ہانی بسیش چھت ناہیں

استری کے لئے پیارے بھائی کو کھو کر میں اودھ پوری
میں کون سا منہ لے کر جاؤں گا؟ ہے بھائی! میں سے تو سیتا
جی کے چھن جانے کی بدنامی سہن کرنا میرے لئے کہیں اچھا
اور آسان تھا۔ کیوں کہ استری کے چھن جانے کی ہانی تمہارے
جُدا ہو جانے کی ہانی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔

اب اپ لوک سوک سُت تورا۔ سہہ ہی نٹھر کٹھور اُر مورا
نج جننی کے ایک کمارا۔ تات تاسُ تمہ پران ادھارا

ہے بھائی! میرا بے رحم اور کٹھور ہردہ یہ بدنامی اور تمہارے
دیوگ کا دُکھ دونوں ہی سہن کرے گا۔ لیکن ہے تات! تم اپنی ماتا
کے ایک ہی پُتر اور پران آدھار ہو۔

سونپیسی موہی تمہہ گہہ پانی۔ سب بدھی سکھد پرم ہت جانی
اُتر کاہ دیہوں تیہی جائی۔ اُٹھ کن موہی سکھاوہو بھائی

سب پرکار سے مجھے سُکھ دینے والا اور میری بہت ہی بھلائی
کا خیال کر کے اُنہوں نے تیرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سونپا تھا۔ میں اب جا
کر انہیں کیا جواب دوں گا۔ ہے بھائی! تم اٹھ کر مجھے کیوں نہیں
سمجھاتے۔

بہو بدھی سوچت سوچ بموچن۔ سروت سلل راجیو دل لوچن
اُما ایک اکھنڈ رگھورائی۔ نر گتی بھگت کرپال دیکھائی

جن کا سمرن کر کے سب چنتا دُور ہو جاتی ہے۔ وہ چنتا
کو چھڑانے والے پربھو بہت طرح سے سوچ کر رہے ہیں۔ ان
کے کمل کی پنکھڑیوں کے سمان سُندر نیتروں سے شوک کے

آنسوؤں کی دھارا بہہ رہی ہے۔ شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! شری رگھوناتھ جی ایک واحد اور اکھنڈ ہیں۔ بھگت پر کرپا کرنے والے بھگوان نے لیلا کر کے منش کی حالت دکھلائی ہے۔

پربھو پرلاپ سُن کان بکل بھئے بانر نکر
آئے گیئو ہنومان جمے کرونا مہنہ بیر رس

پربھو کے لیلا ماتو سے کئے گئے ورلاپ کو کانوں سے سُنکر بانر دل ویاکل ہو گئے۔ اتنے میں ہنومان جی آپہنچے۔ مانو رس اور ویا متے پرسنگ میں ویرتا کا پرسنگ آ گیا ہو۔

ہرکھ رام بھینٹیو ہنومانا۔ اتی کرتگیہ پربھو پرم سُجانا
تُرت بید تب کینہہ اُپائی۔ اُٹھ بیٹھے لچھمن ہرشائی

شری رام جی پرسن ہو کر ہنومان جی کو گلے لگا کر ملے۔ پربھو پرم چتُر اور بہت ہی احسان مند ہیں۔ تب فوراً ہی سُکھین وید نے دوائی تیار کر کے لکشمن جی کو پلائی۔ وہ فوراً ہی پرسن ہو کر اُٹھ بیٹھے۔

ہردے لائی پربھو بھینٹیو بھراتا۔ ہرشے سکل بھالو کپی براتا
کپی پنی بید تہاں پہنچاوا۔ جیہی بدھی تبہیں تاہی لے آوا

پربھو شری رام جی لکشمن جی کو چھاتی سے لگا کر ملے۔ بھالو اور بانروں کے دل سب پرسن ہو گئے۔ پھر ہنومان جی جس طرح پہلے سکھین وید کو لنکا سے لائے تھے۔ اُسی پرکار اُسے وہاں پہنچا آئے۔

یہ برتانت دسانن سُنیو۔ اتی بشاد پُنی پُنی سر دھُنیو
بیاکل کنبھ کرن پہیں آوا۔ ببید جتن کر تاہی جگاوا

یہ سماچار جب راون نے سُنا۔ تو وہ کلیش کے مارے بار بار سر پیٹنے لگا۔ وہ گھبرایا ہوا کنبھ کرن کے پاس آیا۔ اور بہت سے اُپائے کر کے اُس نے اس کو نیند سے جگایا۔

جاگا نسیچر دیکھئے کیسا۔ مانہوں کال دیہہ دھر بیسا
کنبھ کرن بوجھا کہو بھائی۔ کاہے تو مُکھ رہے سُکھائی

کنبھ کرن اُٹھ بیٹھا۔ وہ ایسا دکھائی دیتا ہے۔ مانو کال مجسّم روپ ہو کر بیٹھا ہو۔ کنبھ کرن نے راون سے پوچھا۔ کہو بھائی۔ تمہارے مُکھ کیوں سوکھ رہے ہیں۔

کتھا کہی سب تیہیں ابھیمانی۔ جیہی پرکار سیتا ہر آنی
تات کپنہہ سب نسیچر مارے۔ مہا مہا یودھا سنگھارے

ابھیمانی راون نے سیتا جی کے ہرن سے لے کر اب تک کی ساری کتھا کہہ کر سُنائی۔ اور کہا۔ ہے تات! بانروں نے سب راکشس مار ڈالے۔ بڑے بڑے مکھیا یودھاؤں کو بھی ہلاک کر دیا۔

دُرمکھ سُر رپو منج اہاری۔ بھٹ اتی کایہ اکمپن بھاری
اپر مہودر آدک بیرا۔ پرے سمر مہی سب رن دھیرا

دُرمکھ، دیوانتک، نرانتک، اتی کایا۔ اکمپن اور مہودر وغیرہ مشہور مشہور ویر سبھی یدھ میں کام آ چکے ہیں۔

سُن دسکندھر بچن تب کنبھ کرن بلکھان
جگدمبا ہر آنی اب سٹھ چاہت کلیان

تب راون کے بچن سُنکر کنبھ کرن تڑپ کر بولا۔ ارے مُورکھ! جگت ماتا جانکی جی کو چھین کر اب تو اپنی بھلائی چاہتا ہے۔

بھل نہ کینہہ تیں نسیچر ناہا۔ اب موہی آئے جگایہی کاہا
اجہوں تات تیاگ ابھیمانا۔ بھجہو رام ہوئیہی کلیانا

ہے راکشس راج! تم نے اچھا نہیں کیا۔ اب مجھے جگانے سے کیا مطلب؟ ہے تات! اب بھی ابھیمان چھوڑ کر شری رام جی کا بھجن کرو۔ بس اسی میں تمہارا کلیان ہے۔

ہیں دس سیس منج رگھونایک۔ جاکے ہنومان سے پایک
اہہ بند ھُو تیں کینہہ کھوٹائی۔ پرتھمیں موہی نہ سنائے ہی آئی

ہے دس مُکھ! جن کے ہنومان جیسے سیوک ہیں۔ وہ رگھوناتھ جی کیا منش ہیں؟ ہائے بھراتا! تو نے بہت بُرا کیا۔ پہلے ہی آ کر یہ سارا حال مجھے کیوں نہ بتایا؟

کینہہ تیہو پربھو برودھ تیہی دیو ک سیو برنچی سُر جاکے سیوک
نارد مُنی موہی گیان جو کہا۔ کہتیو تو ہی سمے نرہا

ہے سوامی! تم نے اُس پرم دیوتا سے دشمنی سہیڑی ہے جس کے شیو برہما آدی دیوتا سیوک ہیں۔ نارد مُنی نے مجھے جو گیان کہا تھا۔ وہ میں تجھے سُناتا۔ لیکن اب تو وقت ہی ہاتھ سے نکل گیا۔

اب بھَرانک بھینٹ موہی بھائی ۔ لوچن سُپھل کروں میں جائی
سیام گات سرسیرُوہ لوچن ۔ دیکھوں جائے تاپ ترے موچن

ہے بھائی! اب تو آخری بار مجھ سے بغلگیر ہو کر مِل لے ۔ میں جا کر اپنے نینتر سپھل کروں تینوں تاپوں کو چھڑانے والے شیام شریر کمل نیتر بھگوان شری رام جی کے جا کر درشن کروں ۔

رام رُوپ گن سمِرت مگن بھئیو چھِن ایک ٭
راون مانگیئو کوٹ گھٹ مد اُرو مہش انیک ٭

شری رام جی کے رُوپ اور گنوں کا سمرن کر کے وہ پل بھر کے لئے اُن کے پریم میں مگن ہو گیا۔ پھر اُس نے راون سے کروڑوں شراب کے بھرے ہوئے گھڑے اور بے شمار بھینسے منگوائے۔

مہش کھائے کر مدرا پانا ۔ گرجا بجر اگھات سمانا ٭
کنبھ کرن دُرمد رن رنگا ۔ چلا دُرگ تج سین نہ سنگا

بھینسے کھا کر اور شراب پی کر وہ بجلی کے سمان کڑکا۔ وہ لڑائی کے نشے میں بدمست ہو کر قلعہ چھوڑ کر چلا۔ اُس کے ساتھ فوج نہ تھی۔

دیکھ بھبھیشن آگیں آئیو ۔ پریئو چرن نج نام سُنائیو ٭
انج اُٹھائے ہردہ تیہی لائیو ۔ رگھوپتی بھگت جان من بھائیو

کنبھ کرن کو دیکھ کر بھبھیشن جی آگے آئے اپنا نام بتلا کر وہ اُن کے چرنوں پر گر پڑے۔ چھوٹے بھائی کو اُٹھا کر کنبھ کرن نے چھاتی سے لگا لیا اور شری رگھوناتھ کا بھگت جان کر وہ اُن پر بہت پرسن ہوئے۔

تات لات راون موہی مارا ۔ کہت پرم ہت منتر بچارا ٭
تیہیں گلانی رگھوپتی پہیں آئیوں ۔ دیکھ دین پربھو کے من بھائیوں

ہے تات! میں نے راون کو نیک صلاح دی تھی۔ لیکن اُس نے میرے لات ماری۔ اُسی ہانی کے مارے میں شری رگھوناتھ جی کے پاس آیا۔ مجھے دین دُکھی دیکھ کر پربھو مجھ پر بہت پرسن ہوئے۔

سُنو سُت بھئیو کال بس راون ۔ سو کہ مان اب پرم سکھاون
دھنیہ دھنیہ تیں دھنیہ بھبھیشن ۔ بھئے ہو تات نسیچر کُل بھوشن

کنبھ کرن نے کہا۔ ہے بیٹا! راون تو کال کے وش ہو گیا ہے۔ وہ اب کسی کی نصیحت کیا مانے گا (ارتھات اُس کے سر پر موت ناچ رہی ہے اس لئے اگر کوئی اُسے بھلے کی بات کہتا ہے۔ تو وہ اُسے بُری معلوم ہوتی ہے) ہے بھبھیشن! تو دھنیہ ہے۔ دھنیہ ہے۔ ہے تات! تو راکشس کُل کا سرتاج ہو گیا۔

بندھو بنس تیں کینہہ اُجاگر ۔ بھجیہو رام سوبھا سکھ ساگر ٭

ہے بھائی! تُو نے اپنے کُل کو چار چاند لگا دیئے۔ جو شوبھا اور سُکھ کے سمندر شری رام جی کے بھجن میں لگ گیا۔

بچن کرم من کپٹ تج بھجیہو رام رن دھیر ٭
جاہو نہ نج پر سُوجھ موہی بھئیوں کال بس بیر

من بچن اور کرم سے کپٹ چھوڑ کر رن دھیر شری رام جی کا بھجن کرو۔ ہے بھائی! اب تم چلے جاؤ۔ میں کال کے وش ہوں۔ مجھے اپنا پرایا اس وقت کچھ نہیں سوجھتا۔

بندھو بچن سُن چلا بھبھیشن ۔ آئیو جہاں ترے لوک بھوشن
ناتھ بھودھر آکار سریرا ۔ کنبھ کرن آوت رن دھیرا ٭

بھائی کے بچن سُن کر بھبھیشن جی لوٹ گئے۔ تینوں لوکوں کے سرتاج شری رام چندر جی کے پاس آ کر اُنہوں نے کہا۔ ہے ناتھ! پربت کے سمان وکرال شریر والا لڑاکا ویر کنبھ کرن آ رہا ہے۔

ایتنا کپنہہ سُنا جب کانا ۔ کلِکلائے دھائے بلوانا ٭
لئے اُٹھائے بِٹپ اُدو بھودھر ۔ کٹکٹا تے ڈارہیں تا اُوپر ٭

بانروں نے جب کنبھ کرن کے آنے کی خبر سُنی تو وہ سب بانر یودھا پرسن ہو کر دوڑے۔ درخت اور پہاڑ اُنہوں نے اکھاڑ کر اُٹھا لئے اور کرودھ سے دانت پیس کر کنبھ کرن کے اُوپر پھینکنے لگے۔

کوٹ کوٹ گری سکھر پرہارا ۔ کریں بھالو کپی ایک ایک بارا
مُڑیئو مُن تن ٹریئو نہ ٹاریئو ۔ جمِے گج ارک پھلن کو ماریئو

ریچھ اور بانروں نے ایک ساتھ ہی کروڑوں پہاڑوں کے شکھروں (تودوں) کو کنبھ کرن پر پھینکا۔ لیکن کروڑوں واروں سے نہ تو من میں وہ ذرا گھبرایا اور نہ ہی شریر سے ڈگمگایا۔ وہ بانر اور بھالوؤں کے واروں کو کچھ بھی خیال میں نہ لاتے ہوئے برابر بڑھا چلا آ رہا ہے۔ جیسے کہ سونڈ مکھی پھُولوں کی مار سے مست ہاتھی پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔

تب مارُت سُت مُشٹِکا ہنیو ۔ پریئو دھرنی بیاکُل سر دھُنیو ٭
پُنی اُٹھ تیہیں مارئیہ ہنومنتا ۔ گھُرمِت بھُوتل پریئو ترُنتا ٭

تب ہنومان جی نے کنبھ کرن کے ایک زور سے گھونسا مارا۔ جس سے دیاکُل ہو کر وہ پرتھوی پر گر پڑا۔ پھر کنبھ کرن نے سنبھل کر ہنومان جی کو مارا۔

ہنومان جی چپ کر کھا کر زمین پر گر پڑے۔

بنگی نل نیل ہی انفی پچھارے سی۔ جسنہ نہنہ ٹپک ٹپک مارے سی
چلی بلی مکھ سین پرائی۔ انی بجے ترسیت نہ کوؤ سمو ہائی

پھر اُس نے نل نیل کو بھی دھرتی پر دے مارا۔ اور دوسرے بے شمار باز اور بھالو یودھاؤں کو ٹپک ٹپک کر زمین پر گرا دیا۔ باز فوج بھاگ چلی۔ اُس کے ہیبت کے مارے سب ڈر گئے۔ کوئی سامنے نہیں ٹھہرتا۔

انگد آدی کپی مورچھت کر سمیت سگریو
کانکھ داب کپی راج کہنہ چلا امت بل سینو

بے حد بلوان کنبھ کرن نے سگریو سمیت انگد وغیرہ باز یودھاؤں کو مورچھت کر دیا۔ اور پھر سگریو کو اپنی بغل میں دبا کر وہ لنکا کو چلا۔

اُما کرت رگھو پتی نر لیلا۔ کھیلت گرڑ جے اہی گن میلا
بھرکٹی بھنگ جو کال ہی کھائی۔ تاہی کہ سوہے ایسی لرائی

شو جی کہتے ہیں۔ اے پاربتی! شری رگھو ناتھ جی ویسے ہی منش لیلا کر رہے ہیں۔ جیسے کہ گرڑ سانپوں کی ٹولیوں میں مل کر کھیلتا ہو۔ جو بھگوان اپنی جنبش آبرو (بھلوں کے اشارے ماتر) سے کال کو بھی ڈکار جاتے ہیں۔ انہیں کہیں ایسی لڑائی شوبھا دیتی ہے۔

جگ پاونی کیرتی بستریہیں۔ گائے گائے بھو ندھی نر تریہیں
مورچھا گئی مارت سُت جاگا۔ سگریو ہی تب کھوجن لاگا

بھگوان اس طرح نر لیلا کر کے سنسار کو پوتر کرنے والی اپنی کیرتی (بڑائی) پھیلاتے ہیں۔ جس کو گا گا کر منش سنسار ساگر سے پار اُتر جائیں گے۔ ہنومان جی کی مورچھا کھل گئی۔ جاگ کر وہ سگریو کو ڈھونڈنے لگے۔

سگریوہو کے مورچھا بیتی۔ نبک گیو تیہی مرتک پرتیتی
کاٹے سی دسن ناسکا کانا۔ گرج اکاش چلیو تیہیں جانا

سگریو کی بھی مورچھا کھل گئی۔ کنبھ کرن نے تو انہیں مرا ہوا ہی جانا تھا۔ موقع پا کر بغل سے کود گئے۔ انہوں نے اپنے دانتوں سے کنبھ کرن کی ناک اور کان کاٹ ڈالے۔ تب گرج کر آکاش کو چلے۔ تب کنبھ کرن نے جانا۔

گہیو چرن گہہ بھومی پچھارا۔ انی لاگھو اُٹھ پنی تیہی مارا
پنی آیسو پربھو پہیں بلوانا۔ جے تی جے جے کر پاندھانا

اُس نے سگریو کے پاؤں پکڑ کر اُسے زمین پر پٹک دیا۔ بڑی پھرتی سے اُٹھ کر سگریو نے اُس کو پھر مارا۔ تب بلوان سگریو پربھو کے پاس آئے اور بولے۔ کرپا ندھان پربھو کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔

ناک کان کاٹے جیہہ جانی۔ پھر اکرودھ کر بھئی من گلانی
سہج بھیم پنی پو شرتی ناسا۔ دیکھت کپی دل اپجی تراسا

جب کنبھ کرن نے اپنے ناک اور کان کٹے ہوئے دیکھے۔ تو وہ بڑا کھسیانہ ہوا۔ اور غصے میں بھر کر پھر باز سینا کی طرف لوٹا۔ ایک تو اُس کی شکل قدرتی ہی ڈراونی تھی۔ لیکن ناک اور کان کٹ جانے سے تو وہ بہت ہی ڈراونی شکل کا ہو گیا۔ جس کو دیکھ کر باز دل ڈر کے مارے سہم گئے۔

جے جے جے رگھو بنس منی دھائے کپی دے ہو
ایک ہی بار تاسُ پر چھاڑ نہہ گری تر و جوہ

رگھو کل کے سرتاج شری رام جی کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔ ایسا پکار کر ہو ہو کر کے باز دوڑے۔ اور سب نے ایک ہی ساتھ اُس پر بہت سے پہاڑوں کے شکھروں اور درختوں کو اکھاڑ کر گرایا۔

کنبھ کرن رن رنگ برودھا۔ سنمکھ چلا کال جن کرودھا
کوٹ کوٹ کپی دھر دھر کھائی۔ جن ٹیڈی گری گہاں سمائی

لڑائی کے نشے میں بدمست کنبھ کرن باز سینا کے مقابلے کے لئے یوں بڑھا۔ مانو غیظ میں آکر خود کال ہی بڑھا چلا آ رہا ہے۔ وہ کروڑ کروڑ بانروں کو ایک ساتھ ہی پکڑ پکڑ کر کھانے لگا۔ باز اُس کے کرال مکھ میں ایسے گھس رہے ہیں مانو پربت کی گپھا میں ٹڈیاں گھس رہی ہوں۔

کوٹنہہ گہہ شریر برسن مروا۔ کوٹنہہ میج ملو ہی گردا
مکھ ناس شروننہہ کیں باٹا۔ نسبر پرا ہیں بھالو کپی ٹھاٹا

کروڑوں بانروں کو پکڑ کر اُس نے شریر سے ہی مسل دیا۔ کروڑوں کو ہاتھوں سے بھینچ کر دھرتی کی خاک میں ملا دیا۔ پیٹ میں گئے ہوئے بانر اور بھالو اُس کے منہ ناک اور کانوں کے چھیدوں سے نکل نکل کر بھاگ رہے ہیں۔

رن مد مت نساچر درپا۔ بسو گرسہی جن ایہی بدھی اَرپا
مرے سبھٹ سب پھر ہیں پھیرے۔ سوجھ نہ نین سنہیں نہیں ٹیرے

لڑائی کے نشے میں بدمست راکشس اس طرح اپھیمان سے گر جا۔ مانو بدھاتا نے سارا سنسار ہی اُس کے کھانے کے لئے ارپن کر دیا ہو۔ سب یودھا بھاگ گئے۔ وہ لوگ ...

نہیں ٹوٹتے۔ اُنہیں آنکھوں سے کچھ سُجھائی نہیں پڑتا۔ اور نہ ہی پکارنے پر کانوں سے سُنتے ہیں۔

کُنبھ کرن کپی فوج بِڈاری۔ سُن دھائی رجنی چر دھاری ۲
دیکھ رام بِکل کٹکائی ۲ - رِپو انیک نانا بِدھی آئی

کُنبھ کرن نے بانر فوج کو تتر بتر کر دیا۔ یہ سُن کر راکشس فوج بھی چڑھ دوڑی۔ شری رام چندر جی نے جب دیکھا۔ کہ بانر سینا حوصلہ چھوڑ بیٹھی ہے۔ اور دُشمن کی بھانت بھانت کی فوج چڑھ دوڑی ہے

سنو سُگریو بِبھیشن انج سنبھار ہُو سین
میں دیکھوں کھل بل دل ہی بولے راجیونین

تب کمل نیتر شری رام چندر جی بولے۔ ہے سُگریو بِبھیشن اور لکشمن! سنو۔ میں تو دُشٹ کُنبھ کرن سے طاقت آزمائی کرتا ہوں اور تم سب مل کر راکشس فوج کو سنبھالو۔

کر سارنگ ساج کٹی بھاتھا۔ اری دل دلن چلے رگھوناتھا
پرتھم کینہہ پربھو دھنش ٹنکورا۔ رِپو دل بدھر بھئیو سُن سورا

ہاتھوں میں شارنگ دھنش اور کمر میں ترکش کس کر شری رگھوناتھ جی دُشمن دل کو کچلنے چلے۔ پربھو نے پہلے تو دھنش کا ٹنکار کیا۔ جس کی ڈراؤنی آواز سُنتے ہی راکشس دل بہرہ ہو گیا۔

ستیہ سندھ چھانڑے سر لچھا۔ کال سرپ جنُ چلے سپچھا
جہہ تہہ چلے بِپُل ناراچا۔ لگے کٹن بھٹ بِکٹ پِساچا

ستیہ بنت دھاری شری رام چندر جی نے ایک لاکھ بان چھوڑے وُہ بان ایسے چلے مانو پنکھ دار کال رُوپی سانپ چلے ہوں۔ اِدھر اُدھر بہت سے بان چھوٹے۔ جس سے مہا وکٹ راکشس دل کے یودھا کٹنے لگے۔

کٹہِں چرن اُر سِر بھج دنڈا۔ بہُتک بیر ہوہِں ست کھنڈا
گھُرم گھُرم گھائل مہی پرہیں۔ اُٹھ سنبھار سُبھٹ پُنی لرہیں

اُن کے پاؤں، چھاتی، سر اور لمبے بازو کٹ رہے ہیں۔ بہت سے بہادروں کے سو سو ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ زخمی ہو کر یودھا چکرا چکرا کر زمین پر گر رہے ہیں۔ اُن میں سے شریشٹھ یودھا پھر سنبھل کر اُٹھتے اور لڑتے ہیں۔

لاگت بان جلد جمی گاجہیں۔ بہُتک دیکھ کٹھن سر بھاجہیں
رُنڈ پرچنڈ مُنڈ بنو دھاوہیں۔ دھرُ دھرُ مارُ مارُ دھُنی گاوہیں

بان لگتے ہی وُہ بادل کی طرح گرجتے ہیں۔ بہت سے تو کٹھن بانوں کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں۔ بنا سر کے پرچنڈ دھڑ دوڑ رہے ہیں۔ اور پکڑ لو۔ پکڑ لو، مارو، مارو کا شبد کرتے ہوئے چلا رہے ہیں۔

چھن مہہ پربھو کے سائکنہہ کاٹے بِکٹ پِساچ
پُنی رگھوبیر نشنگ مہہ پربسے سب ناراچ

چھن بھر میں ہی پربھو کے بانوں نے راکشسوں کو کاٹ کر گرا دیا۔ پھر وُہ سبھی بان لوٹ کر شری رام جی کے ترکش میں گھس گئے

کُنبھ کرن مَن دیکھ بِچاری۔ ہتی چھن ماجھ نسا چر دھاری
بھا اتی کرودھ مہابل بیرا۔ کیو مرگ نایک ناد گمبھیرا

کُنبھ کرن نے من میں وِچار کر کے دیکھا کہ چھن بھر میں ہی شری رام چندر جی نے راکشس سینا کو مار ڈالا۔ تب وُہ مہا بلی یودھا غصہ میں آگ بگولا ہو گیا۔ اور دھاڑ کر شیر کے سمان گرجا۔

کوپ مہی دھر لئے اُپاری۔ ڈارے جہہ مرکٹ بھٹ بھاری
آوت دیکھ سیل پربھو بھارے۔ سرنہہ کاٹ رج سم کر ڈارے

وہ کرودھ میں بھر کر پہاڑ اُکھاڑ لایا۔ اور جہاں بھاری بانر یودھا تھے۔ وہاں اُسے گرا دیا۔ شری رام جی نے بڑا بھاری پربت آتے دیکھ کر اُسے اپنے بانوں سے چُور چُور کر کے مٹی بنا کر زمین پر گرا دیا۔

پُنی دھنُ تان کوپ رگھونایک۔ چھانڑے اتی کرال بہو سایک
تن مہُ پربسی نسر سر جاہیں۔ جمی دامنی گھن ماجھ سماہیں

رگھوناتھ جی نے پھر غصے میں بھر کر دھنش کو تان کر بہت سے بھیانک بان چھوڑے وُہ بان کُنبھ کرن کے شریر میں گھس کر ایسے نکل جاتے ہیں۔ جیسے کہ بجلی بادل میں چھپ جاتی ہے۔

سونت سروت سوہ تن کارے۔ جنُ کجّل گری گیر و پنارے
بِکل بلوک بھالو کپی دھائے۔ بِہنسا جبہیں نکٹ کپی آئے

اُس کے کالے شریر سے خون نکلتا ہُوا ایسے شوبھا پا رہا ہے۔ مانو کاجل کے پہاڑ سے لال گیرو کے پرنالے بہہ رہے ہوں۔ اُسے وِیاکُل دیکھ کر بھالو اور بانر دوڑے جب وُہ اُس کے نزدیک آئے۔ تب وُہ ہنسا۔

مہا ناد کر گرجا کوٹ کوٹ گہہ کیس

مہی پٹکے گج راج او سپیتھ کرے دس سیس

اور گھور شبد کرکے گرجا۔ اور کر دڑ کر دڑ بانروں کو پکڑ کر ایراونت ہاتھی کی طرح پٹک پٹک کر زمین پر گرانے لگا۔ اور راون کی قسم کھانے لگا

بھاگے بھالو بلی مکھ جوتھا۔ برک بلوک جمے ہیش برو تھا
چلے بھاگ کپی بھالو بھوانی۔ بلک پکارت آرت بانی

یہ دیکھ کر بانر اور بھالوؤں کے دل ایسے ڈر کر بھاگے جیسے بھیڑیئے کو دیکھ کر بھیڑوں کا جھنڈ بھاگ جاتا ہے۔ شوجی کہتے ہیں۔ ہے بھوانی! بانر اور بھالو چیخ و پکار کرتے بھاگ کھڑے ہوئے۔

یہ نسیچر دکال سم اہئی۔ کپی کل دیس پرن اب چہئی
کرپا باری دھر رام کھراری۔ پاہی پاہی پرنتارتی ہاری

وہ کہنے لگے۔ کہ یہ راکشس یودھا تو قحط کے سمان ہے۔ جو بانر کل روپی دیش میں پڑنا چاہتا ہے ہے کھر کے دشمن شری رام جی ہے کرپا کی بارش برسانے والے رگھو ناتھ جی! ہماری رکھشا کیجئے۔

سکرن بچن سنت بھگوانا۔ چلے سدھار سر آسن بانا
رام سین نج پاچھیں گھالی۔ چلے سکوپ مہابل شالی

اُن کے درد بھرے بچنوں کو سنکر بھگوان شری رام جی دھنش بان سنبھال کر چلے۔ مہابل شالی شری رام جی نے بانر فوج کو اپنے پیچھے کر لیا۔ اور وہ کرودھ میں بھر کر چلے۔

کھینچ دھنش سر ست سندھانے۔ چھوٹے تیر سریر سمانے
لاگت سر دھاوا رس بھرا۔ کدھر ڈگمگت ڈولت دھرا

اُنھوں نے دھنش بان کھینچ کر سو بان مارے وہ بان چھوٹتے ہی کنبھ کرن کے شریر میں گھس گئے۔ بانوں کے لگتے ہی وہ آگ بگولا ہو کر دوڑا۔ اُس کے دوڑنے سے پربت ڈگمگانے لگے اور زمین تھر تھرانے لگی۔

لینہ ایک تہیں سیل اُپاٹی۔ رگھو کل تلک بھجا سوئی کاٹی
دھاوا بام باہو گری دھاری۔ پربھو سوؤ بھجا کاٹ مہی پاری

اُس نے ایک پہاڑی اُکھاڑ لی۔ رگھو کل کے سرتاج شری رام جی نے اُس کا وہ بازو کاٹ ڈالا۔ تب وہ اپنے بائیں بازو میں پہاڑ کو اُٹھا کر دوڑا۔ پربھو شری رام جی نے وہ بازو بھی کاٹ کر زمین پر ڈال دیا

کاٹیں بھجا سوہ کھل کیسا۔ پچھ ہین مندر گری جیسا

اُگر بلوکن پربھو ہی بلوکا۔ گرسن چہت مانہوں تریلوکا۔

بازوؤں کے کٹ جانے پر وہ دُشٹ ایسی شوبھا پانے لگا مانو بغیر پروں کے مندراچل پربت ہو۔ اُس نے ڈراؤنی آنکھوں سے پربھو شری رام جی کی طرف دیکھا۔ مانو تینوں لوکوں کو نگل جانا چاہتا ہو

کرچکار گھوراتی دھاوا بدن پسار
گگن سدھ سر تراست ہاہا ہیت پکار

وہ بڑے زور سے چنگھاڑ کر منہ پھیلا کر شری رام جی کی طرف کو لپکا۔ آکاش میں سدھ اور دیوتا ڈر کے مارے ہا! ہا!! ہا!!! اس پرکار پکارنے لگے۔

سبھے دیو کرونا ندھی جانیو۔ شرون پرجنت سراسن تانیو
بسکھ نکر نسیچر مکھ بھر ہیو۔ تدپی مہابل بھومی نہ پریو

دیا ندھان شری رام چندر جی نے دیوتاؤں کو ڈرے ہوئے دیکھا۔ اُنھوں نے دھنش بان کو کان تک کھینچا اور کنبھ کرن کے منہ کو بہت سے بانوں سے بھر دیا۔ تو بھی وہ مہابلی راکشس یودھا دھرتی پر نہ گرا۔

سرنہہ بھرا مکھ سنمکھ دھاوا۔ کال ترون سجیو جن آوا
تب پربھو کوپ تیبر سر لینہا۔ دھرتے بھن تاس سر کینہا

مکھ میں بان بھرے ہوئے ہی وہ پربھو شری رام جی کی طرف دوڑا۔ مانو کال روپی جیتا جاگتا ترکش ہی آ رہا ہو۔ تب پربھو نے غصے میں بھر کر ایک بہت ہی تیکھے بان سے اُس کے سر کو دھڑ سے جدا کر دیا۔

سو سر پرے پربھو سانن آگیں۔ بکل بھبھو جمے پھن منی تیاگیں
دھرنی دھسے دھر دھاوا پرچنڈا۔ تب پربھو کاٹ کینہہ دو کھنڈا

وہ سر راون کے سامنے جا گرا۔ جیسے منی چھن جانے سے سانپ ویاکل ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی کنبھ کرن کے سر کو دیکھ کر راون تڑپ اُٹھا۔ کنبھ کرن کا پرچنڈ دھڑ دوڑا جس سے زمین نیچے کو دھنسنے لگی۔ تب پربھو نے کاٹ کر اُس کے دھڑ کے دو ٹکڑے کر دیئے۔

پرے بھومی جمے نبھ تیں بھو دھر۔ ہیٹھ داب کپی بھالو نساچر
تا مکھ تیج پربھو بدن سماناا۔ سُر منی سبھیں اچنبھو مانا

جیسے آکاش سے پہاڑ گرا ہو۔ ایسے ہی کنبھ کرن کے شریر

کے ٹکڑے کٹ کر پرتھوی پر گرے۔ اُن کے نیچے بہُت سے بھالو باز اور راکشس دب گئے۔ کنبھ کرن کے شریر سے تیج نکل کر پربھو شری رام جی کے مُکھ میں سما گیا۔ یہ دیکھ کر دیوتا اور مُنی لوگوں کو بہت بڑا اچنبھا ہُوا۔

سُر دُندبھیں بجاوہیں ہرشہیں۔ اُستتی کرہیں سُمن بہُہ برشہیں
کرہ بنتی سُر سکل سدھائے۔ تیہی سمے دیورشی آئے

نقارے بجا بجا کر دیوتا خوشیاں مناتے ہیں۔ اور پربھو شری رام کی تعریف کرتے ہوئے پھولوں کی برشا کرتے ہیں۔ بنتی کر کے سب دیوتا چلے گئے۔ اتنے میں دیورشی نارد جی آ گئے۔

گگن اُپر ہری گُن گن گائے۔ رُچر بیر رس پربھو من بھائے
بیگ ہتہو کھل کہہ مُنی گئے۔ رام سمر مہی سوبھت بھئے

آکاش پر سے ہی نارد جی نے پربھو شری رام جی کی بیرتا کے سُندر گُن گائے۔ جسے سُن کر پربھو پرسنّ ہُوئے۔ مُنی یہ کہہ کر چلے گئے۔ کہ جلدی دُشٹ راون کو مار دیجئے۔ اُس وقت شری رام چندر جی یُدھ بھومی میں آ کر شوبھا پانے لگے۔

سنگرام بھُومی براج رگھوپتی اُتُل بل کوسل دھنی
شرم بند مُکھ راجیو لوچن اُرن تن سونت کنی
بھُج جُگل پھیرت سر سراسن بھالُ کپی چہو دیس بنے
کہہ داس تُلسی کہہ نہ سک چھبی سیش جیہی آنن گھنے

لاثانی یودھا اور دھرمتی شری رگھوناتھ جی رن بھُومی میں براج رہے ہیں۔ مُکھ پر پسینے کی بُوندیں ہیں۔ کمل کے سمان نینروں میں کچھ لالی آ گئی ہے۔ شریر پر خون کے قطرے ہیں۔ اپنی دونو بھُجاؤں میں وُہ دھنش بان گھما رہے ہیں۔ اُن کے چاروں طرف ریچھ اور بانر سجے کھڑے ہیں۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ جن کے ہزار مُکھ ہیں۔ ایسے شیش جی بھی پربھو کی اس شوبھا کا ورنن نہیں کر سکتے۔

نسیچر ادھم ملاگر تاہی دینہہ نج دھام
گر بجاتے نر مند متی جے نہ بھجہیں شری رام

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جو کنبھ کرن نیچ راکشس اور پاپوں کی کھان تھا۔ اُسے بھی رام جی نے پرم دھام دے دیا۔ اِس لئے وہ منش بہت ہی مورکھ متی ہیں جو اُن شری رام جی کو نہیں بھجتے۔

دن کے انت پھرے دو دوانی۔ سمر بھئی سُبھٹن شرم گھنی
رام کرپا کپی دل بل باڑھا۔ جیسے ترن پائے لاگ اتی ڈاڑھا

دن ختم ہونے پر دونو کی فوجیں لوٹ پڑیں۔ آج کے یُدھ میں یودھا لوگ بہت ہی تھک گئے۔ لیکن بانر فوج تو شری رام جی کی کرپا سے پھر ترو تازہ ہو گئی۔ اور اُن کا بل بڑھ گیا۔ جس پرکار گھاس پھُوس ڈالنے سے اگنی بہت بڑھ جاتی ہے۔

چھیجہیں نسیچر دن اُرو راتی۔ نج مُکھ کہیں سُکرت جیہی بھانتی
بہُہ بلاپ دسکندھر کرئی۔ بندھو سیس پُنی پُنی اُر دھرئی

جس پرکار اپنے منہ سے اپنے نیک کرموں کی بڑائی کرنے سے نیک کرموں کا بل گھٹتا ہے۔ ویسے ہی راکشس دن رات گھٹتے جاتے ہیں۔ راون بہت ولاپ کر رہا ہے۔ اور بار بار کنبھ کرن کے سر کو اپنی چھاتی سے لگاتا ہے۔

رووہیں ناری ہردے ہت پانی۔ تاسُ تیج بل بپُل بکھانی
میگھ ناد تیہی اوسر آئیو۔ کہہ بہُہ کتھا پتا سمجھائیو

اُس کے تیج اور بل کو یاد کر کے استریاں دو ہتھڑ مار مار کر چھاتی پیٹتی ہیں۔ اتنے میں میگھ ناد آیا۔ اُس نے بہُت سی کتھائیں کہہ کر راون کو سمجھایا۔

دیکھیہو کال موری منُسائی۔ ابہیں بہُت کا کروں بڑائی
اشٹ دیو سے بل رتھ پائیوں۔ سو بل تات نہ توہی دیکھائیوں

وہ کہنے لگا۔ کل کو میری مردانگی کے جوہر دیکھنا۔ ابھی پہلے ہی بہت بڑائی کیا کروں۔ میں نے اپنے اشٹ دیو سے جو بل اور رتھ پایا ہے۔ وہ بل اور رتھ ابھی تک آپ کو بھی میں نے نہیں دکھایا۔

ایہی بدھی جلپت بھیئو بہانا۔ چہُن دوار لاگے کپی نانا
ات کپی بھالو کال سم بیرا۔ اُت رجنی چر اتی رندھیرا

اس پرکار شیخی بگھارتے ہوئے سویرا ہو گیا۔ لنکا کے چاروں دروازوں پر پھر بانر دل ڈٹ گیا۔ ادھر کال کے سمان بہادر یودھا بانر اور بھالو ہیں اور اُدھر رندھیر راکشس ہیں۔

لرہیں سُبھٹ نج نج جے ہیتو۔ برنی نہ جائے سمر کھگ کیتو

دونو طرف کے بہادر اپنی اپنی فتح کے لئے لڑ رہے ہیں۔ ہے گرڑ! اُن کے یُدھ کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔

میگھ ناد مایا مئے رتھ چڑھ گیئو اکاس
گرجیئو اٹہاس کر بھئے کپی کٹکہی تراس

میگھ ناد اُسی مایا مئے رتھ پر چڑھ کر آکاش میں چلا گیا۔ اور بڑے زور سے قہقہہ لگا کر گرجا جس سے بانر سینا ڈر گئی۔

سکتی سُول تروار کرپانا۔ استر سستر کلِس آیدھ تانا ٹو
ڈارسے پرسُ پرگھ پاشانہ۔ لاگیئو برکھتی کرسے بہُ بانا

وُہ شکتی، شُول، تلوار، کرپان وغیرہ استر ششتر اور بجر وغیرہ بہت سے ہتھیار وغیرہ سے بانر سینا پر وار کرنے لگا۔ اور بہت سے بانوں کی بارش کرنے لگا۔

دس دِسی رہے بان نبھ چھائی۔ مانہُوں مگھا میگھ جھر لائی
دھرُ دھرُ مارُ سُنیئے دُھن کانا۔ جو مارے تیہی کوءُ نہ جانا

دسوں طرفوں میں آکاش میں بان چھا گئے۔ مانو مگھا نکھشتر کے بادلوں نے جھڑی لگا دی ہو۔ "پکڑو، پکڑو" "مارو، مارو" کی آوازیں کانوں سے سُنائی دے رہی ہیں۔ پر جو مار رہا ہے۔ وُہ کسی کو نظر نہیں آتا۔

گہہ گری ترُو آکاش کپی دھاوہیں۔ دیکھہیں تیہی نہ دُکھت پھر آوہیں
انگھٹ گھاٹ باٹ گری کندر۔ مایا بل کینہیسی سر پنجر ٹو

پہاڑوں اور درختوں کو لے کر بانر آکاش میں دوڑتے ہیں۔ لیکن اُسے دیکھ نہیں پاتے وُہ پھر دُکھی ہو کر ناکام لوٹ آتے ہیں۔ دشوار گذار گھاٹیوں، راستوں اور پربتوں کی غاروں تک میگھ ناد نے اپنی مایا کی شکتی سے بانوں سے بھر دیا۔

جاہیں کہاں بیاکُل بھئے بندر۔ سُرپتی بندی پرے جنُ سندر
مارُت سُت انگد نل نیلا۔ کینہیسی بِکل سکل بل سیلا

بانر گھبرا گئے۔ کہیں جانے کو راستہ نہیں ملتا۔ مانو پربت اِندر کی قید میں پڑے ہوں۔ ہنومان۔ انگد، نل، نیل وغیرہ سبھی شکھ مُکھ بانر یودھاؤں کو میگھ ناد نے ویاکُل کر دیا۔

پُنی لچھمن سُگریو بِبھیشن۔ سرنہہ مار کینہیسی جرجر تن۔
پُنی رگھوپتی سے جوجھے لاگا۔ سر چھانڑے ہوئے تے لاگہیں ناگا

پھر اُس نے لکشمن جی، سُگریو، ببھیشن کو بان مار کر اُن کے شریروں کو چھلنی کر دیا۔ پھر وُہ شری رگھو ناتھ جی سے لڑنے لگا۔

وُہ جو بان چھوڑتا ہے وُہ سانپ ہو کر پربھو کے شریر میں لگتے ہیں۔

بیال پاس بس بھئے کھراری۔ سُوبس انت ایک ابیکاری
نٹ اِو کپٹ چرِت کرنانا۔ سدا سوتنتر ایک بھگوانا

جو بھگوان سوتنتر (مختار مطلق) اننت، ایک اور نِروِکار ہیں۔ وُہ کھر کے دشمن شری رام چندر جی بھی ناگ پاش (زنجیر) میں بندھ گئے۔ شری رام جی تو سدا سوتنتر اور ادوتیہ (واحد) بھگوان ہیں۔ وُہ مایا دی کی بھانت طرح طرح کی لیلا دِکھا رہے ہیں۔

رن سوبھا لگ پربھُوہی بندھایو۔ ناگ پاس دیونہہ بھئے پایو

یُدھ کی شوبھا بڑھانے کے لئے پربھو شری رام جی نے اپنے کو ناگ پاش میں بندھا لیا۔ پربھو کو ناگ پاش سے بے بس دیکھ کر دیوتا لوگ سہم گئے۔

گرجا جاسُ نام جپ مُنی کاٹہیں بھو پاس
سو کہ بندھ تر آوے بیاپک بِسو نواس

(شو جی کہتے ہیں) ہے پاربتی! جن کا نام جپ کر مُنی سنسار کے جنم مرن کے بندھن کو کاٹ ڈالتے ہیں۔ وُہ سروویاپک اور جگت نواس پربھو شری رام جی کیا کبھی کسی بندھن میں بندھ سکتے ہیں؟

چرِت رام کے سگن بھوانی۔ ترک نہ جاہیں بُدھی بل بانی
اس بچار جے تگیہ براگی۔ رام ہی بھجہیں ترک سب تیاگی

ہے بھوانی! شری رام جی کی سگن لیلاؤں کو بُدھی اور بانی کی شکتی سے ترک وترک (دلیل بازی۔ بحث مباحثہ) کر کے نہیں جانا جا سکتا۔ اور تھات اُن کی لیلا کی مہما بُدھی اور بانی کی شکتی سے باہر ہے۔ وُہ تو کیول شردھا سے ہی سمجھ میں آ سکتی ہے ایسا وچار کر کے تتو دیتا اور ویراگیہ وان پُرش سب ترک وترک کو چھوڑ کر شردھا سے اُن کا بھجن ہی کرتے ہیں۔

بیاکُل کٹک کینہہ گھن نادا۔ پُنی بھا پرگٹ کہے دُر بادا
جاموَنت کہہ کھل رہو ٹھاڑھا۔ سُن کرنا ہی کرودھ اتی باڑھا

میگھ ناد نے بانر سینا کو ویاکُل کر دیا۔ پھر وہ ظاہر ہو گیا اور گالیاں بکنے لگا۔ اس پر جاموَنت نے کہا۔ ارے دُشٹ! کھڑا رہ۔ یہ سُن کر میگھ ناد کو بہت ہی کرودھ چڑھا۔

بوڑجان سٹھ چھپانڑیئوں توہی ۔ لاگے سی اوحِھم پچادے مُہی
اس گہہ ترل ترشول چلائیو ۔ جاموننت گرگہہ ستھ مُٹھ دھائیو
ارے مُوڑھ! ابھی تجھے بوڑھا جان کر چھوڑ رہا تھا۔ اب تو مجھ کو ہی للکارنے لگا ہے، ایسا کہہ کر میگھ ناد نے چمکتا ہوا ترشول چلایا جاموننت اُسی ترشول کو ہاتھ میں لے کر دوڑے۔
مارسی میگھ ناد کے چھاتی ۔ پر اُبھومی گھر مِت مُرگھاتی
پُنی رسان گہہ چرن پھرایئو ۔ مہہ پچاد نج بل دیکھرائیو
اور اُسے میگھ ناد کی چھاتی میں مارا۔ میگھ ناد چکرا کر زمین پر گر پڑا۔ جاموننت نے پھر کرودھ میں بھر کر اُس کے پاؤں پکڑ کر اُسے گھمایا۔ اور زمین پر پٹک کر اُسے اپنا بل دِکھلایا۔
بر پرساد سو مرے نہ مارا۔ تب گہہ پد لنکا پر ڈارا
اِہاں دیو رِشی گرڑ پٹھایو ۔ رام سمیپ سپدِ سو آیئو
لیکن اپنے اشٹ دیو کے پائے ہوئے وردان کے پرتاپ سے وہ مارے نہیں مرتا۔ تب جاموننت نے اُس کے پاؤں پکڑ کر اُسے لنکا پر دے مارا۔ اُدھر دیو رشی نارد جی نے گروڑ جی کو بھیجا۔ وہ فوراً ہی شری رام جی کے پاس پہنچے۔
کھگ پتی سب دھرِ کھائے مایا ناگ برودھ
مایا بِگت بھئے سب ہرشے بانر جُوتھ
پنچھی راج گروڑ جی سب مایا کے سانپوں کے دلوں کو پکڑ کر کھا گئے۔ تب سب بانروں کے جھنڈ مایا سے رہت ہو کر پرسن ہو گئے
گہہ گِری پادپ اپل نکھو دھائے کیس رسائے
چلے تمی چر بکل تر گرڑھ پر چڑھے پرائے
پربت ورِکش، پتھر اور ناخن دھارن کئے بانر اگ بگولا ہو کر دوڑے راکشس بہت ہی ویاکل ہو کر بھاگ گئے۔ اور قلعہ پر چڑھ گئے
میگھ ناد کے مُورچھا جاگی ۔ پت ہی بِلوک لاج اتی لاگی
تُرت گیئو گِری بر کندرا ۔ کروں اجے مکھ اس من دھرا
میگھ ناد کی مورچھا ٹوٹی۔ تب پتا جی کو اپنے سامنے دیکھ کر اُسے بڑی شرم آئی۔ وہ من میں ایسا وچار کر کے کہ یگیہ کر کے میں ایسا بل پراپت کروں کہ مجھے کوئی بھی نہ جیت سکے۔ پربت کی گپھا میں یگیہ کرنے کے

لئے چلا گیا۔
اِہاں بھیشن منتر بچارا ۔ سُنہو ناتھ بل اتُل اُدارا
میگھ ناد مکھ کرے اپاون ۔ کھل مایا وی دیو ستاون
اِدھر بھیشن نے صلاح وچار کر شری رگھو ناتھ جی سے کہا ہے ناتھ! ہے لاثانی فراخدل پربھو! سُنئے۔ دیوتاؤں کو ستانے والا مایاوی دُشٹ میگھ ناد ایک اپوتر یگیہ کر رہا ہے۔
جَوں پربھو سِدھ ہوئے سو پائیہی ۔ ناتھ بیگ پُنی جیت نہ جائیہی
سُنِ رگھو پتی اتیسیہ سکھ مانا ۔ بولے انگدادی کپی نانا
ہے ناتھ! اگر وہ یگیہ سمپورن ہو گیا۔ تو ہے پربھو! پھر میگھ ناد پر فتح پانا آسان نہیں ہو گا۔ یہ سُنکر شری رگھو ناتھ جی نے بہت ہی سُکھ مانا اور انگد وغیرہ بہت سے بانروں کو بُلا کر کہا۔
لچھمن سنگ جاہو سب بھائی ۔ کرہو بدھنس جگیہ کر جائی
تُمہ لچھمن مارہیو رن اوہی ۔ دیکھ سبھے سُر دُکھ اتی موہی
ہے بھائی! تم سب بودھا لکشمن جی سے ساتھ جاؤ اور جا کر یگیہ کو نشٹ کر ڈالو۔ ہے لکشمن! یدھ میں تم میگھ ناد کو مارنا۔ دیوتاؤں کو سہمے ہوئے دیکھ کر مجھے بہت دُکھ ہو رہا ہے۔
ماریہو تیہی بل بُدھی اُپائی ۔ جیہیں چھیجے نسیچر سُنو بھائی
جاموننت سگریو بھیشن ۔ سین سمیت رہیہو تینو جن
ہے بھائی! سنو۔ اُس کو اس طرح بل اور بُدھی سے مارنا جس سے کہ اُس دُشٹ راکشس کا ناش ہو۔ ہے جاموننت، سگریو اور بھیشن! تم تینوں فوج کو ساتھ لئے اُن کے ساتھ رہنا۔
جب رگھو بیر دینہہ انُوساسن ۔ کٹی نشنگ کس ساج سراسن
پربھو پرتاپ اُر دھیر رندھیرا ۔ بولے گھن اِو گرا گمبھیرا
اس پرکار جب شری رگھو ویر جی نے آگیا دی۔ تب کمر میں ترکش کس کر اور دھنش بانوں کو سنبھال کر رن دھیر لکشمن جی پربھو کے پرتاپ کو ہردے میں دھارن کر کے بادل کے سمان گرج کر یہ بچن بولے۔
جَوں تیہی آج بدھیں بنو آوؤں ۔ تَوں رگھو پتی سیوک نہ کہاوؤں
جَوں ست سنکر کرہیں سہائی ۔ تدپی ہنیوں رگھو بیر دہائی
اگر میں اُسے آج بنا مارے آؤں۔ تو شری رگھو ناتھ جی کا سیوک نہ کہاؤں۔ اگر سینکڑوں مہادیو بھی اُس کی مدد کو آئیں تو بھی ہے رگھو ویر!

آپ کی قسم کھاتا ہوں کہ آج نہیں اُسے ضرور مار ڈالوں گا۔

رگھوپتی چرن نائے سر چلیو ترنت اننت
انگد نیل میند نل سنگ سُبھٹ ہنومنت

شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں سر جھکا کر سیش اوتار شری لکشمن جی فوراً چل دیئے۔ اُن کے ساتھ انگد، نل، میند، نیل، ہنومان وغیرہ شکتی کے بانر یودھا تھے۔

جائے کپن سو دیکھا بیسا۔ آہوتی دینت رُدھر اَرو بھینسا
کپن کینہہ سب جگیہ بدھنسا۔ جب نہ اُٹھے تب کرہیں پرسنسا

بانروں نے جا کر دیکھا کہ میگھناد بیٹھا ہؤا۔ خون اور بھینسوں کی آہوتی دے رہا ہے۔ بانروں نے سب یگیہ نشٹ کر ڈالا۔ لیکن میگھناد نہ اُٹھا تب بانر اُس کی تعریف کرنے لگے۔

تدپی نہ اُٹھے دھریئنہہ کچ جائی۔ لاتنہہ ہت ہت چلے پرائی
لے ترسول دھاوا کپی بھاگے۔ آئے جہہ راما نج آگے

جب وہ پھر بھی نہ اُٹھا۔ تب بانروں نے اُس کے بال پکڑ لیے اور لاتوں سے مار مار کر بھاگنے لگے۔ پھر میگھناد ترسول لے کر دوڑا تب بانر دوڑ کر لکشمن جی کے پاس آ گئے۔

آوا پرم کرودھ کر مارا۔ گرج گھور رَو بار ہیں بارا
کوپ مُرت ست انگد دھائے۔ ہنت ترسول اُر دھرنی گرائے

وہ آگ بگولا ہو کر آیا اور بھینکر شبد کر کے گرجنے لگا۔ ہنومان جی اور انگد کرودھ کر کے اُس پر لپکے۔ اُس نے اُن کی چھاتی میں ترسول مار کر اُنہیں دھرتی پر گرا دیا۔

پربھو کہنہ چھانڑسی سُول پرچنڈا۔ سر ہت کرت اننت جُگ کھنڈا
اُٹھ بہوری مارت جُب راجا۔ تہیں کوپ تیہی گھاؤ نہ باجا

پھر اُس نے لکشمن جی پر پرچنڈ ترسول دے مارا۔ لکشمن جی نے بان مار کر ترسول کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ انگد اور ہنومان اُٹھ کر جوش میں بھر کر اُسے مارنے لگے۔ لیکن میگھناد پر اُن کی مار کا ذرا بھی اثر نہ ہؤا۔

پھرے بیر ریپُو مرے نہ مارا۔ تب دھاوا کر گھور چکارا
آوت دیکھ کرودھ جُن کالا۔ لچھمن چھاڑے بسکھ کرالا

میگھناد مارے نہیں مرتا۔ یہ دیکھ کر سب بانر یودھا مایوس ہو کر لوٹ گئے۔ تب وہ گھور گرجنا کر کے دوڑا۔ اُسے کال کے سمان طیش میں بڑھتا آتا دیکھ کر لکشمن جی نے بھیانک بان چھوڑے۔

دیکھیسی آوت پبی سم بانا۔ ترت بھیئو کھل انتر دھانا
بِبِدھ بیش دھر کرے لڑائی۔ کبھو نک پرگٹ کبھو نک دُر جائی

جب اُس نے بجر کے سمان بانوں کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ تب وہ دُشٹ تُرنت ہی غائب ہو گیا۔ پھر وہ طرح طرح کے رُوپ دھارن کر کے لڑنے لگا۔ وہ کبھی ظاہر ہو جاتا تھا۔ اور کبھی چھپ جاتا تھا

دیکھا جے رپُو ڈرپے کپسا۔ پرم کرُودھ تب بھیئو اہیسا
لچھمن من اس منتر دیڑھاوا۔ ایہہ پاپی ہی میں بہت کھیلاوا

دُشمن کو ناقابل فتح خیال کر کے بانر ڈر گئے۔ تب سیش اوتار شری لکشمن جی آگ بگولا ہو گئے۔ اُنہوں نے اپنے من میں یہ فیصلہ کر لیا کہ اِس پاپی کو میں اب بہت کھلا چکا۔ اب زیادہ دیر اِسے زندہ نہ رہنے دیا جائے

سمِر کوسلادھیش پرتاپا۔ سر سندھان کینہہ کر داپا
چھاڑا بان ماجھ اُر لاگا۔ مرتی بار کپٹ سب تیاگا

ادھر تیجی شری رام جی کے پرتاپ کا سمرن کر کے لکشمن جی نے اپنی بہادری پر ناز کر کے میگھناد کے بان مارا۔ وہ بان اُس کی چھاتی میں لگا۔ مرتے وقت اُس نے سب کپٹ اور ریا چھوڑ دیا۔

راما نج کہنہ رام کہنہ اس کہہ چھانڑسی پران
دھنیہ دھنیہ تو جننی کہہ انگد ہنومان

رام کے چھوٹے بھائی لکشمن کہاں ہیں؟ رام کہاں ہیں؟ ایسا کہہ کر اُس نے پران چھوڑ دیئے۔ انگد اور ہنومان جی کہنے لگے۔ تیری ماتا دھنیہ ہے۔ دھنیہ ہے (جس نے ایسا پُتر پیدا کیا جس کے مُنہ سے مرتے سمے رام کا شبد نکلا)

بِنو پر یاس ہنومان اُٹھائیو۔ لنکا دوار راکھ پُنی آئیو۔
تاسُ مرن سُن سُر گندھروا۔ چڑھ بمان آئے نبھ سروا

ہنومان جی نے بڑی آسانی سے میگھناد کو اُٹھا لیا اور اُس کی لاش کو لنکا کے دروازے پر رکھ کر لوٹ پڑے۔ اُس کے مرنے کی خبر سُن کر دیوتا اور گندھرو سب بمانوں پر چڑھ کر آکاش میں آ گئے۔

برش سُمن دُندبھیں بجاوہیں۔ شری رگھوناتھ بِمل جس گاوہیں
جے اننت جے جگد ادھارا۔ تم پربھو سب دیو نہہ نستارا

وہ پھول برسا کر نقارے بجاتے ہیں۔ اور شری رگھوناتھ جی

کے نرمل یش گاتے ہیں۔ ہے اننت! ہے جگت کے آدھار! آپ کی
جے ہو جے ہو۔ ہے پربھو آپ نے سب دیوتاؤں کا کلیان کیا ہے

استتی کر سر سدھ سدھائے۔ لچھمن کرپا سندھو پہیں آئے
ست بدھ سنا دسانن جیہیں۔ ہو رچھت بھبھیشو پر تیہیں تب ہیں

دیوتا اور سدھ استتی کر کے چلے گئے۔ تب لکشمن جی کرپا ساگر
بھگوان شری رام جی کے پاس آ گئے۔ راون نے جب میگھناد کے
مرنے کی خبر سنی۔ تب وہ بے ہوش ہو کر پرتھوی پر گر پڑا۔

مندودری رُدن کر بھاری۔ اُر تاڑن بہُہ بھانتی پکاری
نگر لوگ سب بیاکل سوچا۔ سکل کہہیں دسکندھر پوچا

مندودری بہت ویاکل ہو کر رونے پیٹنے لگی وہ بار بار چھاتی
کو پیٹتی ہے اور سخت آہ و زاری کرتی ہے۔ لنکا کے لوگ شوک کے
مارے ویاکل ہو گئے۔ سبھی راون کو نیچ کہنے لگے۔

تب دس کنٹھ بِبِدھ بدھی سمجھائیں سب نار
نسور روپ جگت سب دیکھہو ہردے بچار

تب راون نے سب استریوں کو طرح طرح کے اپدیش کر
کے سمجھایا۔ کہ یہ سب سنسار ناشوان روپ ہے۔ ہردے میں وچار
کر دیکھو۔

تنہہ ہی گیان اُپدیسا راون۔ آپن مند کتھا سبھ پاون
پر اُپدیس کسل بہتیرے۔ جے آچرہیں تے نر نہ گھنیرے

راون نے اُن کو گیان کا اُپدیش کیا۔ وہ خود تو نیچ ہے۔ لیکن
اُس کی کتھا (اپدیش) شبھ اور پوتر ہے۔ دوسروں کو اُپدیش کرنے
میں تو بہت سے لوگ ماہر ہوتے ہیں۔ لیکن اُس اُپدیش کے مطابق
خود عمل کرنے والے دُنیا میں بہت ہی کم ملتے ہیں۔

نسا سِران بھیئو بھنُوسارا۔ لگے بھالو کپی چار ہوں دوارا
سبھٹ بولائے دسانن بولا۔ رن سنمکھ جا کر من ڈولا

رات گذر گئی۔ سویرا ہو گیا۔ ریچھ اور بانر دَل لنکا کے دروازوں
پر آ ڈٹے۔ یودھاؤں کو بلا کر دس مُکھ راون نے کہا۔ جس کا من دشمن کے
سامنے لڑنے سے ڈرتا ہو۔

سو ابہیں برو جاؤ پرائی۔ سنجگ بمُکھ بھئیں نہ بھلائی
نج بھُج بل میں بیر و بڑھاوا۔ دیہیوں اُتر جو رپو چڑھ آوا

بہتر ہے وہ پہلے ہی یہاں سے بھاگ جائے۔ اگر یدھ میں جا
کر کوئی بھاگا۔ تو پھر اچھا نہ ہوگا۔ میں نے اپنی قوت بازو کے ابھروسے
پر دشمنی بڑھائی ہے۔ جو دشمن لنکا پر چڑھ آیا ہے۔ میں اچھی طرح اُسے
مزا چکھاؤں گا۔

اس کہہ مرُت بیگ رتھ ساجا۔ باجے سکل جُھجھاؤ باجا
چلے بیر سب اُتلت بلی۔ جنُ کجّل کے آندھی چلی

ایسا کہہ کر اُس نے ہوا کی طرح تیز چلنے والا رتھ تیار کیا۔ لڑائی
کے باجے بجنے لگے۔ سب لاثانی یودھا بانر سینا کی طرف ایسے چلے
مانو کاجل کی آندھی چلی آ رہی ہو۔

اسگُن امت ہوہیں تیہی کالا۔ گنے نہ بھُج بل گرب بسالا

اُس وقت بیشمار اشگن ہونے لگے۔ لیکن چونکہ راون کو
اپنی قوت بازو پر بڑا ناز تھا۔ اس لئے وہ کبھی بھی اشگن کو خاطر میں
نہ لایا۔

اتی گرب گنے نہ سگن اسگن سروہیں آیُدھ ہاتھ تے
بھٹ گرت رتھ تے باجی گج چکرت بھاجہیں ساتھ تے
گومائے گیدھ کرال کھر رو سوان بولہیں اتی گھنے
جنُ کال دوت اُلوک بولہیں بچن پرم بھئے آدنے

اپنے گھمنڈ کے بل میں چور راون شگن اور اشگن کی پرواہ نہیں کرتا۔
ہتھیار ہاتھوں سے گر رہے ہیں۔ یودھا رتھ سے گر پڑتے ہیں۔ ہاتھی اور
گھوڑے ساتھ چھوڑ کر چنگھاڑتے ہوئے بھاگ جاتے ہیں۔ گیدڑ
گدھ۔ کوّے اور گدھے منحوس شور کر رہے ہیں۔ اُلو نہایت ڈراؤنی آواز
میں بول رہے ہیں۔ مانو یم کے دوت اُس کی موت کا سندیش دے
رہے ہوں۔

تاہی کہ سمپتی سگن سبھ سپنیہوں من بشرام
بھوت دروہ رت موہ بس رام بمُکھ رتی کام

جو جیووں کو ستانے میں ہی لگا رہتا ہے جو اگیان میں اندھا ہو کر
شری رام جی سے دشمنی کرتا ہے۔ اور جو وشے بھوگوں میں اندھا ہو چکا
ہے۔ اُس کو کیا کبھی خواب میں بھی خوشحالی، اچھے شگن اور من کی شانتی
مل سکتی ہے۔

چلیؤ نسا چر کٹک اپارا۔ چترنگنی انی بہُہ دھارا

بببدھ بھانت باہن رتھ جانا۔ بکہ برن تیاگ سوچ نانا
راکششوں کا بڑا بھاری لشکر چلا۔ چترنگنی سینا کے بہت سے
دل ہیں۔ طرح طرح کی سواریاں اور رتھ ہیں۔ اور بہت سے نشان اور طرح
طرح کے جھنڈے ہیں۔

چلے مست گج جوتھ گھنیرے۔ پربیٹ جلد مرت جن پرپیرے
بھن برن بردیت نکایا۔ سمر سور جانہیں بہشر مایا

مست ہاتھیوں کے بہت سے جھنڈ چلے۔ مانو موسم برسات
کے کالے بادل ہوا سے اُڑائے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ رنگ برنگی
وردی پہنے ہوئے سوریوں کے دل بڑھے چلے آ رہے ہیں۔ جو لڑنے میں
بہت لائق اور بہت پرکار کے داؤ پیچ جانتے ہیں۔

اتی بچتر باہنی براجی۔ بیر بسنت سین جن ساجی
چلت کٹک دگ سندھر ڈگہیں۔ چھبت پیودھی کدھر ڈگمگہیں

بہت سی نرالی راکشس فوج شوبھا پا رہی ہے۔ مانو بیر بسنت
نے خود اپنے ہاتھوں سے اس فوج کو آراستہ کیا ہو۔ جب سینا چلی تو
دشاؤں کے ہاتھی گرنے لگے۔ سمندر میں تلاطم آ گیا اور پہاڑ ڈگمگانے
لگے۔

اُٹھی رینو روی گیو چھپائی۔ مرت تھکت بسدھا اکلائی
پنو نیسان گھور رو باجہیں۔ پرلے سمے کے گھن جن گاجہیں

اتنی دھول اُٹھی کہ سورج کا منہ ڈھک گیا۔ ہوا تھم گئی۔ پرتھوی
کانپ اُٹھی۔ ڈھول اور نقارے ایسی گرج دار آواز سے بج رہے ہیں۔
مانو قیامت کے بادل گرج رہے ہوں۔

بھیری نپھیر باج سہنائی۔ مارو راگ سبھٹ سکھدائی
کیہری ناد بیر سب کرہیں۔ نج نج بل پورش اُچرہیں

بھیری اور نفیری بج رہے ہیں۔ شہنائیوں میں سے یودھاؤں کو
جوش دینے والے مارو راگ بج رہے ہیں۔ سب بہادر شیر کی طرح گرج
رہے ہیں اور اپنی اپنی مردانگی کو بڑھ چڑھ کر بیان کرتے ہیں۔

کہے دسانن سنہو سبھٹا۔ مردہو بھالو کپیہہ کے ٹھٹا
ہوں مارہوں بھوپ دو بھائی۔ اس کہہ سنمکھ فوج رینگائی

راون نے کہا۔ اے لاثانی بہادرو! سنو۔ ان رِیچھ اور بانروں
کے لشکر کو کچل ڈالو اور میں خود دونوں راجکمار بھائیوں کو ماروں گا۔ اس

کہہ کر اُس نے اپنے سامنے آہستہ آہستہ اپنی فوج کو کوچ کرنے کو کہا۔
یہ سدھ سکل کپنہ جب پائی۔ دھائے کر رگھوبیر دوہائی

جب بانروں نے راون کی فوج کے آنے کی خبر سنی۔ تب وہ
شری رگھوویر جی کی قسم کھا کر دوڑے۔

دھائے بسال کرال مرکٹ بھالو کال سمان تے
مانہوں سپچھ اڑاہیں بھودھر برند نانا بان تے
نکھ دسن سیل مہا درم آیدھ سبل سنک نہ مانہیں
جے رام راون متّ گج مرگ راج سجس بکھانہیں

وہ وشال اور کال کے سمان بھیانک بندر اور بھالو دوڑے۔ مانو
پنکھ والے پربتوں کے سیلے اُڑ رہے ہوں۔ وہ طرح طرح کے رنگ روپ کے ہیں۔
ناخن، دانت، پہاڑ اور بھاری درخت ہی اُن کے ہتھیار ہیں۔ وہ
بلوان ہیں اور من میں نڈر ہیں۔ راون روپی مست ہاتھی کے لئے شیر
روپ شری رام جی کی جے پکارتے ہیں۔ اور اُن کی مہما کے گن گاتے ہیں۔

دُہو دِسی جے جے کار کر نج نج جوری جان
بھرے بیر اتِ رام ہی اُت راون ہی بکھان

وہ دونوں طرف کے بہادر اپنے اپنے سوامی کی جے پکارتے ہوئے
اور بانر شری رام جی کی بڑائی اور اُدھر راکشس راون کی بڑائی کے گن
گاتے ہوئے اپنی اپنی طرف کے یودھاؤں سے گتھم گتھا ہو گئے۔

راون رتھی برتھ رگھوبیرا۔ دیکھ بھبھیشن بھیو ادھیرا
ادھک پریتی من بھا سندیہا۔ بندی چرن کہ سہت سنیہا

راون کو رتھ پر سوار اور شری رام کو رتھ کے بغیر دیکھ کر بھبھیشن جی
پریشان ہو گئے۔ شری رام جی میں ادھک پریم ہونے کے کارن اُن کے
من میں یہ شک گذرا کہ پربھو بنا رتھ کے رتھ پر سوار راون کا کیسے مقابلہ
کریں گے۔ شری رام جی کے چرنوں کی بندنا کر کے وہ پریم کے ساتھ کہنے لگے۔

ناتھ نہ رتھ نہیں تن پد ترانا۔ کیہی بدھی جتب بیر بلوانا
سنہو سکھا کہہ کرپا ندھانا۔ جیہیں جے ہوئے سو سیندن آنا

ہے ناتھ! آپ کے پاس نہ چڑھ کر لڑنے کے لئے رتھ ہے نہ ہی
شریر پر کوئی زرہ بکتر ہے اور نہ پاؤں میں جوتے ہی ہیں۔ آپ اس
مہا بلوان راون کو کس طرح جیتیں گے؟ کرپاندھان بھگوان شری رام جی
بولے۔ اے سکھا! سنیے جس رتھ پر سوار ہو کر فتح ہوتی ہے۔ وہ رتھ اور ہی ہے

سورج دھیرج جیہی رتھ چاکا۔ ستیہ سیل درڑھ دھوجا پتاکا
بل بیبیک دم پرہت گھوڑے۔ چھما کرپا سمتا رج جورے

بہادری استقلال اُس رتھ کے پہیئے ہیں۔ سچائی اور نیک چلن اُس کا نشان اور جھنڈا ہیں۔ شکتی، وچار، اندریوں پر قابو اور پر اُپکار (خلق خدا کی بھلائی) یہ چار اُس رتھ میں جُتے ہوئے گھوڑے ہیں۔ یہ چاروں گھوڑے کشما (معاف کرنا) کرپا اور سمتا روپی (رحم روپی) رسی سے اُس رتھ میں جُتے ہوئے ہیں۔

ایس بھجن سارتھی سجانا۔ برت چرم سنتوش کرپانا
دان پرش بدھی شکتی پرچنڈا۔ بر بگیان کٹھن کودنڈا

ایشور کا بھجن اُس رتھ کا چتر سارتھی ہے۔ ویراگیہ ڈھال ہے اور سنتوش (صبر) تلوار ہے۔ دان پرسا (کلہاڑا) ہے۔ بدھی پرچنڈ شکتی ہے۔ شریشٹھ وگیان (ستیہ تتو کا صحیح گیان) کٹھن دھنش ہے۔

امل اچل من ترون سمانا۔ سم جم نیم سلی مکھ نانا
کوچ ابھید بپر گر پوجا۔ ایہی سم بجے اپائے نہ دوجا

شدھ اور ستھر من ترکش کے سمان ہے۔ شم (من کو قابو میں کرنا) یم (اہنسا، ستیہ، چوری نہ کرنا یعنی کسی کا حق نہ چرانا، من بچن کرم سے برہم چریہ برت دھارن کرنا، اپری گرہ یعنی شریر نباہ سے بجز بھوگ سامگری جمع نہ کرنا) نیم (باہر اور اندر کی صفائی، سنتوش یعنی صبر و قناعت، برت آدی تپ، سوادھیائے یعنی ویدانت شاستروں کا پڑھنا، ایشور پرنی دھان یعنی ایشور ارپن بدھی) یہ بہت سے بان ہیں۔ برہمنوں اور گروؤں کی پوجا پوشیدہ زرہ بکتر ہے۔ اس کے بغیر فتح کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

سکھا دھرم مے اس رتھ جاکیں۔ جیتن کہہ نہ کتہوں رپو تاکیں

ہے متر! ایسا دھرم مے رتھ جس کے پاس ہے اُس کے لئے جیتنے کو کہیں دشمن ہی نہیں ہے۔ مانو وہ سب دشمنوں پر فتح پا چکا ہے۔

مہا اجے سنسار رپو جیت سکے سو بیر
جاکیں اس رتھ ہوئے درڑھ سنہو سکھا متی دھیر

ہے دھیر بدھی والے متر! (مستقل مزاج دوست) سنو۔ جس کے پاس ایسا مضبوط اور پائیدار رتھ ہو۔ وہ بہادر اس جنم روپی سنسار جیسے بھاری دشمن کو بھی جیت سکتا ہے جس پر فتح پانا بہت ہی کٹھن ہے۔

سُن پربھو بچن ببھیشن ہرکھ گہے پد کنج
ایہی مس موہی اپدیسیہو رام کرپا سکھ پنج

پربھو کے بچن سن کر ببھیشن بڑے پرسن ہوئے اور انہوں نے اُن کے چرن کمل پکڑ لئے اور کہنے لگے۔ ہے کرپا اور آنند کے بھنڈار شری رام چندر جی! آپ نے اسی بہانے مجھے انمول اپدیش دیا ہے۔

اُت پچار دسکنٹھ اِت انگد ہنومان
لرت نسیاچر بھالو کپی کر نج نج پربھو آن

اُدھر راون للکار رہا ہے اور اِدھر سے انگد اور ہنومان للکارتے ہیں۔ راکشس اور بانر اپنے اپنے سوامی کی قسم کھا کر لڑ رہے ہیں۔

سُر برہم آدی سدھ منی نانا۔ دیکھت رن نبھ چڑھے بمانا
ہم ہو اُما رہے تیہیں سنگا۔ دیکھت رام چرت رن رنگا

برہما آدی دیوتا اور بہت سے سدھ اور منی بمانوں پر چڑھ کر آکاش سے یدھ دیکھنے لگے۔ شوجی کہتے ہیں کہ ہے پاربتی! میں بھی اسی منڈلی کے ساتھ تھا اور شری رام جی کے یدھ کی رنگ لیلا دیکھ رہا تھا۔

سُبھٹ سمر رس دُہو دس ماتے۔ کپی جے سیل رام بل تاتے
ایک ایک سن بھرہیں پچارہیں۔ ایکنہ ایک مردی مہی پارہیں

دونو طرف کے یودھا لڑائی کے نشے میں متوالے ہو رہے ہیں۔ بانروں میں تو شری رام جی کے پرتاپ کا بل ہے۔ اس لئے وہ جیت رہے ہیں۔ ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہوتے ہیں۔ لڑنے کے لئے للکارتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو کچل کچل کر زمین پر پٹک دیتے ہیں۔

مارہیں کاٹہیں دھرہیں پچھارہیں۔ سیس توری سیسنہ سن مارہیں
اُدر بدارہیں بھجا اُپارہیں۔ گہہ پد اونی پٹک بھٹ ڈارہیں

وہ مارتے ہیں، کاٹتے ہیں، پکڑتے ہیں اور پچھاڑتے ہیں۔ سر توڑ کر انہیں سروں سے دوسروں کو مارتے ہیں۔ پیٹ پھاڑتے ہیں۔ بازو اکھاڑتے ہیں۔ اور یودھاؤں کے پاؤں پکڑ کر انہیں دھرتی پر پٹک دیتے ہیں۔

نسیچر بھٹ مہی گاڑہیں بھالو۔ اوپر ڈھاری دیہیں بہو بالو
بیر بلی مکھ یدھ برُودھے۔ دیکھیت بپل کال جنو کرودھے

بھالو بڑے راکشس یودھاؤں کو زمین میں گاڑ دیتے ہیں۔ اُن کے اوپر بہت سی ریت ڈال دیتے ہیں۔ بانر یودھا اپنے دشمنوں کے خلاف غصے میں بھرے ہوئے ایسے دکھائی دیتے ہیں۔ مانو کرودھ سے لال آنکھیں کئے ہوئے بہت سے یم ہیں۔

نحہ وُ جھے کر تانت سمان کپی تن سَروت سونت رہیں
مرد ہیں نسا چر کنگ بھٹ جلونت گمن جیسے گاجھیں
مارہیں چپیٹنہہ ڈاٹ داننتہہ کاٹ لاتنہہ ہیجھیں
چیکر ہیں مرکٹ بھالو بل کر ہین جیہیں کھل چھیجہیں

یم کے سمان غصّے میں لال پیلے ہوئے بانر یودھا خون پیتے ہوئے شریر دل سے شوبھا پا رہے ہیں۔ وہ مہابلوان بانر یودھا راکشس فوج کو کچلتے ہیں اور بادلوں کی طرح جوش میں بھرے ہوئے گرجتے ہیں تھپیڑ مارتے ہیں۔ ڈانٹتے ہیں۔ دانتوں سے کاٹتے ہیں۔ اور لاتیں مار کر انہیں مسل ڈالتے ہیں۔ بھالو اور بانر چنگھاڑتے ہیں۔ اور ایسے داؤ پیچ کرتے ہیں۔ جس سے دُشٹ راکشس نشٹ ہو جائیں۔

دھر گال پھارہیں اُر بدارہیں گل انتاوری میلہیں
پرہلاد پتی جنُ بیدھ تن دھر سمر آنگن کھیلہیں
دھرُ مارُ کاٹُ پچھارُ گھور گرا گگن مہی بھر رہی
جیے رام جو ترن تے کلِش کر کلِش تے کر ترن سہی

وہ راکشسوں کے گال پکڑ کر پھاڑ ڈالتے ہیں۔ پیٹ چیر ڈالتے ہیں اور اُن کی انتڑیاں نکال کر گلے میں ڈال لیتے ہیں۔ مانو پرہلاد کے سوامی نرسنگھ بھگوان بہت سے شریر دھارن کر کے رن بھومی میں کھیل رہے ہوں۔ پکڑو مارو، کاٹو اور پچھاڑو وغیرہ گھور شبدوں سے آکاش اور پرتھوی گونج اٹھی۔ شری رام چندر جی کی جے ہو۔ جو سچ مچ تنکے جیسی تچھ اور نربل وستو کو بجر کے سمان شکتی شالی بنا دیتے ہیں۔ اور بجر جیسی شکتی شالی وستو کو تنکے کے سمان تچھ اور بل ہین بنا دیتے ہیں۔

نج دل بچلت دیکھیسی بیس بھجا دس چاپ
رتھ چڑھ چلیو دسانن پھرہو پھرہو کرداپ

اپنے لشکر کو بھاگتے دیکھ کر بیس بازؤں میں دس دھنش لے کر رتھ پر سوار راون بڑے اہنکار سے اپنی فوج کو ڈانٹتا ہوا اور یہ کہتا ہوا کہ "لوٹو لوٹو" لڑنے کے لئے آگے بڑھا۔

دھایو پرم کرُدھ دسکندھر سنمکھ چلے ہوہ دے بندر
گہہ کر پادپ اُپل پہارا۔ ڈاریہنہ تا پر ایکہیں بارا

راون آگ بگولا ہو کر دوڑا۔ بانر ہُو ہُو کرتے ہوئے اُس کا مقابلہ کرنے کے لئے بڑھے انہوں نے ہاتھوں میں درخت، پتھر اور پہاڑ لے کر راون پر ایک ہی بار ڈال دیئے۔

لاگہیں سیل بجر تن تاسو۔ کھنڈ کھنڈ ہوئے پھوٹہیں آسو
چلا نہ اچل رہا رتھ روپی۔ رن دُرمد راون اتی کوپی

راون کے بجر جیسے شریر میں لگتے ہی پربت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پھوٹ جاتے ہیں۔ مہا کرودھی لڑائی کے نشے میں بدمست راون اپنے رتھ کو روک کر اچل کھڑا رہا۔

اِت اُت جھپٹ جھپٹ کپی جودھا۔ مردے لاگ بھیئو اتی کرودھا
چلے پرائے بھالو کپی ناناٗ۔ تراہی تراہی انگد ہنومانا

پھر کرودھ میں بھر کر اِدھر اُدھر جھپٹ جھپٹ کر وہ بانر یودھاؤں کو کچلنے لگا۔ "ہے انگد! ہے ہنومان! ہماری رکشا کرو۔ ہماری رکشا کرو"، پکارتے ہوئے بہت سے بانر، ریچھ بھاگ کھڑے ہوئے۔

پاہی پاہی رگھوبیر گوسائیں۔ یہ کھل کھائے کال کی نائیں
تیہیں دیکھے کپی سکل پرانے۔ دسہوں چاپ سایک سندھانے

ہے رگھوبیر! ہے گوسائیں! "ہمیں بچاؤ" "ہمیں بچاؤ" یہ دُشٹ کال کی طرح ہمیں کھا رہا ہے۔ اُس نے دیکھا کہ سب بانر بھاگ چلے۔ تب دسوں دھنشوں پر اُس نے بان چڑھائے۔

سندھان دھنُ سر نکر چھاڑیسی اُرگ جیمے اُڑلاہیں
رہے پُور سر دھرنی گگن دسی بدسی کہُ کپی بھاگہیں
بھئیو اتی کولاہل بکل کپی دل بھالو بولہیں آتُرے
رگھوبیر کرُنا سندھو آرت بندھو جن رچھک ہرے

اُس نے دھنشوں پر چڑھا کر بہت سے بان چھوڑے۔ وہ بان سانپوں کی طرح چھاتی میں جا گھستے ہیں۔ دھرتی اور آکاش میں دسوں اطراف میں بان بھر رہے ہیں۔ بندر بھاگ کر کہاں جائیں کہرام مچ گیا۔ بانر اور بھالو دل گھبرا کر پکارنے لگے۔ "ہے رگھوبیر! ہے دین بندھو! ہے بھگتوں کی رکھشا کرنے والے بھگوان!

نج دل بکل دیکھ کٹی کس نشنگ دھنُ ہاتھ
لچھمن چلے کرُدھ ہوئے نائے رام پد ماتھ

اپنی سینا کو دیاکل دیکھ کر، کمر میں ترکش کس کر اور ہاتھ میں دھنش لے کر شری رام جی کے چرنوں میں مستک ٹیک کر لکشمن جی غُصّے

میں آکر چلے۔

رے کھل کا مارسی کپی ابھاؤ۔ متھہی بلوکٹ کور ہیں کاؤ
کھوجت برستین تو ہی ست گمانی۔ آج نپاتی جراؤں چھاتی

لکشمن جی راون کے پاس جاکر بولے ارے دُشٹ! بچارے بانر اور بھالوؤں کو کیا مار رہا ہے؟ میری طرف دیکھ۔ میں تیرا کال ہوں۔ راون نے کہا۔ ارے میگھ ناد کے قاتل! میں تجھے کھوج ہی رہا تھا۔ آج تجھے مار کر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کروں گا۔

اس کہہ چھاڑیسی بان پرچنڈا لچھمن کئے سکل ست کھنڈا
کوٹنہہ آیدھ راون ڈارے۔ تل پروان کر کاٹ نوارے

ایسا کہہ کر اُس نے پرچنڈ بان چھوڑے۔ لکشمن جی نے سب کے سینکڑوں ٹکڑے کر ڈالے۔ راون نے اور بھی بہت سے ہتھیار چلائے۔ لچھمن جی نے انہیں تل کے سمان کاٹ کر پرے پھینک دیا۔

پنی ارنج بانننہہ کینہہ پرہارا۔ سیندن بھنج سارتھی مارا
ست ست سر مارے دس بھالا۔ گری سر گنگنہہ جنُو پربیشن بیالا

پھر اپنے بانوں سے راون پر وار کیا جس سے اُس کے رتھ کو توڑ دیا اور سارتھی کو مار ڈالا۔ راون کے دسوں سروں میں لکشمن جی نے سو سو بان مارے۔ وہ بان اُس کے سروں میں ایسے گھس گئے۔ مانو پہاڑوں کی چوٹیوں میں سانپ گھس رہے ہوں۔

پنی ست سر مارا اُر ماہیں۔ پرؤ دھرنی تل سدھ کچھ ناہیں
اُٹھا پربل پنی مورچھا جاگی۔ چھاڑیسی برہم دینہی جو سانگی

پھر سو بان اُس کی چھاتی میں مارے۔ وہ زمین پر بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ پھر بیہوشی کے دُور ہونے پر مہابلی راون اُٹھا اور اُس نے لچھمن جی پر برہما کی دی ہوئی برہم شکتی چھوڑی۔

سو برہم دت پرچنڈ شکتی انت اُر لاگی سہی
پرؤ بیر بکل اُٹھاؤ دس مکھ اتل بل مہما رہی
برہمانڈ بھون براج جاکیں ایک سر جیمے رج کنی
تیہی چہہ اُٹھاون مُوڑھ راون جان نہیں تری بھون دھنی

برہما کی دی ہوئی وہ پرچنڈ شکتی سیدھی لکشمن جی کی چھاتی میں لگی۔ ویر لکشمن جی ویاکُل ہو کر دھرتی پر گر پڑے۔ تب راون انہیں اُٹھانے لگا۔ اُس نے لاثانی بل کی سب شکتی لگا کر ہی مگر وہ انہیں اُٹھا نہ سکا۔

جن کے ایک ہی سر پر مٹی کے ایک ذرّے کے سمان برہمانڈ براجتا ہے۔ اُن شیش اوتار شری لکشمن جی کو مُوڑھ راون اُٹھانا چاہتا ہے۔ وہ تینوں لوکوں کے سوامی لکشمن جی کی مہما کو نہیں سمجھتا تھا۔

دیکھ پون سُت دھایو بولت بچن کٹھور
آوت کپی ہی ہنیو تیہیں مشٹ پہار پرگھور

یہ دیکھ کر پون کمار شری ہنومان جی کٹھور بچن بولتے ہوئے دوڑے۔ ہنومان جی کے آتے ہی راون نے زور سے اُن پر ایک گھونسے کا وار کیا۔

جانو ٹیک کپی بھومی نہ گرا۔ اُٹھا سنبھار بہت رِس بھرا
مشٹکا ایک تاہی کپی مارا۔ پرؤ سیل جنُو بجر پرہارا

ہنومان جی زمین پر تو نہ گرے۔ لیکن اُن کے گھٹنے ٹک گئے۔ کروده سے بھر کر وہ سنبھل کر اُٹھے۔ اُنہوں نے راون کو ایک گھونسا مارا۔ وہ ایسا گر پڑا مانو بجلی گرنے سے پربت گر پڑا ہو۔

مورچھا گئے بہوری سو جاگا۔ کپی بل بپل سراہن لاگا
دھگ دھگ مم پورش دھگ موہی۔ جو تیں جیت رہسی سُر دروہی

بے ہوشی دُور ہونے پر راون جاگا۔ اور ہنومان جی کے بھاری بل کی تعریف کرنے لگا۔ ہے ہنومان تو دھنیہ ہے۔ تیرے بل کو دھنیہ ہے۔ جو تو نے ایک ہی گھونسے سے مجھ جیسے مہابلی بجر کے سمان شریر دھاری کو بے ہوش کر کے پرتھوی پر گرا دیا۔ ہنومان جی نے کہا۔ میری مردانگی کو دھکار ہے دھکار ہے۔ اور مجھے بھی دھکار ہے جو اے دیوتاؤں کے دشمن! تو میرا گھونسا کھا کر بھی زندہ رہ گیا۔

اس کہہ لچھمن کہہ کپی لیا یو۔ دیکھ دسانن بسمئے پایو
کہہ رگھو بیر سمجھ جیہ بھراتا۔ تمہہ کرتانت بھچھک سُر تراتا

ایسا کہہ کر اور لکشمن جی کو اُٹھا کر ہنومان جی شری رگھو ناتھ جی کے پاس لے آئے۔ یہ دیکھ کر راون بھونچکا رہ گیا۔ شری رگھو ناتھ جی نے لکشمن جی سے کہا۔ ہے بھائی! من میں وچار کرو۔ تم کال کو بھی کھا جانے والے ہو اور دیوتاؤں کی رکھشا کرنے والے ہو۔

سُنت بچن اُٹھ بیٹھ کرپالا۔ گئی گگن سو سکتی کرالا
پنی کودنڈ بان گہہ دھائے۔ رپو سنمکھ اتی آتر آئے

شری رام جی کے بچن سُن کر پالو لکشمن جی اُٹھ بیٹھے۔ وہ

بھیانک بر ہمشکتی آکاش کو چلی گئی۔ لکشمن جی بھر دھنش بان لے کر دوڑے اور بڑی تیزی سے دشمن کے سامنے آکر ڈٹ گئے۔

آتُر بھو رکی بھنج سیندن سُوت سمیت بیاکل کیئو
گر پود ھرنی وسکندھر بکل سم بان سمت بید ھیئو بھیئو
سارتھی دوسر گھال رتھ تیہی تُرت لنکا لیے گیئو
رگھو بیر بندھو پرتاپ پنج بہوری پر بھو چرنہ نیئو

پھر انہوں نے بڑی پھرتی سے راون کے رتھ کو چور چور کر دیا اور اُس کے سارتھی کو مار دیا۔ راون کو بھی بہت ویاکل کر دیا۔ سو بانوں سے راون کی چھاتی کو چھلنی کر دیا جس سے وہ ویاکل ہو کر زمین پر گر پڑا۔ تب دُوسرا سارتھی اُسے رتھ میں ڈال کر فوراً ہی لنکا کو لے گیا۔ پرتاپ کے بھنڈار شری رگھو بیر جی کے بھائی لکشمن جی نے پربھو شری رام جی کے چرنوں میں پرنام کیا۔

اُہاں دسانن جاگ کر کرے لاگ کچھ جگیہ
رام برودھ بجے چہہ سٹھ ہٹھ بس اتی اگیہ

اُدھر لنکا میں جب راون ہوش میں آیا۔ تو وہ ایک یگیہ کرنے لگا، وہ مورکھ اور اگیانی اور ضدی شری رام جی سے دشمنی کر کے فتح پانا چاہتا ہے۔

ایہاں ببھیشن سب سُدھ پائی۔ سپدی جائے رگھوپتی ہی سُنائی
ناتھ کرے راون ایک جاگا۔ سدھ بھئیں نہیں مرے ہی ابھاگا

اِدھر ببھیشن کو یہ سب خبر مل گئی۔ انہوں نے فوراً ہی شری رام چندر جی کو سارا حال کہہ سنایا۔ کہ ہے ناتھ! راون ایک یگیہ کر رہا ہے۔ اُس کے یگیہ کے نروگھن پورا ہونے پر وہ بدنصیب آسانی سے نہیں مرے گا۔

پٹھوہُو ناتھ بیگ بھٹ بندر۔ کریں بدھنس آوا دسکندھر
پرات ہوت پربھو سبھٹ پٹھائے۔ ہنومد آدی انگد سب دھائے

ہے ناتھ! جلدی ہی بانر یودھاؤں کو بھیجئے جو کہ جا کر یگیہ کو بھنگ کر دیں۔ تاکہ راون لڑائی کرنے کے لئے کھلے میدان میں آئے۔ سویرا ہوتے ہی پربھو شری رام جی نے بہادر بانر یودھاؤں کو بھیجا۔ ہنومان اور انگد وغیرہ سبھی گمنتی کے بانر یودھا دوڑے۔

کوتک کود چڑھے کپی لنکا۔ پیٹھے راون بھون اسنکا
جگیہ کرت جبہیں سو دیکھا۔ سکل کپنہہ بھا کرودھ بسیکھا

بانر کھیل تماشہ میں ہی کود کر لنکا پر جا چڑھے اور بے دھڑک راون کے محل میں گھس گئے۔ جب اُنہوں نے راون کو یگیہ کرتے دیکھا۔ تو انہیں بہت ہی غصہ آیا۔

رن تے نلج بھاج گرہ آوا۔ ایہاں آئے بک دھیان لگاوا
اس کہہ انگد مارا لاتا۔ چیتونہ سٹھ سوارتھ من راتا

انہوں نے کہا ارے او بے شرم! تو میدانِ جنگ سے بھاگ کر گھر آکر بگلا بھگت بن کر دھیان لگا کر بیٹھ گیا ہے؟ ایسا کہہ کر انگد نے لات ماری۔ لیکن راون اپنے دھیان میں مست رہا۔ وہ اپنے سوارتھ میں ڈوبا ہوا تھا۔ اُس نے بانروں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔

نہیں چتو جب کر کوپ کپی گہہ دسن لاتنہہ مار ہیں
دھر کیس ناری نکاری باہر تے اتی دین پکار ہیں
تب اٹھیئو کرودھ کرتانت سم گہہ چرن بانر ڈارئی
ایہی بیچ کپنہہ بدھنس کرت مکھ دیکھ من ہٹھ ہارئی

جب راون نے اپنے دھیان کو بھنگ نہ کرتے ہوئے اُن کی طرف نہ دیکھا تو غصے میں بھر کر اُسے وہ دانتوں سے کاٹنے لگے۔ اور لاتوں سے مارنے لگے۔ اُس کی رانیوں کے بال پکڑ کر وہ گھر کے باہر نکال لائے۔ وہ بہت ہی دکھی ہو کر فریاد کرنے لگیں۔ تب راون کال کے سمان آگ بگولا ہو کر اُٹھا۔ اور بانروں کو پاؤں سے پکڑ پکڑ کر زمین پر پٹکنے لگا۔ اتنے میں ہی بانروں نے یگیہ کو بھنگ کر دیا۔ یہ دیکھ کر راون اپنے من میں ہی ناامید ہو گیا۔

جگیہ بدھنس کسل کپی آئے رگھوپتی پاس
چلیئو نسیچر کرودھ ہوئے تیاگ جیون کے آس

یگیہ کو نشٹ کر کے سبھی چتر بانر شری رگھوناتھ جی کے پاس آ گئے۔ تب راون زندگی کی اُمید چھوڑ کر غصے ہو کر چلا۔

چلت ہوہیں اتی اسبھ بھینکر۔ بیٹھہیں گیدھ اڑائے سر نہہ پر
بھیئو کال بس کاہو نہ مانا۔ کہیسی بجاوہو جدھ نشانا

اُسے کوچ کرنے کے وقت بہت سے امنگل ہونے لگے۔ اُس کے سر پر چیلیں منڈلانے لگیں۔ چونکہ وہ موت کا گھیرا ہوا تھا۔ اس لئے اُس نے کسی بھی امنگل کا وچار نہیں کیا۔ اور اُس نے کہا یدھ کا ڈنکا بجاؤ۔

چلی تمی چر انی اپارا۔ بہو گج رتھ پداتی اسوارا
پربھو سنمکھ دھائے کھل کیسیں۔ سلبھ سموہ انل کہنہ جیسیں

راکشسوں کا بے شمار لشکر چلا۔ اُس میں بہُت سے ہاتھی، رتھ پیدل اور گھوڑ سوار ہیں۔ وہ دُشٹ پربھو کے سامنے کیسے دوڑے۔ مانو جمنی کی طرف پتنگے پکے پھلے آ رہے ہوں۔

اِہاں دیو تنھہ اَستُتی کینھی۔ دارُون وپتی ہم ہی ایہیں دینھی
اب جن رام کھیلاؤ ہوا ایہی۔ اتسیہ دُکھت ہوت بیدیہی

ادھر دیوتاؤں نے استتی کی۔ کہ سوامی اِراون نے ہم کو بہت دُکھی کر رکھا ہے۔ اب آپ اِسے زیادہ نہ کھیلائیے۔ اُدھر جانکی جی بھی بہت دُکھی ہو رہی ہیں۔

دیو بچن سُن پربھو مُسکانا۔ اُٹھ رگھوبیر سُدھارے بانا
جٹا جُوٹ درِڑھ باندھیں ماتھے۔ سوہیں سُمن بیچ بیچ گو تھے

دیوتاؤں کے بچن سُن کر پربھو شری رام جی مسکرا دیئے۔ پھر اُٹھ کر اُنھوں نے بان سنبھالے۔ اُنہوں نے جٹاؤں کے جُوڑے کو مضبوط کس کر باندھ لیا۔ اُس کے بیچ میں گوندھے ہوئے پھول شوبھا پا رہے ہیں۔

ارُن نین بارِد تن سیاما۔ اکھل لوک لوچن ابھیراما
کٹی تٹ پرِکر کسیو نِشنگا۔ کر کودنڈ کٹھن سارنگا

اُن کے لال نیتر ہیں۔ بادلوں کے سمان شیام شریر ہے۔ وہ سب لوگوں کی آنکھوں کو سُکھ دینے والے ہیں۔ پربھو نے کمر میں پھینٹا اور ترکش باندھ لیا اور ہاتھوں میں کٹھور سارنگ دھنش لے لیا۔

سارنگ کر سُندر نشنگ سلی مُکھا کر کٹی کسیو
بھج دنڈ پین منوہرایت اُر دھرا شر پد لسیو
کہہ داس تُلسی جبہیں پربھو سر چاپ کر پھیرن لگے
برہمانڈ دِگ گج کمٹھ اہی مہی سِندھو بھُودھر ڈگمگے

پربھو نے سارنگ دھنش ہاتھ میں لے لیا اور کمر میں بانوں کی کھان سُندر ترکش باندھ لیا۔ اُن کے بازو لمبے ہیں۔ چھاتی منوہر اور چوڑی ہے۔ اُس پر برہمن بھرگو جی کے چرنوں کے نشان شوبھا پا رہے ہیں۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ جُونہی پربھو دھنش بان کو ہاتھوں میں لے کر گھمانے لگے۔ تُوں ہی برہمانڈ دشاؤں کے ہاتھی، کچھپ، شیش جی، پرتھوی، سمندر اور پربت سبھی ڈگمگانے لگے۔

شوبھا دیکھ ہرش سُر برشہیں سُمن اپار
جے جے جے کرونا ندھی چھبی بل گُن آگار

بھگوان کی شوبھا دیکھ کر دیوتا پرسن ہو کر پھول برسانے لگے اور شوبھا و شکتی اور گُنوں کے دھام کرپا ندھان پربھو شری رام کی جے ہو۔ جے ہو جے ہو۔ ایسا جیکار کرنے لگے۔

ایہیں بیچ نساچر انی۔ کسمسات آئی اتی گھنی
دیکھ چلے سنمکھ کپی بھٹا۔ پرلے کال کے جن گھن گھٹا

اتنے میں ہی راکشسوں کا بھاری لشکر بیقراری کے عالم میں آگے بڑھ آیا۔ اُس کو دیکھ کر بانر یودھا اس پرکار آگے چلے۔ جیسے قیامت کے بادلوں کی گھٹائیں ہوں۔

بہُ کرپان تروار چمنکہیں۔ جن دہ دِسی دامنی دمکہیں
گج رتھ تُرگ چِکار کٹھورا۔ گرجہیں منہوں بلاہک گھورا

بہت سے کرپان اور تلواریں چمکنے لگیں۔ مانو دسوں اطراف میں بجلیں چمک رہی ہوں۔ ہاتھی، رتھ اور گھوڑوں کی کٹھور آواز ایسی معلوم ہوتی ہے۔ مانو بادل کڑک رہے ہوں۔

کپی لنگور بپل نبھ چھائے۔ منہوں اِندر دھنش اُئے سُہائے
اُٹھے دُھور مانہوں جلد دھارا۔ بان بُند بھے برشٹی اپارا

بانروں کی بہت سی لمبی لمبی مونچھیں آکاش میں چھائی ہوئی ہیں۔ مانو سُندر اِندر دھنش پرگٹ ہو گیا ہو۔ دُھول ایسی اُٹھ رہی ہے۔ مانو جل کی دھارا ہو۔ اس میں سے بان رُوپی بوندوں کی موسلادھار بارش ہو رہی ہو۔

دُہوں دِسی پربت کرہیں پرہارا۔ بجر پات جن بارہیں بارا
رگھوپتی کوپ بان جھری لائی۔ گھائل بھے نسیچر سمُدائی

دونو طرف کے یودھا ایک دُوسرے پر پربت گراتے ہیں۔ مانو بجلی بار بار گر رہی ہے۔ شری رام چندر جی نے جوش میں آ کر بانوں کی جھڑی لگا دی۔ جس سے راکشس فوج زخمی ہو گئی۔

لاگت بان بیر چکرہیں۔ گھُرم گھُرم جہنہ تہنہ مہی پرہیں
سروہیں سیل جنُ نِرجھر بھاری۔ سونت سر کادر بھے کاری

بان لگتے ہی بہادر چلا کر اور چکر کھا کھا کر اِدھر اُدھر زمین پر گر پڑتے ہیں۔ اُن کے شریروں سے خون ایسے نکل رہا ہے۔ مانو پربتوں سے بھاری چشموں میں سے جل بہہ رہا ہے۔ خون کی بہتی ہوئی ندی بزدلوں کے من کو خوف زدہ کرنیوالی ہے۔

کادر بھینکر رُدھر سرِتا چلی پرم اپاونی

دوؤ کُول دل مقدریت چکٹ ابرت بہت بھے اُونی
جل جنتو گج پرچ ترنگ کھر چیدھ باہن کو تنے
سر سکتی تو مر سر پ چاپ ترنگ جرم کُمٹھ گھنے

بندروں کے من کو ہلانے دینے والی بہت ہی ناپاک خون کی ندی بہی ۔ دونوں اُس کے دونو کنارے ہیں منقدریت ہے اور پہنیے بھی ۔ وہ ندی بہت ہی بھیانک بہہ رہی ہے ۔ ہاتھی، پیدل، گھوڑے، گدھے وغیرہ بے شمار سواریاں جن کی گنتی نہیں کی جا سکتی ہی اُس ندی کے جل جنتو ہیں دہاں شکنی اور تومر سانپ ہیں ۔ دھنش اُس ندی کی لہریں ہیں اور ڈھال بہت سے کچھوے ہیں ۔

ربیر پیہیں جنُ تیبر ترو مستجا بہتہ بہہ چھین نو
کادر دیکھ ڈرہیں تہنہ سبھٹنہہ کے من چین

ویر زمین پر اس طرح گر رہے ہیں مانو ندی کنارے کے برکش اکھڑ کر ندی میں گر رہے ہوں ۔ بہت سے مانس کے تودے بہہ رہے ہیں ۔ مانو وہ چھین ہیں ۔ بزدل جہاں اسے دیکھ کر ڈرتے ہیں ۔ وہاں مہابلی یودھاؤں کے من میں آنند ہوتا ہے ۔

مہیں بھوت پساچ بیتالا ۔ پرمتھ مہا جھوٹنگ کرالا
کاک کنک لے بھجا اُڑاہیں ۔ ایک تے چھین ایک لے کھاہیں

بھوت پشاچ اور بیتال، بڑے بڑے جھونٹوں والے مہان بھینکر جھوٹنگ اور بھیروں کے گن اُس ندی میں ڈبکی لگاتے ہیں ۔ کوّے اور چیلیں بازو ڈھڈا کر اُڑتے ہیں ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے سے چھین کر کھا جاتے ہیں ۔

ایک کہیں ایسیو سونگھائی ۔ سٹھہو تمہار دردر نہ جائی
کہنہرت بھٹ گھایل تٹ گرے ۔ جہنہ تہنہ منہوں اردھ جل پرے

کوئی ایک کہتے ہیں ارے مورکھوں! خوراک کی اتنی بہتات ہے پھر بھی تمہارا من نہیں بھرتا ۔ گھائل یودھا سمندر کے کنارے پڑے کراہ رہے ہیں ۔ مانو اِدھر اُدھر اردھ جل (لاش کو آخری باد اشنان کرا کر آدھے اردھ جل کہتے ہیں) پڑے ہوں ۔

کھینچہیں گیدھ آنت تٹ بھئے ۔ جنُ بنسی کھیلت چت دئے
بہہ بھٹ بہہیں چڑھے کھگ جاہیں ۔ جنُ ناورہی کھیہیں سر ماہیں

گیدھ آنتیں کھینچ رہے ہیں ۔ مانو مچھلیاں پکڑنے والے ایکاگر من ہو کر بنسی سے مچھلی پکڑ رہے ہوں ۔ بہت سے یودھا بہے جا رہے ہیں اور پنچھی

ان کے اوپر چڑھ کر تیر رہے ہیں ۔ مانو وہ ندی میں ازبن ناؤ کھیہ کر کھیل رہے ہیں ۔

جوگنی بھر بھر کھپر سنچہیں ۔ بھوت پشاچ بدھو نبھ نچہیں
بھٹ کپال کرتال بجاویں ۔ چامنڈا نانا بدھی گاویں

جوگنیاں کھپروں میں بھر بھر لہو اکٹھا کر رہی ہیں ۔ بھوت پریتنیاں آکاش میں ناچ رہی ہیں ۔ چامنڈا یودھاؤں کی کھوپریوں کا کرتال بجا رہی اور بہت طرح سے گا رہی ہیں ۔

جمبک نکر کٹکٹ کٹہیں ۔ کھاہیں ہُوا ہیں اگھاہیں دپٹہیں
کوٹنہہ رُنڈ مُنڈ بنو ڈولہیں ۔ سیس پرے مہی جے جے بولہیں

گیدڑوں کے گروہ کٹ کٹ شبد کرتے ہوئے مردہ لاشوں کو کاٹ کر کھاتے ہیں ۔ ہُواں ہُواں کرتے ہیں اور جب پیٹ بھر جاتا ہے تو دوسرے کو ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں ۔ کروڑوں دھڑ بنا سر کے گھوم رہے ہیں اور سر زمین پر پڑے جے جے بول رہے ہیں ۔

بولہیں جو جے جے مُنڈ رُنڈ پرچنڈ سر بِنو دھاوہیں
کھپرنہہ کھگ الجھ جُجھہیں سُبھٹ بھٹنہہ ڈھاوہیں
بانر نساچر نکر مردہیں رام بل درپت بھئے
سنگرام انگن سُبھٹ سووہیں رام سر نکر نہہ ہئے

کٹے ہوئے سر جے جے بول رہے ہیں پرچنڈ دھڑ بغیر سروں کے دوڑ رہے ہیں کھوپریوں میں اُلجھ اُلجھ کر مانس خور پنچھی ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں ۔ مہابلی یودھا دوسرے یودھاؤں کو پچھاڑ رہے ہیں ۔ شری رام جی کے بل سے ابھیمان میں بھرے ہوئے بانر راکشسی دلوں کو کچل رہے ہیں ۔ شری رام جی کے بانوں سے مرے ہوئے بہادر یودھا رن بھومی میں سو رہے ہیں ۔

راون ہردے بچارا بھا نسیچر سنگھارا
میں اکیل کپی بھالو بہُ مایا کروں اپارا

راون نے من میں وچارا کہ راکشسوں کا ناش ہو گیا ہے میں اکیلا رہ گیا ہوں اور بانر اور بھالو بے شمار ہیں ۔ اس لئے مجھے اب کوئی جتن مایا رچنی چاہئے ۔

دیوتہہ پربھوہی پیادیں دیکھا ۔ اپجا ار اتی چھوبھ بسیشا
سُرپتی نج رتھ تُرت پٹھاوا ۔ ہرش سہت ماتل لے آوا

دیوتاؤں نے جب دیکھا کہ پربھو بنا رتھ کے پیدل ہی یدھ کر رہے ہیں ۔ تو اُن کے من میں بڑی بھاری بے چینی ہوئی ۔ تب راجہ اندر نے فوراً اپنا رتھ بھیجا ۔ اُس کا سارتھی پرسن ہو کر اُس رتھ کو پربھو کے پاس لے آیا ۔

تیج پُنج رتھ دویہ انوپا ۔ ہرش چڑھے کوسل پُر بھوپا ٭
چنچل ترگ منوہر چاری ۔ اجر امر من سم گتی کاری ٭

اُس انوکھ بے مثال اور تیجوسے منور پرلودھ پُری کے راجہ رام
چندر جی پرسن ہو کر رتھ پر چڑھے ۔ اُس رتھ میں چار سندر، اجر امر اور من
کی گتی کے سمان تیز گام گھوڑے جُتے ہوئے تھے۔

رتھ آرُودھ رگھوناتھ ہی دیکھی ۔ دھائے کپی بل پائے بسیشی
سہی نہ جائے کپنہہ کے ماری ۔ تب راون مایا بستاری

شری رگھوناتھ جی کو رتھ پر سوار دیکھ کر بانروں کے حوصلے دُگنے ہو
گئے ۔ وہ دوڑ کر اُن پر ٹوٹ پڑے۔ اُن کی مار برداشت نہیں کی جاتی۔ تب راون نے
مایا پھیلائی۔

سو مایا رگھوبیر ہی باچی ۔ لچھمن کپنہہ سو مانی ساچی
دیکھی کپنہہ نسا چر انی ۔ انُج سہت بہُو کوسلا دھنی

صرف رگھوناتھ جی ہی اس مایا کے بھید کو جان پائے۔ باقی
سب بانروں نے اور لکشمن جی نے بھی اسے سچی سمجھا۔ بانروں نے
راکشس فوج میں بہت سے رام اور لکشمن دیکھے۔

بہو رام لچھمن دیکھ مرکٹ بھالو من اتی اپڈرے
جنُو چتر لکھت سمیت لچھمن جہہ سو تہہ جتہہ ہیں کھرے
نج سین چکت بلوک ہنس سر چاپ سج کوسل دھنی
مایا ہری ہری نمکھ مہہ ہرش کپی سکل مرکٹ انی

بہت سے رام لکشمن دیکھ کر بانر اور بھالو من ہی من میں مایا سے
بہت ہی ڈر گئے۔ وہ لکشمن جی سمیت جہاں تھے وہاں ہی تصویر کی بھانت
بیٹھیں دھرکت کھڑے بجھتے رہ گئے۔ اپنی سینا کو مایا سے موہت دیکھ کر کوشل
کو ہرنے والے بھگوان شری رام جی نے ہنس کر دھنش پر بان چڑھایا اور پل
بھر میں ساری مایا ہر لی۔ بانر فوج بڑی پرسن ہوئی۔

بہوری رام سب تن چتے بولے بچن گمبھیر
دوند یُدھ دیکھہو سکل شرمت بھئے اتی بیر

پھر شری رام چندر جی سب کی طرف دیکھ کر گمبھیر (سنجیدہ) بچن
بولے۔ ہے بہادرو! تم سب لڑتے لڑتے بہت تھک گئے ہو۔ اس لئے
اب میرا اور راون دونوں کا یُدھ دیکھو۔

اس کہہ رتھ رگھوناتھ چلادا ۔ بپر چرن پنکج سر ناوا ٭

تب لنکیس کرودھ اُر چھاوا ۔ گرجت ترجت سمکھ دھاوا

ایسا کہہ کر شری رگھوناتھ جی نے برہمنوں کے چرن کملوں میں سر نوا
کر رتھ آگے بڑھایا۔ تب راون کی چھاتی کرودھ سے جل اٹھی اور وہ گرجتا اور
للکارتا ہوا پربھو کی طرف کو بڑھا۔

جیتیہو جے بھٹ سنگ ماہی ۔ سنو تاپس میں تنہہ سم ناہیں
راون نام جگت جس جانا ۔ لوکپ جاکیں بندی خانہ

اور جوش میں آ کر بولا۔ ہے تپسوی! سن تم نے یدھ میں آج تک
جتنے یودھاؤں کو جیتا ہے، میں اُن جیسا نہیں ہوں۔ میرا نام راون ہے
دنیا ساری میرا لوہا مانتی ہے۔ سارے لوکپال میرے قید خانہ میں پڑے ہیں۔

کھر دوشن برلودھ تمہہ مارا ۔ بدھیہو بیادھ اوہ بالی بچارا
نسیچر نکر سبھٹ سنگھارہو ۔ کنبھکرن گھن نادہی مارہو

تم نے کھر دوشن اور براودھ کو مار ڈالا۔ اور بچارے بالی کو شکاری
کی طرح دھوکے سے مار دیا۔ بڑے بڑے راکشس ویروں کو ہلاک کر ڈالا
کنبھ کرن اور میگھ ناد کو بھی مارا۔

آج بیر سب لیؤں نباہی ۔ جوں رن بھوپ بھاج نہیں جاہی
آج کرؤں کھل کال حوالے ۔ پریہو کٹھن راون کے پالے

ارے راجہ! اگر تم یدھ میں ڈٹے رہے اور بھاگ نہ گئے
تو ۔ تو آج میں سب کا بدلہ نکال لوں گا۔ آج میں یقیناً تمہیں یم
کے حوالے کر دوں گا۔ آج تمہیں راون جیسے سخت اور طاقتور یودھا سے
واسطہ پڑا ہے۔

سُن دُربچن کال بس جانا ۔ بہنسی بچن کہہ کرپاندھانا
ستیہ ستیہ سب تو پربھتائی ۔ جلپسی جن دکھائی منسائی ٭

راون کے اِن دُربچنوں کو سن کر شری رام جی نے اُس کو موت کے
وش میں جانا۔ تب کرپا ندھان پربھو ہنس کر بولے۔ تمہاری ساری بڑائی
جیسا کہ تم نے کہا ہے بالکل ٹھیک ہے۔ پر فضول بک بک نہ کرو اپنی
مردانگی کے جوہر دکھلاؤ۔

جن جلپنا کر سجس ناسہی نیتی سُنہی کرہی چھما ٭
سنسار مہہ پُرش تری بدھ پاٹل رسال پنس سما ٭
ایک سُمن پرد ایک سمن پھل ایک پھل کیول لاگہیں
ایک کہہیں کہہیں کرہیں اپر ایک کرہیں کہت نہیں

میرے تئیں بک بک کر کے اپنے سُندر فن کا ناش نہ کرو۔ معاف کرتا ہوں تجھے نیتی کہتا ہوں۔ سنو! سنسار میں گلاب، آم اور کٹہل کی طرح تین طرح کے پرش ہوتے ہیں۔ گلاب صرف پھول دیتا ہے پھل نہیں دیتا۔ آم کا درخت پھل اور پھول دونو دیتا ہے۔ اور کٹہل میں صرف پھل ہی لگتے ہیں۔ اسی پرکار ایک پرکار کے پرش تو وہ ہوتے ہیں۔ جو صرف کہتے ہیں پر کرتے نہیں۔ دوسری قسم کے وہ ہیں۔ جو کہتے بھی ہیں اور کرتے بھی ہیں۔ اور تیسری قسم کے وہ ہیں جو کام کر کے دکھلا دیتے ہیں۔ زبان سے نہیں ہانکتے۔

رام بچن سُن بہنسا موہی سِکھاوت گیان
بیر کرت نہیں تب ڈرے اب لاگے پر پیار

شری رام جی کے بچن سُن کر راون خوب ہنسا۔ اور بولا مجھے گیان سکھلاتے ہو۔ دشمنی کرتے تو ڈر سے نہیں۔ اب تمہیں اپنے پران پیارے لگے۔

کہہ دُربچن کرُدھ دشکندھر۔ کُلس سمان لاگ چہانشٹرسے سر
نانا کار سِلی مکھ دھائے۔ دِس اور بدس گگن بہی چھائے

دُربچن کہہ کر کرُدھ میں آکر راون بجر کے سمان بھیانک بان چھوڑنے لگا۔ طرح طرح کے بان دوڑے اور دشا بدشا نیچے اوپر سب جگہ بانوں سے چھا گئی۔

پاوک سَر چہانٹر مُنی رگھو بیرا۔ چھن مہ جرے نسا چر تیرا
چھاڑسی تیبر سکتی کھسیائی۔ بان سنگ پربھو پھیر چلائی

شری رگھو ویر جی نے اگنی بان چھوڑا۔ راون کے سب بان بھسم ہو گئے۔ تب اُس نے کھسیانہ ہو کر بہت ہی بھیانک شکتی چھوڑی۔ جسے شری رام جی نے بان سے بیندھ کر واپس بھیج دیا۔

کوٹنہہ چکر ترسول پہارے۔ بنو پر یاس پربھو کاٹ نوارے
نپھل ہوہیں راون سر کیسیں۔ کھل کے سکل منورتھ جیسیں

اُس نے کروڑوں چکر اور ترسول چلائے۔ لیکن پربھو شری رام جی نے بڑی آسانی سے ان کو کاٹ گرایا۔ جیسے دُشٹ پُرش کے سب منورتھ نشپھل ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی راون کے سب بان نشپھل گئے۔

تب ست بان سارتھی مارسی۔ پرے بھوم جے رام پکارسی
رام کرپا کر سُوت اٹھاوا۔ تب پربھو پرم کرودھ کہہ پاوا

تب اُس نے شری رام جی کے سارتھی کو سو بان مارے۔ وہ شری رام جی کی جے پکار کر زمین پر گر پڑا۔ شری رام جی نے کرپا کر سارتھی کو اٹھایا۔ تب پربھو شری رام جی سخت طیش میں آ گئے

بھئے کرُدھ جُدھ برُدھ رگھو پتی تون سایک کسمسے
کودنڈ دھن انی چنڈ سُن منو جا سُت ماُرت گرسے
مندودری اُر کمپ کمپتی کمٹھ بھو بھودھر تر سے
چکرہیں دگ گج دسن گہہ ہی دیکھ کوتک سُر ہنسے

یدھ میں دُشمن کے خلاف پربھو شری رام جی بہت طیش میں آ گئے۔ اُن کے بان ترکش سے باہر آنے کے لئے تڑپنے لگے۔ اُن کے دھنش کی گھور ٹنکار سُن کر منش آہاری راکشس سہم گئے۔ مندودری کی چھاتی دھڑکنے لگی سمندر، کچھپ، زمین اور پربت ڈر گئے۔ دِشاؤں کے ہاتھی زمین کو دانتوں سے پکڑ کر چنگھاڑنے لگے۔ یہ اچنبھا دیکھ کر دیوتا لوگ ہنسے۔

تانیو چاپ شرون لگ چہانڑے بسکہ کرال
رام مارگن گن چلے لہلہات جن بیال

تب شری رام جی نے دھنش کو کانوں تک کھینچ کر بھیانک بان چھوڑے۔ اُن کے بان ایسے چلے مانو لہراتے ہوئے سانپ جا رہے ہوں۔

چلے بان سپچھ جن اُرگا۔ پرتھمہیں ہتیو سارتھی ترگا
رتھ بھنج ہت کیتو پتاکا۔ گرجا اتی انتر بل تھاکا

بان ایسے چلے۔ مانو پنکھ والے سانپ اُڑ رہے ہوں۔ اُنہوں نے پہلے سارتھی اور گھوڑوں کو مار ڈالا۔ پھر رتھ کو چور چور کر کے نشان اور جھنڈے کو نشٹ کر دیا۔ تب راون جوش سے گرجا۔ لیکن من میں وہ تھک چکا تھا۔

تُرت آن رتھ چڑھ کھسیانا۔ استر شستر چھاڑسی بدھی نانا
بپھل ہوہیں سب اُدیم تاکے۔ جیسے پر دروہ نرت منا کے

وہ کھسیانہ ہو کر پھر دوسرے رتھ پر سوار ہو کر طرح طرح کے استر شستر چلانے لگا۔ اُس کی کوششیں ضائع ہو گئیں جیسے دوسرے کی بُرائی سوچنے والے پُرش کی ساری کوششیں ناکام ہو جاتی ہیں۔

تب راون دس شول چلاوا۔ باج چار مہی مار گراوا
ترگ اُٹھائے کوپ رگھو نایک۔ کھینچ سراسن چھاڑے سایک

تب راون نے دس ترسول چلائے۔ اور شری رام چندر جی کے چاروں رتھ کے گھوڑوں کو پرتھوی پر مار گرایا۔ گھوڑوں کو اُٹھا کر شری رگھو پتی جی نے جوش میں آکر دھنش کھینچ کر بان چھوڑے۔

راون سر سروج بن چاری - چلی رگھوبیر سی مکھ دھاری
دس دس بان بھال وس ماٹے - نسر گئے چلے رگھودھر پنارے

راون کے سر روپی کمل بن میں رچرنے والے شری رگھوناتھ جی کے بان روپی بھونروں کی قطار جیسی شری رام جی نے اُس کے دسوں سروں میں دس دس بان مارے - جو سروں کے آر پار ہو گئے اور خون کی دھار بہنے لگی -

سروت بدھر دھاؤ بلوانا - پربھو پنی کرت دھنُ سر سندھانا
تیس تیر رگھوبیر پہارے - بھجنہ سمیت سیس مہی پارے

خون بہتے ہوئے مہابلی راون دوڑا - پربھو نے پھر دھنش پر بان چڑھایا اُنہوں نے تیس بان چھوڑے اور راون کے دسوں سر سمیت بیس باہوؤں کو کاٹ کر پرتھوی پر گرا دیا -

کاٹہیں ہی بھئے نبینے - رام بہوری بھجا سر چھینے -
پربھو بہہ بار باہو سر ہنے - کٹت جھٹت پنی نوتن بھئے

سر اور ہاتھ کٹتے ہی پھر نئے پیدا ہو گئے - شری رام جی نے پھر بھجاؤں اور سروں کو کاٹ گرایا - اس طرح پربھو نے بہت دفعہ بھجائیں اور سر کاٹے لیکن ہر بار ہی کٹ کردہ نئے پیدا ہو جاتے ہیں -

پنی پنی پربھو کاٹت بھج سیسا - اتی کوتکی کوسلا دھیسا
رہے چھائے نبھ سر اور باہو - مانہوں امت کیتو اور راہو -

پربھو بار بار اُس کی بھجاؤں اور سروں کو کاٹ رہے ہیں، ادھوتی شری رام جی بڑے مایا دھاری ہیں - آکاش میں سر اور باہو ایسے چھا گئے مانو بے شمار راہو اور کیتو ہوں -

جنُ راہو کیتو انیک نبھ پتھ سروت سونت دھاوہیں
رگھوبیر تیر پرچنڈ لاگہیں بھومی گرن نہ پاوہیں
ایک ایک سر سر نکر چھیدے نبھ اُڑت اسے سوہیں
جنُ کوپ دن کر کر جہنہ تہنہ دھنتد پوہیں

مانو بے شمار راہو اور کیتو خون گراتے ہوئے آکاش کے راستہ میں دوڑ رہے ہوں - شری رام جی کے پرچنڈ بان کے لگنے کے کارن وہ زمین پر گرنے نہیں پاتے - ایک ایک تیر سے بہت سر بندھے ہوئے آکاش میں اُڑتے ہوئے ایسے شوبھا دے رہے ہیں مانو کرودھ کر کے سورج کی کرنیں اِدھر اُدھر راہوؤں کو [illegible]
جیسے پربھو ہر تاش [illegible]

سیوت پنشی بہر دھا جیمی نبت نوتن ماد

پربھو رام جیسے جیسے اُس کے سروں کو کاٹتے ہیں، ویسے ہی ویسے وہ بے شمار بڑھتے جاتے ہیں - جیسے وشئے بھوگ کرنے سے کام چیشٹا دن بدن نئی سے نئی بڑھتی ہی جاتی ہے -

دس مکھ دیکھ سر نہہ کے باڑھی - بسرا مرن بھئی رس گاڑھی
گرجیو موڑھ مہا ابھیمانی - دھائیو دس ہو سراسن تانی

سروں کو بڑھتے ہوئے دیکھ کر راون کو اپنی موت بھول گئی - وہ کرودھ سے آگ بگولا ہو گیا - پھر وہ مہا ابھیمانی مُوڑھ گرجا اور دسوں دھنش کو تان کر دوڑا -

سمر بھومی دسکندھر کوپیو - برش بان رگھوپتی رتھ توپیو
ڈنڈ ایک رتھ دیکھ نہ پریو - جنُ نیہار مہہ دن کر دُریو -

رن بھومی میں راون جوش سے بھر گیا - اُس نے بانوں کی بارش کر کے شری رگھوناتھ جی کے رتھ کو ڈھک دیا - ایک گھڑی تک رتھ نہیں نظر نہیں آیا - مانو کہر میں سورج چھپ گیا ہو -

ہا ہا کار سُر نہہ جب کینہا - تب پربھو کوپ کار شنگ لینہا
سر نوارد ہو کے سر کاٹے - تے دسی بدسی گگن مہی پاٹے

جب دیوتاؤں نے گھبرا کر ہاہاکار کیا - تب پربھو شری رام جی نے کرودھ کر کے دھنش اُٹھایا - راون کے بانوں کو ہٹا کر انہوں نے پھر اُس کے سر کاٹے اور اُن سروں کو کاٹ کر اُن سے دشا بدشا نیچے اوپر سب جگہ ڈھک دی -

کاٹے سر نبھ مارگ دھاویں - جے جے دھُن کر بھئے ایجاویں
کہنہ لچھمن سگریو کپیسا - کہنہ رگھوبیر کوسلا دھیسا

کاٹے ہوئے سر آکاش کے راستوں میں اُڑتے ہیں اور جے جے کی اونچی آواز کر کے بھئے پیدا کر رہے ہیں - لکشمن اور بانر راج سگریو کہاں ہیں اور اودھ پتی رگھوبیر کہاں ہیں -

کہنہ رام کہہ سر سر دھائے دیکھ مرکٹ بھج چلے
سندھان دھنُ رگھو بنس منی ہنس سرنہہ سر بیدھے بھلے
سر مالکا کر کالکا گہہ برند برند نہہ بہہ شہ چلیں
کر رُدھر سر مجن منہوں سنگرام بٹ پوجن چلیں

"رام کہاں ہیں؟" یہ کہہ کر سروں کے سمود دوڑتے انہیں دیکھ کر بانر

بھاگ چلے۔ تب دھنش کھینچ کر رگھوکل کے سرتاج شری رام چندر جی نے ہنس کر اُن سروں کو تیروں سے بھید ڈالا۔ ہاتھوں میں سروں کی مالائیں لے کر کال جو گنیں اکٹھی ہو کر خون کی ندی میں اشنان کرنے چلیں۔ مانو بیدھ اُونچی بٹ برکش (بڑ کا درخت) کی پوجا کرنے جا رہی ہوں۔

چھٹی دس کنٹھ کرودھ ہٹنے چھانشری سکتی پرچنڈ
چلی ببھیشن سنمکھ منہوں کال کر دنڈ

تب راون نے جوش میں بھر کر پرچنڈ شکتی چھوڑی۔ وہ ببھیشن کی طرف یم راج کے ڈنڈے کے سمان بڑھی۔

آوت دیکھ سکتی اتی گھورا۔ پرنتارتی بھنجن پن مورا۔
ترت ببھیشن پاچھیں میلا۔ سنمکھ رام سہیو سوئی سیلا

بھگوان شری رام چندر جی نے جب اُس مہا بھیانک شکتی کو ببھیشن کی طرف آتے دیکھا تب اُنھوں نے من میں یہ وچار کر کے شرنا گتوں کے دُکھ کے ناش کرنے کا میں نے پرن ٹھان رکھا ہے۔ ببھیشن کو پیچھے کر کے وہ بھیانک شکتی اپنے اُوپر سہہ لی۔

لاگ سکتی مورچھا کچھ بھئی۔ پربھو کرت کھیل سُرنہہ بکلئی
دیکھ ببھیشن پربھو شرم پایو۔ گہہ کر گدا کرودھ ہو دھایو

شکتی کے لگتے ہی پربھو کو کچھ مورچھا ہو گئی۔ پربھو نے تو یہ لیلا کی تھی۔ پر دیوتا لوگ گھبرا گئے۔ پربھو کو تھکا ہوا جان کر ببھیشن جی طیش میں آ کر ہاتھوں میں گدا لے کر دوڑے۔

رے کُبھاگیہ سٹھ مند کبدھ تے۔ تیں سُر نر مُنی ناگ بردھے
سادر سو کہنٹ سیس چڑھائے۔ ایک ایک کے کوٹن پائے

اور بولے۔ او بدقسمت دھُورکھ، نیچ بُدھی والے! تو نے دیوتاؤں، منشوں، منیوں، ناگوں سبھی سے دشمنی بڑھائی۔ تو نے شردھا سے شو جی کو سر چڑھائے۔ اسی لئے ایک ایک سر کے بدلے کروڑوں سر پائے۔

تیہی کارن کھل اب لگ باچیو۔ اب تو کال سیس پر ناچیو
رام بمکھ سٹھ چہسی سمپدا۔ اس کہہ ہنیسی ماجھ اُر گدا

اسی وجہ سے ہے دشٹ! تو اب تک زندہ ہے۔ لیکن اب تیری موت تیرے سر پر ناچ رہی ہے۔ ارے مُورکھ! تو شری رام جی کی مخالفت کر کے خوشحالی چاہتا ہے؟ ایسا کہہ کر ببھیشن نے راون کی چھاتی میں گدا ماری۔

اُر ماجھ گدا پرہار گھور کٹھور لاگت مہی پر یو
دس بدن سونت سروت پُنی سنبھار دھایو رس بھریو
دو بھرے اتی بل مل جدھ بُرو دھ ایک ایکہی ہنے
رگھو بیر بل درپت ببھیشن گھال نہیں تا کہنہ گنے

چھاتی میں کٹھور گدا کے بھاری وار سے چوٹ لگتے ہی راون زمین پر گر پڑا۔ اُس کے دسوں سروں سے خون بہنے لگا۔ اپنے آپ کو پھر سنبھال کر وہ غصے میں بھرا ہوا دوڑا۔ دو نوں مہا بلوان یودھا آپس میں گتھم گتھا ہو گئے۔ مل یدھ میں ایک دوسرے کو دشمن سمجھتے ہوئے وہ مارنے لگے۔ شری رگھوویر جی کے بل کے گھمنڈ میں ببھیشن جی راون جیسے مشہور یودھا کو بھی پاسنگ کے برابر نہیں گنتے۔

اُما ببھیشن راون ہی سنمکھ چتو کہ کاؤ
سو اب بھرت کال جیوں شری رگھو بیر پربھاؤ

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جو ببھیشن راون کے سامنے ڈر کے مارے آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھ سکتا تھا۔ وہ اب کال کے سمان اُس سے ٹکر لے رہا ہے۔ یہ شری رگھوویر جی کا ہی پربھاؤ ہے۔

دیکھا شرمت ببھیشن بھاری۔ دھایو ہنومان گری دھاری
رتھ ترنگ سارتھی نپاتا۔ ہردے ماجھ تیہی مارسی لاتا

ببھیشن جی کو بہت ہی تھکا ہوا دیکھ کر ہنومان جی پہاڑ اُٹھا کر دوڑے اور اس کے واسطے رتھ، گھوڑے اور سارتھی کو مار ڈالا اور راون کی چھاتی میں لات ماری۔

ٹھاڑھ رہا اتی کمپت گاتا۔ گیو ببھیشن جہہ جن تراتا
پنی راون کپی ہنیو پچاری۔ چلیو گگن کپی پونچھ پساری

راون کھڑا رہا لیکن اُس کا شریر بُری طرح کانپنے لگا۔ اتنے میں ببھیشن سیوکوں کی رکھشا کرنے والے بھگوان شری رام جی کے پاس گئے پھر راون نے للکارتے ہوئے ہنومان جی کو مارا۔ وہ پونچھ کو پھیلا کر آکاش میں چلے گئے۔

گہیسی پونچھ کپی سہت اُڑانا۔ پنی پھر بھریو پربل ہنومانا
لرت اکاش جگل سم جودھا۔ ایکہی ایک ہنت کر کرودھا

راون نے ہنومان جی کی پونچھ پکڑ لی۔ وہ راون کو بھی ساتھ لئے ہوئے آکاش میں اُڑے۔ مہابلوان ہنومان گھوم کر پھر راون سے بھڑ گئے۔ برابر کے

دونوں یودھا آکاش میں لڑتے ہوئے جوش میں بھر کر ایک دوسرے کو مارنے لگے ؛

سو ہیں نبھ چھل بل بہو کرہیں ۔ کجّل گری سمیرو جنُ لرہیں ۔ لوکو
مدھی بل نسیچر پرے نہ پاریو ۔ تب مارُت سُت پربھو سنبھاریو

دونوں یودھا داؤ پیچ کرتے ہوئے آکاش میں لڑتے ایسے شوبھا پا رہے ہیں ۔ مانو کاجل کا پہاڑ اور سمیرو پربت لڑ رہے ہوں ۔ جب بُدھی اور بل سے راون گرتے نہ گرا ۔ تب شری ہنومان جی نے پربھو شری رام چندر جی کا سمرن کیا ۔

سنبھار شری رگھوبیر دھیر پچاری کپی راون ہنیو
مہی پرت پُنی اُٹھ لرت دیو نہہ جُگل کہُہ جے جے بھنیو
ہنومنت سنکٹ دیکھ مرکٹ بھالو کروہ آتر چلے
رن مت راون سکل سُبھٹ پرچنڈ بھج بل دل ملے

شری رگھوویر جی کا سمرن کر کے دھیر ہنومان جی نے للکار کر راون کو مارا۔ وہ دونوں زمین پر گر پڑے ۔ اور اُٹھ کر پھر لڑنے لگے ۔ دیوتاؤں نے دونوں کی بہادری کی داد دی ۔ ہنومان جی کو سنکٹ میں دیکھ کر بانر اور بھالو غصہ میں دیاکُل ہو کر دوڑے ۔ لیکن لڑائی کے نشے میں متوالے راون نے سارے بانر اور بھالو یودھاؤں کو اپنے پرچنڈ بازوؤں کی شکتی سے کچل کر پیس ڈالا ۔

تب رگھوبیر پچارے دھائے کیس پرچنڈ
کپی بل پربل دیکھ تیہیں کینہہ پرگٹ پاکھنڈ

تب شری رگھوویر جی کے للکارنے پر مہا بلوان بانر دوڑے ۔ بانروں کے بھاری بل کو دیکھ کر راون نے مایا رچائی ۔

انتردھان بھئیو چھن ایکا ۔ پُنی پرگٹے کھل روپ انیکا
رگھوپتی کٹک بھالو کپی جیتے ۔ جہہ تہہ پرگٹ دسانن تیتے

پل بھر کے لئے راون غائب ہو گیا ۔ پھر اُس دُشٹ نے اپنے بہت سے روپ پرگٹ کئے شری رگھوناتھ جی کے لشکر میں جتنے ریچھ بانر تھے ۔ اتنے ہی راون چاروں طرف ظاہر ہو گئے ۔

دیکھے کپنہ امت دس سیسا ۔ جہہ تہہ بھجے بھالو اُرد کیسا
بھاگے بانر دھرہیں نہ دھیرا ۔ تراہی تراہی لچھمن رگھوبیرا

بانروں نے بے شمار دس مکھوں والے راون دیکھے ۔ بھالو اور بانر اِدھر اُدھر ڈر کے مارے بھاگ چلے ۔ وہ ایسے بھاگے کہ دھیرج ہی نہیں دھرتے ہیں اور پکارتے جاتے ہیں ۔ کہ ہے لکشمن ! ہے رگھوویر ! ہمیں بچائیے ۔

دہ دس دھاوہیں کوٹنہ راون ۔ گرجہیں گھور کٹھور بھیاون
ڈرے سکل سُر چلے پرائی ۔ جے کے آس تجہو اب بھائی

دسوں اطراف میں کروڑوں راون دوڑ رہے ہیں ۔ اور کٹھور اور گھور بھیانک گرجنا کرتے ہیں ۔ ڈر کے مارے سب دیوتا یہ کہتے ہوئے بھاگ چلے ۔ کہ ہے بھائی ! اب فتح کی اُمید نہ رکھو ۔

سب سُر جیتے ایک دسکندھر ۔ اب بہو بھئے تکہو گری کندر
رہے برنچی سمبھو منی گیانی ۔ جنہہ جنہہ پربھو مہما کچھ جانی

ایک ہی راون نے سب دیوتاؤں کو جیت لیا تھا ۔ اب تو بیشمار راون ہو گئے ہیں ۔ اس لئے ہے بھائی ! اب کہیں پہاڑوں کی غاروں میں پناہ لو ۔ برہما جی ، شیو جی اور گیانی منی جو پربھو شری رام جی کی مہما کو جانتے ہوئے ڈٹے رہے ۔ وہ ذرا نہ گھبرائے ۔

جانا پرتاپ تے رہے نربھے کپنہ رپُ مانے پھرے
چلے بچل مرکٹ بھالو سکل کرپال پاہی بھئے آتُرے
ہنومنت انگد نیل نل اتی بل لرت رن بانکرے
مردہیں دسانن کوٹ کوٹنہ کپٹ بھو بھٹ انکرے

جو شری رام جی کی مہما کو جانتے تھے ۔ وہ بیدھڑک ڈٹے رہے ۔ بانروں نے تو اُن مایا کے راونوں کو سچ مچ کے راون جانا ۔ اس لئے ڈر کر سارے بانر اور بھالو گھبرا گئے ۔ اور ہے کرپالو شری رام جی ! " ہمیں بچاؤ " اس پکار کے ساتھ دیاکُل ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے ۔ لیکن مہابلوان رن کے بانکے ویر ہنومان ، انگد ، نل ، نیل لڑتے ہیں ۔ اور کپٹ بھومی سے اکھوؤں کی بھانت پیدا ہوئے ۔ کروڑوں کروڑوں یودھا راونوں کو کچلتے ہیں ۔

سُر بانر دیکھے بکل ہنسیو کوسلادھیش
سج سارنگ ایک سر ہتے سکل دس سیس

دیوتاؤں اور بانروں کی گھبراہٹ دیکھ کر اودھپتی شری رام چندر جی ہنسے ۔ اور سارنگ دھنش پر ایک بان چڑھا کر اُن مایا کے راونوں کو مار ڈالا ۔

پربھو چھن مہہ مایا سب کاٹی ۔ جمے روی اُئیں جاہیں تم پھاٹی
راون ایک دیکھ سُر ہرشے ۔ پھرے سمن بہو پربھو پر برشے

چھن بھر میں پربھو شری رام جی نے سب مایا کاٹ ڈالی ۔ جیسے

سورج کے طلوع ہونے ہی تاریکی نشٹ ہو جاتی ہے ویسے ہی سب راون نشٹ ہو گئے۔ اب ایک ہی لنکا پتی راون کو دیکھ کر دیوتا خوش ہوئے۔ اور انہوں نے لوٹ کر پربھو پر پھولوں کی بہت سی بارش کی۔

بھج اُٹھائے رگھوپتی کپی پھیرے۔ پھر ایک ایکنہہ تب ٹیرے
پربھو بل پائے بھالو کپی دھائے۔ ترل تمک منجگ ہی آئے

شری رام جی نے بازو کے اشارے سے سب بانروں کو لوٹایا۔ تب وہ ایک دوسرے کو پکار پکار کر لوٹ آئے۔ پربھو کا بل پاکر بھالو اور کپی دوڑے۔ چنچل باز جوش میں بھرے ہوئے اچھل اچھل کر رن بھومی میں آئے۔

اُستتی کرت دیو تنہہ دیکھیں۔ بھیئوں ایک میں انہہ کے لیکھیں
سٹھہ تم سدا اتم ہہ مور مرائیل۔ اس کہہ کوپ گگن پر دھائیل

راون نے دیوتاؤں کو جب شری رام جی کی اُستتی کرتے دیکھا تو اُس نے سوچا کہ دیوتا سمجھتے ہیں کہ میں صرف ایک ہی راون رہ گیا ہوں اس لئے خوشی سے تعلیل بجا رہے ہیں۔ وہ غصے سے بھر کر بولا۔ ارے مورکھو! تم تو سدا سے ہی میری مار کا نشانہ بنے ہے ہو۔ ایسا کہہ کر وہ طیش کھا کر آکاش میں چڑھ کر دیوتاؤں کی طرف لپکا۔

ہاہاکار کرت سر بھاگے۔ کھل ہو جاہو کہنہ مورین آگے
دیکھ بکل سُر انگد دھایو۔ کود چرن گہہ بھومی گرایو

ہاہاکار کرتے ہوئے دیوتا بھاگے۔ راون نے اُن کو للکارتے ہوئے کہا ارے دشٹو! میرے سامنے سے تم کہاں بھاگ جاؤ گے دیوتاؤں کو دیاکل دیکھ کر انگد دوڑے اور اُچھل کر راون کے پاؤں پکڑ کر اُسے دھرتی پر گرا دیا۔

گہہ بھومی پر یو لات مار یو بالی سُت پربھو پہیں گیئو
سنبھار اُٹھ دس کنٹھ گھور کٹھور رو گرجت بھیئو
کر داپ چاپ چڑھائے دس سندھان سر بہہ برشئی
کئے سکل بھٹ گھائیل بھے آکل دیکھ نج بل ہرشئی

اُسے زمین پر گرا کر لات مار کر بالی کمار انگد پربھو رام جی کے پاس چلے گئے۔ راون سنبھل کر اُٹھا اور بڑے زور سے بھیانک آواز سے گرجنے لگا۔ بل کے گھمنڈ میں بھر کر اُس نے دسوں دھنشوں کو کھینچ کر بہت سے بانوں کی بارش کی۔ جس سے اُس نے سب بانر اور بھالو یودھا زخمی اور خوف زدہ کر دیئے۔ ایسا اپنا بل دیکھ کر راون بہت ہی پرسن ہوا۔

تب رگھوپتی راون کے سیس بھجا سر چاپ
کاٹے بہت بڑھے پُنی جمے تیرتھ کر پاپ

تب شری رگھوناتھ جی نے راون کے سر بازو، بان اور دھنش کاٹ ڈالے۔ لیکن وہ پھر بہت بڑھ گئے۔ جیسے تیرتھ میں کئے ہوئے پاپوں کا برا پھل بڑھتا ہی جاتا ہے۔

سر بھج باڑھ دیکھ رپو کیری۔ بھالو کپنہہ رس بھئی گھنیری
مرت نہ موڑ کٹے ہوں بھج سیسا۔ دھائے کوپ بھالو بھٹ کیسا

دشمن کے سروں اور بازوؤں کو بڑھتے دیکھ کر بھالو اور بانروں کو بہت کرودھ ہوا۔ یہ مورکھ بازو اور سر کٹنے پر بھی نہیں مرتا۔ ایسا کہہ کر بانر اور بھالو یودھا طیش کھا کر دوڑے۔

بالی تنیہ ماروت نل نیلا۔ بانرراج دوبد بل سیلا
بٹپ مہی دھر کریں پرہارا۔ سوئی گری ترو گہہ کپنہہ سو مارا

بالی کمار انگد، ہنومان، نل اور نیل، بانرراج سگریو اور مہابلوان دوِوِد وغیرہ یودھا راون پر درختوں اور پہاڑوں سے وار کرتے ہیں۔ اور وہ اُنہیں پہاڑوں اور درختوں کو پکڑ کر بانروں کو مارتا ہے۔

ایک نکھنہہ رپو بپش بداری۔ بھاگ چلہیں ایک لاتنہہ ماری
تب نل نیل سرنہہ چڑھ گئیو۔ نکھنہہ للار بدارت بھئیو

کوئی بانر اس کے شریروں کو اپنے تیز ناخنوں سے پھاڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ نل اور نیل راون کے سروں پر چڑھ گئے اور ناخنوں سے اُس کی پیشانی پھاڑنے لگے۔

رُدھر دیکھ بشاد اُر بھاری۔ تنہہ دھرن کہنہہ بھجا پساری
گہے نہ جاہیں کرنہہ پر پھر ہیں۔ جنُ جگ مدھپ کمل بن چر ہیں

بہتا ہوا خون دیکھ کر اُسے من میں بڑا دکھ ہوا۔ اُس نے نل نیل کو پکڑنے کے لئے ہاتھ پھیلائے۔ لیکن وہ قابو میں نہیں آتے ہاتھوں کے اوپر ہی پھرتے ہیں۔ مانو دو بھونرے کمل کے بن میں کھیل رہے ہوں۔

کوپ کود دوؤ دھریسی بہوری۔ مہی پٹکت بھجے بھجا موری
پُنی سکوپ دس دھنُ کر لینہے۔ سرنہہ مار گھائل کپی کینہے

تب کرشنھ میں آکر راون نے اُچھل کر اُن دونو کو پکڑ لیا۔ جب وہ اُنہیں ہاتھوں سے پرتھوی پر پٹکنے لگا۔ تب وہ دونو اُس کے ہاتھوں کو مروڑ کر جھپٹ کر بھاگ گئے۔ پھر اُس نے وسوں وھنش لئے اور بانروں کو بانوں سے مار کر زخمی کر دیا۔

ہنومد آدی مورچھت کر بندر۔ پائے پردوش ہرش وسکند دھر
مورچھت دیکھ سکل کپی بیرا۔ جاموونت دھائیو رن دھیرا ۔

ہنومان وغیرہ سب بانر یودھاؤں کو بے ہوش کرکے اور شام کا وقت دیکھ کر راون پرسن ہوا۔ سارے بانروں کو بیہوش دیکھ رن دھیر جاموونت دوڑے۔

سنگ بھالو بھودھر تر دھارا۔ مارن لگے پچاری پچارا
بھیئو کرودھ راون بلوانا۔ گہہ پد مہی پٹکے بھٹ نانا

جاموونت کے ساتھی بھالو یودھا پربت اور برکشوں کو اُٹھا کر للکار للکار کر راون کو مارنے لگے۔ مہابلوان راون جوش میں بھر کر اُن کے پاؤں پکڑ پکڑ کر اُنہیں زمین پر پٹکنے لگا۔

دیکھ بھالو پتی نج دل گھاتا۔ کوپ ماجھ اُر مارسی لاتا

اپنے دل کا گھات ہوتا دیکھ کر جاموونت نے غصّے سے بھر کر راون کی چھاتی میں لات ماری۔

اُر لات گھات پرچنڈ لاگت بکل رتھ تے مہی پرا
گہہ بھالو بیس ہوں کر منہو کملنہ بسے نسی مدھکرا
مورچھت بلوکی بہوری پدہت بھالو پتی پربھو پہیں گیو
نسی جان سیندن گھال تہہ تب سُوت جتن کرت بھیو

چھاتی میں لات کی زبردست چوٹ کھا کر راون ویاکل ہو کر رتھ سے زمین پر گر پڑا۔ اُس نے اپنے بیس ہاتھوں میں بھالوؤں کو پکڑ رکھا تھا۔ مانو رات کے وقت بھونرے کملوں میں ٹھہرے ہوئے ہوں۔ اُسے بے ہوش دیکھ کر اور اُس کی چھاتی میں ایک اور لات مار کر بھالو راج جاموونت پربھو شری رام جی کے پاس گئے رات کا وقت دیکھ کر سارتھی نے راون کو رتھ میں ڈال لیا۔ اور لنکا کو لے جاتا ہوا اُسے ہوش میں لانے کی تدبیر کرنے لگا۔

مورچھا بگت بھالو کپی سب آئے پربھو پاس
نسیچر سکل راون ہی گھیر رہے اتی تراس

مورچھا دور ہونے پر سب بھالو اور بانر پربھو شری رام جی کے پاس آئے۔ اور ہر سب راکششوں نے خوف زدہ ہو کر راون کو گھیر لیا۔

ماس پارائن

چھبیسواں وشرام

تیہی نسی سیتا پہیں جائی۔ ترجٹا کہہ سب کتھا سُنائی
سر بھج بڑھت سُنت رپو کیری۔ سیتا اُر بھئی تراس گھنیری

اُسی رات سیتا جی کے پاس جا کر ترجٹا نے یدھ کی ساری کتھا کہہ سُنائی۔ شترو کے سروں اور بازوؤں کے بار بار بڑھنے کی خبر سُن کر سیتا جی کے من میں بڑا ڈر ہوا۔

مُکھ ملین اُپجی من چنتا۔ ترجٹا سن بولی تب سیتا
ہوئہی کہا کہسی کن ماتا۔ کیہی بدھی مرہی بسو دُکھ داتا

سیتا جی کا چہرہ اُداس ہو گیا۔ اُن کے من میں بہت فکر ہوا وہ ترجٹا سے بولیں۔ ہے ماتا! بتاؤ اب کیا ہوگا؟ ساری دُنیا کو دُکھ دینے والا ظالم راون کس طرح مرے گا؟

رگھوپتی سر سر کٹیہو نہ مرئی۔ بدھی بپریت چرت سب کرئی
مور ابھاگیہ جیاوت اوہی۔ جیہیں ہوں ہری پد کمل بچھوہی

شری رگھوناتھ جی کے بانوں سے سر کٹنے پر بھی یہ دُشٹ نہیں مرتا۔ ودھاتا ساری لیلا ہم سے اُلٹ ہی کر رہا ہے۔ میری بدقسمتی ہی راون کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔ اور اس نے ہی مجھے پربھو کے چرن کملوں سے جدا کر رکھا ہے۔

جیہیں کرت کپٹ کنک مرگ جھوٹھا۔ اجہوں سو دیو موہی پر روٹھا
جیہیں بدھی موہی دکھ دسہ سہائے۔ لچھمن کہہ کٹ بچن کہائے

اُس میری بھوتی تقدیر نے ہی کپٹ کا جھوٹا سونے کا مرگ بنایا تھا۔ وہی اب تقدیر بھی مجھ پر روٹھی ہوئی ہے۔ جس ودھاتا نے مجھے ناقابل برداشت دُکھ دئے اور میری زبان سے لچھمن جی کو کڑوے

بچن اُبلاشے ۔
رگھوپتی برہ سنتپت مسر بھاری ۔ تنگ تنگ مار بار بہو ماری نہ
ایسیہوں دُکھ جور الکھ مسم پرانا ۔ سوئی بدھی تاہی جیاد نہ آنا
جو شری رگھوناتھ جی کے ویوگ روپی بڑے زہریلے تیروں سے
تک تک کر مجھے بار بار مار رہا ہے ۔ اور اتنے کشٹ دینے پر بھی مجھے
نندہ رکھ رہا ہے ۔ وہی بدھاتا اس راون کو زندہ رکھ رہا ہے ۔ وہی بدھاتا
اس راون کو زندہ رکھے ہوئے ہے ۔ دُوسرا کوئی نہیں ۔
بہُہ بدھی کر بلاپ جب جانکی ۔ کر کر سُمرت کر پاندھان کی نہ
کہہ تب ترجٹا سُنو راجکماری ۔ اُر سر لاگت مرے سراری نہ
جانکی جی کرپاندھان شری رام جی کی یاد کر کے بہت بلاپ کر رہی
ہیں ۔ تب ترجٹا نے کہا ۔ ہے راجکماری ! سنو ۔ دیوتاؤں کا دُشمن راون ہردے
میں بان لگتے ہی مر جائے گا ۔
پربھو تاتے اُر ہتئے نہ تیہی ۔ ایہی کے ہردے بستی بیدیہی
لیکن پربھو اُس کے ہردے میں اس لئے بان نہیں مارتے ۔ کہ
اس کے ہردے میں آپ جانکی جی بستی ہیں ۔

ایہی کے ہردے بس جانکی جانکی اُر مم باس ہے
مم اُدر بھوان انیک لاگت بان سب کر ناس ہے
سُن بچن ہرش بشاد من اتی دیکھ پُنی تر جٹا کہا
اب مرے ہی رپو ایہی بدھی سن سُندری تجہی سنسیہا

اس کے ہردے میں جانکی کا نواس ہے اور جانکی کے
ہردے میں میرا (شری رام جی) کا نواس ہے ۔ اور میرے ہردے
میں انیک برہمانڈ ہیں ۔ اس لئے راون کے ہردے میں بان مارتے ہی سب
برہمانڈوں کا ناش ہو جائے گا ۔ اس لئے پربھو اس کے ہردے میں بان
نہیں مارتے ۔ یہ سُنکر سیتا جی کے من میں آنند بھی ہوا اور دُکھ بھی ہوا ۔ یہ دیکھ
کر ترجٹا نے پھر کہا ۔ ہے سُندری ! اس بڑے بھاری بھرم کو چھوڑ دو ۔ اب
جس طرح دُشمن مرے گا ۔ وہ بھی سنو ۔

کاٹت سر ہوئی بکل چھوٹ جائے ہی تو دھیان
تب راون ہی ہردے مہہ مارہیں رام سُجان

سِروں کے بار بار کٹنے سے جب راون ویاکل ہو جائے گا اور
اُس کے ہردے سے تیرا دھیان چھوٹ جائے گا ۔ تب انتریامی رام
راون کے ہردے میں بان ماریں گے ۔
اس کہہ بہُت بھانت سمجھائی ۔ پُنی ترجٹا نج بھون سدھائی
رام سبھاؤ سُمر بیدیہی ۔ اُپجی برہ بیتھا اتی تیہی
ایسا کہہ کر اور بہت طرح سے سیتا جی کو سمجھا کر ترجٹا پھر
اپنے گھر چلی گئی ۔ شری رام جی کے سبھاؤ کو یاد کر کے سیتا جی کو بہت ہی
شری رام جی کی جدائی کا دُکھ ہوا ۔
نسی ہی سسی ہی نندتی بہُہ بھانتی ۔ جُگ سم بھئی سرانتی نہ راتی
کرت بلاپ من ہی من بھاری ۔ رام برہ جانکی دُکھاری
بہت طرح وہ رات کو اور چندرما کو برا بھلا کہنے لگی ۔ رات یُگ کے
برابر لمبی ہو گئی ۔ ختم ہونے میں نہیں آتی ۔ شری رام چندر جی کی جدائی
سے دُکھی ہو کر جانکی جی من ہی من میں ولاپ (گریہ زاری) کر رہی ہیں ۔
جب اتی بھیو برہ اُر داہو ۔ پھر کیئو بام نین اُرو باہو
سگن بچار دھری من دھیرا ۔ اب ملہیں کرپال رگھوبیرا
جب جدائی کے مارے اُن کے ہردے میں بہت جلن بڑھی ۔
تب اُن کی بائیں آنکھ اور بایاں بازو پھڑک اُٹھے ۔ شگن (اچھی علامات)
سمجھ کر سیتا جی نے من میں دھیرج دھری کہ کرپالو شری رگھوبیر ضرور ہی
جلدی ملیں گے ۔
اِہاں اَردھ نسی راون جاگا ۔ نج سارتھی سن کھیجن لاگا نہ
سٹھ رن بھومی چھڑائے سی موہی ۔ دھگ دھگ ادھم مند متی توہی
ادھر لنکا میں آدھی رات کو راون جاگا ۔ اور سارتھی کو جھنجھلا کر کہنے
لگا ۔ ارے مورکھ ! تُو نے رن بھومی سے مجھے کیوں الگ کر دیا ؟ ارے
نیچ ! مُورکھ بدھی ! تجھ پر لعنت ہے ۔ لعنت ہے ۔
تیہہ پد گہہ بہُہ بدھی سمجھاوا ۔ بھور بھئیں رتھ چڑھ پُنی دھاوا
سُن آگون دسانن کیرا ۔ کپی دل کھر بھر بھیؤ گھنیرا
سارتھی نے پاؤں پکڑ کر راون کو بہت طرح سے سمجھایا ۔ سویرا
ہوتے ہی وہ رتھ پر چڑھ کر پھر دوڑا ۔ راون کے آنے کی خبر سُنکر بانر دل
میں کھلبلی مچ گئی ۔
جہاں تہاں بھودھر بٹپ اُپاری ۔ دھائے کٹکٹائے بھٹ بھاری
بانر یودھا اِدھر اُدھر سے پربت اور پیڑ اُکھاڑ کر غصّے میں بھر
کر گٹ گٹ کرتے ہوئے دوڑے ۔

وہلئے جو مرکٹ بٹ بھالو کرال کرِ بھوہ دھرا
اتی کوپ کرِ ہیں پرہار بادت پیچ چلے رجنی چرا کو
بچلائے دل بھوت کیسنہہ گھیر چی راون نیٹو
چھنہ وسی چیپٹنہ ہار نکھنہ بدار تن بیاکل کیٹو

مہابلوان اور وکرال بانر اور بھالو یودھا ہاتھوں میں پربت لئے ہوئے دوڑے۔ وہ غصہ سے آگ بگولا ہو کر وار کرتے ہیں۔ ان کی مار سے راکشس بھاگ کھڑے ہوئے۔ بلوان بانروں نے راکشس فوج میں کھلبلی ڈال کر پھر راون کو گھیر لیا۔ چاروں طرف سے تھپڑ مار کر اور تیز ناخنوں سے اس کی کھال کاٹ کاٹ کر اسے دیاکل کر دیا۔

دیکھ مہا مرکٹ پربل راون کینہہ بچار
انتر ہت ہوئے نمش چھنہ کرت مایا بستار

مہابلوان بانروں کو دیکھ کر راون نے وچار کیا۔ پھر اس نے چھپ کر پل بھر میں مایا پھیلائی۔

جب کینہہ تیہیں پاشنڈ۔ بھئے پرگٹ جنتو پرچنڈ
بیتال بھوت پشاچ۔ کر دھرے دھنش ناراچ

جب اس نے مایا رچی۔ تب بھیانک جیو پرگٹ ہو گئے۔ بیتال، بھوت اور پشاچ ہاتھوں میں دھنش بان لئے وہاں بھومی میں پرگٹ ہوئے۔

جوگنی گہیں کرپال۔ ایک ہاتھ منج کپال
کر سدیہ سونت پان۔ ناچہیں کرہیں بہو گان

کال جوگنیں ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں منش کی کھوپڑی لئے تازہ خون پی کر ناچنے لگیں اور طرح طرح کے بھدے گیت گانے لگیں۔

دھر مار بولہیں گھور۔ رہی پور دھنی چہو اور
منکھ بائے دھاوہیں کھان۔ تب لگے کیس پران

"پکڑو، مارو" جیسی بھیانک آوازیں بول رہی ہیں۔ چاروں طرف ایسی ڈراؤنی آوازوں سے گونج اٹھیں۔ وہ منہ پھیلا کر کھانے کو دوڑتی ہیں۔ تب بانر بھاگنے لگے۔

جہنہ جاہیں مرکٹ بھاگ۔ تہہ برت دیکھہیں آگ

بھئے بکل بانر بھالو۔ پنی لاگ برشے بالو

بانر بھاگ کر جہاں بھی جاتے ہیں۔ وہاں آگ جلتی دیکھتے ہیں۔ بانر اور بھالو دیاکل ہو گئے پھر ان کے اوپر گرم ریت برسنے لگی۔

جہں تہں تھکت کر کیس۔ گرجیؤ بہوری دس سیس
چھمن کپیس سمیت۔ بھئے سکل بیر اچیت

بانروں کو ادھر ادھر بیاکل سے مدہوش کر کے راون پھر گرجا۔ لکشمن جی اور سگریو سمیت سب یودھا بے ہوش ہو گئے۔

ہارام ہا رگھوناتھ۔ کہہ سبھٹ میجہیں ہاتھ
ایہی بدھ سکل بل تور۔ تیہیں کینہہ کپٹ بہور

ہا رام۔ ہا رگھوناتھ! کہہ کر بلوان یودھا ہاتھ ملتے ہیں۔ اس پرکار سب کی طاقت کو نشٹ کر کے راون نے پھر دوسری مایا رچائی۔

پرگٹے بسی پل ہنومان۔ دھائے گہے پاشان
تینہہ رام گھیرے جائے۔ چہنہ دسی برتھ بناے

پھر اس نے بہت سے ہنومان پرگٹ کئے جو پتھر لے کر دوڑے۔ انہوں نے چاروں طرف اکٹھے ہو کر شری رام چندر جی کو جا گھیرا۔

مارہو دھر ہو جن جائے۔ لنگور پونچھ اٹھائے
دھنہ دسی منگول براج۔ تیہیں مدھیہ کوسل راج

وہ پونچھ اٹھا کر کٹ کٹ کرتے ہوئے پکارنے لگے،
"مارو" "مارو" "پکڑو" "جانے نہ پاوے" ان کی پونچھیں دسوں دشاؤں میں براج رہی ہیں اور ان کے بیچ میں اودھ پتی شری رام چندر جی ہیں

تیہیں مدھیہ کوسل راج سندر سیام تن سوبھا لہی لو
جن اندر دھنش انیک کی بسار تنگ تمال ہی نو
پربھو دیکھ ہرش لبشاد اُر سُر بدت جے جے جے کری
رگھوبیر اکیہیں تیر کوپ نمش مہنہ مایا ہری

ان مایا کے بہت سے ہنومانوں کے گھیرے میں اودھ پتی شری رام جی سندر شیام شریر دھاری ایسے شوبھا پا رہے ہیں جیسے تمال کا درخت بے شمار اندر دھنشوں کے سندر گھیرے میں گھرا ہوا شوبھا

پارہا ہو۔ پربھو کو دیکھ کر دیوتا پرسنن ہوئے لیکن اس مایا سے گھبرا کر وہ اپنے ہردے سے ہے بھگوان شری رام! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ ایسا جے کار کرنے لگے۔ تب شری رگھوویر جی نے غصہ کھا کر اپنے ایک ہی بان سے چھن بھر میں راون کی ساری مایا کاٹ ڈالی۔

مایا بگت کپی بھالو ہرشے گری گہہ سب پھیرے
سر نکر چھاڑے رام راون باہو سر پنی مہی گرے
شری رام راون سمر چرت انیک کلپ جو گاوہیں
ست سیش سارد نگم کپی تیئو تدپی پار نہ پاوہیں

مایا دور ہو جانے پر بھالو اور بندر پرسنن ہو گئے۔ تب ہاتھوں میں پربت اور درخت اٹھا کر وہ سب دوڑے۔ شری رام جی نے بے شمار بان چھوڑے جس سے راون کے ہاتھ اور سر پھر کٹ کر زمین پر گر پڑے۔ اگر سینکڑوں سیش، سرسوتی، وید اور کوی لوگ شری رام اور راون کے یدھ کی لیلا کو بے شمار کلپوں تک گاتے رہیں۔ تب بھی وہ اس کی تھاہ نہیں پا سکتے۔

تاکے گن گن کچھو کہے جڑ متی تلسی داس
جمیے نج بل انوروپ تے ماچھی اڑئے اکاس

اسی یدھ کی لیلا کے کچھ گنوں کے سموہ کا ورنن مجھ جیسے مند بدھی کوی نے (تلسی داس نے) کیا ہے۔ جیسے مکھی اپنے بل کے مطابق آکاش میں اڑتی ہے۔

کاٹے سر بھج بار بہو مرت نہ بھٹ لنکیس
پربھو کریڑت سر سدھ منی بیاکل دیکھ کلیس

سر اور بازو راون کے بہت بار کاٹے گئے۔ لیکن وہ بہادر یودھا مرنے میں نہیں آتا۔ پربھو شری رام جی تو لیلا کر رہے ہیں لیکن منی، سدھ اور دیوتا پربھو کی لیلا کو نہ سمجھتے ہوئے انہیں بے چین اور دکھی سمجھ کر گھبرا گئے۔

کاٹت بڑھہیں سیس سمدائی۔ جمی پرتی لابھ لوبھ ادھیکائی
مرے نہ رپو شرم بھیو بسیشا۔ رام بھبھیشن تن تب دیکھا

جیسے جوں جوں دھن بڑھتا ہے۔ توں توں لالچ بڑھتا جاتا ہے ویسے ہی جوں جوں راون کے سر کٹتے ہیں۔ توں توں وہ بڑھتے جاتے ہیں۔ راون مرنے میں نہیں آتا۔ بہت جتن کئے گئے۔ تب شری رام چندر جی نے بھبھیشن کی طرف دیکھا۔

اما کال مر جاکیں ایچھا۔ سو پربھو جن کر پرتی پریچھا
سنو سرگیہ چراچر نایک۔ پرنتپال سر منی سکھدایک

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جن کی اچھا ماتر سے کال بھی مر جاتا ہے۔ وہ پربھو بھگت کے پریم کا امتحان لے رہے ہیں۔ بھبھیشن جی نے کہا۔ ہے سروگیہ! ہے جڑ چیتن جگت کے ایشور! ہے دیوتا اور منیوں کو سکھ دینے والے اور شرناگتوں کا پالن کرنے والے پربھو! سنئے۔

نابھی کنڈ پیوش بس یاکیں۔ ناتھ جیئت راون بل تاکیں
سنت بھبھیشن بچن کرپالا۔ ہرش گہے کر بان کرالا

راون کے نابھی کنڈ میں امرت کا نواس ہے۔ ہے سوامی! راون اسی کے بل پر زندہ ہے۔ بھبھیشن کے بچن سنتے ہی کرپالو شری رام جی بہت پرسنن ہوئے۔ تب انہوں نے ہاتھوں میں بھیانک بان لئے۔

اسبھ ہون لاگے تب نانا۔ روو ہیں کھر سر کال بہو سوانا
بولہیں کھگ جگ آرتی ہیتو۔ پرگٹ بھئے نبھ جہ تہ کیتو

اس وقت طرح طرح کے اشگن (بری علامات) ہونے لگے بہت سے گدھے گیدڑ اور کتے رونے لگے۔ اور چیل وغیرہ پنچھی بول کر آنیوالی مصیبت کا اظہار کرنے لگے۔ آکاش میں ادھر ادھر کیتو تارے (دمدار تارے) پرگٹ ہو گئے۔

دس دس داہ ہون اتی لاگا۔ بھیو پرب بنو ربی اپراگا
مند ودری اُر کمپتی بھاری۔ پرتما سروہیں نین مگ باری

دسوں طرفوں میں آگ جلنے لگی۔ بغیر یوگ کے ہی سورج گرہن ہونے لگا۔ مندودری کی چھاتی بڑے زور سے دھڑکنے لگی۔ مورتیاں اپنی آنکھوں کے راستے آنسو برسانے لگیں۔

پرتما رودہیں پبی پات نبھ اتی بات بہہ ڈولتی مہی
برشہیں بلاہک رُدھر کچ رج اشبھ اتی سک کو کہی
اتپات امت بلوک نبھ سر بکل بولہیں جے جے
سر سبھے جان کرپال رگھوپتی چاپ سر جورت بھے

مورتیاں رونے لگیں۔ آکاش سے بار بار بجلی گرنے لگی۔ تیز آندھی

چھننے لگی - زمین ہلنے لگی - بادل اخون، بال اور دھول برسانے لگے اتنے زیادہ اشگن ہونے لگے کہ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا - ان بے شمار اپشگنوں کو دیکھ کر آکاش میں دیوتا وہ یاکل ہو کر "شری رام جی کی جے ہو" "جے ہو" پکار اُٹھے - دیوتاؤں کو سہمے ہوئے دیکھ کر کرپالو بھگوان شری رام چندر جی دھنش پر بان چڑھانے لگے ۔

کھینچ سراسن شروَن لگ چھاڑے سر ایکتیس
رگھونایک سایک چلے مانہوں کال پھنیس

کانوں تک دھنش کو تان کر پربھو شری رام جی نے اکتیس بان چھوڑے وہ شری رگھوناتھ جی کے بان کال رُوپی سانپ ہو کر چلے ۔

سایک ایک نابھی سر سوشا - اپر لگے بھج سر کر روشا
لے سر باہو چلے ناراچا - سر بھج ہین رُنڈ مہی ناچا

ایک بان نے راون کے نابھی کنڈ کے امرت کو سکھا ڈالا دوسرے تیس بان کرودھ کر کے اُس کے سروں اور بازوؤں میں لگے بان سروں اور بھجاؤں کو اُڑا کر چلے - سروں اور بھجاؤں کے بغیر دھڑ زمین پر ناچنے لگا ۔

دھرنی دھسے دھر دھاو پرچنڈا - تب سر ہت پربھو کرت دُوئے کھنڈا
گرجیو مرت گھور رو بھاری - کہاں رام رن ہتوں پچاری

دھڑ بہت تیزی سے دوڑا جس سے زمین دھنسنے لگی - تب پربھو نے بان چھوڑ کر اُس دھڑ کے دو ٹکڑے کر دیئے - مرتے وقت راون بڑے جوش سے گرج کر بولا - رام کہاں ہیں؟ میں انہیں للکار کر یُدھ میں ماروں گا ۔

ڈولی بھومی گرت دسکندھر - چھبھت سندھو سر دگج بھودھر
دھرنی پرے دوؤ کھنڈ بڑھائی - چاپ بھالو مرکٹ سمدائی

راون کے گرتے ہی زمین کانپ گئی - سمندر ندیاں، دشاؤں کے ہاتھی اور پہاڑ وہ یاکل ہو گئے - راون دھڑ کے دونوں ٹکڑوں کو پھیلا کر بھالو اور بانروں کے دلوں کو اپنے نیچے دباتا ہوا زمین پر گر پڑا ۔

مندودری آگیں بھج سیسا - دھر سر چلے جہاں جگدیسا
پربسے سب نشنگ مہہ جائی - دیکھ سُر ہنہ دُندبھیں بجائی

راون کے بازوؤں اور سروں کو مندودری کے آگے رکھ کر شری رام جی کے بان جہاں پر کہ جگت الیشور شری رام چندر جی تھے وہاں آ گئے - اور اُن کے ترکش میں گھس گئے - یہ دیکھ کر دیوتاؤں نے نقارے بجائے ۔

تاسُ تیج سمان پربھو آنن - ہرشے دیکھ سنبھو چترانن
جے جے دھن پوری برہمنڈا - جے رگھوبیر پربل بھج دنڈا

راون کا تیج پربھو کے مُکھ میں آ کر سما گیا - یہ دیکھ کر شوجی اور چتر مُکھ برہما جی بڑے پرسن ہوئے - برہمانڈ بھر میں جے جے کی دھن چھا گئی - لمبی اور مہا شکتی شالی بھجاؤں والے شری رگھوویر جی کی جے ہو ۔

برشہیں سُمن دیو منی برندا - جے کرپال جے جے تی مکندا

دیوتا اور منیوں کے سماج پھول برسانے لگے اور جے کار کرنے لگے - کرپالو بھگوان! آپ کی جے ہو - ہے مکتی کے دینے والے پربھو! آپ کی جے ہو - جے ہو ۔

جے کرپا کند مکُند دوند ہرن سرن سُکھ پرد پربھو
کھل دل بدارن پرم کارن کارُنیک سدا بِبھو
سُر سُمن برشہیں ہرش سنکل باج دُندبھی گہہ گہی
سنگرام انگن رام انگ اننگ بہو سوبھا لہی

ہے کرپا کے مُول! ہے موکش داتا! ہے سُکھ دُکھ جنم مرن آدی دوندوں کے ہرنے والے - ہے شرناگتوں کو سُکھ دینے پربھو! ہے دشٹوں کے دل کو کچلنے والے - ہے سرو ویاپک! آپ کی جے ہو - دیوتا پرسن ہوئے پھول برساتے ہیں گھما گھم نقارے بج رہے ہیں - رن بھومی میں شری رام جی کے انگوں (اعضاؤں) نے بہت سے کام دیوؤں کی شوبھا پرایت کی ۔

سر جٹا مکٹ پرسُون بیچ بیچ اتی منوہر راجہیں
جنُ نیل گری پر تڑت پٹل سمیت اُڈگن بھراجہیں
بھج دنڈ سر کودنڈ پھیرت رُدھر کن تن اتی سبنے
جنُ رائے منیں تمال پر بیٹھیں بپل سُکھ آپنے

سر پر جٹاؤں کا مکٹ ہے - اُس کے بیچ بیچ میں بہت ہی منوہر پھول شوبھا دے رہے ہیں - مانو نیل گری پہاڑ پر بجلیوں کی ٹولی سمیت تارا گن شوبھا پا رہے ہوں - شری رام جی اپنی لمبی بھجاؤں سے بان اور دھنش پھرا رہے ہیں - شریر پر لال لال خون کے چھینٹے کیسے سُندر

لگتے ہیں۔ مانو تمال کے پیڑ پر بہت سُندر چڑیاں اپنے جہاآنند میں ڈوبی ہوئی بیٹھی ہوں۔

کرپا درشٹی کر برشٹی پربھو ابھے کیئے سُر برند
بھالو کپیس سب ہرشے جے سُکھ دھام مُکند

کرپا درشٹی کی بارش کرکے پربھو شری رام جی نے سب دیو سماج کو نربھے (بے خوف) کر دیا۔ بانر اور بھالو پرسن ہو گئے۔ اور سُکھ کے دھام مُکتی داتا پربھو! آپ کی جے ہو۔ ایسا پکارنے لگے۔

پتی سر دیکھت مندودری۔ مورچھت بکل دھرنی کھس پری
جُبتی برند روت اُٹھ دھائیں۔ تیہی اُٹھائے راون پہیں آئیں

پتی کے سر کو دیکھتے ہی مندودری ویاکُل اور مورچھت ہو کر دھرتی پر گر پڑی۔ دوسری استریاں روتی ہوئی اُٹھ دوڑیں، اور اُسے اُٹھا کر راون کے پاس لے آئیں۔

پتی گتی دیکھ تے کریں پکارا۔ چھوٹے کچ نہیں بپش سنبھارا
اُر تاڑنا کریں بدھی نانا۔ رووت کریں پرتاپ بکھانا

پتی کی دشا دیکھ کر وہ رونے پیٹنے لگیں، بال کھل گئے شریر کی کچھ سُدھ نہیں رہی۔ وہ بہت طرح سے چھاتی پیٹتی ہیں اور راون کے پرتاپ کو یاد کرتی ہیں۔

تو بل ناتھ ڈولت نت دھرنی۔ تیج ہین پاوک سسی ترنی
سیش کمٹھ سہہ سکہیں نہ بھارا۔ سو تن بھومی پریو بھر چھارا

وہ کہتی ہیں۔ ہے ناتھ! تمہارے بل سے دھرتی سدا کانپتی رہتی تھی۔ اگنی، چندرما اور سورج تمہارے تیج کے سامنے تیج ہین ہیں۔ سیش ناگ اور کچھپ بھی آپ کے جس شریر کا بھار سہہ نہیں سکتے تھے، وہی تمہارا شریر آج زمین پر مٹی سے لتھڑا ہوا پڑا ہے۔

برن کبیر سریس سمیرا۔ رن سنمکھ دھر کاہوں نہ دھیرا
بھج بل جیتیہو کال جم سائیں۔ آج پریہو اناتھ کی نائیں

ورن، کبیر، اندر اور وایو ان چاروں دیوتوں میں سے کسی نے بھی آپ کے سامنے رن میں دھیرج دھارن نہیں کیا۔ اور تھا کوئی بھی آپ کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ نہ کر سکا۔ ہے سوامی! آپ نے اپنی قوت بازو سے کال اور یم راج کو بھی جیت لیا تھا آج وہی آپ بے یار و مددگار زمین پر پڑے ہوئے ہیں۔

جگت بدت تمہاری پربھتائی۔ سُت پرجن بل برنی نہ جائی
رام بمکھ اس حال تمہارا۔ رہا نہ کوؤ کل رووَن ہارا

دُنیا بھر میں آپ کی عظمت کا ڈنکا بجتا تھا۔ آپ کے بیٹوں اور پریوار کے بہادروں کے بل کا تو بیان ہی نہیں ہو سکتا۔ آپ کی یہ بدحالی شری رام جی کے ساتھ دشمنی کرنے کی وجہ سے ہوئی ہے کہ آج آپ کے خاندان میں کوئی رونے والا بھی نہیں رہا۔

تو بس بدھی پرپنچ سب ناتھا۔ سبھے دسپ نت نائیں ماتھا
اب تو سر بھج جمبک کھاہیں۔ رام بمکھ یہ انوچت ناہیں

ہے ناتھ! برہما کی ساری سرشٹی آپ کے ادھین تھی۔ لوک پال ڈر کے مارے سدا آپ کے آگے ماتھا رگڑتے تھے۔ اب آپ کے سروں اور بازوؤں کو گیدڑ کھا رہے ہیں۔ شری رام جی کا ورودھ کرنے کے ایسی بُری حالت ہونی ہی تھی۔ یہ کوئی غیر قدرتی بات نہیں ہے۔

کال بببس پتی کہا نہ مانا۔ اگ جگ ناتھ منج کر جانا

ہے پتی! کال کے وش ہونے کے کارن آپ نے میرا کہا نہ مانا۔ اور چراچر جگت کے ایشور شری رام جی کو منش ہی جانا۔

جانیہو منج کر دنج کانن دہن پاوک ہری سوئم
جیہی نمت سیو برہمادی سُر پیہ بھجیہو نہیں کرونامئم
آجنم تے پرادروہ رت پاپو گھمئے تو تن ایم
تمہو ہو دیو نج دھام رام نمامی برہم نرامیم

راکشس روپی بن کو بھسم کر دینے والے اگنی سروپ خود شری بھگوان کو آپ نے سادھارن منش سمجھا۔ شو اور برہما آدی دیوتاؤں کے سرتاج بھی جن کو نمسکار کرتے ہیں۔ ہے پریتم! اُن دیا مئے بھگوان کو آپ نے نہیں بھجا۔ جنم سے لے کر ہی آپ کا شریر دوسروں کی بُرائی کرنے میں لگا رہا اور عمر بھر آپ کا شریر پاپوں کا اڈہ بنا رہا۔ لیکن پھر بھی جن نروکار بھگوان شری رام جی نے آپ کو پرم پد دیا۔ اُن کو میں نمسکار کرتی ہوں۔

اہ ناتھ رگھو ناتھ سم کرپا سندھو نہیں آن
جوگ برند درلبھ گتی تو ہی دیہنی بھگوان

ہا ناتھ! شری رگھوناتھ جی کے سمان کرپا کا سمندر اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔ جن بھگوان نے آپ کو وہ آتم گتی دی۔ جو یوگیوں کے سماج کو درلبھ ہے۔

مندودری بچن سُن کانا۔ شرمنی سدھ سبنہہ سکھ مانا
اج مہیش نارد سنکادی۔ جے منی برپرمارتھ بادی

مندودری کے بچن کانوں سے سُنکر دیوتا منی اور سدھ سبھی نے سکھ مانا، برہما، شو نارد اور سنک آدی۔ اور بھی تو دنیا منیشور تھے۔

بھری لوچن رگھوپتی ہی نہاری، پریم مگن سب بھئے سکھاری
ڈنن کرنت دیکھیں سب ناری۔ گیو بھبھیشن من دکھ بھاری

وہ سب آنکھیں بھر کر پربھو کے درشن کر کے پریم میں مگن ہوگئے۔ اور بہت ہی پرسن ہوئے اپنی گھر کی سب استریاں کو روتی پیٹتی دیکھ کر بھبھیشن جی من میں بہت دکھی ہوئے اور اُن کے پاس گئیے

بندھو دسا بلوک دکھ کینھا۔ تب پربھو انج ہی آیس دینہا
لچھمن تینھی بہہ بدھی سمجھایو۔ بہوری بھبھیشن پربھو پہیں آیو

انہوں نے بڑے بھائی کی حالت دیکھ کر بہت دکھ پایا۔ تب پربھو شری رام چندر جی نے چھوٹے بھائی لچھمن جی کو آگیا دی لکشمن جی نے انہیں بہت طرح سمجھایا۔ تب بھبھیشن پربھو کے پاس لوٹ آئے۔

کرپا درشٹی پربھو تاہی بلوکا۔ کرہو کریا پرہر سب سوکا
کینھہ کریا پربھو آئس مانی۔ بدھی وت دیس کال جیہ جانی

پھر بھگوان شری رام جی نے بھبھیشن کو کرپا درشٹی سے دیکھا اور کہا۔ کہ شوک چھوڑ کر راون کے مرتک شریر کا انتم سنسکار کرو۔ پربھو کی آگیا پا کر اور من میں دیش اور کال کا وچار کر کے بھبھیشن جی نے بدھی پوروک سب کریا کی۔

مندودری آدی سب دیئے تلانجلی تاہی
بھون گئیں رگھوپتی گن گن برنت من ماہی

مندودری وغیرہ سب استریاں راون کو تلانجلی دے کر اور من میں شری رگھوناتھ جی کے گُن گان کرتی ہوئی محل کو گئیں۔

آئے بھبھیشن پنی سرنا یو۔ کرپا سندھو تب انج بولایو
تمھہ کپیس انگد نل نیلا۔ جاموونت مارُتی نئے سیلا
سب مل جاہو بھبھیشن ساتھا۔ سارہیو تلک کہیو رگھوناتھا
پتا بچن میں نگر نہ آوؤں۔ آپ سرس کپی انج پٹھاؤں

سب کریا کرم کر کے بھبھیشن نے آ کر پھر شری رام جی کو سر نوایا تب کرپا ساگر بھگوان نے لکشمن جی کو بلایا اور کہا۔ کہ تم بانر راج سگریو انگد نل، نیل، جاموونت اور ہنومان سب نیتی کار لوگ مل کر بھبھیشن کے ساتھ جاؤ۔ اور انہیں لنکا کا راج تلک کردو۔ پتا جی کے بچنوں کی وجہ سے میں آبادی میں نہیں جا سکتا۔ اس لئے اپنے ہی سمان بانر اور چھوٹے بھائی لکشمن جی کو بھیجتا ہوں۔

تُرت چلے کپی سُن پربھو بچنا۔ کینھی جائے تلک کی رچنا
سادر سنگھاسن بیٹھاری۔ تلک سارہ استتی انوساری

پربھو کی آگیا پا کر بانر فوراً چلے اور جا کر راج تلک کا سارا انتظام کیا۔ آدر کے ساتھ بھبھیشن جی کو تخت پر بیٹھا کر اُن کا راج تلک کیا۔ اور پھر اُنکی تعریف کے گُن گائے۔

جوریانی سبہیں سرنائے۔ سہت بھبھیشن پربھو پہیں آئے
تب رگھوبیر بولی کپی لینھے۔ کہہ پریہ بچن سکھی سب کینھے

سبھی نے ہاتھ جوڑ کر لنکا پتی بھبھیشن جی کو سر نوایا۔ اس کے ساتھ بھبھیشن جی کے ساتھ سب پربھو شری رام جی کے پاس آئے۔ تب پربھو شری رام جی نے سب بانروں کو بُلا لیا اور پیارے پیارے بچن کہہ کر سب کو سُکھی کیا۔

کیئے سُکھی کہہ بانی سدھا سم بل تمہارے ریپو ہیو
پایو بھبھیشن راج تینہہ پر جس تمہارو نت نیو
موہی سہت سبھ کیرتی تمہاری پرم پریتی جو گائیہیں
سنسار سندھو اپار بنا پریاس نر پائیہیں

امرت کے سمان میٹھے بچن کہہ کر بھگوان نے سب کو سُکھی کیا اور کہا کہ تمہارے ہی بل سے میں نے راون جیسے مہابلی دشمن پر فتح پائی ہے۔ اور بھبھیشن نے راج پایا۔ اس کے کارن تمہاری بڑائی تینوں

لوکوں میں تت بنی رہینگی۔ جو لوگ شوبھا کے ساتھ میرے ساتھ تمہاری شُدھ بڑائی کے گن گائیں گے۔ وہ اس جہان سنسار ساگر جنم مرن روپی سنسار) کو سہج میں ہی پار کر جائیں گے۔

پربھو کے بچن شروت سُن نہیں اگھاہیں کپی پنج
بار بار سر ناوہیں گہیں سکل پد کنج

پربھو کے بچن سُن سُن کر بانر دل ترپت ہی نہیں ہوتے وہ سب بار بار سر جھکاتے ہیں اور پربھو کے چرن کملوں کو پکڑتے ہیں۔

پُنی پربھو بول لیئو ہنومانا۔ لنکا جاہو کہیئو بھگوانا
سماچار جانکی ہی سناوہُو۔ تاسُ کشل لے تمہہ چل آوہُو

پربھو شری رام جی نے پھر ہنومان جی کو بلایا۔ اور کہا۔ کہ تم لنکا میں جاؤ۔ اور سیتا جی کو سب حال سناؤ اور اُن کی اخیریت (کشل) لے کر چلے جاؤ۔

تب ہنومنت نگر مہہ آئے۔ سُن نسیچری نسا چر دھائے
بہُہ پرکار تنہہ پوجا کینہی۔ جنک سُتا دکھائے پُنی دینہی

تب ہنومان جی نگر میں آئے۔ اُن کے آنے کی خبر سُنکر اُن کا سواگت کرنے کے لیئے راکشس راکشیوں سمیت دوڑے۔ انہوں نے بہت طرح سے ہنومان جی کی پوجا کی۔ اور پھر انہیں شری جانکی جی کے درشن کرائے۔

دُور ہی تے پرنام کپی کینہا۔ رگھوپتی دوت جانکیں چینہا ٶ
کہہُو تات پربھو کرپا نکیتا۔ کُشل انج کپی سین سمیتا

ہنومان جی نے دُور سے ہی سیتا جی کو پرنام کیا۔ جانکی جی نے پہچان لیا۔ کہ یہ وہی شری رگھوناتھ جی کا دُوت ہے۔ انھوں نے پوچھا ہے تات! کہو۔ کرپا کے دھام پربھو لکشمن جی اور بانر فوج سمیت خیریت سے تو ہیں؟

سب بدھی کُشل کوسلادھیسا۔ ماتُ سمر جیتیو دس سیسا
اچل راج بھبھیشن پایو۔ سُن کپی بچن ہرش اُر چھایو

ہنومان جی نے کہا۔ ہے ماتا! اودھ پتی شری رام جی ہر طرح سے خیریت سے ہیں۔ اُنہوں نے یدھ میں دس مُکھ راون کو جیت لیا ہے۔ اور بھبھیشن نے لنکا کا اچل راج پایا ہے۔ ہنومان جی کے بچن سُنکر سیتا جی کا ہردہ آنند سے بھرپور ہو گیا۔

اتی ہرش من تن پلک لوچن سجل کہہ پُنی پُنی رما
کا دیئوں توہی ترے لوک مہہ کپی کمپی نہیں بانی سما
سُنو مات میں پائیو اکھل جگ راج آج نہ سنسیم
رن جیت رپو دل بندھو جُت پسیامی رامم انامیم

شری جانکی جی کا من خوشی سے بلیوں اُچھل پڑا۔ اُن کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ آنکھوں میں پریم اور آنند کے آنسو بھر آئے وہ بار بار ہنومان جی سے کہتی ہیں۔ ہے ہنومان! میں تمہیں کیا دُوں؟ اس سماچار کے برابر تو تینوں لوکوں میں کچھ ہے ہی نہیں! ہنومان جی نے کہا۔ ہے ماتا! میں نے نِسندیہہ (بلاشک وشبہ) آج ساری دُنیا کا راج پالیا ہے۔ جو میں یدھ میں دُشمن کی فوج کو جیت کر لکشمن سمیت نروکار پربھو شری رام چندر جی کے درشن کر رہا ہُوں۔

سُنو سُت سدگُن سکل تو ہردہ بسہوں ہنومنت
سانو کول کوسل پتی رہہوں سمیت انمنت

جانکی جی نے کہا۔ ہے پُتر! سنو۔ سارے گُن تمہارے ہردے میں نواس کریں! اور ہے ہنومان! اَسیش اونار لکشمن جی سمیت اودھ پتی پربھو تم پر سدا پرسن رہیں۔

اب سوئی جتن کرہو تم تاتا۔ دیکھوں نین سیام مردو گاتا
تب ہنومان رام پہیں جائی۔ جنک سُتا کے کشل سُنائی

ہے تات! تم اب وُہی جتن کرو۔ جس سے میں اپنی آنکھوں سے پربھو کے کومل شیام شریر کے درشن کروں۔ تب ہنومان جی نے شری رام جی کے پاس جا کر جانکی جی کی خیریت کی خبر سنائی۔

سُنی سندیش بھانو کُل بھوشن۔ بول لئے جُب راج بھبھیشن
مارُت سُت کے سنگ سدھاوہُو۔ سادر جنک سُتا لے آوہُو

سُوریہ ونش کے سرتاج شری رام جی نے سیتا جی کا پیغام سُن کر یوراج انگد اور بھبھیشن کو بُلا کر کہا۔ تم سب ہنومان جی کے ساتھ جاؤ اور جانکی جی کو آدر کے ساتھ لے آؤ۔

ترت ہیں سکل گئے جہنہ سیتا۔ سیوہیں سب نسیچریں بنیتا
بیگ بھبھیشن تنہہ ہی سکھایو۔ تنہہ بدھی مجن کروایو

وہ سب فوراً ہی سیتا جی کے پاس گئے، سب راکشسیاں

نمرتا سے اُنکی سیوا کر رہی تھیں۔ ببھیشن جی نے جلدی ہی راکششیوں کو سمجھا دیا اُنھوں نے بہت اچھی طرح سیتا جی کو اشنان کرایا۔

بہُو پرکار بھوشن پہرائے ۔ سبیکا رچر سماج بنی لیا ئے
تا پر ہرش چڑھی بیدیہی ۔ سمرِ رام سُکھ دھام سنیہی

بہت پرکار سے سیتا جی کو گہنے پہنائے گئے۔ تب ببھیشن جی ایک سُندر پالکی سجا کر لے آئے سیتا جی سُکھ کے دھام پریتم شری رام جی کا سمرن کرکے پرسن ہو کر پالکی پر سوار ہوئیں۔

بیت پانی رچھک چہُو پاسا ۔ چلے سکل من پرم ہُلاسا
دیکھن بھالو کپیس سب آئے ، رچھک کوپ نوارن دھائے

پالکی کے چاروں طرف ہاتھوں میں چھڑی لئے رکھشک (محافظ) چلے، سب کے من اُمنگوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ بھالو اور باز سب سیتا جی کے درشن کرنے کے لئے آئے تب راکشس کرودھ کر کے اُنہیں پیچھے ہٹانے لگے۔

کہہ رگھبیر کہا مم مانہو ۔ سیتہ ہی سکھا پیادیں آنہو
دیکھہو کپی جننی کی ناہیں ۔ بہسی کہا رگھو ناتھ گوسائیں

جگت کے سوامی شری رگھو ناتھ جی نے ہنس کر کہا ۔ ہے مترا! میرا کہنا مانو اور سیتا کو پیدل لے آؤ۔ تاکہ بانر ماتا کے سمان اُن کے درشن کر لیں۔

سُن پربھو بچن بھالو کپی ہرشے ۔ نبھ تے سُرن سُمن بہُو برشے
سیتا پرتھم انل مہُن راکھی ۔ پرگٹ کینہی چہہ انتر ساکھی

پربھو شری رام جی کے بچن سُنکر بھالو اور بانر بہت پرسن ہوئے آکاش سے دیوتاؤں نے بہت سے پھولوں کی بارش کی۔ سیتا ہرن کے وقت چونکہ اصلی سیتا اگنی میں پرویش کر گئیں تھیں اس لئے لیلا کر کے بھگوان انتریامی اصلی سیتا کو پرگٹ کرنا چاہتے ہیں۔

تیہی کارن کرونا ندھی کہے کچھک دُربادہ
سُنت جاتو دھانیں سب لاگیں کرے لشاد

اسی کارن دیا کے بھنڈار شری رام جی نے لیلا ماتر سے سیتا جی کو کچھ کڑوے بچن کہے جنہیں سُنکر سب راکششیاں بہت ہی دُکھی ہوئیں

پربھو کے بچن سیس دھر سیتا ۔ بولی من کرم بچن پنیتا
لچھمن ہوہو دھرم کے نیگی ۔ پاوک پرگٹ کرہو تُم بیگی

پربھو کے بچن کو سر پر دھارن کر کے من بچن کرم سے پوتر سیتا جی بولیں۔ ہے لکشمن! اس پتی برت دھرم کی پرکیشا میں تم میرے مددگار بنو۔ اور جلدی آگ تیار کرو۔

سُن لچھمن سیتا کے بانی ۔ برہ بیبیک دھرم نیتی سانی
لوچن سجل جوڑ کر دوؤ ۔ پربھو سن کچھ کہہ سکت نہ اوؤ

سیتا جی کی بانی سن کر جو دیوگ، وچار دھرم اور نیتی سے پری پورن تھی، لکشمن جی کے نیتروں میں شوک کے آنسو بہہ نکلے۔ وہ دونو ہاتھ جوڑے کھڑے رہے۔ اور پربھو شری رام جی سے کچھ کہہ نہ سکے۔

دیکھ رام رُکھ لچھمن دھائے ۔ پاوک پرگٹ کاٹھ بہُو لائے
پاوک پربل دیکھ بیدیہی ۔ ہردے ہرش نہیں بھئے کچھ تیہی

پھر شری رام جی کا رُخ دیکھ کر لچھمن جی دوڑے اور آگ جلا کر بہت سی لکڑیاں لا کر اُسے خوب پرچنڈ کیا۔ آگ کی تیز لپٹیں دیکھ کر جانکی جی کے من میں بڑا آنند ہوا۔ وہ ذرا بھی نہ ڈریں۔

جوں من بچن کرم مم اُرماہیں ۔ تج رگھوبیر آن گتی ناہیں۔
تو کرسان سب کے گتی جانا ۔ موکہہ ہوؤ شری کھنڈ سمانا

سیتا جی بولیں۔ ہے اگنی دیو! تو سب کے من کی گتی کو جانتا ہے۔ اگر من بچن کرم سے میرے ہردے میں شری رگھو ناتھ جی کے بغیر کوئی دوسرا آدھار نہیں ہے۔ ارتھات من، بچن کرم سے ایک ماتر میرا شری رگھو ناتھ جی ہی آشرے بنے رہے ہوں، تو ہے اگنی دیو تو میرے لئے چندن کے سمان شیتل ہو جا۔

شری کھنڈ سم پاوک پربیس کیئو سُمر پربھو میتھلی
جے کوسلیس مہیس بندت چرن رتی اتی نرملی
پرتی بمب اُرو لوکک کلنک پرچنڈ پاوک مہُن جرے
پربھو چرت کاہُوں نہ لکھے نبھ سُر سدھ مُنی دیکھیں کھرے

جن پربھو کے چرنوں کی بندنا شری مہادیو جی کرتے ہیں، اور جن کے چرنوں میں سیتا جی کا خالص اور سچا پریم ہے۔ اُن پربھو شری رام جی کا سمرن کر کے اور اُن ایودھیا پتی شری رام جی کی جے بول کر جانکی جی نے چندن کے سمان شیتل ہوئی اگنی میں پرویش کیا۔ سیتا جی کا عکسی روپ (مایا مئے سیتا۔ چھایا مورتی) اور اُن کے متعلقہ میں ہونے والی لوک چرچا دونو اگنی کی لپٹوں میں بھسم ہو گئے۔ پربھو کی اس لیلا کو کوئی نہ سمجھا۔ دیوتا

سدھ اور منی آکاش میں کھڑے ہو کر پربھو کی اس لیلا کو دیکھ رہے ہیں۔

دھر رُوپ پاوک پانی گہہ شری ستیہ شرُتی جگ بدت جہ
جِمے چھیر ساگر اندرا اجبی سمرپی آنی سو
سو رام بام بھاگ راجتی رچِر اتی سوبھا بھلی
نو نیل نیرج نکٹ مانھوں کنک پنکج کی کلی

تب اگنی دیو نے شریر دھارن کرکے وید اور جگت میں پرسدھ اصلی ستیا جی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں شری رام جی کے ویسے ہی حوالے کیا۔ جیسے کرساگر کھشیر نے وشنو بھگوان کے حوالے شری لکشمی جی کو کیا تھا۔ وہ سیتا جی شری رام چندر جی کے بائیں پہلو میں شوبھا پانے لگیں۔ اُن کی سُندر شوبھا بہت ہی منوہر ہے۔ مانو نئے کھلے ہوئے نیل کمل کے پاس سنہری کمل کی کلی شوبھا پا رہی ہو۔

برشہیں سُمن ہرش سُر باجہیں گگن نسان
گاوہیں کنّر سُر بدھو ناچہیں چڑھیں بمان

دیوتا پرسن ہو کر پھول برسانے لگے۔ آکاش میں نقارے بجنے لگے۔ کنّر گانے لگے۔ دیو استریاں بمانوں پر چڑھ کر ناچنے لگیں۔

جنک سُتا سمیت پربھُ شوبھا امت اپار
دیکھ بھالُو کپی ہرشے جے رگھوپتی سکھ اپار

شری جانکی جی سمیت پربھو شری رام جی کی امت اور اپار شوبھا کو دیکھ کر بھالُو اور بانر بہت پرسن ہو گئے۔ اور سکھ کے سار سرُوپ شری رگھوناتھ جی کی جے پکارنے لگے۔

تب رگھوپتی انُوساسن پائی۔ ماتل چلیؤ چرن سر نائی ؏
آئے دیو سدا سوارتھی ؏ بچن کہہیں جنُ پرمارتھی ؏

تب شری رگھوناتھ جی کی آگیا پا کر اندر کا سارتھی ماتل اپنے رتھ کو لے کر پربھو کے چرنوں میں سر جھکا کر چلا گیا۔ اس کے بعد سدا کے سوارتھی (اغرض کے بندے) دیوتا آئے۔ وہ ایسے بچن کہنے لگے۔ مانو تتو گیانی ہوں۔

دین بندھو دیال رگھورایا۔ دیو کینہہ دیونہ پر دایا
بسو دروہ رت یہ کھل کامی۔ نج اگھ گیئو کمارگ گامی

ہے دین بندھو! ہے دیالو شری رگھوناتھ جی! ہے دیوتاؤں کے دیو! آپ نے دیوتاؤں پر بڑی دیا کی۔ دُنیا کی بُرائی میں لگا ہوا دشٹ کام اندھ اور گمراہ راون اپنے ہی پاپوں سے نشٹ ہو گیا۔

تمہہ سم رُوپ برہم ابناسی۔ سدا ایک رس سہج اُداسی
اکل اگُن اج انگھ انامئے۔ اجت اموگھ سکتی کرُونا مئے

آپ سم رُوپ، برہم، اوناشی، نیتیہ، ایک رس اور سبھاو سے ہی اُداسین (نرپکش) ہیں۔ اکھنڈ، نرگُن ماجنما، نشپاپ (پاپ سے رہت) نردکار۔ اجے (جو جیتا نہ جا سکے) اموگھ شکتی (جن کی شکتی کبھی ویرتھ نہیں ہوتی) اور دیا مئے ہیں۔

مین کمٹھ سُوکر نرہری۔ بامن پرشو رام بپُو دھری ؏
جب جب ناتھ سُرنہہ دُکھ پایو۔ نانا تنُ دھر تمہہ نسایو

آپ نے مچھ، کچھپ، سور، نرسنگھ، بامن اور پرشو رام کے شریر دھارن کئے۔ ہے ناتھ! جب جب دیوتاؤں نے دُکھ پایا، تب تب بہت سے شریر دھارن کرکے آپ نے ہی اُن کے دُکھ کا ناش کیا۔

یہ کھل ملین سدا سُر درُوہی۔ کام لوبھ مد رت اتی کوہی
ادھم سرومنی تو پد پاوا۔ یہ ہمرے من بسمئے آوا

راون دُشٹ، ملین من والا، دیوتاؤں سے سدا دُشمنی کرنے والا۔ کامی، لوبھی، اہنکاری اور مہا کرودھی تھا۔ ایسے نیچوں کے سرتاج مہا نیچ راون نے بھی آپ کا پرم پد پا لیا۔ یہ دیکھ کر ہمارے من میں بڑا آشچریہ ہے۔

ہم دیوتا پرم ادھیکاری۔ سوارتھ رت پربھو بھگتی بساری
بھو پرواہ سنتت ہم پرے۔ آپ پربھو پاہی سرن انُوسرے

ہم دیوتا پرم پد پانے کے اُتم ادھیکاری ہیں۔ لیکن خود غرضی میں اندھے ہو کر ہم آپ کی بھگتی کو بھلا بیٹھے ہیں۔ اس لئے جنم مرن رُوپی سنسار کے اناوی پرواہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اب ہے پربھو! ہم آپ کی شرن میں آ پڑے ہیں۔ ہماری رکھشا کیجئے۔

کر بنتی سُر سدھ سب رہے جہ تہہ کر جور
اتی سپریم تن پلک بدھی استتی کرت بہور

ایسی بنتی کرکے دیوتا اور سدھ سب اِدھر اُدھر ہاتھ جوڑ کر کھڑے رہے۔ تب بہت ہی پریم کے ساتھ پلکت شریر ہو کر برہما جی شری رام جی کی استتی کرنے لگے۔

جے رام سدا سُکھ دھام ہرے۔ رگھو نایک سایک چاپ دھرے
بھو بارن دارن سنگھ پربھو۔ گن ساگر ناگر ناتھ بِبھو

ہے نیتیہ شُکھ کے دھام اور دُکھوں کے ہرنے والے ہری!

ہے دھنش دھاری شری رگھوناتھ جی۔ آپ کی جے ہو۔ ہے پربھو جنم مرن

روپی ہاتھی کو پچھاڑنے کے لئے آپ شیر کے سمان ہیں۔ ہے ناتھ!

آپ گنوں کے سمندر، سرو گیہ اور سرو ویاپک ہیں۔

تن کام انیک انوپ چھبی۔ گُن گاوت سِدھ مُنیندر کبی
جس پاون راون ناگ مہا۔ کھگ ناتھ جتھا کر کوپ گہا

آپ کے شریر کی لاثانی شوبھا بے شمار کامدیوؤں کے سمان ہے۔ سِدھ مُنیشور اور کوی آپ کے گُن گاتے رہتے ہیں آپ کا یش پوتر ہے۔ راون رُوپی بھیانک ناگ کو گرڈ کی طرح کرودھ کر کے آپ نے پکڑ لیا۔

جن رنجن بھنجن سوک بھیم۔ گت کرودھ سدا پربھو بودھ میم
اوتار اُدار اپار گنم۔ مہی بھار بِبھنجن گیان گھنم

ہے پربھو! بھگت جنوں کو آپ آنند دینے والے ہیں شوک اور بھے کا ناش کرنیوالے ہیں۔ کرودھ سے رہت ہیں اور سدا گیان سروپ ہیں۔ یہ آپ کا اوتار مہا اُتم اور اتھاہ گنوں والا پرتھوی کا بھار دُور کرنے والا اور گیان کا بھنڈار ہے۔

اج ویاپکم ایکم انادی سدا۔ کرُونا کر رام نمامی مُدا
رگھو بنس بِبھوشن دُوشن ہا۔ کرت بھوپ بِبھیشن دین رہا

اوتار لے کر بھی آپ اپنے واستوک سروپ ہیں اجنما ویاپک، ایک اور انادی ہیں۔ ہے دیا کے بھنڈار شری رام جی! میں پرسن ہو کر آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ ہے رگھوکُل کے سرتاج! ہے راون کے بھائی دُوشن کو مارنے والے! بِبھیشن دین دُکھی تھا۔ آپ نے لنکا کا راجہ بنا دیا۔

گُن گیان ندھان امان اجم۔ نت رام نمامی بِبھم برجم
بھُج دنڈ پرچنڈ پرتاپ بلم۔ کھل برند نکند مہا کُشلم

آپ گیان اور گنوں کے خزانہ ہیں۔ مان رہت ہیں۔ اجنما ہیں ویاپک اور نرِوکار ہیں۔ میں آپ کو سدا ہی نمسکار کرتا ہوں۔ آپ کی لمبی بھجاؤں کا پرتاپ اور بل بہت تیز ہے۔ دُشٹوں کے لشکر کو ناش کرنے کے فن میں آپ بہت ہی ماہر ہیں۔

بِن کارن دین دیال ہتم۔ چھبی دھام نمامی رما سہتم
بھو تارن کارن کاج پرم۔ من سمبھو دارُن دوش ہرم

آپ بِن کارن دُکھیوں پر دیا کرنے والے اور ان کی بھلائی کرنے والے ہیں۔ شوبھا کے بھنڈار ہیں۔ میں شری جانکی جی سمیت آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ آپ جنم مرن روپی سنسار ساگر سے پار اُتارنے والے ہیں۔ کارن پرکرتی اور کاریہ جگت دونوں سے پرے ہیں۔ من میں پیدا ہونے والے بھیانک دوشوں کو ناش کرنے والے ہیں۔

سر چاپ منوہر ترون دھرم۔ جل جارُن لوچن بھوپ برم
سُکھ مندر سُندر شری رمنم۔ مد مار مُدھا ممتا سمنم

آپ سُندر دھنش بان اور ترکش دھارن کرنے والے ہیں۔ لال کمل جیسے سُندر سہاونے آپ کے نیتر ہیں۔ راجاؤں کے سرتاج ہیں۔ سُکھ کے دھام ہیں۔ آپ سُندر ہیں اور شری لکشمی جی کے پران پیارے ہیں۔ اہنکار، کام اور جھوٹی ممتا کو ناش کرنیوالے ہیں۔

انودیہ اکھنڈ نہ گوچر گو۔ سب رُوپ سدا سب ہوئے نہ گو
اتی بید بدنتی نہ دنت کتھا۔ رَبی آتپ بھنن بھِن جتھا

آپ بے داغ ہیں۔ اکھنڈ ہیں اور اندریوں کے وِشے نہیں ہیں۔ اپنے مایا سے سب رُوپوں میں پرگٹ ہو کر بھی اپنے پرمارتھ سروپ میں آپ نراکار ہی ہیں۔ ایسا ویدوں کا مت ہے یہ کوئی کپول کلپنا نہیں ہے۔ جیسے سورج اور سورج کی روشنی الگ الگ ہیں اور نہیں بھی ہیں۔ ویسے سب نام رُوپ جگت کے آپ ادھار سروپ بھی ہیں۔ اور اُن سے الگ بھی ہیں۔

کرت کرتیہ بِبھو سب بانر لے۔ نرکھنتی تو آنن سادر لے
دھِگ جیون دیو سریر ہرے۔ تو بھگتی بنا بھو بھُول پرے

ہے سرو ویاپک پربھو! یہ سب بانر دھنیہ ہیں۔ جو شردھا کے ساتھ آپ کے مکھار بند کو دیکھتے ہیں اور ہمارے ان دیوی شریروں کو دھکار ہے۔ جو آپ کی بھگتی بھُول کر سنسار کے بندھن میں پڑے ہوئے ہیں۔

اب دین دیال دیا کریئے۔ مَتی مور بِبھید کری ہریئے
جیہی تے بپریت کریا کریئے۔ دُکھ سو سُکھ مان سُکھی چریئے

ہے دینبندیال! اب دیا کیجئے۔ اور اپنے آپ کو پربھو سے جدا سمجھنے والی جو میری بدھی ہے۔ جس بدھی سے میں اُلٹے کرم کرتا ہوں۔ دُکھ رُوپی سنسار کے وشے بھوگوں کو ہی سکھ اور آنند کے سادھن مان کر اُن میں لین رہتا ہوں۔ ایسی میری اُلٹی بدھی کو ہر لیجئے۔

کھل کھنڈن منڈن رمیہ چھما۔ پد پنکج سیوت سمبھو اُما
نرپ نایک دے بردان ملام۔ چرن امبج پریم سدا سبھدام

آپ دشٹوں کو چور چور کرنے والے اور پرتھوی کا سُندر سرنگار ہیں۔ شیو جی اور پاربتی جی آپ کے چرن کملوں کی سیوا کرتے ہیں۔ ہے راجاؤں کے سرتاج! مجھے یہ وردان دیجئے کہ آپ کے چرن کملوں میں سدا میرا سچا پریم ہو۔

بنے کینہہ چتر آنن پریم پلک انی گات

شوبھا سندھو بلوکت لوچن نہیں اگھات

اس پرکار برہما جی نے پُلکت شریر ہو کر پریم بھری بنتی کی۔ شوبھا کے سمندر شری رام جی کے درشن کرتے کرتے اُن کی آنکھیں تھکتی ہی نہیں۔

تیہی اوسر وسرتھ تہاں آئے۔ تنیہ بلوک نین جل چھائے
انج سہت پربھو بندن کینہا۔ آسیرباد پتا تب دینہا

اُسی سمے وششٹھ جی وہاں آ گئے۔ شری رام جی کو دیکھ کر اُن کی آنکھوں میں پریم آنسو ڈبڈبا آئے۔ چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت پربھو شری رام جی نے اُن کی بندنا کی۔ اور تب وسرتھ جی نے اُن کو آشیرواد دیا۔

تات سکل تو بلیکہ پربھاؤ۔ جتیہوں اجے نساچر راؤ
سُن ست بچن پریتی اتی باڈھی۔ نین سلل روماولی ٹھاڈھی

ہے تات! یہ سب آپ کے بینیہ کرموں کا پربھاؤ ہے جو میں نے راکشس راج راون جیسے ناقابل فتح دشمن پر فتح پائی ہے۔ پُتر کے بچن سُن کر دشرتھ جی کا پریم بہت ہی بڑھ گیا۔ اُن کی آنکھوں میں پریم جل چھا گیا اور شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

رگھوپتی پرتھم پریم انومانا۔ چتے پتہہ دینہیوں درڑھ گیانا

تاتے اُما موچھ نہیں پائیہو۔ دشرتھ بھید بھگتی من لائیو

شری رگھوناتھ جی نے پتا کے تئیں پہلے پریم کو دھیان کر کے پیا کی طرف دوربرشٹی سے دیکھ کر ہی انہیں اپنے سروپ کا درڑھ گیان کرا دیا۔ ہے پاربتی! دشرتھ نے بھید بھگتی میں اپنا من لگایا تھا۔ اس لئے اُنہوں نے موکش پد نہیں پایا۔

سگن اُپاسک موچھ نہ لیہیں۔ تنہہ کہنہ رام بھگتی نج دیہیں
بار بار کر پربھو ہی پرناما۔ دشرتھ ہرش گئے سُر دھاما

بھگوان کے سگن روپ کی اُپاسنا کرنے والے بھگت موکش پد کی اچھیا بھی نہیں کرتے۔ اُن کو شری رام جی اپنی بھگتی دیتے ہیں۔ پربھو شری رام جی کو بار بار پرنام کر کے دشرتھ پرسن ہو کر دیو لوک کو چلے گئے ؞

انج جانکی سہت پربھو کُسل کوسلادھیس

سوبھا دیکھ ہرش من اُستتی کر سُرایس ؞

چھوٹے بھائی لکشمن جی اور جانکی جی سمیت پرم کسل پربھو اودھ پتی شری رام جی کی شوبھا کو دیکھ کر دیو راج اندر پرسن ہو کر اپنے من میں اُستتی کرنے لگے۔

جے رام سوبھا دھام۔ دایک پرنت بشرام
دھرت ترون بر سر چاپ۔ بھج دنڈ پربل پرتاپ

ہے شوبھا کے دھام! شرناگتوں کو سُکھ آرام دینے والے سُندر دھنش بان اور ترکش دھارن کئے ہوئے۔ مہاشکتی شالی پرتاپی لمبی بھجاؤں والے شری رام چندر جی آپ کی جے ہو۔

جے دوشن اری کھراری۔ مردن نساچر دھاری
یہ دُشٹ مار یہو ناتھ۔ بھے دیو سکل سناتھ

ہے کھر اور دوشن کے شترو اور راکشس دل کو ناش کرنے والے! آپ کی جے ہو۔ ہے ناتھ اس مہا دُشٹ راون کو مار کر آپ نے سب دیوتاؤں کو بے خوف اور محفوظ کر دیا۔

جے ہرن دھرنی بھار۔ مہما اُدار اپار
جے راون اری کرپال۔ کئے جاتو دھان بہال

ہے دھرتی کا بھار دور کرنے والے! ہے اپار اور اُتم

اور اُتم جیمھا والے! ہے راون کے شترُو اور کرپالُو بھگوان! آپ کی جے ہو۔ آپ نے راکشس دَل کو بے حال کر دیا۔

لنکیس اتی بل گرب۔ کئے بسیہ سُر گندھرب
منی سِدّھ نر کھگ ناگ۔ ہٹھ پنتھ سب کیں لاگ

لنکا پتی راون کو اپنی طاقت کا بہت ہی گھمنڈ تھا۔ اُس نے دیوتا اور گندھرو سب کو ہی اپنے آدھین کر رکھا تھا۔ اور وہ منی سِدّھ، منش، پنچھی اور ناگ وغیرہ سبھی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا تھا۔

پر دروہ رت اتی دُشٹ۔ پائیو سو پھلُ پاپشٹ
اب سنہو دینبدیال۔ راجیو نین بسال

وہ سدا دوسروں کی بُرائی کرنے میں مگن رہتا تھا۔ اور مہا دُشٹ تھا۔ اُس پاپی نے ویسا ہی پھل پایا۔ ہے دینبدیال! سنئے۔ ہے کمل کے سمان بڑے نیتروں والے بھگوان! میری بنتی سنئے۔

موہی رہا اتی ابھیمان۔ نہیں کوؤ موہی سمان
اب دیکھ پربھو پد کنج۔ گت مان پرد دکھ پنج

مجھے بہت ہی ابھیمان تھا کہ میرے سمان دوسرا کوئی نہیں ہے۔ پر اب آپ کے چرن کملوں کو دیکھ کر دُکھوں کو دینے والا میرا وہ ابھیمان جاتا رہا۔

کوؤ برہم نرگن دھیاو۔ اوبکت جیہی شُرتی گاو
موہی بھاو کوسل بھوپ۔ شری رام سگن سروپ

کوئی اُن نرگن برہم کا دھیان کرتے ہیں۔ جنہیں وید نراکار کہتے ہیں۔ لیکن ہے شری رام جی! مجھے تو آدھ پتی سروپ آپ کا سگن روپ ہی بھاتا ہے۔

بیدیہی انج سمیت۔ پربھو ہردہ کرہو نکیت
موہی جانئے نج داس۔ دے بھگتی رما نواس

شری جانکی جی اور چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت میرے من کو آپ اپنا نواس ستھان بنائیے۔ ہے لکشمی نواس! مجھے اپنا سیوک سمجھ کر اپنی انپائنی بھگتی دیجئے۔

دے بھگتی رما نواس تراس ہرن سرن سکھ دایکم
سکھ دھام رام نمامی کام انیک چھبی رگھو نایکم

سُر برند رنجن دوند بھنجن منج تن اتُلت بلم
برہما آدی سنکر سیبیہ رام نمامی کرونا کومَلم

ہے لکشمی نواس! ہے شرناگتوں کے بھے کو دُور کر کے اُنہیں سُکھ دینے والے پربھو مجھے اپنی بھگتی دیجئے۔ ہے سُکھ کے دھام! ہے بے شمار کام دیوتاؤں کی شوبھا والے شری رگھوناتھ جی! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ ہے دیو سماج کو سُکھ دینے والے! ہے دُکھ، سُکھ، جنم مرن روپی دُوندوں کو ناش کرنے والے منش شریر دھاری لاثانی طاقت والے پربھو! برہما اور شو جی بھی آپ کی سیوا کرتے ہیں۔ ہے دیا سِندھو! ہے کومل سبھاؤ والے میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔

اب کر کرپا بلوک موہی آئیس دیہو کرپال
کاہ کروں سُن پریہ بچن بولے دینبدیال

ہے کرپالو! اب مجھ پر کرپا درشٹی سے دیکھ کر آگیا دیجئے۔ کہ میں آپ کی کیا سیوا کروں؟ اِندر کے پیارے بچن سُن کر دین دیال پربھو شری رام جی بولے۔

سُنو سُر پتی کپی بھالو ہمارے۔ پرے بھومی نسیچرنہہ جے مارے
مم ہت لاگ تجے انہہ پرانا۔ سکل جیاؤ سُریس سجانا

ہے دیو اِندر! سنئے۔ ہمارے بھالو اور بانر جنہیں راکشسوں نے مار ڈالا ہے۔ مُردہ حالت میں زمین پر پڑے ہیں۔ اُنہوں نے میری بھلائی کے لئے ہی اپنے پران تیاگ دیئے ہیں۔ ہے مہا چتر دیو راج! ان سب کو پھر سے زندہ کیجئے۔

سنو کھگیس پربھو کے یہ بانی۔ اتی اگادھ جانہیں منی گیانی
پربھو سک تری بھون مار جیائی۔ کیول سکرہی دینہہ بڑائی

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی! سُنئے۔ پربھو شری رام جی کے یہ بچن بہت ہی گوڑھ ہیں۔ ان کو گیانی منی ہی سمجھ سکتے ہیں۔ پربھو شری رام جی تینوں لوکوں کو مار کر زندہ کر سکتے ہیں بانر اور بھالو کو زندہ کرنے کے لئے اِندر کو آگیا دے کر تو اُنہوں نے صرف دیو راج اِندر کا مان بڑھایا ہے۔

سُدھا برش کپی بھالو جیائے۔ ہرش اُٹھے سب پربھو پہیں آئے

سدھا برشٹی بھے دُہو دل اوپر - جئے بھالو کپی نہیں رجنی چر

اندر نے امرت برشا کرکے بانر دل اور بھالوؤں کو زندہ کر دیا - وہ سب پرسن ہو کر اُٹھے اور پربھو شری رام جی کے پاس آئے - امرت کی بارش دونوں دلوں پر ہوئی لیکن ریچھ بانر ہی زندہ ہوئے - راکشش نہیں -

راماکار بھئے تنہ کے من - مُکت بھئے چھوٹے بھو بندھن
سُر انش سک سب کپی اور ریچھا - جئے سکل رگھوپتی کی اچھا

شری رام چندر جی سے دیدھ بھاؤ رکھنے کے کارن راکششوں کے من میں ہر وقت شری رام جی کی مورت بسی رہتی تھی - اس لئے سنسار بندھن سے چھوٹ کر وہ سب مُکت ہو گئے - اور بانر و دیوتاؤں کے انش رُوپ تھے - انہیں تو دیویہ بھوگوں سے ہی پریتی تھی - اس لئے شری رگھوناتھ جی کی اچھیا سے وہ سب زندہ ہو گئے -

رام سرس کو دین ہتکاری - کینہے مُکت نسا چر جھاری
کھل مل دھام کام رت راون - گتی پائی جو مُنی بر پاون

شری رام جی جیسا دین دُکھیوں کا ہمدرد بھلا اور کون ہو سکتا ہے ؟ جنہوں نے سارے راکششوں کو مُکت کر دیا - وُشٹ پاپوں کا گھر کام اندھ راون نے بھی وہ اُتم گتی پائی جو منیشوروں کے لئے دُرلبھ ہے -

سمن برش سب سُر چلے چڑھ چڑھ رچر بمان

دیکھ سوُ اوسر پربھو پہیں آئیو سمبھو سجان

پھولوں کی بارش کر کے اپنے اپنے سُندر بمانوں پر چڑھ کر سب دیوتا دیولوک کو چلے - تب شبھ موقع جان کر چتر شوجی پربھو شری رام چندر جی کے پاس آئے -

پرم پریتی کر جوری جگ نلن نین بھر باری

پُلکت تن گدگد گرا بنے کرت تریپراری

پرم پریم سے ہاتھ جوڑ کر کمل نیتروں میں آنسو بھر کر پُلکت شریر اور گد گد بانی سے تریپراری شوجی پربھو سے بنتی

کرنے لگے -

مام ابھی رکشیہ رگھوکُل نایک ، دھرت بر چاپ رُچر کر سایک
موہ مہا گھن پٹل پربھنجن - سنشیہ بپن انل سُر رنجن

ہے شری رگھوناتھ جی ! ہاتھوں میں سُندر دھنش بان دھارن کئے ہوئے آپ میری رکشا کیجئے - آپ مہا اگیان رُوپی گھنے بادلوں کی گھٹاؤں کو اُڑانے کے لئے آندھی ہیں شنکاؤں کے بن کو بھسم کرنے کے لئے اگنی ہیں - اور دیوتاؤں کو آنند دینے والے ہیں -

اگُن سگن گُن مندر سُندر - بھرم تم پربل پرتاپ دواکر
کام کرودھ مد گج پنچانن - بسہو نرنتر جن من کانن

آپ نرگُن ہیں - سگن بھی ہیں - سُندر گُنوں کے بھنڈار ہیں - پرم سُندر ہیں - اگیان رُوپی اندھیرے کو ناش کرنے والے تیجسوی اور پرتاپی سُوریہ ہیں - کام کرودھ ابھیمان رُوپی ہاتھیوں کا ناش کرنے کے لئے آپ شیر کے سمان ہیں ہے پربھو ! آپ اس سیوک کے من رُوپی بن میں سدا نواس کیجئے -

بشے منورتھ پنج گنج بن - پربل تُشار اُدار پار من
بھو باردھی مندر پرم دَر - بارئے تارئے سنسرتی دُستر

وشے کاماناؤں کے سمُوہ رُوپی کمل بن کا ناش کرنے کے لئے آپ کرڑے کے کا جاڑا ہیں - آپ اُدار بُدھ اور من کے منن شکتی سے پرے ہیں - سنسار سمندر کو منتھن کرنے کے لئے آپ مندراچل پربت ہیں - آپ ہمارے جنم مرن رُوپی بھاری بھے کو دُور کیجئے - اور اس مہا کٹھن رُوپی سنسار ساگر سے پار کیجئے -

سیام گات راجیو بلوچن - دین بندھو پرنارتی موچن
انج جانکی سہت نرنتر - بسہو رام نرپ مم اُر انتر
مُنی رنجن مہی منڈل منڈن - تلسی داس پربھو تراس بکھنڈن

ہے شیام شریر ! ہے کمل نیترا ! ہے دین بندھو اور شرناگتوں کو دُکھ کے جال سے چھڑانے والے ! ہے رام چندر جی ! آپ لکشمن اور جانکی سمیت سدا میرے ہردے کے اندر نواس کیجئے آپ بھگتوں کو سُکھ دینے والے ہیں - اور

پرتھوی منڈل کے شرنگار ہیں۔ تلسی داس کے سوامی ہیں۔ اور جنم مرن روپی بھاری بھئے کو چور چور کرنے والے ہیں۔

ناتھ جبہیں کوسل پرس ہو نہیہی تلک تمہار

کرپا سندھو میں آئب دیکھن چرن اُدار

ہے ناتھ! جب اجودھیا پُری میں آپ کا راج تلک ہوگا تب ہے کرپا کے سمندر! میں آپ کے اُدار چرن کو اُس وقت دیکھنے کے لئے آؤں گا۔

کر بنتی جب سمبھو سدھائے۔ تب پربھو نکٹ بھبھیشن آئے

نائے چرن سر کہہ مردو بانی۔ بنئے سنہو پربھو سارنگ پانی

جب بنتی کر کے شوجی چلے گئے۔ تب بھبھیشن جی پربھو شری رام جی کے پاس آئے۔ انہوں نے پربھو کے چرنوں میں سر جھکا کر میٹھی بانی سے کہا۔ ہے شارنگ دھنش دھاری پربھو! میری پرارتھنا سنئے۔

سکل سدل پربھو راون مار یو۔ پاون جس تری بھون بستار یو

دین ملین ہین متی جاتی۔ مو پر کرپا کینہہ بہہ بھانتی

آپ نے کُل پریوار سمیت اور فوج سمیت راون کو ہلاک کر دیا۔ اور تینوں لوکوں میں اپنے پوتر یش کو پھیلایا۔ مجھ جیسے۔ دین پاپی، بدھی ہین اور نیچ راکشس پر آپ نے بہت کرپا کی ہے۔

اب جن گرہ پنیت پربھو کیجے۔ مجن کریئے سمر شرم چھیجے

دیکھ کوس مندر سمپدا۔ دیہو کرپال کپنہہ کہنہ مُدا

اب ہے ناتھ! آپ اس سیوک کے محل کو پوتر کیجئے۔ اور وہاں جا کر اشنان کر کے یدھ کی ساری تھکاوٹ کو دور کیجئے۔ خزانہ مال و متاع پر کرپا درشٹی کیجئے۔ اور اُن کو پرسن ہو کر اپنی مرضی کے انوسار بانروں میں بانٹ دیجئے۔

سب بدھی ناتھ موہی اپنائیے۔ پنی موہی سہت اودھ پُر جائیے

سُنت بچن مردو دین دیالا۔ سجل بھئے دوؤ نین بسالا

ہے ناتھ! مجھے سب طرح سے آپ اپنا سیوک بنا لیجئے۔ مجھے ساتھ لے کر اجودھیا پُری کو پدھاریئے۔ بھبھیشن کے کومل بچن سُن کر دین دیال پربھو شری رام جی کے وشال نیتروں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔

تور کوس گرہ مور سب ستیہ بچن سنو بھرات

بھرت دسا سُمرت موہی نمش کلپ سم جات

شری رام جی نے کہا۔ ہے بھراتا! سُنئے۔ میں بالکل سچ سچ کہتا ہوں۔ تمہارا خزانہ اور گھر سب میرا ہی ہے۔ لیکن بھرت کی حالت کو یاد کر کے مجھے ایک ایک پل یُگ کے برابر گزر رہا ہے۔

تاپس بیش گات کرس جپت نرنتر موہی

دیکھوں بیگ سو جتن کر دسکھا نہو تیوں توہی

تپسوی کے بھیس میں کمزور شریر سے بھرت سدا میرا نام کا جپ کر رہا ہے۔ ہے مِتر! تم کوئی ایسا اُپائے کرو جس سے میں بھرت کو جلدی دیکھ سکوں۔ اس کام کے لئے میں تمہارا بہت ہی مشکور ہوں گا۔

بیتیں اودھی جاؤں جوں جئیت نہ پاؤں بیر

سُمرت انج پریتی پربھو پنی پنی پلک سریر

اگر میں چودہ برس کی میعاد ختم ہو جانے کے بعد ایک دن کی بھی دیر کر کے جاؤں تو بھرت کو زندہ نہ پاؤں گا۔ چھوٹے بھائی بھرت جی کے سچے پریم کا سمرن کر کے شری رام جی کے شریر کی روئیں بار بار کھڑی ہو رہی ہیں۔

کرہو کلپ بھر راج تمہہ موہی سمرہو من مانہیں

پنی مم دھام پائیہو جہاں سنت سب جانہیں

شری رام جی نے پھر کہا۔ ہے بھبھیشن! تم کلپ بھر راج کرنا۔ من میں سدا میرا سمرن کرتے رہنا۔ پھر تم میرے اُس پرم دھام کو پا جاؤ گے۔ جہاں کہ سب سنت مہاتما جاتے ہیں۔

سنت بھبھیشن بچن رام کے، ہرش گہے پد کرپا دھام کے
بانر بھالو سکل ہرشانے، گہہ پربھو پد گن بمل بکھانے

شری رام چندر جی کے بچن سنتے ہی بھبھیشن نے پرستن ہو کر کرپا کے دھام شری رام چندر جی کے پاؤں پکڑ لئے سبھی بھالو اور بانر پرسن ہو گئے۔ اور پربھو کے پاؤں پکڑ کر اُن کے سندر گنوں کا گان کرنے لگے۔

بہوری بھبھیشن بھون سدھایو۔ منی گن بسن بمان بھرایو
لے پشپک پربھو آگیں راکھا۔ ہنس کر کرپا سندھو تب بھاکھا

پھر بھبھیشن جی راج محل کو گئے۔ اور رتنوں سے بھر کر اور بستروں سے بھر کر پشپک بمان کو پربھو شری رام جی کے سامنے لا کر رکھا تب کرپا کے سمندر شری رام چندر جی نے ہنس کر کہا۔

چڑھ بمان سنو سکھا بھبھیشن۔ گگن جائے برشہو پٹ بھوشن
نبھ پر جائے بھبھیشن تب ہی۔ برش دیئے منی امبر سب ہی

ہے مترو بھبھیشن! سنو۔ تم بمان پر چڑھ کر آکاش میں جا کر بستروں اور ان رتنوں اور گہنوں کو برسا دو۔ پربھو کی آگیا پاتے ہی بھبھیشن جی نے بمان پر چڑھ کر آکاش سے سب منی اور بستروں کی بارش کر دی۔

جوئی جوئی من بھاوے سوئی لیہیں۔ منی مکھ میل ڈار کپی دیہیں
ہنسے رام شری انج سمیتا۔ پرم کوتکی کرپا نکیتا

جس کے من کو جو پسند آتا ہے۔ وہ وہی لے لیتا ہے منیوں کو منہ میں ڈال کر اور پھر یہ جان کر کہ یہ کوئی کھانے کی چیز نہیں۔ بانر زمین پر پھینک دیتے ہیں۔ یہ تماشہ دیکھ کر پرم مایا وی کرپا ندھان پربھو شری رام جی لکشمن جی اور سیتا جی سمیت ہنسنے لگے۔

منی جیہی دھیان نہ پاوہیں نیتی نیتی کہہ بید
کرپا سندھو سوئی کپنہ سن کرت انیک بنود

دھیان یوگ کر کے بھی منی جن جن بھگوان کو نہیں پاتے۔ وید جن کو نیتی نیتی (یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہتے ہیں

وہی کرپا کے سمندر شری رام چندر جی بانروں کے ساتھ طرح طرح کے کھیل تماشے کر رہے ہیں۔

اُما جوگ جپ دان تپ نانا مکھ برت نیم
رام کرپا نہیں کرہیں تس جس نشکیول پریم

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! بہت طرح کے یوگ جپ، دان، تپ، یگیہ، برت اور نیم کر لے پر بھی شری رام چندر جی ویسی کرپا نہیں کرتے جیسی وہ اننیہ (نجھوٹ) پریم ہونے پر کرتے ہیں۔

بھالو کپنہ پٹ بھوشن پائے۔ پہر پہر رگھوپتی پہیں آئے
نانا جنس دیکھ سب کیسا۔ پنی پنی ہنست کوسلادھیسا

بھالو اور بانروں نے کپڑے پائے اور گہنے پہنے تب وہ گہنے کپڑوں سے سج دھج کر شری رگھو ناتھ جی کے پاس آئے۔ بہت سی جاتیوں کے بانروں کو دیکھ کر اودھ پتی رام بار بار ہنس رہے ہیں۔

چتئے سبنہہ پر کینہی دایا۔ بولے مردل بچن رگھورایا
تمہرے بل میں راون مارئیو۔ تلک بھبھیشن کہنہ پنی سارئیو

شری رگھو ناتھ جی نے سب کو کرپا درشٹی سے دیکھ کر سب پر دیا کی۔ پھر وہ کومل بچن بولے ہے بانر اور بھالو گو دھاؤ! تمہاری طاقت سے ہی میں نے راون کو جیتا اور مارا ہے اور بھبھیشن کو لنکا کا راج تلک کیا۔

نج نج گرہ اب تمہہ سب جاہو۔ سمرہو موہی ڈرہو جن کاہو
سنت بچن پریما کل بانر۔ جوڑ پانی بولے سب سادر

اب تم سب اپنے اپنے گھر جاؤ۔ میرا اسمرن کرتے رہنا کسی سے ڈرنا نہیں۔ یہ بچن سن کر بانر پریم کے مارے ویاکل ہو گئے اور ہاتھ جوڑ کر بڑے ادب سے بولے۔

پربھو جوئی کہہو تمہہ ہی سب سوہا۔ ہمرے ہوت بچن سن موہا
دین جان کپی کئے سناتھا۔ تمہہ ترے لوک ایس رگھوناتھا

ہے پربھو! آپ جو کچھ بھی کہیں۔ وہ سب آپ کو سہاتا ہے۔ لیکن آپ کے بچن سن کر ہم کو موہ ہوتا ہے۔ ہے رگھوناتھ

جی! آپ تینوں لوکوں کے ایشور ہیں۔ ہم بانروں کو دین دُکھی جان کر ہی آپ نے ہم سب کو نونہال کیا ہے۔

سُن پربھو بچن لاج ہم مر ہیں۔ مسک کہوں لگ بنتی بات کرہیں

دیکھ رام رُخ بانر ریچھ۔ پریم مگن نہیں گرہ کے ایچھا

ہے پربھو! آپ کے بچن سُن کر ہم شرمندگی کے مارے مر رہے ہیں۔ کیا کبھی ناچیز مچھر بھی پکشی راج گرڈ کا کچھ اُپکار کر سکتا ہے؟ اپنے اوپر شری رام جی کو پرسن دیکھ کر بانر اور بھالو پریم میں مگن ہو گئے۔ وہ پربھو کو چھوڑ کر بالکل گھر نہیں جانا چاہتے۔

پربھو پریرت کپی بھالو سب رام رُوپ اُر راکھ

ہرش لتاد سہت چلے بنے بدھ بدھی بھاش

لیکن پربھو کے سمجھانے پر سب بانر اور بھالو شری رام چندر جی کے رُوپ کا ہردے میں دھیان دھر کر اور بہت طرح سے بنتی کر کے خوشی (اس لئے کہ ہمیں بھگوان کی سیوا کرنے کا شبھ موقع ملا تھا) اور غم (اس لئے کہ اب ہم بھگوان سے جُدا ہو رہے ہیں) کے ملے جُلے جذبات سے گھر کو چلے۔

کپی پتی نیل ریچھ پتی انگد نل ہنومان

سہت بھبیشن اپر جے جوتھپ کپی بلوان

بانر راج سُگریو، نیل، جامونت، انگد، نل اور ہنومان اور بھبیشن سمیت اور بھی جو جو بلوان بانر سیناپتی ہیں۔

کہہ نہ سکیں کچھ پریم بس بھر بھر لوچن بار

سنکھ چنو ہیں رام تن نین نمیش نواری تو

پریم کے مارے وہ کچھ بول نہ سکے۔ ان کے نیتروں سے ویوگ کے آنسوؤں کی جھڑی لگ رہی ہے۔ وہ سب ٹکٹکی لگائے سکتے کی حالت میں شری رام جی کے مُکھ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

اتنیہ پریتی دیکھ رگھورائی۔ لینہے سکل بمان چڑھائی

من مہنہ بپر چرن سر نایو۔ اُتر دیسی ہی بمان چلایو

اُن کے انتہائی پریم کو دیکھ کر شری رگھو ناتھ جی نے اُن سب کو بمان پر چڑھا لیا۔ اس کے بعد من ہی من میں برہمنوں کے چرنوں میں سر نوا کر اُتر کی طرف بمان کو چلایا۔

چلت بمان کولاہل ہوئی۔ جے رگھوبیر کہے سب کوئی

سنگھاسن اتی اُچ منوہر۔ شری سمیت پربھو بیٹھے تا پر

بمان چلتے ہوئے بڑا شور و غل ہوا۔ سب کوئی شری رگھو ویر جی کی جے کہہ رہے ہیں۔ بمان میں ایک بہت ہی اونچا منوہر سنگھاسن تھا۔ اس پر شری رام چندر جی سیتا سمیت بیٹھ گئے۔

راجت رام سہت بھامنی۔ میرو سرنگ جنُ گھن دامنی

رُچر بمان چلیو اتی آتر۔ کینہی سمن برشٹی ہرشے سُر

پتنی کے ساتھ شری رام جی ایسے شوبھا پا رہے ہیں، مانو سمیرو پربت کی چوٹی پر بجلی کے ساتھ نیلا بادل براجمان ہو۔ سُندر بمان بڑی تیز رفتار سے چلا۔ دیوتا پرسن ہو کر پھول برسانے لگے۔

پرم سُکھد چل ترِبِدھ بیاری۔ ساگر سر سر نرمل باری

سگُن ہوہیں سُندر چہُ پاسا۔ من پرسن نرمل نبھ آسا

تین پرکار کی (شیتل، مند، سُگندھت) پرم سُکھ دینے والی ہوا چلنے لگی۔ سمندر، تالاب اور ندیوں کا جل نرمل ہو گیا۔ چاروں طرف سُندر شگن ہونے لگے۔ سب کے من پرسن ہیں۔ آکاش اور اطراف نرمل ہیں۔

کہہ رگھوبیر دیکھو رن سیتا۔ لچھمن اہاں ہتیو اندر جیتا

ہنومان انگد کے مارے۔ رن مہی پرے نسچر بھارے

شری رگھو ویر جی نے کہا۔ ہے سیتا! دیکھو۔ یہاں اس جگہ رن بھومی میں لکشمن نے اندر کو جیتنے والے میگھ ناد کو مارا تھا۔ ہنومان اور انگد کے مارے ہوئے یہ بڑے بڑے بھاری آکار والے راکشس یودھا رن بھومی میں پڑے ہیں۔

کنبھ کرن راون دوؤ بھائی۔ اہاں ہتے سُر مُنی دُکھدائی

دیوتاؤں اور رشیوں کو دُکھ دینے والے کنبھ کرن اور راون دونوں بھائی یہاں مارے گئے۔

اہاں سیتو باندھیوں اُرو تھاپیوں سو سُکھ دھام

